اور روایتون کی نسبت بہت مکمل اور جامع ہے دوسرے ابوعلی محمد بن احمد بن عمرو لولوئی بصری ان کا نسخہ ابن داسہ
کے نسخہ سے قریب قریب ہی مگر تقدیم وتاخیر اور قلیل کمی بیشی بہی ہی تیسرے ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر جو ابن
اعرابی معروف ہین انکا نسخہ بہت صغیر ہے اور ابن داسہ اور لولوئی کے نسخے سے کم ہے چنانچہ کتاب الفتن اور ملاحم اور
حروف اور خاتم اور قریب نصف کتاب اللباس اور بہت سے احادیث متعلقہ وضو اور صلوۃ اور نکاح اس نسخے مین نادرد ہین
چوتہے ابوعیسی اسحاق بن موسی بن سعید رملی کاتب ابی داؤد یہ نسخہ رائج نہین ہے اور نہ نظر مین آیا البتہ پہلے تین نسخے
پائے جاتے ہین لیکن نسخہ ابن داسہ کا تو بلاد مغرب مین زیادہ رائج ہے اور نسخہ لولوئی بلاد ہند اور عرب مین مروج ہے
اور ہندوستان مین جو سنن ابوداؤد مطبوع ہوا ہے وہ بروایت لولوئے ہے مگر کہین کہین اختلاف روایت ابن داسہ کا
حاشیے پر چڑہا دیا ہے اور مطبوعہ مصر بہی بروایت لولوئی ہے - اس کتاب کے ترجمہ کی وقت تین نسخے سنن ابوداؤد کے
میرے پاس موجود تہے ایک[1] نسخہ مطبوعہ دہلی جو اغلاط سے چندان محفوظ نہین ہے دوسرے[2] نسخہ مطبوعہ مصر جو بہ نسبت
اوسکے زیادہ صحیح ہے اور اکثر مقامات مین اس ترجمہ مین اوسی پر اعتماد کیا ہے تیسرے[3] نسخہ قلمی مصحح حافظ عبد الغنی
بن اسمعیل بن نابلسی جسکا مقابلہ دس بارہ نسخون سے سنہ ۱۰۹۹ ہجری مین کیا گیا یہ نسخہ بہ نسبت اون دونون نسخون کے
زیادہ تر صحیح اور جامع تہا - ہر چند شروح سنن ابوداؤد کی شہر حیدرآباد مین تلاش کئے گئے پر افسوس کوئی شرح
دستیاب نہین ہوئی سب سے عمدہ اور معتبر اور قدیم شرح اس کتاب کی معالم السنن ہی خطابی علیہ الرحمہ کی اور ایک
شرح ہے شیخ محی الدین نووی کی اور ایک حاشیہ ہی حافظ زکی الدین منذری کا اور ایک حاشیہ ہی علامہ ابن
القیم رح کا جو تحقیقات لائقہ سے بہرا ہوا ہے لیکن مختصر ہے اور ایک شرح ہے حافظ مغلطائی کی اور ایک شرح ہے
شیخ ولی الدین عراقی کی مگر یہہ دونون کامل نہین ہوئین اور ایک شرح ہے جلال الدین سیوطی کی مسمے مرقاۃ الصعود
وہ بڑی تلاش سے دستیاب ہوئی بعض مقامات مین اوسی سے نقل کیا ہے - پر بہ حال ترجمہ شروع ہوتے وقت
ہے انشاء اللہ تعالے اگر اثنائے ترجمے مین کچہ اور حواشی اور شروح ملجاوینگے تو اون سے بہی نقل کیا جاویگا - اس
کتاب کے ترجمے مین مینے اختصار کے رعایت بہت رکہی اور حتی المقدور تطویل کلام سے بڑا پرہیز کیا ہے اسی وجہ سے
اختلاف مذاہب اور اقوال مجتہدین بالکل متروک کیئے الا ماشاء اللہ اگر کہین ہونگے تو قلیل قلیل ہونگے صرف ترجمہ
محاورے کے زبان مین حدیث کا کیا ہے اگر اوسمین کہین اغلاق یا اشکال ہے تو فائدہ لکہکر اوسکو رفع کر دیا ہے
اور میری نظر مین تو کوئی مقام مینے ایسا نہین چہوڑا جسمین اشکال رہگیا ہو اور اوسکو رفع نہین کیا ہو جہانتک
ہوسکا آسانی عبارت اور مطلب مین کی گئی کہ ہر عامی ناواقف حدیث کے مضمون اور مطلب کو سمجہ جاوے اور
بلا دقت اوسپر عمل کر سکے - خداوند کریم سے امید ہے کہ اس کتاب کے ترجمے سے عمل بالحدیث بہت رائج ہوگا
اور حالت قدیمہ جو صحابہ اور تابعین کے عہد مین تہی اور اب نسیا منسیا ہوگئی اوسکا پہر ظہور ہوگا اور اوسکے ظہور سے

متعصبانہ تقلید کی ظلمت اور تاریکی بالکل دور ہوجاویگی کیا عجب ہے جو بعد ترجمہ ہوجانے صحاح ستہ کے
تمام اہل ہند کی معمول بہ کسی زمانے مین بھی کتابین ہوجاوین علی الخصوص زمانہ امام مہدی علیہ السلام مین جو
بلحاظ کیفیت اور حالت اعمال کی نہایت قریب معلوم ہوتا ہے - ایک روز مین سر جھکا کر عالم خلوت مین تصور
ذات الٰہی مین مصروف تہا دفعۃً الہام ہوا کہ یہہ ترجمہ صحاح ستہ ایک وقت مین نہایت مقبول ہوگا اور اہل
اسلام ہند کے واسطی ایک سند محکم شمار کیا جاویگا - اور ضرور ہے کہ امام مہدی علیہ السلام اگر ہماری حیات مین
پیدا ہون تو ان ترجمون کو دیکھکر بہت خوش ہونگے اور نہایت پسند کرینگے اور اگر ہماری موت کی بعد ظاہر
ہون تو اور مسلمانون کو ہماری یہہ وصیت ہے کہ ان کتابون کو حضرت کے ملاحظہ مین لیجاوین انشاء اللہ تعالی
مطبوع طبع ہونگی اور حضرت ممدوح اپنی دعای مستجاب سے مؤلف اور مترجم اور باعث ترجمہ کو محروم نہ فرماوینگے
واللہ الموفق والمعین اب کچھہ تہوڑا سا احوال اس کتاب کے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے **امام ابوداؤد**
**کا حال** کنیت انکی ابوداؤد ہے اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشر بن شداد بن عمرو بن
عمران ازدی سجستانی ہے سجستان معرب ہے سیستان کا جو ایک ملک ہے درمیان سندہ اور ہرات
کے متصل قندہار کے اس زمانے مین اوسکو بلوچستان کہتے ہین - ابن خلکان نے جو لکہا ہے کہ سجستان یا
سجستانہ ایک قریہ ہے بصرے کی قریون مین سے یہہ غلط ہے اور خطا ہوا اون سے اون کا تولد سنہ دو سو ہجری
مین ہوا یعنی امام بخاری کے تولد سے چھہ سال بعد اور علم حدیث کی حاصل کرنیکے لیے بلاد مصر اور شام اور حجاز اور عراق
اور خراسان وغیرہ مین پہرتے رہے اور خوب حاصل کیا اس علم کو حفظ حدیث اور اتقان روایت اور عبادت اور
تقوی اور صلاح واحتیاط مین بہت بلند پایہ رکھتے تھے - بعضون نے کہا ہے کہ ابوداؤد ایک دامن بڑا رکھتے تھے اور
ایک چھوٹا لوگون نے اسکی وجہ پوچھی اونھون نے کہا ایک دامن کشادہ مین نے حدیث کی اجزا کے واسطے رکھا
ہے اور دوسرے دامن کا کشادہ رکھنا کیا ضرور ہے بالکل اسراف ہے بڑی بڑی شیخ ابوداؤد کے امام احمد بن حنبل
اور ابوالولید طیالسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور موسی بن اسمعیل اور مسدد بن مسرہد اور مسلم بن ابراہیم اور مہنا
اور محمد بن بشار اور قتیبہ بن سعید اور عثمان بن ابی شیبہ وغیرہم ہین اور ائمہ ستہ مین سے ترمذی اور نسائی نے
انسے روایت کی ہے ابوداؤد نے اس کتاب کو پانچ لاکھہ حدیثون مین سے انتخاب کیا - اس کتاب مین چار ہزار
آٹھہ سو حدیثین درج کین جو صحیح ہین یا حسن اور جو اونمین سے منکر تھے یا ضعیف اوسکو بیان کردیا ہے اور جس
حدیث سے ابوداؤد نے سکوت کیا ہے وہ مقبول ہے - ابوداؤد نے اس کتاب کو تصنیف کرکے امام احمد
حنبل کے روبرو پیش کیا انہون نے بہت پسند کیا حافظ ابوبکر خطیب نے کہا ابوداؤد بصرے مین رہے اور کئی بار
بغداد مین آئے اور اپنی سنن کو وہان نقل کیا اور لوگون نے اونسے اس کتاب کو روایت کیا کتاب سنن ابوداؤد ایک بڑی

درجی کی کتاب ہے کہ علم دین مین اوسکے مثل کوئی کتاب مرتب نہین ہوئی اور بہت لوگون نے اسکو قبول کیا اور تمام
فقہا اور اہل مذاہب کے دلائل اس کتاب مین موجود ہین اور اسی کتاب پر اعتماد ہی اہل عراق اور مصر اور مغرب کا
اور قبل سنن ابوداؤد کے جو اور کتابین تصنیف ہوئین تہین اونمین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ
سب موجود تھی مگر یہہ کتاب بالکل سنن اور احکام سے مالامال ہے ابن اعرابی نے کہا کہ کلام اللہ اور سنن ابوداؤد کے
بعد پہر تیسری کتاب کی احتیاج نہین ہے خطابی نے کہا اسمین کچہہ شک نہین ہے اس کتاب مین جو اصول
علم اور دلائل مسائل اور احکام فقہ اسقدر موجود ہین جو کسی کتاب مین نہین ہین نہ متقدم کی نہ متاخر کی نووی
نے کہا جو مسائل فقہیہ کو حاصل کیا چاہے اوسکو سنن ابوداؤد دیکہنا چاہیے کیونکہ اکثر احادیث احکام
اوسمین موجود ہین ابوالعلا نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا خواب مین آپنے فرمایا جو سنن
سیکہا چاہے تو ابوداؤد کی کتاب دیکہے حافظ ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ نے کہا ابوداؤد اور
نسائی کی شرط یہہ ہے اون لوگون سے روایت کرتے ہین جن کے ترک پر لوگون نے اجماع نہین کیا اور حدیث
صحیح ہو باتصال سند نہ اوسمین قطع ہو نہ ارسال۔ خطابی نے کہا ابوداؤد کی کتاب جامع ہے صحیح اور حسن
کو اور سقیم مین سے موضوع اور مقلوب اور مجہول سے ابوداؤد کی کتاب خالی ہے ابوداؤد نے کہا مین
نے اس کتاب مین ایسی حدیث نہین لکھی جسکے ترک پر لوگون نے اجماع کیا ہو۔ چونکہ بعض اقسام حدیث
کا ذکر اس مقام پر آگیا اور آگے ابوداؤد بھی بعض حدیثون کے بعد اوسکی صحت اور سقم سے بحث کرتے ہین
اس لیے مجملا کچہہ تعریف چند اقسام حدیث کی لکھی دیتا ہون تاکہ پڑہنے والی کو اوسکے سمجہنے مین دقت نہو اور
مفصل رسالہ اس باب مین انشاء اللہ تعالی جداگانہ بزبان اردو تالیف کیا جاویگا **تعریفات اقسام**
**حدیث** **صحیح** وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی
چہوٹ نہ گیا ہو اور اوسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہون اور اوسمین شذوذ یعنی لوگون کے روایت کا
خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہون اور یہہ اعلی مرتبہ ہے **ضعیف** وہ حدیث ہے
جسکی راویونمین سے کوئی راوی دروغ گو یا فاسق یا اور کسیطرح سی مطعون ہو **حسن** وہ حدیث
ہے جسکے راویونمین کسی پر تہمت جہوٹہہ کی نہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کی دوسری طرح سے
بہی مروی ہون اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے **مرفوع** وہ ہی جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
یا فعل یا مقرر رکہا ہو **متصل** وہ حدیث ہی جسکے سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چہوٹا نہو **مسلسل**
وہ حدیث ہی جسکے راویونکی نام مذکور نہون **مشہور** وہ حدیث ہی جسکے لیے طریقے دو سے زیادہ ہون اور حد تواتر کو نہ پہونچی ہو
**متواتر** وہ حدیث ہے کہ اوسکے راوی اس کثرت سے ہون کہ اونکا اتفاق جہوٹ پر عادۃً محال ہو

**موقوف** وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سی روایت کیا جاوے خواہ سند متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو
**مرسل** وہ حدیث ہی جو تابعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے کہ آپنے ایسا کہا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی
نکرے **منقطع** وہ حدیث ہے جسکے اسناد برابر نہو شروع مین سے یا بیچ مین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ
گیا ہو مگر اکثر اوس حدیث کو کہتے ہین جو تبع تابعے صحابی سے روایت کرے **غریب** وہ حدیث ہے جسکا راوی
کسی جگہہ روایت مین اکیلا ہوا ور اگر ہر زمانہ مین ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے **عزیز** وہ حدیث ہی جسکے راوی
ہر جگہہ دو ہون **شاذ** وہ حدیث ہی جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور
مقابل اوسکے ہی محفوظ **تعلیق** اوس فعل کو کہتی ہین جسکے اسناد کی شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا
جاوے **تدلیس** حدیث مین اوس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سی روایت کرے اور اوس سی ملاقات کی ہو یا
اوسکا ہمعصر ہو مگر اوس سے اوس روایت کو سنا نہو اور ایسی لفظون سی بیان کرے کہ جس سی یہ وہم ہو کہ سنا ہوا
کہتا ہے **معلل** وہ حدیث ہی کہ ظاہر مین تو عیوب سی پاک معلوم ہوتی ہو مگر اوسمین پوشیدہ سبب طعن
کے پائے جاتے ہون **موضوع** وہ حدیث ہے جسمین طعن ساتہ کذب راوی کی ہو **احاد** اوس
کہتے ہین جسکے روایت مین اسقدر کثرت نہو اور آحاد تین قسم ہے مشہور اور غریب اور عزیز احاد مین بعضے روایت
مقبول ہے اور بعضے مردود اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے **معضل**
اوسکو کہتے ہین جسمین دو راوی برابر ساقط ہون **متروک** وہ ہے جسکے راوی پر تہمت جھوٹ کی لگے ہو
**مضطرب** وہ ہے جسمین راویون نے اختلاف کیا ہو سند یا متن مین **مدرج** وہ ہے جسمین
راویون نے کچھ اپنا کلام بہی حدیث مین شامل کر دیا ہووے **مقطوع** وہ ہے جسکے اسناد تابعے تک
پہنچے **معنعن** وہ ہے جو برابر ایکی دوسرے سے روایت کی ہو **منکر** وہ ہے کہ روایت
کرے اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کیکی کہ ضعف اوسکا کمتر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہی **مقلوب**
وہ حدیث ہے جسکے اسناد یا متن مین اولٹ پلٹ ہوا ہو ❊ **تمہ احوال ابو داؤد**
ابراہیم حربی نے کہا کہ ابو داؤد کے لئے حدیث نرم ہو گئی تہی جیسے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہو گیا
- یحیے بن زکریا ساجی نے کہا اصل دین اسلام کی کتاب اللہ ہے اور ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہے - لوگون میں
اختلاف ہے کہ ابو داؤد شافعی تہی یا حنبلے بعض شافعی کہتے ہین اور بعض حنبلی اور تاریخ ابن خلکان مین ہے
کہ شیخ ابو اسحاق شیرازی نے طبقات الفقہا مین اونکو امام احمد کے اصحاب مین سے ذکر کیا ہے - حق یہ ہے کہ اوس
زمانے مین اس قسم کی تقلید اندہا دہند جیسے اس زمانے مین مروج ہے نہ تہی اگر کوئی مقلد تہا وہ بہی برای نام ایک
مذہب کے طرف منسوب تہا لیکن ہر بات مین خواہ حدیث کے خلاف ہو یا موافق پابند اپنی مذہب کا نہوتا بلکہ جو

معلوم ہوتا اوسکا اتباع کرنا سنہ ہجری تک یہی حال رہا بعد اوسکے لوگون نے یہ تقلید اختیار کی اور جدا جدا ہوگئی اور حدیث سے استدلال کرنا چھوڑ دیا وفات ابوداؤد کے سولہوین شوال ۲۷۵ سنہ دوسو پچہتر ہجری مین ہوئی اور [illegible]ہری مین دفن ہوئے عمر اونکے تہتر سال کی تہی

## مصطلحات مترجم

اس کتاب کے ترجمے [illegible] چند باتون کا التزام کیا گیا ایک اختصار عبارت کا دوسرے بامحاورہ زبان کا ترجمہ لفظی کی رعایت نہین ہے تیسرے رفع اشکال اور اجمال کے لیئے فواید ضروری کا بڑہانا چوتہے مذاہب فقہا سے کہین تعرض نہین کیا مگر کسی کسی جگہہ شاذ نادر پانچوین اختلاف روایات مین اگر بہت کہلم کہلا اختلاف ہو تو ان روایات کی الفاظ نقل کرکے ترجمہ کیا ہے ورنہ صرف ترجمہ پر اکتفا کیا ہے اور اختلاف اسانید کو بالکل چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس سے کچہ مقصود نہین ہے اگر کسی لفظ کی تفسیر منظور ہوتی ہے یا کوئی عبارت اثنای ترجمہ مین بڑہائی ہوتی ہے کبہی **ف** لکہکر اوسکو بڑہا دیا ہے بعد اوسکے پہر ترجمہ **ت** لکہکر شروع کیا ہے اور کبہی دو خط تفسیری اس طرح سے ( ) کرکے اونکے مابین مین لکہہ دیا ہے تاکہ دیکھنے والے کو معلوم ہو جاوے کہ یہہ عبارت حدیث کی نہین ہے حل مطلب یا اور کسی ضرورت سے بڑہائی گئی ہے - اس کتاب کے بتیس ۳۲ پارے حافظ ابوبکر خطیب نے کئے ہین ہمنے ہر ایک پارے کو علیحدہ علیحدہ کر دیا اور ہر ایک پارہ کی فہرست مکمل جامع الابواب اوسکے آخر مین شامل کر دی تاکہ کسی مطلب کے نکالنے مین دقت نہو - ہر حدیث کا مطلب ٹہیک ٹہیک لکہکر کمال آزادی سے اوسکے حکم پر بحث کی ہے کسی کے مذہب کی رعایت نہین کی نہ کسی مذہب کی مخالفت مضر سمجہی ہے اگر ائمہ اربعہ نے کسی حدیث کے خلاف کیا ہے تو وہان لکہہ دیا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسپر عمل نہین کیا مگر حدیث ہر طرح سے جائز العمل ہے اوسپر عمل نہ کرنے سے وہ حدیث غلط نہین ہو سکتی نہ عمل کرنیوالی پر کچہ طعن ہو سکتا ہے اسواسطے کہ سب امام اور علما خطا سے معصوم نہین ہین گو کیسی ہی ماہر اور واقف ہون پر غلطی کا ہونا اونسے بعید نہین برخلاف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے کامون مین آپ ہرگز غلطے پر قایم نہین رہ سکتے تہے اللہ جل جلالہ اوسیوقت مطلع کر دیتا اور غلطے اور بہول چوک کی صلاح فرماتا یہہ رتبہ کسی امام یا مجتہد کو عطا نہین ہوا جو شخص کسی مجتہد کے ہر قول یا فعل کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول فعل کیطرح واجب الاتباع جانے اور اوسکے پیروی ضرور سمجہے اوسنے رسالت اور اجتہاد مین تمیز نہین کی اور پیغمبر کے درجے اور مرتبہ کو نہ سمجہا اللہ جل جلالہ سب مسلمانون کو حق کی پیروی عطا فرماوے اور حدیث و قرآن کی محبت دل مین ڈالے وما علینا الا البلاغ —

## سند کتاب

ہر چند اسانید اس کتاب کی چارون نسخون کے علیحدہ علیحدہ ہین اور تحویلات بہت ہین مگر یہان پر ابوعلی لولوی کے نسخے کی سند جسطرح سے مترجم کو حاصل ہے لکہدی جاتی ہے کیونکہ اب وہی نسخہ مروج ہے اور اوسیکا ترجمہ

بدست ایراد سے بہی سندون مین سے صرف ایک سند یہان مرقوم ہوتی ہے تفصیل کے گنجایش نہین ہے اجازت دی مجہکو سنن ابی داؤد کی سیدی شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن عیسی بن ابراہیم شرقی حنبلی نے اونکو اجازت دی شیخ عبد اللطیف بن عبد الرحمن بن حسن نے اونکو اجازت دی شیخ محمد بن محمود جزایری نے اونکو اجازت دی اونکے دادا محمد بن حسین عنابی نے اونکو اجازت دی اونکے باپ حسین بن محمد نے اونکو اجازت دی مصطفی بن رمضان عنانے اونکو اجازت دی ابو عبد اللہ محمد بن شقرون منتری نے اونہون نے ابو الحسن علی الاجہوری انہون نے عمر بن الجای الحنفی سے انکو اجازت دی شیخ الاسلام زکریای انصاری نے اونکو اجازت دی حافظ شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے اس سند مین مترجم سے حافظ ابن حجر رح تک دس واسطے ہین پہر علامہ ابن حجر نے روایت کیا او سکو ابو علی محمد بن احمد بن علی بن عبد العزیز سے جو ابن المطرز مشہور ہین اونکو خبر دی ابو المحاسن یوسف بن عمر بن حسین نے اونکو خبر دی حافظ زکی الدین ابو محمد عبد العظیم منذری نے اور ابو الفضل محمد بن محمد بکری نے اون دونون نے کہا خبر دی ہمکو ابو حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد بغدادی نے اونکو خبر دی شیخ ابو بکر ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی نے اور شیخ ابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد رومی نے ان دونون کو خبر دی حافظ شیخ الاسلام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت نے جو خطیب بغدادی مشہور ہین انہون نے سنا ابو عمر قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی سے اونہون نے سنا ابو علی محمد بن احمد بن عمرو لولوی سے انہون نے سنا امام ہمام شیخ الاسلام زین المحدثین ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی سے جو مؤلف ہین اس کتاب کے حافظ ابن حجر سے ابو داؤد تک آٹھہ واسطے ہین۔

اور مترجم کتاب سے ابو داؤد علیہ الرحمہ تک اٹھارہ واسطے ہین اللہ راضی ہوا ان سب بزرگوارون سے اور ہمارا حشر اونکی ساتھہ کرے آمین یا رب العالمین

فقط

لوگون کے شان مین اُتری ہے فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین یعنی اُس مسجد مین وہ لوگ ہین جو چاہتے ہین
خوب پاکی کرنا اور اللہ چاہتا ہے خوب پاکی کرنیوالون کو۔ مسجد قبا کے لوگ پانی سے آبدست کیا کرتے تھے جب انکی شان مین آیۃ
اُتری **باب** الرجل یدلک یدہ بالارض اذا استنجی بعد استنجا کے اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ دینا **عن**
ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ثم مسح یدہ
علی الارض ثم اتیتہ باناء اخر فتوضأ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کو
جاتے تو مین پانی لیکر آتا پیالے یا چھاگل مین آپ استنجا کرتے پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑتے بعد اُسکے مین دوسرے برتن مین پانی
لاتا آپ وضو کرتے **باب** السواک باب مسواک کے بیان مین **عن** ابی ہریرۃ یرفعہ قال لولا ان اشق علی
المؤمنین لامرتہم بتاخیر العشاء والسواک عند کل صلاۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو عشاء کے تاخیر کرنے کا اور ہر نماز کے واسطے مسواک
کرنیکا **عن** زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق
علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلاۃ قال ابو سلمۃ فرایت زیدا یجلس فی المسجد وان السواک
من اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب فکلما قام الی الصلاۃ استاک ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت
ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے آپ اگر شاق نہ ہوتا میری اُمت پر تو مین حکم کرتا انکو ہر نماز پر مسواک
کرنیکا **ف** اکثر احادیث مین اسی طرح ہے اسواسطے ہر نماز پر مسواک کرنا مستحب ہے بعضون کے نزدیک ہر وضو پر مستحب ہے
**ت** ابو سلمہ نے کہا مینے دیکھا زید کو مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور مسواک اُنکے اُس مقام پر لگی رہتی تھی جہان پر قلم لگا رہتا ہے
کاتب پاس (یعنی کان پر) جب نماز کو اُٹھتے مسواک کر لیتے **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر قال قلت ارایت
توضی ابن عمر لکل صلوۃ طاہرا وغیر طاہر عم ذاک فقال حدثتنیہ اسماء بنت زید بن الخطاب ان
عبد اللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر حدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بالوضوء لکل صلوۃ
طاہرا وغیر طاہر فلما شق ذلک علیہ امر بالسواک لکل صلوۃ فکان ابن عمر یری ان بہ قوۃ وکان لا یدع
الوضوء لکل صلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان نے اُن سے کہا کیا وجہ ہے جو
عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہین خواہ باوضو ہون یا بے وضو عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا مجھسے نقل کیا اسماء بنت
زید بن خطاب نے کہ عبد اللہ بن حنظلہ نے اُن سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وضو کا ہر نماز کے لئے خواہ
وضو ہو یا نہ ہو جب یہ لوگون پر دشوار ہوا تو آپنے حکم کیا مسواک کا ہر نماز کے وقت عبد اللہ بن عمر اپنے مین طاقت پاکر ہر نماز
کے لئے وضو کرتے تھے **ف** پہلے حکم ہوا ہر نماز کے لئے وضو کر پھر دشواری کے سبب سے اوس مین تخفیف ہوئی اور صرف
مسواک ہر نماز کے لئے کافی ٹہری **باب** کیف یستاک کس طرح مسواک کرے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ

قال مسدد قال اتینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نستحملہ فرایتہ یستاك علی لسانہ قال ابوداؤد وقال سلیمان قال دخلت علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو یستاك وقد وضع السواك علی طرف لسانہ وھو یقول اہ اہ یتھوع ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے یعنی ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت کی ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سواری مانگنے کو میں نے دیکھا آپ مسواک کر رہے تھے اپنے زبان پر یہ مسدد کی روایت ہے اور سلیمان کی روایت میں ہے کہ مین گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کو اپنی زبان کے کنارہ پر رکھکر فرماتے تھے اخ اخ جیسے کوئی قی کرتا ہے ف جب مسواک کو زبان پر یا حلق کی رطوبت نکالنے کو تو اسی قسم کی آواز نکلتی ہے باب فی الرجل یستاك بسواك غیرہ ایک آدمی دوسرے کی مسواک کرے عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدھما اکبر من الاخر فاوحی الیہ فی فضل السواك ان کبر اعط السواك اکبرھما قال احمد ھو ابن حزم قال لنا ابو سعید ھو ابن الاعرابی ھذا مما تفرد بہ اھل المدینۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو شخص تھے ایک بڑا ایک چھوٹا آپ پر وحی آئی مسواک کی فضیلت مین اور حکم ہوا بڑے کو مسواک دینے کا ف شاید یہ قصہ خواب مین ہو جیسے ابن عمر کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا اپنے تئین مسواک کرتے ہوئے اتنے مین دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا تھا دوسرے سے مینے مسواک چھوٹے کو دی حکم ہوا بڑے کو دینے کا مینے بڑے کو دیدی کہا ابو داؤد نے کہا احمد بن حزم نے کہا ہم سے ابو سعید بن اعرابی نے اس حدیث کو صرف اہل مدینہ نے نقل کیا ہے

باب غسل السواك مسواک دھونیکا بیان عن عایشۃ انھا قالت کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاك فیعطینی السواك لاغسلہ فابدأ بہ فاستاك ثم اغسلہ وادفعہ الیہ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھکو دیدیتے دھونیکو مین اُس سے مسواک کرتی پھر دھو کر آپ کو دیدیتی

باب السواك من الفطرۃ مسواک پیدایشی سنت ہے عن عایشۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ والسواك والاستنشاق بالماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانۃ وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء بالماء قال زکریا قال مصعب ونسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچھہ کترانا دوسری داڑھی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسری مسواک کرنا چوتھی پانی سے ناک صاف کرنا۔ پانچوین ناخن کاٹنا۔ چھٹی انگلیون کے جوڑون کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے۔ ساتوین بغل کے بال اکھاڑنا آٹھوین زیر ناف کے بال مونڈنا نوین

پیشاب کی بعد پانی سے استنجا کرنا مصعب نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا مگر یہ کہ کلی ہو یعنی خوب یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو **عن** عمار بن یاسر قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان من الفطرۃ المضمضۃ والاستنشاق فذکر نحوہ ولم یذکر اعفاء اللحیۃ زاد والختان قال والانتضاح ولم یذکر انتقاص الماء یعنی الاستنجاء **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائشی سنتوں سے کلی کرنا ہے اور ناک میں پانی ڈالنا اور بیان کیا حدیث عایشہ کی مانند جو ابھی گزری مگر عمار نے ڈاڑھی چھوڑنے کو ذکر نہیں کیا اور ختنے کو ذکر کیا اور پانی چھڑکنے کو ازار پر بعد استنجا کے تاکہ وسواس قطرے کا نہ رہے اور استنجے کو بیان نہیں کیا۔ کہا ابو داود نے اسی کی مانند ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے پانچ سنتیں بیان کیں ہیں سب سر میں ہیں اُن میں سے ایک مانگ نکالنا ہے اور ڈاڑھی چھوڑنا اسمیں نہیں ہے۔ کہا ابو داود نے طلق بن حبیب اور مجاہد اور ابو بکر بن عبد اللہ مزنی سے یہ حدیث منقول ہے انہیں کا قول اسمیں ڈاڑھی چھوڑنا نہیں ہے اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی روایت میں ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈاڑھی چھوڑنا موجود ہے اور ابراہیم نخعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اسمیں ڈاڑھی چھوڑنا ہے اور ختنہ کرنا **ف** ان چیزوں کو پیدائشی سنت اس لیئے فرمایا کہ یہ سنت قدیمی ہے اور انبیا سے چلی آتی ہے اور اُن کے طریقے پہ چلنے کا ہمکو حکم ہوا ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا فبھداہم اقتدہ اُن کے راہ کی پیروی کر بعضوں نے کہا یہ سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہیں

## باب السواک لمن قام باللیل جو رات کو بیدار ہو مسواک کرے

**عن** حذیفۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من اللیل یشوص فاہ بالسواک **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے اپنا مونہہ دھوتے مسواک سے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوضع لہ وضوءہ وسواکہ فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاک **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے وضو کا پانی اور مسواک رکھدی جاتی جب آپ رات کو اُٹھتے استنجے کو جاتے پھر مسواک کرتے **عن** عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضاء **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اُٹھتے تھے سو کر رات کو یا دن کو مگر مسواک کرتے تھے وضو سے پہلے **ف** پھر وضو کیوقت نہ کرتے تھے یا وضو کے وقت بھی کر لیتے تھے کیونکہ پہلی مسواک بیداری کی تھی جب نیند سے ہوشیار ہو تو مسواک کرنا سنتوں سے ہے **عن** عبد اللہ بن عباس قال بت لیلۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما استیقظ من منامہ اتی طہورہ فاخذ سواکہ فاستاک ثم تلا ہذہ الآیات ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب حتی قارب ان یختم السورۃ او ختمہا ثم توضاء فاتی مصلاہ فصلی رکعتین

ثم رجع الی فراشه فنام ماشاء الله ثم استیقظ ففعل مثل ذلک ثم رجع الی فراشه فنام ثم استیقظ ففعل مثل ذلک کل ذلک یستاک ویصلی رکعتین ثم اوتر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہا (حضرت میمونہ کے مکان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور عبد اللہ بن عباس کی خالہ تہین) آپ سو کر بیدار ہوے اور وضو کا پانی لیکر مسواک کرنے لگے پھر آپنے یہ آیتین پڑہنا شروع کین ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار یہان تک کہ قریب ہوا سورت ختم ہو جاوے یا ختم کر دی بعد اسکے آپنے وضو کیا اور نماز پڑہنے کی جگہ پر آئے اور دو رکعتین پڑہین پہر اپنے بچھونا پر جا کر سو رہے جبتک کہ خدا کو منظور تہا پہر جاگے اور ایسا ہی کیا بعد اسکے اپنے بچھونے پر سو رہے پہر جاگے اور ایسا ہی کیا ہر بار مسواک کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تہے بعد اسکے آپنے وتر پڑہا۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو ابن فضیل نے حصین سے روایت کیا اسمین یہ ہے آپنے وضو کیا اور مسواک کی اور آپ یہ آیتین پڑہ رہے تہے یہانتک کہ سورت کو ختم کیا عن شریح بن ہانی قال قلت لعایشۃ بای شیٔ کان یبدٔ رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواک ترجمہ شریح ابن ہانی سے روایت ہے مینے حضرت عایشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر مین تشریف لاتے تو پہلے کیا کرتے حضرت عایشہ نے کہا پہلے مسواک کرتے

## باب فرض الوضوء وضو کا فرض ہونا

عن ابی الملیح عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقبل الله صدقة من غلول ولا صلوة بغیر طهور ترجمہ ابو الملیح نے روایت کیا اپنے باپ سے (اسامہ بن عمیر) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قبول کرتا اللہ صدقہ چوری کے مال سے اور نہین قبول کرتا ہے نماز بغیر طہارت کے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقبل الله صلوة احدکم اذا احدث حتی یتوضاء ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول کرتا اللہ نماز کسی کے تم مین سے جب وہ بیوضو ہو یہانتک کہ وضو کرے ف اگر پانی موجود ہو اور کوئی عذر نہ ہو ورنہ تیمم کرے عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر ہے (یعنی جب تکبیر تحریمہ کہی تو جتنے افعال نماز کے منافی ہین نادرست ہو گئے) اور تحلیل اسکی سلام ہے (یعنی جب سلام پہیرا تو سب افعال درست ہو گئے)

## باب الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث

بے وضو ہوے وضو کرنیکا بیان عن ابی غطیف الهذلی قال کنت عند عبد الله بن عمر فلما نودی بالظهر توضا فصلی فلما نودی بالعصر توضا فقلت له فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من

توضأ علی طھر کتب اللہ لہ عشر حسنات ترجمہ ابی غطیف ہذلی نے کہا میں عبداللہ بن عمر کے پاس تھا ظہر کی اذان ہوئی انہوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر عصر کی اذان ہوئی پھر انہوں نے وضو کیا میں نے اُن سے کہا اب نیا وضو کرنیکا کیا سبب ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو پر وضو کرے تو اللہ جل جلالہ اُسکے لئے دس نیکیاں لکھے گا **باب** ماینجس الماء پانی کا بیان **عن** عبداللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الماء وماینوبہ من الدواب والسباع فقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث **ف** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا جو پانی ایسا ہو جس پر جانور اور درندے آتے جاتے ہوں (اسمیں سے پیتے ہوں اور اسمیں پیشاب کرتے ہوں اُسکا حکم کیا ہے) آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کے برابر ہو وہ ناپاکی نہ اُٹھاویگا **ف** یعنی ناپاک نہ ہوگا دوسری روایت میں اسی کتاب کی یہ ہے اذا کان الماء قلتان فانہ لاینجس جب پانی دو قلوں کے برابر ہو تو نجس نہ ہوگا اِس حدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے بھی روایت کیا مگر اختلاف کیا محدثین نے اسکی صحت اور ضعف میں اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث صحیح واجب العمل ہے امام شافعی کا مذہب یہی ہے۔ قلہ بڑے مٹکے کو کہتے ہیں جسمیں اڑہائی مشک پانی آتا ہے دو قلوں میں پانچ مشکیں پانی ہوا وزن کے حساب سے سوا پانچ من پانی ہے تفصیل اِس حدیث کی حاشیہ ابن قیم میں جو اِس کتاب پر موجود ہے **باب** ماجاء فی بیر بضاعۃ بیر بضاعہ کا بیان

**عن** ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من بیر بضاعۃ وھی بیر یطرح فیھا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الماء طھور لا ینجسہ شیء ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا کیا وضو کریں ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایسا کنواں ہے جسمیں ڈالے جاتے ہیں حیض کے لتے اور کتے اور گندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اُسکو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **ف** قلیل ہو یا کثیر جبتک اُسکے اوصاف بدلیں یعنی رنگ بو مزہ یہی مذہب صحیح ہے اور اُسکو اختیار کیا ہے محققین علماء نے اور یہ حدیث پانی کے باب میں سب حدیثوں سے بہتر ہے +

**عن** ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقال لہ انہ یستقی لک من بیر بضاعۃ وھی بیر یلقی فیھا لحوم الکلاب والمحایض وعذر الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طھور لا ینجسہ شیء ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے کہا آپ کے لیے پانی لایا جاتا ہے بیر بضاعہ سے حالانکہ اُس کنوئیں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے لتے اور گوہ غلیظ پڑتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اُس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی **کہا** ابو داؤد نے میں نے سنا قتیبہ بن سعید سے وہ کہتے تھے میں نے بیر بضاعہ کے متولی سے پوچھا اُسمیں کہاں تک پانی ہے اُس نے کہا بہت

تو زیر ناف تک پہنچو کہا جب کم ہوتا ہے تو اُس نے کہا ستر سے کم (یعنی گھٹنوں تک) یا اُس سے کم کہا ابو داؤد نے
میں بیر بضاعہ کو اپنی چادر سے ناپا تو چوڑائی ہاتھ اُسکا عرض نکلا اور میں باغ والے سے پوچھا کیا اس کنوئیں کا حال کچھ بدل گیا
ہے پہلے کی نسبت اُس نے کہا نہیں اور میں نے دیکھا اُسکے پانی کا رنگ بدلا ہوا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا جن لوگوں
نے یہ توجیہ کی ہے کہ بیر بضاعہ کا پانی جاری تھا یا وہ دہ در دہ تھا تو انہوں نے غلطی کی **باب الماء لا یجنب**
پانی جو بچ رہے غسل جنابت کے بعد وہ نجس نہیں ہے **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی جفنة فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتوضأ منها او یغتسل فقالت له یا رسول اللہ انی
کنت جنبا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا یجنب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی (میمونہ) نے غسل کیا ایک لگن ہے یعنی چلچی سے پانی لیکر اتنے میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنیکا وہ بی بی بولیں میں یا رسول اللہ میں
جنب تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جنب نہیں ہوتا **ف** یعنی جو پانی بچ رہا بعد غسل جنابت کے وہ پاک ہے
اُس سے وضو یا غسل درست ہے دوسری حدیث میں جو اسکی ممانعت آئی ہے وہ تنزیہا ہے **باب البول فی الماء
الراکد** ٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنیکا بیان **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ثم یغتسل منه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھیرے ہوئے پانی میں پھر اسمیں غسل کرے **ف** ہر چند وہ پانی نجس نہ ہوگا جبتک
اُسکے اوصاف نہ بدل جاویں مگر یہ نہی کراہتہ ہے باتفاق علماء **عن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم ولا یغتسل فیه من الجنابة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں سے ٹھیرے ہوئے پانی میں اور نہ غسل کرے اسمیں جنابت کا **ف** یعنی پانی کے
اندر اُتر کر ملا یا باہر کھڑا ہو کر نہانے سے یہ ممانعت بھی بطور ادب اور تنزیہ کے ہے **باب الوضوء بسؤر الکلب** کتے کے
جھوٹے کا بیان **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طهور اناء احدکم اذا ولغ فیه
الکلب ان یغسل سبع مرات اولٰهن بالتراب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تمہارے کسی برتن میں کتا منہ ڈالکر اپنی زبان سے پانی پیئے تو اُس برتن کی پاکی یوں ہوگی کہ سات
بار دھویا جاوے پہلے بار مٹی سے **ف** اکثر علماء کا عمل ظاہر حدیث پر ہے جب کتا کسی برتن کو چاٹ جاوے یا اُس میں پانی
پی جاوے تو اُسکو سات بار دھونا چاہیے یہی قول ہے شافعی اور مالک اور احمد کا مگر ابو حنیفہ کے نزدیک تین بار دھونا
کافی ہے **عن** ابی ہریرة بمعناه وزاد اذا ولغ الهرة غسل مرة ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسا ہی روایت کیا
اور لوگوں نے مگر اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب بلی پی جاوے تو ایک بار دھونا کافی ہے **ف** یہ ایکبار بھی

دہونا استحباباً ہو نہ وجوباً کیونکہ بلی کا جہوٹا پاک ہے جیسا آگے آویگا عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله
عليه وسلم قال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع مرات السابعة بالتراب ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا کسی برتن مین مونہہ ڈالکر زبان گہنگہولے تو اسکو سات بار
دہوؤ ساتوین بار مٹی لگاکر دہوؤ عن ابن مغفل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الكلاب
ثم قال ما لهم ولها فرخص في كلب الصيد وفي كلب الغنم وقال اذا ولغ الكلب في الاناء فاغسلوه سبع
مرار والثامنة عفروه بالتراب ترجمہ ابن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتون
کے قتل کا پہر فرمایا وہ کیا بگاڑتے ہین اور رخصت دی آپ نے شکاری کتے مین اور گلہ کے کتے کی اور فرمایا آپ نے
جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو اور آٹہوین بار سوکی مٹی سے مانجو باب سور الهرة
بلی کے جوٹہے کا بیان عن كبشة بنت كعب بن مالك وكانت تحت ابن ابي قتادة ان ابا قتادة
دخل فسكبت له وضوء فجاءت هرة فشربت منه فاصغى لها الاناء حتى شربت قالت كبشة
فرآني انظر اليه فقال اتعجبين يا ابنة اخي فقلت نعم فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انها ليست بنجس انها من الطوافين عليكم او الطوافات ترجمہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت
ہے وہ ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تہین کہ ابو قتادہ آئے مین نے انکے واسطے وضو کا پانی رکہا بلی آئی پھر اسمین سے
پینے لگی ابو قتادہ نے برتن جہکا دیا کبشہ کہتی ہین ابو قتادہ نے مجھکو دیکہا مین انکو دیکہہ رہی تہی تو ابو قتادہ نے
کہا کیا تو تعجب کرتی ہے اے بہتیجی میری مین نے کہا ہان ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی
نجس نہین ہے وہ تو پہرا کرتی ہے تمہارے اوپر ف یعنی شب و روز آتی جاتی رہتی ہے اس سے احتیاط کہان ہو سکتی
ہے اسواسطے اسکا جوٹہا پاک ہوا عن داود بن صالح بن دينار التمار عن امه ان مولاتها ارسلتها
بهريسة الى عائشة رضي الله عنها فوجدتها تصلي فاشارت الي ان ضعيها فجاءت هرة فاكلت
منها فلما انصرفت اكلت من حيث اكلت الهرة فقالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال انها ليست بنجس انما هي من الطوافين عليكم وقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتوضأ بفضلها ترجمہ داود بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہے اس نے نقل کی اپنی مان سے کہ ان کی
مولاۃ نے (آزاد کرنیوالی نے) انکو ہریسہ دیکر (ہریسہ ایک کہانا ہوتا ہے) حضرت عائشہ پاس بہیجا جب وہ گئین
تو دیکہا حضرت عائشہ نماز پڑہ رہی ہین انہون نے اشارہ سے کہا رکہدے اتنے مین بلی آئی اور اسمین سے کہایا جب
حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کہایا تہا وہین سے کہانے لگین اور کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی ناپاک نہین ہے وہ تو پہرتی رہتی ہے تمپر اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لوگ کہا آپ وضو کیتے تھے بلی کے جوٹھے سے

## باب الوضوء بفضل المراة عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا بیان

عن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ونحن جنبان ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ملکر نہاتے تھے ایک برتن سے اور دونوں جنب ہوتے تھے ف یعنی اس برتن سے دونوں آدمی پانی لیتے جاتے تھے عن عائشة قالت اختلفت يدي ويد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الوضوء من اناء واحد ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا میرا ہاتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ایک برتن میں پڑتا تھا وضو کیواسطے عن ابن عمر قال كان الرجال والنساء يتوضؤن في زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مسدد من الاناء الواحد جميعا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورت ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے سب ملکر عن عبد الله بن عمر قال كنا نتوضأ نحن والنساء على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ندلي فيه ايدينا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم اور عورتیں ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وضو کرتے تھے ایک برتن سے سب اپنے ہاتھ اسی برتن میں ڈالتے تھے

## باب النهي عن ذلك اسکی ممانعت کا بیان

عن حميد الحميري قال لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم اربع سنين كما صحبه ابو هريرة (لم یعرف اسمه ۱۲) قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المراة بفضل الرجل ويغتسل الرجل بفضل المراة زاد مسدد وليغترفا جميعا ترجمہ حمید حمیری سے روایت ہے میں نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا چار برس تک جیسے ابو ہریرہ رہے تھے وہ کہتا تھا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ غسل کرے عورت اس پانی سے جو مرد کے غسل سے بچ رہے یا مرد غسل کرے اس پانی سے جو عورت کے غسل سے بچ رہے مسدد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے دونوں ایک ساتھ چلو لیتے جاویں ف یعنی جورو اور خاوند اگر دونوں ملکر نہاویں تو ایک ہی برتن سے انہیں ہاتھ ڈال ڈالکر پانی لیتے جانا درست ہے عن الحكم بن عمرو وهو الاقرع ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المراة ترجمہ حکم بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس امر سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے جو عورت کے وضو یا غسل سے بچ رہا ہو ف کہا خطابی نے اہل حدیث کے نزدیک ممانعت کی روایات صحیح نہیں ہیں اگر ہوں بھی تو منسوخ ہیں

## باب الوضوء بماء البحر سمندر کے پانی سے وضو کا بیان

عن ابي هريرة يقول سال رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افنتوضأ بماء البحر فقال رسول الله صلى الله

علیہ وسلم ھو الطھور ماءہ الحل میتتہ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہی ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ ہم سمندر مین سوار ہوا کرتے ہین اور پینے کے لئی تھوڑا سا پانی اپنے ساتھ رکھ لیتے ہین اگر اس سے وضو کرین تو پیاسے مرین کیا ہم وضو کرلین سمندر کے پانی سے آپ نے جواب دیا سمندر کا پانی پاک ہی اور مردہ اسکا حلال ہے **ف** ان لوگون نے صرف پانی کا سوال کیا تھا آپ نے کھانیکی بھی آسانی کردی بسبب کمال شفقت اور رحمت کے شاید جیسے سمندر مین پانی تمام ہو جاتا ہی کھانا بھی اخیر ہو جاوے تو سمندر کے جانور کھاوے۔ بعض علما کے نزدیک یہہ مچھلی سے خاص ہے ہو دریا کے جانورون مین صرف مچھلی درست ہے باقی جانور درست نہین ہین اور بعض علما کے نزدیک دریا کے تمام جانور درست ہین کیونکہ یہہ حدیث عام ہی اور کلام اللہ مین بھی لفظ عام مذکور ہے احل لکم صید البحر و طعامہ حلال ہے تمہارے واسطے شکار دریا کا اور کھانا دریا کا **باب** الوضوء بالنبیذ نبیذ سے وضو کرنیکا بیان **ف** نبیذ کہتے ہین کھجور کو شربت کو یعنی کھجورین پانی مین بھگو دی جاوین ایک رات یا ایک دن اور وہ پانی رنگین اور شیرین ہو جاوی اسمین شدت اور تیزی نہ ہو۔ نبیذ سے وضو کرنا اکثر علما کے نزدیک درست نہین ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک درست ہی **عن** عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی اداوتک قال نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء طھور **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ان سے لیلۃ الجن مین **ف** لیلۃ الجن وہ رات ہی جسمین آپ جنون کی تعلیم اور ہدایت کے لئے شہر کے باہر تشریف لیگئے تھے صحیح یہ ہے کہ یہ رات کئی بار واقع ہوئی مگر عبداللہ بن مسعود کے ساتھ ہونے مین اختلاف ہی مسلم نے روایت کیا عبداللہ بن مسعود سے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیلۃ الجن کو **ت** تمہاری چھاگل مین کیا ہے انہون نے کہا نبیذ ہے آپ نے فرمایا کھجور پاک ہی اور پانی پاک کرنیوالا ہے **ف** احمد اور ترمذی کی روایت مین ہے پھر آپ نے اس سے وضو کیا مگر اس حدیث کی اسناد مین ابو زید ہے جو محدثین کے نزدیک مجہول ہی اور اسوجہ سے یہ حدیث قابل عمل کے نہین ہے علی الخصوص جب ابن مسعود سے بسند صحیح معارضہ اسکا ثابت ہو جیسا کہ آگے آتا ہے **عن** علقمۃ قال قلت لعبد اللہ بن مسعود من کان منکم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن فقال ما کان معہ منا احد **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی مین نے عبداللہ بن مسعود سے کہا تم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون تھا لیلۃ الجن مین انہون نے کہا ہم مین سے کوئی نہ تھا آپ کے ساتھ **ف** اس روایت سے اس حدیث کا ضعف ثابت ہوا مگر ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعود کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونا لیلۃ الجن مین روایت کیا ہی اور ابن شاہین نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے **عن** عطاء انہ کرہ الوضوء باللبن والنبیذ وقال ان التیمم اعجب الی منہ **ترجمہ** عطاء مکروہ جانتے تھے وضو کرنیکو دودھ سے اور نبیذ سے اور کہتے تھے تیمم اس سے بہتر ہے **عن** ابی خلدۃ قال سالت ابا العالیۃ عن رجل اصابتہ جنابۃ و لیس

عنده ماء وعنده ... أيتيمم ... ان يغتسل به قال لا ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہی میں نے ابو العالیہ سے پوچھا ایک شخص کو نہانیکی حاجت ہوئی اُسکے پاس پانی نہیں ہے مگر نبیذ ہے کیا اُس سے غسل کرلے کہا نہیں **باب**

الیصلی الرجل وهو حاقن پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو اور اس حالت میں آدمی نماز پڑہے تو کیا حکم ہے

**عن** عبد الله بن ارقم انه خرج حاجا او معتمرا ومعه الناس وهو يؤمهم فلما كان ذات يوم اقام الصلوة صلوة الصبح ثم قال ليتقدم احدكم وذهب الى الخلاء فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اراد احدكم ان يذهب الى الخلاء وقامت الصلوة فليبدأ بالخلاء ترجمہ عبد اللہ بن ارقم سے روایت ہے وہ حج کو نکلے یا عمرے کو اور اُن کے ساتھ لوگ تھے وہ انکی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز ہونے لگی صبح کی اونہوں نے کہا کوئی اور تم میں سے امامت کرے اور وہ پاخانہ کو گئے اور کہا مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کسی کو تم میں پاخانہ کی حاجت ہو اور نماز کھڑی ہو تو چاہئے پہلے پاخانہ کو جاوے **عن** عبد الله بن محمد بن ابی بكر اخی القاسم بن محمد قال كنا عند عايشة فجئ بطعامها فقام القاسم يصلي فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يصلي بحضرة الطعام ولا وهو يدافعه الاخبثان ترجمہ عبد اللہ بن محمد سے جو بہائی ہیں قاسم بن محمد کے روایت ہی کہ ہم تھے حضرت عائشہ رض پاس اتنے میں اُنکا کھانا آیا تو قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑہنے لگے حضرت عائشہ نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھی جب کہانا حاضر ہو تو نماز نہ پڑہی جاوے کھانا چھوڑ کر اور نہ پڑہی جاوی نماز جس حالت میں آدمی کو پاخانہ یا پیشاب لگا ہو **عن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا يحل لاحد ان يفعلهن لا يؤم رجل قوما فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل فقد خانهم ولا ينظر في قعر بيت قبل ان يستاذن فان فعل فقد دخل ولا يصلي وهو حقن حتى يتخفف ترجمہ ثوبان سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں ایک تو جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دعا کرنا دوسروں کے واسطے نہ کرنا اگر ایسا کریگا تو اُن کی خیانت کی (بلکہ چاہئے کہ اپنے واسطے اور مقتدیوں کے واسطے بہی دعا کرے) دوسری کسی کے گہر میں جہانکنا بغیر اُسکی اجازت کے اگر ایسا کیا تو گویا اُسکے گہر میں گہس گیا بغیر اجازت کے تیسری نماز پڑہنا پاخانہ یا پیشاب روکے ہوئے جب تک ہلکا نہ ہو جاوے پاخانہ یا پیشاب سے فارغ ہو کر **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حقن حتى يتخفف ثم ساق نحوه على هذا اللفظ قال ولا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر ان يؤم قوما الا باذنهم ولا يختص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہی اُس شخص کو جو ایمان لاوی اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ نماز پڑہے پیشاب یا پاخانہ

روکے ہوئی اور نہین درست ہے اُس شخص کو جو ایمان لاوے اللہ اور پچھلے دن پر کہ امامت کرے کسی قوم کی مگر اُسکے
اذن سے یا خاص کرے اپنے تئین دعا مین اگر ایسا کریگا تو گویا اُن کی چوری کی - کہا ابوداؤد نے یہ حدیث
شام والون کی ہے اور کوئی اسمین شریک نہین **باب ما یجزی من الماء فی الوضوء** وضو کیواسطے
کتنا پانی کافی ہے **عن** عایشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل بالصاع ویتوضاء
بالمد **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے
اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **ف** صاع چار مد کا ہوتا ہے اور مد دو طرح کا ہے ایک اہل حجاز کا وہ ایک رطل اور
ثلث رطل ہوتا ہے قریب تین پاؤ کے دوسری اہل عراق کا وہ دو رطل ہوتا ہے سیر بھر اسی حساب سے صاع کو بھی سمجھنا
چاہیے تو صاع اہل حجاز کا قریب تین سیر کے ہوا - اس حدیث سے یہ غرض ہے کہ اڑھائی تین پاؤ پانی وضو کے لیے اور تین
چار سیر پانی غسل کے لیے کافی ہے اگر اسمین نہو سکے تو کچھ زیادہ سہی مگر بہت پانی بہانا اور وسواس دل مین رکھنا ممنوع ہے -
**عن** جابر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یغتسل بالصاع ویتوضاء بالمد **ترجمہ** جابر رض
روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک صاع سے اور وضو کرتے تھے ایک مد سے **عن** ام عمارة ان
النبی صلی الله علیه وسلم توضاء فاتی باناء فیه ماء قدر ثلثی المد **ترجمہ** ام عمارہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک برتن سے جسمین دو ثلث مد پانی تھا **ف** یعنی قریب ڈیڑھ پاؤ پانی کے اسی روپیہ کے
سیر سے **عن** انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یتوضاء باناء یسع رطلین ویغتسل بالصاع
**ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے وضو کرتے تھے جسمین دو رطل پانی آتا تھا اور غسل
کرتے تھے ایک صاع پانی سے - کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو شعبہ نے انہون نے عبداللہ بن جبر سے اونہون
نے انس سے مگر اسمین یہ ہے کہ وضو کرتے تھے آپ ایک مکوک سے **ف** مکوک بفتح میم اور تشدید کاف ایک پیمانہ ہے جسمین
ڈیڑھ صاع آتا ہے بغوی نے کہا یہان مراد مکوک سے ایک مد ہے اور صاحب نہایہ نے بھی یہی کہا اور قرطبی نے اسکو
صحیح رکھا بدلیل دوسری روایت کے جسمین صراحة مد مذکور ہے **ف** کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو یحیی بن آدم
نے شریک سے مگر اس روایت مین بجائے عبداللہ بن جبر کے ابن جبر بن عتیک ہے اور روایت کیا اسکو سفیان نے
عبداللہ بن عیسی سے اسمین جبر بن عبداللہ ہے کہا ابوداؤد نے سنا مین نے احمد رض سے سنا کہتے تھے صاع پانچ رطل کا
ہوتا ہے یعنی صاع حجازی اور وہی مراد ہے احادیث مین کہا ابوداؤد نے یہی صاع تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا **باب الاسراف فی الوضوء** وضو مین پانی ضرورت سے زیادہ بہانے کا بیان **عن** ابی نعامة ان عبد الله
بن مغفل سمع ابنه یقول اللهم انی اسئلك القصر الابیض عن یمین الجنة اذا دخلتها فقال ای بنی سل الله
الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه سیکون فی هذه الامة

تو یعتدون فی الطہور والدعاء ترجمہ ابی نعامہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے سنا اپنے بیٹے کو کہتا تھا
اے اللہ پروردگار میں تجھ سے سفید محل چاہتا ہوں بہشت کی داہنی طرف عبداللہ بن مغفل نے کہا بیٹا اللہ سے
جنت مانگ اور جہنم سے پناہ مانگ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے اس امت
میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جو طہارت میں حد سے زیادہ مبالغہ کرینگے اسیطرح دعا میں **ف** طہارت میں مبالغہ
یہ ہے جو اس زمانہ میں عام اور خاص میں مروج ہے پیشاب کے بعد ضرور بالضرور ڈھیلا لینا گھڑیوں ڈھیلا سکھاتے
ہوئے کھڑے پھرنا کھنگارنا الٹ پلٹ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ صحابہ کرام سے بعد پیشاب ڈھیلا لینا منقول ہے
صرف پانی سے استنجا کرنا ثابت ہے البتہ ابن ابی شیبہ نے باسناد ضعیف ایک اثر حضرت عمر سے نقل کیا ہے جسمیں
یہ عبارت ہے کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر ولم یمسہ ماء اس سے صرف دیوار یا پتھر پر رگڑ دینا ثابت
ہوتا ہے نہ یہ کہ گھنٹوں ڈھیلا لئے ہوئے پھرنا یا پانی ہوتے ہوئے ڈھیلا لینا ضرور جاننا - وضو میں پانی حد سے زیادہ بہانا
اسی طرح غسل میں یا آبدست میں - جو حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تین پاؤ پانی وضو کے لئے اور ڈھائی
سیر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس سے زیادہ بے ضرورت اسراف کرنا بدعت اور ممنوع ہے - دعا میں مبالغہ یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں چھوڑکر اور لوگوں کی دعائیں جو تکلفات سے اور تحسین عبارات سے بھری ہوئی
ہیں پڑھنا **باب** فی اسباغ الوضوء وضو پورا کرنیکا بیان **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رای قوما واعقابهم تلوح فقال ویل للاعقاب من النار **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک قوم کو جنکی ایڑیاں وضو میں سوکھی رہتی تھیں آپ نے فرمایا خرابی ہے ایڑیوں کی
جہنم کی آگ سے **ف** یعنی ایڑیاں وضو میں اگر سوکھی رہ جاوینگی تو جہنم میں جلائی جاوینگی اسبغوا الوضوء پورا کرو وضو کو
**باب** الوضوء فی آنیۃ الصفر کانسی کے برتن میں وضو کا بیان **عن** عایشۃ قالت کنت اغتسل انا
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تور من شبہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک کھڑے سے جو کانسی کا تھا **عن** عبداللہ بن زید قال
جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجنا له ماء فی تور من صفر فتوضأ **ترجمہ** عبداللہ بن زید سے
روایت ہے ہمارے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمنے پانی نکالا آپکے واسطے ایک پیتل کے پیالہ میں آپ نے
اسی سے وضو کیا **باب** فی التسمیۃ علی الوضوء وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** ابی هريرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیه
**ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اسکی جسکو وضو نہیں ہے اور وضو نہ ہوگا
اسکا جسنے اللہ کا نام نہ لیا اس پر **ف** یعنی شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہے - ظاہر حدیث سے فرضیت

بسم اللہ کہنے کی ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت علماء کا اور بعض کے نزدیک مسنون ہے۔ ربیعہ نے اس حدیث کی تفسیر یون کی ہے کہ جس وضو یا غسل مین نیت نہ کیجاوے وہ درست نہین ہوتا۔ مگر یہ تفسیر ظاہر حدیث سے کچھ تعلق نہین رکھتی نیت کی فرضیت دوسری حدیث سے ثابت ہے **باب** فی الرجل یدخل یدہ فی الاناء قبل ان یغسلہا جو شخص سو کر اوٹھے وہ اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈالے جبتک اسکو دہولیوے

**عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلا یغمس یده فی الاناء حتی یغسلها ثلاث مرات فانه لا یدری این باتت یده **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی رات کو سو کر بیدار ہو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن مین نہ ڈبووے جبتک اسکو تین بار نہ دہولیوے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اسکا **ف** یہ حکم امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک وجوبًا ہے اُس شخص کے لئے جو رات کو سو کر بیدار ہوا ور باقی آیمہ کے نزدیک استحبابًا ہے اب اگر بغیر دہوئے ہاتھ پانی مین ڈالیگا تو اسحاق اور داؤد اور طبری کے نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سے وہ پانی نجس ہوجاویگا اُسکو بہا دینا چاہئے کیونکہ ایک روایت مین ہے اگر ڈبودیا اُس نے ہاتھ اپنا دہونے سے پہلے تو بہادے اُس پانی کو روایت کیا اُس کو ابن عدی نے مگر یہ زیادت منکر ہے محفوظ نہین ہے۔ نووی نے کہا کہ اکثر عرب پاخانہ پھر کر ڈھیلے سے استنجا کر کے سورہتے تھے اسواسطے آپنے ہاتھ دہونیکو فرمایا کہ شاید وہان ہاتھ لگ گیا ہوا ور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رات کو احتلام ہوا ور ہاتھ بھر جاوے۔ زرقانی نے کہا کہ یہ ممانعت چہوٹے برتن مین ہے اگر بڑا حوض ہو تو اُسمین ہاتھ ڈالنا ممنوع نہین ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث قال مرتین او ثلاثا ولم یذکر ابا رزین **ترجمہ** ایک روایت مین ابوہریرہ کے یہ ہے جبتک اسکو تین بار یا دو بار نہ دہولیوے شک کے طور پر **عن** ابی هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا استیقظ احدکم من نومه فلا یدخل یده فی الاناء حتی یغسلها ثلث مرات فان احدکم لا یدری این باتت یده او این کانت تطوف یده **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب کوئی تم مین سے جاگے سو کر (یہ روایت مطلق ہے رات کو ہو یا دن کو) تو اپنا ہاتھ برتن مین نہ ڈالدے جبتک اسکو تین بار نہ دہولے کیونکہ وہ نہین جانتا کہان رہا ہاتھ اسکا یا کدہر پھرتا رہا ہاتھ اسکا **باب** صفة وضوء النبی صلی الله علیه وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بیان **عن** حمران بن ابان مولی عثمان بن عفان قال رأیت عثمان بن عفان توضأ فافرغ علی یدیه ثلاثا فغسلهما ثم مضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا وغسل یده الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری مثل ذلك ثم مسح راسه ثم غسل قدمه الیمنی ثلاثا ثم الیسری مثل ذلك ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ مثل وضوئی هذا ثم قال من توضأ مثل وضوئی هذا ثم صلی رکعتین

لا يحدث فيهما نفسه غفر الله له ما تقدم من ذنبه ترجمہ حمران ابن ابان سے روایت ہے میں نے
حضرت عثمان کو دیکھا آپ نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر کلی
کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر مونھ کو تین بار دھویا اور داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر بایاں ہاتھ کو اسی طرح پھر سر پر مسح کیا پھر داہنا
پاؤں تین بار دھویا پھر بایاں پاؤں اسیطرح پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسیطرح آپ نے وضو کیا بعد اسکے فرمایا جو شخص اسیطرح وضو کرے پھر
دو رکعتیں (تحیۃ الوضو) پڑھے ان میں کچھ دنیا کا خیال اور وسوسہ نہ آوے تو بخشدیگا اللہ جل جلالہ اسکے اگلے گناہوں کو
عن حمران قال رايت عثمان بن عفان توضاء فذكر نحوه ولم يذكر المضمضة والاستنشاق وقال فيه
ومسح رأسه ثلاثا ثم غسل رجليه ثلاثا ثم قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ هكذا وقال
من توضأ دون هذا كفاه ولم يذكر امر الصلوة ترجمہ دوسری روایت میں حمران سے ہے کہ میں نے حضرت
عثمان کو وضو کرتے دیکھا پھر ویسا ہی بیان کیا مگر کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اس روایت میں نہیں ہے اور اس روایت
میں یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے سر پر تین بار پھر دونوں پاؤں تین بار دھوئے بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا اور آپ نے فرمایا جو اس سے کم وضو کریگا (یعنی ایک ایک بار اعضا کو دھو ویگا یا دو دو بار)
تو بھی کافی ہے اور نماز کا ذکر نہیں کیا عن عثمان بن عبد الرحمن التيمي قال سئل ابن ابي مليكة عن الوضوء فقال
رايت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا بماء فاتي بميضاة فاصغاها على يده اليمنى ثم ادخلها في الماء
فتمضمض ثلاثا واستنثر ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى ثلاثا وغسل يده اليسرى ثلاثا ثم ادخل
يده فاخذ ماء فمسح برأسه واذنيه فغسل بطونهما وظهورهما مرة واحدة ثم غسل رجليه ثم قال اين السائلون
عن الوضوء هكذا رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ ترجمہ عثمان بن عبد الرحمن تیمی سے روایت ہے
کہ ابن ابی ملیکہ سے سوال ہوا وضو کا انہوں نے کہا میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا ان سے کسی نے وضو کو پوچھا انہوں نے پانی منگوایا
ایک بدہنا آیا پہلے انہوں نے اس بدہنی کو اپنے داہنے ہاتھ پر جھکایا (یعنی داہنا ہاتھ دھویا) پھر داہنے ہاتھ کو اس برتن
کے اندر ڈالکر پانی لیا اور تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار منہ دھویا پھر داہنا ہاتھ تین بار دھویا اور
بایاں ہاتھ تین بار دھویا پھر ہاتھ پانی کے اندر ڈالکر پانی لیا اور اپنے سر اور کانوں پر مسح کیا اندر اور باہر ایک بار پھر کہا
کہاں ہیں پوچھنے والے وضو کے میں نے اسی طرح دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے۔ کہا ابو داود نے
حضرت عثمان سے جو صحیح حدیثیں وضو کے باب میں مروی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کا مسح ایکبار ہے کیونکہ سر کے مسح کی
کوئی عدد بیان نہیں کیا جیسے اور ارکان میں بیان کیا عن ابي علقمة ان عثمان دعا بماء فتوضأ فافرغ بيده
اليمنى على اليسرى ثم غسلهما الى الكوعين قال ثم مضمض واستنشق ثلاثا وذكر الوضوء ثلاثا قال ثم مسح برأسه
ثم غسل رجليه وقال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مثل ما رايتموني توضأت ثم ساق نحو حديث الزهري

واتمر ترجمہ ابو علقمہ سے روایت ہے حضرت عثمان نے پانی منگوایا اور وضو کیا تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی
ڈالا اور دونون ہاتھون کو پہونچون تک دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور بیان کیا وضو مین تین بار اور مسح
کیا سر پر پہر پانون دہوئے۔ کہا مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیا آپنے جسطرح تمنے مجھے دیکھا وضو کرتے ہوئے
اور بیان کیا مثل روایت زہری کے پورا پورا عن شقيق بن سلمة قال رأيت عثمان بن عفان غسل ذراعيه
ثلاثا ثلاثا ومسح رأسه ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل هذا ترجمہ شقیق بن سلمہ
سے روایت ہے مینے حضرت عثمان کو دیکھا انہون نے دونون ہاتھ وضو مین تین تین بار دہوئے اور سر پر مسح کیا تین بار پہر
کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کرتے دیکھا عن عبد خير قال اتانا علي رضي الله عنه وقد صلى
فدعا بطهور فقلنا ما يصنع بالطهور وقد صلى ما يريد الا ان يعلمنا فاتي باناء فيه ماء وطست فافرغ من
الاناء على يمينه فغسل يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثلاثا فمضمض ونثر من الكف الذي ياخذ فيه ثم
غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى ثلاثا وغسل يده الشمال ثلاثا ثم جعل يده في الاناء فمسح برأسه
مرة واحدة ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ورجله الشمال ثلاثا ثم قال من سره ان يعلم وضوء رسول الله
صلى الله عليه وسلم فهو هذا ترجمہ عبد خیر سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت علی رض آئے اور آپ نماز
پڑھ چکے تہے پانی منگوایا ہم لوگون نے کہا اب پانی کیا کرینگے نماز تو پڑھ چکے ہین شاید ہمکو سکہانا مقصود ہے خیر ایک
برتن مین پانی آیا اور ایک طشت آیا تو برتن سے پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون ہاتھون کو (پہونچون تک)
تین بار دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار لیکن ایک ہی چلو سے آدہے مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین ڈالتے

ف ایک ہی چلو سے کلی بہی کرنا بقیہ پانی ناک مین ڈالنا جائز ہے اور علحدہ علحدہ چلو لینا ہر ایک کے لئے افضل ہے

ت پہر تین بار مونہہ دہویا پہر تین بار داہنا ہاتھ دہویا اور بایان ہاتھ بہی تین بار دہویا پہر ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر
سر پر ایکبار مسح کیا پہر داہنا پانون تین بار دہویا اور بایان پانون تین بار دہویا پہر کہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وضو کا طریقہ معلوم کرنیسے خوش ہو تو وہ یہی ہے۔ دوسری روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض صبح کی نماز پڑہ کر رحبہ
مین گئے (رحبہ ایک مقام ہے کوفے مین) اور آپ نے پانی منگوایا ایک لڑکا پانی کا برتن اور طشت لیکر آیا آپ نے پانیکا بدہنا داہنے
ہاتھ مین لیا اور بائین ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونون پہونچونکو تین بار دہویا پہر داہنا ہاتھ برتن کے اندر ڈالکر پانی لیا) اور کلی
کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر بیان کیا قریب پہلی روایت کی پہر مسح کیا اپنے سر پر آگے اور پیچھے ایکبار پہر اسی طرح حدیث
کو نقل کیا۔ تیسری روایت مین یون ہے عبد خیر نے کہا مینے دیکھا ایک کرسی آئی حضرت علی رض اس پر بیٹھے پہر ایک
کوزہ پانی کا آیا آپنے تین بار اپنا ہاتھ دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی ایک چلو سے اور ذکر کیا آخر حدیث
تک۔ چوتہی روایت مین یون ہے کہ حضرت علی رض سے سوال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کرتے تہے

پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایسا کہ پانی ٹپکنے کو تھا اور دونوں پاؤں تین بار دھوکر پھر
کہا ایسا ہی تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ پانچویں روایت میں عبد الرحمن ابن ابی لیلی سے یوں ہی میں نے حضرت
علی رض کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو مونہہ کو تین بار دھویا اور ہاتھوں کو تین بار اور مسح کیا سر پر ایک بار پھر کہا کہ
ایسا ہی وضو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ چھٹی روایت ابن ابی حیہ سے یہ ہے میں نے حضرت علی کو دیکھا انہوں نے
وضو کیا [illegible] بیان کیا پھر مسح کیا سر پر پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا مجھے منظور تھا کہ
میں تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھلاؤں **عن** ابن عباس قال دخل علی علی یعنی ابن ابی طالب وقد
اهراق الماء فدعا بوضوء فاتيناه بتور فيه ماء حتى وضعناه بين يديه فقال يا ابن عباس الا اريك كيف كان يتوضأ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بلى قال فاصغى الاناء على يده فغسلها ثم ادخل يده اليمنى فافرغ بها على الاخرى ثم غسل كفيه
ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل يديه في الاناء جميعا فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها على وجهه ثم القم ابهاميه
ما اقبل من اذنيه ثم الثانية ثم الثالثة مثل ذلك ثم اخذ بكفه اليمنى قبضة من ماء فصبها على ناصيته
فتركها تستن على وجهه ثم غسل ذراعيه الى المرفقين ثلاثا ثلاثا ثم مسح راسه وظهور اذنيه ثم ادخل
يديه جميعا فاخذ حفنة من ماء فضرب بها على رجله وفيها النعل ففتلها بها ثم الاخرى مثل ذلك قال قلت وفي
النعلين قال وفي النعلين قال قلت وفي النعلين قال وفي النعلين قال قلت وفي النعلين قال وفي النعلين **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے میرے پاس حضرت علی رض تشریف لائے اور استنجا کر چکے تھے انہوں نے وضو کے لئے پانی مانگا ہم ایک پیالہ میں پانی لیکر آئے
اور انکے سامنے رکھ دیا انہوں نے کہا اے ابن عباس میں تمہیں بتلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کرتے تھے میں نے کہا ہاں حضرت
علی نے برتن کو جھکا کر ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسکو دھویا پھر داہنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈالکر پانی لیا اور بائیں ہاتھ پر
ڈالکر دونوں پہونچوں کو دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھ ملا کر برتن کے اندر ڈالے اور چلو بھر کر
پانی لیا اور اپنے مونہہ پر مارا **ف** پانی مونہہ پر زور سے مارنا منع ہے شاید یہاں مراد پانی ڈالنا ہو (مرقاۃ) **ت**
پھر دو انگوٹھوں کو کانوں کے اندر پھیر لیئے سامنے کے رخ پر **ف** نووی نے کہا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مونہہ کے
ساتھ کانوں کے اندر کا رخ دھو لیوے پھر بعد مسح سر کے اُن کے باہر کے رخ پر مسح کرے **ت** پھر دوسری بار ایسا ہی
کیا پھر تیسری بار ایسا ہی کیا پھر داہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لیکر پیشانی پر ڈالا **ف** نووی نے کہا اسکا مطلب
معلوم نہیں ہوتا کیونکہ جب تین بار مونہہ دھو چکے پھر چوتھی بار پیشانی پر پانی ڈالنا کیا معنی اگر یہ کہا جاوے کہ مونہہ کو
چار بار دھویا تو یہ خلاف اجماع کے ہے شاید کوئی مقام پیشانی میں سوکھا رہگیا ہوگا اسوجہہ سے اُسکو تر کر لیا۔ مترجم کہتا ہے
کہ یہ تاویل بالکل غلط ہے اور لایق التفات نہیں ہے حق یہ ہے کہ بعد تین بار مونہہ دھونے کے یہ بھی ایک سنت ہے کہ تھوڑا سا
پانی لیکر ماتھے پر بہا لیوے **ت** اور اسکو چھوڑ دیا وہ بہ رہا تھا مونہہ پر پھر دونوں ہاتھ دھوئے [illegible]

پہر مسح کیا سر پر اور کانون کی پشت پر پہر دونون ہاتہہ پانی مین ڈالکر ایک چلو بہر کر لیا اور اپنے پاؤن پر مارا اور پاؤن مین چپل پہنے تہے **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلہ ہوتا ہے جسکو چپل کہتے ہین جب پانی پاؤن پر مارا تو وہ سب طرف پہنچ گیا ہوگا **ت** پہر دوسرے پاؤن پر بہی اسی طرح مارا۔ مین نے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مین نے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے مین نے کہا جوتا پہنے پہنے آپ نے فرمایا ہان جوتا پہنے پہنے کہا ابو داؤد نے روایت ابن جریج کی شیبہ سے مشابہ ہے حضرت علی کی حدیث سے اُس روایت مین حجاج نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا اپنے سر پر ایک بار اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کیا کہ مسح کیا تین بار **عن** عمرو بن یحیی المازني عن ابیہ انہ قال لعبد اللہ بن زید وھو جد عمرو بن یحیی ھل تستطیع ان ترینی کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فقال عبد اللہ بن زید نعم فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ ثم تمضمض واستنثر ثلاثا ثم غسل وجہہ ثلاثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح راسہ بیدیہ فاقبل بھما وادبر بدأ بمقدم راسہ ثم ذھب بھما الی قفاہ ثم ردھما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ **ترجمہ** عمرو بن یحیی مازنی سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے سنا اُنہون نے عبد اللہ بن زید سے کہا جو دادا تہے عمرو بن یحیی کے کیا تم مجہے دکہا سکتے ہو کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے عبد اللہ بن زید نے کہا ہان اُنہون نے پانی منگوایا اور اپنے دونون ہاتہون پر پانی ڈالا پہر اُن کو دہویا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار پہر مونہہ کو دہویا تین بار پہر دونون ہاتہہ دو دو بار دہوئے کہنیون تک پہر سر پر مسح کیا دونون ہاتہون سے آگے سے لیگئے پیچہے کو اور پیچہے سے لائے آگے کو پہلے شروع کیا مسح سامنے سے اور لیگئے ہاتہون کو گدی تک پہر لوٹا لائے جہان سے لیگئے تہے پہر دونون پاؤن دہوئے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم بھذا الحدیث قال فمضمض واستنشق من کف واحد یفعل ذلک ثلثا ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** دوسری روایت مین یون ہے عبد اللہ بن زید نے کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین بار ایسا ہی کیا باقی حدیث پہلی کی سی ہے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم المازني یذکر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر وضوءہ قال ومسح راسہ بماء غیر فضل یدیہ وغسل رجلیہ حتی انقاھما **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے ایک روایت یون ہے اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو بیان کیا تو مسح کیا سر پر نیا پانی لیکر اُس پانی سے نہ کیا جو ہاتہہ دہونے کے بعد لگا رہ گیا تہا اور دونون پاؤن کو دہویا یہان تک کہ اُن کو صاف کیا (یعنی میل کچیل سے) **عن** المقدام بن معدیکرب الکندی قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضوء فتوضأ فغسل کفیہ ثلثا ثم تمضمض واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا ثم غسل ذراعیہ ثلثا ثلثا ثم مسح براسہ واذنیہ ظاھرھما وباطنھما **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کا پانی آیا آپ نے وضو کیا تو دونون پہونچے دہوئے تین بار پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور مونہہ تین بار دہویا پہر دونون

ہاتھ دہوئے تین تین بار پہر مسح کیا سر پر اور کانون کے باہر اور اندر ف باہر وہ رخ ہے جو سر سے ملا ہوا ہے
اور اندر وہ رخ جو منہہ سے ملا ہوا ہے عن المقدام ابن معدیکرب قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
توضأ فلما بلغ مسح راسه وضع کفیه علی مقدم راسه فامرهما حتی بلغ القفاء ثم ردهما الی المکان الذی
بدأ منه ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے بنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا وضو کرتے ہوئے جب آپ
مسح کرنے لگے تو دونون ہتیلیون کو پیشانی پر رکہہ کر انکو لے چلے گئے گدی تک پہر وہین لے آئے جہان سے لیگئے تہے
وبهذا الاسناد قال ومسح باذنیه ظاهرهما وباطنهما زاد هشام وادخل اصابعه فی صماخ اذنیه ترجمہ
دوسری روایت مین یہ ہے کہ مسح کیا آپ نے کانون کے باہر اور اندر اور ہشام کی روایت مین یہ ہے کہ انگلیون کو کان
کے سوراخ مین ڈالا عن المغیرة بن فروة ویزید بن ابی مالک ان معاویة توضأ للناس کما رای رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یتوضأ فلما بلغ راسه غرف غرفة من ماء فتلقاها بشماله حتی وضعها علی وسط راسه حتی قطر الماء
او کاد یقطر ثم مسح من مقدمه الی موخره ومن موخره الی مقدمه ترجمہ مغیرہ ابن فروہ اور یزید بن ابی مالک
سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے وضو کیا لوگون کو دکہانے کے لئے جیسے دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرتے ہوئے جب سر کے مسح تک پہنچے تو ایک چلو پانی لیکر بائین ہاتہہ سے چندیا پر ڈالا یہان تک کہ پانی بہنے لگا یا قریب
بہنے کے ہوا پہر مسح کیا آگے سے پیچہے تک اور پیچہے سے آگے تک عن الولید بهذا الاسناد قال فتوضأ ثلاثا
ثلاثا وغسل رجلیه بغیر عدد ترجمہ ولید سے روایت ہے اسی حدیث مین کہ معاویہ رض نے وضو کیا تین تین بار
اور دونون پانون دہوئے بے گنتی عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
یاتینا فحدثتنا انه قال اسکبی لی وضوءً فذکرت وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قالت فیه فغسل کفیه
ثلاثا ووضأ وجهه ثلاثا ومضمض واستنشق مرة ووضأ یدیه ثلاثا ثلاثا ومسح براسه مرتین یبدأ بموخر راسه
ثم بمقدمه وباذنیه کلتیهما ظهورهما وبطونهما ووضأ رجلیه ثلاثا ثلاثا ترجمہ ربیع بنت معوذ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے ایک بار آپ نے کہا وضو کے واسطے پانی لاؤ انہون نے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دونون پہونچے دہوئے تین بار اور مونہہ کو دہویا تین بار اور کلی کی اور ناک
مین پانی ڈالا ایک بار اور دہوئے دونون ہاتہہ تین تین بار اور مسح کیا سر پر دو بار پہلے پیچہے سے شروع کیا پہر آگے سے
پہر دونون کانون پر مسح کیا اوپر اور اندر اور دونون پانون تین تین بار دہوئے۔ دوسری روایت مین یون ہے
کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تین بار عن الربیع بنت معوذ بن عفراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم توضأ
عندها فمسح الراس کله من قرن الشعر کل ناحیة لمنصب الشعر لا یحرک الشعر عن هیئته ترجمہ ربیع بنت معوذ
بن عفراء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ان کے پاس تو سارے سر پر مسح کیا اوپر سے سر کے

مسح شروع کرتے تھے اور ہر کونے مین نیچے تک لیجاتے تھے بالون کی روش پر اور نہین حرکت دیتے تھے بالون کو اپنی حالت سے **ف** یعنی ہر ایک جانب مین اوپر سے نیچے تک مسح کیا اور بالون کو اپنی جگہہ سے اولٹ پلٹ نہین کیا **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ قالت فمسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه واذنیه مرة واحدة **ترجمہ** ربیع بنت معوذ سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وضو کرتے ہوے آپ نے مسح کیا سر پر آگے اور پیچھے اور کنپٹیون پر اور کانون پر ایکبار **عن** الربیع ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح براسه من فضل ماء کان فی یده **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا سر پر اُس تری سے جو بچی تھی اُن کے ہاتھ مین **عن** الربیع بنت معوذ ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ فادخل اصبعیه فی جحری اذنیه **ترجمہ** ربیع سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی انگلیون کو کانون کے سوراخ مین ڈالا **عن** طلحة بن مصرف عن ابیه عن جده قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح راسه مرة واحدة حتی بلغ القذال وهو اول القفا وقال مسدد مسح راسه من مقدمه الی مؤخره حتی اخرج یدیه من تحت اذنیه **ترجمہ** طلحہ بن مصرف نے روایت کی اپنے باپ سے (مصرف سے) اُنہون نے اُن کے دادا سے (عمرو بن کعب یامی یا کعب بن عمرو) کہ مینے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح کرتے تھے سر کا ایک بار یہان تک کہ گردن کے سر تک پہونچ جاتے تھے اور مسدد کی روایت مین یون ہے کہ مسح کیا آپ نے اپنے سر پر آگے سے پیچھے تک یہانتک کہ نکالا اپنے دونو ہاتھون کو کانون کے تلے سے **ف** بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے گردن کے مسح پر اور یہ استدلال درست نہین کیونکہ جو لوگ اس مسح کے استحباب کے قایل ہین وہ یہ کہتے ہین کہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر کانون کے مسح کے بعد گردن پر مسح کرے اور یہ کیفیت اس حدیث سے ثابت نہین ہے نہ گردن کا مسح ثابت ہے بلکہ جب سر کا مسح پورا پورا ہوگا تو ہاتھ گردن کے شروع تک آجاویگا علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف ہے طلحہ بن مصرف کے دادا کا حال معلوم نہین کہ وہ صحابی تھے عبد الحق اور ابن القطان اور ابن ابی حاتم اور ابو زرعہ نے اس اسناد کو غیر قابل اعتبار بیان کیا ہے اور ابن الہمام نے فتح القدیر مین جو حدیث مسح گردن کی ترمذی سے نقل کی ہے وہ نقل صحیح نہین ہے بعد تلاش کے معلوم ہوا کہ یہ حدیث جامع ترمذی مین نہین پائی جاتی سوا اسکے جو اور احادیث ہین وہ سب ضعیف بلکہ قریب بہ موضوع ہین کہا مسدد نے مین نے یہ حدیث یحیی سے بیان کی اُنہون نے اسکو منکر کہا کہا ابو داؤد نے مین نے امام احمد سے سُنا وہ کہتے تھے ابن عیینہ نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا یہ کیا ہے طلحة عن ابیه عن جده **ف** یعنی طلحہ کے باپ اور دادا دونون مجہول الحال ہین شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا کہ گردن کے مسح کے باب مین حضرت سے کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی ہے اور اسلئے جمہور علماء نے مانند شافعی و مالک و احمد کے اسکو مستحب نہین جانا ہے اور جس نے مستحب کہا ہے اُس نے اسباب مین اعتماد کیا ہے ابو ہریرہ کے اثر پر یا حدیث ضعیف پر کہ وہ یہ ہے انه مسح راسه حتی بلغ القذال اور یہ دونون امر دلیل ہونیکی صلاحیت نہین رکھتے ہین کذا فی فتاوی

عن ابن عباس رای رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ فذکر الحدیث کله ثلثا ثلثا قال ومسح برأسه واذنیه مسحة واحدة ترجمہ عبداللہ بن عباس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے تو ساری حدیث بیان کی تین تین بار اور سر کا مسح کیا ایک بار عن ابی امامة ذکر وضوء النبی صلی الله علیه وسلم قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح المأقین قال وقال الاذنان من الرأس ترجمہ ابوامامہ نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تو کہا کہ آپ ملتے تھے آنکھوں کے کویوں کو اور کہا دونوں کان سر میں داخل ہیں۔ کہا حماد نے نہیں جانتا ہوں کہ کان ہی سر میں سے ہیں یہہ قول ابی امامہ کا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

باب الوضوء ثلثا ثلثا تین تین بار وضو کرنیکا بیان عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف الطهور فدعا بماء فی اناء فغسل کفیه ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل ذراعیه ثلثا ثم مسح براسه وادخل اصبعیه السباحتین فی اذنیه ومسح بابهامیه علی ظاهر اذنیه وبالسباحتین باطن اذنیه ثم غسل رجلیه ثلثا ثلثا ثم قال هکذا الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء وظلم او ظلم واساء ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے (شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص سے) انہوں نے اپنے دادا سے (عبداللہ بن عمرو بن عاص سے)۔ بہت محدثین نے اس روایت کو ضعیف کیا ہے اور بعضوں نے مقبول رکھا ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کی یا رسول اللہ وضو کیونکر کرنا چاہئے آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور دونوں پہونچوں کو تین بار دہویا پھر منہ کو تین بار دہویا پہر دونوں ہاتھوں کو تین بار دہویا پہر سر پر مسح کیا اور دونوں کلمے کی انگلیوں کو کانوں کے اندر کیا اور انگوٹھوں سے انکے ظاہر کا مسح کیا (یعنی کانوں کے اندر کلمے کی انگلی ڈالکر مسح کیا اور باہر انگوٹھوں سے مسح کیا) پہر دونوں پانوں تین تین بار دہوئے بعد اسکے فرمایا وضو اس طرح ہے جو اس سے بڑہاوے یا گھٹاوے اس نے برا کیا اور حد سے گذرا یا حد سے گذرا اور برا کیا ف شیخ ولی الدین نے کہا تین بار سے زیادہ بڑہانا تو مکروہ ہے مگر گھٹانا کیونکر برا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو دو بار اور ایک ایک بار اعضا کا دہونا ثابت ہے اور سب علما نے اجماع کیا ہے ایکبار کے جواز پر اور طحاوی اور بزار اور طبرانی نے باسناد صحیح اسکو عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو کیا جواب سکا یہہ ہے کہ گھٹانیکا لفظ وہم ہے راوی سے احمد اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اسی قدر ہے جو اس سے بڑہاوے اس نے برا کیا اور ظلم کیا اور یہہ نہیں ہے جو اس سے گھٹاوے اس نے برا کیا۔ بعضوں نے کہا گھٹانے سے یہہ مراد ہے کہ کسی عضو کو نہ دہووے یا پورا نہ دہووے

باب الوضوء مرتین دو دو بار وضو کرنیکا بیان عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرتین مرتین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار عن عطاء بن یسار قال قال لنا ابن عباس اتحبون ان اریکم کیف

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فدعا باناء فیہ ماء فاغترف غرفة بیدہ الیمنی فتمضمض واستنشق
ثم اخذ اخری فجمع بہا یدیہ ثم غسل وجہہ ثم اخذ اخری فغسل بہا یدہ الیمنی ثم اخذ اخری فغسل بہا
یدہ الیسری ثم قبض قبضة من الماء ثم نفض یدہ ثم مسح بہا راسہ واذنیہ ثم قبض قبضة اخری من الماء
فرش علی رجلہ الیمنی وفیہا النعل ثم مسحہا بیدیہ ید فوق القدم وید تحت النعل ثم صنع بالیسری مثل ذلک
**ترجمہ** عطاء بن یسار سے روایت ہے ابن عباس نے کہا کیا میں تمکو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر وضو
کرتے تھے پھر ایک برتن منگوایا جسمیں پانی تہا اور ایک چلو پانی داہنے ہاتھ سے لیکر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا
پھر ایک اور چلو دونوں ہاتھوں میں لیکر منہہ دھویا پھر ایک چلو لیکر داہنا ہاتھ دھویا پھر ایک چلو لیکر بایاں ہاتھ دھویا
پھر ایک مٹھی میں پانی لیکر اسکو ڈالدیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا پھر ایک مٹھی پانی لیکر داہنے پانوں پر چھڑک لیا اور
جوتا پہنے ہوئے تھے پھر ایک ہاتھ پانوں کے اوپر پھیر دیا اور ایک جوتے کے نیچے پھر بائیں پانوں سے بھی ایسا ہی
کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسح کرنا پانوں پر درست ہے شاید یہ اُس حالت میں ہو جب وہ موزے پہنے ہوئے
تھے ایسی ہی تاویل کی ہے بعض علمانے اور حضرت علی کی بھی حدیث اسی قسم کی اوپر گذر چکی **باب** الوضوء مرة مرة
ایک ایکبار وضو کرنے کا بیان **عن** ابن عباس قال الا اخبرکم بوضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتوضأ مرة مرة **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کیا میں تمکو بتاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
کیونکر تہا تو وضو کیا اُنہوں نے ایک ایکبار **باب** فی الفرق بین المضمضة والاستنشاق کلی اور ناک میں
پانی ڈالنے میں جدائی کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پھر نیا پانی لیکر ناک میں پانی ڈالنا حنفیہ کے نزدیک یہی اولی ہے
مگر اکثر علما اسکے مخالف ہیں اُنکے نزدیک ایک ہی چلو لیکر آدہی سے کلی کرے اور آدہا ناک میں ڈالے اور روایات
صحیحہ اسی کے موید ہیں **عن** طلحة عن ابیہ عن جدہ قال دخلت یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو یتوضأ والماء یسیل علی وجہہ ولحیتہ علی صدرہ فرایتہ یفصل بین المضمضة والاستنشاق **ترجمہ**
طلحہ نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ وضو کر رہے تہے اور
پانی آپکی ڈاڑہی اور منہہ سے سینے پر بہ رہا تہا اور آپ جدائی کرتے تھے کلی میں اور ناک میں پانی ڈالنے میں **ف** یہہ حدیث
ضعیف ہے کیونکہ طلحہ کے باپ اور دادا مجہول الحال ہیں **باب** فی الاستنثار ناک جہنکنے کا بیان **عن** ابی ہریرة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم فلیجعل فی انفہ ماء ثم لینتثر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو اپنے ناک میں پانی ڈالکر ناک جہنکے
**عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استنثروا مرتین بالغتین او ثلاثا **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک جہنکو دو بار اچہی طرح سے یا تین بار **عن**

لقيط بن صبرة قال كنت وافد بني المنتفق او في وفد بني المنتفق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نصادفه في منزله وصادفنا عائشة ام المؤمنين قال فامرت لنا
بخزيرة فصنعت لنا قال واتينا بقناع ولم يقل قتيبة القناع والقناع الطبق فيه تمر ثم جاء رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال هل اصبتم شيئا او امر لكم بشيء قال فقلنا نعم يا رسول الله قال فبينا نحن
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا اذ دفع الراعي غنمه الى المراح ومعه سخلة تيعر فقال ما ولدت
يا فلان قال بهمة قال فاذبح لنا مكانها شاة ثم قال لا تحسبن ولم يقل لا تحسبن انا من اجلك ذبحناها
لنا غنم مائة لا نريد ان تزيد فاذا ولد الراعي بهمة ذبحنا مكانها شاة قال قلت يا رسول الله ان لي امرأة وان
في لسانها شيئا يعني البذاء قال فطلقها اذا قال قلت يا رسول الله ان لها صحبة ولي منها ولد قال فمرها
يقول عظها فان يك فيها خير فستفعل ولا تضرب ظعينتك كضربك اميتك فقلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء
قال اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما **ترجمہ** لقیط بن صبرہ سے
روایت ہے میں سردار تھا اُن لوگوں کا جو بنی منتفق (ایک قوم ہے) میں سے آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس یا اُن لوگوں میں تھا جب ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دیکھا تو آپ اپنی جگہہ میں نہیں ہیں مگر ام
المومنین عائشہ رض ہیں اُنہوں نے حکم کیا ہمارے لئے خزیرہ تیار کرنیکا **ف** خزیرہ اسکو کہتے ہیں گوشت کے چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کرکے چڑھادیں بہت سا پانی ڈالکر جب وہ پک جاوے تو اوپر سے آٹا ڈالیں اگر نرا آٹا ہو گوشت نہ ہو تو
اسکو عصیدہ کہتے ہیں بعضوں نے کہا خزیرہ ایک قسم کا حریرہ ہے بعضوں نے کہا اگر آٹا اور گھی کا بناویں تو حریرہ ہے
اگر بھوسی کا بناویں تو خزیرہ ہے **ت** وہ تیار کیا گیا اور ہمارے سامنے ایک طبق کھجور کا لایا گیا بعد اسکے رسول اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم نے کچھ کھایا یا یہہ فرمایا تمہارے کھانے کے واسطے کچھ تیار کیا گیا ہمنے کہا ہاں
یارسول اللہ لقیط نے کہا ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یکا یک چرواہا بکریاں مراح کیطرف لیکر
چلا (مراح اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں بکریاں رات کو رہتی ہیں) اور اُسکے پاس ایک بچہ تھا جو چلا رہا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا پیدا ہوا ہے وہ بولا بچی پیدا ہوئی (آپ نے یہہ پوچھا کہ نر پیدا ہوا یا مادہ پیدا ہوئی اُس نے
جواب دیا مادیان ہوئی) آپنے فرمایا تو اُسکے بدلے ایک بکری ہمارے لئے ذبح کر پھر فرمایا لا تَحْسِبَنَّ بدلا تَحْسَبَنَّ **ف**
مطلب یہہ ہے کہ راوی نے اس حدیث کو لفظاً لفظاً نقل کیا ہے بدون کسی قسم کے تصرف کے یہانتک کہ اعراب میں
بھی فرق نہیں کیا **ت** یعنی تو یہہ نہ سمجھ کہ ہم اس بکری کو تیرے لئے ذبح کرتے ہیں بلکہ ہماری پاس سو بکریاں
ہیں ہم بڑھانا نہیں چاہتے تو جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے ہم اُسکے عوض میں ایک بکری کاٹ ڈالتے ہیں لقیط نے
کہا یا رسول اللہ میرے ایک بی بی ہے جسکی زبان دراز ہے آپ نے فرمایا اُسکو طلاق دیدے لقیط نے کہا ایک مدت تک

میرا اسکا ساتھہ رہا اور میری اولاد بہی ہے اُس سے آپ نے فرمایا اسکو نصیحت کر اور سمجھا اگر اسمین بھلائی ہے تو سمجھہ جاویگی اور مت مار اپنی جورو کو جیسے تو اپنی لونڈی کو مارتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ضرب خفیف زوجہ کو درست ہی اگر کہنے اور سمجہانے سے نہ سمجہے **ت** مینے کہا یا رسول اللہ خبر کیجئے مجہہ کو وضو سے آپ نے فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر انگلیونمین (تاکہ انگلیون کے اندر سوکہا نہ رہ جاوے) اور خوب پہنچا پانی ناک مین مگر جبکہ تو روزہ دار ہو (اُسوقت ناک مین آہستہ پانی ڈال تا دماغ مین نہ پہونچے) - دوسری روایت مین یہہ ہے کہ لقیط بن صبرہ سردار تہے بنی المنتفق کے وہ آئے حضرت عایشہ پاس آخر حدیث تک تہوڑی دیر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آگے کو جہکتے ہوئے **ف** یعنی جلد جلد چلتے ہوئے آئے بعضون نے یہہ کہا ہے کہ چلنے مین داہنے بائین جہکتے جاتے تہے مگر یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ یہہ مغرورون کی چال ہے **ت** اس روایت مین خزیرہ کی جگہہ عصیدہ ہے **ف** یعنی عصیدہ تیار کرنیکا حکم دیا عصیدہ کے معنی اوپر گزر چکے **ت** تیسری روایت مین ابن جریج سے یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو وضو کرے تو کلی کر **باب** تخليل اللحية ڈاڑہی کے خلال کا بیان **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا توضأ اخذ كفا من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته وقال هكذا امرني ربي **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو ایک چلو پانی لیکر اُسکو ٹہوڑی کے نیچے لیجاتے اور خلال کرتے ڈاڑہی کا اور فرماتے ایسا ہی حکم کیا مجہکو میرے پروردگار نے **باب** المسح على العمامة عمامہ پر مسح کرنیکا بیان **ف** اکثر علماء کے نزدیک مسح عمامہ پر درست نہین جبتک سر پر مسح نہ کرے مگر امام احمد اور اصحاب حدیث کے نزدیک درست ہے **عن** ثوبان قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فاصابهم البرد فلما قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم امرهم ان يمسحوا على العصائب والتساخين **ترجمه** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا سا لشکر بہیجا انکو سردی ہوگئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ نے اُنکو حکم کیا مسح کرنیکا عماموں اور موزون پر **عن** انس بن مالك قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يده من تحت العمامة فمسح مقدم راسه فلم ينقض العمامة **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکہا وضو کرتے ہوئے اور آپ کے سر مبارک پہ عمامہ قطریہ کا تہا (قطر ایک بستی ہے وہان کا بنا ہوا) تو آپنے اپنا ہاتہہ عمامہ کے نیچے لیجا کر سر کے سامنے کیجانب مسح کیا اور عمامہ کو نہ توڑا **باب فی** غسل الرجل پاؤن دہونیکا بیان **عن** المستورد بن شداد قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره **ترجمه** مستورد ابن شداد سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب وضو کرتے تہے تو اپنی پاؤن کی انگلیون کو ملتے تہے

چھنگلیا سے **ف** امام احمد کی روایت مین ہی خلال کرتے تھے **باب** المسح علی الخفین **ف** موزون پر مسح کرنیکا بیان۔ اہلسنت نے اسکے جواز پر اتفاق کیا ہے اور ابن عبد البر نے کہا کہ مین نے کسی سے اسکا انکار نہین دیکھا مگر امام مالک سے ایک روایت مین انکار منقول ہے پر وہ روایت صحیح نہین ہے اور احادیث مسح علی الخفین کی متواتر ہین کرخی نے کہا جو اسکے جواز کا قایل نہ ہو اُسپر کفر کا خوف ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس مسح کی کوئی مدت مقرر نہین ہے جبتک موزی نہ اتارے مسح کرتا چلا جاوے اور جمہور علماء کے نزدیک مسافر کیواسطے تین دن رات اور مقیم کے واسطے ایک دن رات تک درست ہی پھر اتارکر پاؤن دہونا چاہیے **عن** المغیرة بن شعبة یقول عدل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا معه فی غزوة تبوك قبل الفجر فعدلت معه فاناخ النبی صلی الله علیه وسلم فتبرز ثم جاء فسکبت علی یده من الاداوة فغسل کفیه ثم غسل وجهه ثم حسر عن ذراعیه فضاق کما جبته فادخل یدیه فاخرجهما من تحت الجبة فغسلهما الی المرفق ومسح براسه ثم توضا علی خفیه ثم رکب فاقبلنا نسیر حتی نجد الناس فی الصلوٰة قد قدموا عبد الرحمن بن عوف فصلی بهم حین کان وقت الصلوٰة ووجدنا عبد الرحمن وقد رکع بهم رکعة من صلوٰة الفجر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فصف مع المسلمین فصلی وراء عبد الرحمن بن عوف الرکعة الثانیة ثم سلم عبد الرحمن فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی صلوته ففزع المسلمون فاکثروا التسبیح لانهم سبقوا النبی صلی الله علیه وسلم بالصلوٰة فلما سلم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهم قد اصبتم او قد احسنتم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چھوڑکر ایک طرف کو چلے غزوہ تبوک مین قبل فجر کے مین بھی آپ کے ساتھ چلا آپنے اونٹ بٹھایا اور پاخانہ پھرا پھر آئے تو مین نے چھاگل سے پانی ڈالا آپکے ہاتھ پر آپنے دونون پہونچون کو دہویا پھر منہ کو دہویا پھر آپ نے دونون ہاتھ آستین سے نکالنا چاہے مگر آستینین تنگ تہین اسواسطے آپ نے جبے کے نیچے سے ہاتھ نکال لئے اور دونون ہاتھون کو دہویا کہنیون تک اور مسح کیا سر پر اور مسح کیا موزون پر پھر سوار ہوئے اور ہم چلے جب ہم آئے تو ہم نے لوگون کو نماز پڑہتے ہوئے پایا اور اُنہون نے امام بنایا تہا عبد الرحمن بن عوف کو اور عبد الرحمن نے نماز شروع کردی تہی معمولی وقت پر (یعنی جسوقت آپ نماز فجر کی پڑھا کرتے تہے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کردی) اور ایک رکعت پڑہ چکے تہے فجر کی دو رکعتون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانون کے ساتھ صف مین شریک ہوئے اور ایک رکعت عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے پڑہی پھر عبد الرحمن نے سلام پھیرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت جو باقی رہ گئی تہی پڑہنے کو کھڑے ہوئے مسلمان گھبرا گئے اسوجہ سے کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نماز پڑہ لی تو اُنہون نے تسبیح کہنی شروع کی **ف** اس خیال سے کہ شاید ہماری نماز نہ ہوئی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کردین ہم پھر آپ کے پیچھے پڑہ لیوین **ت**

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا تم نے ٹھیک کیا یا تم نے اچھا کیا ف اس حدیث
سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے ایک یہہ کہ جب نماز کا وقت ہو جاوے تو امام کا انتظار لازم نہین ہے
دوسری افضل کی اقتدا اکمتر کے پیچھے درست ہے تیسری پیغمبر کی اقتدا اپنے امتی کے پیچھے درست ہے بزار نے
ابوبکر صدیق سے مرفوعاً روایت کیا کہ کوئی نبی نہین مرا جبتک اُسکا امام ایک اُمتی اسکا نہ ہو گیا چوتھی مسبوق جب
اُٹھے کہ امام سلام پھیر چکے علی ہذا سوا اس مقام کے اور ایک امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور کہین ثابت نہین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے پیچھے نماز پڑھی ہو عن المغیرة بن شعبة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم توضأ ومسح ناصیته وذکر فوق العمامة وفی روایة اخری ان النبی صلی الله علیه وسلم کان
یمسح علی الخفین وعلی ناصیته وعلی عمامته ترجمہ مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا پیشانی پر اور اوپر عمامے کے دوسری روایت مین ہے کہ مسح کرتے تھے آپ موزون پر
اور پیشانی پر اور عمامے پر عن المغیرة بن شعبة قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رکبة ومعی
اداوة فخرج لحاجته ثم اقبل فتلقیته بالاداوة فافرغت علیه فغسل کفیه ووجهه ثم اراد ان یخرج ذراعیه
وعلیه جبة من صوف من جباب الروم ضیقة الکمین فضاقت فادرعهما ادراعا ثم اهویت الی الخفین لا
نزعهما فقال لی دع الخفین فانی ادخلت القدمین الخفین وهما طاهرتان فمسح علیهما ترجمہ مغیرہ بن شعبہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم تھے چند سوارون مین میرے ساتھ ایک چھاگل تھی
آپ حاجت کو جا کر آئے مین چھاگل لیکر پہونچا اور پانی ڈالا آپ نے دونون پہنچون کو اور منہہ کو دہویا پھر بانہین نکالنا چاہین
اور آپ ایک اونی جبہ روم کے جبون مین سے پہنے ہوئے تھے جسکی آستینین تنگ تہین تو ہاتہہ آپکے انمین سے نہ نکل سکے
آپنے نیچے نکال لئے پھر مین جہکا موزے آپکے پانون سے اتارنے کو آپنے فرمایا چھوڑ دے موزون کو
مینے انکو طہارت پر پہنا ہے ف موزون پر مسح اُسوقت درست ہے جب پورا وضو کرکے باوضو انکو پہنے ت پھر
آپ نے موزون پر مسح کیا عن المغیرة بن شعبة قال تخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر هذه القصة
قال فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بهم الصبح فلما رای النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یتاخر
فاومی الیه ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی الله علیه وسلم خلفه رکعة فلما سلم قام النبی صلی الله
علیه وسلم فصلی الرکعة التی سبق بها ولم یزد علیها شیئا قال ابو داود ابو سعید الخدری وابن الزبیر وابن عمر
یقولون من ادرك الفرد من الصلوة علیه سجدتا السهو ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایکبار پیچھے رہ گئے جماعت سے پھر بیان کیا یہہ سب قصہ بعد اسکے کہا جب ہم آئے تو دیکھا عبد الرحمن بن عوف
لوگون کی امامت کر رہے ہین فجر کی نماز مین جب انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے اشارہ

گیا پہلے یا نہیں مغیرہ نے کہا پہر مین نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے ایک رکعت
پڑھی جب عبدالرحمن نے سلام پہیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کی جو عبدالرحمن پہلے پڑھ چکے تہے
اور کچھہ زیادہ نہیں کیا۔ ابوداؤد نے کہا جو شخص امام کے ساتھہ طاق رکعتین پاوے (مثلاً ایک رکعت یا تین رکعتیں)
تو ابوسعید خدری اور ابن الزبیر اور ابن عمر کہتے تہے وہ دو سجدے کرے سہو کے) مگر اکثر علما کے نزدیک سجدۂ سہو
اس صورت مین لازم نہین آتا عن عبدالرحمن بن عوف یسال بلالا عن وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان
یخرج یقضی حاجته فآتیه بالماء فیتوضأ ویمسح علی عمامته وموقیه ترجمہ عبدالرحمن ابن عوف پوچہتے
تہے بلال رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا حال بلال نے کہا پہلے نکلتے تہے حاجت کو جب حاجت سے
پہر آتے پہر مین پانی لاتا آپ وضو کرتے اور مسح کرتے اپنے عمامے اور موزون پر عن ابی زرعة بن عمرو بن جریران
جریرا بال ثم توضأ فمسح علی الخفین وقال ما یمنعنی ان امسح وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح
قالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدة قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدة ترجمہ ابوزرعہ بن عمرو سے
روایت ہو کہ جریر بن عبداللہ بجلی نے پیشاب کیا پہر وضو کیا تو مسح کیا موزون پر اور کہا کیا وجہہ ہے جو مین مسح نہ کرون
مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکہا لوگون نے کہا یہہ فعل آپکا قبل سورہ مایدہ کے اترنے کے ہوگا
ف کیونکہ سورہ مایدہ آخر مین اتری ہے اور اسمین پانون دہونیکا حکم ہے ت جریر نے کہا مین تو اسلام لایا
بعد اترنے سورہ مایدہ کے ف تو یہہ فعل آپ کا لامحالہ بعد سورہ مایدہ کے نزول کے ہوا۔ اِس سے معلوم ہوا
کہ سورہ مایدہ مین جو آیت پانون دہونیکی ہے وہ خاص اُس صورت سے ہے جب پانون مین موزے نہ ہون اگر موزے
ہونگے تو موزون پر مسح درست ہو بدلیل احادیث صحیح متواترہ کے۔ ابوزرعہ عمرو کے بیٹے ہین اور عمرو جریر بن
عبداللہ بجلی کے بیٹے ہین نام ابوزرعہ کا ہرم ہے یا عمرو یا عبداللہ یا عبدالرحمن یا جریر ثقہ ہین تابعین مین سے ہین اور انکے
دادا جریر بن عبداللہ بجلی صحابی مشہور ہین سنہ مین انکا انتقال ہوا یا بعد اسکے عن بریدة بن الحصیب الاسلمی
ان النجاشی اهدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسهما ثم توضأ ومسح علیهما
ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہو کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) نے ہدیہ بہیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے
سادے سیاہ آپ نے انکو پہنا پہر وضو کیا اور مسح کیا اُن موزون پر۔ کہا ابوداؤد نے اِس حدیث کو صرف بصرہ والون
نے نقل کیا ہے عن المغیرة بن شعبة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الخفین فقلت یا رسول اللہ
انسیت قال بل انت نسیت بهذا امرنی ربی ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مسح کیا موزون پر مین نے کہا یا رسول اللہ آپ بہول گئے آپ نے فرمایا تو بہول گیا مجہکو تو ایسا ہی حکم کیا میرے
مالک نے باب التوقیت فی المسح مسح کی مدت کا بیان عن خزیمة بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال المسح على الخفين للمسافر ثلثة ايام وللمقيم يوم وليلة قال ابو داؤد رواه منصور بن معتمر عن ابراهيم التيمي باسناده قال فيه ولو استزدناه لزادنا ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کے مسح کی مدت مسافر کو تین دن کی دی اور مقیم کو ایک دن کی دوسری روایت مین یون ہے کہ اگر ہم آپ سے زیادہ مدت مانگتے تو آپ زیادہ دیتے عن ابي بن عمارة قال يحيى بن ايوب وكان قد صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم القبلتين انه قال يا رسول الله امسح على الخفين قال نعم قال يوما قال يوما قال ويومين قال ويومين قال وثلاثة قال نعم وما شئت ترجمہ ابی بن عمارہ سے روایت ہے یحیی ابن ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اور انہوں نے دونوں قبلوں کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھی تھی) یا رسول اللہ مین مسح کرون موزون پر آپ نے فرمایا ہان پھر یحیی نے کہا ایکدن تک آپنے کہا ایکدن تک پھر یحیی نے کہا دو دن تک آپنے کہا دو دن تک پھر یحیی نے کہا تین دن تک آپنے کہا ہان تین دن تک اور جہانتک تو چاہے کہا ابوداؤد نے دوسری روایت مین یہہ ہے کہ یحیی نے سات روز تک کہا اور آپ ہان فرمائے گئے اور یہی کہے گئے جہانتک تو چاہے لیکن اسحدیث کی اسناد مین اختلاف ہے اور یہہ روایت قوی نہین ف بلکہ صحیح وہی ہے جو مسلم نے شریح بن ہانی سے روایت کیا کہ مینے حضرت علی رضہ سے پوچھا موزون پر مسح کرنیکو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین راتین مسافر کیواسطے مقرر کین اور ایک دن رات مقیم کے لئے اور روایت کیا اثرم نے سنن مین اور ابن خزیمہ اور دارقطنی نے ابوبکرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی مسافر کے لئے مسح کرنیکی تین دن تین رات تک اور مقیم کو ایک دن ایک رات تک جب وضو کرکے موزے پہنے ہون خطابی نے کہا اسکی اسناد صحیح ہے۔ ترمذی اور نسائی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا کہ جب ہم مسافر ہوتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے موزے نہ اتارینکا تین دن تین رات تک مگر جنابت سے لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونیسے موزے نکالنے کا حکم نہ کرتے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے باب المسح على الجوربين جراب پر مسح کرنیکا بیان ف قاموس مین ہے جورب کہتے ہین پاؤن کے لفافہ کو جسکو ہندی مین جراب کہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ پاؤن سردی سے بچے عن المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الجوربين والنعلين ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا جرابون پر اور جوتون پر ف مثلاً جوتا جراب کے اوپر ہوگا تو مسح کیا ان دونون پر یا مراد یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ مسح کیا کبھی جرابون پر مسح کیا کبھی جوتون پر۔ کہا ابوداؤد نے عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث کو بیان نہین کرتے تھے (اس لئے کہ یہہ منکر ہے) مشہور مغیرہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا

نے مسح کیا موزون کے ظاہر پر چوتھی روایت مین یون ہے مین تلوون کا مسح پاؤن کے اوپر کے مسح سے
بہتر جانتا ہون یہانتک کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے اوپر مسح کرتے دیکھا وکیع نے کہا یعنی موزون کے
اوپر پانچوین روایت مین عبد خیر سے یون ہے مینے حضرت علی کو دیکھا اُنہون نے وضو کیا تو دونو پاؤن کے اوپر
کی جانب دہوئے اور کہا اگر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا آخر حدیث تک **عن**
المغیرة بن شعبة قال وضات النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوک فمسح اعلی الخفین واسفلہما **ترجمہ**
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مینے وضو کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین تو آپ نے مسح کیا موزون
کے اوپر اور نیچے کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ثور نے اس حدیث کو رجاء بن حیوة سے نہین سنا
**ف** ترمذی نے کہا یہہ حدیث معلول ہے اور کہا پوچہا مینے ابا زرعہ اور محمد ابن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کا
حال اُن دونون نے کہا یہہ حدیث صحیح نہین ہے **باب** فی الانتضاح شرمگاہ پر پانی چہڑک لینے کا بیان
**ف** وضو کے بعد تہوڑا سا پانی پاجامہ کے میانی پر چہڑک لیوے تاکہ قطرے کا وسواس جاتا رہے یہہ وسوسہ
دور کرنیکی عمدہ تدبیر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو سکہلائی **عن** سفیان بن الحکم الثقفی
او الحکم بن سفیان الثقفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال یتوضأ وینتضح **ترجمہ** سفیان
بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے وضو کرکے پانی چہڑک لیتے
اپنی شرمگاہ پر کہا ابو داؤد نے بعضون نے حکم بن سفیان کہا ہے بعضون نے سفیان بن حکم
کہا ہے **ف** ابن حبان نے کہا اُسکے دونون نام ہین اور راوی چوک گئے ہین اُسکے نام مین اور اسکے باپ کے
نام مین منذری نے کہا اختلاف ہے کہ اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا نہین ابن عبد البر نے کہا اس
سے ایک ہی حدیث مروی ہے وہ بہی مضطرب الاسناد ہے خطابی نے کہا مراد یہان پانی چہڑکنے سے یہہ ہے کہ پانی
سے استنجا کرنا کیونکہ صحابہ اکثر ڈہیلون پر اکتفا کرتے تہے بعضون نے کہا مراد یہہ ہے کہ بعد استنجا کے تہوڑا سا پانی
شرمگاہ پر چہڑک لینا وسوسہ دور کرنیکے لئے نووی نے کہا جمہور علماء نے یہی مراد لیا ہے **عن** مجاہد عن رجل
من ثقیف عن ابیہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بال ثم نضح فرجہ **ترجمہ** مجاہد نے روایت
کیا ایک شخص ثقفی سے (وہ حکم بن سفیان ہے) اُس نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتا تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب کیا پہر پانی چہڑکا اپنی شرمگاہ پر **عن** الحکم او ابن الحکم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بال ثم توضا ونضح فرجہ **ترجمہ** حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پہر وضو کیا اور پانی چہڑکا شرمگاہ پر **ف** احمد اور دارقطنی نے روایت
کیا زید بن حارثہ سے کہ اوائل زمانہ وحی مین جبرئیل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور وضو سکہایا اور نماز سکہائی

تو جب وضو سے فارغ ہوئے ایک چلو پانی لیکر شرمگاہ پر چھڑک لیا **باب** ما یقول الرجل اذا توضأ وضوء کے بعد کیا دعا پڑھے عن عقبة بن عامر قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم خدام انفسنا نتناوب الرعایة رعایة ابلنا فکانت علی رعایة الابل فروحتها بالعشی فادرکت رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب الناس فسمعته یقول ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقوم فیرکع رکعتین یقبل علیهما بقلبه ووجهه الا فقد اوجب فقلت بخ بخ ما اجود هذه فقال رجل من بین یدی التی قبلها یا عقبة اجود منها فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب فقلت ما هی یا ابا حفص قال انه قال آنفا قبل ان تجیئ ما منکم من احد یتوضأ فیحسن الوضوء ثم یقول حین یفرغ من وضوءه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانیة یدخل من ایها شاء **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنا کام آپ کرتے تھے باری باری اونٹ چراتے تھے یعنی اپنے اونٹوں کو ایکدن میری باری تھی میں انکو لیکر چلا تیسرے پہر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں میں نے سنا آپ فرماتے تھے کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح (تمام آداب و سنن سے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھے دل لگا کر نگاہ نیچے کیے ہوئے **ف** یعنی دل کو بھی متوجہ رکھے اور مونہہ کو بھی ادھر اُدھر نہ پھیرے نیچے دیکھتا رہے غرض یہہ ہے کہ قلب سے بھی خشوع و خضوع ہو اور اعضا سے بھی **ف** مگر جنت اُسکے واسطے واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا واہ واہ کیا اچھا نسخہ ہے ایک شخص میرے سامنے تھا وہ بولا اے عقبہ اس سے پہلے جو آپ نے بیان کیا وہ اس سے بھی بڑھ کے تھا میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے میں نے پوچھا وہ کیا ہے اے ابا حفص (کنیت ہے حضرت عمرؓ کی) اُنہوں نے کہا ابھی تیرے آنے سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اچھی طرح پھر وضو سے فارغ ہو کر کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله **ف** اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین تو منذ ری **ف** مگر قیامت کے روز اسکے واسطے آٹھوں دروازے جنت کے کھلے ہوں گے جس دروازے سے چاہے جاوے **ف** نسائی اور حاکم کی روایت میں اتنا اور ہے سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک پوری دعا کے معنے یہہ ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سچا سوائے اللہ جل جلالہ کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں (نہ ذات میں نہ صفات میں نہ اوسکا سا کسی کو علم ہے نہ اُسکی سی کسیکو قدرت ہے نہ اُسکی طرح کوئی سنتا ہے نہ اُسکی طرح کوئی دیکھتا ہے) اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بندے ہیں اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں۔ اے خدا تو مجھ کو توبہ کرنیوالوں میں سے اور پاک ہونیوالوں میں سے کر تو خود پاک ہے ہر عیب سے اے میرے مالک شکر ہے تیرا میں گواہی دیتا ہوں اس بات

کی سوا تیرے کوئی سچا معبود نہین ہے اور تجہ سے معافی چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تجہہ سی - دوسری روایت مین ابو داؤد کے اونٹون کے چرانیکا ذکر نہین ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ اچہی طرح وضو کرے پہر اپنی آنکہہ آسمان کیطرف اُٹہاوے اور یہ کہے اشہدان لاالہ الا اللہ آخر تک **ف** آنکہہ آسمان کیطرف اُٹہاوے کیونکہ ہمارا مالک اور مولا اللہ جل جلالہ آسمانون کے اوپر عرش پر ہے اُسکی طرف توجہہ ہوجاوے **باب** الرجل یصلی الصلوٰت بوضوء واحد کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہنے کا بیان **عن** ابی اسد محمد بن عمرو قال سالت انس بن مالک عن الوضوء فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ لکل صلوٰۃ وکنا نصلی الصلوات بوضوء واحد **ترجمہ** محمد بن عمرو نے پوچہا انس بن مالک رضہ سے وضو کا حال اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تہے اور ہم لوگ کئی نمازون کو ایک وضو سے پڑہا کرتے تہے **عن** بریدۃ بن الحصیب الاسلمی قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد ومسح علی خفیہ فقال له عمر انی رایتک صنعت شیئا لم تکن تصنعه قال عمدا صنعته **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز پانچ نمازون کو ایک وضو سے پڑہا اور مسح کیا موزون پر حضرت عمر رضہ نے آپ سے کہا میں نے آج آپکو وہ کام کرتے دیکہا جو کبہی آپ نہین کرتے تہے (یعنی ایک وضو سے کئی نماز پڑہنا حالانکہ ہمیشہ آپ ہر ایک نماز کے لئے وضو کرتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے جان بوجہہ کر یہہ کام کیا ہی (تاکہ میری اُمت پر آسانی ہو) **باب** تفریق الوضوء وضو مین کہین خشک رہ جانیکا بیان **عن** انس ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد توضأ وترک علی قدمه مثل موضع الظفر فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارجع فاحسن وضوءک **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وضو کرکے اور ایک ناخون برابر اُس نے سوکہا چہوڑ دیا تہا اپنے پاؤن مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹ جا اچہی طرح وضو کر **کہا** ابو داؤد نے یہہ حدیث معروف نہین ہی صرف ابن وہب نے اسکو روایت کیا اور حضرت عمر رضہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے اُسمین یہہ ہے لوٹ جا اچہی طرح وضو کر **عن** بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یصلی وفی ظہر قدمه لمعة قدر الدرہم لم یصبہا الماء فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید الوضوء والصلوٰۃ **ترجمہ** بعض صحابہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا نماز پڑہتے ہوئے اور اُسکے پاؤن مین ایک درہم برابر سوکہا رہ گیا تہا آپنے اُسکو حکم کیا وضو اور نماز لوٹانے کا **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہی **باب** اذا شک فی الحدث جب وضو ٹوٹنے مین شک ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ بن زید بن عاصم انما ذی شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یجد الشیء فی الصلوٰۃ حتی یخیل الیه

فقال لا ینفتل حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ترجمہ عبد اللہ بن زید نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آدمی کو کبھی نماز میں ایسا شبہ ہوتا ہے گویا وضو اسکا ٹوٹ گیا ہے آپ نے فرمایا نماز نہ توڑے جب
تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم
فی الصلوۃ فوجد حرکۃ فی دبرہ احدث اولم یحدث فاشکل علیہ فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسیکو نماز میں
سرین کے اندر کچھ حرکت معلوم ہو پھر یقین نہ ہو کہ وضو ٹوٹا یا نہ ٹوٹا تو وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ سونگھے

**باب الوضوء من القبلۃ** عورت کو بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا عن عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قبلھا ولم یتوضا ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پیار کیا
پھر وضو نہیں کیا۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث منقطع ہے ابراہیم تیمی نے حضرت عایشہ سے نہیں سنا عن
عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل امراۃ من نسائہ ثم خرج الی الصلوۃ ولم یتوضا قال عروۃ
فقلت لہا من ھی الا انت فضحکت ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی کسی بی بی کو بوسہ دیا پھر نماز کو نکلے اور وضو نہیں کیا عروہ نے کہا میں نے حضرت عایشہ سے کہا وہ بی بی
کون ہوگی سوا تمہارے تو وہ ہنسنے لگیں۔ کہا ابو داؤد نے یحیی بن سعید القطان نے ایک شخص سے
کہا تو مجھ سے نقل کر یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں ایک تو یہہ حدیث اعمش کی حبیب سے بوسہ کے باب میں دوسری
مستحاضہ کے باب میں ثوری نے کہا حبیب نے ہم سے صرف عروہ مزنی سے حدیث بیان کی یعنی عروہ بن
زبیر سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ کہا ابو داؤد نے لیکن حمزہ زیات نے حبیب سے انہوں نے عروہ بن الزبیر سے
انہوں نے عایشہ سے ایک حدیث صحیح نقل کی ہے

**باب الوضوء من مس الذکر** ذکر کے چھونے سے
وضو ٹوٹ جانیکا بیان عن عروۃ بن الزبیر یقول دخلت علی مروان بن الحکم فذکرنا ما یکون منہ الوضوء
فقال مروان ومن مس الذکر فقال عروۃ ما علمت ذلک فقال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مس ذکرہ فلیتوضا ترجمہ عروہ بن الزبیر سے
روایت ہے میں مروان بن الحکم (جو حاکم تھا مدینہ کا پھر آخر میں خلیفہ ہو گیا بنی امیہ میں سے تھا) پاس گیا اور ہم نے
بیان کیا ان چیزوں کو جن سے وضو ٹوٹتا ہے مروان نے کہا مس ذکر سے بھی عروہ نے کہا یہہ مجھکو معلوم نہیں
مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے خبر دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
آپ جو مس کرے اپنے ذکر کو وہ وضو کرے ف یہی قول ہے احمد اور شافعی اور مالک کا اور حنفیہ کے نزدیک
یہہ حکم استحبابا ہے نہ وجوبا اور وضو نہ کرنا رخصت ہے

**باب الرخصۃ فی ذلک** ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان

عن طلق بن علی قال قدمنا علی نبی الله صلی الله علیه وسلم فجاء رجل كانه بدوی فقال یا نبی الله
ما ترى في مس الرجل ذكره بعد ما يتوضأ فقال هل هو الا مضغة منه او قال بضعة منه ترجمہ
طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے مین ایک شخص آیا گویا بدّو تھا اور پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ای نبی اللہ کے کیا کہتے ہو تم جب کوئی شخص چھوے اپنے ذکر کو بعد وضو کے
آپنے فرمایا نہین ہے ذکر مگر ایک ٹکڑا یا ٹکڑہ اُسکے بدن کا ف یعنی جیسے اور بدن چھونیسے وضو نہین جاتا ویسے
ہی ذکر کے بہی چھونیسے وضو نہین جاتا۔ محدثین نے اختلاف کیا ہے اس مقام پر بعضون نے بسرہ کی حدیث
کو ترجیح دی ہے بعضون نے طلق کے حدیث کو (وللناس فيما يعشقون مذاهب) ہر ایک آدمی کا جدا جدا مسلک
اور طریقہ ہے عامل بالحدیث کو گنجایش ہے وسعت و راحت کیوقت بسرہ کی حدیث پر عمل کرے وقت اور
ضرورت کیوقت طلق کی حدیث پر چلے۔ صحابہ بہی مختلف رہی اس مسئلے مین بعض قایل تھے اس امر کے کہ مس ذکر
سے وضو لازم ہے جیسے جابر اور ابو ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور ابن عباس وغیرہم بعض
کہتے تہے وضو لازم نہین آتا جیسے حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ اور عمار اور حذیفہ وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین

باب الوضوء من لحوم الابل اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو لازم ہونیکا بیان عن البراء بن عازب
قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الوضوء من لحوم الابل فقال توضأوا منها وسئل عن لحوم الغنم
فقال لا توضأوا منها وسئل عن الصلوة في مبارك الابل فقال لا تصلوا في مبارك الابل فانها من الشياطين
وسئل عن الصلوة في مرابض الغنم فقال صلوا فيها فانها بركة ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا اونٹ کے گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپ نے فرمایا وضو کرو اُس سے
اور سوال ہوا بکری کے گوشت کہاکر وضو کرنیسے آپنے فرمایا نہ وضو کرو اُس سے اور سوال ہوا اونٹون کے
بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپنے فرمایا نہ نماز پڑہو اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین وہ شیطانون کی جگہہ ہے
ف یعنی اونٹ شریر ہوتے ہین ایسا نہ ہو یہہ نماز پڑہتا ہو وہ اُٹھین حرکت کرین یہہ دب جاوے یا مار کہا دے
اور سوال ہوا بکریون کے رہنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے سے آپ نے فرمایا نماز پڑہو وہان وہ برکت کی جگہہ ہے

باب الوضوء من مس اللحم النیٔ وغسله کچے گوشت چھونیسے یا کچے گوشت دہونیسے وضو لازم نہ ہونیکا بیان
عن ابی سعید ان النبی صلی الله علیه وسلم مر بغلام وهو یسلخ شاة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم
تنح حتی اریك فادخل یده بین الجلد واللحم فدحس بها حتی توارت الی الابط ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ
قال ابو داؤد زاد عمرو في حديثه يعني لم يمس ماء ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک لڑکے
پر جو کہال اُتار رہا تہا ایک بکری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہٹ جا مین بتاتا ہون آپ نے اپنا ہاتھ

کہال اور گوشت کے اندر ڈالا اتنا کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ چلے اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا عمرو کی روایت مین
اتنا زیادہ ہے یعنی پانی سے نہ دہویا **باب** ترک الوضوء من مس المیتة مُردے کو چھوکر وضو نہ کرنیکا بیان
**عن** جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیة والناس کنفتیه فمر بجدی
اسک میت فتناوله فاخذ باذنیه ثم قال ایکم یحب ان هذا له وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین گئے آرہے تھے عالیہ کے دیہات سے **ف** عالیہ وہ گانو
ہین جو مدینہ کے اطراف مین ہین بلندی کیطرف **ف** اور دونون طرف لوگ آپ کے ساتھہ تھے راہ مین
ایک بکری کا بچہ دونون کان پیوستہ ملا آپنے اسکے کان پکڑ کر اُسکو اٹھایا اور فرمایا کون شخص تم مین سے اسکو لینا چاہتا
ہے اور بیان کیا آخر حدیث تک **ف** صحیح مسلم مین پوری حدیث یون ہے حضرت نے فرمایا تم مین سے کون
چاہتا ہے کہ یہہ بکری کا بچہ مردہ چھوٹے کان والا اُسکو ایک درم کے بدلے مین ملے صحابہ نے کہا ہم نہین چاہتے
کہ یہہ ہمکو کسی چیز کے بدلے مین ملے اور ہم کیا کرین گے اسکو حضرت نے فرمایا کیا چاہتے ہو کہ یہہ تمکو ملے
اصحاب نے کہا خدا کی قسم اگر زندہ ہوتا تو اسمین عیب تھا کہ اسکے کان نہایت چھوٹے ہین یا ملے ہوے
ہین یا مفقود ہین یا کٹے ہوئے ہین تو بھلا اب کیا حال ہوگا جب وہ مُردہ ہے اسمین
جان نہین حضرت نے فرمایا خدا کی قسم مقرر دنیا خدا کے نزدیک اِس سے زیادہ تر
ذلیل اور خوار ہے یعنی اگر تم مُردار سے پرہیز کرتے ہو تو دُنیا سے
زیادہ تر کنارہ کرو اسواسطے کہ دُنیا خدا کے نزدیک مُردار سے
بھی زیادہ تر ذلیل اور ناپاک ہے ۞ تمام ہوا پارہ
پہلا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے
شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہے پارہ دوسرا اُسکے

فضل اور انعام پر اعتماد کرکے ۞

تم الجزء الاول ویتلوه الجزء الثانی من [illegible] اللطیف رحمه الله

# فہرست ابواب پارۂ اول سنن ابی داؤد وحید الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** فی ترک الوضوء مما مست النار آگ کی پکی ہوئی چیز کہانیسے وضو لازم نہ آنا ف ابتدا اسلام مین یہہ حکم تہا کہ آگ سے جو چیز پکے اُسکے کہانیسے وضو جاتا رہتا تہا بعد اُسکے یہہ حکم منسوخ ہوگیا مگر اونٹ کے گوشت کہانیسے وضو بعض علماء کے نزدیک لازم آتا ہے امام احمد کا مذہب یہی ہے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے دست کا گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی واخذ الشفرۃ فجعل یحزلی بہا منہ قال فجاء بلال فاذنہ بالصلوٰۃ قال فالقی الشفرۃ وقال مالہ تربت یداہ وقام یصلی زاد الانباری وکان شاربی وفی فقصہ لی علی سواک او قال اقصہ لک علی سواک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے مین مہمان گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک رات آپ نے حکم کیا بکری کی ایک ران بہوننے کا وہ بہونی گئی اور آپ چہری لیکر میرے لئے گوشت کاٹ رہے تہے اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا آپنے چہری ڈالدی اور کہا کیا ہوگیا اُسکو خاک آلودہ ہوں ہاتہہ اُسکے اور کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے انباری کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ میری مونچہین بڑہ گئی تہین آپ نے ایک مسواک مونچہون کے تلے رکہہ کر انکو کتر دیا **عن** ابن عباس قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہ ثم قام فصلی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت پہر پونچہہ لیا اپنا ہاتہہ فرش سے جو اُسکے نیچے بچہا ہوا تہا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہنے لگے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دست مین سے کچہہ گوشت کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قربت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خبزا ولحما فاکل ثم دعا بوضوء فتوضأ بہ ثم صلی الظہر ثم دعا بفضل طعامہ فاکل ثم قام الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روٹی اور گوشت پیش کیا آپ نے کہایا بعد اُسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا پہر نماز پڑہی ظہر کی بعد نماز کے جو کہانا تہا اُسکو منگایا اور کہایا پہر کہڑے ہوکر نماز پڑہی اور وضو نہین کیا **عن** جابر قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فعل یہہ تہا کہ آگ کی

پکی ہوئی چیز ون سے وضو نہین کرتے تہے کہا ابوداؤد نے یہہ خلاصہ ہو حدیث اول کا عن عبید
بن ثمامۃ المرادی قال قدم علینا مصر عبداللہ بن الحارث بن جزء من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسمعتہ یحدث فی مسجد مصر قال لقد رایتنی سابع سبعۃ او سادس ستۃ مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی دار رجل فمر بلال فناداہ بالصلاۃ فخرجنا فمررنا برجل وبرمتہ علی النار فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطابت برمتک قال نعم بابی انت وامی فتناول منہا بضعۃ فلم یزل یعلکہا
حتی احرم بالصلاۃ وانا انظر الیہ ترجمہ عبید بن ثمامۃ المرادی سے روایت ہو کہ عبداللہ بن حارث
بن جزء مصر مین ہمارے پاس آئے وہ حدیث بیان کر رہے تہے مسجد مین انہون نے کہا مجہہ سمیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات آدمی تہے یا چہہ ایک گہر مین اتنے مین بلال آئے اور نماز کے واسطے بلایا ہم جب نکلے
راستہ مین ایک شخص پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر چڑہی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا تیری ہانڈی پک گئی وہ بولا ہان میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہون آپ نے اس گوشت مین سے
ایک بوٹی لیا اور اسکو چباتے رہے یہان تک کہ تکبیر کہی نماز کی اور مین دیکہ رہا تہا باب التشدید فی ذلک
آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضو لازم ہونا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الوضوء مما انضجت النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو لازم
ہوتا ہے اس کہانے سے جو آگ سے پکایا جاوے عن ابی سفیان بن سعید بن المغیرۃ انہ دخل علی
ام حبیبۃ فسقتہ قدحا من سویق فدعا بماء فتمضمض فقالت یا ابن اختی الا توضأ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال توضؤا مما غیرت النار او قال مما مست النار ترجمہ ابی سفیان بن سعید بن مغیرہ سے روایت ہے
وہ ام المومنین ام حبیبہ پاس گئے انہون نے ایک پیالہ ستو کا ان کو پلایا پہر ابو سفیان نے پانی منگا کر کلی
کی ام حبیبہ نے کہا وضو کیون نہین کرتا اے بہانجے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرو ان
کہانون سے جو آگ سے پکے ہون باب فی الوضوء من اللبن دودہ پی کر کلی کرنیکا بیان عن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فدعا بماء فتمضمض ثم قال ان لہ دسما ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا اسمین چکنائی ہوتی ہے
باب الرخصۃ فی ذلک اس باب مین رخصت کا بیان عن انس بن مالک یقول ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فلم یمضمض ولم یتوضأ وصلی قال زید دلنی شعبۃ علی ہذا الشیخ ترجمہ
انس بن مالک کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیا پہر نہ کلی کی اور نہ وضو کیا اور نماز پڑہی
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودہ پیکر کلی کر ڈالنا بہتر ہے اگر نہ کرے تو بہی درست ہے —

**باب** الوضوء من الدم خون نکلنے سے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** جابر قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی فی غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل امراة رجل من المشرکین فحلف ان لا انتهی حتی اهریق دما فی اصحاب محمد فخرج یتبع اثر النبی صلی الله علیه وسلم فنزل النبی صلی الله علیه وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المهاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المهاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصه عرف انه ربیئة للقوم فرماه بسهم فوضعه فیه فنزعه حتی رماه بثلاثة اسهم ثم رکع وسجد ثم انتبه صاحبه فلما عرف انهم قد نذروا به هرب ولما رأی المهاجری ما بالانصاری من الدم قال سبحان الله الا انبهتنی اول ما رمی قال کنت فی سورة اقرؤها فلم احب ان اقطعها **ترجمہ**

جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے غزوہ ذات الرقاع میں ایک شخص نے کسی مشرک کی عورت کو مار ڈالا اُس نے قسم کھائی میں باز نہ آؤں گا جبتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو قتل نہ کروں گا تو وہ ڈھونڈھنے نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان پر اور آپ ایک منزل میں اُترے اور فرمایا کون ہماری حفاظت کریگا ایک شخص مہاجر اور ایک انصاری مستعد ہوئے آپنے فرمایا جاؤ گھاٹی کے سرے پر رہو دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچے وہاں جاکر مہاجر لیٹ رہا اور انصاری کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے وہ شخص آیا اور اُس نے دیکھ کر پہچانا یہہ محافظ ہی قوم کا اُس نے ایک تیر مارا وہ انکو لگا اونہوں نے نکال لیا یہانتک کہ اُس نے تین تیر مارے اُسوقت اونہوں نے رکوع اور سجدہ کرکے اپنے ساتھی کو ہوشیار کیا جب اُس شخص کو معلوم ہوگیا کہ یہہ لوگ ہوشیار ہوگئے تو وہ بہاگ گیا مہاجر نے انصاری سے پوچھا تو نے پہلے تیر میں کیوں مجھے ہوشیار نہیں کیا انصاری بولا میں ایک سورت پڑھ رہا تہا میرا جی نہ چاہا توڑنے کو **ف** سبحان اللہ نماز میں اگر خضوع وخشوع ہو تو ایسا ہو جب ادنی ادنی صحابیوں کا یہہ حال تہا تو جانبہ صحابہ کی نماز کیسی ہوگی۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی نہ وضو ٹوٹتا ہے **باب** فی الوضوء من النوم سونیسے وضو نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عبدالله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شغل عنها لیلة فاخرها حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم خرج علینا فقال لیس احد ینتظر الصلوة غیرکم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن دیر کی عشا کی نماز میں یہانتک کہ ہم سورہے مسجد میں پہر جاگے پہر سورہے پہر جاگے پہر سورہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا سوا تمہارے اور کوئی نماز کا انتظار نہیں کرتا **ف** پہر آپنے نماز پڑہی عشا کی اور صحابہ نے بہی پڑہی مگر وضو نہ کیا **عن** انس قال کان

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء الآخرۃ حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضأون

ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے تھے عشا کی نماز کا یہانتک کہ جھک جاتے تھے سر اونکے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے

عن انس بن مالک قال اقیمت صلوٰۃ العشاء فقام رجل فقال یارسول اللہ ان لی حاجۃ فقام یناجیہ حتی نعس القوم او بعض القوم ثم صلی بہم ولم یذکر وضوء ا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یارسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے اور آپ سے سرگوشی کرنے لگا یہانتک کہ بعض لوگ سو گئے پھر آپ نے نماز پڑھی اُن لوگون کے ساتھ اور وضو کا ذکر نہین کیا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسجد وینام وینفخ ثم یقوم فیصلی ولا یتوضأ قال فقلت لہ صلیت ولم تتوضأ وقد نمت فقال انما الوضوء علی من نام مضطجعا زاد عثمان وھناد فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے اور سو جاتے تھے یہانتک کہ خراٹون کی آواز آتی تھی پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے ایک بار مینے کہا آپنے نماز پڑھی اور وضو نہین کیا حالانکہ آپ سو گئے تھے آپ نے فرمایا وضو اُس شخص پر لازم آتا ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے عثمان اور ہناد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کیونکہ جب کروٹ پر لیٹ کر سوویگا تو اُسکے جوڑ ڈھیلے ہو جاوینگے ف اور احتمال ہوگا وضو ٹوٹ جانیکا اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونیسے وضو نہین ٹوٹتا مگر چونکہ سونے مین احتمال ہے حدث ہو جانیکا اسواسطے وضو لازم آتا ہے یہہ جب ہے کہ کروٹ پر سووے لیٹ کر یا چت سووے۔ اگر بیٹھے بیٹھے یا کھڑے کھڑے یا رکوع یا سجدے مین سو جاوے تو وضو نہ ٹوٹیگا۔ کہا ابوداؤد نے وضو اُس شخص پر ہے جو کروٹ لیکر سو جاوے یہہ حدیث منکر ہے ف یعنی اور ثقات نے ایسا نقل نہین کیا ت نہین روایت کیا اُسکو مگر یزید دالانی نے قتادہ سے اور حدیث مین سے اول عبارت ایک جماعت نے ابن عباس سے روایت کی مگر اُنمین یہہ مضمون نہین ہے ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے اُس خواب سے جیسا لوگ خواب کرتے ہین ف یعنی جسطرح لوگون کو غفلت ہو جاتی ہے سونے مین ویسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہوتی تھی ت اور حضرت عایشہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دونون آنکھین سوتی ہین پر دل نہین سوتا شعبہ نے کہا قتادہ نے ابو العالیہ سے صرف چار حدیثین سنی ہین ایک حدیث یونس بن متی دوسری حدیث ابن عمر صلوٰۃ مین تیسری حدیث القضاۃ ثلثۃ چوتھی حدیث ابن عباس حدثنی رجال مرضیون منہم عمر وارضاہم عندی عمر ف اور یہہ حدیث بھی قتادہ عن ابی العالیہ سے ہے تو یہہ دوسرا نقص ہوا اس حدیث مین کہ منقطع ہے ت کہا ابوداؤد نے مین نے یہہ حدیث یزید دالانی کی احمد بن حنبل سے بیان کی انہون نے

مجھے جھڑک دیا اس معاملے کو بُرا سمجھ کر ف اس خیال سے کہ یہ حدیث موضوع نہ ہو تو اسکے بیان مین گناہ لازم آوے ف اور کہا یزید دالانی کو کیا ہوا جو اصحاب قتادہ پاس گیا اور کچھ اعتبار نہین کیا اس حدیث کا عن علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السنہ العینان فمن نام فلیتوضأ ترجمہ علی ابن ابیطالب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقعد کا ڈاٹ گویا آنکھین ہین (یعنی جبتک آدمی جاگتا ہے تو خبردار رہتا ہے اور مقعد اپنے اختیار مین رہتا ہے) جو شخص سو جاوے وہ وضو کرے

باب فی الرجل یطاء الاذی برجلہ آدمی نجاستون پر چلکر جاوے تو کیا حکم ہے عن شقیق قال قال عبداللہ کنا لا نتوضا من موطئ ولا نکف شعرا ولا ثوبا ترجمہ شقیق سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا ہم نہین دہوتے تھے پاؤن راستے مین چلکر (یعنی اسی طرح نماز پڑھ لیتے پاؤن نہ دہوتے سبحان اللہ ہمارے دین مین کیا آسانی ہے) اور نہین سمیٹتے تھے بالون کو اور نہ کپڑون کو نماز مین (گرد و غبار سے بچانیکے لئے)

باب من یحدث فی الصلاۃ نماز مین وضو ٹوٹ جانیکا بیان عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلاۃ ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہسکی مارے کوئی تم مین سے نماز مین تو چاہیے کہ لوٹے اور وضو کرے اور اعادہ کرے نماز کا

باب فی المذی مذی کے بیان مین ف منی وہ پانی ہے جو انزال کے وقت نکلتا ہے اور اُس سے شہوت کم ہو جاتی ہے اور مذی وہ رطوبت ہے جو بوسہ و کنار اور دواعی جماع کے وقت سر ذکر پر ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شہوت تیز ہو جاتی ہے اور ودی وہ پانی ہے جو بعد پیشاب کے یا قبل پیشاب کے کبھی نکل آتا ہے عن علی قال کنت رجلا مذاء فجعلت اغتسل حتی تشقق ظہری فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم او ذکر لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل اذا رایت المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلاۃ فاذا فضخت الماء فاغتسل ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میری مذی بہت نکلا کرتی تہی تو مین غسل کیا کرتا یہانتک کہ پیٹ پھٹ گئی (یعنی پانی کی سردی سے نہاتے نہاتے پشت کی کہال ترخ گئی جیسے ہاتہ پاؤن سردی مین پہٹ جاتے ہین) تو مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا یا کسی اور نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جب مذی نکلے تو ذکر کو دہو ڈال اور وضو کر لے جیسے نماز کیواسطے وضو کرتے ہین اور جب منی نکلے تو البتہ غسل کر عن المقداد بن الاسود ان علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ امرہ ان یسال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل اذا دنا من اہلہ فخرج منہ المذی ماذا علیہ فان عندی ابنتہ وانا استحیی ان اسالہ قال المقداد فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال اذا وجد احدکم ذلک فلینضح فرجہ ولیتوضأ وضوءہ للصلاۃ

ترجمہ حضرت علی رضؓ نے مقداد بن اسود کو حکم کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو اگر کوئی شخص اپنی بی بی پاس جاوے اور مذی نکل آوے تو کیا کرے کیونکہ میرے نکاح مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین (حضرت فاطمہ زہرا رضؓ) اسوجہہ سے مجھے شرم آتی ہے آپ سے یہہ مسئلہ پوچھنے مین مقداد نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جب کسیکو تم مین سے ایسا ہو (یعنی مذی نکل آوے) تو اپنی شرمگاہ کو دہوڈالے اور وضو کرلے جیسا نماز کے لئے وضو ہوتا ہے دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہوڈالے اور ابن اسحاق کی روایت مین فوطون کا ذکر نہین ہے عن سہل بن حنیف قال کنت القی من المذی شدۃ وکنت اکثر منہ الاغتسال فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال انما یجزیک من ذلک الوضوء قلت یا رسول اللہ فکیف بما یصیب ثوبی منہ قال یکفیک بان تاخذ کفا من ماء فتنضح بہا من ثوبک حیث تُرٰی انہ اصابہ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے مجھے مذی سے بڑی تکلیف ہوتی تہی مین اکثر نہایا کرتا تہا اخر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پوچھا آپ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا کافی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کپڑے مین جو لگ جاوے اسکو کیا کرون آپ نے فرمایا ایک چلو پانی لیکر اُس پر چہڑک دے جہان پر تجہے معلوم ہو مذی لگ گئی ہے عن عبد اللہ بن سعد الانصاری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یوجب الغسل وعن الماء یکون بعد الماء فقال ذاک المذی وکل فحل یمذی فتغسل من ذلک فرجک وانثییک وتوضا وضوئک للصلوٰۃ ترجمہ عبد اللہ بن سعد الانصاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے غسل واجب ہوتا ہے اور جو پانی بعد نہانے کے ذکر مین سے نکل آوے تو کیا کرے آپ نے فرمایا اُسی کو مذی کہتے ہین ہر نر کی مذی نکلتی ہے جب مذی نکلے تو اپنی شرمگاہ اور فوطون کو دہو ڈال اور وضو کرلے جیسے نماز کیواسطے وضو ہوتا ہے عن حرام بن حکیم عن عمہ انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحل من امراتی وہی حایض قال لک ما فوق الازار وذکر مواکلۃ الحایض ایضا وساق الحدیث ترجمہ حرام بن حکیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب میری بی بی حایضہ ہو تو مجہے کیا درست ہے آپ نے فرمایا تہہ بند سے اوپر تجہے درست ہے ف یعنی بوسہ اور کنار اور مساس چہاتیون وغیرہ کا درست ہے جماع درست نہین ہے ف اور بیان کیا حایضہ کو ساتہہ کہانے کا اور ذکر کیا آخر حدیث تک عن معاذ بن جبل قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عما یحل للرجل من امراتہ وہی حایض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مرد کو عورت سے کیا فایدہ اٹہانا درست ہے جب وہ حایضہ ہو آپ نے فرمایا تہہ بند

اوپر مزہ اوٹھانا درست ہی اور اس سے بھی بچنا افضل ہے کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث قوی نہیں ہی
(اسکی اسناد مین بقیۃ بن الولید ہے اور وہ ضعیف ہی) **باب** فی الاکسال ذکر کو فرج کے اندر ڈالنے
سے غسل واجب ہوتا ہی یا نہیں **عن** ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل ذلک
رخصۃ للناس فی اول الاسلام لقلۃ الثیاب ثم امر بالغسل ونہی عن ذلک **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے
ابتدائے اسلام مین یہ رخصت تہی کہ اگر کوئی دخول کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا تہا کپڑون کی
کمی کیوجہہ سے پہر حکم ہوا غسل کا دخول سے اور منع کیا گیا غسل نہ کرنے سے **ف** پہلے یون کہا کرتے تہے انما الماء
من الماء غسل جب ہے کہ منی نکلے بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہوا یا خاص ہوا احتلام سے بیداری کی حالت مین
دخول ہوتی ہی غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور حدیث مذکور مین جو رخصت مذکور کی علت قلت ثیاب
بیان کی گئی ہے وہ سمجھہ مین نہین آتی ہے فلیتامل فیہ **عن** ابی بن کعب ان الفتیا التی کانوا یفتون ان الماء
من الماء کانت رخصۃ رخصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بدء الاسلام ثم امر بالاغتسال بعد
**ترجمہ** ابی بن کعب کہتے تہے یہہ جو فتوی دیا کرتے تہی نہانا واجب ہوتا ہی کہ منی نکلے ایک رخصت تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ابتدائے اسلام مین پہر آپنے حکم کیا غسل کرنیکا بعد اسکے (یعنی مجرد دخول سے اگر
انزال نہ ہو) **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قعد بین شعبہا الاربع والزق الختان
بالختان فقد وجب الغسل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد بیٹہہ
جاوے عورت کی چارون شاخون مین (یعنی دو پنڈلیان اور دو رانون کے درمیان) اور مرد کا ختنہ عورت
کے ختنہ سے ملجاوے (یعنی حشفہ فرج کے اندر چلا جاوے) تو غسل واجب ہو گیا **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الماء من الماء وکان ابو سلمۃ یفعل ذلک **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پانی سے ہی (یعنی غسل واجب ہوتا ہے پانی نکلنے سے)
اور ابو سلمہ ایسا ہی کرتے تہے **ف** انکے نزدیک اس حکم کا نسخ ثابت نہین ہوا اور بعض صحابہ اسی طرف گئے ہین
جیسے سعد بن ابی وقاص وغیرہ **باب** فی الجنب یعود جنب غسل سے پہلے دوسرا جماع کر سکتا ہی **عن** انس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ فی غسل واحد **ترجمہ** انس سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنی تمام عورتون کے پاس ہو کر آئے ایک ہی غسل سے **باب**
الوضوء لمن اراد ان یعود جو شخص جنب ہو اور پہر جماع کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے **عن** ابی رافع ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ یغتسل عند ہذہ وعند ہذہ قال فقلت یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا
واحدا قال ہذا ازکی واطیب واطہر **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اپنی

تمام عورتوں پاس گئے ہر ایک کے پاس غسل کرتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ سب سے فارغ ہو کر ایک بار
غسل کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ ہے اور بہتر ہے اور نہایت پاک ہے یعنی ہر ایک جماع کے بعد
غسل کرنا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث انس کی اس سے زیادہ صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اهله ثم بدا له ان یعاود فلیتوضأ بینهما وضوءا **ترجمہ** ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کر کے
پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لیوے **باب** الجنب ینام جنب اگر غسل سے پہلے سونا چاہے تو کیا کرے
**عن** عبد اللہ بن عمر انه قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه تصیبه الجنابة
من اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرك ثم نم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے حضرت عمر رض نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی ہے آپ نے
فرمایا وضو کر لیا کر اور شرمگاہ دھو لیا کر پھر سو رہا کر **باب** الجنب یاکل جنب کھانا کھاوے **عن** عائشة
قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وهو جنب توضأ وضوءه للصلاة **ترجمہ**
حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا قصد فرماتے حالت جنابت
میں تو وضو کر لیتے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے واذا اراد ان یاکل وهو جنب
غسل یدیه جب ارادہ فرماتے کھانے کا حالت جنابت میں تو دونوں ہاتھ دھو ڈالتے **باب** من قال الجنب
یتوضأ جنب کو کھاتے وقت یا سوتے وقت وضو کرنا چاہیے **عن** عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ تعنی وهو جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے کا یا سونے کا قصد کرتے تو وضو کر لیتے یعنی حالت جنابت میں **عن** عمار بن
یاسر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للجنب اذا اکل او شرب او نام ان یتوضأ **ترجمہ** عمار بن یاسر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی
یعنی اگر غسل نہ ہو سکے تو وضو کر کے کھانا یا پینا سو رہنا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے (یہ اسناد منقطع ہے یحیی
بن یعمر اور عمار بن یاسر کی بیچ میں ایک شخص اور ہے اور حضرت علی رض اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
کہتے تھے جنب جب کھانے کا قصد کرے تو وضو کر لیوے **باب** فی الجنب یؤخر الغسل جنب نہانے
میں دیر کر سکتا ہے **عن** غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل او فی آخره قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخره قلت اللہ اکبر
الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر اول اللیل ام فی آخره

قالت ربما اوتر فی اول اللیل و ربما اوتر فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجھر بالقران ام یخفت بہ قالت ربما جھر بہ و ربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ

ترجمہ غضیف بن حارث سے روایت ہے مین نے حضرت عایشہ سے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب مین یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ غسل کرتے اول شب مین اور کبہی غسل کرتے آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب مین وتر پڑہتے یا آخر شب مین حضرت عایشہ نے کہا کبہی آپ وتر پڑہتے تہے اول شب مین اور کبہی آخر شب مین مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا پہر مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران پکار کر پڑہتے یا آہستہ پڑہتے حضرت عایشہ نے کہا کبہی پکار کر پڑہتے اور کبہی آہستہ پڑہتے مین نے کہا اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جس نے کام آسان کیا عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ و لا کلب و لا جنب ترجمہ علی ابن ابی طالب رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو یا کتا یا جنب ہو **ف** خطابی نے کہا مراد فرشتون سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہین نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت مین جدا نہین ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو غسل مین دیر کرنا ممنوع ہوا مگر مراد یہہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے اور کئی دنون تک جنب رہا کرے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل مین تاخیر کی ہے۔ اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہو اور جانورون اور کہیتون کے محافظت کی بہی نہو ورنہ درست ہے اور صورت سے مراد وہ تصویر ہے جو مجسم ہو یا غیر مجسم کسی دیوار یا چہت یا کپڑے پر اور بعضون نے خاص کیا ہے مجسم سے

عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب من غیر ان یمس ماء ترجمہ حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہتے جنابت کی حالت مین بغیر نہائے ہوئے بہی ابو داؤد نے مجہسے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا کہا سنا مین نے یزید بن ہارون سے وہ کہتے تہے یہہ حدیث وہم ہے ابی اسحاق سے **ف** ترمذی نے کہا ان غیر ان یمس آدیہہ غلطی ہے ابی اسحاق سبیعی کی

## باب فی الجنب یقرأ

جنب کلام اللہ نہ پڑہے عن عبد اللہ بن سلمۃ قال دخلت علی علی رض انا و رجلان رجل منا و رجل من بنی اسد احسب فبعثھما علی رض وجھا و قال انکما علجان فعالجا عن دینکما ثم قام فدخل

المخرج ثم خرج فدعا بماء فاخذ منه حفنة فتمسح بها ثم جعل يقرأ القرآن فانكروا ذلك فقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم ولم يكن يحجبه او قال
يحجزه عن القرآن شيء ليس الجنابة ترجمہ عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے میں حضرت علی رض پاس
گیا اور دو آدمی میرے ساتھ اور تھے ایک بنی اسد میں سے شاید اور ایک ہم میں سے حضرت علی نے ان
دونو آدمیوں کو ایک طرف بھیجا اور کہا تم قوی ہو زور آور تو قوت کروانی دین کی لیئے بعد اوسکے پاخانہ
کو گئے پھر وہاں سے آن کر پانی منگوایا اور ایک چلو سے منہ پونچھ کر قرآن پڑھنے لگے لوگوں نے ہمکو برا جانا جب حضرت
علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلکر ہمکو قرآن پڑہاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کہاتے
اور کوئی امر آپ کو نہ روکتا قرآن سے سوا جنابت کے **باب فی الجنب یصافح** جنب مصافحہ
کرے عن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیه فاهوى اليه فقال انی جنب فقال ان المسلم
لا ینجس ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون سے ملے تو اونکے طرف جھکے
یعنے مصافحہ کرنے کو یا ملنے کو۔ حذیفہ نے کہا میں جنب ہوں آپ نے فرمایا مسلمان نجس نہیں ہوتا یا مسلمان
نجس نہیں ہے **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہے اوس سے آدمی کا بدن یا پسینا نجس نہیں ہو سکتا
اسی واسطے جنب کے ساتھ ملنا بیٹھنا کہانا درست ہے عن ابی ہریرة قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فی طریق من طرق المدینة وانا جنب فاختنست فذهبت فاغتسلت ثم جئت فقال
این کنت یا ابا هریرة قال قلت انی کنت جنبا فکرهت ان اجالسك على غير طهارة فقال
سبحان الله ان المسلم لا ینجس قال وفی حدیث بشر حدثنا حمید حدثنی بکر ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے اور میں جنب تہا تو میں پیچہے ہٹ
گیا اور چلا گیا غسل کرکے پہر آیا آپنے پوچہا تو کہاں تہا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنب
تہا تو مجھے برا معلوم ہوا کہ آپ پاس بیٹھوں بغیر طہارت کے آپنے فرمایا سبحان اللہ مسلمان نجس نہیں ہوتا
**ف** اور کافر نجس ہے لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری بدلیل قول اللہ
جل جلالہ کے انما المشرکون نجس کیونکہ اگر نجس حقیقی ہوتا تو اللہ یوں فرماتا فلا تمسوهم یعنے اون سے مس
[illegible] سے مسجد حرام کے جیسے دوسری آیت میں بتوں کو نجس فرمایا
[illegible] واجتنبوا قول الزور اور خمر اور قمار اور انصاب اور ازلام کو رجس کہا تیسری
[illegible] رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه۔ اگر کافر
[illegible] بھی پاک نہوتا حالانکہ وہ صرف اسلام سے پاک ہو جاتا ہے

پر بعض علما کے نزدیک مشرک حقیقۃ نجس ہے جیسے سور ابن عباس سے بہی ایسا ہی منقول ہے اور حسن بصری سے مروی ہے جو مشرک سے مصافحہ کرے وہ وضو کرے بخاری مسلم نے روایت کیا عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحابون نے وضو کیا ایک مشرکہ عورت کے پکہال سے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دعوت کہائی یہودیہ کی اور آپ قبول کرتے تہے کافرون کی دعوت اور تحفون کو واللہ اعلم **باب الجنب ید خل المسجد** جنب مسجد مین نجاوے **عن** عائشۃ تقول جاء رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم و وجوہ بیوت اصحابہ شارعۃ فی المسجد فقال وجہوا ھذہ البیوت عن المسجد ثم دخل النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ولم یصنع القوم شیئا رجاء ان ینزل فیہم رخصۃ فخرج الیہم بعد فقال وجہوا ھذہ البیوت عن المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم آئے تو دیکہا اصحاب کے گہرون کے رخ مسجد کے طرف ہین۔ یعنی دروازے اون گہرون کے مسجد کی طرف ہین تاکہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جاسکین اور ایک رخ والے دوسری رخ والے مکانون مین مسجد سے ہوکر چلے جاوین۔ آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد سے پہیر دو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگون نے ابہی تک کچہہ نہین کیا تہا اس امید سے کہ شاید اون کے باب مین رخصت نازل ہو جب آپ دوبارہ آئے تو آپ نے فرمایا ان گہرون کا رخ مسجد کے طرف سے پہیر دو کیونکہ مسجد کو مین حلال نہین کرتا حایضہ اور جنب کے واسطے **ف** اور جب گہرون کا رخ مسجد کے طرف ہوگا تو لوگ خواہ مخواہ اور عورتین مسجد مین سے ہوکر ایک گہر سے دوسرے گہرون کو جاوینگی **باب فی الجنب یصلی بالقوم وھو ناس** جنب بہولے سے نماز پڑہانے کو کہڑا ہو جاوے تو کیا کرے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فی صلوۃ الفجر فاومی بیدہ ان مکانکم ثم جاء وراسہ یقطر فصلی بہم **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فجر کی نماز شروع کردی پہر ہاتہہ سے اشارہ کیا تم سب اپنی جگہہ پر رہو (اور آپ چلے گئے گہر مین) پہر آئے اور بالون سے آپ کے پانی ٹپک رہا تہا۔ آپ نہانا بہول گئے تہے اسواسطے نہا کر آئے۔ بعد اسکے آپ نے نماز پڑہائی۔ دوسری روایت مین یہہ ہے کہ آپ تکبیر تحریمہ کہہ چکے تہے پہر جب آپ نے دوبارہ آنکر نماز پڑہائی اور نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا مین بہی آدمی ہون مجہے نہانے کی حاجت تہی تیسری روایت مین یون ہے ابوہریرہ سے کہ آپ کہڑے ہوئے مصلی مین اور ہمنے انتظار کیا تکبیر کا اتنے مین آپ چلے اور فرمایا تم اسی طرح جیسے رہو

چوتھی روایت مین یون ہے کہ آپ نے تکبیر کہہ لی پھر اشارہ کیا لوگون کو بیٹھ جاؤ آپ گئے اور
غسل کر کے آئے اور امام مالک نے اس حدیث کو عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک نماز کی تکبیر کہی آخر حدیث تک عن ابی ہریرۃ قال اقیمت الصلوٰۃ وصف
الناس صفوفهم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا قام فی مقامه فذکر انه
لم یغتسل فقال للناس مکانکم ثم رجع الی بیته فخرج علینا ینطف رأسه قد اغتسل ونحن
صفوف وهذا لفظ ابن حرب وقال عیاش فی حدیثه فلم نزل قیاما ننتظره حتی خرج
علینا وقد اغتسل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نماز کھڑی ہوئی اور لوگون کی صفین
باندہ لین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جب اپنے مقام مین کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا
مین نے غسل نہین کیا آپ نے لوگون سے کہا تم یہین جمے رہو پھر آپ گھر مین گئے جب گھر سے آئے
تو نہا کر آئے آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ہم صف باندھے کھڑے تھے یہہ ابن حرب کی روایت
عیاش کی روایت مین یون ہے ہم اوسیطرح کھڑے کھڑے آپ کا انتظار کرتے رہے جبتک آپ
نکلے تو غسل کر کے نکلے باب فی الرجل یجد البلة فی منامه آدمی سوکر جب اوٹھے اور ازار مین
تری دیکھے تو غسل کرے عن عائشة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل وعن الرجل یری انه قد احتلم ولا یجد البلل
قال لا غسل علیه فقالت ام سلیم المرأة تری ذلك اعلیها غسل قال نعم انما النساء شقائق الرجال
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے پوچھے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ایک
شخص بیدار ہوکر تری دیکھے اور خواب یاد نہو آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک شخص کو خواب یاد ہو
مگر تری نہ دیکھے آپ نے فرمایا اوس پر غسل نہین ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر عورت بھی ایسا
مرد کے دیکھے (یعنے اوسکو بھی احتلام ہو اور تری پاوے) کیا غسل اوس پر لازم ہوتا ہے آپ نے فرمایا
ہان عورتین تو جوڑا ہین مردون کی ف یعنی مثل مردون کے ہین خلقت اور طبیعت مین
کیونکہ عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے اصل خلقت اور ابتدای آفرینش مین باب المرأة تری
ما یری الرجل عورت کو احتلام ہونیکا بیان عن ام سلیم الانصاریة وهی ام انس بن مالك قالت
یا رسول اللہ ان اللہ عز وجل لا یستحیی من الحق ارأیت المرأة اذا رأت فی النوم ما یری الرجل
اتغتسل ام لا قالت عائشة فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم نعم فلتغتسل اذا وجدت الماء
قالت عائشة فاقبلت علیها فقلت لها اف لك وهل تری ذلك المرأة فاقبل علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال تربت یمینک یا عایشۃ ومن این یکون الشبہ ترجمہ ام سلیم نے جو ماں ہین انس بن مالک کی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک اللہ جل جلالہ نہین شرم کرتا ہے حق سے کیا اگر عورت بھی سوتے مین ایسا دیکھے جیسا مرد دیکھتا ہے وہ غسل کرے یا نہین آپ نے فرمایا ہان ضرور غسل کرے جب پانی موجود ہو حضرت عایشہ نے کہا مین ام سلیم پاس آئی اور کہا او ہے تجھکو کیا عورت کو بھی مثل مرد کی احتلام ہوتا ہے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے (میرا کہنا سنکر) فرمایا مٹی لگی تیرے داہنے ہاتھ کو اے عایشہ **ف** یہہ کلمہ زبان عرب مین موضوع ہی بددعا کے لیے یعنی تجھپر محتاجی آوی اور فقیری مگر یہان پر مراد بددعا نہین ہے بلکہ تعجب ہے **ف** پہر کہان سے مشابہت ہوتی ہے (بچے کو مان سے) **ف** یعنی کبھی بچہ مان کے مشابہ ہوتا ہی کبھی باپ کے اس سے معلوم ہوا کہ دونون کا نطفہ اوسمین شریک ہوتا ہے جو غالب ہوا بچہ اوسکے مشابہ ہوا یہہ مضمون مسلم کی روایت مین مصرح ہے **باب** مقدار الماء الذی یجزی بہ الغسل جتنا پانی غسل کے لئے کافی ہے اوس کا بیان **عن** عایشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اناء واحد ھو الفرق من الجنابۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے ایک برتن سے وہ فرق ہے جنابت سے **ف** فرق وہ برتن ہے جسمین سولہ رطل پانی آتا ہے اہل حجاز کے تین صاع اوسمین آتے ہین یا بارہ مد قریب ساڑہے سات سیر پانی کے ہوا انگریزی کے سیر سے۔ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ ایسے برتن سے غسل کیا کرتے جسمین اتنا پانی آتا یہ مقصود نہین کہ اوسے بہر کر پانی سے نہاتے یعنے وہ کل پانی غسل مین صرف کرتے ورنہ منافی ہوگا دوسرے حدیث کی کہ آپ ایک صاع سے غسل کیا کرتے اور ایک مد سے وضو کیا کرتے یا اکثر آپ ایک صاع سے نہاتے ہون گے کبھی کسی وجہ سے ایک فرق سے بھی غسل کرتے ہون گے یا حضرت عایشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک فرق سے نہاتے ہون گے۔ جیسے کہا ابوداؤد نے معمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا اوسمین یہ ہے کہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون ملکر ایک برتن پانی سے غسل کرتے جو فرق کے برابر تھا کہا ابوداؤد نے ابن عیینہ نے بھی مثل امام مالک کے روایت کیا ہے۔ کہا ابوداؤد نے مین نے احمد بن حنبل سے سنا کہتے تھے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور صاع ابن ابی ذیب کا پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (یہی صاع ہے اہل حجاز کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہی مراد ہے صاع سے تمام احادیث مین)

تہے امام احمد سے سنا کہتے
ورجسنے کہا صاع آٹھہ رطل ہے وہ غیر محفوظ ہے ۔ ابوداؤد نے کہا مین نے امام احمد سے سنا کہتے
تہے جس شخص نے صدقہ فطر ہمارے رطلون سے پانچ رطل اور ثلث رطل دیا اوسنے پورا دیا لوگون
نے کہا صیحانی (ایک قسم کی کہجور ہے مدینے مین) بہاری ہوتی ہے کہا صیحانی بہتر ہے کہا مجہے معلوم
نہین **باب فی الغسل من الجنابۃ** غسل جنابت کیونکر کرے **عن** جبیر بن مطعم انہم ذکروا
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغسل من الجنابۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اما انا فافیض علی راسی ثلاثا واشار بیدیہ کلتیہما ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے صحابہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا غسل جنابت کا آپ نے فرمایا مین تو تین چلو اپنے
سر پر ڈالتا ہون اور دونون ہاتہون سے اشارہ کیا **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ دعا بشیء نحو الحلاب فاخذ بکفہ فبدأ بشق راسہ الایمن ثم الایسر
ثم اخذ بکفیہ فقال بہما علی راسہ ترجمہ ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو ایک برتن منگواتے جیسے دودہ نچوڑنے کا برتن پہر پانی
اپنے ہاتہہ مین لیکر سر کے داہنے جانب پر پانی ڈالتے پہر بائین جانب پر پہر دونون ہاتہون سے پانی
لیکر بیچ سر پر ڈالتے **ف** حلاب اس حدیث مین حاء حطی سے ہے جو ایک ظرف کا نام ہے
جسمین اونٹنی کا دودہ نچوڑا جاتا ہے بعضون نے اس سے خوشبو مراد لی ہے چنانچہ بخاری نے ترجمہ
باب مین یہہ بہی ذکر کیا ہے بعضون نے اوسکو جلاب جیم سے کہا ہے واللہ اعلم **عن** جمیع بن
عمیر احد بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ قال دخلت مع امی وخالتی علی عایشۃ رض فسالتہا احداہما
کیف کنتم تصنعون عند الغسل فقالت عایشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یتوضاء وضوءہ للصلوۃ ثم یفیض علی راسہ ثلاث مرات ونحن نفیض علی رؤسنا
خمسا من اجل الضفر ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ مین اپنی ماں اور خالہ کے ساتہہ حضرت عایشہ پاس گیا اونمین سے ایک نے حضرت
عایشہ سے پوچہا تم کیونکر غسل کرتی نہین اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو
کرتے تہے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تہے اور ہم پانچ بار ڈالتے
تہے چوٹیون کے سبب سے **ف** یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تہے اور چوٹیان بندہی
رہتین تہین اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتے تہے تاکہ پانی خوب بالون کی جڑون مین پہونچ
جاوے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ قال
سلیمان یبدأ فیفرغ من یمینہ علی شمالہ وقال مسدد غسل یدیہ یصب الاناء علی یدہ الیمنی

ثم اتفقا نیغسل فرجه قال مسدد یفرغ علی شماله وربما کنت عن الفرج ثم یتوضاء وضوءه للصلوٰة ثم یدخل یده فی الاناء فیخلل شعره حتی اذا رای انه قد اصاب البشرة او انقی البشرة افرغ علی رأسه ثلاثا فاذا فضل فضلة صبها علیه ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے جنابت کا یا غسل شروع کرتے تو پہلے داہنے ہاتھ سے بائین پر پانی ڈالتے مسدد کی روایت مین ہے دونو ہاتھ دہوتے برتن کو داہنے ہاتھ پر ڈالتے پہر شرمگاہ دہوتے مسدد کی روایت مین ہے بائین کر ہاتھ پر پانی ڈالتے کبہی حضرت عایشہ نے شرمگاہ کو کنایہ کے طور پر بیان کیا ہے پہر وضو کرتے تہے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پہر دونو ہاتھ برتن مین ڈالکر بالون کا خلال کرتے جب آپ کو معلوم ہوجاتا کہ پانی تمام بدن پر پہونچ گیا یا بدن صاف ہوگیا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے پہر جسقدر پانی بچ رہتا اوسکو اپنے اوپر بہا لیتے عن عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابة بدا بکفیه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض علیه الماء فاذا انقاهما اهوی بهما الی حائط ثم یستقبل الوضوء ویفیض الماء علی راسه ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کا ارادہ کرتے پہلے دونو پہونچون کو دہوتے پہر جوڑون کو دہوتے (جیسے چڈہی اور کہنیان اور بغلین جہان اکثر میل جم جاتا ہے یہ اوس صورت مین ہے جب حدیث مین مرافغه ہو جو جمع ہے رفغ کی اور بعض نسخون مین مرافقه ہے یعنے کہنیون کو دہوتے مگر پہلا نسخہ صحیح ہے اور اون پر پانی ڈالتے جب وہ صاف ہوجاتے اونکو دیوار پر ملتے پہر وضو شروع کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے عن عایشة قالت لان شئتم لاریتکم اثر ید رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الحائط حیث کان یغتسل من الجنابة ترجمہ حضرت عایشہ نے کہا اگر تم چاہو تو مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا نشان بتلا دون دیوار مین جہان آپ غسل کیا کرتے تہے جنابت کا عن میمونة قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیه وسلم غسلا یغتسل به من الجنابة فاکفا الاناء علی یده الیمنی فغسلها مرتین او ثلاثا ثم صب علی فرجه فغسل فرجه بشماله ثم ضرب بیده الارض فغسلها ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه ثم صب علی راسه وجسده ثم تنحی ناحیة فغسل رجلیه فناولته المندیل فلم یاخذه وجعل ینفض الماء عن جسده فذکرت ذلک لابراهیم فقال کانوا لا یرون بالمندیل باسا ولکن کانوا یکرهون العادة ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ

بالغین المعجمة

باب الوضو بعد الغسل

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے نہانے کا پانی رکھا جنابت سے نہانے کے واسطے آپ نے برتن کو جھکا کر داہنے
ہاتھ پر پانی ڈالا دو بار یا تین بار اوسکو دھویا پھر اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائین ہاتھ سے شرمگاہ
کو دھویا پھر اپنا بایاں ہاتھ زمین پر ملکر دھویا پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور منہہ اور ہاتھ دھوئے
پھر اپنے سر پر اور سارے بدن پر پانی بہایا بعد اوسکے اوس مقام سے جدا ہوکر اپنے پانوُن دھوئے
مین نے کپڑا دیا بدن پونچھنے کو آپ نے نہ لیا ف اس لیئے کہ پونچھنا افضل ہے یا جلدی کی لیئے
یا وقت گرمی کا تہا تراوت اوس وقت اچھی معلوم ہوتی ہوگی یا اوس کپڑے مین کچھہ شبہہ ہوگا نجاست
کا اس سے پونچھنے کی ممانعت ثابت نہین ہوتی ف اور اپنے بدن سے پانی جھاڑنے لگے
اعمش کہتے ہین مین نے ابراہیم سے یہہ بیان کیا انہون نے کہا صحابہ کپڑے سے بدن پونچھنا برا
نہین سمجھتے تہے لیکن اسکی عادت کرلینا برا جانتے تہے عن شعبۃ قال ان ابن عباس کان اذا اغتسل
من الجنابۃ یفرغ بیدہ الیمنیٰ علی یدہ الیسریٰ سبع مرار ثم یغسل فرجہ فنسی مرۃ کم افرغ فسألنی
کم افرغت فقلت لا ادری فقال لا ام لک وما یمنعک ان تدری ثم یتوضأ وضوءہ للصلاۃ
ثم یفیض علی جلدہ الماء ثم یقول ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتطھر ترجمہ شعبہ
سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس جب غسل کرتے جنابت کا داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے بائین ہاتھ پر
سات بار پھر شرمگاہ دھوتے ایک بار وہ بھول گئے کئی بار پانی ڈالا تو مجھہ سے پوچھا مین نے کتنے بار پانی
ڈالا مین نے کہا مجھے یاد نہین ہے انہون نے کہا تیری ماں نہو ف یہہ ایک کلمہ ہے عرب مین
تعجب کے وقت کہا کرتے ہین لا ام لک لا اب لک ف تو نے کیون یاد نہ رکہا پھر وضو کرتے جیسے
نماز کے لیئے وضو کرتے ہین پھر اپنے بدن پر پانی بہاتے تہے پھر کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسیطرح طہارت کرتے تہے عن عبد اللہ بن عمر قال کانت الصلاۃ خمسین والغسل من الجنابۃ
سبع مرار وغسل البول من الثوب سبع مرار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل
حتی جعلت الصلاۃ خمسا والغسل من الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہ پہلے پچاس نمازین فرض ہوئین تہین اور جنابت سے سات بار غسل کرنیکا حکم ہوا
اسیطرح پیشاب کپڑے مین لگ جاوے تو سات بار دھونیکا حکم تہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہانتک کہ نمازین پانچ
رہ گئین اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور پیشاب سے کپڑا دھونا ایک بار رہ گیا ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اگر کپڑے مین پیشاب لگ جاوے تو ایک بار دھو ڈالنا کافی ہے مگر اچھی طرح

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحت کل شعرۃ جنابۃ فاغسلوا الشعر وانقوا البشر ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے تلے جنابت ہے تو دہو بالون کو اور صاف کرو بدن کو۔ کہا ابوداؤد نے حارث بن وجیہ اسکے اسناد مین ضعیف ہے اور حدیث اوسکی منکر ہے عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک موضع شعرۃ من جنابۃ لم یغسلہا فعل بہا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی فمن ثم عادیت راسی وکان یجز شعرہ رضی اللہ عنہ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت مین اوسکو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا حضرت علی رض نے کہا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا اسی وجہ سے مین اپنے سر کا دشمن ہوا وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے راضی ہوا اللہ جل جلالہ اونسے باب الوضوء بعد الغسل بعد غسل کے وضو کرنے کا بیان

عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل ویصلی الرکعتین وصلوۃ الغداۃ ولا اراہ یحدث وضوا بعد الغسل ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور دو رکعتین پڑہتے تھے اور صبح کی نماز پڑہتے تھے مگر مین اونکو غسل کے بعد پہر تازہ وضو کرتے نہ دیکھتے تھے ف کیونکہ غسل جنابت کے اندر خود وضو موجود ہی باب المراۃ ہل تنقض شعرہا عند الغسل عورت غسل کے وقت اپنے بال جو گندہے ہوے ہون نہ کہولے

عن ام سلمۃ قالت ان امراۃ من المسلمین وقال زہیر انہا قالت یا رسول اللہ انی امراۃ اشد ضفر راسی افانقضہ للجنابۃ قال انما یکفیک ان تحفنی علیہ ثلاثا وقال زہیر تحثی علیہ ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سایر جسدک فاذا انت قد طہرت ترجمہ ایک عورت نے یا ام سلمہ نے پوچھا رسول اللہ صلعم سے یا رسول اللہ مین اپنی چوٹی مضبوط باندہتی ہون کیا غسل جنابت کے لیئے اوسکو توڑون آپنے فرمایا تجہکو کافی ہے تین چلو پانی سر پر ڈال لینا اور زہیر کی روایت مین ہے تین چلو بہر کر پانی سر پر ڈال پہر سارے بدن پر پانی بہا بس تو پاک ہوگئی۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واغمزی قرونک عند کل حفنۃ ہر چلو ڈال کر اپنی لٹون کو نچوڑ ڈال عن عایشہ قالت کانت احدانا اذا اصابتہا جنابۃ اخذت ثلاث حفنات ہکذا تعنی بکفیہا جمیعا فتصب علی راسہا واخذت بید واحدۃ فصبہا علی ہذا الشق والاخری علی الشق الاخر ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے ہم مین سے جب کسی کو نہانے کی

حاجت ہوتی تو تین چلو دونو ہاتھہ سے لیکر اپنے سر پر ڈالتے اور ایک ہاتھہ سے چلو لیکر ایک سر کے
اس جانب پر اور دوسرا چلو سر کے اوس جانب پر ڈالتے عن عایشة قالت کنا نغتسل و علینا
الضماد و نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلات و محرمات ترجمہ حضرت ام المومنین
عایشہ رض سے روایت ہے ہم غسل کرتے تھے لیپ لگائے ہوتے (سر پر بالون کے جمانے کے لیئے یا
خوشبو کے واسطے یا پٹی باندہی ہوتی) رسول اللہ صلعم کے ساتھہ احرام مین اور غیر احرام مین عن
شریح بن عبید قال افتانی جبیر بن نفیر عن الغسل من الجنابة ان ثوبان حدثهم انهم
استفتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلك فقال اما الرجل فلینشر راسه فلیغسله
حتی یبلغ اصول الشعر و اما المراة فلا علیها ان لا تنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات
بکفیها ترجمہ شریح بن عبید سے روایت ہے کہ جبیر بن نفیر نے مجھے فتوی دیا غسل جنابت مین
یہ کہ ثوبان نے اون سے حدیث بیان کی انہون نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل
جنابت کو آپ نے فرمایا مرد تو اپنا سر کہولے اور بالون کو دہووے یہانتک کہ پانی جڑون تک
پہونچ جاوے اور عورت کو سر نہ کہولنا برا نہین ہے وہ اپنے سر پر تین چلو دونو ہاتھون سے ڈال
لیوے باب فی الجنب یغسل راسه بالخطمی ایجزیه ذلك جنب اپنا سر خطمی سے دہوڈالے
تو کافی ہے عن عایشه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه کان یغسل راسه بالخطمی و هو
جنب یجتزی بذلك و لا یصب علیه الماء ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر خطمی سے دہوتے تھے جنابت مین پہر پانی نہین بہاتے
تھے باب فیما یفیض بین الرجل و المراة من الماء عورت اور مرد کے درمیان جو پانی بچے
اوس کا بیان ف یعنی مرد اور عورت نہاتے ہین جو پانی ہاتہہ سے لین اور وہ پانی بہ کر برتن مین
پڑے تو نجس نہین ہے - بعضون نے اسکے معنی یہ بیان کئے ہین کہ مرد اور عورت کے ملنے سے جو منی
کپڑے وغیرہ مین لگ جاوے اوسکو کس طرح دہووے واللہ اعلم عن عایشة فیما یفیض بین الرجل
والمراة من الماء قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ کفا من ماء یصب علی الماء ثم یاخذ کفا من ماء ثم یصبه علیه ترجمہ
حضرت عایشہ سے روایت ہے اس باب مین جو پانی مرد اور عورت کے درمیان بچے - انہون نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک چلو پانی کا لیکر اوسکو پانی ہی مین ڈالدیتے پہر دوسرا چلو لیکر اپنے بدن پر ڈالتے ف
تو چلو لینے سے وہ پانی جلو کا گندا نہین ہوگیا نہ اوس پانی کے برتن مین ڈالنے سے باقی پانی کو کچھہ نقصان ہے
سواے ہمارے اساتذہ سے یہی تفسیر اس حدیث کی منقول ہے [illegible] السنن مین احسن ہے

متعلق کچہہ نہین لکہا سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکہا ہے شیخ ولی الدین نے کہا ظاہر معنی اس حدیث کے یہ ہین جب آپکے بدن پر یا کپڑے پر منی لگ جاتی آپ ایک چلو پانی لیکر اوس پر ڈالتے پہر دوسرا چلو لیکر اوس پر ڈالتے تاکہ خوب صاف ہو جاوے واللہ اعلم **باب** مواکلۃ الحایض و مجامعتہا حایضہ عورت کے ساتہہ کہانا کہانا یا اوس سے ملکر بیٹہنا درست ہے **عن** انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امرأۃ اخرجوھا من البیوت ولم یواکلوھا ولم یشاربوھا ولم یجامعوھا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ ویسالونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوھن فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ھذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحھن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ھدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارھما فسقاھما فظننا انہ لم یجد علیہما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہود کی عورتون مین جب کسی کو حیض آتا اوسکو گہر سے نکال باہر کرتے نہ اوسکو ساتہہ کہلاتے نہ ساتہہ پلاتے نہ اوسکے ساتہہ ایک گہر مین رہتے لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوال کیا اوس وقت اللہ جل جلالہ نے یہ آیتین اتارین پوچہتے ہین تجہسے لوگ حیض کو تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض مین اور مت جماع کرو ان سے جبتک وہ پاک ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکے ساتہہ رہو ایک گہر مین اور سب کام کرو (یعنی ساتہہ کہاؤ پیو بیٹہو اٹہو پیار مساس کرو) سوا جماع کے یہود نے یہ سنکر کہا یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی امر نہ چہوڑے جسمین ہمارا خلاف نکرے اتنے مین اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ یہود ایسی ایسی باتین کرتے ہین اگر فرمایئے تو ہم حایضہ عورتون کے ساتہہ جماع کیا کرین یہ سنکر رسول اللہ صلعم کا چہرۂ مبارک متغیر ہوا (آپ کو غصہ اس بات پر آیا کہ تحصیل مخالفت ساتہہ ارتکاب معصیت کے جایز نہین ہے) ہمکو گمان ہوا شاید آپ کو ان دونو آدمیون پر غصہ آیا بعد اوسکے وہ دونون چل نکلے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہین سے دودہ کا ہدیہ آیا آپ نے اونکو بلا بہیجا اور دودہ پلایا جب ہمکو معلوم ہوا آپ کا غصہ اون پر نہ تہا **عن** عایشۃ قالت کنت اتعرق العظم وانا حایض فاعطیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فیضع فمه فی الموضع الذی فیه وضعت واشرب الشراب فاناوله فیضع فمه فی الموضع الذی کنت اشرب منه ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے مین ہڈی چوستی تہی حیض کی حالت مین پہر مین اوس ہڈی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ بہی اپنا موںہہ اوس ہڈی مین اوسی مقام پر لگاتے جہان مین نے لگایا تہا اور مین پانی پیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اپنا موںہہ اوسی جگہہ رکہکر پیتے جہان سے مین نے پیا تہا عن عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع راسه فی حجری فیقراء وانا حایض ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود مین رکہکر (قران شریف) پڑہتے اور مین حایضہ ہوتی

## باب الحایض تناول من المسجد

حایضہ عورت مسجد مین سے کوئی چیز اوٹہالے باہر رہکر تو درست ہی عن عایشة قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرة من المسجد فقلت انی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حیضتك لیست فی یدك ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے کہا مسجد سے بوریا نماز پڑہنے کا اوٹہالے مین نے کہا مین حایضہ ہون آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتہہ مین نہین ہے

## باب فی الحایض لا تقضی الصلوٰة

حایضہ عورت کو بعد پاک ہونے کے نماز کی قضا پڑہنا نہ چاہیے عن معاذة ان امراة سالت عایشة اتقضی الحایض الصلاة فقالت احرورية انت لقد کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا نقضی ولا نؤمر بالقضاء ترجمہ معاذہ سے روایت ہے ایک عورت نے پوچہا حضرت عایشہ سے کیا حایضہ نماز کی قضا کرے انہون نے کہا کیا تو حروریہ ہے ف حروریہ ایک قوم ہے خوارج مین سے اونکی نزدیک حایضہ کو قضا نماز کی لازم آتی ہے منسوب ہین حرورا کیطرف جو ایک موضع ہی قریب کوفے کے اونکا سردار وصم خارجی تہا حضرت علی نے اون کا مقابلہ کیا۔ کرمانی ت ہم کو حیض آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم قضا نہین کرتے تہے نماز کی نہ ہمکو حکم ہوتا تہا قضا کا دوسری روایت مین یون ہے ہمکو حکم ہوتا تہا روزون کے قضا کرنے کا نہ نماز کے قضا کرنے کا

## باب فی اتیان الحایض

حیض مین جماع کرنیکا کفارہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یاتی امراته وهی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی عورت سے حالت حیض مین وہ شخص ایک دینار صدقہ کرے یا آدہا دینار عن ابن عباس قال اذا اصابها فی اول الدم فدینار واذا اصابها فی انقطاع الدم فنصف دینار ترجمہ ابن عباس نے کہا جب جماع کرے حیض کے شروع مین (جب خون بہت آتا ہو) تو ایک

دینار صدقہ دیوے اور جب جماع کرے حیض بند ہونے وقت تو آدھا دینار صدقہ دیوے **ف** یہ عبداللہ بن عباس نے پہلی حدیث کی تفسیر بیان کی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الرجل باھلہ وھی حایض فلیتصدق بنصف دینار **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص صحبت کرے اپنی عورت سے حیض میں تو آدھا دینار صدقہ کرے۔ کہا ابوداؤد نے علی بن بذیمہ نے مقسم سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور یہہ معضل ہے **ف** کیونکہ دو راوی ساقط ہو گئے ہیں ایک مقسم دوسرے ابن عباس **باب** فی الرجل یصیب منہا مادون الجماع جماع کے سوا اور سب کام حایضہ سے کرسکتا ہے **عن** میمونة قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یباشر المرأة من نسائه وھی حائض اذا کان علیھا ازار الی نصف الفخذین او الرکبتین تحتجز به **ترجمہ** حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں سے مباشرت کرتے تھے (یعنی اختلاط اور مساس وغیرہ) اور وہ حایضہ ہوتیں تھیں۔ جب ایک تہ بند باندھ لیتی تھیں نصف رانوں تک یا گھٹنوں تک آڑ کر لیتی تھیں اوس سے **عن** عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر احدانا اذا کانت حائضا ان تتزر ثم یضاجعھا زوجھا وقال مرة یباشرھا **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی تو اوسکو حکم کرتے تہ بند باندھنے کا پھر اوسکے ساتھ لیٹنے اور مباشرت کرنے کی اوسکے خاوند کو اجازت دیتے **عن** عایشة تقول کنت انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد وانا حایض طامث فان اصابہ منی شئ غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ وان اصاب تعنی ثوبہ منہ شئ غسل مکانہ ولم یعدہ ثم صلی فیہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں رات کو رہا کرتے اور میں حیض سے تھی اگر میرا خون آپ کے بدن میں لگ جاتا تو آپ صرف اوسی مقام کو دھو ڈالتے پھر نماز پڑھتے اور اگر کپڑے میں آپ کے لگ جاتا تو آپ اوسی جگہہ کو فقط دھو کر پھر اوسی کپڑے میں نماز پڑھتے **عن** عمارة بن غراب قال ان عمة له حدثته انها سالت عایشة قالت احدنا تحیض ولیس لھا ولزوجھا الا فراش واحد قالت اخبرك بما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل فمضی الی مسجدہ تعنی مسجد بیتہ فلم ینصرف حتی غلبتنی عینی واوجعہ البرد فقال ادنی منی فقلت انی حائض فقال وان اکشفی عن فخذیك فکشفت فخذی فوضع خدہ وصدرہ علی فخذی وحنیت علیہ حتی دفئ ونام **ترجمہ** عمارہ بن غراب کی پھوپھی نے حضرت ام المومنین عایشہ رض سے پوچھا ہم میں سے کسیکو

حیض آتا ہو اور اوسکے پاس جو رو اور خاوند کیلئے ایک ہی بچھونا ہوتا ہو وہ کیا کرے حضرت عایشہ نے کہا مین تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال سناتی ہون آپ گہر مین تشریف لائے اور نماز پڑہنے کی جگہہ مین چلے گئے پھر آپ فارغ نہین ہوئے یہان تک کہ مین اونگھنے لگی اور آپ کو سردی نے ستایا آپنے فرمایا میرے پاس آ اور مین حایضہ تھی (حب آئی) تو آپ نے فرمایا اپنی رانین کہول مین نے اپنی ران کہولی آپنے اپنا مونہہ اور سینہ میری ران پر رکھہ دیا اور مین اوپر سے آپ پر جھک گئی یہانتک کہ آپ گرم ہوگئے اور سو رہے **عن** عایشۃ انہا قالت کنت اذا حضت نزلت عن المثال علی الحصیر فلم نقرب رسول اللہ صلی اللہ ولم ندن منہ حتی نطھر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رض سے روایت ہے مین جب حایضہ ہوتی تو فرش پر سے بوریئے پر چلی آتی پھر ہم آپ سے نزدیک نہ ہوتی جبتک پاک نہ ہوتی **عن** بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ارادہ من الحایض شیئا القی علی فرجہا ثوبا **ترجمہ** بعض بی بیون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے آپ جب بی بی سے حالت حیض مین کچھہ کرنا چاہتے (یعنی مساس وغیرہ) تو اوسکے فرج پر ایک کپڑا ڈالدیتے **عن** عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا فی فوح حیضنا ان نتزر ثم یباشرنا وایکم یملک اربہ کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یملک اربہ **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے حیض کے شروع مین جب شدت ہوتی تھی تہ بند باندہنے کا پھر ہمسے مباشرت کرتے تھے اور تم مین سے کون اپنی شہوت کا مالک ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش کا اختیار رکھتے تھے **ف** اس مین اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ جوان مرد کو جو اپنے روکنے پر قادر نہو حایضہ سے مباشرت کرنا بہتر نہین ہے ایسا نہو ندرک سکے **باب** فی المراۃ تستحاض و من قال تدع الصلوۃ فی عدۃ الایام التی کانت تحیض استحاضہ کا بیان اور مستحاضہ کو ایام حیض مین نماز مین چھوڑ دینے کا بیان **ف** استحاضہ وہ خون ہے جو بند نہو ہمیشہ آیا کرے جو عورت اس بیماری مین مبتلا ہو اوسکو چاہیئے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق حیض کے دنون مین نماز ترک کرے پھر پڑہا کرے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امراۃ کانت تہراق الدماء علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتت لہا ام سلمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدۃ اللیالی والایام التی کانت تحیضہن من الشہر قبل ان یصیبہا الذی اصابہا فلتترک الصلوۃ قدر ذلک من الشہر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل **ترجمہ** حضرت ام سلمہ سے روایت ہے ایک عورت کا خون بہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یعنی استحاضہ ہوگیا تہا) حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا اوسکو چاہیئے کہ قبل اس بیماری کے ہر مہینے مین جتنے دن اور

رات اوسکو حیض آیا کرتا تہا اوسکو شمار کرلے اوتنے دنون ہر مہینے مین نماز چہوڑ دیا کرے جب وہ دن گذر جاوین
توغسل کرے پہر لنگوٹ باندہے ایک کپڑے کا اور نماز پڑہے **ف** اب نماز پڑہتے مین جو خون نکلیگا اوس
سے نہ وضو ٹوٹیگا نہ نماز جاویگی — دوسری روایت مین ہے جب وہ دن گذر جاوین اور نماز کا وقت آوے تو
غسل کرے **عن** عایشة انہا قالت ان ام حبیبة سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدم فقالت
عایشة رایت مرکنہا ملان دما فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امکثی قدر ما کانت تحبسك
حیضتك ثم اغتسلی **ترجمہ** حضرت عایشہ رض سے روایت ہے ام حبیبہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے خون آنے کا حضرت عایشہ نے کہا مین نے اونکے پانی کا برتن خون سے بہرا ہوا دیکہا (یعنی اس
کثرت سے خون آتا ہے کبہی بند نہین ہوتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنون تک تجہے
حیض نماز سے روکتا تہا اوتنے دنون تک رکی رہ پہر غسل کر ڈال **عن** فاطمة بنت ابی حبیش انہا سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت الیہ الدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلك عرق
فانظری اذا اتی قرؤك فلا تصلی فاذا مر قرؤك فتطہری ثم صلی ما بین القرء الی القرء **ترجمہ**
فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خون آنے کی شکایت کی آپنے فرمایا یہہ ایک رگ ہے
**ف** یعنی یہہ خون حیض کا نہین ہے بلکہ کوئی رگ کہل گئی ہے اوسمین سے آتا ہے **ف** تو دیکہا کر
جب تیرے حیض کے دن آوین نماز مت پڑہ پہر جب حیض کے دن گذر جاوین پاک ہوجا (یعنی غسل کر) پہر
نماز پڑہا کر دوسرے حیض تک **عن** عروة بن الزبیر قال حدثتنی فاطمة بنت ابی حبیش انہا امرت
اسماء او اسماء حدثتنی انہا امرتہا فاطمة بنت ابی حبیش ان تسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فامرہا ان تقعد الایام التی کانت تقعد ثم تغتسل **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ فاطمہ
بنت ابی حبیش نے مجہسے حدیث بیان کی انہون نے حکم کیا اسما بنت ابی بکر کو یا اسما نے مجہسے حدیث بیان کی
اونکو حکم کیا تہا فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہنے کا آپنے حکم فرمایا کہ جتنے دن پہلے
حیض کے لیے بیٹہتی تہی اب بہی بیٹہے بعد اوسکے غسل کر لیوے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو قتادہ
نے عروہ بن الزبیر سے انہون نے زینب بنت ام سلمہ سے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہو گیا آپنے
حکم کیا ایام حیض مین نماز چہوڑ دینے کا پہر غسل کرنے کا اور نماز پڑہنے کا کہا
ابو داؤد نے ابن عیینہ نے زہری کی روایت مین انہون نے عمرہ سے اونہون نے
عایشہ سے اتنا زیادہ کیا کہ ام حبیبہ کو استحاضہ تہا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچہا آپ نے حکم کیا نماز چہوڑ دینے کا حیض کے دنون مین کہا ابو داؤد نے

یہہ وہم ہے سفیان بن عیینہ سے اور یہہ عبارت اور حفاظ کی روایتون مین زہری سے نہین ہی مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت مین اور حمیدی نے اس حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا اوسمین یہہ نہین ہے کہ نماز چھوڑ دے ایام حیض مین اور قمیر بنت عمرو مسروق کی بی بی نے حضرت عایشہ سے روایت کیا مستحاضہ نماز چھوڑ دے ایام حیض مین پھر غسل کرے اور عبدالرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا نماز چھوڑ دینے کا ایام حیض مین اور ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا آخر حدیث تک اور شریک نے ابو الیقظان سے انہون نے عدی بن ثابت سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑھے اور علا بن مسیب نے حکم سے روایت کیا انہون نے ابی جعفر سے کہ سودہ کو استحاضہ ہوا آپ نے اونکو حکم کیا جب ایام حیض گذر گئی غسل کرینگا اور نماز پڑھینگا اور سعید بن جبیر نے علی اور ابن عباس سے روایت کیا کہ مستحاضہ اپنی ایام حیض مین بیٹھی رہے (یعنی نماز نہ پڑھی) اور ایسا ہی روایت کیا عمار مولی بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے ابن عباس سے اور ایسا ہی روایت کیا اوسکو معقل خثعمی نے حضرت علی سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبی نے قمیر مسروق کی جورو سے انہون نے حضرت عایشہ سے کہا ابو داود نے یہی قول ہے حسن اور سعید بن المسیب اور عطا اور مکحول اور ابراہیم اور سالم اور قاسم کا کہ مستحاضہ اپنے ایام حیض مین نماز چھوڑ دیوے کہا ابو داؤد نے قتادہ نے عروہ سے نہین سنا عن عائشۃ ان فاطمۃ بنت ابی حبیش جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ استحاض فلا اطہر افادع الصلاۃ قال انما ذلک عرق ولیست بالحیضۃ فاذا اقبلت الحیضۃ فدعی الصلاۃ واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلی ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین ایک عورت ہون مستحاضہ کبھی پاک نہین ہوتی کیا مین نماز چھوڑ دون آپ نے فرمایا یہہ ایک رگ ہے اور حیض نہین ہے جب حیض آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب حیض کے دن نکل جاوین تو خون دھو کر نماز پڑھ دوسری روایت مین جب حیض کے دن آوے تو نماز چھوڑ دے پھر جب اوس قدر دن اندازہ سے گذر جاوین تو خون دھو ڈال اور نماز پڑھ عن بہیۃ قالت سمعت امراۃ تسال عائشۃ عن امراۃ فسد حیضہا واہریقت دما فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آمرہا فلتنظر قدر ما کانت تحیض فی کل شہر وحیضہا مستقیم فلتعتد بقدر ذلک الایام ثم لتدع الصلاۃ فیہن او بقدرہن ثم لتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصلی ترجمہ ایک عورت نے حضرت عایشہ سے پوچھا جس عورت کا خون بگڑ جاوے اور برابر جاری رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا تم

تم اسکو حکم کرو اتنے دنون کو شمار کرے جتنے دنون اسکو ہر مہینے مین حیض آتا تہا جب حیض اسکا درست تہا پہر اُتنے دن تک انتظار کرے اور نماز چہوڑ دے اُن دنون مین بعد اُس کے غسل کرے اور ایک لنگوٹ باندہ کر نماز پڑہے عن عائشة قالت ان ام حبيبة بنت جحش ختنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحت عبد الرحمن بن عوف استحيضت سبع سنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه ليست بالحيضة ولكن هذا عرق فاغتسلي وصلي ترجمہ حضرت ام المومنین عایشہ رض سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی (زینب بنت جحش ام المومنین کی بہن) عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین اُنکو استحاضہ رہا سات برس تک آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہے مگر ایک رگ ہے تو غسل کر اور نماز پڑہ کہا ابوداود دوسری روایت مین یون ہے جب حیض آوے تو نماز چہوڑ دے پہر جب چلا جاوے تو غسل کر اور نماز پڑہ لیکن اِس عبارت کو سوا اوزاعی کے اور کسی نے اصحاب زہری مین سے نہین کہا البتہ ابن عیینہ نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نماز چہوڑ دے حیض کے دنون مین مگر یہہ وہم ہے ابن عیینہ کا انتہی مختصرا عن فاطمة بنت ابي حبيش انها كانت تستحاض فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان دم الحيضة فانه دم اسود يعرف فاذا كان ذلك فامسكي عن الصلوة فاذا كان الاخر فتوضئي وصلي فانما هو عرق ترجمہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہو گیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا جب حیض کا خون آوے اُس کی پہچان یہ ہے وہ سیاہ ہوتا ہے تو نماز چہوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ وہ ایک رگ سے آتا ہے کہا ابوداؤد نے کہا محمد بن مثنی نے پہلے اِس حدیث کو ابن ابی عدی نے اپنی کتاب سے بیان کیا پہر حفظ بیان کیا محمد بن عمرو سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عایشہ سے مانند اسکے کہا ابوداؤد نے انس بن سیرین نے ابن عباس سے روایت کیا مستحاضہ مین اذا رات الدم البحراني فلا تصلي واذا رات الطهر ولو ساعة فلتغتسل وتصلي یعنی جب خون دیکہے نہایت سرخ کثرت سے تو نماز نہ پڑہے اور جب پاکی دیکہے اگرچہ ایک ساعت ہو تو غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ مکحول نے کہا عورتون پر حیض چہپا نہین رہتا حیض کا خون غلیظ اور سیاہ ہوتا ہے جب سیاہی اور غلظت موقوف ہو جاوے اور زردی اور رقت آجاوے تو وہ مستحاضہ ہے غسل کرے اور نماز پڑہے ۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے روایت کیا اُنہون نے قعقاع بن حکیم سے اُنہون نے سعید بن المسیب سے کہ مستحاضہ کو جب حیض آوے

نماز چھوڑ دے جب موقوف ہو جاوے تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور سمی وغیرہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ ایام حیض مین بیٹھی رہے ایسا ہی روایت کیا حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے انہون نے سعید بن المسیب سے۔ کہا ابوداؤد نے روایت کیا یونس نے حسن سے کہ جب حائضہ کا خون بہتا چلا جاوے حیض سے ایک دن یا دو دن زیادہ تک تو وہ مستحاضہ ہے اور تیمی نے قتادہ سے روایت کیا جب حیض سے پانچ دن بڑھ جاوے تو وہ نماز پڑھے کہا تیمی نے مین پانچ دن سے کم کرنے لگا یہان تک کہ دو دن تک پہنچا قتادہ نے کہا جب دو دن بڑھے تو وہ حیض ہی مین شمار کیا جاویگا اور محمد بن سیرین سے اسکا سوال ہوا اونہون نے کہا عورتین اسکو خوب جانتی ہین عن حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله اني امرأة استحاض حيضة كثيرة شديدة فما ترى فيها قد منعتني الصلاة والصوم فقال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا فقالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سآمرك بامرين ايهما فعلت اجزاء عنك من الاخر وان قويت عليهما فانت اعلم فقال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي حتى اذا رايت انك قد طهرت واستنقاءت فصلي ثلاثا وعشرين ليلة او اربعا وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخري الظهر وتعجلي العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلاتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلاتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي۔ **ترجمہ** حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ مجھے بہت سخت استحاضہ تہا تو آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ پوچھون مین ان سے اور خبر دون مین انکو تو آنحضرت مجھکو میری بہن کے گھر مین ملے جنکا نام زینب بنت جحش تہا پہر مینے کہا اے رسول خدا کے مجھے بہت سخت استحاضہ ہوتا ہے تو آپ کیا حکم کرتے ہین مجھے تو اس نے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے آپ نے فرمایا مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے تو روئی رکھا کر وہ خون سکہا دیتی ہے حمنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بہت خون آتا ہے آپ نے فرمایا تو کپڑا رکھا کر

حمنہ نے کہا اِس سے بھی کچھہ نہین ہوتا میرا خون تو پانی کی طرح بہتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا مین تجھہ کو دو کامون کا حکم کرتا ہون اُن مین سے جو تو کرلیوے کافی ہے اور جو دونون کرسکے تو تجھے اپنا حال خوب معلوم ہے آپ نے فرمایا یہہ ایک لات ہے شیطان کی لاتون مین سے **ف** یعنی اسکے سبب سے شیطان تیری طہارت اور نماز مین فساد ڈالتا ہے اور ضرر پہنچاتا ہے **ت** تو چھہ دن یا سات دن اپنی حیض کے ٹھہرا جتنے خدا کے علم مین ہون **ف** شاید وہ اپنے عادات کے دن بہول گئی ہون گی یا اُنکو شک ہوگیا ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے جو دن زیادہ مروج ہین ٹھہرا دیئے اکثر عورتون کی عادت چھہ سات دن ہوتی ہے بلاد عرب مین اور بلاد ہند مین مختلف ہے جنوبی ہندوستان مین اکثر عادت پانچ چار روز کی ہوتی ہے اور شمالی غربی مین چھہ سات روز کی اِس سے کم وبیش بھی ہوتا ہے **ت** پھر غسل کرے جب تو سمجھے مین پاک اور صاف ہوگئی تو تئیس رات دن (اگر عادت سات روز قرار پائے یا چاند اونتیس کا ہو) یا چوبیس رات دن (اگر عادت چھہ روز قرار پائے اور چاند تیس کا ہو) نماز پڑھ اور روزے رکھہ یہ تجھکو کافی ہے اسیطرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے اور عورتون کو حیض آتا ہے اور پاک ہوتی ہین اگر تجھہ سے ہوسکے ظہر مین دیر کر اور عصر مین جلدی کر تو ایک غسل کرکے دونو نمازین پڑھ لے ظہر اور عصر اور دیر کر مغرب مین اور جلدی کر عشا مین پھر غسل کر اور جمع کر دونون نمازون کو پھر غسل کر فجر کے واسطے اور روزہ رکھہ اور اگر تجھے طاقت ہو تو ایسا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے بہت پسند ہے **ف** کیونکہ یہہ آسان ہے اس مین دو نمازین ایک غسل مین ادا ہوجاتی ہین برخلاف امر اول کے اسمین حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرکے پھر ہر نماز کے لئے غسل کرنا ہوتا ہے تو ایک دن ایک رات مین پانچ غسل ہوئے اور امر ثانی مین تین ہی غسل ہوئے بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے لیکن اسمین بڑی دشواری ہے آسان یہہ مذہب ہے کہ حیض سے پاک ہوتے وقت غسل کرلے پھر ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے اور اس سے بھی یہہ آسان ہے کہ ایک وضو سے ظہر اور عصر پڑھ لیا کرے اور دوسرے وضو سے مغرب اور عشا ادا کیا کرے جمع کرے ظہر عصر اور مغرب عشا مین اور فجر کے لئے ایک وضو کیا کرے۔ کہا ابو داؤد نے اِس حدیث کو عمرو بن ثابت نے ابن عقیل سے روایت کیا اُس مین ہے کہ حمنہ نے کہا یہہ امر مجھے بہت پسند ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

## باب ما روی ان المستحاضة تغتسل لکل صلوٰة

مستحاضہ کو ہر نماز کے لئے غسل کرنیکا بیان **عن** عائشة زوج النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ

وسلم ان ام حبیبة بنت جحش ختنة رسول الله صلی الله علیه وسلم وتحت
عبد الرحمن بن عوف استحیضت سبع سنین فاستفتت رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی ذلك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان هذه لیست بالحیضة ولکن هذا عرق
فاغتسلی وصلی قالت عایشة فکانت تغتسل فی مرکن فی حجرة اختها زینب بنت جحش
حتی تعلو حمرة الدم الماء **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی کو جو عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تہین سات برس تک
استحاضہ آیا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین پوچہا آپنے فرمایا یہہ حیض نہین ہی
ایک رگ کہل گئی ہے تو غسل کیا کر اور نماز پڑہا کر حضرت عایشہ کہتی ہین وہ غسل کرتی تہین ایک بڑے
کونڈے مین اپنی بہن زینب بنت جحش کے حجرے مین اور خون کی سرخی پانی کے اوپر آجاتے
دوسری روایت مین ہے قالت عایشة فکانت تغتسل لکل صلوة کہا حضرت عایشہ نے وہ
غسل کیا کرتی تہین ہر نماز کے واسطے تیسری روایت مین بہی ایسا ہی ہے ابن عیینہ نے بہی ایسا
ہی روایت کیا مگر اسمین یہہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے واسطے غسل کرنیکا
انکو حکم دیا **عن** عایشة ان ام حبیبة استحیضت سبع سنین فامرها رسول الله صلی
الله علیه وسلم ان تغتسل فکانت تغتسل لکل صلوة **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت
ہے کہ ام حبیبہ کو استحاضہ آیا سات برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا غسل کرنیکا
وہ غسل کرتی تہین ہر نماز کے لئے **عن** عایشة ان ام حبیبة بنت جحش استحیضت فی عهد
رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها بالغسل لکل صلاة وساق الحدیث **ترجمہ**
حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مین رسول اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ہر نماز کے واسطے غسل کرنیکا اور بیان کیا آخر حدیث تک۔
کہا ابوداود نے روایت کیا اسکو ابوالولید طیالسی نے پر مین نے ان سے نہین سنا اونہون نے
سلیمان بن کثیر سے انہون نے زہری سے انہون نے عروہ سے اونہون نے عایشہ سے کہا
استحاضہ ہوا زینب بنت جحش کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا غسل کر ہر نماز کیواسطے اور
بیان کیا حدیث کو۔ کہا ابوداود نے روایت کیا اسکو عبد الصمد نے سلیمان بن کثیر سے اس مین ہے
کہ وضو کر واسطے ہر نماز کے مگر یہہ وہم ہے عبد الصمد سے اور صحیح ابوالولید کی روایت ہے یعنی غسل کرنا
واسطے ہر نماز کے **عن** یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة قال اخبرتنی زینب بنت ابی سلمة ان امراة کا

تهراق الدم وكانت تحت عبد الرحمن بن عوف ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرها ان تغتسل عند كل صلاة وتصلي واخبرني ان ام بكر اخبرته ان عايشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المراة ترى ما يريبها بعد الطهر انما هي او قال انما هو عرق او قال عروق **ترجمہ** يحيى بن كثير سے روايت ہے انہون نے سنا ابو سلمہ سے انہون نے کہا خبر دی مجھکو زينب بنت ابي سلمہ نے کہ ايک عورت کا خون بہا کرتا تہا اور وہ عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مين تہين تو رسول الله صلى الله عليه وسلم نے انکو ہر ايک نماز کے لئے غسل کرنے کا اور غسل کرکے نماز پڑہنے کا حکم ديا يحيى بن ابي کثير نے کہا مجھے خبر دی ابو سلمہ نے کہا خبر دی مجھکو ام بکر نے کہ حضرت عايشہ نے کہا رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا اس عورت کو جب وہ شک مين پڑے بعد طہر کے (يعني حيض کے ايام گذر جانيکے بعد پہر جو خون آوے) وہ ايک رگ ہے يا رگين ہين۔ کہا ابو داؤد نے ابن عقيل کے حديث مين دو امر جنہين رسول الله صلى الله عليه وسلم نے اختيار ديا تہا) يہہ تہي کہ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کرے نہين تو جمع کرلے جيسے قاسم نے اپني حديث مين ذکر کيا ہے اور يہ قول مروی ہے سعيد ابن جبير سے اونہون نے حضرت علي اور ابن عباس سے روايت کيا

**باب** من قال تجمع بين الصلوتين وتغتسل لهما غسلا مستحاضہ دو نمازون کو جمع کرے ايک غسل سے

**عن** عايشة قالت استحيضت امراة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرت ان تعجل العصر وتؤخر الظهر وتغتسل لهما غسلا وان تؤخر المغرب وتعجل العشاء وتغتسل لهما غسلا وتغتسل لصلاة الصبح غسلا فقلت لعبد الرحمن اعن النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا احدثك عن النبي صلى الله عليه وسلم بشئ **ترجمہ** حضرت عايشہ سے روايت ہے ايک عورت کو استحاضہ ہوا رسول الله صلى الله عليه وسلم کے زمانہ مين اسکو حکم ہوا کہ عصر کی نماز جلدی پڑہے اور ظہر کی نماز مين دير کرے اور دونون نمازون کے لئے ايک غسل کرلے اور دير کرے مغرب مين اور جلدی کرے عشا مين اور دونون کے لئے ايک غسل کرے اور صبح کی نماز کے لئے ايک غسل کرے شعبہ نے کہا مين نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا کيا يہ نبي صلى الله عليه وسلم سے نقل کرتے ہو اونہون نے کہا مين رسول الله صلى الله عليه وسلم سے نہين نقل کرتا

**ف** يعني مين يہ نہين کہتا کہ رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ايسا حکم کيا تہا مگر آپ کے زمانہ مين اس عورت کو ايسا حکم ہوا تہا ايک نسخہ مين يہ ہے کہ مين تجہے رسول الله صلى الله عليه وسلم کی حديث سنا نا چہوڑ رہا ہون

لا احدثك عن النبي [illegible]

عایشة قالت ان سھلة بنت سھیل استحیضت فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھا ان تغتسل عند کل صلاة فلما جھدھا ذلک امرھا ان تجمع بین الظھر والعصر بغسل والمغرب والعشاء بغسل وتغتسل للصبح **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین آپ نے حکم کیا غسل کرنیکا ہر نماز کے واسطے جب یہہ اون پر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کرنیکا ظہر اور عصر مین ایک غسل سے اور مغرب عشا مین ایک غسل سے اور فجر کے لئے ایک غسل کرنیکا **عن** اسماء بنت عمیس قالت قلت یا رسول اللہ ان فاطمة بنت ابی حبیش استحیضت منذ کذا وکذا فلم تصل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ان ھذا من الشیطان لتجلس فی مرکن فاذا رات صفرة فوق الماء فلتغتسل للظھر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتتوضأ فیما بین ذلک **ترجمہ** اسما بنت عمیس سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ ہوگیا ہے اتنی مدت سے اوس نے نماز ہی نہین پڑہی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو شیطان کی شرسے ہے ایک تہالی مین بیٹہہ جاوے جب پانی پر زردی دیکہے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب عشا کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اسکے درمیان مین وضو کرتی رہے **کہا** ابوداؤد نے اسکو مجاہد نے روایت کیا ابن عباس سے جب غسل اسپر دشوار ہوا تو آپ نے حکم کیا جمع کا کہا ابوداؤد نے روایت کیا اسکو ابراہیم نے ابن عباس سے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور عبداللہ بن شداد کا **باب** من قال تغتسل من طھر الی طھر مستحاضہ جب حیض سے پاک ہو تو غسل کرے پہر جب حیض سے پاک ہو غسل کرے بیچ مین ہر نماز کیواسطے وضو کرلیا کرے **عن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المستحاضة تدع الصلاة ایام اقرائھا ثم تغتسل وتصلی والوضوء عند کل صلوة **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا اونہون نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا نماز چہوڑ دیوے ایام حیض مین پہر غسل کرے اور نماز پڑہے اور وضو کیا کرے ہر نماز کے واسطے **کہا** ابوداؤد نے زیادہ کیا عثمان نے روزہ رکہے اور نماز پڑہے **عن** عایشة قالت جاءت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر خبرھا وقال ثم اغتسلی ثم توضئ لکل صلاة وصلی **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ فاطمہ

بنت ابی حبیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین پھر اُن کا حال بیان کیا آپ نے حکم کیا غسل کر پھر وضو کیا کر ہر نماز کیواسطے اور نماز پڑہا کر **عن** عایشة فی المستحاضة تغتسل یعنی مرة واحدة ثم توضا الی ایام اقرائها **ترجمہ** حضرت عایشہ نے مستحاضہ کے حق مین فرمایا ایک بار غسل کرے (حیض سے پاک ہوتے وقت) پہر وضو کیا کرے دوسرے حیض تک **عن** عایشة مثله **ترجمہ** حضرت عایشہ سے ایسا ہی مروی ہے۔ کہا ابوداؤد نے عدی بن ثابت کی حدیث اور یہ حدیثین عایشہ رض کی سب ضعیف ہین مگر تین روایتین صحیح ہین ایک قمیر کی حضرت عایشہ سے اور ایک عمار مولی بنی ہاشم کی ابن عباس سے ہے اور ایک ہشام بن عروہ کی اپنے باپ عروہ سے وہ سب موقوف ہین اُسمین وضو ہے ہر نماز کے واسطے اور پہر قمیر نے حضرت عایشہ سے ہر روز غسل کرنا بہی روایت کیا ہے اور ابن عباس سے بہی غسل معروف ہے انتہی مختصراً **باب** من قال المستحاضة تغتسل من ظهر الی ظهر مستحاضہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے دوسری ظہر تک بیچ بین وضو کیا کرے **عن** سمی مولی ابی بکران القعقاع وزید بن اسلم ارسلاه الی سعید بن المسیب یسالہ کیف تغتسل المستحاضة فقال تغتسل من ظهر الی ظهر وتوضاء لکل صلوة فان غلبها الدم استثفرت بثوب **ترجمہ** قعقاع اور زید بن اسلم نے سمی کو بہیجا سعید بن المسیب پاس مستحاضہ کیونکر غسل کرے پوچہنے کو سعید نے کہا غسل کرے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک اور وضو کرے ہر نماز کے واسطے اگر خون بہت آوے تو لنگوٹ باندہ لے ایک کپڑے کا۔ کہا ابوداؤد نے ابن عمر اور انس بن مالک سے یون ہی مروی ہے غسل کرے ظہر سے دوسری ظہر تک اور ایسا ہی روایت کیا داؤد اور عاصم نے شعبی سے اُنہون نے ایک عورت سے اونہون نے قمیر سے اُنہون نے عایشہ سے مگر داؤد نے ہر روز غسل کہا ہے اور عاصم نے ہر ظہر یہ۔ یہی مذہب ہے سالم بن عبداللہ اور حسن اور عطا کا اور کہا مالک نے مین سمجھتا ہون سعید بن المسیب کی حدیث یون ہوگی غسل کرے ایک طہر سے دوسری طہر تک لوگون نے اسکو ظہر کر ڈالا اور اسمین وہم ہوگیا مسور بن عبدالملک نے من طہر الی طہر روایت کیا ہے اور کہا لوگون نے اسکو من ظہر الی ظہر کر ڈالا **باب** من قال تغتسل کل یوم مرة ولم یقل عند الظهر مستحاضہ ہر روز ایک بار غسل کیا کرے **عن** علی قال المستحاضة اذا انقضی حیضها اغتسلت کل یوم واتخذت صوفة فیها سمن او زیت **ترجمہ** حضرت علی نے کہا جب مستحاضہ کا حیض گذر جائے تو ہر روز غسل کیا کرے۔ اور ایک کپڑا گہی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ مین رکہہ لیوے **ف** کیونکہ

یہہ خون کو کم کریگا اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہی خون نکلنے کا نرم کردیگا **باب** من قال تغتسل بین الایام مستحاضہ غسل کیا کرے درمیان ایام کے **عن** محمد بن عثمان انہ سال القاسم بن محمد عن المستحاضۃ فقال تدع الصلاۃ ایام اقرائہا ثم تغتسل فتصلی ثم تغتسل فی الایام **ترجمہ** محمد بن عثمان نے قاسم بن محمد سے پوچھا مستحاضہ کو انہوں نے کہا ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور نماز پڑہے پھر غسل کرے ایام میں **باب** من قال توضاء لکل صلوۃ مستحاضہ ہر نماز کے واسطے وضو کر لیا کرے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا کانت تستحاض فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان دم الحیض فانہ دم اسود یعرف فاذا کان ذلک فامسکی عن الصلوۃ فاذا کان الآخر فتوضئی وصلی **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش کو استحاضہ آتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا جب حیض کا خون آوے وہ سیاہ ہوتا ہے پہچان پڑتا ہے تو نماز چھوڑ دے جب دوسری طرح کا خون آنے لگے تو وضو کر اور نماز پڑہ۔ شعبہ نے اس حدیث کو موقوفا روایت کیا ہے۔ **باب** من لم یذکر الوضوء الا عند الحدث مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضرور نہیں مگر جب کوئی حدث اور لاحق ہو تو وضو کرے **عن** علکرمۃ قال ان ام حبیبۃ بنت جحش استحیضت فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنتظر ایام اقرائہا ثم تغتسل وتصلی فان رات شیئا من ذالک توضأت وصلت **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی کہ ام حبیبہ بنت جحش کو استحاضہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا ایام حیض تک انتظار کرنیکا پہر غسل کر کر نماز پڑہنی کا اگر کوئی حدث دیکہے تو وضو کرے اور نماز پڑہے **عن** ربیعۃ انہ کان لا یری علی المستحاضۃ وضوءا عند کل صلاۃ الا ان یصیبہا حدث غیر دم فتوضأ **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہتے تہے مستحاضہ ہر نماز کے لئے وضو نہ کرے مگر جب اسکو کوئی اور حدث ہو جاوے سوا استحاضہ کے تو وضو کرے۔ کہا ابو داود نے مالک بن انس کا یہی قول ہے یہ مذہب سب سے زیادہ آسان اور سہل ہے **باب** فی المراۃ تری الصفرۃ والکدرۃ بعد الطہر عورت حیض سے پاک ہو جانیکے بعد زردی یا تیرگی دیکہے **عن** ام عطیۃ وکانت بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کنا لا نعد الکدرۃ والصفرۃ بعد الطہر شیئا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے اس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم زردی اور تیرگی کو حیض سے پاک ہو جانیکے بعد کچہہ نہ سمجہتے تہے **ف** یعنی حیض میں شمار نہ کرتے تہے **باب** المستحاضۃ

یغشاھا زوجھا استحاضہ سے اُسکا خاوند جماع کرسکتا ہے **عن** عکرمة قال کانت ام حبیبة تستحاض فکان زوجھا یغشاھا **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے ام حبیبہ مستحاضہ تہین اور خاوند اُن کے اُن سے صحبت کرتے تہے **عن** حمنة بنت جحش انھا کانت مستحاضة وکان زوجھا یجامعھا **ترجمہ** حمنہ بنت جحش مستحاضہ تہین اُن کے خاوند اُن سے جماع کرتے تہے ؛

**باب** ما جاء فی وقت النفساء نفاس کا (یعنی اُس خون کا جو زچگی کے بعد آتا ہے) بیان

**عن** ام سلمة قال کانت النفساء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقعد بعد نفاسھا اربعین یوما او اربعین لیلة وکنا نطلی علی وجوھنا الورس یعنی من الکلف **ترجمہ** ام سلمہ رضہ سے روایت ہو کہ نفاس والی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چالیس دن یا چالیس راتین زچگی کے بعد بیٹہی رہتی تہین اور ہم اپنے مونہہ پر ورس (ایک گہاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تہے چہائین کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمود ہوتی ہین گرمی کی وجہہ سے **عن** مسة الازدیة قالت حججت فدخلت علی ام سلمة فقلت یا ام المومنین ان سمرة بن جندب یامر النساء تقضین صلاة المحیض فقالت لا تقضین کانت المراة من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقعد فی النفاس اربعین لیلة لا یامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقضاء صلاة النفاس **ترجمہ** مسة الازدیہ سے روایت ہے مینے حج کیا تو ام سلمہ رضہ پاس گئی اور مینے کہا اے ام المومنین سمرہ بن جندب رضہ حکم کرتے ہین عورتون کو حیض کے نمازون کو قضا کرنیکا ام سلمہ نے کہا نہ قضا کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتون مین کوئی عورت بیٹہتی تہی نفاس مین چالیس راتون تک آپ اُسکو نماز قضا کرنیکا حکم نہ دیتے تہے **باب** الاغتسال من الحیض حیض کا خون کیونکر دہووے اور غسل حیض سے کیونکر کرے **عن** امیة بنت ابی الصلت عن امراة من بنی غفار قد سماھا لی قالت اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حقیبة رحلہ قالت فواللہ لنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصبح فاناخ ونزلت عن حقیبة رحلہ فاذا بھا دم منی وکانت اول حیضة حضتھا قالت فتقبضت الی الناقة واستحییت فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بی ورای الدم قال لعلک نفست قلت نعم قال فاصلحی من نفسک ثم خذی اناء من ماء فاطرحی فیہ ملحا ثم اغسلی ما اصاب الحقیبة من الدم ثم عودی لمرکبک قالت فلما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر رضخ لنا من الفیء قالت وکانت لا تطھر من حیضة الا جعلت فی طھورھا ملحا واوصت بہ ان یجعل فی غسلھا حین ماتت

**ترجمہ** امیہ بنت ابی صلت سے روایت ہے انہون نے ایک عورت سے سنا بنی غفار مین سے
(نام اسکا لیلی تہا یا آمنہ بی بی ابو ذر غفاری رضی کی) کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے اپنے پیچہے
اونٹ پر چڑہا لیا پالان کے حقیبے پر **ف** حقیبہ اسکو کہتے ہین جو اونٹ کے پیچہے پالان کے آخر
مین باندہ دیا جاوے اُسپر کوئی آدمی بیٹہ جاوے **ف** پہر قسم خدا کی آپ اُترے صبح کے وقت
جب اونٹ آپنے بٹہایا اور مین حقیبے پر سے اُتری تو اُسمین خون کا نشان پایا اور یہہ میرا پہلا حیض
تہا تو مین اونٹ سے لگ گئی اور شرم کرنے لگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حال دیکہا
اور خون بہی دیکہا تو فرمایا شاید تجہے حیض آگیا مین نے کہا ہان آپ نے فرمایا اپنے تئین درست کرلو
(یعنی کچہہ باندہ لے کہ خون باہر نہ نکلے) پہر ایک برتن پانی کا لیکر اُسمین نمک ملا اور حقیبے مین جو خون
بہر گیا ہے اُسکو دہو ڈال پہر اُسی جگہہ سوار ہو جا اُس عورت نے کہا جب آپ نے خیبر کو فتح کیا تو
ہم کو بہی ایک حصہ دیا مال غنیمت مین سے پہر وہ عورت جب حیض سے طہارت کیا کرتی تو پانی مین
نمک ڈالا کرتی اور جب مرنے لگی تو وصیت کر گئی کہ غسل کے پانی مین نمک ڈالنا **عن** عایشۃ
قالت دخلت اسماء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ کیف تغتسل
احدانا اذا طہرت من الحیض قال تاخذ سدرہا وماءہا فتوضأ ثم تغتسل رأسہا وتدلکہ
حتی یبلغ الماء اصول شعرہا ثم تفیض علی جسدہا ثم تاخذ فرصتہا فتطہر بہا
قالت یا رسول اللہ کیف اتطہر بہا قالت عایشۃ فعرفت الذی یکنی عنہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت لہا تتبعین بہا آثار الدم **ترجمہ** اسما بنت شکل انصاریہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور پوچہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیونکر غسل
کرے آپ نے فرمایا بیری ملا ہوا پانی لیکر پہلے وضو کرے پہر سر دہووے اور اسکو ملے یہانتک کہ
پانی بالون کے جڑہون تک پہنچ جاوے پہر اپنے سارے بدن پر پانی ڈالین پہر اپنا فرصہ لیکر
(فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا یا اونی کپڑے کا اُس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہین بعضون نے
اسکو قرصہ یا قرضہ بہی پڑہا ہے) اُس سے طہارت کرے اسماء نے کہا یا رسول اللہ کیونکر طہارت کرون
اُس سے حضرت عایشہ نے کہا مین سمجہہ گئی اُس مطلب کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے
کنائے کے طور پر کہا تہا مینے اُس سے کہدیا جہان جہان خون لگا ہو اُس سے صاف کر ڈال
(یعنی فرج کے اندر اُس کپڑے کو ڈال کر خون کی لگاوٹ کو صاف کر ڈال) **عن** عایشۃ انہا ذکرت
نساء الانصار فاثنت علیہن وقالت لہن معروفا وقالت دخلت امرأۃ منہن علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معناہ الا انہ قال فرصۃ ممسکۃ قال مسدد کان ابو عوانۃ یقول فرصۃ وکان ابو الاحوص یقول قرصۃ **ترجمہ** حضرت عایشہ نے انصاریون کی عورتونکا ذکر کیا تو اُن کی تعریف کی اور کہا انکا احسان ہے سب پر **ف** سارے جہان کی عورتون پر انہون نے دین کی بات مین شرم نہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے تکلف سب مسایل پوچہے اور تحقیق کئے اور اور عورتون کو بتلائے **ت** ایک عورت اُن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پہر وُہی حدیث بیان کی جو اوپر گذری مگر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ فرصہ ممسکہ یعنی فرصہ مشک لگا ہوا کہا مسدد نے ابو عوانہ نے فرصہ کہا اور ابو الاحوص نے قرصہ یعنی تہوڑا سا ٹکڑا

**عن** عایشۃ ان اسماء سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال فرصۃ ممسکۃ قالت کیف اتطہر بہا قال سبحان اللہ تطہری بہا واستتری بثوب وزاد وسألتہ عن الغسل من الجنابۃ فقال تاخذین ماءك فتطہرین احسن الطہور وابلغہ ثم تصبین علی راسك الماء ثم تدلکینہ حتی یبلغ شؤن راسك ثم تفیضین علیك الماء قال وقالت عایشۃ نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعہن الحیاء ان یسألن عن الدین و یتفقہن فیہ **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت شکل نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری پہر آپ نے فرمایا اپنا فرصہ لے جو مشک لگا ہو لے وہ بولی کیونکر طہارت کرون اُس سے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اُس سے پاک کر لے اور ایک کپڑا اوڑہانپ لے اِس روایت مین اتنا زیادہ ہے یعنے آپ سے پوچہا غسل جنابت کو آپ نے فرمایا پانی لے اور اچہی طرح طہارت کر عمدہ طور سے (یعنی اچہا وضو کر) پہر سر پر پانی ڈال پہر بالون کو مل یہانتک کہ مانگون مین پہنچ جاوے پہر اپنے بدن پر پانی ڈال حضرت عایشہ نے کہا کیا اچہی عورتین ہین انصار کی وہ مسئلہ دین کا سمجہنے اور پوچہنے مین شرم نہ کرتین تہین

## باب التیمم

تیمم کا بیان

**عن** عایشۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسید بن حضیر واناسا معہ فی طلب قلادۃ اضلتہا عایشۃ فحضرت الصلوۃ فصلوا بغیر وضوء فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلك لہ فانزلت آیۃ التیمم زاد ابن نفیل فقال لہا اسید بن حضیر یرحمك اللہ ما نزل بك امر تکرہینہ الا جعل اللہ للمسلمین ولك فیہ فرجا **ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور کئی لوگون کو انکے ساتہہ بہیجا مالا ڈہونڈہنے کو جو حضرت عایشہ نے گم کردی تہی تو نماز کا وقت آگیا لوگون نے نماز

پڑہی بغیر وضو کے **ف** اور بغیر تیمم کے اسواسطے کہ تیمم کی آیت ابہی تک اُتری نہین تہی
اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص نہ وضو کر سکے نہ تیمم وہ بلا طہارت نماز پڑہ لیوے چنانچہ بخاری
نے اس حدیث سے یہی استنباط کیا ہے **ف** پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا اُس وقت تیمم کی آیت اُتری ابن نفیل نے زیادہ کیا اسید بن حضیر نے حضرت عایشہ سے کہا
رحم کرے تم پر اللہ جب تمپر کوئی ایسا کام آن پڑتا ہے جسکو تم برا جانتے ہو اللہ تمہارے لئے اور مسلمانون
کے لئے اسمین بہلائی اور آسانی کرتا ہے **ف** دوسری روایت مین ہے پہر سب لوگ چلے تو وہ مالا
حضرت عایشہ کے اونٹ کے تلے سے نکلا **عن** عمار بن یاسر انهم تمسحوا وهم مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالصعيد لصلوة الفجر فضربوا باكفهم الصعيد ثم مسحوا وجوههم مسحة واحدة
ثم عادوا فضربوا باكفهم الصعيد مرة اخرى فمسحوا بايديهم كلها الى المناكب والاباط من
بطون ايديهم **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ صحابہ نے تیمم کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مٹی سے فجر کی نماز کے لئے تو پہلے اپنے ہتہیلیون کو مارا مٹی پر اور مونہہ پر پہیرا
ایک بار پہر دوبارہ مارا اور ہاتہون پر پہیرا مونڈہون اور بغلون تک ہتہیلیون سے **ف** شاید یہ
اوائل کا ہے جب تک صحابہ کو تیمم کی کیفیت حاصل نہین ہوئی تہی - دوسری روایت مین ہے قام
المسلمون فضربوا باكفهم التراب ولم يقبضوا من التراب شيئا فذكر نحوه مسلمان کہڑے
ہوئے اونہون نے اپنی ہتہیلیون کو مٹی پر مارا لیکن مٹی کو اُٹہایا نہین پہر ویسا ہی بیان کیا اور مونڈہون
اور بغلون کا ذکر نہین کیا ابن اللیث نے کہا مسح کیا ہاتہون کا کہنیون سے اوپر تک **عن** عمار
بن یاسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرس باولات الجيش ومعه عايشة فانقطع
عقد لها من جزع ظفار فحبس الناس ابتغاء عقدها ذلك حتى اضاء الفجر وليس مع الناس
ماء فتغيظ عليها ابو بكر وقال حبست الناس وليس معهم ماء فانزل الله تعالى على رسوله صلى الله
عليه وسلم رخصة التطهر بالصعيد الطيب فقام المسلمون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فضربوا
بايديهم الى الارض ثم رفعوا ايديهم ولم يقبضوا من التراب شيئا فمسحوا بها وجوههم وايديهم
الى المناكب ومن بطون ايديهم الى الاباط **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم (غزوہ بنی المصطلق مین) رات کو اُترے اولات الجیش مین (ایک موضع ہے مکے اور مدینے
کے درمیان بعضون نے اسکو ذات الجیش کہا ہے) اور آپ کے ساتھ حضرت عایشہ تہین اُن کے
گلے کی مالا جو ظفار عقیق کی تہی (ظفار ایک بستی ہے یمن کے ساحل پر) گر پڑی اُسکی تلاش نے لوگوں

کو روک رکھا یہان تک کہ روشنی ہو گئی اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ابو بکر صدیق رض حضرت عائشہ پر غصہ ہوئے اور کہا تو نے لوگون کو روک رکھا ہے اور ان کے ساتھ پانی نہین ہے اسوقت اللہ جل جلالہ نے خاک پاک سے طہارت کرنیکی آیتین اوتارین مسلمان کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنہون نے اپنی ہاتھون کو زمین پر مارا پھر ہاتھ اٹھا لیے مٹی نہ اٹھائی اور موںہہ پر پھیرا اور ہاتھون پر مونڈھون تک اور ہتھیلیون سے مسح کیا بغلون تک **ف** ابن یحیی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے ابن شہاب نے کہا ان لوگون کے فعل کا اعتبار نہین ہے (کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سکہایا تہا کہ بغلون اور مونڈھون تک مسح کرین انہون نے اپنی رائی سے ایسا کیا) ایک روایت مین دو بار ہاتھ مارنا بھی آیا ہے کذافی الاصل **عن** شقیق قال کنت جالسا بین عبد اللہ وابی موسیٰ فقال ابو موسی یا ابا عبد الرحمن ارایت لو ان رجلا اجنب فلم یجد الماء شہرا اما کان یتیمم فقال لا وان لم یجد الماء شہرا فقال ابو موسی فکیف تصنعون بھذہ الآیۃ التی فی سورۃ المایدۃ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فقال عبد اللہ لو رخص لھم فی ھذا لاوشکوا اذا برد علیھم الماء ان یتیمموا بالصعید فقال لہ ابو موسیٰ وانما کرھتم ھذا لھذا قال نعم فقال لہ ابو موسی الم تسمع قول عمار لعمر بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تمرغ الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال انما کان یکفیک ان تصنع ھکذا فضرب بیدہ علی الارض فنفضھا ثم ضرب بشمالہ علی یمینہ وبیمینہ علی شمالہ علی الکفین ثم مسح وجھہ فقال لہ عبد اللہ اولم تر عمر لم یقنع بقول عمار **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے مین بیٹھا تھا بیچ مین عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رض کے ابو موسی نے کہا اسے ابا عبد الرحمن (کنیت ہے ابن مسعود کی) کیا اگر کسی کو نہانیکی حاجت ہو اور ایک مہینے تک پانی نہ پاوے وہ تیمم کیا کرے عبد اللہ بن مسعود نے کہا نہین اگرچہ ایک مہینے تک پانی نہ ملے پر تیمم نہ کرے ابو موسی نے کہا پھر تم کیا کرتے ہو اس آیت مین جو سورہ مایدہ مین ہے فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا (یعنی اگر تم سفر مین ہو یا بیمار ہو یا تم مین سے کوئی پاخانہ پھر کر آوے یا عورتون سے مساس کرے پھر پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو پاک خاک پر) عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر لوگون کو تیمم کی رخصت دی جاوے قریب ہے کہ جب پانی ٹھنڈا ہو تو وہ تیمم کرنے لگین ابو موسی نے کہا تو اس لئے تم نے تیمم سے منع کیا عبد اللہ نے کہا ہان **ف** اصل یہ ہے کہ عمر رض کو جنب کیواسطے تیمم کا جایز ہونا معلوم نہین ہوا وہ جنب کے لئے غسل ضرور جانتے

تہے عبداللہ بن مسعود بہی اس مسئلے مین حضرت عمرؓ کے تابع تہے اور آیۃ لامستم النساء کو جماع پر محمول نہ کرتے تہے بلکہ بوس وکنار پر جو ناقض وضو ہے بعضون کے نزدیک اور جمہور صحابہ کا مذہب اسکے برخلاف تہا اور احادیث بہی جمہور صحابہ کے موافق ہین تیمم محدث اور جنب دونون کو درست ہے ف ابو موسیٰ نے کہا کیا تمنے عمار ابن یاسر کی حدیث نہین سنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے روانہ کیا کسی کام کو مین راہ مین جنب ہوا اور پانی نہ پایا تو مٹی مین لوٹا جیسے جانور لوٹتا ہے پہر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا تجہہ کو کافی تہا اس طرح کرنا پہر آپ نے اپنا ہاتہہ زمین پر مارا اور مٹی پہونک دی پہر بائین ہاتہہ کو دائین ہاتہہ پر مارا اور داہنے کو بائین پر دونون پہونچون پر پہر مسح کیا منہ کا ف یعنی ایک ہاتہہ زمین پر مارا اوس مین جو مٹی لگی اسکو دوسری ہاتہہ کی ہتہیلی سے بہی لگا لیا اور پہونچون پر مسح کیا پہر اونہی ہاتہون کو مونہہ پر پہیر لیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم مین ایک ضرب کافی ہے اسی سے دونون پہونچون کا اور مونہہ کا مسح کرلے کہنیون تک مسح کرنا یا دو ضرب لگانا ضرور نہین ہے ت عبداللہ نے کہا کیا تم نہین جانتے حضرت عمر نے اس باب مین عمار کے قول پر قناعت نہ کی ف اسیواسطے حضرت عمر جنب کیواسطے تیمم کو جایز نہین سمجہتے تہے اور عبداللہ بن مسعود بہی ایسا ہی کہتے تہے لیکن اور جمہور صحابہ نے اسکو جایز رکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا جواز ثابت ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود کے عمل نہ کرنے سے وہ حدیثین غلط نہین ہوسکتی اسیواسطے جمہور علماء نے تیمم جنب کیلئے جایز رکہا ہے اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبہی بڑے بڑے عالم اور مجتہدون پر بعضی ادنی بات مخفی رہجاتی ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود کی کثرت اور وسعت علم مشہور ہے باوجود اسکے یہہ مسئلہ اُن پر پوشیدہ رہا **عن** عبد الرحمٰن بن ابزی قال كنت عند عمر فجاء رجل فقال انا نكون بالمكان الشهر او الشهرين فقال عمر اما انا فلم اكن اصلي حتى اجد الماء قال فقال عمار يا امير المؤمنين اما تذكر اذ كنت انا وانت في الابل فاصابتنا جنابة فاما انا فتمعكت فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال انما كان يكفيك ان تقول هكذا وضرب بيديه الى الارض ثم نفخهما ثم مسح بهما وجهه ويديه الى نصف الذراع فقال عمر يا عمار اتق الله فقال يا امير المؤمنين ان شئت والله لم اذكره ابدا فقال عمر كلا والله لنولينك من ذلك ما توليت **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے مین حضرت عمر کے پاس تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا کہین ہمکو ایک ایک دو دو مہینے رہنا ہوتا ہے (اور وہان جنابت ہوتی ہے اور پانی نہین ملتا) حضرت عمر نے کہا مین تو نماز نہین پڑہتا

تہا جب تک پانی نہ پاتا تہا عمار نے کہا یا امیر المومنین کیا تمکو یاد نہیں ہے جب مین اور تم اونٹون مین تہے (یعنی جنگل مین) تو مجہہ کو نہانے کی حاجت ہوئی مین مٹی مین لوٹا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہہ دونون ہاتہہ اپنے زمین پر مارے پہر اُنکو پہونکدیا اور اپنے مونہہ پر پہیرے اور دونون ہاتہون پر آدہی ہاتہہ تلک حضرت عمر نے کہا اے عمار ڈر خدا سے عمار نے کہا اے امیر المومنین اگر تم کو منظور ہو تو مین اس حدیث کو کبہی بیان نہ کرون عمر رضی نے کہا قسم خدا کی جو تو بیان کریگا ہم اسکو تجہی پر ڈالین گے **عن** عمار بن یاسر فی هذا الحدیث فقال یا عمار انما کان یکفیك هكذا ثم ضرب بیدیه الارض ثم ضرب احداهما علی الاخری ثم مسح وجهه والذراعین الی نصف الساعدین ولم یبلغ المرفقین ضربة واحدة **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا اے عمار تجہہ کو کافی تہا یہہ پہر مارے دونون ہاتہہ اپنے زمین پر پہر ایک کو دوسرے پر مارا بعد اُسکے مونہہ پر مسح کیا اور دونون ہاتہون پر آدہی باہنہہ تک کہنیون تک نہین کیا اور ایکہی بار ہاتہہ مارا **عن** عمار بهذه القصة فقال انما کان یکفیك وضرب النبی صلی الله علیه وسلم بیده الی الارض ثم نفخ فیها ومسح بها وجهه وکفیه شك سلمة قال لا ادری فیه الی المرفقین او الی الکفین **ترجمہ** ایک روایت مین عمار بن یاسر سے یہہ ہے آپ نے فرمایا تجہے کافی تہا یہ اور مارا آپ نے ہاتہہ اپنا زمین پر پہر اُسکو پہونک دیا اور مسح کیا اُس ہاتہہ سے مونہہ پر اور دونون پہونچون پر لیکن سلمہ کو شک ہے اس روایت مین پہونچون تک کہا یا کہنیون تک **عن** شعبة باسناده بهذا الحدیث قال ثم نفخ فیها ومسح بها وجهه وکفیه الی المرفقین او الذراعین قال شعبة کان سلمة یقول الکفین والوجه والذراعین فقال له منصور ذات یوم انظر ما تقول فانه لا یذکر الذراعین غیرك **ترجمہ** شعبہ نے اس حدیث کو روایت کیا اُس مین یہہ ہے کہ آپ نے ہاتہہ مارکر پہونکا اور مونہہ پر مسح کیا اور دونون ہاتہون پر پہونچون تک یا باہنون تک شعبہ نے کہا سلمہ کہا کرتے تہے پہونچون پر اور مونہہ پر اور باہنون پر منصور نے اُن سے ایک دن کہا سمجہہ کر کہو سوائے تمہارے اور کوئی باہنون کا ذکر نہین کرتا **عن** عمار فی هذا الحدیث قال فقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم انما کان یکفیك ان تضرب بیدیك الی الارض وتمسح بهما وجهك وکفیك وساق الحدیث **ترجمہ** عمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہے کافی تہا دونون ہاتہہ مارنا زمین پر پہر مونہہ پر اور دونون پہونچون پر مسح کرنا ایک روایت مین ہے دونون ہاتہہ زمین پر

مارے اور انکو پہونچا عن عمار بن یاسر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التیمم فامرنی
ضربة واحدة للوجه والكفين ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تیمم کو آپ نے حکم دیا ایک بار ہاتھ مارنیکا مونہہ اور پہونچوں کے لیے ف اہل حدیث
کا عمل اسی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگوں کا قول یہہ ہے کہ دو ضربت
لگاوے ایک ضرب سے مونہہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونو ہاتھوں پر کہنیوں تک مگر دلائل
ان کے ضعیف ہیں عن عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الی المرفقین ترجمہ
عمار بن یاسر سے روایت ہے آپ نے فرمایا دونوں کہنیوں تک اسکی اسناد مجہول ہے قتادہ نے
اسمین تدلیس کی ہے

## باب التیمم فی الحضر

حضر میں تیمم کرنیکا بیان عن عمیر
مولی ابن عباس انه سمعه يقول قلت انا وعبد الله بن يسار مولى ميمونة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم حتى دخلنا على ابي الجهيم بن الحرث بن الصمة الانصاري فقال ابو الجهيم اقبل رسول
الله صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم
عليه السلام حتى اتى على جدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام ترجمہ عمیر سے جو مولی
ہیں عبد اللہ بن عباس کے روایت ہے میں اور عبد اللہ بن یسار جو مولی تھے حضرت میمونہ ام المومنین
کے آئے ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری پاس ابو الجہیم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل
(ایک موضع ہے مدینہ کے پاس) کیطرف سے آئے ایک شخص ملا اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہاں
تک کہ ایک دیوار پاس آپ آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور دونو ہاتھوں پر پھر سلام کا جواب دیا
عن نافع قال انطلقت مع ابن عمر في حاجة الى ابن عباس فقضى ابن عمر حاجته فكان من حديثه
يومئذ ان قال مر رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم في سكة من السكك وقد خرج من
غائط او بول فسلم عليه فلم يرد عليه حتى اذا كاد الرجل ان يتوارى في السكة ضرب بيديه
على الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخرى فمسح ذراعيه ثم رد على الرجل السلام وقال
انه لم يمنعني ان ارد عليك السلام الا اني لم اكن على طهر ترجمہ نافع سے روایت ہے میں عبد اللہ
بن عمر کے ساتھ ایک کام کو گیا عبد اللہ بن عباس پاس ابن عمر نے اپنا کام پورا کیا اسدن عبد اللہ بن عباس
یہہ حدیث بیان کرتے تھے ایک شخص گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی گلی کوچہ میں اور آپ پاخانہ
یا پیشاب سے فارغ ہو کر نکلے تھے اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب قریب ہوا وہ شخص کہ راہ میں
غائب ہو جاوے آپ نے اپنے دونو ہاتھ دیوار پر مارے اور مسح کیا مونہہ پر پھر مارے دوسری بار

اور مسح کیا دونون ہاتھون پر بعد اُسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا مینے اسواسطے جواب نہین دیا تہا تجہہ کو کہ مین طاہر نہ تہا۔ کہا ابوداؤد نے مینے احمد بن حنبل سے سُنا وہ کہتے تہے محمد ابن ثابت نے یہہ حدیث منکر روایت کی ہے ابوداؤد نے کہا اور کسی نے محمد بن ثابت کی متابعت نہین کی اور دوبارہ نقل نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلکہ ابن عمر کا فعل روایت کیا ہے عن ابن عمر قال اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغائط فلقيه رجل عند بير جمل فسلم عليه فلم يرد عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الحائط ثم مسح وجهه ويديه ثم رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على الرجل السلام ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ ہوکر آئے ایک شخص آپ سے ملا بیر جمل پاس اُس نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا یہانتک کہ آپ ایک دیوار پاس آئے اور مسح کیا اپنے مونہہ اور ہاتھون پر پہر آپ نے سلام کا جواب دیا اُس شخص کو **باب** جنب یتیمم جنب کو تیمم کرنا درست ہے جب پانی نہ ملے عن ابی ذر قال اجتمعت غنيمة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا اباذر ابد فيها فبدوت الى الربذة فكانت تصيبني الجنابة فامكث الخمس والست فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو ذر فسكت فقال ثكلتك امك اباذر لامك الويل فدعا لي بجارية سوداء فجاءت بعس فيه ماء فسترتني بثوب واستترت بالراحلة واغتسلت فكاني القيت عني جبلا فقال الصعيد الطيب وضوء المسلم ولو الى عشر سنين فاذا وجدت الماء فامسه جلدك فان ذلك خير وقال مسدد غنيمة من الصدقة ترجمہ ابی ذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہہ بکریان جمع ہوگئین آپ نے فرمایا اے ابوذر جنگل مین اُن کو لیجا مین جنگل کو گیا ربذہ کی طرف (ربذہ ایک قریہ ہے مدینہ کے قریب) وہان مجہے نہانے کی حاجت ہوا کرتی اور مین پانچ پانچ چہہ چہہ روز یون ہی رہا کرتا (یعنی غسل نہ کرتا پانی نہ ہونیکی وجہہ سے اور نماز پڑہ لیا کرتا) جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے یہہ امر بیان کیا) آپ نے فرمایا ابوذر مین چپ ہورہا آپ نے فرمایا کہووے تجہہ کو مان تیری اور خرابی ہو تیری **ف** یہہ ایک مثل ہے عرب مین جو غصے یا رنج یا افسوس کے وقت کہا کرتے ہین اس سے بددعا مقصود نہین ہے آپ نے افسوس کیا اُن پر بغیر طہارت کے نماز پڑہنے پر اور تیمم کرکے نہ پڑہنے پر **ف** پہر آپ نے ایک کالی لونڈی کو بلایا جو ایک پیالے مین پانی لیکر آئی اُس نے ایک کپڑے کی آڑ کی اور دوسری طرف سے مین نے اونٹ کی آڑ کی اور مین نہایا گویا ہہاڑ میرے اوپر سے اُتر گیا پہر آپ نے فرمایا پاک مٹی وضو ہے مسلمان کے لئے اگرچہ دس برس تک

تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اسکو اپنے بدن پر لگالے یہ بہتر ہے۔ مسدد کی روایت مین ہے کہ وہ بکریان صدقے کی تہین عن رجل من بنی عامر قال دخلت فی الاسلام فاھمنی دینی فاتیت اباذر فقال ابوذر انی اجتویت المدینۃ فامرلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذود وبغنم فقال لی اشرب من البانہا قال واشک فی ابوالہا ھذا قول حماد فقال ابوذر فکنت اعزب عن الماء ومعی اہلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طہور فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنصف النہار وھو فی رھط من اصحابہ وھو فی ظل المسجد فقال ابوذر فقلت نعم ھلکت یارسول اللہ قال وما اھلکک قلت انی کنت اعزب عن الماء ومعی اہلی فتصیبنی الجنابۃ فاصلی بغیر طہور فامرلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بماء فجاءت بہ جاریۃ سوداء بعس یتخضخض ما ھو بملآن فتسترت الی بعیری فاغتسلت ثم جئت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر ان الصعید الطیب طہور وان لم تجد الماء الی عشر سنین فاذا وجدت الماء فامسہ جلدک ترجمہ ایک شخص سے جو بنی عامر مین سے تہا روایت ہے (وہ ابو المہلب جرمی ہے) مین مسلمان ہوا مجہے دین کے کامون کے سیکہنے کا شوق ہوا تو مین اباذر پاس آیا اونہون نے کہا مجہے مدینے کی ہوا موافق نہین آئی یا مجہے بیماری ہوگئی پیٹ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم کیا چند اونٹون اور بکریون کے دودہ پینے کا حماد نے کہا مجہہ شک ہے شاید یہ بہی کہا اُن کے پیشاب پینے کا ابوذر نے کہا مین پانی سے دور رہا کرتا تہا اور میرے ساتہہ میرے گہر کے لوگ بہی تہے سب مجہے نہانے کی حاجت ہوتی تو مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دوپہر کا وقت تہا اور آپ چند صحابہ کے ساتہہ بیٹہے تہے مسجد کے سایہ مین آپنے فرمایا ابوذر مینے کہا ہان تباہ ہوگیا مین یارسول اللہ آپ نے فرمایا کیون مینے کہا مین پانی سے دور تہا میرے ساتہہ میری بی بی ہی تہی مجہے نہانیکی حاجت ہوتی مین نماز پڑہ لیا کرتا بغیر طہارت کر آپنے حکم دیا میرے واسطے پانی منگوانیکا ایک کالی لونڈی پانی لیکر آئی پیالے مین وہ ہل رہا تہا پیالہ بہرا ہوا نہ تہا مین نے ایک اونٹ کی آڑ کی اور غسل کیا پہر آپ پاس آیا آپ نے فرمایا اے ابوذر پاک مٹی پاک کرنیوالی ہے اگرچہ تو دس برس تک پانی نہ پاوے جب پانی ملے تو اپنے بدن پر بہالے۔ کہا ابوداؤد نے حماد بن زید نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا اور اسمین پیشاب پینے کا ذکر نہین کیا اور پیشاب کا ذکر فقط انس کی حدیث مین ہے جسکو صرف اہل بصرہ نے روایت کیا ہے

**باب** اذا خاف الجنب البرد ایتیمم جب جنب کو سردی کا خوف ہو تو تیمم کرے

نماز پڑہ لیوے **عن** عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلة باردة فی غزوة ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اہلک فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب فاخبرته بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئا **ترجمہ** عمرو بن العاص سے روایت ہے مجھے احتلام ہوا ایک رات کو اور سردی بہت تھی غزوہ ذات السلاسل مین (جو ایک پانی کا نام ہے) مین ڈرا اگر غسل کیا تو مرجاؤن گا مین نے تیمم کر کے صبح کی نماز پڑہائی اپنے ساتھ والون کو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عمرو تو جنب تھا اور نماز پڑہائی تو نے اپنی لوگون کو مین نے غسل نہ کرنیکا سبب بیان کیا اور مین نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے مت قتل کرو اپنے تئین اور تم پر رحم کرنے والا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچھ نہ کہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردی کی حالت مین اگر خوف ہو ضرر کا غسل سے تو غسل نہ کرے تیمم کرکے نماز پڑہ لیوے پہر دن نکلے غسل کرلے نماز قضا نہ کرے دوسری روایت مین ہے فغسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم صلی بهم اپنے جوڑ ہے دہوئے اور وضو کیا اور نماز پڑہائی اوزاعی کے روایت مین ہے تیمم کیا **باب** المجروح یتیمم زخمی تیمم کرسکتا ہے **عن** جابر قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فی راسه ثم احتلم فسال اصحابه فقال هل تجدون لی رخصة فی التیمم فقالوا ما نجد لک رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بذلک فقال قتلوه قتلهم اللہ الا سالوا اذ لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال انما کان یکفیه ان یتیمم ویعصر او یعصب شک موسی علی جرحه خرقة ثم یمسح علیها ویغسل سائر جسده **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ ہم سفر کو نکلے ہم مین سے ایک شخص کے پتہر لگا اس کا سر پہوٹ گیا پہر اسکو احتلام ہوا اس نے لوگون سے پوچھا تم میرے لئے تیمم کی رخصت دیتے ہو انہون نے کہا نہین تیمم کیونکر درست ہوگا جب تو پانی پر قادر ہے اس نے غسل کیا اور مرگیا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ناحق ان لوگون نے اوسکو قتل کیا اللہ ان کو قتل کرے جب ان کو مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچھ لیتا تہا کیونکہ نہجاننے کا علاج پوچھنا ہے اس شخص کو کافی تہا تیمم کرلیتا اور اپنے زخم پر ایک کپڑا باندہ کر اس پر مسح کرتا اور باقی سارا بدن دہو ڈالتا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تیمم فقط کافی تہا اکیلے ساتھ

بدن کا دہونا ہی ضرور ہوا عن عبد اللہ بن عباس قال اصاب رجلا جرح فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فقال قتلوہ قتلہم اللہ الم یکن شفاء العی السؤال
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص زخمی ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسکو احتلام ہوا
لوگون نے اسکو نہانیکا حکم کیا وہ نہایا اور مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپ نے فرمایا
مار ڈالا اسکو مارے انکو اللہ کیا نہ جاننے کا علاج پوچھنا نہین ہے ف یعنی ان لوگون کو جنہون نے
خواہ مخواہ غسل کا حکم دیا اگر مسئلہ معلوم نہ تہا تو پوچھکر حکم دینا تہا بے سمجھے بوجھے فتوی دیدیا اور ایک
شخص کا خون ہوگیا **باب** المتیمم یجد الماء بعد ما یصلی فی الوقت جو شخص تیمم کرکے
نماز پڑہ لیوے پہر پانی پاوے اور وقت باقی ہو تو کیا کرے **عن** ابی سعید الخدری قال خرج
رجلان فی سفر فحضرت الصلوۃ ولیس معہما ماء فتیمما صعیدا طیبا فصلیا ثم وجدا
الماء فی الوقت فاعاد احدہما الصلوۃ والوضوء ولم یعد الآخر ثم اتیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرا ذلک فقال للذی لم یعد اصبت السنۃ واجزاتک صلوتک وقال للذی
توضأ واعاد لک الاجر مرتین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص سفر مین تہے نماز کا
وقت آگیا اور پانی نہ ملا دونون نے تیمم کرکے نماز پڑہ لی پہر پانی ملا اور وقت باقی تہا ایک شخص نے
وضو کیا اور نماز پہر پڑہی دوسرے نے پہر نہ پڑہی بعد اسکے دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے دوبارہ نہ پڑہی تو نے سنت پر عمل کیا
اور تیری پہلی نماز کافی تہی اور جس شخص نے وضو کرکے پہر پڑہی تہی اس سے فرمایا تجہے دوہرا ثواب ہے
ف اس سے معلوم ہوا کہ نماز پہر لوٹانا ضرور نہین ہے اگر پڑہ لیوے دوبارہ تو ثواب ہے ابو داؤد
نے کہا ابو سعید خدری کا ذکر اس حدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے ان کا
نام نہین لیا بلکہ اسکو مرسلا روایت کیا ہے عطاء ابن یسار سے **باب** فی الغسل للجمعۃ جمعہ
کے غسل کا بیان **عن** ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب بینا ہو یخطب یوم الجمعۃ اذ دخل رجل
فقال عمر اتحتبسون عن الصلوۃ فقال الرجل ما ہو الا ان سمعت النداء فتوضات فقال
عمر والوضوء ایضا اولم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اتی احدکم الی
الجمعۃ فلیغتسل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے روز
اتنے مین ایک شخص آئے (عثمان بن عفان) حضرت عمر نے کہا تم نماز سے کیا رک گئے وہ شخص بولا
مین نے کچھ دیر نہین کی مگر اتنی کہ اذان سنکر مین نے وضو کیا حضرت عمر نے کہا وضو ہی پر اکتفا کیا

(یعنی ایک تو دیر مین آئے دوسرے یہ قصور کیا کہ فقط وضو کرکے چلے آئے) کیا تمنے سنا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جب کوئی تم مین سے جمعہ کو آوے تو غسل کرے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نہانا واجب ہے ہر بالغ پر **عن** حفصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی کل محتلم رواح الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل **ترجمہ** ام المومنین حفصہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بالغ پر جمعہ کے لئے جانا واجب ہی اور جو جمعہ کو جاوے اُسپر نہانا لازم ہے۔ کہا ابوداؤد نے جب کوئی غسل کرے بعد طلوع فجر کے تو وہ جمعہ کے غسل سے کافی ہو جاویگا اگرچہ وہ غسل جنابت کا ہو یعنی پہر جمعہ کے لئے دوسرا غسل کرنا ضرور نہین ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلوتہ کانت کفارۃ لما بینھا وبین الجمعۃ التی قبلھا۔
**ترجمہ** ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے دونون نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اچہے کپڑے اپنے کپڑون مین سے پہنے اور خوشبو اگر اُس کے پاس ہو تو لگاوے پہر جمعہ کے لئے (مسجد مین آوے) لوگون کی گردنین نہ پہاندے (یعنی جہان جگہ ملے وہان ٹہہر جاوے) پہر جو اللہ نے اُسکی قسمت مین لکہا ہے اُسقدر نماز پڑہے اور چپ رہی جب امام نکلے خطبے کو یہان تک کہ فارغ ہو نماز سے تو وہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہون کا جو اِس جمعے اور پہلے جمعہ کے درمیان ہوئے ہین **ف** یعنی جس ساعت کو جمعہ پڑہا ہے اُس ساعت سے لیکر پہلے جمعہ کی اُسی ساعت تک جتنے گناہ ہون گے معاف کردئے جاوینگے یہہ سات دن ہوئے ابو ہریرہ نے کہا تین دن کے اور گناہ معاف ہون گے کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو دس روز کے گناہ معاف ہونگے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ علی کل محتلم والسواک ویمس من الطیب ما قدر لہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر اور مسواک لازم ہے اور خوشبو لگاوے جو اُسکو نصیب ہو دوسری روایت مین ہے اگرچہ عورت ہی کی خوشبو ہو **عن** اوس بن اوس الثقفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من غسل یوم الجمعۃ واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی لم

یرکب دنا من الامام فاستمع ولم یلغ کان له بکل خطوۃ عمل سنۃ اجر صیامہا وقیامہا ترجمہ
اوس بن اوس ثقفی سے روایت ہو سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص
نہلاوے جمعہ کے روز اور نہاوے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرے اُسکو بھی نہلاوے آپ بھی
نہاوے) پھر سویرے جاوے اور اول ہی سے خطبہ پاوے اور پیدل جاوے سوار نہ ہووے
اور امام سے نزدیک ہوکر خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ بکے تو اُسکو ہر قدم پر ثواب ملیگا ایک برس کے
روزہ کا اور شب بیداری کا **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من اغتسل یوم الجمعۃ ومس من طیب امرأتہ ان کان لہا ولبس من صالح ثیابہ ثم لم
یتخط رقاب الناس ولم یلغ عند الموعظۃ کانت کفارۃ لما بینہما ومن لغا وتخطی رقاب الناس
کانت لہ ظہرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص غسل کرے جمعہ کے روز اور اپنی عورت پاس اگر خوشبو ہو اُسکو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے
پھر لوگون کی گردنین نہ پھاندے نہ بیہودہ باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اُسکے گناہ
کا پہلے جمعہ تک اور جو بیہودہ بکے گا اور لوگون کی گردنین پھاندے گا وہ جمعہ اُسکے لئے ایسا ہوگا
جیسے ظہر کی نماز **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابۃ
ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے چار چیزون سے ایک جنابت سے دوسرے جمعہ کیواسطے
تیسرے پچھنے لگا کر چوتھے میت کو نہلا کر **عن** علی بن حوشب قال سالت مکحولا عن ہذا القول
غسل واغتسل قال غسل راسہ وجسدہ **ترجمہ** علی بن حوشب نے کہا مین نے مکحول سے پوچھا
راوس بن ابی اوس کی حدیث مین ہے غسل واغتسل اسکے کیا معنے ہین اُنہون نے کہا دھووے
اپنے سر کو اور بدن کو ۔ سعید نے بھی اسکے معنی یہی بیان کئے ہین بعضون نے کہا دونون کے معنے
ایک ہین بعضون نے کہا غسل کے معنی یہ ہین دوسرے کو نہلاوے اغتسل کے معنی آپ نہاوے یعنی
اپنی بی بی سے صحبت کرے جیسا اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما قرب بدنۃ ومن راح فی الساعۃ الثانیۃ
فکانما قرب بقرۃ ومن راح فی الساعۃ الثالثۃ فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعۃ
الرابعۃ فکانما قرب دجاجۃ ومن راح فی الساعۃ الخامسۃ فکانما قرب بیضۃ فاذا خرج الامام حضرت الملئکۃ
یستمعون الذکر **ترجمہ** ابو ہریرۃ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہایا جمعہ کے دن جیسے ناپاکی

سکے لئے نہاتے ہین (یعنی خوب نہایا پاک صاف کر کے اور ہر جگہہ پانی پہنچایا) پہر دوپہر ڈہلتی اول وقت
مسجد مین آیا تو جیسے اُس نے ایک اونٹ قربانی کیا اور جو دوسری گھڑی آیا تو اُس نے جیسی ایک گائی قربانی
کی اور جو تیسری گھڑی آیا تو اُس نے جیسے سینگ والا دنبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑی مین آیا تو اُس نے
جیسی مرغی قربانی کی اور جو پانچوین گھڑی مین آیا تو اُس نے جیسے ایک انڈا خدا کی راہ مین دیا پہر جب
امام خطبہ پڑہنے کے واسطے نکلا تو فرشتے خطبہ اور نماز کے سننے کو دروازہ چہوڑ کر مسجد مین آجاتی ہین
**ف** فرشتے جمعہ کے دن مسجدون کے دروازون پر لکھتے جاتے ہین کہ کون آگے آیا اور کون پیچہے
اور خطبے کے وقت مسجد مین آجاتے ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ جمعہ کے واسطے جلد مسجد مین آیا کرین
جتنا جلد آوینگے اُتنا بہت ثواب پاوینگے **باب** الرخصة في ترك الغسل يوم الجمعة جمعہ کے
دن نہ نہانیکی اجازت **عن** عايشة قالت كان الناس مهان انفسهم فيروحون الى الجمعة بهيئتهم
فقيل لهم لو اغتسلتم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عایشہ رضہ سے روایت ہے لوگ اپنا کام آپ
کیا کرتے تہے تو جمعہ کے لئے اُسی شکل سے جاتے اُن سے کہا جاتا کاش تمنے غسل کیا ہوتا تو بہتر تہو
**عن** عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا يا ابن عباس اترى الغسل يوم الجمعة واجبا
قال لا ولكنه اطهر وخير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب وسأخبركم كيف
بدأ الغسل كان الناس مجهودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقارب
السقف انما هو عريش فخرج رسول الله صلے الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس في ذلك
الصوف حتى ثارت منهم رياح آذى بذالك بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلعم
تلك الريح قال ايها الناس اذا كان هذا اليوم فاغتسلوا وليمس احدكم افضل ما يجد من دهنه
وطيبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخير ولبسوا غير الصوف وكفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب
بعض الذي كان يؤذي بعضهم بعضا من العرق **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کچہہ لوگ عراق کے رہنے
والے آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم جمعہ کے دن نہانے کو واجب جانتے ہو ابن عباس نے
کہا نہین لیکن بہتر ہے اور بہت پاک ہونیکا باعث ہے اور جو غسل نہ کرے اُسپر واجب نہین ہے اور مین
تمکو بتاتا ہون کس لئے غسل کا حکم شروع ہوا لوگ مفلس تہے کمبل پہنا کرتے تہے اپنے پیٹہون پر بوجہہ
لادتے تہے مسجد بہی تنگ تہی چہت اُسکی نیچی تہی وہ تو ایک منڈوا تہا کہجور کی شاخون کا ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے گرمی کے دن اور لوگون کو کملون مین پسینا آیا اور بدبوئین پہیلین
ایک کو دوسرے کی وجہہ سے تکلیف ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو

جب دن تپا ہوا کرے یعنی جمعہ کا تو نہایا کرو اور اچھی سے اچھا تیل یا خوشبو میسر ہو لگایا کرو ابن عباس نے کہا پھر اللہ نے
لوگون کو مالدار کردیا اور سوا کمل کے اور کپڑے پہننے لگے اور محنت تنگی رفع ہوئی یعنی غلام لونڈیون سے کام لینے لگے) اور مسجد
بھی کشادہ ہوگئی اور وہ جو پسینے کی بو سے ایک کو دوسرے سے تکلیف ہوتی تھی وہ بھی جاتی رہی اسواسطے اب غسل مین اختیار ہے مگر
غسل کرنا اولیٰ ہے لیکن واجب نہین ہے عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضا فبھا ونعمت ومن اغتسل
فھو افضل ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا (دن جمعہ کے ترمذی) تو اسنے
رخصت کو لیا یا فرض کو لیا یا سنت کو لیا اور یہ رخصت اچھی ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے (وضو سے) تمام ہوا پارہ دوسرا
سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع ہوتا ہے پارہ تیسرا اسکی فضل اور انعام پر اعتماد کرکے واللہ الموفق والمعین

# تم الجزء الثانی ویتلوہ الجزء الثالث

## فہرست ابواب پارہ ثانی سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

# الجزء الثالث

پارہ تیسرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل جو کافر مسلمان ہو اُسکو غسل کرنا چاہیے **عن** قیس ابن عاصم قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارید الاسلام فامرنی ان اغتسل بماء وسدر **ترجمہ** قیس بن عاصم سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مسلمان ہونیکو آپ نے حکم کیا مجھے بیری کے پتے اور پانی سے نہانے کا **عن** عثیم ابن کلیب عن ابیہ عن جدہ انہ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اسلمت فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الق عنک شعر الکفر یقول احلق قال واخبرنی آخر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لآخر معہ الق عنک شعر الکفر واختتن **ترجمہ** عثیم بن کلیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سُنا (کثیر سے) اُس نے دادا سے اُسکے (کلیب سے کیونکہ اصل نسب اوس کا یہ ہے عثیم بن کثیر بن کلیب اور کبھی نسبت کرتے ہین دادا کیطرف تو اُسکو عثیم بن کلیب کہتے ہین یہ راوی مجہول ہے سوا ابوداؤد کے اور کسی نے اس سے روایت نہین کی اور ابوداؤد نے یہی حدیث بروایت کی مگر ابن حبان نے اُسکو ثقات مین بیان کیا ہے) کہ وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اچھا کفر کے بالون کو نکال ڈال یعنی سر منڈوا اور ایک اور شخص جو اُسکے ساتھ تہا اُس سے فرمایا کہ کفر کے بال نکال ڈال اور ختنہ کر

**باب** المرأۃ تغسل ثوبھا الذی تلبسہ فی حیضھا عورت اپنے اُس لباس کو جو حالت حیض مین پہنی تھی دہووے یا نہ دہووے **عن** معاذۃ قالت سالت عایشۃ رضی اللہ عنھا عن الحائض یصیب ثوبھا الدم قالت تغسلہ فان لم یذھب اثرہ فلتغیرہ بشیء من صفرۃ قالت ولقد کنت احیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث حیض جمیعا لا اغسل لی ثوبا **ترجمہ** معاذہ سے روایت ہے مین نے حضرت عایشہ سے پوچہا اگر حایضہ کا خون کپڑے مین لگ جاوے اُنہون نے کہا اسکو دہو ڈالے اگر اُسکا رنگ نہ جاوے تو تہوڑی زردی اُسپر لگاوے **ف** جیسے زعفران کسم وغیرہ **ت** حضرت عایشہ نے کہا مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حیض آتا تو تین تین تین حیض تک کسی کپڑے کو نہ دہوتی **ف** کیونکہ اُن کپڑون مین خون نہین بہرتا تہا جس کپڑے مین خون نہ لگا ہو اُسکا دہونا ضرور نہین صرف اس خیال سے کہ حالت حیض مین وہ کپڑا پہنا تہا کیونکہ حایضہ کا بدن اور پسینا ناپاک نہین ہے **عن** مجاھد قال قالت عایشۃ ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیہ

فاذا اصابه شيء من دم بلته بريقها ثم قصعته بريقها ترجمہ مجاہد سے روایت ہے
حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک ہی ایک کپڑا تہا اُسیکو حیض کی حالت مین ہی پہنتے اگر اُسمین
کہین حیض کا خون بہرجاتا تو اُسکو تہوک لگا کر ل ڈلتے ناخنون سے ف کیونکہ وہ خون گاڑہا اور جما ہوا
ہوتا ہے تہوک لگنے سے تر ہوجاتا ہے پہر ناخون سے کہرچ ڈالو تو صاف ہوجاتا ہے عن بكار بن يحيى
حدثتني جدتي قالت دخلت على ام سلمة فسئلتها امرأة من قريش عن الصلاة في ثوب الحائض
فقالت ام سلمة قد كان يصيبنا الحيض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلبث احدنا
ايام حيضها ثم تطهر فتنظر الثوب الذي كانت تقلب فيه فان اصابه الدم غسلناه وصلينا فيه
وان لم يكن اصابه شيء تركناه ولم يمنعنا ذلك من ان نصلي فيه واما الممتشطة فكانت احدانا
تكون ممتشطة فاذا اغتسلت لم تنقض ذلك ولكنها تحثن على راسها ثلاث حفنات فاذا رأت
البلل في اصول الشعر دلكته ثم افاضت على سائر جسدها ترجمہ بکار بن یحیی نے کہا میری
دادی حضرت اُم المومنین ام سلمہ پاس گئی اُن سے قریش کی ایک عورت نے سوال کیا حیض کے
کپڑون مین نماز پڑہنے کا اُم سلمہ نے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین حیض آتا تہا جب
تک حیض آیا کرتا ٹہرے رہتی جب پاک ہوجاتی تو اُن کپڑون کو دیکہتی جو پہنی رہتے اگر اُسمین کہین خون
لگ گیا ہوتا اُسکو دہو ڈالتی پہر اُنہین کپڑون مین نماز پڑہتی اور جو کچہہ نہ لگا ہوتا تو چہوڑ دیتی اور اُنہی
مین نماز پڑہا کرتے اور جس عورت کے بال گُندہے ہوتے وہ جب غسل کرتی تو اپنی چوٹی نہ کہولتی
البتہ تین لپ پانی کے لیکر اپنی سر پر ڈالتی جب تری بالون کے جڑون مین پہنچ جاتی تو ملتی اُن کو پہر اپنے
سارے بدن پر پانی بہاتی عن اسماء بنت ابي بكر قالت سمعت امرأة تسأل رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف تصنع احدانا بثوبها اذا رأت الطهر أتصلي فيه قال تنظر فان رأت فيه دما فلتقرصه
بشيء من ماء ولتنضح ما لم تر ولتصلي فيه ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے مین نے سنا ایک
عورت نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو اپنے کپڑون
کو کیا کرے اُنہین نماز پڑہے آپ نے فرمایا اُن کپڑون کو دیکہہ لیوے اگر اُنمین خون لگا ہو تو مل ڈالے
ناخون سے پہر دہو ڈالے پانی سے اور جہان خون معلوم نہ ہو وہان پانی چہڑک دے پہر اُنہی کپڑون
مین نماز پڑہے عن اسماء بنت ابي بكر انها قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت يا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع قال اذا اصاب
احداكن الدم من الحيض فلتقرصه ثم لتنضحه بالماء ثم لتصلي ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اگر کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے
توکیا کرین آپ نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے کپڑے مین حیض کا خون لگجاوے تو اسکو چٹکیون
سے ملدیوے پھر پانی سے دہوڈالے بعد اسکے اُسی کپڑے سے نماز پڑہے دوسری روایت
مین یون ہے حتیہ ثم اقرصیہ بالماء ثم انضحیہ یعنی کہرچ ڈال اسکو پہر پانی ڈال کر مل پہر دہو
ڈال عن ام قیس بنت محصن تقول سالت النبی صلی اللہ علیہ سلم عن دم الحیض یکون فی
الثوب قال حکیہ بضلع واغسلیہ بماء وسدر ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض کا خون کپڑے مین لگ جاوے توکیا کرین آپ نے فرمایا
ایک لکڑی سے چھڑا ڈال اور بیری کے پتے اور پانی سے دہو ڈال ف خطابی نے کہا لکڑی
سے چھڑانیکو اسواسطے کہا کہ وہ جما ہوا خون چھٹ جاوے پہر پانی سے دہونے سے بالکل اثر
جاتا رہے عن عایشۃ قالت قد کان یکون لاحدانا الدرع فیہ تحیض وفیہ تصیبہا الجنابۃ
ثم تری فیہ قطرۃ من دم فتقصعہ بریقہا ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہی ہم مین
سے کسی کے پاس ایک کرتہ ہوتا اُسی کو حیض مین پہنتی اُسی مین جنابت ہوتی اگر کہین اُسمین ایک
قطرہ خون کا لگا ہوتا تو تہوک لگا کر اسکو مل ڈالتی باب الصلوۃ فی الثوب الذی یصیب
اہلہ فیہ جس کپڑے مین اپنی بی بی سے جماع کرے اُسی کپڑے مین نماز پڑہنا کیسا ہے عن معاویۃ
بن ابی سفیان انہ سال اختہ ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان رسول اللہ
صلعم یصلی فی الثوب الذی یجامعہا فیہ فقالت نعم اذا لم یر فیہ اذی ترجمہ معاویہ بن
ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بی بی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُس کپڑے سے نماز پڑہتے تہے جو پہنکر ان سے صحبت کرتے تہے ام حبیبہ نے کہا
ہان جب اُسمین نجاست معلوم نہ ہوتی باب الصلوۃ فی شعر النساء عورتون کے کپڑون پر
نماز نہ پڑہنے کا بیان عن عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا
او لحفنا ترجمہ حضرت عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے شعار یا لحاف
مین نماز نہین پڑہتے تہے ف شعار وہ کپڑا ہے جو عورت کے بدن سے لگا رہے لحاف اوڑہنے
کی چادر کو کہتے ہین۔ آپ نے اسواسطے اُن کپڑون پر نماز نہین پڑہی شاید اُن مین حیض کا خون لگ گیا
ہو عن عایشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یصلی فی ملاحفنا ترجمہ حضرت عایشہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری چادرون پر نماز نہین پڑہتے تہے ف یہ حدیث

ضعیف ہے اِس وجہ سے کہ محمد بن سیرین نے خود حضرت عایشہ سے تو سُنا ہی نہین اور جس سے سُنا
اُسکا حال معلوم نہین کہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ۔ حماد نے سعید بن ابی صدقہ سے سنا اُنہون نے محمد بن سیرین
سے اِس حدیث کو پوچہا اُنہون نے بیان نہین کیا اور کہا مینے اُسکو ایک مدت ہوئی سُنا تہا معلوم نہین
جس سے سنا تہا وہ ثقہ ہے یا نہین تو اُسکی تحقیق کرو **باب** الرخصة فی ذلك عورتون کے کپڑون پر
نماز پڑہنے کی اجازت **عن** میمونة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی وعلیه مرط وعلی بعض ازواجه
منه وهی حایض وهو یصلی وهو علیه **ترجمہ** میمونہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی ایک چادر اوڑہ کر جسکو ایک بی بی آپ کی اوڑہے ہوئین تہین اور وہ حایضہ تہین **ف**
یعنی ایک ہی چادر تھی ایک طرف سے بی بی اوڑہے تہین اور کچہہ اُسمین سے آپ اوڑہے ہوئے نماز پڑہ رہے
تہے **عن** عایشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی باللیل وانا الی جنبه وانا حایض
وعلی مرط وعلیه بعضه **ترجمہ** حضرت اُم المومنین عایشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو
نماز پڑہتے تہے اور مین حیض کی حالت مین آپ کے پہلو مین تھی اور ایک چادر تھی کچہہ میرے پر پڑی
تہی کچہہ آپ پر **باب** للمنی یصیب الثوب منی کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیئے **عن**
همام بن الحارث انه کان عند عایشة فاحتلم فابصرته جاریة لعایشة وهو یغسل اثر الجنابة من
ثوبه او یغسل ثوبه فاخبرت عایشة فقالت لقد رایتنی وانا افرکه من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم **ترجمہ** ہمام بن حارث حضرت عایشہ رض پاس تھی انکو احتلام ہوا ایک لونڈی نے حضرت عایشہ
کی اُنکو دیکہہ لیا کپڑا دہوتے ہوئے منی سے اُس نے حضرت عایشہ سے کہدیا اونہون نے کہا تونے
مجہہ کو دیکہا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسکو مل ڈالتی تہی **ف** یعنی کہرچ ڈالتی
تہی کیونکہ آپ کی منی گاڑہی ہوگی۔ اکثر علماء کے نزدیک منی نجس ہے لیکن گاڑہی اگر ہو تو اُسکا کہرچ ڈالنا
کافی ہے اور رقیق کو دہونا چاہیئے اور بعض علماء کے نزدیک منی پاک ہے جیسے ناک کا پانی شافعی کا یہی
قول ہے **عن** عایشة قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیصلی فیه
**ترجمہ** حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کہرچ ڈالتی
تہی پہر آپ اُسی کپڑے سے نماز پڑہتے تہے **عن** عایشة تقول انها کانت تغسل المنی من ثوب
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قالت ثم اری فیه بقعة او بقعا **ترجمہ** حضرت عایشہ کہتی ہین مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دہو ڈالتی تہی پہر دہونیکا ایک نشان یا کئی نشان آپ
کے کپڑے مین دیکہتی تہی **باب** بول الصبی یصیب الثوب لڑکا کپڑے پر پیشاب کردے تو کیا کرنا

چاہئے **عن** ام قیس بنت محصن انہا اتت بابن لہا صغیر لم یاکل الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجلسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فبال علی ثوبہ فدعا بماء فنضحہ ولم یغسلہ **ترجمہ** ام قیس بنت محصن ایک اپنے بچے کو جو چھوٹا تہا اور ابہی کہانا نہین کہاتا تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس لیکر آئین آپ نے اُسکو اپنی گود مین بٹہایا اُس نے آپ کے کپڑون پر پیشاب کردیا آپ نے پانی منگوا کر اُس پر چہڑک دیا اور دہویا نہین **ف** یہہ حدیث اور اسکے سوا می بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ جو لڑکا کہانا نہ کہاتا ہو اُسکا پیشاب ایسا نجس نہین ہے جس سے کپڑا دہونا پڑے صرف پانی چہڑک دینا کفایت کرتا ہے۔ اِس مسئلے سے عورتون کو ضرور خبردار رہنا چاہئے کیونکہ وہ سمجہتی ہین بچے کا پیشاب بالکل نجس ہے بغیر دہوئے ہوئے پاک نہین ہوتا اور دہونے کے وقت سے نماز قضا کردیتے ہین **عن** لبابۃ بنت الحارث قالت کانت حسین بن علی رضی اللہ عنہ فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علیہ فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ قال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر **ترجمہ** لبابہ بنت الحارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے گود مین بیٹہے ہوے تہے اُنہون نے آپ پر پیشاب کردیا مینے کہا آپ کوئی اور کپڑا پہن لیجے اور اپنا تہ بند مجہے دیجئے مین دہو ڈالون آپ نے فرمایا لڑکی کے موت سے دہونا چاہئے اور لڑکے کے موت سے پانی چہڑک دینا کافی ہے **عن** ابی السمح قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولنی قفاک فاولیہ قفائی فاسترہ بہ فاتی بحسن او حسین رضی اللہ عنہما فبال علی صدرہ فجئت اغسلہ فقال یغسل من بول الجاریۃ ویرش من بول الغلام **ترجمہ** ابو السمح (انکا نام ایاد ہے یہی ایک حدیث اُن سے مروی ہے) سے روایت ہے مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تہا جب آپ غسل کا قصد کرتے تو مجہہ سے فرماتے پیٹ موڑ کر کہڑا ہوجا مین پیٹ موڑ کر کہڑا ہوتا اور آڑ کئے رہتا ایک بار حسن یا حسین آئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کردیا مین دہونے کے لئے آیا آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دہونا چاہئے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چہڑک دینا کافی ہے۔ کہا ابو داؤد نے حسن سے منقول ہے کہ پیشاب سب برابر ہین **عن** علی رضہ قال یغسل بول الجاریۃ وینضح بول الغلام ما لم یطعم **ترجمہ** حضرت علی رضہ نے کہا لڑکی کا پیشاب دہویا جاویگا اور لڑکے کا پیشاب (دہونا ضرور نہین) پانی اُسپر چہڑک دینا کافی ہے جب تک وہ کہانا نہ کہاوے۔ دوسری روایت مین مالم یطعم نہین ہے اور اس قدر زیادہ ہے قتادہ نے کہا یہہ حکم جب تک ہے دونون کہانا نہ کہاتے ہون جب کہانا کہانے لگین تو دونون کا پیشاب دہونا

منورہے عن الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام ما لم يطعم فاذا طعم غسلته وكانت تغسل بول الجارية ترجمہ حسن نے روایت کیا اپنی ماں سے انہوں نے دیکھا حضرت ام سلمہ رض کو لڑکے کے پیشاب پہ پانی چھڑک دیتی تہین جبتک وہ کہانا نہ کہاتا تہا جب کہانا کہانے لگتا تو اُسکو دہوتین اور لڑکی کے پیشاب کو ہمیشہ دہوتین باب الارض یصیبها البول زمین پر پیشاب پڑجاوے تو کیا کرنا چاہیے عن ابي هريرة ان اعرابيا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فصلى قال ابن عبدة ركعتين ثم قال اللهم ارحمني ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم يلبث ان بال في ناحية المسجد فاسرع الناس اليه فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم وقال انما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين صبوا عليه سجلا من ماء او قال ذنوبا من ماء ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہو ایک اعرابی مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اُس نے دو رکعتین پڑہین پہر کہا یا اللہ رحم کر محمد پر اور مجھہ پر اور کسی پہ ہمارے ساتھہ رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کشادہ کو تنگ کیا (یعنی اللہ کی رحمت وسیع تھی سب کو شامل تھی اُسکو خاص کردیا دو آدمیون سے) تہوڑی دیر نہین ہوئی تھی کہ ایک کونے مین مسجد کے اُس نے پیشاب کردیا لوگ اُسکی طرف دوڑے (اُسکے منع کرنیکو یا نکالنے کو) آپ نے لوگون کو منع کیا (اس وجہ سے کہ پیشاب کرتا ہوا بہاگے گا تو بہت سی زمین گندی ہوگی اب تو ایک ہی جگہہ گندی ہوئی یا پیشاب رُکنے سے اُسکو کچھہ عارضہ ہوجاویگا) اور فرمایا تم اس واسطے بھیجے گئے کہ آسانی کرو لوگو پر اور اسلئے نہین ہو کہ دشواری کرو ایک ڈول پانی کا اُس مقام پہ بہادو ف صحیحین کی روایت مین ہے آپ نے اُسکو پھر بلایا اور کہا مسجدین پیشاب پایخانہ کے واسطے نہین بنی ہین وہ تو اللہ کی یاد کے واسطے اور قرآن پڑہنے کے واسطے بنائی گئین ہین ف دوسری روایت مین یون ہے آپ نے فرمایا وہان کی مٹی اٹھاکر پہینکدو اور اُسجگہہ پانی بہادو مگر یہہ روایت مرسل ہے عبداللہ بن معقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا باب فی طهور الارض اذا یبست زمین سوکھ کر پاک ہوجاتی ہے عن ابن عمر قال كنت ابيت في المسجد في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت فتى شابا عزبا وكانت الكلاب تبول وتقبل وتدبر في المسجد فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رات کو مسجد مین رہا کرتا اور مین جوان مجرد تہا اور کتے آتے جاتے مسجد مین پیشاب کرتے تہے کوئی ان پر پانی نہ بہاتا تہا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین پر اگر پیشاب وغیرہ پڑجاوے پہر وہ زمین سوکھہ جاوے تو پاک ہوجاتی ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد مین

سونا درست ہی **باب** الاذی یصیب الذیل پلّو مین نجاست لگ جانیکا بیان **عن** ام ولد لابراھیم بن عبد الرحمن بن عوف انھا سالت ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی امراۃ اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت ام سلمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرہ ما بعدہ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے پوچھا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد نے میرا پلّو بہت لمبا لٹکتا رہتا ہے اور مین پلید مکان مین چلا کرتی ہون ام سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد اسکے جو پاک زمین آتی ہے وہ اسکو پاک کر دیتی ہے **ف** یعنی اس پلید جگہہ کے آخر پاک جگہہ بھی آویگی وہان بھی پلّو لگیگا پاک ہو جاویگا جیسے پہلی جگہہ سے ناپاک ہو گیا تہا۔ اس حدیث سے بڑی آسانی عورتون کے لئے نکلی **عن** امراۃ من بنی عبد الاشھل قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قال الیس بعدھا طریق ھی اطیب منھا قالت قلت بلی قال فھذہ بھذہ **ترجمہ** ایک عورت نے بنی عبد الاشہل مین سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا راستہ مسجد مین جانیکا غلیظ ہے تو ہم کیا کرین جب پانی برسے آپ نے فرمایا اس سے آگے پہر کوئی پاک راستہ بھی ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا بس یہہ اسکا جواب ہے **ف** یعنی اس راستے مین چلنے سے کپڑا پاک ہو جاویگا جیسے پہلے راستے سے ناپاک ہو گیا تہا **باب** الاذی یصیب النعل جوتی مین نجاست لگ جاوے تو کیا کرے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وطیٔ احدکم بنعلہ الاذی فان التراب لہ طھور **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی جوتی سے پلیدی پر چلے تو مٹی اسکو پاک کر دیگی **ف** جوتی مین کسی قسم کی نجاست پہر جاوے جب اسکو زمین پر رگڑ دیا وہ پاک ہو گیا اسکو پہنکر نماز پڑہنا درست ہے یہی مذہب ہے علما محققین کا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال اذا وطیٔ الاذی بخفیہ فطھورھما التراب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کے موزون مین نجاست بہر جاوے تو مٹی اسکو پاک کر دیگی حضرت عائشہ سے بھی ایسا ہی روایت ہی **باب** الاعادۃ من النجاسۃ یکون فی الثوب نجاست بہرے کپڑے سے نماز پڑہ لینے کا بیان **عن** ام جحدر العامریۃ انھا سالت عائشۃ عن دم الحیض یصیب الثوب فقالت کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلینا شعارنا وقد القینا فوقہ کساء فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الکساء فلبسہ ثم خرج فصلی الغداۃ ثم جلس فقال رجل یا رسول اللہ ھذہ لمعۃ من دم فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ما یلیھا فبعث بھا الی مصرورۃ فی ید الغلام فقال اغسلی

هذا واجفيها ثم ادسلي بها الى فدعوت بقصعتي فغسلتها ثم اجففتها فاحرتها اليه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف النهار وهي عليه **ترجمہ** ام محجد عامریہ نے پوچھا حضرت عایشہ سے خون حیض کا اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیا کرنا چاہیے انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اپنا کپڑا اوڑھی ہوئے تھی اور اوپر سے ایک کمبل ڈال لیا تھا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کمل کو اوڑھ کر چلے گئے اور صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہہ خون کا نشان ہے آپ نے اسکے آس پاس مٹھی سے پکڑ کے غلام کے ہاتھ مین دیکر اسی طرح میرے پاس بھیجا اور کہا اسکو دھو کر سکھا کر میرے پاس بھیجدو مینے پانی کا کونڈہ منگا کر اسکو دھویا پھر سکھایا بعد اسکو آپ کو بھیجا دیا پھر آپ دوپہر کو تشریف لائے وہی کمل اوڑھے ہوئے **ف** نماز کے اعادے کا اس حدیث مین ذکر نہین ہے شاید اسواسطے ذکر نہ ہوگا کہ حضرت عایشہ گھر مین تھین انکو خبر نہ ہوئی مگر یہ احتمال ضعیف ہے کیونکہ حضرت عایشہ نے نماز تو آپ کے پیچھے پڑھی ہوگی پھر نماز لوٹانے کا حکم سنا ضرور تھا بعضون نے کہا شاید اونہون نے اسدن نماز آپ کے ساتھہ نہ پڑھی ہو۔ بعضون نے کہا وہ نجاست قلیل تھی ان سے اعادہ لازم نہین ہے یہی قول صحیح اور اقرب بالقیاس ہے بعضون نے کہا اگر نجس کپڑے سے کوئی بے خبری مین نماز پڑھ لی جاوے تو اعادہ لازم نہین آتا واللہ اعلم **باب** البزاق یصیب الثوب تھوک اگر کپڑے مین لگ جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی نضرة قال بزق رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوبه وحك بعضه ببعض **ترجمہ** ابو نضرہ (منذر بن مالک) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے مین تھوکا اور اسی مین مل ڈالا۔ دوسری روایت موسی بن اسمعیل سے انہون نے حماد سے اونہون نے حمید سے اونہون نے انس سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ہے۔ آخر کتاب الطهارة تمام ہوئی کتاب طہارت کی ؛

بسم الله الرحمن الرحيم

# اول کتاب الصلوٰة

نماز کی کتاب شروع ہوئی **عن** طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الراس يسمع دوي صوته ولا يفقه ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة قال هل علي غيرهن قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم صيام شهر رمضان قال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله

علیہ وسلم الصدقة قال فهل علی غیرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید
علی هذا ولا انقص فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم افلح ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے روایت
ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس نجد کا رہنے والا (نجد ایک ملک ہے عرب مین) اسکے سر کے بال پریشان
تھے اوسکے آواز کی گنگناہٹ معلوم ہوتی تھی پر بات سمجھ مین نہین آتی تھی یہانتک کہ وہ نزدیک آیا تب معلوم
ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین ہین رات دن مین اوس
نے پوچھا اسکے سوا اور کچھ نماز ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وتر اور نماز عید
واجب نہین ہے سنت ہے جیسا وہ قول ہی اکثر علمائے محققین کا **ت** راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکو رمضان کے روزے بتلائے اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر
نفل راوی نے کہا پھر آپنے اوسکو زکوٰۃ بتلائی اوس نے پوچھا اسکے سوا اور بھی کوئی صدقہ مجھپر ہے آپ نے
فرمایا نہین مگر نفل **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ واجب نہین ہو سنت ہی **ت** راوی نے کہا پھر وہ
شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتے لگا قسم خدا کی مین نہ اس سے زیادہ کرونگا نہ کم آپنے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو مراد پائی - دوسری
روایت مین ہے اگر سچ کہتا ہی تو مراد پائی قسم ہے اسکے باپ کی داخل ہوگا جنت مین قسم میرے باپ کے اگر سچ کہتا ہے
**ف** خطابی نے کہا شاید یہ عادت کے طور پر قسم آپ نے کہائی یا قبل نہی کے ورنہ دوسری حدیث مین ہے مت
قسم کھاؤ اپنے باپ دادون کے جس شخص کو تم مین سے قسم کہانا منظور رہو وہ اللہ جل جلالہ کی قسم کہاوی یا چپ رہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مطلق غیر اللہ کی قسم کہانا شرک نہین ہے بلکہ جب خدا کی مثل اوس شے کو بزرگ جانکر قسم کہاوی
تو شرک ہوگی جیسے اس زمانے مین بعضے لوگون کو اللہ کی قسم کھانی مین کچھ باک نہین ہے پر پیر کی قسم کہانی مین بڑی احتیاط
کرتے ہین یہ لوگ درحقیقت مشرک ہین اور مطلق غیر اللہ کے قسم کہانا کیونکر شرک ہوسکتی ہی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پدر بزرگوار کے قسم کہائے البتہ جب دوسرے حدیث مین آپ نے سوا خدا کے اور چیزون
کی ساتھ قسم کہانے سے منع فرمایا تو غیر اللہ کی قسم ممنوع ہوگئی **باب** المواقیت نماز کے وقتون

کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امنی جبرائیل علیه السلام عند
البیت مرتین فصلی بی الظهر حین زالت الشمس وکانت قدر الشراک وصلی بی العصر
حین کان ظله مثله وصلی بی یعنی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء
حین غاب الشفق وصلی بی الفجر حین حرم الطعام والشراب علی الصائم
فلما کان الغد صلی بی الظهر حین کان ظله مثله وصلی بی العصر
حین کان ظله مثلیه وصلی بی المغرب حین افطر الصائم وصلی بی العشاء

الی ثلث اللیل وصلی الفجر فاسفر ثم التفت الی فقال یا محمد هذا وقت الانبیاء من قبلک
الوقت ما بین هذین الوقتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی
میری جبرئیل نے خانہ کعبہ پاس دوبار **ف** تو آپ نے نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے پڑھی پھر یا انکو عبد الرحمن
بن عوف کے پیچھے جیسا کتاب الطہارت میں گذرا اور کسی کے پیچھے پڑھنا ثابت نہیں ہے **ف** تو نماز پڑھی ظہر کی جب آفتاب
ڈھل گیا اور سایہ جوتی کے تسمے کے برابر ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جب سایہ اوسکا اوس کے برابر ہوا **ف** یعنی ایک مثل کے بعد
اس سے صاف معلوم ہوا کہ ایک مثل کے بعد عصر کا وقت آجاتا ہے **ف** اور نماز پڑھی مغرب کی جس وقت روزہ دار روزہ کھولتا
ہے اور نماز پڑھی عشا کی جب شفق غائب ہوگئی **ف** یعنی سرخی جاتی رہے اور سیاہی گئی **ف** اور نماز پڑھی فجر کی جب روزہ
دار کو کھانا پینا حرام ہوجاتا ہے (یعنی صبح صادق کہ نکلتی ہے) پھر دوسرے روز نماز پڑھی ظہر کی جب ہر چیز کا سایہ اوس کے برابر
ہوا **ف** یعنی برابر ہونے کے قریب ہوا یا برابر ہوگیا سایہ اصلی سمیت اور **ف** اور نماز پڑھی عصر کی جب سایہ ہر چیز کا دو چند
ہوا اور نماز پڑھی مغرب کی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہے اور نماز پڑھی عشا کی تہائی رات پر اور نماز پڑھی فجر کی روشنی میں پھر
طرف متوجہ ہوئے (حضرت جبرئیل علیہ السلام) اور کہا اے محمد یہی وقت ہے تیرے پہلے اور پیغمبروں کا اور نماز کا وقت ان دونوں
وقتوں کے درمیان میں ہے **ف** ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سب نمازوں کو اول وقت پڑھا دوسرے روز آخر وقت
اس لیے کہ آپ کو وقت کا شروع اور اخیر معلوم ہوجاوے **عن** ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کان قاعدا علی المنبر فاخر
العصر شیئا فقال له عروة بن الزبیر اما ان جبرئیل علیه السلام قد اخبر محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بوقت الصلوة
فقال له عمر اعلم ما تقول فقال عروة سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول سمعت ابا مسعود الانصاری یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نزل جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرنی بوقت الصلوة فصلیت معه
ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه یحسب باصابعه خمس صلوات فرایت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظهر حین تزول الشمس وربما اخرها حین یشتد الحر ورایته یصلی العصر والشمس مرتفعة
بیضاء قبل ان تدخلها الصفرة فینصرف الرجل من الصلوة فیاتی ذا الحلیفة قبل غروب الشمس ویصلی المغرب
حین تسقط الشمس ویصلی العشاء حین یسود الافق وربما اخرها حتی یجتمع الناس وصلی الصبح مرة بغلس
ثم صلی مرة اخری فاسفر بها ثم کانت صلاته بعد ذلک التغلیس حتی مات لم یعد الی ان یسفر **ترجمہ**
ابن شہاب سے روایت ہے حضرت عمر بن عبد العزیز (خلیفہ عادل) منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عصر کی نماز میں دیر کی عروہ
بن زبیر نے کہا کیا تمکو معلوم نہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا وقت بتا دیا عمر بن عبد العزیز نے
کہا سمجھ کر کہو **ف** عمر بن عبد العزیز کو شبہ ہوا اس روایت میں کیونکہ عروہ نے اوسکو بلا سند بیان کیا یا یہ شبہ ہوا کہ
کہیں یہ روایت ضعیف نہو یا یہ شبہ ہوا کہ اوقات نماز تو پروردگار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا توسط شب معراج میں بتلائے

حضرت جبرئیل کا ذریعہ اوس مین کہان تہا یا یہہ شبہہ ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکر امامت کی حالانکہ
حضرت جبرئیل علیہ السلام تعلیم مین جناب رسالتمآب سے کم تھے اسواسطے عروہ نے پھر اس روایت کو سند کے ساتھہ بیان کرنا شروع کیا ف
عروہ نے کہا بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے مین نے ابو مسعود انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرئیل اترے اور اونہون نے مجھے نماز کا وقت بتلایا مین نے اونکے ساتھہ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھہ
نماز پڑہی پھر اونکے ساتھہ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھہ نماز پڑہی پھر اونکے ساتھہ نماز پڑہی اور انگلیون پر اپنی شمار کیا پانچ نمازون کا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ظہر کے نماز پڑہی آفتاب ڈہلتے ہی اور کبھی دیر کے جب گرمی کی شدت ہوتی
اور مین نے دیکھا آپکو عصر کے نماز پڑہتے ہوئے اور آفتاب بلند تہا سفید اوس مین زردی نہین آئی تھی آدمی عصر کی نماز سے آپکے
ساتہہ فارغ ہو کر ذو الحلیفہ مین پہونچ جاتا آفتاب ڈوبنے سے پہلے ف حالانکہ ذو الحلیفہ دو فرسخ ہے مدینہ سے یعنی چہہ میل ف
اور مغرب کی نماز پڑہتے آفتاب ڈوبتے ہی اور عشا کی نماز پڑہتے جب کنارون مین آسمان کے سیاہی آجاتی اور کبھی عشا مین دیر کرتے
لوگون کے جمع ہونے کے لیے اور فجر کی نماز پڑہتے آپ اندہیرے مین ایکبار روشنی مین پڑہی مگر بعد اسکے آپ ہمیشہ اندہیرے مین پڑہتے
رہے یہانتک کہ وفات تک آپ نے کبھی روشنی مین نہین پڑہی ف ایک بار آپ نے روشنی مین پڑہ دی بیان جواز کے لیے ہمیشہ
افضل وقت مین پڑہا کیے عن ابی موسی عن سائلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم فلم یرد علیه شیئا حتی امر بلالا فاقام
الفجر حین انشق الفجر فصلی حین کان الرجل لا یعرف وجه صاحبه او ان الرجل لا یعرف من الی جنبه ثم امر بلالا
فاقام الظهر حین زالت الشمس حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم ثم امر بلالا فاقام العصر والشمس بیضاء مرتفعة
وامر بلالا فاقام المغرب حتی غابت الشمس وامر بلالا فاقام العشاء حین غاب الشفق فلما کان من الغد صلی الفجر
وانصرف فقلنا اطلعت الشمس فاقام الظهر فی وقت العصر الذی کان قبله وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او
قال امسی وصلی المغرب قبل ان یغیب الشفق وصلی العشاء الی ثلث اللیل ثم قال این السائل عن وقت الصلوة
الوقت فیما بین هذین ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقتونکا پوچھا آپنے
جواب نہ دیا اور بلال کو حکم کیا پہر نماز پڑہی فجر کے صبح صادق نکلتی ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو نہ پہچان سکتا (یعنی اوس کا موہنہ
نہ پہچان سکتا اندہیری کی وجہ سے) یا اپنے پہلو مین جو شخص ہوتا اوسکو نہ پہچان سکتا پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا ظہر کو جب
آفتاب ڈہل گیا یہانتک کہ کہنے والے نے کہا کیا دوپہر ہو گئے اور آپ خوب جانتے تھے (یعنی آفتاب ڈہلتے ہی نماز ظہر کے شروع کی یہان
تک کہ بعض لوگون کو شبہہ رہا دوپہر ہونیکا وہ پوچھنے لگے) پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا عصر کو اور آفتاب سفید بلند تھا
پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا مغرب کو جب آفتاب ڈوب گیا پھر حکم کیا بلال کو اونہون نے قائم کیا عشا کو جب شفق ڈوب
گیا جب دوسرا روز ہوا تو آپنے فجر کی نماز پڑہنے بعد فراغت کے ہم کہنے لگے کیا آفتاب نکل آیا (آپنے دوسرے روز فجر کی نماز آخر وقت
پڑہی تعلیم کیواسطے) اور ظہر کی نماز اوس وقت پڑہی جس وقت پہلے روز عصر کی پڑہی تھی اور عصر اوس وقت پڑہی جب آفتاب زرد ہو گیا

یا شام ہو گئی اور مغرب قبل شفق غائب ہونیکی پڑہی اور عشا تہائی رات کو پہر پہر فرمایا کہاں ہی وہ شخص جو نماز کی اوقات پوچھتا تھا وقت ان دونو کے بیچ میں ہی **ف** ایک روز آپنے سب نمازیں اول وقت پڑہیں دوسرے روز آخر وقت پڑہیں تا لوگوں کو نماز کیوقت کی ابتدا اور انتہا معلوم ہو جاوی۔ یہ تعلیم کیواسطے تہا پھر کبھی آپنے فجر روشنی میں نہیں پڑہی نہ ظہر کی تاخیر کی اسقدر نہ عصر کی نہ مغرب کی **کہا** ابو داؤد نے سلیمان بن موسے نے عطا سے انہوں نے جابر سے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مغرب میں ایسا ہی روایت کیا کہا پھر نماز پڑھی عشا کی تہائی رات تک یا نصف رات تک اور ایسا ہی روایت کیا ابن بریدہ نے اپنے باپ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ** وسلم انہ قال وقت الظہر ما لم یحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت المغرب ما لم یسقط نور الشفق ووقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الفجر ما لم تطلع الشمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کا وقت جبتک ہے کہ عصر کا وقت نہ آوے اور عصر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب زرد نہو اور مغرب کا وقت جبتک ہی کہ شفق کی روشنی نہ جاوے اور عشا کا وقت نصف شب تک ہی اور فجر کا وقت جبتک ہے کہ آفتاب نہ نکلے

## باب

وقت صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان یصلیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے وقتوں کا بیان اور کیونکر آپ پڑہتی تہی **ف** اوپر کا جو باب تہا اوس میں مطلق وقت کا بیان تہا اوسکے اول اور آخر کا اب اوقات مستحبہ کا بیان ہوتا ہے جن وقتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتی تہے اور اون وقتوں میں نماز پڑہنا افضل ہی **عن محمد بن عمرو** بن الحسن قال سألنا جابرا عن وقت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یصلی الظہر بالہاجرۃ والعصر والشمس حیۃ والمغرب اذا غربت الشمس والعشاء اذا کثر الناس عجل واذا قلوا اخر والصبح بغلس **ترجمہ** محمد بن عمرو بن حسن روایت ہی ہم نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت نماز پڑہتے تہے انہوں نے کہا ظہر کی نماز دوپہر ڈھلے پڑہتی تھی اور عصر کی نماز اوس وقت پڑہتی کہ آفتاب میں جان ہوتی تہی (یعنے اوسکی تیزی اور حرارت باقی ہوتی تہی) اور مغرب کی نماز آفتاب ڈوبتے ہی پڑہتے تہے اور عشا کی نماز جب آدمی بہت ہوتی تھی تو جلدی پڑھتے تھے اور جب کم ہوتے تہی تو دیر میں پڑہتی تھی اور صبح کو اندہیری میں پڑہتے تہے **عن ابی برزۃ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر اذا زالت الشمس ویصلی العصر وان احدنا لیذہب الی اقصی المدینۃ ویرجع والشمس حیۃ ونسیت المغرب وکان لا یبالی تاخیر العشاء الی ثلث اللیل قال ثم قال الی شطر اللیل قال وکان یکرہ النوم قبلہا والحدیث بعدہا وکان یصلی الصبح وما یعرف احدنا جلیسہ الذی کان یعرفہ وکان یقرء فیہا من الستین الی المائۃ **ترجمہ** ابی برزہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تہے ظہر کی جب آفتاب ڈھل جاتا اور نماز پڑہتے تھے عصر کی اوس وقت کہ ہم میں کوئی آدمی مدینہ کے کنارے پر ہو کر آ جاتا اور آفتاب زندہ ہوتا (یعنے صاف اور تیز رہتا) اور بہول گیا میں مغرب کو اور عشا کی دیر کرنی میں آپکو باک نہ تھا تہائی رات تک کبھی آدھی رات تک اور برا جانتی تہی آپ سونے کو عشا کی نماز سے پہلے **ف** شرح السنہ میں ہے

کہ اکثر علمائی مکروہ رکہتے ہین سونیکو عشا سے پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی اور عبد اللہ بن عمر سویا کرتی تھی عشا سے پہلے اور بعضون نی اجازت دی ہی معنان مین توری نے کہا اگر نیند غالب ہو اور نماز کے قضا ہو جانی کا خوف نہو تو سونے مین مضایقہ نہین **ف** اور باتین کرنیکو عشا کے بعد **ف** یعنی دنیا کی باتین بیکار اس لیے کہ سونا بہی ایک قسم کی موت ہی تو ذکر الٰہی پر خاتمہ ہونا بہتر ہے۔ اکثر علما اسکو مکروہ جانتی ہین اور بعضون نی رخصت دی ہی خصوصا گہر والون یا مہمان کی ساتہہ باتین کرنیکو واسطے **ف** اور آپ نماز پڑہتے تہے صبح کے ایسی وقت مین کہ آدمی اپنی ساتہی کو نہ پہچانتا جسکو خوب پہچانتا ہے **ف** اندہیری کے وجہ سے **ف** اور فجر کے نماز مین ساٹہہ آیتون سے لیکر سو آیتون تک پڑہتی **باب**

وقت صلوٰۃ الظہر نماز ظہر کا وقت **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنت اصلی الظہر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ قبضۃ من الحصا لتبرد فی کفی اضعہا لجبہتی اسجد علیہا لشدۃ الحر **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نماز پڑہتا تہا ظہر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور ایک مٹہی کنکریاں اوٹہا لیتا وہ ٹہنڈی ہو جاتین میری مٹہی مین جب سجدہ کرتا تو اونکو پیشانی کے تلے رکہہ لیتا اون پر سجدہ کرتا بسبب گرمی کے وجہ سے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال کانت قدر صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام وفی الشتاء خمسۃ اقدام الی سبعۃ اقدام **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظہر) کی نماز کا اندازہ گرمی مین تین قدم سے پانچ قدم تک تہا اور جاڑی مین پانچ قدم سے سات قدم تک **ف** خطابی نے کہا یہہ امر مختلف ہی باعتبار اختلاف اقالیم اور بلدان کے اور مکہ مدینہ اقلیم ثانی مین ہین جو شہر اسی اقلیم مین واقع ہون جیسے حیدرآباد ہندوستان کی شہرون مین اون مین بہی حکم چلسکتا ہے اب جو شہر اقلیم سوم مین ہین جیسے دہلی یا آگرہ یا اوائل اقلیم سوم مین جیسے لکہنو وغیرہ اون مین اس سے زیادہ سائے پر یہ وقت آویگا اور اقلیم اول کے شہرون مین جیسے سودان افریقہ عدن وغیرہ اون مین اس سے کم پر یہ وقت آجاویگا۔ حاصل یہہ ہی کہ کمی اور قصر سائے کا اوسی قدر ہوگا جتنا آفتاب سمت الراس سے قریب ہوگا اور جتنا مائل ہوگا سمت الراس سے اوسی قدر سایہ دراز اور لنبا ہوگا یہانتک کہ جو شہر خاص منطقۃ الشمس کے تحت واقع ہین اون مین نصف النہار کے وقت سایہ معدوم ہو جاتا ہے اور جہان ذرا بہی سایہ ہوا معلوم ہو جاتا ہی کہ آفتاب ڈہل گیا۔ بہر حال اس حدیث سے نا ثابت ہوتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ایک مثل کے بعد نہین پڑہتی تہی کیونکہ ہر ایک آدمی کا قد اوسکے سات قدم کے برابر ہوتا ہے کبہی اوسی مثل پر پڑہتی تہی کبہی اس سے زیادہ **عن** ابی ذر یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاراد المؤذن ان یؤذن الظہر فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد مرتین او ثلاثا حتی راینا فیء التلول ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے مؤذن نے چاہا کہ ظہر کے اذان کہی آپ نی فرمایا ٹہنڈک ہونی دی پہر اوسنے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو پہر آپ نی فرمایا ٹہنڈک ہونی دی اسیطرح دو بار یا تین بار فرمایا یہانتک کہ ٹیلون کا سایہ ہم نے دیکہا پہر آپ نی فرمایا گرمی کے شدت جہنم کی بہاپ سی ہوتی ہی جب

گرمی کی شدت ہو نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو عن ابی ہریرة از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر
فابردوا عن الصلاة فان شدة الحر من فیح جہنم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب گرمی بہت ہو تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے ابال سے ہے ف بعضوں نے اسکو مقصود
اور ظاہری پر محمول کیا ہے دوسری روایت میں صحیحین کی ہے کہ جہنم کی آگ نے شکایت کی پروردگار سے میرے بعض اجزا بعض کو
کہا گئے (شدت کی گرمی کی اور گھٹن سے) پروردگار نے اسکو اجازت دی دو سانس کی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں جاڑے
میں سانس اندر لیتی ہے اور گرمی میں باہر لیتی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ تشبیہ اور کنایہ ہے یعنے دنیا کی گرمی جیسے جہنم کا ایک نمونہ ہے
ایسے وقت میں نماز پڑھنے سے آنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نماز میں خشوع نہیں ہوتا۔ ان حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوتا ہے
کہ گرمی کی شدت میں ظہر کے تاخیر کرنا بہتر ہے اوسکی تعجیل سے مگر یہ نہیں نکلتا کہ ایک مثل کے بعد پڑھے اس لیے کہ حدیث سے مقصود
یہ ہے کہ بہ نسبت دوپہر کی کچھ ٹھنڈک ہو جاوے اور جب آفتاب زیادہ ڈھل جاتا ہے تو دوپہر کی نسبت کچھ خنکی ہو جاتی ہے کچھ یہ غرض نہیں کہ
بالکل ٹھنڈک ہو جاوے وہ تو شام تک بھی نہیں ہوتی البتہ آدھی رات کے بعد ہو جاتی ہے عن جابر بن سمرة از بلال کان
یؤذن الظہر اذا دحضت الشمس ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال رضہ اذان دیا کرتی تھی ظہر کے جب آفتاب ڈھل جاتا باب

وقت العصر نماز عصر کا وقت عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس بیضاء مرتفعة
حیة ویذہب الذاہب الی العوالی والشمس مرتفعة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے
نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب سفید اور بلند زندہ ہوتا تھا اور آدمی نماز عصر کی پڑھ کر عوالی کو جاتا (وہاں پہونچ جاتا صحیحین)
اور آفتاب بلند رہتا عن الزہری قال والعوالی علی میلین او ثلاثة قال واحسبه قال اوربعة ترجمہ زہری نے
کہا عوالی مدینہ سے دو میل میں یا تین میل میں راوی نے کہا شاید چار میل بھی کہا ف عوالی اون قریوں کو کہتے ہیں جو مدینہ کے
بلندیوں پر واقع ہیں صحیحین میں ہے کہ وہ مدینے سے چار میل پر ہیں یا مانند اسکی مجمع البحار میں ہے کہ عوالی میں قریب سے قریب جو قریہ ہے
وہ چار میل ہے اور دوری دور نجد کی طرف آٹھ میل ہے عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی العصر والشمس فی
حجرتہا قبل ان تظہر ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عصر کی اور دھوپ حجرے میں ہوتی
دیواروں پر چڑھنے سے پہلے ف اس حدیث سے بہت جلد عصر کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے عن علی بن شیبان قال قدمنا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینة فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیة ترجمہ علی بن شیبان سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مدینے میں آئے آپ دیر کرتے تھے عصر پڑھنے میں جب تک آفتاب سفید اور صاف رہتا ف یہاں تک دیر
کرنے میں کچھ قباحت نہیں ہے عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوة الوسطی
صلوة العصر ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم نارا ترجمہ حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے
کی روز فرمایا روکا ہمکو انہوں نے کافروں نے صلوة الوسطی سے عصر کی نماز سے بھر دیوے اللہ انکی گھروں کو اور قبروں کو جہنم

کی اگلی سی **ف** جنگ خندق مین آپ نی مدینہ منورہ کے گرد خندق کہودی تھی آپ مع لشکر صحابہ اوس مین تھے اور کفار اوسکی پرلی طرف تھے
بسبب شدت اوس جنگ کے آپکی کئی نمازین قضا ہو گئین ظہر عصر مغرب پہر آپ نی اون سب کو عشا کی وقت مین پڑہا۔ کلام اللہ مین ہے
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ محافظت کرو نمازون پر اور بیچ کی نماز پر اور کہڑے رہو
اللہ کیواسطی چپ چاپ یا خضوع خشوع سے۔ علما کا اختلاف ہی کہ صلوۃ الوسطی بیچ کی نماز سے کون سی نماز مراد ہے۔ اکثر کی نزدیک
عصر کی نماز مقصود ہے جیسا اس حدیث سی بہی ثابت ہوتا ہی اور بعضون کی نزدیک فجر کی نماز مراد ہے اور بعضون کے نزدیک مغرب کی
اور بعضون کی نزدیک عشا کی اور بعضون کے نزدیک ظہر کے غرض وہ مجمل رہی اسواسطی کہ ہر نماز کو صلوۃ الوسطی سمجہیں اور اوسکی
اوسکی حفاظت کریں **عن** ابی یونس مولی عائشۃ انہ قال امرتنی عائشۃ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ہذہ الآیۃ
فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ
الوسطی وصلاۃ العصر وقوموا للہ قانتین ثم قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ہے
یونس مولی حضرت عائشہ کہتے ہین مجہی حضرت عائشہ نی ایک کلام اللہ لکہنیکا حکم کیا اپنے واسطے اور کہا جب تو اس آیت پر پہنچے
حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی تو مجہے خبر دینا جب مین اس آیت تک پہونچا تو مین نے اون سی کہا انہون نی لکہایا یون لکہ
حافظوا علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر محافظت کرو نمازون کی اور بیچ والی نماز کے اور عصر کی نماز کی پہر حضرت عائشہ
نی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا تہا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صلوۃ الوسطی عصر کی نماز نہین ہے اور کوئی نماز ہی

**عن** زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر بالہاجرۃ ولم یکن یصلی صلاۃ اشد علی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وقال ان قبلہا صلاتین وبعدہا
صلاتین **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑہا کرتے تھے اور یہ نماز سب لوگون پر سب
نمازون سے زیادہ سخت تہی اوس وقت یہ آیت اوتری حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی (تو صلوۃ وسطی ظہر کی نماز ٹہری) زید
نی کہا یہ وسطی اسواسطی ہی کہ اس سے پہلی دو نمازین ہین ایک عشا دوسری فجر اور اسکی بعد دو نمازین ہین ایک عصر دوسرے مغرب

**عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک ومن
ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص عصر کی ایک رکعت پالی آفتاب ڈوبنے سی پہلی اوس نی پالیا عصر کو اور جو شخص فجر کی ایک رکعت پالیوی آفتاب نکلنی سی پہلی تو اوس نی پالیا فجر کی نماز
کو **ف** یعنی فجر اور عصر دو نمازین ادا ہو جاوینگے نہ قضا۔ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ عصر کا وقت آفتاب ڈوبنے تک رہتا ہی پہر مغرب کا
وقت شروع ہوتا ہو مگر بعد آفتاب کے زرد ہو جانیکی مکروہ ہے اور مستحب وقت جب تک رہتا ہے کہ آفتاب مین زردی نہ آوی سفید اور صاف اور بلند
رہی۔ ابو حنیفہ نے عصر کی نماز مین اس حدیث سی اتفاق کیا ہی مگر فجر کی نماز مین خلاف کیا ہے اور جو دلیل خلاف کے بیان کی گئی ہی
وہ اس قابل نہین ہے کہ حدیث صحیح کی مخالفت اوس سے روا رکہی جاوی اسواسطی حنفیہ کو اس باب مین اپنے امام کا قول ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا

کرنا چاہیے عن العلاء بن عبد الرحمن انه قال دخلنا على انس بن مالك بعد الظهر فقام يصلي العصر فلما فرغ من صلاته ذكرنا
تعجيل الصلوة او ذكرها فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تلك صلوة المنافقين تلك صلوة المنافقين تلك
صلوة المنافقين يجلس احدهم حتى اذا اصفرت الشمس وكانت بين قرني شيطان او على قرني الشيطان قام فنقر اربعا
لا يذكر الله فيها الا قليلا ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے ظہر پڑھ کر وہ عصر پڑھنے کو کھڑے ہوئے
جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے تذکرہ کیا نماز اول وقت پڑھنے کا یا انہوں نے ذکر کیا انس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یہ منافقوں کی نماز ہے یعنی تم میں سے کوئی بیٹھا رہے جب آفتاب زرد ہونے
لگے اور شیطان کے دونوں چوٹیوں کے بیچ میں آ جاوے یا اوسکی چوٹیوں پر ہو ف خطابی نے کہا علما نے اسکی تاویل میں اختلاف کیا ہے
بعضوں نے کہا ہے در حقیقت شیطان غروب کے وقت اور طلوع کے وقت اپنا سر آفتاب پر رکھ دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ اوسکو واقع
ہو اسی واسطے ان اوقات میں نماز پڑھنی سے ممانعت ہوئی بعضوں نے کہا شیطان کی چوٹیوں سے مراد اوسکی قدرت اور طاقت ہے یعنی
وہ اس وقت مشرکوں پر قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اون سے آفتاب کو سجدہ کراتا ہے بعضوں نے کہا اوسکی چوٹیوں سے مراد اوسکی تابعین
جو آفتاب کو پوجتے ہیں ف اوس وقت کھڑا ہوا اور چار ٹکریں لگا لیوے یعنی چار ٹھونگیں لگا لیوے ف جیسے پرندہ ٹھونگیں دیتے
لگاتا ہے بیچ میں ٹھہرتا نہیں ایسا ہی دو سجدوں کے بیچ میں نہ ٹھہرے تو گویا ایک ہی سجدہ ہوا چار رکعتوں میں چار سجدے ہوئے ف
اللہ کی یاد نہ کرے اون میں مگر تھوڑی ف جلدی کی وجہ سے اور بے غفلتی سے عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الذي تفوته صلوة العصر فكانما وتر اهله وماله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص کے عصر کی نماز جاتی رہے ف یعنی آفتاب زرد ہو جاوے یا ڈوب جاوے ف گویا اوسکے لوگ تباہ ہو گئے اور اوسکا
مال لٹ گیا ف یعنی جتنی مصیبت اس امر میں ہوتی ہے اور جتنا آدمی اس سے بچتا ہے ویسی ہی نماز عصر کی نماز فوت ہونے
میں سمجھے اور اس سے بچے ابو داؤد نے اوزاعی سے روایت کیا عصر جاتی رہنے سے مراد یہ ہے کہ دھوپ زرد ہو جاوے

## باب وقت المغرب مغرب کا وقت

عن انس بن مالك قال كنا نصلي المغرب مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم نرمي فيرى احدنا موضع نبله
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑھا کرتے تھے مغرب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر تیر مارتے تھے تو ہمکو تیر گرنے
کی جگہ دکھلائی دیتی تھی عن سلمة بن الاكوع كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي المغرب ساعة تغرب الشمس اذا غاب حاجبها
ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ نماز پڑھتے مغرب کی آفتاب ڈوبتے ہی جب ڈوب جاتا اوسکا کنارہ عن مرثد بن عبد الله قال لما قدم علينا
ابو ايوب غازيا وعقبة بن عامر يومئذ على مصر فاخر المغرب فقام اليه ابو ايوب فقال ما هذه الصلوة يا عقبة فقال شغلنا قال اما سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال امتي بخير او قال على الفطرة ما لم يؤخروا المغرب الى ان تشتبك النجوم ترجمہ مرثد بن عبد اللہ سے روایت ہے ابو ایوب ہمارے
یہاں جہاد کو تشریف لائے اور عقبہ بن عامر ان دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی ابو ایوب نے کھڑے ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے اے عقبہ عقبہ نے
کہا ہمکو کام ہو گیا ابو ایوب نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے ہمیشہ امت میری بہتری سے

رہیگی یا اصلی حالت پر رہیگی جبتک مغرب مین دیر نکرین گے تارے پُشتک آئی تک **باب وقت العشاء الآخرة** عشا کی نماز
کا وقت عن النعمان بن بشیر قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة صلوة العشاء الآخرة كان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة ترجمه نعمان بن بشیر سے روایت ہے مین خوب جانتا ہون عشا کی نماز
کا وقت رسول الله صلی الله علیه وسلم اتنی رات گئی اسکو پڑھتے تھے جتنی رات کو تیسری تاریخ کا چاند ڈوبتا ہے ف
یعنی نو بجے کیوقت تخمینا عن عبد الله بن عمر قال مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم لصلوة
العشاء فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده فلا ندری اشیء شغله ام غیر ذلك فقال حین خرج انكم لتنتظرون
هذه الصلوة لولا ان تثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوة ترجمه عبد الله
بن عمر سے روایت ہے ایک رات کو ہم بیٹھے رہے رسول الله صلی الله علیه وسلم کا انتظار کرتے ہوے عشا کی نماز کیواسطے آپ نکلے تہائی
رات پر یا کچھ زیادہ معلوم نہین آپ کسی کام مین مشغول تھے یا یونہین دیر کی جب آپ نکلے تو آپنے فرمایا تم انتظار کر رہے ہو ایسی
نماز کا اگر میری امت پر گران نگزرتا تو مین اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا پھر آپ نے حکم کیا موذن کو اوس نے تکبیر کہی نماز ہوگئی
عن معاذ بن جبل یقول ابقینا النبی صلی الله علیه وسلم فی صلوة العتمة فتاخر حتی ظن الظان انه لیس بخارج
والقائل منا یقول صلی فانا لکذلك حتی خرج النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا له كما قالوا فقال لهم اعتموا بهذه
الصلوة فانكم قد فضلتم بها علی سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم ترجمه معاذ بن جبل سے روایت ہے ہمنے رسول
الله صلی الله علیه وسلم کا انتظار کیا عشا کی نماز مین آپنے دیر کی یہانتک کہ کسینے سمجھا آپ نہ نکلینگے اور کسینے کہا آپ پڑھ چکے ہم اسی حال
مین تھے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نکلے لوگون نے جیسا کہہ رہے تھے آپ سے بھی کہا آپنے فرمایا دیر کرکے پڑھو اس نماز کو تم اس نماز کی وجہ سے
فضیلت دیے گئے سب امتون پر کسی امت نے تمہاری پہلی اس نماز کو نہین پڑھا عن ابی سعید الخدری قال صلینا مع رسول
الله صلی الله علیه وسلم صلوة العتمة فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا
فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعهم وانكم لن تزالوا فی صلوة ما انتظرتم الصلوة ولولا ضعف الضعیف
وسقم السقیم لاخرت هذه الصلوة الی شطر اللیل ترجمه ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے نماز عشا کی پڑھنا چاہی
رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ آپ باہر نہ نکلے یہانتک کہ آدھی رات کے قریب گذری بعد اوسکے نکلے اور فرمایا اپنی اپنی جگہہ بیٹھے
رہو ہم اپنی جگہہ مین بیٹھے رہے تب آپنے فرمایا لوگون نے یعنے اور بندون نے خدا کے سوا اس امت کے نماز پڑھ لی اور اپنی سونے کی جگہون مین
سو رہے اور تم نماز ہی مین رہو گے جبتک نماز کا انتظار کرتے رہو گے اور اگر مجھے ناتوان کی ناتوانی کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہوتا تو مین
اس نماز مین دیر کرتا آدھی رات تک **باب وقت الصبح** فجر کا وقت عن عائشة انها قالت ان كان رسول الله صلی الله
علیه وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلففات بمروطهن ما یعرفن من الغلس ترجمه حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
خدا صلی الله علیه وسلم پڑھتے تھے فجر کی نماز بعد اوسکے عورتین نماز سے فارغ ہو کر لوٹتی تھین چادرین لپیٹے ہوے پہچانی نہ جاتی تھین

اندہیری سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز اندہیری میں پڑہا کرتے تھے اول وقت عن رافع
بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبحوا بالصبح فانہ اعظم لاجورکم او اعظم للاجر ترجمہ رافع بن خدیج
سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کرو صبح کو (یعنی روشنی میں نماز پڑہو فجر کی) اوس میں زیادہ ثواب ہے ف
جو لوگ فجر کی نماز روشنی میں پڑہنا بہتر جانتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور دوسری روایت میں اسفروا بالفجر تیسری میں
ہی نوروا بالفجر معنے ایک ہیں یعنی روشن کرو فجر کو ۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہہ معنی کہے ہیں کہ قرأت لمبی پڑہو نماز فجر میں یہانتک کہ روشنی
ہو جاوے ۔ بعضوں نے کہا ہے اصبحوا بالصبح سے مراد یہہ ہے کہ صبح صادق کے وقت نماز پڑہو فجر کے اس میں زیادہ اجر ہے اس صورت میں یہہ
حدیث دلیل ہو گئے اون لوگوں کے جو تاریکی میں پڑہنا بہتر جانتے ہیں

## باب المحافظة علی الصلوات نماز کی محافظة کا بیان

عن عبد اللہ الصنابحی قال زعم ابو محمد ان الوتر واجب فقال عبادة بن الصامت کذب ابو محمد اشہد
انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خمس صلوات افترضہن اللہ تعالی من احسن وضوءہن وصلاہن لوقتہن
واتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر لہ و
ان شاء عذبہ ترجمہ عبد اللہ صنابحی سے روایت ہے ابو محمد نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمد صحابی ہیں نام اونکا مسعود بن زید ہے یا مسعود
بن اوس یا قیس بن عبایہ) پہر بات عبادہ بن الصامت رض کو پہونچی انہوں نے کہا غلط کہا ابو محمد نے گواہی دیتا ہوں میں نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو فرض کیا اللہ عزوجل نے جو شخص اچھی طرح اون کے واسطے وضو کریگا اور وقت
پر ہر ایک کو ادا کریگا اور رکوع پورا کریگا اور خشوع سے پڑہیگا (یعنی دل لگا کر) تو اللہ جل جلالہ پر اوسکا عہد ہوگا مغفرت کا اور جو ایسا نہ
کریگا اوسکا عہد اللہ پر نہیں ہے چاہے اوسکو بخشے چاہے عذاب کرے عن ام فروة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ای الاعمال افضل قال الصلوة فی اول وقتہا ترجمہ ام فروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون سا عمل
افضل ہے فرمایا اول وقت نماز پڑہنا عن فضالة بن عبید قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما علمنی وحافظ
علی الصلوات الخمس قال قلت ان ہذہ ساعات لی فیہا اشغال فمرنی بامر جامع اذا انا فعلتہ اجزأ عنی فقال حافظ علی
العصرین وما کانت من لغتنا فقلت وما العصران فقال صلوة قبل طلوع الشمس وصلوة قبل غروبہا ترجمہ فضالہ بن عبید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکہایا مجکو تو یہہ بہی سکہایا محافظت کر پانچوں نمازوں پر میں نے کہا ان وقتوں میں مجکو بہت
کام ہوتے ہیں تو ایک ایسی بات بتلائیے جب میں اوسکو کروں کافی ہو جاوے آپ نے فرمایا محافظت کر عصرین پر ہماری زبان میں عصرین مروج
نہ تہا میں نے پوچہا عصرین کیا ہے آپ نے فرمایا دو نمازیں ایک قبل طلوع آفتاب کے ایک قبل غروب آفتاب کے (یعنی فجر اور عصر کی نماز) عن
ابی بکر بن عمارة بن رویبة عن ابیہ قال سألہ رجل من اہل البصرة فقال اخبرنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یلج النار رجل صلی قبل طلوع الشمس وقبل ان تغرب قال انت سمعتہ
منہ ثلاث مرات قال نعم کل ذلک یقول سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی فقال الرجل وانا سمعتہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک

ترجمہ ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ سے روایت ہی ایک شخص نے جو بصرہ والون مین سے تہا عمارہ بن رویبہ سے پوچھا تم نی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا سنا ہی انھون نے کہا مین نی آپ سے سنا فرماتی تہی کبھی جہنم مین نہ جاویگا وہ شخص جو نماز پڑہا کری آفتاب نکلنی سی پہلے اور آفتاب ڈوبنی سی پہلے اوس شخص نے کہا تم نی سنا ہی تین بار انھون نے کہا ہر بار ہان مین نی سنا میری کانون نی سنا اور میری دل نی اوسکو یاد رکہا پھر وہ شخص بولا مین نی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بھی فرماتی تہی عن ابی قتادة بن ربعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عزوجل انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعهدت عندی عهدا انه من جاء يحافظ عليهن لوقتهن ادخلته الجنة ومن لم يحافظ عليهن فلا عهد له عندی ترجمہ ابوقتادہ بن ربعی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہی مین نی تیری امت پر پانچ نمازین فرض کین اور مینے عہد کیا ہے جو شخص انکی محافظت کریگا اور انکو وقت پر ادا کریگا مین اسکو جنت مین لیجاؤنگا اور جو ان پر محافظت نہ کریگا اوسکا مجھپر عہد نہین کرتا ف یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین ابو الدرداء کی حدیث کے بعد ہی جو آگے آتے ہی اور نسخہ قلمی مین نہین ہے مگر اوسکی حاشیہ پر کسینی لکھدی ہی اور اکثر نسخون مین ابوداؤد کی یہہ حدیث اور ابو الدرداء کی حدیث جو آگی آتی ہے پائی جاتی مگر جن نسخون مین یہہ حدیثین ہین وہ باب المحافظة علی الصلوات مین ہین نہ باب اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت جو آگی آتی نسخہ مطبوعہ دہلی مین جو ان حدیثونکو باب اذا اخر الامام مین ذکر کیا ہے محض غلط ہی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس من جاء بهن مع ايمان دخل الجنة من حافظ على الصلوات الخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وصام رمضان وحج البيت ان استطاع اليه سبيلا واعطى الزكوة طيبة بها نفسه وادى الامانة قالوا يا ابا الدرداء وما اداء الامانة قال الغسل من الجنابة ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین ہین جو انکو کریگا ایمان کے ساتہہ داخل ہوگا جنت مین جو شخص محافظت کرے ہر پانچون نمازون پر اونکی وضو اور رکوع اور سجود اور وقتون پر اور روزے رکھی رمضان کے اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھی اور زکوة دیوی خوشی سے اور ادا کری امانت کو لوگون نے کہا یا ابا الدرداء امانت ادا کرنی سی کیا مراد ہے کہا غسل کرنا جنابت سے

باب اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت جب امام نماز مین دیر کرے تو کیا کرنا چاہیے

عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوة او قال یؤخرون الصلوة قلت یا رسول اللہ فما تامرنی قال صل الصلوة لوقتها فان ادرکتها معهم فصله فانها لک نافلة ترجمہ ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای ابا ذر تو کیا کریگا جب تیری اوپر وہ حاکم ہونگی جو نماز مین دیر کرینگی یا نماز کو مار ڈالینگے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا حکم فرماتی ہین (اوس وقت مین) آپ نی فرمایا تو اپنے وقت نماز پڑھ لیجیو پہر اگر اونکے ساتہہ بھی پڑھ لیگا تو وہ تیرے لیے نفل ہو جاویگی ف اول وقت کی فضیلت بیچ ہاتہہ جاویگی اور جماعت کا ثواب بھی ملجاویگا ظاہر حدیث عام ہی ہر نماز کیواسطی خواہ فجر ہو یا مغرب یا عصر اور بعضون نے اس حدیث کو خاص کیا ہی ظہر اور عشا سی اور فجر کی بعد اور عصر کے بعد

نفل پڑھنا درست نہیں کہا اور مغرب کو مکرر پڑھنے سے وہ جفت ہو جاوےگی جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث لا صلوٰۃ بعد الفجر حتی تطلع
الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس مراد اوس سے یہ ہے کہ اور کوئی نماز جداگانہ نہ پڑھنا چاہیے نہ وہی نماز واسطے فضیلت حاصل
کرنے فضیلت کے قطع نظر اسکے بعد الفجر والعصر سے غرض یہ ہی کہ فجر اور عصر کامل طور سے ادا ہو چکی ہوں اور یہاں کامل طور سے ادا نہیں
ہوئی کیونکہ جماعت فوت ہو گئی تھی پھر بھی ایک نقصان ہے تو اسکی مثال ایسی ہوئی جیسے کوئی فجر یا عصر کے نماز میں کچھ بھول جاوے اور پھر
اوسکا اعادہ کرے یہ بالاتفاق درست ہے اور مغرب جفت نہیں ہو سکتے کیونکہ پہلی مغرب فرض ہے اور یہ نفل نفل فرض سے مل نہیں
سکتا اگر کوئی کہے کہ نفل کے تین رکعتیں کیونکر ہو سکتی ہیں جواب اسکا یہ ہے کہ اوس میں کچھ نقصان نہیں ہے وتر نفل ہے متقدمین علما کے نزدیک
اور اسکی تین رکعتیں اور پانچ رکعتیں ہو سکتی ہیں بلکہ ایک رکعت بھی درست ہے اور جو لوگ وتر کی فرضیت کے قائل ہیں اون کے دلیل
مضبوط نہیں ہے اور احادیث صحیحہ سے اوسکے وجوب کا ابطال ہوتا ہے یہ تحقیق ہے ہماری مشائخ حدیث رحمہم اللہ کے جو سینہ بسینہ
چلی آتی ہے عن عمرو بن میمون الاودی قال قدم علینا معاذ بن جبل الیمن رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الینا قال فسمعت تکبیرہ مع الفجر رجل اجش الصوت قال فالقیت علیہ محبتی فما فارقتہ حتی دفنتہ بالشام میتا ثم نظرت
الی افقہ الناس بعدہ فاتیت ابن مسعود فلزمتہ حتی مات فقال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت
علیکم امراء یصلون الصلوٰۃ لغیر میقاتہا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوٰۃ
لمیقاتہا واجعل صلوٰتک معہم سبحۃ ترجمہ عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ آئے ہمارے پاس معاذ بن جبل یمن میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے میں نے فجر کی نماز میں اونکی تکبیر سنی ایک آدمی تھے موٹے آواز والے مجکو اون سے محبت ہو گئی
میں نے اونکو نہ چھوڑا مرتے دم تک یہاں تک کہ میں نے اونکو شام میں دفن کیا بعد اون کے میں نے سوچا اب سب لوگوں میں زیادہ
فقہ جاننے والا کون ہے تو میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور اونکو نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ مر گئے انھوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلعم
نے مجھسے فرمایا تم کیا کروگے جب تم پر ایسے امیر ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت پر نہ پڑھیں گے میں نے کہا جب ایسا زمانہ میسر آوے تو مجھ
آپ کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نماز پڑھ لے اپنے وقت میں اور اون کے ساتھ بھی نفل سمجھ کر پڑھ لیا کر عن عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلہم اشیاء عن الصلوٰۃ لوقتہا
حتی یذہب وقتہا فصلوا الصلوٰۃ لوقتہا فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معہم قال نعم ان شئت وقال سفیان
ان ادرکتہا معہم اصلی معہم قال نعم ان شئت ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری بعد تمہاری اوپر ایسے امیر ہوں گے جو وقت پر نماز نہ پڑھیں گے اونکو اونکے کام روکینگے یہاں تک کہ وقت گزر جاویگا تو تم وقت پر نماز
پڑھ لیا کرنا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اونکے ساتھ نماز پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے سفیان کی روایت میں
ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ اگر میں نماز کو اونکے ساتھ پاؤں تو اون کے ساتھ پڑھ لوں آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لے عن قبیصۃ
بن وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون علیکم امراء من بعدی یوخرون الصلوٰۃ فہی لکم وہی علیہم

معهم ما صلوا القبلة **ترجمه** قبیصه بن وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بعد تم پر ایسی سردار ہونگے
جو نماز دیر میں پڑھیں گے وہ نماز تمہاری لیے فائدہ ہوگے (یعنی تم اپنی نماز اول وقت پڑھ چکے ہوگے اب انکے ساتھ پڑھنے میں دوہرا
ثواب ہوگا) اور اون پر وبال ہوگے اون کے ساتھ نماز پڑھا کرنا جبتک وہ قبلے کے طرف نماز پڑھیں **باب** فیمن نام
عن صلوة او نسیها جو شخص سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اوسکو تو کیا کرے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين قفل من غزوة خيبر فسار ليلة حتى اذا ادركنا الكرى عرس وقال لبلال اكلا لنا الليل قال فغلبت بلالا عيناه
وهو مستند الى راحلته فلم يستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم ولا بلال ولا احد من اصحابه حتى ضربتهم الشمس
فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اولهم استيقاظا ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بلال فقال
اخذ بنفسي الذي اخذ بنفسك بابي انت وامي يا رسول الله فاقتادوا رواحلهم شيئا ثم توضأ النبي صلى الله عليه وسلم
وامر بلالا فاقام لهم الصلوة وصلى بهم الصبح فلما قضى الصلوة قال من نسي الصلوة فليصلها اذا ذكرها
فان الله تعالى قال اقم الصلوة لذكري قال يونس وكان ابن شهاب يقرؤها كذلك قال احمد قال عنبسة يعني
عن يونس في هذا الحديث للذكرى قال احمد الكرى النعاس **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب لوٹے غزوہ خیبر سے تو رات کو چلے جب ہم کو نیند آنے لگی تو آپ اوتر پڑے اخیر رات میں اور بلال سے فرمایا تم جاگتے رہنا اور رات
کا خیال رکھنا بلال کے بھی آنکھیں لگ گئیں وہ اپنے اونٹ سے تکیہ لگائی ہوئے تھے تو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے اور نہ بلال
ہوشیار ہوئے نہ اور کوئی صحابہ میں سے جاگا یہانتک کہ دہوپ پڑنی لگی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اٹھے گھبرا کر اور
بلال کو پکارا بلال نے کہا حضرت کہا میری جان کو اوس شخص نے جس نے روک رکھا آپ کے جان کو (یعنے پروردگار عالم نے
آپ کو بھی سُلا رکھا اور غافل کر دیا مجھے بھی اوسنے سلا دیا یا نیند نے آپ پر بھی غلبہ کیا مجھ پر بھی غلبہ کیا) فدا ہوں میرے باپ اور
ماں آپ پر ای رسول خدا کے پھر تھوڑی دور تک اپنے اونٹوں کو وہاں سے لیکر چلے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو
کیا اور بلال کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی پھر نماز پڑھائی صبح کی جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لیوے
اوسکو جب یاد آوے اسلئے کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے قائم کرو نماز کو جب یاد آوے مجھکو ابن شہاب یوں ہی پڑھتے تھے اس
آیت کو یعنی بجای لِذِکری کے لِلذِّکرٰی پڑھتے تھے۔ مشہور قرارت میں یوں ہے لِذِکری یعنے قائم کرو نماز کو میری یاد کیواسطے
**عن** ابي هريرة في هذا الخبر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحولوا عن مكانكم الذي اصابتكم
فيه الغفلة قال فامر بلالا فاذن واقام وصلى **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت اسی حدیث میں یہ ہے کہ پھر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس جگہ سے چلنے کو فرمایا جہاں پر غفلت ہوئی تھی پھر حکم کیا بلال کو انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی
آپ نے۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو مالک اور سفیان بن عیینہ نے اور اوزاعی اور عبد الرزاق نے معمر سے اور ابن اسحاق
نے کسی نے اذان کا ذکر نہیں کیا زہری سے مگر اوزاعی اور ابان نے معمر سے **عن** ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

في سفر له فمال النبي صلى الله عليه وسلم وملت معه فقال انظر فقلت هذا راكب هذان راكبان هؤلاء ثلاثة حتى
صرنا سبعة فقال احفظوا علينا صلاتنا يعني صلوة الفجر فضرب على آذانهم فما ايقظهم الا حر الشمس
فقاموا فساروا هنية ثم نزلوا فتوضؤا واذن بلال فصلوا ركعتي الفجر ثم صلوا الفجر وركبوا فقال بعضهم
لبعض قد فرطنا في صلوتنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم انه لا تفريط في النوم انما التفريط في اليقظة فاذا سها
احدكم عن صلوة فليصلها حين يذكرها ومن الغد للوقت ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سفر میں تھے آپ ایک طرف کو مائل ہوئے میں بھی اوسی طرف چلا آپ نے فرمایا دیکھ میں نے کہا یہ ایک سوار ہے یہ دو ہیں یہ تین ہیں
یہانتک کہ ہم سات آدمی ہو گئے آپ نے فرمایا فجر کی نماز کا خیال رکھنا اونکے کان بند ہو گئے (یعنی سو رہے) کسی چیز نے اونکو نہ جگایا
مگر آفتاب کی تیزی نے پھر اوٹھے اور تھوڑی دیر چلے بعد اوسکے اوترے اور وضو کیا اور بلال نے اذان دی اور فجر کی دو سنتوں کو سب نے پڑھا
پھر فرض پڑھی اور سوار ہوئے اب ایک دوسرے سے کہنے لگا ہم نے قصور کیا نماز میں آپ نے فرمایا سونے میں کچھ قصور نہیں قصور یہی ہے کہ جاگتا
ہو اور نہ پڑھے جب تم میں سے کوئی نماز بھول جاوے تو جس وقت یاد کرے اوسکو پڑھ لیوے اور دوسرے دن پھر اپنے وقت پر پڑھے ف یعنی
پھر دوسرے دن احتیاطا وقت پر بھی اوسکو پڑھ لیوے اسکے وجوب کا کوئی قائل نہیں ہوا یا مطلب یہ ہے کہ دوسرے دن خیال رکھے ایسا
نہو کہ پھر قضا ہو جاوے یا قضا کرنیکی عادت ہو جاوے عن ابي قتادة الانصاري فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش الامراء بهذه القصة قال فلم توقظنا الا الشمس طالعة فقمنا وهلين لصلاتنا فقال
النبي صلى الله عليه وسلم رويدا رويدا حتى اذا تعالت الشمس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم يركع ركعتي الفجر
فليركعهما فقام من كان يركعهما ومن لم يكن يركعهما فركعهما ثم امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينادى بالصلوة فنودي
بها فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا فلما انصرف قال الا انا نحمد الله انا لم نكن في شيء من امور الدنيا يشغلنا
عن صلاتنا ولكن ارواحنا كانت بيد الله عز وجل فارسلها انى شاء فمن ادرك منكم صلوة الغداة من غد صالحا فليقض
معها مثلها ترجمہ ابی قتادہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر بھیجا اور یہی قصہ بیان کیا ابو قتادہ نے
کہا ہمکو کسی چیز نے ہوشیار نہیں کیا مگر آفتاب نے جب نکل آیا تو ہم اوٹھے گھبرائے ہوئے نماز کے واسطے آپ نے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو یہانتک کہ جب
آفتاب بلند ہو گیا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے فجر کی سنتوں کو پڑھا کرتا تھا وہ اوٹھیں اور پڑھیں تو سب لوگ کھڑے ہو گئے جو پڑھا کرتے
تھے اور جو نہیں پڑھتے تھے اور سنت ادا کی بعد اوسکے آپ نے حکم دیا اذان دینے کا اذان دی گئی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے
نماز سے آپ نے فرمایا آگاہ ہو ہم شکر کرتے ہیں اللہ جل جلالہ کا ہم کسی دنیا کے کام میں نہیں پھنسے تھے جس نے ہمکو نماز سے باز رکھا لیکن روحیں ہماری
اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں ہیں جب اوس نے چاہا چھوڑا تو جو شخص تم میں سے کل صبح کی نماز اچھے وقت پر پاوے وہ کل کی نماز کے ساتھ ایک اور
نماز دوسری پڑھ لیوے عن ابي قتادة في هذا الخبر قال فقال ان الله قبض ارواحكم حيث شاء وردها حيث شاء قم فاذن بالصلوة
فقاموا فتطهروا حتى اذا ارتفعت الشمس قام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ترجمہ ابو قتادہ سے اسی حدیث میں یہ ہے اللہ جل جلالہ

نے روک رکھا تمہاری روحوں کو جس طرح چاہا اور پھیر دیا جب چاہا کھڑا ہو اور اذان دے نماز کے تو سب کھڑے ہوئے اور وضو کیا جب آفتاب
بلند ہو گیا آپ بھی کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے آپ نے وضو
کیا جب آفتاب بلند ہو گیا اور نماز پڑھائی عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی
الیقظة ان تؤخر صلوة حتی یدخل وقت اخری ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے میں
کچھ قصور نہیں ہے بلکہ قصور جاگنے میں ہے کہ نماز میں دیر کرے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آ جاوے عن انس بن مالک ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بھول جاوے کسی نماز کو تو جب یاد آوے اسکو پڑھ لیوے سوا اسکے اور کچھ کفارہ اسکا نہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے دن وقت پر پھر اوسکو پڑھنا واجب نہیں ہے مستحب ہے عن عمران بن حصین ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان فی مسیر له فناموا عن صلوة الفجر فاستیقظوا بحر الشمس فارتفعوا قلیلا حتی استقلت الشمس ثم امر مؤذنا
فاذن فصلی رکعتین قبل الفجر ثم اقام ثم صلی الفجر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سفر میں تھے لوگ سو رہے فجر کے نماز کو نہ اوٹھے جب آفتاب کے گرمی ہوئی تو جاگے پھر تھوڑی دور چلے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا
بعد اوسکے آپ نے مؤذن کو حکم دیا اوس نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعتیں سنت کی پڑھیں پھر اوس نے تکبیر کہی آپ نے فجر کی نماز
پڑھائی عن عمرو بن امیة الضمری قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فنام عن الصبح حتی طلعت
الشمس فاستیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال تنحوا عن هذا المکان قال ثم امر بلالا فاذن ثم توضؤا و
صلوا رکعتی الفجر ثم امر بلالا فاقام الصلوة فصلی بهم صلوة الصبح ترجمہ عمرو بن امیہ الضمری سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں آپ سو گئے فجر کے نماز کو نہ اوٹھے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا پھر آپ جاگے
آپ نے فرمایا یہاں سے چلدو بعد اوسکے آپ نے حکم کیا بلال کو اذان دینے کا پھر سب نے وضو کیا اور فجر کے دو رکعتیں سنت ادا کیں پھر
بلال کو حکم دیا انہوں نے تکبیر کہی آپ نے صبح کی نماز پڑھائی عن ذی مخبر الحبشی وکان یخدم النبی صلی الله علیه وسلم
فی هذا الخبر قال فتوضأ یعنی النبی صلی الله علیه وسلم وضوء لم یلث منه التراب ثم امر بلالا فاذن ثم
قام النبی صلی الله علیه وسلم فرکع رکعتین غیر عجل ثم قال لبلال اقم الصلوة ثم صلی الفرض وهو غیر عجل
ترجمہ ذی مخبر الحبشی خادم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی قصے میں روایت ہے آپ نے وضو کیا اسقدر پانی سے کہ زمین میں
کیچڑ نہیں ہوئے پھر حکم کیا بلال کو اوسنے اذان دی بعد اوسکے آپ اوٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں بغیر جلدی کے پھر بلال سے فرمایا تکبیر کہہ
پھر فرض پڑھے بغیر جلدی کے ف یعنی آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے پڑھی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے فاذن
وهو غیر عجل اذان دی بلال نے بغیر جلدی کے عن عبد الله بن مسعود قال اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
زمن الحدیبیة فقال رسول الله صلی الله من یکلؤنا فقال بلال انا فناموا حتی طلعت الشمس فاستیقظ النبی صلی الله علیه وسلم

فقال افعلوا كما كنتم تفعلون قال ففعلنا قال فكذلك فافعلوا لمن نام او نسي ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے صلح حدیبیہ کے زمانے میں آپ نے فرمایا کون ہمکو جگا دیگا بلال نے کہا میں پھر سوے ہمارا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے آپ نے فرمایا کرو تم جیسا تم کیا کرتے تھے یعنی معمول کے موافق نماز پڑھو ہم نے ویسا ہی کیا پھر فرمایا آپ نے جو کوئی سو جایا کرے یا بھول جاوے وہ ایسا ہی کرے

## باب فی بناء المسجد مسجد کے بنانیکا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما امرت بتشييد المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم نہیں ہوا مسجدوں کے بلند کرنے کا عباس نے کہا تم مسجدوں کو ایسا آراستہ کرو گے جیسا یہود اور نصاریٰ نے کیا ہے

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہوگی جبتک لوگ مسجدوں پر فخر نہ کرینگے ف یعنی ایک دوسرے پر فخر کریگا کہ میری مسجد بلند اور عمدہ مزین ہے۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زیادہ مسجدوں کی آرائش کرنا اور روشنی کرنا ممنوع ہے۔ بڑی آرائش مسجد کی یہ ہے کہ وہاں پنجوقتہ نماز باذان و اقامت مطابق سنت کے اپنے وقت پر ہوا کرے اور ایسے شخص کو مقرر کریں جو عالم متدین خدا ترس قاری ہو مؤذن ایسا ہو جو اذان پر اجرت نہ لیوے

عن عثمان بن ابي العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم امره ان يجعل مسجد الطائف حيث كان طواغيتهم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا طائف میں مسجد بنانے کا جہاں پر مشرکوں کے بت رہا کرتے تھے

عن عبد الله بن عمر ان المسجد كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مبنيا باللبن والجريد قال مجاهد وعمده خشب النخل فلم يزد فيه ابو بكر شيئا وزاد فيه عمر وبناه على بنائه في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم باللبن والجريد واعاد عمده قال مجاهد عمده خشبا وغيره عثمان فزاد فيه زيادة كثيرة وبنى جداره بالحجارة المنقوشة والقصة وجعل عمده من حجارة منقوشة وسقفه بالساج قال مجاهد وسقفه الساج ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچی اینٹ اور کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی مجاہد نے کہا اوسکے ستون کھجور کے لکڑی کے تھے حضرت ابوبکر نے اوس میں کچھ نہ بڑھایا حضرت عمر نے اوس کو بڑھایا لیکن جیسے بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی ویسی ہی رکھی یعنی کچی اینٹ اور کھجور کے شاخوں کی اور اوس کے ستون بھی لکڑی کے لگائے اور حضرت عثمان نے اوسکو بالکل بدل دیا اور بہت بڑھایا اور اوسکی دیواریں چونے اور پتھروں کی تیار کیں جسمیں نقش بنے ہوئے تھے اور اوس کے ستون نقشی پتھروں کے لگائے اور اوسکا چھت ساگوان کی لکڑی کا بنایا

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت سواريه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من جذوع النخل اعلاه مظلل بجريد النخل ثم انها نخرت في خلافة ابي بكر فبناها بجذوع النخل وبجريد النخل ثم انها نخرت في خلافة عثمان فبناها بالآجر فلم تزل ثابتة حتى الآن ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کے ستون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کے لکڑی کی تھی اور چھت سایہ کر دیا تھا کھجور کے شاخوں سے وہ گل گئیں ابوبکر رض کی خلافت میں انہوں نے اور لکڑیاں کھجور کے نئے لگائیں اور شاخیں نئے

لگائے گئے تھے مگر وہ بھی گل گئیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انھوں نے مسجد کو پکی اینٹوں سے بنایا وہ

ابتک قائم ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہم قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فنزل

فی علو المدینۃ فی حی یقال لھم بنو عمرو بن عوف فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الی بنی النجار

فجاؤا متقلدین سیوفھم فقال انس فکانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی راحلتہ وابو بکر

ردفہ وملاء بنی النجار حولہ حتی القی بفناء ابی ایوب وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی

حیث ادرکتہ الصلاۃ ویصلی فی مرابض الغنم وانہ امر ببناء المسجد فارسل الی بنی النجار ثامنونی

بحائطکم ھذا فقالوا واللہ لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ عزوجل قال انس وکان فیہ ما اقول لکم

کانت فیہ قبور المشرکین وکانت فیہ حرب وکان فیہ نخل فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم بقبور المشرکین فنبشت وبالحرب فسویت وبالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد

وجعلوا عضادتیہ حجارۃ وجعلوا ینقلون الصخر وھم یرتجزون والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم معھم وھو یقول + اللھم لا خیر الا خیر الآخرۃ + فانصر الانصار والمھاجرۃ ترجمہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کرکے) تو مدینہ کے بلند جانب میں اترے ایک محلے میں جسکو بنی عمرو بن عوف کہتے تھے وہاں چودہ راتیں رہے پھر آپ نے کسیکو بنو النجار کے پاس بھیجا وہ آئے اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے انس نے کہا گویا میں دیکھ رہا ہوں اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونٹ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے ساتھ سوار تھے بنو النجار کے لوگ آپ کے گرد تھے یہانتک کہ آپ اترے ابو ایوب کے صحن میں اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں نماز کا وقت آجاتا تھا نماز پڑھ لیتے تھے اور بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے پھر آپ نے حکم کیا مسجد بنانے کا فرمایا اے بنی النجار تم اپنی اس زمین کی قیمت لے لو اونھوں نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت نہ لیں گے مگر اللہ جل جلالہ سے انس نے کہا اوس زمین میں جو چیزیں تھیں وہ میں تم سے کہے دیتا ہوں اوسمیں قبریں تھیں مشرکوں کی اور کئی کھنڈر تھے اور کچھ درخت تھے کھجور کے آپ نے حکم کیا مشرکوں کی قبریں کھودی گئیں (تاکہ اوس میں سے اونکی ہڈیاں نکلواکر پھینک دیے جاویں) اور کھنڈر صاف کیے گئے اور درخت کاٹے گئے اون کی لکڑیاں مسجد کے سامنے لگائی گئیں اور اسکے دروازے کی چوکھٹ پتھروں سے بنائی گئی صحابہ سب پتھر اوٹھاتے جاتے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اونکے ساتھ تھے اور فرماتے تھے اے پروردگار کوئی بہتری کچھ نہیں

سوا آخرت کے بہتری کے تو مدد کر انصار اور مہاجرین کے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال کان موضع المسجد حائطا لبنی النجار فیہ حرث ونخل وقبور المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثامنونی بہ فقالوا لا نبغی بہ ثمنا فقطع النخل وسوی الحرث ونبش قبور المشرکین وساق الحدیث وقال فاغفر مکان فانصر ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی کی جگہہ ایک باغ تہا بنی نجار کا اوس مین زراعت بہی تہی اور کہجور کے درخت بہی تہی اور مشرکون کی قبرین تہین آپنے اون سے فرمایا مجہہ سے اسکی قیمت لے لو انہون نے کہا ہم قیمت نہین چاہتے تو درخت کاٹے گئے اور زراعت برابر کی گئی اور قبرین کہود ڈالی گئین باقی قصہ ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا مگر اس حدیث مین مدد کرے کے جگہہ بخش تو ہے یعنے آپ فرماتے تہے بخش تو انصار اور مہاجرین کو

باب اتخاذ المساجد فی الدور گہرون مین مسجد بنانے کا بیان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجدین بنانے کا گہرون مین یعنے نماز کی جگہہ مقرر کرنے کا دوسری حدیث مین ہے اپنے گہرون کو قبرین مت بناؤ) اور اونکو پاک اور صاف رکہنے کا اور معطر کرنے کا عن سمرۃ بن جندب انہ کتب الی بنیہ اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یامرنا بالمساجد ان نصنعہا فی دورنا ونصلح صنعتہا ونطہرہا ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹون کو لکہا بعد حمد وصلوۃ کے معلوم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم کرتے تہے مسجدین بنانیکا اپنے گہرون مین اور اوسکو درست اور پاک رکہنے کا

باب فی السراج فی المساجد مسجد مین چراغ جلانے کا بیان عن میمونۃ رضی اللہ عنہا مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ائتوہ فصلوا فیہ وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو آپنے فرمایا وہان جاؤ اوس مین نماز پڑہو اور اوس زمانے مین سب شہرون مین لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے فرمایا اگر وہان نہ جا سکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجو اوسکی قندیلون مین جلایا جاوے

باب فی حصا المسجد مسجد کے کنکریون کا بیان عن ابی الولید قال سالت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یاتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلاۃ قال ما احسن ہذا ترجمہ ابی الولید سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے پوچہا مسجد کے کنکریون کو اونہون نے کہا ایک رات کو پانی برسا تو زمین گیلی ہو گئی ایک شخص کپڑے

ہین کنکریان لاکر زمین پر بچھاتا تہا اپنے نیچے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز
پڑہ چکے آپ نے فرمایا کیا اچھا کام کیا اُس نے **عن** ابی صالح قال کان یقال ان الرجل اذا
اخرج الحصی من المسجد یناشدہ **ترجمہ** ابو صالح رض نے کہا لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی کنکریون
کو مسجد سے نکالتا ہے تو وہ کنکریان اوسکو قسم دیتے ہین (اور کہتے ہین ہمکو نہ نکالو) سبحان اللہ
کنکریان جو جماد ہین اونکو مسجد سے اسقدر الفت اور اللہ جل جلالہ کی یاد سے ایسا ذوق ہے یہ
انسان کو جو عقل اور سمجھ رکھتا ہے اتنی بھی الفت نہین بڑے افسوس کی بات ہے **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحصاۃ لتناشد الذی یخرجہا من المسجد
**ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کنکری قسم
دیتی ہے اوس شخص کو جو اوسکو نکالتا ہے مسجد سے **باب** کنس المسجد مسجد مین جہاڑو دینے
کا بیان **عن** انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور
امتی حتی القذاۃ یخرجہا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم
من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیہا رجل ثم نسیہا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کیے گئے میرے ثواب میری امت کے یہانتک
کہ کوڑی اور خاک کا مسجد مین سے کوئی اوس کو نکالے اور روبرو کیے گئے میرے گناہ میری امت
کے تو نہ دیکہا مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے کسی کو کوئی سورت قرآن کی یا آیت یاد ہو پھر
اوسکو بہلا دے (یعنے دیکھکر بہی نہ پڑہ سکے) **باب** فی اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال
مسجد مین عورتون کا مردون سے جدا رہنا **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لو ترکنا ھذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منہ ابن عمر حتی مات قال
غیر عبد الوارث قال عمر وھو اصح **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یہہ روایت عبد الوارث کی ہے اورون نے کہا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اور وہی صحیح ہے) اس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین
تو بہتر ہے۔ نافع نے کہا یہہ سُنکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر اوس دروازے سے کبھی نہ گئے مرتے
دم تک۔ دوسری روایت مین نافع سے یہہ ہے کہ یہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہی صحیح ہے
**عن** نافع رضی اللہ عنہ قال ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان ینہی ان یدخل من باب النساء
**ترجمہ** نافع رض سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے تہے مردون کو باب النساء مین د[illegible] جانے سے

رکہو تا وہ دروازہ مخصوص کر دیا گیا تہا عورتوں کے جانے آنے کے واسطے ۔ **باب** ما یقول الرجل عند دخوله المسجد مسجد مین جاتے وقت کیا کہے **عن** ابی حمید او ابی اسید الانصاری یقول قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم عن النبی صلی الله علیه واله وسلم ثم لیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك فاذا خرج فلیقل اللهم انی اسالك من فضلك **ترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین سے کوئی مسجد مین آوے توسلام بہیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہر کہے اللهم افتح لی ابواب رحمتك اے پروردگار کہولدے میرے لیے دروازے اپنی رحمت کے پہر جب نکلے تو کہے اللهم انی اسالك من فضلك اے پروردگار مین تیرا فضل چاہتا ہون **عن** حیوۃ بن شریح قال لقیت عقبۃ بن مسلم فقلت له بلغنی انك حدثت عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبی صلی الله علیه واله وسلم انه کان اذا دخل المسجد قال اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم وسلطانه القدیم من الشیطان الرجیم قال اقط قلت نعم قال فاذا قال ذلك قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم **ترجمہ** حیوۃ بن شریح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا مین نے اون سے کہا مجہے خبر پہونچی ہے تم سے کسی نے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اونہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب آپ مسجد مین تشریف لے جاتے فرماتے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ اللہ کے جو بڑا ہے اور ساتہہ اسکے منہہ کے جو بڑی عزت والا ہے اور ساتہہ اوسکے سلطنت کے جو قدیم ہے شیطان مردود سے عقبہ نے کہا بس اتنا ہی مین نے کہا ہان عقبہ نے کہا جب کوئی یہہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے اب مجہسے بچ گیا تمام دن تک **باب** ما جاء فی الصلوۃ عند دخول المسجد تحیۃ المسجد کا بیان **عن** ابی قتادۃ قال ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال اذا جاء احدکم المسجد فلیصل سجدتین من قبل ان یجلس **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مسجد مین جاوے تو بیٹہنے سے پہلے دو رکعتین پڑہ لیوے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه زاد ثم لیقعد بعد ان شاء ولیذهب لحاجته **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے مثل اوسکی اتنا زیادہ ہے کہ جب دو رکعتین پڑہ چکے پہر اگر چاہے بیٹہے چاہے اپنے کام مین چلا جاوے **باب** فضل القعود فی المسجد مسجد مین بیٹہ رہنے کی فضیلت کا بیان **عن** ابی هریرۃ قال ان رسول الله صلعم قال الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاه الذی یصلی فیه ما لم یحدث او یقوم اللهم اغفر له اللهم ارحمه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول خدا صلعم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اوس شخص کے لیے جو تم مین سے بیٹہا رہتا ہے اپنے مصلے مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جب تک حدث نہو یا کہڑا نہو وہ فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار رحم کر اوس پر **عن** ابی هریرۃ ان رسول الله

الله عليه وسلم قال لا يزال احدكم في صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا يمنعه ان ينقلب الى اهله الا الصلوة
ترجمه ابو ہريره سے روايت ہے فرمايا رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ہميشه تم ميں سے وه شخص نماز ہی ميں رہتا ہے جبتک نماز اوسکو روکی رہے
اپنے گهر ميں نه جا سکے نماز کے خيال سے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزال العبد في الصلوة ما كان
في مصلاه ينتظر الصلوة تقول الملائكة اللهم اغفر له اللهم ارحمه حتى ينصرف او يحدث فقيل ما يحدث قال يفسو
او يضرط ترجمه ابی ہريره سے روايت ہے رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمايا ہميشه بنده نماز ہی ميں رہتا ہے جبتک اپنے مصلے کی نماز کی
جگہ ميں انتظار کرتا رہے فرشتے کہا کرتے ہيں خداوندا بخش دے اوسکو خداوندا رحم کر اوس پر جبتک فارغ ہو اور نہ وضو توڑے يا حدث نہ
تب لوگوں نے کہا حدث سے کيا مراد ہے کہا پہسکی مارے يا گوز لگا دے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى
المسجد لشيء فهو حظه ترجمه ابو ہريره سے روايت ہے رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا جو شخص مسجد ميں آوے جس کام کے ليے ويسا ہی ملا اوسکا
ف يعنی اگر عبادت کے ليے آوے تو ثواب پاويگا اور دنيا کے کاموں کے واسطے آوے تو وبال ہوگا باب في كراهية انشاد
الضالة في المسجد مسجد ميں گمی ہوئی چيز نه ڈہونڈہنا چاہيے عن ابي هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من سمع رجلا ينشد ضالة في المسجد فليقل لا اداها الله اليك فان المساجد لم تبن لهذا ترجمه ابو ہريره سے
روايت ہے سنا ميں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم فرماتے تہے جو شخص سنے کسيکو گمی ہوئی چيز ڈہونڈہتے ہوئے مسجد ميں تو کہے خدا
کرے تيری چيز کہيں نه ملے مسجديں اس واسطے نہيں بنی ہيں باب في كراهية البزاق في المسجد مسجد ميں تہوکنے کی کراہت عن
انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التفل في المسجد خطيئة وكفارته ان تواريه ترجمه انس بن مالک سے روايت ہے
رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا مسجد ميں تہوکنا خطا ہے اور کفاره اوسکا يہ ہے کہ اوسکو چہپا دے ف جو مسجديں خام ہوتے
ہيں وہاں تہوکنے ميں انديشه نہيں تہوک کر اوسکو مٹی ميں دبا سکتے ہيں مگر جس مسجد کا صحن پخته ہو وہاں تہوکنا منع ہے اپنے کپڑے
يا جوتی ميں تہوکنا چاہيے کيونکہ لوگوں کو تکليف ہوگی عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان البزاق في المسجد خطيئة
وكفارتها دفنها ترجمه انس سے روايت ہے فرمايا رسول الله صلى الله عليه وسلم نے مسجد ميں تہوکنا گناه ہے اور کفاره اوسکا يہ ہے کہ اوسکو
دبا ديوے عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النخاعة في المسجد فذكر مثله ترجمه انس سے روايت ہے فرمايا
رسول الله صلى الله عليه وسلم نے بلغم حلق سے نکالکر مسجد ميں ڈالنا گناه ہے اور اوسکو دبا دينا يہ کفاره ہے اوس کا عن ابي هريرة يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل هذا المسجد فبزق فيه او تنخم فليحفر فليدفنه فان لم يفعل فليبزق
في ثوبه ثم ليخرج به ترجمه ابو ہريره سے روايت ہے فرمايا رسول الله صلى الله عليه وسلم نے جو شخص جاوے اس مسجد ميں پہر تہوکے يا بلغم ڈالے تو
چاہيے کہ کہود کر مٹی ميں دبا ديوے اگر ايسا نه کرے تو اپنے کپڑے ميں تہوک کر اوسکو ليکر نکلے عن طارق بن عبد الله المحاربي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الرجل الى الصلوة او اذا صلى احدكم فلا يبزق امامه ولا عن يمينه
ولكن عن تلقاء يساره ان كان فارغا او تحت قدمه اليسرى ثم ليقل به ترجمه طارق بن عبد الله محاربی سے روايت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی نماز کو کھڑا ہو یا نماز پڑھتا ہے تو اپنے آگے اور داہنے طرف نہ تہوکے لیکن بائین طرف اگر جگہ ہو تو تہوکے
لیوے یا بائین قدم کے تلے تہوک کر اوسکو مل دیوے عن ابن عمر قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوما اذ رای نخامة
فی قبلة المسجد فتغیظ علی الناس ثم حکها قال واحسبه قال فدعا بزعفران فلطخه به وقال ان اللہ تعالی
قبل وجه احدکم اذا صلی فلا یبزق بین یدیه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑہ رہے تہے ایک ہی ایکا قبلہ کی دیوار مین بلغم لگا ہوا دیکھا ف اس حدیث مین قبلہ سے مراد محراب نہین ہے کیونکہ آنحضرتؐ
کے عہد مبارک مین اور خلفاء راشدین کے زمانے مین محراب بنانیکا دستور نہ تہا اسواسطے تمام سلف نے اوسکو مکروہ جانا ہے اول محراب کو عمر
بن عبد العزیز نے نکالا جب مسجد نبوی کو گرا کر از سر نو تعمیر کے ولید بن عبد الملک کے زمانے مین ہوا آپ غصے ہوئے لوگون
پر پہر اوسکو کہرچ ڈالا اور زعفران منگا کر اوس مین لتہیڑ دی اور فرمایا بیشک اللہ تعالی منہ کے سامنے ہوتا ہے جب کوئی تم مین سے
نماز پڑہے (یعنی اوسکے رحمت سامنے ہوتی ہے جیسے دوسرے روایت مین ہے فان الرحمة تواجهه خطابی) تو اپنے سامنے نہ تہوکے
عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب العراجین ولا یزال فی یده منها فدخل المسجد فرای نخامة
فی قبلة المسجد فحکها ثم اقبل علی الناس مغضبا فقال ایسر احدکم ان یبصق فی وجهه ان احدکم اذا استقبل القبلة
فانما یستقبل ربه عز وجل والملک عن یمینه فلا یتفل عن یمینه ولا فی قبلته ولیبصق عن یساره او تحت
قدمه فان عجل به امر فلیقل هکذا ووصف لنا ابن عجلان ذلک ان یتفل فی ثوبه ثم یرد بعضه علی بعض
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہجور کے شاخونکو پسند کیا کرتے تہے اور ہمیشہ آپکے ہاتہہ مین ایک شاخ
رہتی ایک روز آپ مسجد مین آئے تو قبلہ کیطرف بلغم لگا دیکھا آپ نے اوسکو کہرچ ڈالا پہر لوگون پاس آئے غصے مین اور فرمایا کیا تم مین سے کسیکو اچہا
معلوم ہوتا ہے اپنے منہ پر تہوکنا جب تم مین سے کوئی قبلہ کیطرف منہ کرتا ہے تو اپنے رب عز وجل کے طرف منہ کرتا ہے اور فرشتے اوسکے داہنے طرف
رہتے ہین تو نہ تہوکے داہنی طرف اور نہ سامنے قبلہ کیطرف بلکہ تہوکے بائین طرف یا اپنے قدم کے نیچے اگر جلدی ہو تو اسطرح کرے ابن عجلان نے
اوسکو یون بیان کیا کہ اپنے کپڑے مین تہوک کر اوسکو الٹ پلٹ کر ڈالے عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال اتینا جابرا
یعنی ابن عبد اللہ وهو فی مسجده فقال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی مسجدنا هذا وفی یده عرجون ابن طاب
فنظر فرای فی قبلة المسجد نخامة فاقبل علیها فحتها بالعرجون ثم قال ایکم یحب ان یعرض اللہ عنه ثم قال ان
احدکم اذا قام یصلی فان اللہ تعالی قبل وجهه فلا یبصقن قبل وجهه ولا عن یمینه ولیبزق عن یساره
تحت رجله الیسری فان عجلت به بادرة فلیقل بثوبه هکذا ووضعه علی فیه ثم دلکه ثم قال ارونی عبیرا
فقام فتی من الحی یشتد الی اهله فجاء بخلوق فی راحته فاخذه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فجعله علی راس
العرجون ثم لطخ به علی اثر النخامة قال جابر فمن هناک جعلتم الخلوق فی مساجدکم ترجمہ عبادہ بن ولید سے روایت ہے
ہم آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس اور وہ اپنے مسجد مین تہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اس مسجد مین آئے اور آپ کے

اور فرمایا وہ زمین لعنت کی گئی ہے **ف** کیونکہ وہان نمرود کا فرباد شاہ رہا اور اللہ کا غضب اوسپر نازل ہوا اور وہ شہر تباہ ہو گیا خطابی نے
کہا اس حدیث کی اسناد مین گفتگو ہے اور مین نہین جانتا کہ کسی عالم نے بابل کے زمین مین نماز کو حرام کیا ہو اور معارض ہے اسکو حدیث صحیح جس سے
کل روی زمین مین نماز پڑھنا درست ہوتا ہے بعضون نے کہا شاید اس ممانعت سے مقصود یہ ہے کہ بابل مین سکونت اختیار نہ کرے بعضون نے
کہا یہ ممانعت خاص تھے علی کے واسطے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ وہان کے لوگون سے علی کو ضرر پہونچیگا چنانچہ وہ اوسی ملک مین ابن ملجم ملعون
کے ہاتھ سے شہید ہوئے پھر اور اہل بیت پر آپ کے اوسی ملک مین بڑی بڑی صدمے پہونچے **عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
**قال الارض کلها مسجد الا الحمام والمقبرة** ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین
نماز پڑھنے کی جگہہ ہے سوا حمام اور مقبرے کے

## باب النهی عن الصلوٰة فی مبارک الابل
اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑھنے کی ممانعت

**عن البراء بن عازب قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰة فی مبارک الابل فقال لا تصلوا فی**
**مبارک الابل فانها من الشیاطین وسئل عن الصلوٰة فی ...** ) سے روایت ہے ایک شخص نے امامت کی ایک قوم کی
تہوکا قبلہ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھہ رہے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے قوم سے کہدیا اب یہ تمہاری امامت
نکرے بعد اوسکے اوسنے امامت کا قصد کیا لوگون نے منع کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے اوسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا ہان مین نے منع کیا ہے راوی نے کہا مجھکو گمان ہے آپ نے یہہ بھی فرمایا تو نے ایذا دی
اللہ کو اور اوسکے رسول کو **عن مطرف عن ابیه قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی فبزق تحت قدمه الیسری**
ترجمہ مطرف سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ (عبد اللہ بن شخیر بن عوف) سے مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپ نماز پڑھ رہے تھے آپنے تہوکا اپنی بائین قدم کے تلے دوسری روایت مین ہے پھر اپنی جوتے سے مل دیا **عن ابی سعید قال**
**رایت واثلة بن الاسقع فی مسجد دمشق بصق علی البوری ثم مسحه برجله فقیل له لم فعلت هذا قال لانی رایت**
**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعله** ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے مین نے واثلہ بن اسقع کو دیکھا دمشق کے مسجد مین انہون نے تہوک دیا بورئے
پر پھر پاؤن سے مل ڈالا لوگون نے اون سے کہا تم نے ایسا کیون کیا انہون نے کہا اسواسطے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
ایسا کرتے ہوئے

## باب ما جاء فی المشرک یدخل المسجد
مشرک مسجد مین جا سکتا ہے **ف** اللہ جل جلالہ نے جو فرمایا انما
المشرکون نجس فلا یقربوا المسجد الحرام وہ بطریق وعدہ اور پیشین گوئی کے ہے یعنی اب مشرکونکا عمل اور تصرف مسجد حرام مین نہ
ہوگا نہ بطور نہی کے اسیطرح نجاست سے مراد نجاست معنوی ہے جو اوسکے قلب مین ہے یعنی کفر کی نجاست دلیل اسکی یہہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی مشک سے وضو کیا نظیر اسکی کلام اللہ شریف مین دوسری جگہہ موجود ہے فاجتنبوا الرجس من
الاوثان یعنی تم نجاست سے بتون کے اللہ نے بتونکو نجس فرمایا حالانکہ اون مین کوئی نجاست ظاہری نہین ہے **عن انس بن مالک یقول**
**دخل رجل علی جمل فاناخه فی المسجد ثم عقله ثم قال ایکم محمد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکیء بین ظهرانیهم**

**باب بدء الاذان** اذان کیونکر شروع ہوئی عن ابی عمیر بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم للصلوٰة کیف یجمع الناس لها فقیل له انصب رایة عند حضور الصلوٰة فاذا راوها اذن بعضهم بعضا فلم یعجبه ذلك قال فذکر له القنع یعنی الشبور وقال زیاد شبور الیهود فلم یعجبه ذلك وقال هو من امر الیهود قال فذکر له الناقوس فقال هو من امر النصاری فانصرف عبد اللہ بن زید وهو مهتم لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره فقال یا رسول اللہ انی لبین نائم ویقظان اذ اتانی آت فارانی الاذان قال وکان عمر بن الخطاب قد راه قبل ذلك فکتمه عشرین یوما قال ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له ما منعك ان تخبرنی فقال سبقنی عبد اللہ بن زید فاستحییت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یامرك به عبد اللہ بن زید فافعله قال فاذن بلال قال ابو بشر فاخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم ان عبد اللہ بن زید لولا انه کان یومئذ مریضا لجعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا **ترجمہ**

فاُری الاذان فی منامه قال فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عمیر بن انس سے روایت ہے انہوں نے سُنا اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسباب کا کہ نماز کیواسطے کیونکر لوگونکو جمع کیا کریں **ف** یہہ اہتمام ۲ سنہ ہجری میں ہوا قبل اسکے بغیر اذان کے نماز ہوا کرتی تھی اور لوگ خود بخود ایک وقت معین پر جمع ہو جایا کرتے تھے **ف** لوگوں نے کہا ایک جھنڈا بلند کر دیا کیجیے نماز کے وقت اوسکو دیکھکر ایک دوسرے کو خبر کر دیگا **ف** کہ نماز کا وقت آگیا **ف** لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ رائے پسند نہ آئی **ف** اسواسطے کہ اس میں بڑا حرج تھا سفر اور حضر میں ہر ایک کے واسطے ایک جھنڈا ضرور تھا دوسری یہہ کہ جھنڈا مکانوں کے اندر سے کیسے نظر آتا اور اون لوگوں کو بھی کہلا ہی نہ دیتا جو زمین پر تے یا بستی ہوتی **ف** پھر کسی شخص نے کہا یہودیوں کیطرح ایک نرسنگا بنا لیجیے **ف** اوسکو نماز کیوقت پھونک دینگے سب کو آواز پہنچ جاویگی اور لوگ مطلع ہو جاوینگے **ف** آپ کو یہہ تجویز بھی پسند نہیں آئی **ف** اس وجہ سے کہ اس میں یہود کی مشابہت تھی اور آپ عبادات میں اہل کتاب سے مشابہت پسند نہیں فرماتے تھے دوسری یہہ کہ اس میں بھی ایک حرج تھا ہر ایک مسجد کیواسطے ہر ایک قوم کو ایک سینگ رکھنا ہوتا سفر میں بھی ساتھ لینا پڑتا **ف** اور آپنے فرمایا یہہ تو یہودیوں کا کام ہے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے یہود و نصاری کی مشابہت ممنوع ہونے پر مگر جب مجبوری آن پڑے چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ آخر آپنے مجبور ہو کر ناقوس بنانے کا حکم دیا جو نصاری میں مروج ہے **ف** پھر کسی نے ذکر کیا ناقوس کا **ف** وہ دو لکڑیاں ہیں ایک بڑی ایک چھوٹی بڑی کو چھوٹی سے مارتے ہیں اوس سے آواز پیدا ہوتی ہے **ف** آپنے فرمایا یہہ تو نصاری کا کام ہے پھر عبد اللہ بن زید **ف** بن عبد ربہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی ابو محمد مدنی **ف** وہاں سے لوٹے لیکن سب کا خیال تھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا خیال تھا اونکو خواب میں اذان بتلائی گئی جب صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپسے کہا یا رسول اللہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی راوی نے کہا حضرت عمرؓ اس سے بیس دن پیشتر اذان کو خواب میں دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے کسی سے نہیں کہا جب عبد اللہ بن زید کہہ چکے تو انہوں نے بھی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے پہلے کیوں نہ کہا انہوں نے کہا مجھ سے پہلے عبد اللہ بن زید نے بیان کر دیا اسواسطے مجھکو شرم آئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اٹھ جیسا عبد اللہ

بن زید کہیں اوسطرح کہ بلال نے اذان دی ابو بشر نے کہا مجھ سے ابو عمیر نی بیان کیا انصاریہ سمجھتے تہے کہ اگر عبد اللہ بن زید بیمار نہ ہوتی اوسدن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونھی کو موذن بناتے ف لیکن وہ اتفاق سے اون دنوں بیمار تہی اور یہ فضیلت بلال کے قسمت میں تہی اونھی کو ملے پھر ہمیشہ وہی موذن رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی حیات تک باب کیف

الاذان اذان کیونکر دینا چاہیے عن عبد اللہ بن زید قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناقوس یعمل

لیضرب به للناس لجمع الصلوۃ طاف بی وانا نائم رجل یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس

قال وما تصنع به فقلت ندعو به الی الصلوۃ قال افلا ادلک علی ما هو خیر من ذلک فقلت بلی قال فقال تقول

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد

ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

قال ثم استاخر عنی غیر بعید ثم قال و تقول اذا اقمت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد

ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته بما رأیت فقال انها لرؤیا حق ان شاء اللہ

فقم مع بلال فالق علیه ما رأیت فلیؤذن به فانه اندی صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیه علیه ویؤذن

به قال فسمع ذلک عمر بن الخطاب وهو فی بیته فخرج یجر رداءہ ویقول والذی بعثک بالحق یا رسول اللہ م

لقد رأیت مثل ما اری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دیا نماز کی خبر کرنیکے واسطے مجھے سوتے میں ایک شخص دکہائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس لیے ہی میں نے اوس سے کہا ای خدا کی بندی یہ ناقوس بیچتا ہی وہ بولا تم کیا کروگے میں نے کہا ہم اوس سے لوگوں کو نماز کیواسطے بلایا کرینگے وہ بولا میں تمکو ایسی چیز نہ بتادوں جو اس سے بہتر ہے ف اوس میں کسی چیز کے ساتھ رکہنے کی ضرورت نہیں ہی یہ تو دنیا کی بہتری ہے دین کی بہتری یہ ہی کہ ناقوس بجانے میں ثواب نہیں ہے اوسمیں ثواب ہی وہ ذکر الہی ہے۔ یہ شخص فرشتہ تھا جو اللہ جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا تہا اذان کی تعلیم کے لیے ف میں نے کہا کیوں نہیں اوس نے کہا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پھر وہ شخص پیچھے ہٹ گیا ذرا دور تھوڑی اور کہا جب نماز کی لیے کہڑا ہو تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور جو میں نے خواب میں دیکہا تہا بیان کیا آپنے فرمایا یہ خواب سچا ہی اگر خدا چاہے تو اوٹھ بلال کے ساتھ اور جو تو نے سنا ہے وہ سکو بتا دے وہ اذان دیگا کیونکہ اوسکی آواز تجھ سے زیادہ بلند ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موذن کا بلند آواز ہونا بہتر ہے ف میں بلال کے ساتھ اوٹھ کہڑا ہوا اونکو بتاتا جاتا تہا وہ پکارتے جاتے تہے عمر بن خطاب نے یہ سنا وہ اپنے

گهر مین تهی جلدی سی چادر کهینچتی هوئی نکل آئے اور کہنی لگی قسم اوس ذات کی جس نے آپکو سچا پیغمبر کیا یا رسول اللہ مین نی بهی خواب مین ایسی
طرح دیکها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر یہہ فرمایا شکر ہی خدا کا ف ایک اور گواہ ہو گیا اب خواب کے سچے ہونی مین کوئی
شبہہ نہین رہا عن ابی محذورة قال قلت یا رسول الله علمنی سنة الاذان قال فمسح مقدم راسی قال تقول الله اکبر
الله اکبر الله اکبر الله اکبر ترفع بها صوتک ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتک ثم ترفع صوتک بالشهادة اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة
حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح فان کان صلوة الصبح قلت الصلوة خیر من النوم الصلوة خیر
من النوم الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله ترجمہ ابو محذورہ (اونکا نام اوس یا سمرہ یا سلمہ یا سلمان ہے ابن معیر یا عمیر لوذان
کی جمحی) سے روایت ہی مین نی کہا یا رسول اللہ مجهی اذان سکهلاؤ کیونکر کہتے ہین آپ نی میری سر پر آگی جانب مین ہاتهہ پهیرا ف
نسخہ مطبوعہ مصریہ اور مطبوعہ دہلی مین یون ہی ہے اور نسخہ قلمی مین فمسح مقدم راسہ ہی اوسکی دو معنی ہو سکتی ہین ایک یہ کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی سر مبارک پر ہاتهہ پهیرا یہ اتفاقات سی ہوگا دوسری یہہ کہ ابو محذورہ کی سر پر ہاتهہ پهیرا برکت کیواسطی تاکہ اذان یاد
رہی ف اور فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند آواز سی پهر آہستہ سی کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پهر بلند آواز سی کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا
رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ ف اس حدیث سے ترجیع یعنی تکرار شہادتین کے بخوبی ثابت ہوئی اور مردود ہو گئی وہ تاویل کہ یہہ واسطے
تعلیم کے تہا نہ تقریر کے ف حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اگر صبح کی اذان ہو تو اسکی بعد دو بار کہہ الصلوة
خیر من النوم الصلوة خیر من النوم (اور جو دوسری کسی نماز کی اذان ہو تو یہ نہ کہہ) پهر کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ - دوسری روایت
مین بهی اسیطرح ہے اوس مین بهی الصلوة خیر من النوم پہلی اذان مین ہے فجر مین کہا ابوداؤد نی انکی روایت
اس سے زیادہ صاف ہی اوس مین یہ ہے کہ تکبیر آپنے دو دو بار سکهائی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
عبد الرزاق نی کہا جب تکبیر کہی تو دو بار کہہ قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة تو نے سنا ہی ابو محذورہ اپنی پیشانی کے بال نہین
کتراتی تهی نہ اونکو جدا کرتے تهی اس سبب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونپر ہاتهہ اوسجگہہ پهیرا تها عن ابی محذورة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة کلمة والاقامة سبع عشرة کلمة الاذان الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی
الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والاقامة الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا
الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی

الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ کی روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اذان سکھلائی انیس کلمے اسطرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اور پھر دوبارہ اشہد اتین پھر حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح
حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور اقامت اسطرح سی سترہ کلمے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا
اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ
قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ف اس حدیث سے بھی صاف ترجیع ثابت ہے عن ابی محذورۃ قال القی علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین ہو بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ثم ارجع فمد من صوتک اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود
مجھے اذان بتائی فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ پھر فرمایا دوبارہ بلند آواز سے کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول
اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ف اس روایت سے بھی ترجیع ثابت ہے
عن ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قال و
کان یقول فی الفجر الصلوۃ خیر من النوم ترجمہ ابو محذورہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان ایک ایک حرف بتلائی
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اور یہی
کہا فجر میں کہتے تھے الصلوۃ خیر من النوم عن ابی محذورۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان یقول اللہ اکبر اللہ اکبر
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم ذکر مثل اذان بشر ابن جریج عن عبد العزیز بن عبد الملک ومعناہ
فحدیث مالک بن دینار قال سالت ابن ابی محذورۃ قلت حدثنی عن اذان ابیک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فقال
اللہ اکبر اللہ اکبر فقط وکذلک حدیث جعفر بن سلیمان عن ابن ابی محذورۃ عن عمہ عن جدہ الا انہ قال ثم ترجع فترفع صوتک
اللہ اکبر اللہ اکبر ترجمہ ایک روایت میں ابی محذورہ سے شروع اذان میں دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر آیا ہے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اور
میں بھی ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر بس تیسری روایت میں ہے کہ پہلے دوبار یوں کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر پھر دوبارہ بلند آواز سے کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر

ف کو تکبیر مین بھی ترجیع ہے یعنی چار بار کہنا چاہیے دو بار پہلے آہستہ آواز سے پھر دو بار بلند آواز سے **عن ابن ابی لیلی قال احیلت**

الصلوة ثلاثة احوال قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد اعجبني ان تكون صلوة المسلمين او قال

المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون الناس بحين الصلوة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على

الآطام ينادون المسلمين بحين الصلوة حتى نقسوا او كادوا ان ينقسوا قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله اني لما رجعت

لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه ثوبين اخضرين فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه

يقول قد قامت الصلوة ولولا ان تقول الناس قال ابن المثنى ان تقولوا لقلت اني كنت يقظانا غير نائم فقال رسول الله صلى الله

عليه وسلم وقال ابن المثنى لقد اراك الله عز وجل خيرا ولم يقل عمرو لقد اراك الله خيرا فمر بلالا فليؤذن قال فقال عمر اما اني قد رأيت مثل

الذي رأى ولكني لما سبقت استحييت قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا جاء يسأل فيخبر بما سبق من صلاته وانهم قاموا مع

رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين قائم وراكع وقاعد ومصل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابن المثنى قال عمرو وحدثني بها

حصين عن ابن ابي ليلى حتى جاء معاذ قال شعبة وقد سمعتها من حصين فقال لا اراه على حال الى قوله كذلك فافعلوا ثم رجعت

الى حديث عمرو بن مرزوق قال فجاء معاذ فاشاروا اليه قال شعبة وهذه سمعتها من حصين قال فقال معاذ لا اراه

على حال الا كنت عليها قال فقال ان معاذا قد سن لكم سنة كذلك فافعلوا قال وحدثنا اصحابنا ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم لما قدم المدينة امرهم بصيام ثلاثة ثم انزل رمضان وكانوا قوما لم يتعودوا الصيام وكان الصيام عليهم شديدا

فكان من لم يصم اطعم مسكينا فنزلت هذه الآية فمن شهد منكم الشهر فليصمه فكانت الرخصة للمريض والمسافر فامروا

بالصيام قال وحدثنا اصحابنا قال وكان الرجل اذا افطر فنام قبل ان ياكل لم ياكل حتى يصبح قال فجاء عمر بن الخطاب

فاراد امرأته فقالت اني قد نمت فظن انها تعتل فاتاها فجاء رجل من الانصار فاراد الطعام فقالوا حتى نسخن

لك شيئا فنام فلما اصبحوا انزلت عليه هذه الآية احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے

روایت ہے کہ نماز کی تین حالتین بدلین ہماری لوگون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات بھلی

معلوم ہوتی ہے کہ سب مسلمان ملکر نماز پڑھا کرین اور مجھے ہمت ہوا کہ یہانتک کہ مین نے قصد کیا لوگونکو بھیجا کرون پکار آیا کرین

گھرون پر نماز کا وقت آگیا اور مین نے یہ بھی قصد کیا لوگ بلند مقامون پر کھڑے ہوکر مسلمانون کو پکار دیا کرین نماز کا وقت آگیا

یہان تک کہ وہ ناقوس بجانے لگے یا قریب تھے کہ ناقوس بجائین کہ اتنے مین ایک شخص انصاری آیا اور بولا یا رسول اللہ جب مین آپ پاس سے

گیا مجھے اسی کا خیال تھا جسکا آپ اہتمام کرتے ہے تھے مین نے ایک شخص کو دیکھا گویا وہ دو کپڑے سبز رنگ کے پہنے ہوے ہے وہ مسجد پر کھڑا

ہوا اوس نے اذان دی پھر تھوڑی دیر بیٹھکر پھر کھڑا ہوا اور جو کلمے اذان مین کہے تھے وہی پھر کہے مگر قد قامت الصلوة زیادہ کیا اور

اگر لوگ مجھے جھوٹا نہ کہین تو مین کہہ سکتا ہون مین جاگتا تھا سوتا نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تجھے

بہتر خواب دکھایا تو بلال کو حکم کر وہ اذان دے پھر اتنے مین حضرت عمر نے کہا مین نے بھی ایسا ہی دیکھا لیکن جو نکہ وہ پہلے کہہ چکے اسواسطے

مین نے کہنے میں شرم کی۔ اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ پہلے جب کوئی شخص مسجد مین آتا اور دیکھتا جماعت ہو رہی ہے تو پوچھتا کتنی رکعتین ہوئین مین ف اوس شخص سے پوچھتا جو پہلے سے مسجد مین آیا ہے لیکن ابھی نماز مین شریک نہین ہوا یا نماز پڑھنے والون سے پوچھ لیتا اوس وقت تک نماز مین بات کرنا درست ہوگا ف پھر وہ بمقدر نماز پڑھ کر شریک ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لوگون کے حال مختلف ہوتے کوئی کھڑا ہی کوئی رکوع مین ہے کوئی قعدے مین ہے کوئی آپکے ساتھ پڑھ رہا ہے ف حاصل کہنے کا یہ ہے کہ مسبوق اپنی گئی ہوئی نماز ادا کر کے پھر آپکے ساتھ شریک ہوتا یہ نہ تھا کہ آتی ہے امام ساتھ شریک ہو کر جب امام سلام پھیرے تو اوس وقت گئی ہوئی نماز ادا کرلیوے ف اتنے مین معاذ بن جبل رض آئے اُنہون نے کہا مین تو جس حال مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا وہی کرونگا یعنی آتے ہی نماز مین شریک ہوجاونگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ نے تمہارے واسطے ایک سنت مقرر کی تو ایسا ہی کیا کرو ف جب سے یہ دستور ہوا کہ مسبوق اگر نماز مین شریک ہوجاوے پھر امام کی فرغت کے بعد اپنی باقی نماز پڑھ لیوے ف اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے اونکو تین روزونکا حکم کیا پھر رمضان کے روزے فرض ہوئے اور ان لوگون کو روزون کی عادت نہ تھی روزہ اون پر نہایت سخت ہوتا تو جو شخص روزہ نہ رکھتا وہ ایک مسکین کو کہانا کہلا دیتا ف اوائل اسلام مین چند روز تک روزہ فرض اختیاری تھا خواہ روزہ رکھے یا فدیہ دیدے اسکے بعد یہ حکم منسوخ ہوگیا ف پھر یہ آیت اوتری جو شخص تم مین سے رمضان کا مہینہ پاوے وہ روزے رکھے پھر رخصت نہ رہی مگر مریض اور مسافر کے واسطے باقی سب لوگون کو روزہ رکھنے کا حکم ہوا اور میری لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی کہ اوائل اسلام مین جب کوئی آدمی روزہ کھولکر سو رہتا اور کہانا نہ کہاتا تو پھر دوسری روز کی افطار تک اوسکو کہانا درست نہوتا ایکبار حضرت عمر رض نے اپنی بی بی سے صحبت کا قصد کیا وہ بولی مین سوگئی تھی ف روزہ کھولکر تو اب وطی ناجائز ہے ف حضرت عمر سمجھے بہانہ کرتی ہی اُنہون نے اوس سے جماع کیا اور ایک مرد انصاری نے کہانے کا ارادہ کیا بعد افطار کے لوگون نے کہا ذرہ ٹھہر و ہم کہانا گرم کرلین وہ سوگیا جب صبح ہوئی تو یہ آیت اوتری احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ یعنی حلال ہے تمہارے واسطے روزون کی راتون مین جماع کرنا اپنی عورتون سے

عن معاذ بن جبل قال احیلت الصلوۃ ثلاثۃ احوال واحیل الصیام ثلاثۃ احوال وساق نصر الحدیث بطولہ واقتص ابن المثنیٰ منہ قصۃ صلاتہم نحو بیت المقدس قط قال الحال الثالث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ فصلی یعنی نحو بیت المقدس ثلاثۃ عشر شہرا فانزل اللہ تعالیٰ ہذہ الآیۃ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ فوجہہ اللہ تعالیٰ الی الکعبۃ وتم حدیثہ وسمی نصر صاحب الرؤیا قال فجاء عبد اللہ بن زید رجل من الانصار وقال فیہ فاستقبل القبلۃ قال اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم امہل ہنیۃ ثم قام فقال مثلہا الا انہ قال زاد بعد ما قال حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنہا بلالا فاذن بہا بلال وقال فی الصوم قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان يصوم ثلاثة ايام من كل شهر ويصوم يوم عاشوراء فانزل الله تعالى كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من
قبلكم الى قوله طعام مسكين فكان من شاء ان يصوم صام ومن شاء ان يفطر ويطعم كل يوم مسكينا اجزأه ذلك
هذا حول فانزل الله تعالى شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن الى ايام اخر فثبت الصيام على من شهد الشهر وعلى المسافر ان
يقضي وثبت الطعام للشيخ الكبير والعجوز اللذين لا يستطيعان الصوم وجاء صرمة وقد عمل يومه وساق الحديث

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ نماز کی تین حال بدلی اسیطرح روزی کی تین حال بدلے پھر حدیث بیان کی اوسیطرح طول سے اور ابن
مثنی نے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھنے کا قصہ بیان کیا تیسرا حال یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے آپنے
بیت المقدس کیطرف تیرہ۱۳ مہینے تک نماز پڑھی پھر اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری ہم تیرا نظر اوٹھانا آسمان کیطرف دیکھتے ہیں اب
ہم بدلے دیتے ہیں تیرا وہ قبلہ جسکو تو پسند کرتا ہے تو پھیر منہ اپنا مسجد حرام کیطرف اور جہاں پر تم ہو اوسی طرف منہ پھیرو تو اللہ جل جلالہ
نے منہ آپکا کعبے کیطرف کردیا تمام ہوگئی حدیث ابن مثنی کی اور نصر بن مہاجر نے خواب دیکھنے والے کا نام لیا تو کہا عبد اللہ بن زید ایک
شخص تھے انصار میں سے اس روایت میں یہہ ہے کہ اوس شخص نے منہ کیا قبلے کیطرف اور کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ دو بار حی علی الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
پھر تھوڑی دیر تک ٹھرا رہا پھر اوٹھ کھڑا ہوا اور ایسا ہی کہا مگر بعد حی علی الفلاح کے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کہنا راوی
نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا بلال کو یہہ سکھا دو بلال نے اذان دی اور روزی میں یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے اور عاشورا کے دن روزہ رکھتے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری فرض ہوئے تم پر روزے جیسے فرض
ہوئے اون لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے تاکہ بچو تم گناہوں سے چند دنوں تک تو جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ شمار کرلے اور
دنوں میں اوسی حساب سے اور جو لوگ طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیں ایک مسکین کا کھانا ۔ پس ہر ایک شخص کو اختیار تھا جو چاہتا
روزہ رکھتا تھا جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا ہر روزی کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلادیتا تھا ایک سال تک یہی حکم رہا پھر اللہ جل جلالہ
نے یہہ حکم اوتارا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن الآیۃ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اوترا عرش سے آسمان دنیا پر
رکھا گیا) جو ہدایت ہے لوگوں کے واسطے اور دلیلیں میں ہدایت کے اور فرق کی درمیان حق اور باطل کے جو شخص تم میں سے پاوے اس مہینے کو
وہ روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ قضا کرلے اوتنے دنوں کے حساب سے اور دنوں میں پھر فرض ہوگیا روزہ ہر ایک شخص
جو پاوے رمضان کو اور مسافر پر قضا فرض ہوئی اور فدیہ قائم ہوگیا بڈھے یا بڑھیا کیلیے جو روزہ نہ رکھ سکتے ہوں آخر حدیث تک

## باب فی الاقامۃ تکبیر کے بیان میں

عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ زاد حماد فی حدیثہ
الا الاقامۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلال کو حکم ہوا اذان جفت کہنے کا اور تکبیر طاق کہنے کا ف یعنی ایک ایک بار کہنے کا یہ
ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین میں سے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا ف حماد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے سوا اقامت کے
یعنی قد قامت الصلوۃ کو وہ دو بار کہے اسی طرح تکبیر بھی اول و آخر میں دو دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار اسطرح اللہ اکبر اللہ اکبر

اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ **عن** ابن عمر قال انما کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ
یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ فاذا سمعنا الاقامۃ توضأنا ثم خرجنا الی الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اذان دو دو بار ہوتی اور تکبیر ایک ایک بار سوا قد قامت الصلوۃ کی اوسکو دو بار کہتی
تو جب ہم تکبیر سنتی وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے **باب** فی الرجل یؤذن ویقیم آخر ایک شخص اذان دی دوسرا تکبیر کہے درست ہے **عن**
عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منہا شیئا قال فاری عبد اللہ بن زید
الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال القہ علی بلال فالقاہ علیہ فاذن بلال فقال عبد اللہ انا
رایتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت **ترجمہ** عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان مین چند کامون کے
کرنیکا قصد کیا (جیسے ناقوس بوق جھنڈا وغیرہ) لیکن کوئی کام نہین کیا پھر عبد اللہ بن زید کو خواب مین اذان دکھلائی دی وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور انکو خبر دی آپ نے فرمایا بلال کو سکھادے انہون نے بلال کو سکھادیا عبد اللہ نے کہا مین نے
خواب مین اذان دیکھی تھی مین چاہتا تھا خود کہون آپ نے فرمایا تکبیر کہو **عن** زیاد بن الحارث الصدائی قال لما کان اول اذان
الصبح امرنی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت فجعلت اقول اقیم یا رسول اللہ فجعل ینظر الی ناحیۃ المشرق الی الفجر فیقول لا
حتی اذا طلع الفجر نزل فبرز ثم انصرف الی وقد تلاحق اصحابہ یعنی فتوضا فاراد بلال ان یقیم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان اخا صداء ہو اذن ومن اذن فہو یقیم قال فاقمت **ترجمہ** زیاد بن الحارث صدائی سے روایت ہے پہلی اذان صبح کی مین نے دی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جب اذان دے چکا بعد اوسکے مین تکبیر کہنا چاہتا تھا آپ پورب کیطرف فجر کی روشنی کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے ابھی نہین
جب فجر ہو گئی تو آپ اوترے اور وضو کیا آپکے اصحاب آنکر آپ سے ملگئے بلال نے تکبیر کہنا چاہا آپنے فرمایا صدائی نے اذان دی ہے جو اذان
دے وہی تکبیر کہے **ف** دوسرا تکبیر کہے مگر ضرورت ہو تو مضایقہ نہین **ق** صدائی نے کہا پھر مین نے تکبیر کہی **باب**
رفع الصوت بالاذان بلند آواز سے اذان کہنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ
ویشہد لہ کل رطب ویابس وشاہد الصلوۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلوۃ ویکفر عنہ ما بینہما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن کے لیے بخشا جاتا ہے جہانتک اوسکی آواز جاتی ہے **ف** یعنی اسقدر مغفرت اوسکے لیے وسیع ہوتی
ہے یا اتنے گناہ اوسکے بخشدیے جاتے ہین جو اتنی جگہ تک سماوین **ق** اور گواہ ہو جاتی ہین اوسکے لیے سب چیزین تر اور خشک اور جو
شخص جماعت مین حاضر ہوتا ہے اوسکو پچیس نمازون کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک کے گناہ اوسکے معاف ہو جاتے ہین
**عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی بالصلوۃ ادبر الشیطان ولہ ضراط حتی لا یسمع التاذین
فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ ویقول اذکر
کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل ان لا یدری کم صلی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان

ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ہو چکتی ہے پھر آتا ہے جب تکبیر ہوتی ہے پیٹھ موڑ کر چلا جاتا ہے
جب تکبیر ہو جاتی ہے پھر آتا ہے آدمی کے دل میں ادھر ادھر کے خیالات ڈالتا ہے جو اسکو کبھی نہ آتی تھی یہاں تک کہ وہ بھول جاتا ہے کتنی رکعتیں پڑھیں **ف**

**باب** ما یجب علی المؤذن من تعاہد الوقت مؤذن کو وقت کا خیال رکھنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام
ضامن والمؤذن مؤتمن اللہم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امام ضامن ہے **ف** یعنی مقتدیوں کی نماز کی صحت اسکے نماز کی صحت پر موقوف ہے اسکو چاہیے طہارت میں احتیاط کرے اور ارکان
نماز کے اچھی طرح ادا کرے یہ مراد نہیں ہے کہ اوس پر تاوان لازم ہوگا **ت** اور مؤذن کی امانت سپرد ہے **ف** لوگ اوسکے آواز پر اعتماد کر کے
مین نماز پڑھ لیتے ہیں روزہ کھول لیتے ہیں اوسکو چاہیے وقت کا خوب خیال رکھے وقت سے پہلے اذان نہ دے نہ دیر کرے **ت** اے پروردگار
ہدایت کر اماموں کو (توفیق دے اونکو علم اور عمل کی) اور بخش دے مؤذنوں کو جو اون سے قصور ہو جاوے بھول چوک میں **باب** الاذان

فوق المنارۃ منارہ کے اوپر اذان دینے کا بیان **عن** امرأۃ من بنی النجار قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیہ
الفجر فیاتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰہ تمطی ثم قال اللہم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک
قالت ثم یؤذن قالت واللہ ما علمتہ کان ترکہا لیلۃ واحدۃ ہذہ الکلمات **ترجمہ** ایک عورت سے بنی نجار کی روایت ہے میرا گھر سب
گھروں میں جو مسجد کے گرد تھے اونچا تھا اور بلال (رض) آن کر فجر کی اذان یہاں کرتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بلند جگہہ پر اذان دینا یعنی
مینار پر مستحب ہے تاکہ آواز دور تک پہونچے **ت** تو وہ پچھلی سے آکر وہاں بیٹھتے صبح صادق ہو جاتی انگڑائی لیتے یا جماہی (کیونکہ جگے ہوتے
تھک جاتے تھے) پھر فرماتے اے پروردگار میں تیرا شکر کرتا ہوں اور تجھ سے مدد مانگتا ہوں قریش پر تاکہ وہ قائم کریں تیرے دین کو
(یعنی مسلمان ہو جاویں) پھر اذان دیتے قسم خدا کی میں نے کبھی نہ دیکھا بلال کو یہ کلمات نہ کہیں (یعنی) ہر رات کو یہ دعا مانگتے تھے کبھی
ناغہ نہیں کرتے تھے **ف** قریش اوس زمانے میں عرب کے ملک میں نہایت قوی اور معزز قوم تھی اور اکثر لوگ اون میں کافر تھے اس سے دین
اسلام کو قوت نہ ہوتی تھی بلکہ ضرر پہونچتا رہتا تھا بارے اللہ جل جلالہ نے یہ دعا قبول کی اور بہت اون میں سے مسلمان ہو گئے اور کچھ مارے گئے
کچھ ذلیل و خوار ہوئے مکہ فتح ہو گیا اسلام کی شوکت خوب ہو گئی **باب** المؤذن یستدیر فی اذانہ مؤذن اذان میں گھوم جاوے یا گھومے **عن**

ابی جحیفۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ وہو فی قبۃ حمراء من ادم فخرج بلال فاذن فکنت اتتبع فمہ ہہنا وہہنا
قال ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ حلۃ حمراء برود یمانیۃ قطری وقال موسی قال رایت بلالا خرج الی الابطح
فاذن فلما بلغ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح لوی عنقہ یمینا وشمالا ولم یستدر ثم دخل فاخرج العنزۃ وساق
الحدیث **ترجمہ** ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ بن وہب سوائی معروف بہ وہب الخیر) سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مکہ میں آیا
آپ ڈیرے میں تھے جو سرخ چمڑے کا تھا بلال نکلے انہوں نے اذان دی میں اونکے منہ کو دیکھتا تھا ادھر ادھر دونوں طرف پھرتا تھا پھر رسول اللہ صلعم نکلے
اور آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے چادریں یمن کی گویا قطری کی بنی ہوئی تھیں اور یہی تھے موسی بن اسمعیل کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے بلال کو
دیکھا وہ ابطح کی طرف نکلے جب حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح پر پہونچے تو اپنی گردن داہنی بائیں پھیرے اور گھومے نہیں پھر گئے اور برچھی لے

آئے بعد اوسکی بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب** الدعاء بین الاذان والاقامة اذان اور اقامت کے بیچ میں دعا کرنے کا بیان **عن**
انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے بیچ میں دعا رد نہیں کیجاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے دنیا میں یا آخرت میں اوسکا ثواب ملتا ہے

**باب** ما یقول اذا سمع المؤذن اذان کا جواب کیونکر دے **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو
جیسا مؤذن کہے ویسا تم بھی کہو **ف** یعنی جو کلمہ مؤذن کہتا جاوے وہ تم بھی کہتے جاؤ مگر جب مؤذن حی علی الصلوة کہے یا حی علی الفلاح تو
سننے والا لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم کہے اور جب الصلوة خیر من النوم کہے تو سننے والا صدقت وبررت وبالحق نطقت (مرقاة)

**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانه
من صلی علی صلوة صلی الله علیه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد
الله وارجو ان اکون انا هو فمن سال الله لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة **ترجمہ** عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب سنو تم اذان کو تو کہو جو کہتا ہے مؤذن پھر درود بھیجو میرے اوپر جو شخص میرے اوپر ایکبار درود
بھیجیگا الله جل جلاله اوس پر دس بار اپنی رحمت نازل کریگا بعد اوسکے الله جل جلاله سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ ایک درجہ ہے جنت
میں جو کسیکو نہ ملیگا سوا ایک بندے کے اور مجھے امید ہے وہ بندہ میں ہونگا **ف** یہ آپ نے اوس وقت فرمایا تھا جب آپ پر وحی نہ اتری تھی بعد
اوسکے آپ کو معلوم ہو گیا کہ وسیلہ میرے ہی واسطے ہے اب دعا سے یہہ فائدہ ہے کہ اوس درجے میں اور ترقی ہو نووی نے کہا وسیلہ ایک بڑا
مرتبہ ہے جیسے وزارت کا مرتبہ بادشاہ کے سامنے

**عن** عبد الله بن عمرو ان رجلا قال یا رسول الله ان المؤذنین یفضلوننا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم قل کما یقولون فاذا انتهیت فسل تعطه **ترجمہ** عبد الله بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا
یا رسول الله مؤذن کو ہم سے زیادہ فضیلت ہے (تو ہمکو بھی کوئی کام بتا دیجے جسکی وجہ سے ہم اونکی درجہ کو پہنچیں) رسول الله صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا کہو جیسا وہ کہتا ہے جب اذان ختم ہو جاوے تو دعا کر جو مانگے گا تجھکو ملیگا

**عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله رضیت بالله
ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر له **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو شخص اذان سنکر
پھر کہے میں بھی گواہ ہوں اس بات کا کوئی سچا معبود نہیں سوا الله کے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد اوسکے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں راضی ہوا
میں الله کے رب ہونے سے اور محمد کے رسول ہونے سے اور اسلام دین ہونے سے اوسکے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** جس وقت شہادتین سنے
یہ دعا پڑھے اشهد ان لا اله الا الله الخ

**عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سمع المؤذن یتشهد قال وانا وانا
**ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم جب سنتے مؤذن کو شہادتین کہتے ہوئے تو فرماتے اور میں بھی گواہ ہوں میں بھی
گواہ ہوں

**عن** عمر بن الخطاب ان رسول الله صلعم قال اذا قال المؤذن الله اکبر الله اکبر فقال احدکم الله اکبر الله اکبر فاذا قال

اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله

ثم قال حی علی الصلوٰة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم

قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل

الجنة۔ **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور سننے والا بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے جب اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے یہ بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے جب وہ حی علی الصلوٰة کہے یہ کہے لا حول ولا قوة الا باللہ جب وہ حی علی الفلاح کہے یہ بھی لا حول ولا قوة الا باللہ جب پھر وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب وہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی لا الہ الا اللہ کہے اپنے دل سے تو جنت میں جاویگا **باب ما یقول اذا سمع الاقامة**

جب اقامت سنے تو کیا کہے **عن ابی امامة** او عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا اخذ فی الاقامة فلما ان قال قد

قامت الصلوٰة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ وادامہا وقال فی سائر الاقامة کنحو حدیث عمر فی الاذان

**ترجمہ** ابو امامہ اونکا نام ایاس ہے یا عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن سہل سے یا اور کسی صحابی سے روایت ہے کہ بلال نے تکبیر شروع کی جب قد قامت الصلوٰة کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقامہا اللہ وادامہا یعنی قائم رکھے نماز کو اللہ جل جلالہ اور ہمیشہ رکھے اوسکو باقی کلموں میں تکبیر کے اوسی طرح جواب دیا جیسا ابھی عمر کی حدیث میں گذرا **باب** ما جاء فی الدعاء عند الاذان اذان کے بعد کیا

دعا پڑھے **عن جابر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوة التامة

والصلوٰة القائمة ات محمد الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته الا حلت له الشفاعة

یوم القیمة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے اللہم رب ہذہ الدعوة التامة الخ تو اوسکو قیامت میں میری شفاعت پہونچیگی یعنی میں اوسکو بخشواونگا۔ اس دعا کے یہ معنی ہیں اے خدا اس پوری پکار اور سدا رہنے والی نماز کے صاحب دے محمد کو وسیلہ اور بڑائی اور پہونچا اوسکو مقام محمود پر جسکا تو نے وعدہ کیا ہے۔ پوری پکار یعنی ثواب کی تاثیر میں پوری ہے سدا رہنے والی نماز یعنی قیامت تک اسکا سلسلہ موقوف نہ ہوگا وسیلہ بہشت میں بہت اونچا مکان ہے کہ وہ خاص حضرت کی واسطے ہے مقام محمود یعنی سفارش کا رتبہ جب قیامت کی مصیبتوں میں لوگ گرفتار ہونگے اور سب پیغمبر جواب دیدینگے کسی کی سفارش نہ کرسکینگے اوس وقت ہمارے حضرت تن تنہا خدا کے سامنے سجدے میں جا پڑینگے پھر حکم ہوگا اپنا سر اٹھا جو تو مانگیگا ہم دینگے اور جسکی سفارش کریگا ہم قبول کرینگے اوس وقت آپ سر اوٹھا دینگے اور گنہ گاران امت کے شفاعت فرما دینگے۔ یا اللہ تو اپنے ایسے بندے اور رسول اور حبیب پر اپنی رحمت کامل نازل فرما اور انکی شفاعت سے ہمکو محروم نہ فرما۔ بیہقی کے روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور یہ جو لوگ زیادہ کرتے ہیں وارزقنا شفاعته یا ارحم الراحمین یہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے (تحفة الاخیار ومظاہر حق) **عن ام سلمة**

قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللہم ان ہذا اقبال لیلک وادبار نہارک

واصوات دعاتک فاغفر لی **ترجمہ** ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سکھایا میں کہا کروں

مغرب کے اذان کے وقت یا اُسی بیہ وقت ہی تیسری رات آنی کا اور تیرا دن جانے کا آواز ین
ہین تیرہی پکارنے والون کی تو بخش مجہکو۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ دعا بعد جواب
دینے اذان کے پڑہی یا اثنا ہی جواب مین پڑہے۔ فقط فقط فقط

تمام ہوا پارہ تیسرا سنن ابو داؤد کے بتیس پارون میں
شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اب شروع
ہوتا ہے پارہ چوتھا اوسکو
فضل اور انعام پر اعتماد
کر کر دہی خاتمت
کرنیوالا ہے
اور وہی تمام کرنے والا

تم

# الجزء الثالث و یتلوہ الجزء الرابع ان شاء اللہ تعالی

## فہرست ابواب پارہ سوم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ

تمت

# الجزء الرابع

## پارہ چوتھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** کراہیۃ الاجر علی التاذین اذان پر اجرت لینے کا بیان **عن** عثمان بن ابی العاص قال یا رسول اللہ اجعلنی امام قومی
قال انت امامھم واقتد باضعفھم واتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص نے کہا یا رسول اللہ
مجھکو امام بنا دیجیے اپنی قوم کا آپ نے فرمایا تو اونکا امام ہے لیکن رعایت کر اوس کی جو سب سے کمزور ہو **ف** یعنی جو مقتدیوں سے
زیادہ ضعیف ہو اوسکی رعایت سے قراءت کیا کر کہ وہ بھی جماعت میں شریک ہو سکے یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھا کر مقتدیوں کی حالت اور
قوت اور ضعف کے لحاظ سے **ف** اور مؤذن ایسا مقرر کر جو اذان پر اجرت نہ لیوے **باب** فی الاذان قبل دخول الوقت وقت سے پہلے
اذان دیدے تو کیا کرنا چاہیے **عن** ابن عمر ان بلالا اذن قبل طلوع الفجر فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجع فینادی الا
ان العبد نام الا ان العبد نام زاد موسی فرجع فنادی الا ان العبد نام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے بلال رض نے اذان
دی فجر نکلنے سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا پکارو کہ بندہ سو گیا تھا یہ بندہ سو گیا تھا اسوجہ سے غلطی ہوگئی
موسی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ بلال لوٹے اور یہی پکارا **عن** مؤذن لعمر یقال لہ مسروح اذن قبل الصبح فامرہ عمر فذکر
نحوہ **ترجمہ** ایک مؤذن تھا حضرت عمر کا اوسکا نام مسروح تھا اوس نے اذان دی قبل صبح صادق کے حضرت عمر نے ایسا ہی حکم کیا
**عن** بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لا تؤذن حتی یستبین لک الفجر ھکذا ومد یدیہ عرضا **ترجمہ** بلال سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اذان دیا کر جبتک فجر کی روشنی تجھے معلوم نہ ہو اسطرح اور پھیلائے ہاتھ کو اپنے عرض میں
**باب** الاذان للاعمی اندھے کی اذان کا بیان **عن** عائشۃ ان ابن ام مکتوم کان مؤذنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعمی
**ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے عبد اللہ ابن ام مکتوم مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ اندھے تھے **باب** الخروج
من المسجد بعد الاذان بعد اذان کے مسجد سے نکل جانا منع ہے **عن** ابی الشعثاء قال کنا مع ابی ھریرۃ فی المسجد فخرج رجل
حین اذن المؤذن للعصر فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم علیہ السلام **ترجمہ** ابی الشعثاء سے روایت ہے کہ
ہم مسجد میں ابی ہریرہ کے ساتھ تھے ایک شخص جب مؤذن اذان کہہ چکا عصر کے تب باہر چلا ابو ہریرہ نے کہا اس نے نافرمانی کی ابو القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** فی المؤذن ینتظر الامام مؤذن بعد اذان کے امام کی آنے کا انتظار کرے **عن** جابر بن سمرۃ قال
کان بلال یؤذن ثم یمھل فاذا رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج اقام الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے بلال رض
اذان دیتے پھر اذان دیکر ٹھہرتے جب دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو تکبیر کہتے **باب** فی التثویب تثویب کا بیان **ف**
تثویب کہتے ہیں اذان کے بعد پھر لوگوں کو آگاہ کرنا نماز کے واسطے جیسے اس زمانے میں دستور ہے مؤذن امرا یا حکام کے دروازوں پر جا کر
کہتے ہیں الصلوۃ رحمکم اللہ یا مسجد میں اذان اور اقامت کے بیچ میں لوگوں سے اسطرح کہتے ہیں کبھی تثویب تکبیر کو بھی کہتے ہیں کبھی الصلوۃ خیر
من النوم کو لیکن تکبیر تو ہر نماز کے واسطے سنت ہے اور الصلوۃ خیر

من النوم فجر کی اذان میں سنت ہے اور نمازوں میں کہنا بدعت ہے عن مجاهد قال كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر او العصر قال

اخرج بنا فان هذه بدعة ترجمہ مجاہد سے روایت ہے میں عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ تھا ایک شخص نے تثویب کی ظہر یا عصر میں اذان کے پھر اعلام کیا اور الصلوۃ رحمکم اللہ کہا یا الصلوۃ خیر من النوم کہا) عبد اللہ بن عمر نے کہا نکل چل اس مسجد سے (ترمذی کی روایت میں ہے نکل چل اس بدعتی کے پاس سے) کیونکہ یہ بدعت ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدعت کیسی بری بلا ہے اور کیسی ہی علما نے اس پر اتفاق کیا ہے ایسی ہی زمانے میں نکالی گئی ہو ہر طرح خبیث اور ناپاک ہے کسی صورت سے جائز نہیں ہو سکتی اور بھی معلوم ہوا کہ صحابہ رض کو بدعت سے کتنی نفرت تھی اتنی ادنی بات پر اس مسجد سے چلے گئے اور مجاہد کو بھی نکال لے گئے

باب في الصلوة تقام ولم يات الامام ينتظرونه قعودا جب تکبیر ہو جاوے اور امام نہ آوے تو لوگ بیٹھے بیٹھے امام کا انتظار کریں کھڑے ہوں

عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھکو دیکھو اور دوسری روایت میں ہے [illegible]

عن ابي هريرة ان الصلوة كانت تقام لرسول الله صلى الله عليه وسلم فياخذ الناس مقامهم قبل ان ياخذ النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے جب تکبیر ہوتی نماز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو لوگ اپنے اپنے مقام پر جم جاتے قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر آویں

عن حميد قال سألت ثابتا البناني عن الرجل يتكلم بعد ما تقام الصلوة فحدثني عن انس اقيمت الصلوة فعرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم رجل فحبسه بعد ما اقيمت الصلوة ترجمہ حمید سے روایت ہے میں نے ثابت بنانی سے پوچھا کوئی شخص بات کرے بعد تکبیر کے تو کیسا ہے انہوں نے حدیث بیان کی انس سے کہ تکبیر ہوئی نماز کی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ کو روکے رہا بعد تکبیر کے اور باتیں کیا کیا

عن كهمس بن الحسن قال قمنا الى الصلوة بمنى والامام لم يخرج فقعد بعضنا فقال لي شيخ من اهل الكوفة ما يقعدك قلت ابن بريدة قال السمود فقال الشيخ حدثني عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب قال كنا نقوم في الصفوف على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا قبل ان يكبر قال وقال ان الله وملائكته يصلون على الذين يلون الصفوف الاول وما من خطوة احب الى الله من خطوة يمشيها يصل بها صفا ترجمہ کہمس بن حسن سے روایت ہے ہم نماز کو کھڑے ہوئے منا میں اور امام نہیں نکلا تھا بعضے لوگ ہم میں سے بیٹھ گئے (میں بھی بیٹھ گیا) ایک شخص کوفے کا رہنے والا بولا تو کیوں بیٹھ گیا میں نے کہا ابن بریدہ نے کہا امام کی انتظار میں کھڑا رہنا اسکو سمود کہتے ہیں ف اور سمود منع ہے ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ صحابہ سمود کو مکروہ جانتے تھے۔ ایک بار حضرت علی آئے دیکھا لوگ نماز کے لیے کھڑے ہوئے ان کا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہے میں تم کو سمود کرتے ہوئے دیکھتا ہوں کلام تمام ہوا وانتم سامدون ای مستکبرون ف وہ شخص بولا مجھ سے حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عوسجہ نے انہوں نے سنا براء بن عازب سے کہا ہم کھڑے ہوتے تھے صفوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیر تک آپ کی تکبیر کہنے سے پہلے ف مگر اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہ ہوتے تھے شاید یہ فعل آپ کے حضور میں ہوتا ہوگا دوسرے یہ کہ حدیث ضعیف ہے یہ شخص کوفی کا مجہول ہے تو معارض نہ ہوگی اس حدیث کے لا تقوموا حتى تروني ف اور کہا براء نے کہ اللہ عز و جل رحمت اتارتا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں ان لوگوں کے

لیے جو نزدیک ہوتی ہیں پہلے صفوں کی اور اللہ کے نزدیک کوئی ایک قدم چلنا اس سے زیادہ پسند نہیں ہے کہ صف میں ملنے کو لیے چلے
عن انس قال اقیمت الصلوة ورسول الله صلی الله علیه وسلم نجی فی جانب المسجد فما قام الی الصلوة حتی نام القوم ترجمہ انس سے
روایت ہے عشا کی نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے مسجد کے کونے میں آپ نے نماز شروع کی یہاں تک
کہ لوگ سو گئے عن سالم ابی النضر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حین یقام الصلوة فی المسجد اذا راهم قلیلا جلس
لم یصل واذا راهم جماعة صلی ترجمہ سالم ابی النضر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر ہو جاتی نماز کی اور دیکھتے لوگ
کم آئے ہیں تو بیٹھ جاتے نماز نہیں شروع کرتے اور جب دیکھتے جماعت پوری ہے تو نماز شروع کر دیتے عن علی مثل ذلک ترجمہ
حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے باب التشدید فی ترک الجماعة جماعت کی تاکید عن ابی الدرداء قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول ما من ثلاثة فی قریة ولا بدو لا تقام فیهم الصلوة الا قد استحوذ علیهم الشیطان فعلیک
بالجماعة فانما یاکل الذئب القاصیة ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو تین
آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں پھر وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لازم سمجھ جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اوسے
بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو ف اسی طرح شیطان اوسکو کھاتا ہے جو اکیلا ہو جماعت پر اوس کا زور نہیں چلتا عن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد هممت ان آمر بالصلوة فتقام ثم آمر رجلا فیصلی بالناس ثم انطلق برجال
معهم حزم من حطب الی قوم لا یشهدون الصلوة فاحرق علیهم بیوتهم بالنار ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصد کیا حکم دوں میں نماز کھڑا کرنے کا اور ایک شخص کو نماز پڑھانے کا بعد اوسکے میں جاؤں کچھ آدمیوں
کو لیکر جنکے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان لوگوں پاس جو جماعت میں نہیں آتے اور جلا دوں انکے گھر انگار سے عن ابی هریرة
یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد هممت ان آمر فتیتی فیجمعوا حزما من حطب ثم آتی قوما یصلون فی بیوتهم لیست
بهم علة فاحرقها علیهم قلت لیزید بن الاصم یا ابا عوف الجمعة عنی او غیرها قال صمتا اذنای ان لم اکن سمعت
ابا هریرة یاثره عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ما ذکر جمعة ولا غیرها ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قصد کیا اپنے جوانوں کو لکڑیوں کے گٹھے جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں اون لوگوں پاس آؤں جو بغیر عذر کے
اپنے گھر نماز پڑھ لیا کرتے ہیں اونکے گھر انکو جلا دوں یزید بن یزید نے کہا میں نے یزید بن الاصم سے پوچھا اے ابا عوف کیا مراد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جماعت سے جمعہ ہے انہوں نے کہا میرے کان بہرے ہو جاویں اگر میں نے نہ سنا ہو ابو ہریرہ سے روایت کرتے تھے وہ رسول اللہ
صلعم سے انہوں نے نہ جمعہ کا ذکر کیا نہ اور کسی کا ف تو معلوم ہوا کہ ہر جماعت مراد ہے اسی واسطے جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے اگر بغیر
عذر کے کوئی اکیلا گھر میں نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی یہ قول ہے عطا اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن
حبان کا اور اسیکے قائل ہیں ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا کہ بدون جماعت کے نماز ہوتی ہی نہیں اور طیبی نے کہا کہ ظاہر قول شافعی کا
معلوم ہوتا ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور متقدمین شافعیہ اور حنفیہ اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے عن عبد الله

بن مسعود قال حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث ينادى بهن فانهن من سنن الهدى وان الله شرع لنبيكم صلى الله عليه
وسلم سنن الهدى ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق بين النفاق ولقد رأيتنا وان الرجل ليهادى بين الرجلين حتى يقام
فى الصف وما منكم من احد الا وله مسجد فى بيته ولو صليتم فى بيوتكم وتركتم مساجدكم تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه
وسلم ولو تركتم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم لكفرتم **ترجمہ** عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے انہون نے کہا محافظت کرو پانچون
نمازون پر اذان کے وقت کیونکہ یہ نمازین ہدایت کی راہین مین ہم تو یہ سمجھتے تھی کہ جماعت مین کوئی غیر حاضر نہ ہوتا تھا سوا منافق کے جسکا نفاق
کھلم کھلا تھا اور ہم دیکھتے تھی کہ بعضے آدمی کو دو آدمیون پر ٹیکہ دیتے ہوئے (بوجہ بیماری وغیرہ کے) لاتی تھی اور اوسکو صف مین کھڑا کر دیتے
تھے اور تم مین سے ایسا کوئی نہین ہے جسکے مسجد مین اوسکے گھر مین نہ ہو لیکن اگر تم گھرون مین نماز پڑہا کرو اور مسجدون کو چھوڑ دو تو چھوڑ دوگے
تم اپنی نبی کے طریق کو اور اگر چھوڑ دوگے تم اپنے نبی کے طریق کو تو کافر ہو جاؤگے **ف** یعنی کافرون کا سا حال تمہارا بھی ہو جاوے گا
جیسے اونکو رسول اللہ صلعم کی سنتون سے کچھ کام نہین ہے تم بھی ویسے ہی ہو جاؤگے۔ اس حدیث سے بھی جماعت کی تاکید ثابت ہوئی **عن**
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض
لم تقبل منه الصلوة التى صلى **ترجمہ** عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص اذان کی آواز سنے
پھر کوئی عذر نہ رکھتا ہو اور نماز کو نہ جاوی لوگون نی پوچھا عذر سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا خوف ہو یا مرض تو اوسکی نماز تنہا قبول نہ ہوگی
**عن** عبد الله بن ام مكتوم انه سال النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انى رجل ضرير البصر شاسع
الدار ولى قائد لا يلائمنى فهل لى رخصة ان اصلى فى بيتى قال هل تسمع النداء قال نعم قال لا اجد لك رخصة
**ترجمہ** عبد اللہ بن ام مکتوم نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مین اندہا ہون اور میرا گھر بھی دور ہے اور جو شخص مجھے کھینچ کر لاتا ہے
وہ میری تابع نہین ہے آپ مجھکو اجازت دیتے ہین گھر مین نماز پڑھنے کی آپ نی فرمایا تو اذان کی آواز سنتا ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا
پھر تو تیرے لیے رخصت نہین ملتی **عن** ابن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع فقال النبى صلعم
تسمع حى على الصلوة حى على الفلاح فحى هلا **ترجمہ** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ مدینہ مین کیڑے اور درندے بہت ہین (تو آپ مجکو
اجازت دیجیے گھر مین نماز پڑھنے کی کیونکہ مین اندہا ہون) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح سنتا ہے تو
آ ضرور **باب فى فضل الجماعة** جماعت کے فضیلت کا بیان **عن** ابى بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
الصبح فقال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوات على المنافقين
ولو تعلمون ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا على الركب وان الصف الاول على مثل صف الملائكة ولو علمتم ما فضيلته
لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل ازكى من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكى من صلاته مع الرجل
وما كثر فهو احب الى الله تعالى **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایکدن فجر کی تو فرمایا
کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی نام اسکا لیا صحابہ نے کہا نہین پھر فرمایا کیا حاضر ہے فلانا۔ یعنی کسی اور کا نام لیا صحابہ نی عرض کیا نہین فرمایا

تحقیق یہہ دونو نمازین ۔ یعنی فجر اور عشا بہت بہاری ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کتنا ثواب ہے ان دونون مین البتہ
آتی تم ان دونو نمازون کو اگرچہ گھٹنون کے بل چلتے ہوئے اور تحقیق پہلی صف مثل فرشتونکی صف کی ہے ۔ یعنی ثواب مین اور اگر جانتے تم کتنا
ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوس مین پہونچنے کی لیے اور نماز ایک شخص کی دوسری کے ساتھہ بہتر ہے اکیلے سے اور نماز اوسکی دو
شخصون کے ساتھہ بہتر ہے ایک شخص کے ساتھہ سے اور جسقدر جماعت کثیر ہو اوسی قدر اللہ کو زیادہ پسند ہے **عن عثمان ابن عفان**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء فی جماعة کان کقیام نصف لیلة ومن صلی العشاء والفجر فی جماعة
کان کقیام لیلة **ترجمہ** عثمان بن عفان رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے
گویا اوس نے آدہی رات تک عبادت کی اور جو شخص عشا اور فجر کو جماعت سے ادا کرے اوس نے گویا ساری رات عبادت کی **باب**
ماجاء فی فضل المشی الی الصلوة نماز کو پیدل جانیکی فضیلت **عن ابی ہریرة** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الابعد فالابعد
من المسجد اعظم اجرًا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا مسجد سے دور ہوتا ہے اوسی قدر ثواب
بڑہتا ہے **ف** کیونکہ اوسی قدر مسجد مین آنے مین قدم زیادہ ہوتے ہین اور نیکیان زیادہ لکہی جاتی ہین **عن ابی بن کعب** قال کان
رجل لا اعلم احدا من الناس ممن یصلی القبلة من اہل المدینة ابعد منزلا من المسجد من ذلک الرجل وکان لا تخطئه
صلاة فی المسجد فقلت لو اشتریت حمارا ترکبه فی الرمضاء والظلمة فقال ما احب ان منزلی الی جنب المسجد فنمی
الحدیث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله عن قوله ذلک فقال اردت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب لی اقبالی الی
المسجد ورجوعی الی اہلی اذا رجعت فقال اعطاک اللہ ذلک کله انطاک اللہ عز وجل ما احتسبت کله اجمع **ترجمہ** ابی بن کعب سے
روایت ہے میری نظر مین مدینہ کے لوگون مین نمازیون مین سے کسیکا مکان مسجد سے اتنا دور نہ تہا جتنا ایک شخص کا تہا اور پہر اوسکی جماعت
ناغہ نہوتی تہے ایکبار مین نے اوس سے کہا تم اگر ایک گدہا خرید لو اوس پر سوار ہوکر آیا کرو گرمی مین یا تاریکی مین تو مناسب ہے اوس نے
کہا مین نہین چاہتا ہون میرا گہر مسجد سے ملا ہوا ہو یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی آپ نے اوس شخص سے پوچہا
تیری نیت اس کلام سے کیا تہی وہ بولا یا رسول اللہ میری غرض یہہ تہی کہ مجہے مسجد مین آنیکا اور پہر لوٹ کر جانے کا ثواب ملے آپ نے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے تجہے یہہ سب عنایت فرمایا جو تو نے خدا کیواسطے کیا **عن ابی امامة** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من خرج من بیته
متطہرا الی صلوة مکتوبة فاجره کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبه الا ایاه فاجره کاجر المعتمر
وصلوة علی اثر صلوة لا لغو بینہما کتاب فی علیین **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے
گہر سے وضو کرکے فرض نماز کے لیے نکلے گا تو اوسکو اتنا ثواب ملیگا جیسے حج کرنیکو نکلے احرام باندہے ہوئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور
کسی نے تکلیف اوٹہا دی اوسکو عمرہ کرنے والے کا ثواب ملیگا اور جو نماز ایک نماز کے بعد ہو بیچ مین کوئی برا کام نہو تو وہ لکہی جاوے گی علیین
**ف** علیین ایک دفتر ہے خداوند کریم کا جس مین اعمال صالحہ لکہے جاتی ہین اور چاشت کی نماز جسکو صلوة الضحی کہتے ہین مراد اوس سے
وہ نفل نماز ہے جو بعد بلند ہونے آفتاب کے پڑہی جاتے ہے جسکو بعض لوگ اشراق کے نماز کہتے ہین اور وہ نماز جو بعد اشراق کی لوگ پڑہا کرتی ہین اور اوس

چاشت سمجھ میں احادیث صحیحہ سے نہیں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ تزید علی
صلاتہ فی بیتہ وصلاتہ فی سوقہ خمسا وعشرین درجۃ وذلک بان احدکم اذا توضأ فاحسن الوضوء واتی المسجد لا یرید
الا الصلوۃ ولا ینھزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفع لہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ حتی یدخل المسجد فاذا
دخل المسجد کان فی صلوۃ ما کانت الصلوۃ ھی تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فی مجلسہ الذی صلی فیہ یقولون
اللھم ارحمہ اللھم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ او یحدث فیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے
نماز جماعت سے بہتر ہے اوسکی اکیلی نماز پڑھنے سے یا بازار میں نماز پڑھنے سے ف یعنی اپنی دکان میں جہاں تجارت کے لیے بیٹھتا ہے
ف پچیس درجے زیادہ کیونکہ تم میں سے جب کسی نے وضو کیا اچھی طرح اور مسجد کو چلا صرف نماز ہی کیواسطے نہ اور کسی کام کے لیے تو ہر
ایک قدم کے بدلے میں اوسکا ایک درجہ بلند ہوگا اور ایک گناہ معاف ہوگا جبتک مسجد میں پہونچے جب مسجد میں پہونچا تو گویا وہ نماز پڑھ رہا ہے جبتک
نماز کیواسطے رکا ہوا ہے اور فرشتے دعا کرتے ہیں اوسکے لیے جبتک اوسی جگہ بیٹھا ہے جہاں اوس نے نماز پڑھی کہتے ہیں اے پروردگار بخش دے اوسکو اے پروردگار
رحم کر اوس پر اے پروردگار قبول کر توبہ اوسکی جبتک کسیکو ایذا نہ دے ف یعنی لڑے یا جھگڑے یا گالی دے یا مارے بیٹھے ت یا وضو
نہ ٹوٹے ف جب کسیکو ایذا دیوے یا وضو ٹوٹ جاوے یا اوس جگہ سے اوٹھکر اور کہیں جا بیٹھے یا چلا جاوے تو فرشتوں کی دعا موقوف ہو جاوے گی

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فی جماعۃ تعدل خمسا وعشرین صلاۃ فاذا صلاھا
فی فلاۃ فاتم رکوعھا وسجودھا بلغت خمسین صلاۃ ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت
کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب نماز جنگل میں پڑھی جاوے اور رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا کیا جاوے تو پچاس نمازوں کا ثواب ملے گا
ف جب اذان اور اقامت کہکر نماز پڑھے اسواسطے کہ فرشتے اوسکے ساتھہ شریک ہوجاتے ہیں باب ما جاء فی المشی الی الصلوۃ

فی الظلم اندھیری راتوں میں مسجد میں جانیکی فضیلت عن بریدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر المشائین فی الظلم الی المساجد
بالنور التام یوم القیامۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے اندھیری میں مسجد جانیوالوں کو قیامت
کے دن پوری روشنی کے ف یہ اشارہ ہے اس آیت کیطرف نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا ہوگا نور ا
مومنوں کے آگے اور دہنے اونکے کہیں گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا باب ما جاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ جب وضو کرکے
مسجد کو نماز کے لیے جاوے تو کیسطرح جاوے عن ابی ثمامۃ الحناط ان کعب بن عجرۃ ادرکہ وھو یرید المسجد ادرک احدھما صاحبہ

قال فوجدنی وانا مشبک بیدی فنھانی عن ذلک وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا توضأ احدکم
فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ ترجمہ ابو ثمامہ سے روایت ہے کعب بن عجرہ نے اونکو
پایا مسجد میں جاتے ہوئے اور وہ تشبیک کیے ہوئے تھے ف تشبیک کہتے ہیں ایک ہاتھ کی اونگلیوں کو دوسرے ہاتھ کے اونگلیوں میں
ڈالنا جیسا کہ لوگ بیکار یا سستی کے سبب سے ف اونہوں نے منع کیا اسکو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں
سے کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد کے قصد سے نکلے تو تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ گویا نماز ہی میں ہے ف یعنی جو کوئی نماز کے قصد سے نکلا ا

نماز کا ثواب مل رہا ہے گویا نماز پڑہ رہا ہے تو کوئی فعل منافی نماز کے نکرے جسکی ضرورت نہو **عن** سعید بن المسیب قال حضر رجلا
من الانصار الموت فقال انی محدثکم حدیثا ما احدثکموہ الا احتسابا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا توضأ
احدکم فاحسن الوضوء ثم خرج الی الصلوٰۃ لم یرفع قدمہ الیمنیٰ الا کتب اللہ عز وجل لہ حسنۃ ولم یضع قدمہ الیسریٰ الا حط
اللہ عز وجل عنہ سیئۃ فلیقرب احدکم او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ فان اتی المسجد وقد صلوا بعضا
وبقی بعض صلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک فان اتی المسجد وقد صلوا فاتم الصلوٰۃ کان کذلک **ترجمہ** سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مرنے لگا اوس نے کہا مین تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہون خدا کے واسطے جسکو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے جب کوئی تم مین سے اچھی طرح وضو کرکے نماز کو نکلے تو داہنا قدم اوٹہاتی وقت اوسکو لیے اللہ ایک
نیکی لکھیگا اور بایان قدم رکھتی وقت ایک برائی اوسکے میٹ دیگا اب اختیار ہے تم مین سے جسکا جی چاہے مسجد سے دور رہے یا نزدیک رہے **ف**
یعنی دوری مین ثواب زیادہ ہے جتنی قدم زیادہ ہون گے اوتنی نیکیان زیادہ لکھی جاوینگے اور اوتنی ہی برائیان محو ہون گے **ف**
پھر جب وہ مسجد مین آیا اور جماعت سے نماز پڑھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد مین اسوقت آیا کہ جماعت شروع ہو گئی تھے اور کچھ نماز لوگ پڑھ چکے
تھے اور کچھ باقی تھے اوس نے جتنی پائی جماعت کے ساتھ پڑھی جتنی نہ پائے اوسکو بعد پڑہ لی تب بھی بخشدیا جاویگا اگر مسجد مین اوس وقت آیا جب
جماعت بالکل ہو گئے اور اوس نے اکیلے اپنی نماز پڑہی تب بھی بخشدیا جاویگا **باب** فی من خرج یرید الصلوٰۃ فسبق بہا جو شخص
نماز کے لیے جاوے پھر دیکھے جماعت ہو گئی ہے تو اوسکو بھی جماعت کا ثواب ملیگا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاہ اللہ جل وعز مثل اجر من صلاہا وحضرہا لا ینقص
ذلک من اجورہم شیئا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھے طرح سے وضو کرے پھر مسجد کو جاوے جب وہان
پہونچے تو دیکھے جماعت ہو چکی ہے اللہ جل جلالہ اوسکو اوتنا ہی ثواب دیگا جتنا اوس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اوس سے کچھ کم
نہو گا **باب** ما جاء فی خروج النساء الی المساجد مسجد مین عورتون کا جانا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ولکن لیخرجن وہن تفلات **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیون کو مسجدون مین جانے سے لیکن وہ جب نکلین بغیر خوشبو لگائے ہوئے نکلین **ف** عورت کو خوشبو لگا کر نکلنا ناجائز
ہے اور بغیر خوشبو لگائے نکلنا مختلف فیہ ہے بعضون نے مطلقا جائز رکہا ہے بعضون نے جوان عورت کو منع کیا ہے بڑہیون کو جائز
رکہا ہے بعضون نے فجر اور عشا کی نماز مین جائز رکہا ہے بعضون نے مطلقا منع کیا ہے کیونکہ ہمیشہ زمانہ فساد کا ہے اور وجہ یہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین عورتون کا جانا مسائل دین سیکھنے کی لیے ضرورت تہا اب وہ ضرورت جاتی رہی **عن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
منع کرو اللہ کی لونڈیون کو اللہ کے مسجدون مین جانے سے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا نساءکم
المساجد وبیوتہن خیر لہن **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اپنی عورتون

کو سعید مین جو بی سے لیکن ذکر کیف و نیکے لیے بہتر ہین ف نماز ادا کرینگی واسطے مگر طواف حج یا عمرہ کا کرنا ضرور ہی اوسکی واسطے مسجد مین
جانا چاہئے اس حدیث کو ابو داؤد نے ضعیف نہین کہا او منذری نے بالکہ حاکم نے کہا صحیح ہی شیخین کے شرط پر **عن مجاهد قال قال عبد الله**
**بن عمر قال النبی صلی الله علیه وسلم ائذنوا للنساء الی المساجد باللیل فقال ابن له والله لا ناذن لهن فیتخذنه**
**دغلا والله لا ناذن لهن قال فسبه وغضب وقال اقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ائذنوا لهن وتقول لا ناذن**
**لهن** ترجمہ مجاہد سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اجازت دو عورتون کو مسجد مین جانیکی رات کو
ایکے بیٹا اونکا (بلال) بولا قسم خدا کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے اونکو وہ مکر کرینگی (رات کو مسجد کے بہانی سے اور کہین جایا کرینگی) قسم خدا
کی ہم کبھی اجازت نہ دینگے عبد اللہ بن عمر نے اوسکو بہت سخت سست کہا اور غصے ہوئے کہا مین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول
بیان کرتا ہون اونکو اجازت دو اور تو کہتا ہے ہم اجازت نہ دینگے ف گویا تو مقابلہ کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسی گفتگو مین
کفر کا خوف ہے افسوس ہی اس زمانی مین لوگون کو کچھ پاک نہ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یا قول بیان کرو تو بجای تسلیم اور رضا
کی مخالفت پر مستعد ہوتی ہین اور صاف یہ کہتے ہین ہم اس حدیث پر عمل نہین کرتے کیونکہ ہمارے امام نے اسپر عمل نہین کیا۔ میری نزدیک
یہ کلمہ بہت برا ہے کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا۔ اونکی اماموں کا خود یہی قول تھا جب حدیث پاؤ میرا قول چھوڑ دو یہ
نہ مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر عمل کرو۔ ایسی مقلد اپنے امام کے طریقے پر ہرگز نہین ہین وہ تو صراحۃً اپنے امام کے ارشاد سے
خلاف کرتی ہین جسکے دل مین امام کی قول کے وقعت حدیث سے زیادہ ہو یا وہ حدیث کو اوسوقت قابل اعتماد سمجھے کہ اوسکی امام کے موافق
ہو ورنہ قابل اعتماد نہ سمجھے وہ بالکل کافر ہے اوسکا دین مین کچھ حظ نہین ہے **عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت لو ادرک**
**رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعه نساء بنی اسرائیل قال یحیی فقلت لعمرة امنعه نساء**
**بنی اسرائیل قالت نعم** ترجمہ حضرت عائشہ نے فرمایا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھتے جو اب عورتون نے نکالا ہے (خوشبو لگانا
زینت کرنا بے پردگی) البتہ منع کر دیتے اونکو مسجد مین آنے سے جیسے منع کی گئی تھین بنی اسرائیل کے عورتین یحیی نے کہا مین نے عمرہ سے کہا کیا
بنی اسرائیل کے عورتین منع کی گئی تھین انہون نے کہا ہان **عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوة المرأة فی بیتها**
**افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها** ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی نماز اپنی کوٹھری مین بہتر ہے اوسکی نماز سے گھر مین اور نماز اوسکی چور خانے مین بہتر ہے اوسکے
نماز سے کوٹھری مین ف یعنی جہانتک پردہ زیادہ ہو وہین تک بہتر ہو گھر سے زیادہ کوٹھری ہے کوٹھری سے زیادہ چور خانہ ہی چور
چھوٹی کوٹھری ہوتی ہی اوسکے اندر احمد اور طبرانی نے روایت کیا ام حمید ساعدیہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور کہا مین
چاہتی ہون آپکے ساتھ نماز پڑھا کرون آپ نے فرمایا تو جانتی ہی تیری نماز کوٹھری مین بہتر ہی حجرے سی اور حجرے مین بہتر ہی آنگن سے اور
آنگن مین اپنے گھر کے بہتر ہے محلی کی مسجد سی اور محلی کی مسجد مین بہتر ہے جامع مسجد سے **عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم**
**لو ترکنا هذا الباب للنساء قال نافع فلم یدخل منه ابن عمر حتی مات** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اگر اوس دروازے کو ہم عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے نافع نے کہا اوس روز سے عبداللہ بن عمر مرتے دم تک اوس دروازہ کر
سے نہ گئے **ف** سبحان اللہ کیا احتیاط تھی اور کتنی پابندی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی۔ کہا ابو داؤد نے روایت کیا
اوسکو اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے نافع سے انہون نے عبداللہ بن عمر سے کہ عمر بن الخطاب نے یہ کہا اگر اس دروازے کو ہم
عورتون کے لیے چھوڑ دین تو مناسب ہے اور یہی صحیح ہے **باب السعی الی الصلوٰۃ** نماز کیواسطے دوڑنا چاہیے **عن ابی ہریرۃ قال سمعت**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوہا تسعون واتوہا تمشون وعلیکم السکینۃ فما
ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تکبیر
ہو نماز کی تو مت آؤ دوڑتے ہوے بلکہ آؤ چلتے ہوے اطمینان سے جو ملجاوے اوسکو پڑھ لو اور جتنی جاتی رہے اوسکو پورا کر لو **عن ابی ہریرۃ**
**عن النبی** صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ تم نماز کے لیے اطمینان سے پڑھو جتنی پاؤ پھر پڑھ لو اوسکو جو جاتی رہے **باب فی**
**الجمع فی المسجد مرتین** مسجد میں دوبار جماعت کا بیان **عن ابی سعید الخدری** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر رجلا یصلی
وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ہذا فیصلی معہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا کوئی شخص اسکو صدقہ نہین دیتا یعنی اسکے ساتھ نماز پڑھے **ف** گویا پچیس نمازون کا
ثواب اوسکو صدقہ دیا اسواسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے مین ستائیس نمازونکا ثواب لکھا جاتا ہے **باب فیمن صلی فی منزلہ ثم**
**ادرک الجماعۃ یصلی معہم** جو شخص اپنے گھر مین نماز پڑھ کر جاوے پھر جماعت کھڑی ہو تو دوبار پڑھ لیوے **عن یزید بن الاسود**
انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو غلام شاب فلما صلی اذا رجلان لم یصلیا فی ناحیۃ المسجد فدعا بہما
فجئ بہما ترعد فرائصہما فقال ما منعکما ان تصلیا معنا قالا قد صلینا فی رحالنا فقال لا تفعلوا اذا صلی احدکم
فی رحلہ ثم ادرک الامام ولم یصل فلیصل معہ فانہا لہ نافلۃ **ترجمہ** یزید بن الاسود سے روایت ہے اوس نے نماز پڑھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وہ جوان لڑکا تھا جب آپ نے نماز پڑھی تو دو آدمی مسجد کے کونے مین بیٹھے رہے انھون
نے نماز نہین پڑھی تھی آپ نے اونکو بلایا وہ آئے اونکی پسلی کا گوشت پھڑک رہا تھا (ڈر گئے) آپ نے پوچھا تم نے ہماری ساتھ نماز
کیون نہ پڑھی وہ بولے ہم پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو جب تم مین سے کوئی اپنے گھر مین نماز پڑھ لیوے
پھر امام پاس آوے اور امام نے نماز نہ پڑھی ہو تو پھر اوسکے ساتھ پڑھ لیوے وہ نفل ہو جاویگی **عن یزید بن عامر قال جئت والنبی**
صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معہم فی الصلوٰۃ قال فانصرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای
یزید جالسا فقال الم تسلم یا یزید قال بلی یا رسول اللہ قد اسلمت قال فما منعک ان تدخل مع الناس فی صلاتہم
قال انی کنت صلیت فی منزلی وانا احسب ان قد صلیتم فقال اذا جئت الی الصلوٰۃ فوجدت الناس فصل معہم
وان کنت قد صلیت تکن لک نافلۃ وہذہ مکتوبۃ **ترجمہ** یزید بن عامر سے روایت ہے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑھ رہے تھے میں بیٹھ گیا اور انکے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے یزید کو بیٹھا دیکھا کر فرمایا اور کہا
ای یزید تو مسلمان نہیں ہوا میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ میں تو اسلام لایا ہوں آپ نے فرمایا پھر تو لوگوں کے ساتھ نماز میں
کیوں شریک نہیں ہوا میں نے کہا میں اپنے مکان میں نماز پڑھ چکا تھا اور مجھکو گمان تھا کہ لوگ بھی پڑھ چکے ہوں گے آپ نے فرمایا
جب تو لوگوں پاس آوے اور انکو نماز پڑھتے ہوئی دیکھے تو انکے ساتھ نماز پڑھ لے اگر تو پہلے پڑھ چکا ہوگا وہ نفل ہو جاوے گی
یہ فرض ہوگی **عن** رجل من بنی اسد بن خزیمة انه سأل ابا ایوب الانصاری فقال یصلی احدنا فی منزله الصلوة ثم
یأتی المسجد وتقام الصلاة فاصلی معهم فاجد فی نفسی من ذلک شیئا فقال ابو ایوب سألنا عن ذلک النبی صلی الله
علیه وسلم فقال ذلک له سهم جمع **ترجمہ** ایک شخص سے (جو قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ میں سے ہے) روایت ہے میں نے ابو ایوب انصاری
سے پوچھا ایک شخص ہم میں سے اپنے گھر میں نماز پڑھ لیوے پھر مسجد میں آوے وہاں تکبیر ہو اگر میں انکے ساتھ پھر پڑھوں تو میرے دل کو اس سے
ایک شبہہ ہوتا ہے ابو ایوب نے کہا ہم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اوسکو لیے ایک حصہ ہے غنیمت کا یعنی
اور زیادہ ثواب ہے کچھ قباحت نہیں ہے) **باب** اذا صلی فی جماعة ثم ادرک جماعة یعید اگر جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو
تو پھر دوبارہ دوسری جماعت میں شریک ہو یا نہ ہو **عن** سلیمان یعنی مولی میمونة قال اتیت ابن عمر علی البلاط وهم یصلون
فقلت الا تصلی معهم قال قد صلیت انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تصلوا صلاة فی یوم
مرتین **ترجمہ** سلیمان سے جو مولی ہیں میمونہ کے روایت ہے میں آیا عبد اللہ بن عمر پاس بلاط میں (ایک مقام ہے مدینہ میں) اور لوگ
نماز پڑھ رہے تھے میں نے کہا آپ کیوں نہیں پڑھتے انکے ساتھ انھوں نے کہا میں پڑھ چکا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے ایک نماز ایکدن میں دو بار مت پڑھو **ف** دارقطنی نے کہا متفرد ہوا ساتھ اس حدیث کے حسین معلم عمرو بن
شعیب سے تقریب میں ہے کہ حسین بن ذکوان معلم البصری ثقہ ہیں مگر کبھی وہم اوسکو ہوتا ہے بیہقی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو محمول
اوس صورت پر کہ جب ایکبار جماعت سے نماز پڑھ چکا ہو تو پھر دوسری بار اوسکو نہ پڑھے میں کہتا ہوں معارض ہے اسکی حدیث صحیح
ابو سعید خدری کی جس میں آپ نے فرمایا کون صدقہ کرتا ہے اس پر مگر یہ جواب ہو سکتا ہے کہ دوسری بار جماعت کے ساتھ شریک نہ ہونا
چاہیے اگر شخص اکیلے پڑھتا ہو تو اوسکے ساتھ شریک ہو سکتا ہے واللہ اعلم **باب** فی جماع الامامة وفضلها امامت کے
فضیلت کا بیان **عن** عقبة بن عامر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من ام الناس فاصاب الوقت فله ولهم
ومن انتقص من ذلک شیئا فعلیه ولا علیهم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو شخص امامت کرے لوگوں کی وقت پر تو اوسکو بھی ثواب ملے گا اور مقتدیوں کو بھی اور جو وقت میں دیر کرے تو اوسکا گناہ امام پر ہوگا
نہ مقتدیوں پر **باب** فی کراهیة التدافع عن الامامة امامت کرنے میں ایکدوسرے سے جھگڑنا نہیں **عن** سلامة بنت الحر
قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یتدافع اهل المسجد لا یجدون اماما
یصلی بهم **ترجمہ** سلامہ بنت الحر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے نشانی ہے یہ بات

ایک دوسری سے امامت کیواسطے کہینگے کوئی امام اونکو نملیگا جو نماز پڑہاوے ف جو آدمی امامت کے لائق ہو اوسکو امامت سے انکار کرنا
اور خواہ مخواہ جہگڑا کرنا اچہا نہیں ہے باب من احق بالامامة امامت کا مستحق کون ہے عن ابی مسعود البدری قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یؤم القوم اقرؤهم لکتاب الله واقدمهم قراءة فان کانوا فی القراءة سواء فلیؤمهم اقدمهم هجرة
فان کانوا فی الهجرة سواء فلیؤمهم اکبرهم سنا ولا یؤم الرجل فی بیته ولا فی سلطانه ولا یجلس علی تکرمته الا
باذنه قال شعبة فقلت لاسمعیل ما تکرمته قال فراشه ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ امامت کرے قوم کی جو اون مین قرآن کا بڑا قاری ہو اور پرانا قاری ہو سو اگر وے لوگ قراءۃ مین برابر ہون تو امامت
کرے جنہون نے اون مین سے اول ہجرت کی ہو سو اگر ہجرت مین سب برابر ہون تو اون مین بڑی عمر والا امامت کرے اور نہ امامت کرے کوئی دوسرے
کے گھر مین نہ اسکی حکومت کی جگہہ مین اور نہ بیٹھے اوسکے خاص جگہہ پر (یعنی مسند وغیرہ پر جو اوسکی عزت کی جگہہ ہو) بغیر اوسکی اذن کے
ف ہجرت کی تقدیم وتاخیر کا لحاظ صحابہ مین تہا اب اوسکا خیال نہین بلکہ مستحق امامت کا وہ ہے جو قرآن کو اچہی طرح پڑہتا ہو
جو علم حدیث وقرآن زیادہ جانتا ہے پہر جسکا سن زیادہ ہو بعضونکے نزدیک جو علم کتاب وسنت کا زیادہ رکہتا ہے وہی امامت کا حقدار ہے
اگرچہ قرارت مین کم ہو یہی قول ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا عن ابی مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث قال
فان کانوا فی القراءة سواء فاعلمهم بالسنة فان کانوا فی السنة سواء فاقدمهم هجرة ولم یقل فاقدمهم قراءة
ترجمہ ابو مسعودؓ سے روایت ہے اسی حدیث مین اگر قرارت مین برابر ہون تو وہ شخص امامت کرے جو حدیث زیادہ جانتا ہو اگر اسمین بہی برابر
ہون تو جسکی ہجرت پہلے ہو اس روایت مین یہہ نہین ہے کہ جسکی قرارت قدیم ہو عن عمرو بن سلمة قال کنا بحاضر یمر بنا الناس
اذا اتوا النبی صلی الله علیه وسلم فکانوا اذا رجعوا مروا بنا فاخبرونا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کذا وکذا
وکنت غلاما حافظا فحفظت من ذلک قرآنا کثیرا فانطلق ابی وافدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من قومه
فعلمهم الصلوة فقال یؤمکم اقرؤکم وکنت اقرأهم لما کنت احفظ فقدمونی فکنت اؤمهم وعلی بردة لی
صغیرة صفراء فکنت اذا سجدت تکشفت عنی فقالت امرأة من النساء واروا عنا عورة قارئکم فاشتروا
لی قمیصا عمانیا فما فرحت بشیء بعد الاسلام فرحی به فکنت اؤمهم وانا ابن سبع سنین او ثمان سنین ترجمہ
عمرو بن سلمہ سے روایت ہے ہم ایسے مقام مین تہے جہان لوگ آتے جاتے ٹہرتے تہے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ
کر آتے ہمارے پاس ہوکر جاتے اور ہم سے بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایسا فرمایا اور مین اوس زمانے مین لڑکا تہا
اچہی حافظے والا تو مین نے (سن سنکر) بہت سا قرآن یاد کرلیا ایک بار میرے باپ چند لوگون کے ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گئے آپ نے اونکو نماز سکہلائی اور فرمایا امامت وہ شخص کرے جو سب مین زیادہ قرآن کو جانتا ہو اور مین سب سے زیادہ قرآن جانتا تہا کیونکہ
مجہے بہت یاد تہا اون لوگون نے مجہے امام بنایا مین اونکی امامت کرتا تہا اور ایک چادر چہوٹی زرد پہنے ہوئی تہا جب مین سجدہ کرتا تو
میری شرمگاہ کہلجاتی ایک عورت نے کہا اپنے قاری کی شرمگاہ ہم سے چہپاؤ اونہون نے میرے واسطے ایک کرتہ عمان کا (جو ایک موضع ہے

تحریں نہیں) بنا ہوا خود امامت کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوا اسواسلام کے جتنا اس کرتہ سے خوش ہوا تو میں اونکی امامت کرتا تھا اور میں سات
برس کا تھا یا آٹھ برس کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکا امام ہو سکتا ہے فرض اور نفل میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور جن لوگون کے
نزدیک لڑکے کی امامت فرض میں درست نہیں ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطلاع سے نہ تھا نہ آپ کے حکم سے تو
کچھ حجت نہیں ہے اس میں اصل یہ ہے کہ یہ اختلاف متفرع ہے دوسرے اختلاف پر وہ یہ ہے کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ
درست ہے یا نہیں بعضون کے نزدیک درست ہے بعضون کے نزدیک درست نہیں ہے لیکن احادیث صحیحہ مؤید ہیں مذہب اول کی **عن** عمرو
بن سلمۃ بھذا الخبر قال فکنت اؤمھم فی بردۃ موصلۃ فیھا فتق فکنت اذا سجدت خرجت استی **ترجمہ** عمرو بن سلمہ سے
دوسری روایت میں ہے اونکی امامت کیا میں کرتا تھا ایک چادر سے جسمین جوڑ لگا تھا اور پھٹی ہوئی تھی جب میں سجدہ کرتا تو میری کانڈ کھل جاتی

**عن** عمرو بن سلمۃ عن ابیہ انھم وفدوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما ارادوا ان ینصرفوا قالوا یا رسول اللہ من
یؤمنا قال اکثرکم جمعا للقرآن او اخذا قال فلم یکن احد من القوم جمع ما جمعتہ قال فقدمونی وانا غلام
وعلی شملۃ لی فما شھدت مجمعا من جرم الا کنت امامھم وکنت اصلی علی جنائزھم الی یومی ھذا **ترجمہ** عمرو بن
سلمہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب لوٹنے لگے تو پوچھا یا رسول اللہ ہماری امامت
کون کرے آپ نے فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو تو میری برابر کسیکو یاد نہ تھا انھون نے مجھکو آگے کیا اور میں ایک تہ بند باندھے
تھا پھر میں کسی قبیلے کے مجمع میں اونکے نہوتا مگر میں ہی اونکا امام ہوتا اور میں اونکے جنازون پر نماز پڑھاتا رہا آجکے دن تک۔
کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انھون نے عمرو بن سلمہ سے اوس میں اون کے باپ کا ذکر نہیں ہے
اور یہی صحیح ہے کیونکہ امام عمرو بن سلمہ تھے نہ اونکے باپ) **عن** ابن عمر انہ لما قدم المھاجرون الاولون نزلوا العصبۃ
قبل مقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یؤمھم سالم مولی ابی حذیفۃ وکان اکثرھم قرآنا زاد الھیثم وفیھم
عمر بن الخطاب وابو سلمۃ بن عبد الاسد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب مہاجرین مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہلے آئے تو عصبہ میں اوترے (عصبہ ایک مقام ہے مدینے میں متصل قبا کے) تو اونکی امامت سالم جو مولی تھے ابو حذیفہ کے
کیا کرتے تھے اور اون سب سے زیادہ قرآن یاد تھا ہیثم نے اتنا زیادہ کیا کہ اون لوگون میں عمر بن الخطاب اور ابو سلمہ بن عبد الاسد
بھی موجود تھے (حالانکہ عمر بن الخطاب کے درجے کا کوئی شخص انمیں نہ تھا مگر اونکو امام نہ بنایا) **عن** مالک بن الحویرث
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ولصاحب لہ اذا حضرت الصلاۃ فاذنا ثم اقیما ثم لیؤمکما اکبرکما وفی روایۃ
مسلم قال وکنا یومئذ متقاربین فی العلم وفی لفظ فی حدیث اسماعیل قال خالد قلت لابی قلابۃ فاین القرآن قال
انھما کانا متقاربین **ترجمہ** مالک بن الحویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اور اونکے ساتھی کو کہا جب نماز کا وقت
آوے تو اذان دو اور تکبیر کہو پھر امامت کرے جو تم دونون میں بڑا ہو (یعنی عمر میں) مسلم کی روایت میں ہے اون دونون میں

قرآن کہان گیا (یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کیون نہ فرمایا وہ امامت کرے جو تم دونون مین قرآن زیادہ جانتا ہو) ابو قلابہ نے کہا قرآن جاننے مین دونو برابر تھے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وہ لوگ دین تم مین سے جو بہتر ہون یعنی وقت کو خوب پہچانتے ہون اور پرہیزگار ہون) اور امامت وہ لوگ کرین جو قرات کو خوب جانتے ہون ف قرات مین کم سے کم دو باتون کی رعایت ضرور ہے ایک یہہ کہ حروف کو اپنے مخارج سے نکالے دوسری یہہ کہ اخفا اور اظہار وغیرہ کی رعایت بخوبی رکھے اور اوقاف کو خوب پہچانے علی الخصوص وقوف لازمہ کو جہان پر وقف نہ کرنیسے نماز فاسد ہوجاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الاوقاف تھے یعنی وقف بہت کیا کرتی تھے اکثر حروف مین تمیز آسان ہے مگر ضاد مین اور ظا مین اکثر لوگ تمیز نہین کرتے اگر ضاد کو ظای معجمہ کے مشابہ پڑہے تو نماز ہوجاتی ہے کیونکہ یہہ دو نو حرف صفات مین بہت مشابہ ہین مگر بعض لوگ ضاد کو دال مفخم ادا کرتے ہین یا بالکل دال پڑہتے ہین یہہ بالکل غلط ہے اس مین نماز جانیکا خوف ہے جس کسی سے ضاد اچھی طرح نہ نکل سکے تو وہ اوسکو ظای معجمہ کیطرح پڑہ لیوے۔ اس زمانے مین یہہ بلا بہت پہیلی ہے اکثر لوگ اکثر ضاد کو دال پڑہتے ہین یا اوسکو تھوڑا سا پر کردیتے ہین حالانکہ یہہ صوت ضاد کی کسی صورت سے صحیح نہین ہوسکتی باب

امامۃ النساء عورتون کی امامت کا بیان عن ام ورقۃ بنت نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما غزا بدرا قالت قلت لہ یا رسول اللہ ائذن لی فی الغزو معک امرض مرضاکم لعل اللہ ان یرزقنی شہادۃ قال قری فی بیتک فان اللہ تعالی یرزقک الشہادۃ قال فکانت تسمی الشہیدۃ قال وکانت قد قرات القران فاستاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تتخذ فی دارہا مؤذنا فاذن لہا قال وکانت دبرت غلاما لہا وجاریۃ فقاما الیہا باللیل فغماہا بقطیفۃ لہا حتی ماتت وذہبا فاصبح عمر فقام فی الناس فقال من عندہ من ہذین علم او من راٰہما فلیجئ بہما فامر بہما فصلبا فکانا اول مصلوب بالمدینۃ

ترجمہ ام ورقہ بنت نوفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین گئے مین نے کہا یا رسول اللہ مجہکو اجازت دیجئے آپ کی ساتہہ جہاد مین چلنے کی جو مجاہدین مین سے بیمار ہوگا اوسکی خدمت کرونگی شاید اللہ جل جلالہ مجہکو بہی شہادت عنایت فرماوے آپ نے فرمایا تو اپنے گھر مین بیٹہی رہ اللہ جل جلالہ تجہے شہادت عطا کریگا راوی نے کہا اوس روز سے اونکا نام شہیدہ ہوگیا انہون نے قرآن پڑہا تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اپنے گہر مین موذن مقرر کرنے کی آپ نے اجازت دی انہون نے ایک غلام اور ایک لونڈی کو مدبر کیا تھا (یعنی اپنے مرنے کے بعد اونکو آزاد کردیا تہا) وہ دونو رات کو کھڑے ہوئے اور ایک چادر سے اونکو گہونٹا یہانتک کہ وہ مرگئین پہر دونو چلدیے (یعنی بہاگ نکلے) جب صبح ہوئی حضرت عمر نے کہا (اونکی خلافت کا زمانہ تہا) لوگون مین جس شخص کو ان دونون کا حال معلوم ہو وہ اونکو لاوے پہر وہ پکڑے ہوئے آئے حضرت عمر نے حکم کیا دونون سولی دیے گئے مدینے مین پہلے سولی یہی کو ہوئے دوسرے روایت مین یہہ عبارت ہے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فی بیتہا وجعل

لها مؤذنا يؤذن لها وأمرها أن تؤم أهل دارها قال عبد الرحمن فأنا رأيت مؤذنها شيخا كبيرا ترجمہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اونکی ملاقات کے لیے اونکے گھر تشریف لیجاتے اور اونکے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا جو اذان کہا کرتا اور وہ امامت کرتی تھیں
اپنے گھر والوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ف یہ حدیث دلیل ہے اس بات کی کہ عورت کو امامت کرنا اپنے گھر والوں کی
درست ہے اگرچہ اوس میں مرد بھی ہوں کیونکہ ام ورقہ کا مؤذن اور غلام اونھی کے پیچھے نماز پڑھتا ہوگا اور ابن ماجہ نے روایت کیا جابر رضی سے
نہ امامت کرے عورت مرد کی آخر حدیث تک لیکن اسناد اوسکی ضعیف ہے اور صحت امامت کے قائل ہیں ابو ثور اور مزنی اور طبری لیکن جمہور علما کا
مذہب اسکے خلاف ہے وہ کہتے ہیں عورت کو مردوں کی امامت درست نہیں ہے لیکن عورتوں کی امامت بالاتفاق درست ہے الا اس صورت میں
عورت کو صف کے بیچ میں مقتدیوں کے برابر کھڑے ہونا چاہیے عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا حضرت
عائشہ رض سے انہوں نے امامت کی عورتوں کی اور کھڑی ہوئیں درمیان میں صف کے اسیطرح مرد کو نری عورتوں کی امامت درست ہے
ابی بن کعب نے امامت کی صرف عورتوں کی تراویح میں روایت کیا اوسکو عبد اللہ بن احمد نے اور ابو یعلی اور طبرانی نے اور اسناد اوسکی حسن ہے

**باب الرجل يؤم القوم وهم له كارهون** جب مقتدی ناراض ہوں کسیکی امامت سے تو امامت کرنا اوسکو درست نہیں عن عبد اللہ بن
عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول ثلاثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل
أتى الصلاة دبارا والدبار أن يأتيها بعد أن تفوته ورجل اعتبد محررة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی نماز خدا قبول نہیں کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اوسکی امامت سے ناراض ہوں دوسرے وہ شخص جو
نماز کو آوے وقت قضا ہو جانے کے بعد تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنالیوے آزاد عورت کو یا غلام بنالیوے آزاد مرد کو

**باب إمامة البر والفاجر** ہر نیک و بد کے پیچھے نماز درست ہونیکا بیان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة المكتوبة واجبة
خلف كل مسلم برا كان أو فاجرا وإن عمل الكبائر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز واجب
ہے مسلمان کے پیچھے پڑھ لینا نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو ف یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اوسکی سب طرق ضعیف ہیں بدعتی اور
فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا اکثر علما کے نزدیک جائز نہیں ہے وہ کہتے ہیں صحیح حدیث میں ہے وليؤمكم خياركم امامت کریں تم میں وہ لوگ جو
بہتر ہوں تم میں روایت کیا اوسکو حاکم نے اور دارقطنی نے روایت کیا اجعلوا أئمتكم خياركم اپنے امام نیک لوگوں کو کرو اور بعض علما کے نزدیک
نماز درست ہو جاوے گی لیکن مکروہ ہو گی اور مشرک کے پیچھے ہرگز نماز درست نہیں ہے اگرچہ نام کا مسلمان ہو فقط

**باب إمامة الأعمى** اندھے کی امامت کا بیان عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم استخلف ابن أم مكتوم يؤم الناس وهو أعمى ترجمہ انس سے روایت
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کیا عبد اللہ بن ام مکتوم کو (مدینے میں جب آپ جنگ تبوک میں جانے لگے) وہ لوگوں کی امامت کیا کرتے
تھے حالانکہ وہ اندھے تھے

**باب إمامة الزائر** جو شخص ایک قوم کی ملاقات کو آوے وہ اونکی امامت نہ کرے عن أبي عطية
قال كان مالك بن الحويرث يأتينا إلى مصلانا هذا فأقيمت الصلوة فقلنا له تقدم فصله فقال لنا قدموا رجلا منكم
يصلي بكم وسأحدثكم لم لا أصلي بكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل

رجل منهم **ترجمہ** ابی عطیہ سے روایت ہے مالک بن الحویرث رض ہماری نماز پڑھنے کی جگہ میں آتے ایک روز آئی اور نماز کھڑی ہوئی ہم نے کہا امامت کرو انھوں نے کہا تم اپنے لوگوں میں سے کسیکو کہو جو نماز پڑھاوے اور میں تم سے ایک حدیث بیان کرونگا جس وجہ سے میں نماز نہیں پڑھاتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے وہ اون کا امام نہ بنے بلکہ اونہی میں سے کوئی امامت کرے **ف** اور اگر وہ لوگ اصرار کریں اور دل سے اسکا امام ہونا چاہیں اور یہ شخص امامت کا مستحق بھی ہو تو امامت کرے

**باب** الامام يقوم مكانا ارفع من مكان القوم امام بلند جگہ پر کھڑا ہو اور مقتدی نیچے کھڑے ہوں تو کیسا ہے

**عن** همام ان حذيفة ام الناس بالمدائن على دكان فاخذ ابو مسعود بقميصه فجبذه فلما فرغ من صلاته قال الم تعلم انهم كانوا ينهون عن ذلك قال بلى فذكرت حين مددتني **ترجمہ** ہمام سے روایت ہے حذیفہ نے امامت کی لوگوں کی مدائن میں (ایک شہر تھا کوفی کے پاس) ایک دوکان پر کھڑے ہوکر (اور لوگ نیچے تھے) ابو مسعود نے اونکا کرتہ پکڑ کر اونکو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تمکو معلوم نہیں لوگ اس امر سے منع کیے جاتے تھے انہوں نے کہا ہاں مجھے بھی یاد آیا جب تم نے مجھے پکڑ کر گھسیٹا **ف** امام مقتدیوں سے اونچی جگہ پر کھڑا ہو اس میں مشابہت ہے یہود سے اونکی امام ایک چبوتری پر کھڑے ہوتے ہیں اور مقتدی نیچے اور امام مقتدیوں سے نیچے کھڑا ہو یہ بھی مکروہ ہے اسمیں امام کی ذلت ہے جس صورت میں امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی اونچی یا نیچی پر ہوں تو پھر مکروہ نہیں ہے

**عن** عدى بن ثابت الانصاري حدثني رجل انه كان مع عمار بن ياسر بالمدائن فاقيمت الصلوة فتقدم عمار وقام على دكان يصلى والناس اسفل منه فتقدم حذيفة فاخذ على يديه فاتبعه عمار حتى انزله حذيفة فلما فرغ عمار من صلوته قال له حذيفة الم تسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا ام الرجل القوم فلا يقم في مكان ارفع من مقامهم او نحو ذلك قال عمار لذلك اتبعتك حين اخذت على يدي **ترجمہ** عدی بن ثابت سے روایت ہے مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو عمار بن یاسر کے ساتھ تھا مدائن میں نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑھے اور ایک دکان پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے اور لوگ نیچے کھڑے تھے حذیفہ آگے بڑھے اور عمار کے دونوں ہاتھ پکڑے عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دوکان سے اوتار دیا اونکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئے حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کی تو اون سے بلند مقام میں کھڑا نہ ہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسی واسطے میں پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے

**باب** امامة من صلى بقوم وقد صلى تلك الصلوة جو شخص نماز پڑھ کر آوے پھر وہی نماز اپنی لوگوں کو جاکر پڑھاوے **ف** یعنی ایکبار اوس نماز کو پڑہ کر آیا اب پھر اوسی نماز میں دوسری جگہ امامت کرے

**عن** جابر بن عبد الله ان معاذ بن جبل كان يصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم ياتي قومه فيصلى بهم تلك الصلوة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے معاذ بن جبل رض نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی پھر اپنی قوم پاس آتے اور عشا کی نماز پڑھاتے **ف** تو معاذ کی دوسری نماز نفل ہوتی تھی اور مقتدیوں کی فرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے

**عن** عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله يقول ان معاذا كان يصلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم يرجع فيؤم قومه **ترجمہ** عمرو بن دینار سے روایت ہے انہوں نے سنا

جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے معاذ بن جبل نماز پڑھ لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لوٹ کر جاتے اور اپنی قوم کی امامت کرتے

باب الامام یصلی من قعود امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کیا کریں

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الايمن فصلى صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پھر گر پڑے آپ گھوڑے سے تو چھل گئی داہنی کروٹ آپ کی نماز پڑھی بیٹھ کر ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب امام رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اوٹھاوے تم بھی سر اوٹھاؤ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی سب بیٹھکر نماز پڑھو ف خطابی نے کہا ابو داؤد نے اس باب میں جتنی حدیثیں بیان کیں وہ اوائل بیان کیں جو جمہور علما کے نزدیک منسوخ ہیں اور آخری حدیث مرض موت کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھکر نماز پڑھی اور صحابہ نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی نقل نہیں کی حالانکہ اکثر فقہا کا یہی مذہب ہے مگر احمد اور اوزاعی کا یہی قول ہے کہ امام جب بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھکر پڑھیں اگرچہ مقتدیوں کو کوئی عذر نہ ہو

عن جابر قال ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فرسا بالمدينة فصرعه على جذم نخلة فانفكت قدمه فاتيناه نعوده فوجدناه في مشربة لعائشة يسبح جالسا قال فقمنا خلفه فسكت عنا ثم اتيناه مرة اخرى نعوده فصلى المكتوبة جالسا فقمنا خلفه فاشار الينا فقعدنا قال فلما قضى الصلوة قال اذا صلى الامام جالسا فصلوا جلوسا واذا صلى الامام قائما فصلوا قياما ولا تفعلوا كما يفعل اهل فارس بعظمائها ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر مدینہ میں اس نے آپکو گرادیا ایک درخت کی جڑ پر آپ کے پاؤں میں چوٹ آئی تو ہم آپکی عیادت کے واسطے آئے دیکھا تو آپ حضرت عائشہ کے بالاخانہ پر تسبیح پڑھ رہے ہیں بیٹھکر ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو رہے آپ چپ ہو رہے پھر دوسری بار عیادت کو آئے تو آپ فرض نماز بیٹھکر ادا کی ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے اشارہ کیا ہم بھی بیٹھ گئے جب نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور ایسا مت کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے سرداروں سے کرتے ہیں ف وہ بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ کھڑے رہتے ہیں

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا ولا تكبروا حتى يكبر واذا ركع فاركعوا ولا تركعوا حتى يركع واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد قال مسلم ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا ولا تسجدوا حتى يسجد واذا صلى قائما فصلوا قياما واذا صلى قاعدا فصلوا قعودا اجمعون ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب وہ تکبیر کہے پھر تم بھی تکبیر کہو جبتک وہ نہ کہے تم بھی نہ کہو جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جبتک وہ رکوع نہ کرے تم بھی نہ کرو جب سمع اللہ

کہے تم اللھم ربنا لک الحمد کہو مسلم کی روایت مین یون ہے اللھم ربنا ولک الحمد کہو جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو جبتک وہ سجدہ نہ کرے تم بھی نہ کرو جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو جب وہ بیٹھکر پڑھے تم بھی سب بیٹھکر پڑھو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے واذا قرأ فانصتوا جب امام پڑھے تو تم چپ رہو مگر ابوداؤد نے کہا یہ زیادتی محفوظ نہین ہے ہمارے نزدیک ابا وہم ہوگیا ہے ابو خالد سے

عن عائشة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيته وهو جالس فصلى وراءه قوم قياما فاشار اليهم ان اجلسوا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے گھر مین بیٹھکر لوگون نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر پڑھی آپ نے اشارہ کیا بیٹھ جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا امام اس لیے ہے کہ اوسکی پیروی کیجاوے جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ اور جب بیٹھکر نماز پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو

عن جابر قال اشتكى النبي صلى الله عليه وسلم فصلينا وراءه وهو قاعد وابو بكر رض يكبر يسمع الناس تكبيره ثم ساق الحديث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکرؓ تکبیر کہتے جاتے تھے تاکہ لوگ آپ کی تکبیر سنین آخر حدیث تک

عن اسيد بن حضير انه كان يؤمهم قال فجاء رسول الله صلعم يعوده فقالوا يا رسول الله ان امامنا مريض فقال اذا صلى قاعدا فصلوا قعودا **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہے وہ امامت کیا کرتے تھے (ایک بار بیمار ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو آئے اونھون نے کہا یا رسول اللہ ہمارا امام بیمار ہے آپ نے فرمایا جب امام بیٹھکر پڑھے تم بھی بیٹھکر پڑھو۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث متصل نہین ہے

## باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان
جب دو آدمیون مین سے ایک امامت کرے تو دوسرا کہان کھڑا ہو

عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام حرام فاتوه بسمن وتمر فقال ردوا هذا في وعائه وهذا في سقائه فاني صائم ثم قام فصلى بنا ركعتين تطوعا فقامت ام سليم وام حرام خلفنا قال ثابت ولا اعلمه الا قال اقامني عن يمينه على بساط **ترجمہ** حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ام حرام (بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام الانصاری خالہ ہین حضرت انسؓ کے) پاس انھون نے گھی اور کھجور سامنے کیا آپ نے فرمایا کھجور کو اپنی برتن مین ڈالدو اور گھی کو مشک مین کیونکہ مین روزہ سے ہون پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتین نفل پڑھین تو ام سلیم (بنت ملحان بن خالد انصاریہ والدہ ہین حضرت انسؓ کی اونکا نام سہلہ ہے یا رمیلہ یا رمیثہ یا ملیکہ یا اور کچھ) اور ام حرام ہمارے پیچھے کھڑے ہوئین ثابت نے کہا مین یہ سمجھتا ہون کہ انسؓ نے یہ کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داہنی طرف کھڑا کیا فرش پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب امام کی ساتھ ایک ہی مرد ہو تو وہ داہنی طرف کھڑا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نفل پڑھنا جماعت سے درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روزہ دار کو عذر کر دینا درست ہے اگرچہ افضل یہ ہے نفل روزہ توڑ ڈالے دعوت کے لیے مگر یہان دعوت نہ تھی اسواسطے آپ نے نہ توڑا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد صرف عورتون اور بچون کی امامت کر سکتا ہے کیونکہ انس اسوقت مین نابالغ تھے اور ام سلیم اور ام حرام عورتین تھین

عن انس ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم أمه وامرأة منهم فجعله عن يمينه والمرأة خلف ذلك ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی امامت کی اور ایک عورت کی تو انکو اپنی داہنی طرف کھڑا کیا اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة
فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل فأطلق القربة فتوضأ ثم أوكأ القربة ثم قام إلى الصلاة فقمت فتوضأت كما
توضأ ثم جئت فقمت عن يساره فأخذني بيميني فأدارني من ورائه فأقامني عن يمينه فصليت معه ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ کے پاس رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اوٹھے اور مشک کا منہ کھولکر وضو کیا پھر
اوسمیں تانٹ لگادیا بعد اوسکے نماز کیواسطے کھڑے ہوئے میں بھی اوٹھا اور وضو کیا جیسے آپ نے وضو کیا تھا پھر آیا اور آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا
آپ نے میرا داہنا جانب پکڑ کر پیچھے سے پھرا کر داہنی طرف کھڑا کیا میں نے بھی اپکے ساتھ نماز پڑھی دوسری روایت میں ہے فأخذ برأسي
أو بذؤابتي فأقامني عن يمينه آپ نے میرا سر یا بال پکڑ کر مجھے داہنی طرف اپنی کھڑا کیا باب اذا کانوا ثلثة کیف یقومون جب
تین آدمی ہوں تو کیونکر کھڑے ہوں عن انس بن مالك قال ان جدته مليكة دعت رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعته
فأكل منه ثم قال قوموا فلأصلي لكم قال انس فقمت الى حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بماء فقام عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم وصففت أنا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلى لنا ركعتين ثم انصرف صلى الله عليه وسلم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے اسحق بن عبد اللہ کی دادی ملیکہ (جو حضرت انس کی ماں ہیں یا اونکی دادی ہیں) نے بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کھانے کیلئے جسکو تیار کیا تھا اونھوں نے آپ نے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو میں تمکو نماز پڑھادوں یا تمہارے واسطے نماز پڑھوں (تاکہ برکت تمہارے
گھر میں) انس نے کہا میں اوٹھا اور ایک بوریا جو مدت کے کام میں آتے آتے کالا ہوگیا تھا اوس پر پانی ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر
کھڑے ہوئے اور میں اور ایک یتیم لڑکا (حضرت انس کا بھائی) آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور بڑھیا ہمارے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر فارغ ہوئے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر فرش پر نماز پڑھنا درست ہے جبتک اوسکی نجاست بالیقین معلوم نہو اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے کھڑا
کرنا چاہیے اور اگر ایک مرد ہو اور ایک لڑکا تو وہ لڑکا مرد کے برابر کھڑا ہو عن عبد الرحمن بن الأسود قال استأذن علقمة والأسود
على عبد الله وقد كنا أطلنا القعود على بابه فخرجت الجارية فاستأذنت لهما فأذن لهما ثم قام فصلى بيني وبينه
ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ترجمہ عبد الرحمن بن الاسود سے روایت ہے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر
آنیکی عبد اللہ بن مسعود کے گھر پر اور وہ دیر تک بیٹھے رہے اونکے دروازے پر اتنے میں ایک لونڈی نکلی اور اوس نے اطلاع کی انکی انھوں نے اجازت
دی پھر عبد اللہ بن مسعود نے نماز پڑھی بیچ میں علقمہ اور اسود کے (یعنی ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کھڑے
ہوئے) بعد اوسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ویسا ہی کیا ف معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہوں تو خواہ امام
آگے بڑھ جاوے اون دونوں کو پیچھے کھڑا کرے یا داہنی بائیں اونکو کھڑا کرے آپ بیچ میں کھڑا ہو مگر جب تین آدمی ہوں یا زیادہ تو امام کا آگے جانا
ضرور ہے باب الامام ينحرف بعد التسليم بعد سلام کے امام قبلے کیطرف سے پھر جاوے عن يزيد بن الأسود قال صليت خلف رسول
الله صلى الله عليه وسلم فكان إذا انصرف انحرف ترجمہ یزید بن اسود سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب

نماز سے فارغ ہوئی تو قبلے کیطرف سے پھر گئے عن البراء بن عازب قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ فیقبل علینا بوجھہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف منہ کرتے (سلام کے بعد اور قبلے کیطرف پیٹھ کرتے)

باب الامام یتطوع فی مکانہ امام نے جہاں فرض پڑھی ہے وہاں نفل نہ پڑھے عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیہ حتی یتحول ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جگہ امام نماز پڑھاوے پھر وہاں نماز نہ پڑھے جبتک اس جگہ سے ہٹ جاوے۔ کہا ابو داؤد نے عطاء خراسانی نے مغیرہ بن شعبہ سے نہیں سنا تو یہ حدیث منقطع ہے

باب الامام یحدث بعد ما یرفع راسہ جب امام اخیر رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر سر اٹھاوے اور بیٹھ جاوے پھر اسکو حدث ہو تو نماز پوری ہوگئی یا نہیں عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی الامام الصلوۃ وقعد فاحدث قبل ان یتکلم فقد تمت صلاتہ ومن کان خلفہ ممن اتم الصلوۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کر لے پھر اسکا وضو ٹوٹ جاوے بات کرنے سے پہلے اسکی نماز تمام ہوگئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہوگئی جو پورا کر چکے ہیں اپنی نماز کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض نہیں ہے یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے اور اکثر علماء کے نزدیک لفظ سلام فرض ہے دلیل انکی وہ حدیث ہے جو آگے آتی ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے ف یعنی جب تکبیر کہی تو جو کام نماز کے منافی تھے وہ حرام ہوگئے اسواسطے اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ف اور تحلیل نماز کے سلام ہے ف یعنی جب سلام پھیر لیا تو اب جتنے کام حرام ہوگئے تھے وہ سب حلال ہوگئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سلام فرض ہے

باب ما یؤمر بہ المأموم من اتباع الامام مقتدی کو امام کی متابعت کرنا چاہیے عن معاویۃ بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادرونی برکوع ولا بسجود فانہ مہما اسبقکم بہ اذا رکعت تدرکونی بہ اذا رفعت انی قد بدنت ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے آگے رکوع اور سجود مت کرو جس قدر میں تم سے اول رکوع میں جاؤنگا اتنا تم پالوگے جب میں تم سے پہلے سر اٹھاونگا کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں ف تو جبتک میں سر رکوع سے اٹھاونگا تم رکوع ہی میں رہوگے یہ عوض ہو جاوے گا اسقدر دیر کا جو تم بعد میری رکوع میں گئے تھے عن البراء انہم کانوا اذا رفعوا رؤسہم من الرکوع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاموا قیاما فاذا رأوہ قد سجد سجدوا ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے جب صحابہ رکوع سے سر اٹھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے جب دیکھتے تھے آپ سجدے میں گئے اس وقت سجدہ کرتے تھے عن البراء قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یحنو احد منا ظہرہ حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع ترجمہ براء سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی ہم میں سے پیٹ خم نہ کرتا تھا رکوع کیواسطے جبتک آپ دل اپنا

صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لیتا رکوع مین عن البراء انهم كانوا يصلون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ركع ركعوا واذا قال
سمع الله لمن حمده لم نزل قياما حتى يرونه قد وضع جبهته بالارض ثم يتبعونه صلى الله عليه وسلم **ترجمه** براء بن عازب سے روایت
ہے صحابہ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب آپ رکوع کرتے تھے وہ بھی رکوع کرتے تھے اور جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو وہ
کھڑے رہتے تھے جب آپ سجدے مین جاتے اوس وقت وہ بھی سجدہ کرتے **باب** التشديد فيمن يرفع قبل الامام او يضع
قبله جو شخص امام سے پہلے سر اوٹھا دے یا رکھے اوسکے عذاب کا بیان **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى
او لا يخشى احدكم اذا رفع رأسه والامام ساجد ان يحول الله رأسه رأس حمار او صورته صورة حمار **ترجمه**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا تم مین سے کوئی جب اوٹھاتا ہے سجدے سے اور امام سجدے مین ہوتا ہے اس
بات سے کہ اللہ جل جلالہ اوسکا سر گدہے کا سر کر دیوے یا اوسکی صورت گدہے کی صورت ہو جاوے **ف** یعنی قیامت کے روز یا دنیا مین نقل ہے
کہ ایک شخص نے امتحان کے لیے ایسا ہی کیا اوسی وقت اوسکا منھ گدہے کا سا ہو گیا نعوذ باللہ منہ **باب** فيمن ينصرف قبل
الامام امام سے پہلے اوٹھ کر چلے جانے کا بیان **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم حضهم على الصلوة ونهاهم ان ينصرفوا
قبل انصرافه من الصلاة **ترجمه** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو رغبت دلائی جماعت سے نماز پڑھنے کی اور منع کیا اونکو
امام سے پہلے جانے سے **ف** آپ نماز پڑھ کر ٹھہر رہتے جب عورتین چلی جاتین اوسوقت آپ اوٹھتے اور مرد بھی اوٹھتے تاکہ مرد عورتون سے جا ملین
نہین آدمی مردون کو اپنے پہلے اوٹھنے سے منع کیا خطابی **باب** جماع اثواب ما يصلى فيه کتنے کپڑون مین نماز درست ہے
**عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الصلوة في ثوب واحد فقال النبي صلى الله عليه وسلم او لكلكم ثوبان **ترجمه**
ابو ہریرہ سے روایت ہے کسی نے آپ سے پوچھا ایک کپڑے مین نماز پڑھنے سے آپ نے فرمایا کیا تم مین سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہین **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے ایک کپڑے مین نماز درست ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے لیکن دو کپڑون مین نماز پڑھنا افضل ہے **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصلي احدكم في الثوب الواحد ليس على منكبيه منه شيء **ترجمه**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نماز پڑھے کوئی تم مین سے ایک کپڑے مین اسطرح کہ کندھے پر اوسکے کچھ نہو **ف**
بلکہ اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوس مین ایسا کرے جیسے آگے حدیث مین آتا ہے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
صلى احدكم في ثوب فليخالف بطرفيه على عاتقيه **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم مین سے ایک کپڑے مین نماز پڑھے تو اوسکے داہنے کنارے کو بائین کندھے پر ڈال لیوے اور بائین کو داہنے پر **عن** عمر بن ابي سلمة قال رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يصلي في ثوب واحد ملتحفا مخالفا بين طرفيه على منكبيه **ترجمه** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوئے اوس کپڑے کو لپیٹ لیا تھا اسطرح کہ بایان کنارہ اوسکا بائین بغل کے نیچے
سے لیجا کر داہنے کندھے پر اور داہنا کنارہ اوسکا داہنی بغل کے نیچے سے لیجا کر بائین کندھے پر ڈال لیا تھا اسی کو اشتمال کہتے ہین اور توشیح بھی کہتے ہین دو
کنارون کو ملا کر سینے پر گرہ دیتے ہین **عن** طلق بن علي قال قدمنا على النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل فقال يا نبي الله ما ترى

في الصلوة في الثوب الواحد قال فاطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ازاره طارق به رداءه فاشتمل بهما ثم قام فصلى
بنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما ان قضى الصلاة قال او كلكم يجد ثوبين **ترجمہ** طلق بن علی سے روایت ہے ہم آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس تنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے نبی اللہ کیا فرماتے ہیں آپ ایک کپڑے سے بین نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلعم
اپنی تہبند اور چادر کو ایک کرلیا (یعنی ایک کو دوسری پر منطبق کرلیا) اور اوسکو لپیٹ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی جب نماز پڑھ
چکے تو فرمایا کیا ہر ایک تم میں سے دو کپڑے پاتا ہے **ف** یعنی ہر ایک کو دو کپڑے ملنا دشوار ہے تو ایک کپڑے میں نماز درست
کیونکر نہ ہوگی **باب** الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي ایک شخص کپڑے کو اپنی گردن کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھے تو کیسا

**عن** سهل بن سعد قال لقد رأيت الرجال عاقدي ازرهم في اعناقهم من ضيق الازر خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الصلوة كامثال الصبيان فقال قائل يا معشر النساء لا ترفعن رؤسكن حتى يرفع الرجال **ترجمہ** سهل بن سعد سے روایت
ہے میں نے لوگوں کو دیکھا اپنی ازاریں (تہبند) اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے اسقدر تنگ نہیں (اگر کشادہ ہوتیں تو سینے پر باندھتے)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لڑکوں کی طرح ایک شخص بولا اے عورتو تم اپنا سر مت اٹھایا کرو جبتک مرد سر نہ اٹھا دیں (ورنہ شاید ستر
پر نظر پڑجاوے) **باب** الرجل يصلي في ثوب بعضه على غيره ایک شخص نماز پڑھے ایک کپڑے میں جس میں سے کچھ دوسرے شخص پر
ہو **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في ثوب بعضه علي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑھی ایک کپڑے میں جس کا ایک حصہ مجھ پر تھا **باب** الرجل يصلي في قميص واحد ایک کرتے سے نماز پڑھنا کیسا ہے

**عن** سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني رجل اصيد افاصلي في القميص الواحد قال نعم وازرره ولو بشوكة
**ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں شکاری ہوں ایک کرتے میں نماز پڑھا کروں آپ نے فرمایا ہاں لیکن اوسکو بند
لگا گرچہ کانٹے سے ہو **ف** تاکہ ستر کھل نہ جاوے **عن** عبد الرحمن بن ابي بكر قال امنا جابر بن عبد الله في قميص ليس له رداء فلما
انصرف قال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في قميص **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے امامت کی ہماری جابر
بن عبد اللہ نے ایک کرتے پہن کر چادر نہیں پہنے تھے جب فارغ ہوئے تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کرتے میں نماز پڑھتے دیکھا **ف**
کرتہ جب بڑا ہو کر ستر اوس سے بخوبی ڈھانک جاوے تو پھر دوسرے کپڑے کی ضرورت نہیں اوسے سے نماز درست ہے **عن** عبادة بن الوليد بن عبادة
بن الصامت قال اتينا جابرا يعني ابن عبد الله قال سرت مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة فقام يصلي وكانت علي بردة
ذهبت اخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها لا تسقط
ثم جئت حتى قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي فادارني حتى اقامني عن يمينه فجاء ابن صخر حتى قام
عن يساره فاخذنا بيديه جميعا حتى اقامنا خلفه قال وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمقني وانا لا اشعر ثم فطنت
به فاشار الي ان اتزر بها فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قال قلت لبيك يا رسول الله قال اذا كان
واسعا فخالف بين طرفيه واذا كان ضيقا فاشدده على حقوك **ترجمہ** عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم آئے

جابر بن عبد اللہ انصاری پاس انھون نے بیان کیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھنے کو میرے
پاس ایک چادر تھی مین اوسکے کنارے انکو الٹنے لگا (یعنی اشتمال کرنے لگا) اوسمین گنجایش نہین ہوئی (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی) لیکن اوس کے کنارے
لگی تھی مینے اولٹ کر اوسکو اشتمال کیا اور جھک گیا اور گردن سے اوسکو دبا رکھا مین گر نہ پڑے پھر مین آنحضرت کی بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے میرا
ہاتھ پکڑ کے مجھکو گھما کر داہنی طرف کھڑا کیا پھر ابن صخر آیا وہ بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے دونو ہاتھون سے ہم دونون کو پکڑ کر اپنے پیچھے کیا ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جب امام کے ساتھ دو آدمی ہون تو امام آگے کھڑا ہو اور مقتدی پیچھے کھڑے ہون اور داہنی بائین بھی کھڑا ہونا درست ہے ف اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکھیون سے مجھے دیکھتے تھے مین سمجھتا نہ تھا پھر مین سمجھ گیا آپ نے اشارہ کیا تہبند باندھنے کا (کیونکہ وہ چادر چھوٹی تھی اوسکے
اشتمال مین تکلیف تھی جھکنا پڑتا تھا ہلنے کے ڈر سے آپ نے اشارہ کیا اوسکو تہبند کرلے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا اے جابر مین نے
کہا لبیک یا رسول اللہ آپنے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اشتمال کر اور جب تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندھ لے عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اسبل ازاره في صلاته خيلاء فليس من الله في حل ولا حرام ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا فرماتے تھے جو شخص اپنے تہبند لٹکا دے (ٹخنون سے نیچے) نماز مین غرور کی راہ سے تو اللہ جل جلالہ نہ اوسکو واسطے
جنت حلال کریگا نہ اوسپر دوزخ حرام کریگا یا گناہ اوسکے نہ بخشیگا اور بری کامون سے نہ بچاویگا یا وہ شخص اللہ سے جدا ہوگیا اوسکو حرام حلال سے
کچھ غرض نہ رہی - کہا ابوداؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مسعود سے موقوفا اون مین سے ہین حماد بن سلمہ اور حماد بن زید اور
ابوالاحوص اور ابومعاویہ

## باب من قال يتزر به اذا كان ضيقا جب کپڑا تنگ ہو تو اوسکی تہبند کرلے

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم او قال قال عمر رضي الله عنه اذا كان لاحدكم ثوبان فليصل فيهما فان لم يكن الا ثوب
فليتزر به ولا يشتمل اشتمال اليهود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حضرت عمر نے کہا جب تم مین
سے کسیکے پاس دو کپڑے ہون تو نماز پڑھے انکو پہنکر اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اوسکا تہبند باندھ لیوے اور اوسکو یہودیون کی طرح نہ لٹکا دے ف یہودی کپڑے
کو لپیکر اوڑھ لیتے ہین اور دونو کنارے اوسکے لٹکتے رہتے ہین دونو طرف سے نماز کیوقت عن بريدة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يصلي في لحاف لا يتوشح به والآخر ان يصلي في سراويل وليس عليه رداء ترجمہ بریدہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھنے
سے ایک چادر مین جب توشح نہ کیجاوے (توشح کے معنی یہ ہین ایک کنارے کو کپڑے کی بائین ہاتھ سے نیچے سے لیکر داہنی کندھے پر ڈالی اور جو بائین
کندھے پر ہو اوسکو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر سینہ پر گرہ دیلیوے) اور منع کیا آپ نے فقط ازار پہنکر نماز پڑھنے سے بغیر چادر کے عن ابی ہریرۃ
قال بينما رجل يصلي مسبلا ازاره اذ قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء ثم قال اذهب
فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال له رجل يا رسول الله ما لك امرته ان يتوضأ فقال انه كان يصلي وهو مسبل ازاره و
ان الله تعالى لا يقبل صلوة رجل مسبل ازاره ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اپنی ازار لٹکائے ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جا وضو کر وہ گیا وضو کر کے پھر آیا آپ نے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ پھر گیا اور وضو کر کے آیا ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ آپ نے اوسکو وضو کرنے کا کیون حکم دیا آپ نے فرمایا اسواسطے کہ وہ ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھتا تھا اور اللہ قبول نہین کرتا اوس شخص کے نماز

جو اپنی ازار لٹکا دی **ف** وضو کا حکم اسواسطے دیا کہ دل اوسکا ناپاک تھا تکبر اور غرور کی نجاست سے آپ نے طہارت ظاہری کا حکم دیا تاکہ
وہ ذریعہ ہو طہارت باطنی کا بھی **باب** فی کم تصلی المرأۃ عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے **عن** محمد بن زید بن قنفذ
عن امہ انہا سالت ام سلمۃ ماذا تصلی فیہ المرأۃ من الثیاب فقالت تصلی فی الخمار والدرع السابغ الذی یغیب ظہور
قدمیہا **ترجمہ** محمد بن زید کی ان نے حضرت ام المومنین ام سلمہ سے پوچھا عورت کتنے کپڑون مین نماز پڑہ سکتی ہے انھون نے کہا ایک
سربند مین اور ایک کرتی مین پڑہ سکتی ہے جب وہ کرتہ پورا ہو اور نیچا اتنا کہ پانون اوسکے چھپے ہین **عن** ام سلمۃ انہا سالت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اتصلی المرأۃ فی درع وخمار لیس علیہا ازار قال اذا کان الدرع سابغا یغطی ظہور قدمیہا **ترجمہ** ام سلمہ نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا عورت نماز پڑہ لے ایک سربند اور ایک کرتے مین آپنے فرمایا ہان جب کرتہ پورا ہو چھپا لے اوسکے پانون کو
(تو ازار کی ضرورت نہین ہے ازار نماز ہو جاوے گی ورنہ ازار ضرور ہے) کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو مالک بن انس اور بکر بن مضر اور حفص بن غیاث اور
اسمعیل بن جعفر اور ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا انھون نے اپنی مان سے انھون نے ام سلمہ سے موقوفا کسی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان نہین کیا **باب** المرأۃ تصلی بغیر خمار عورت کو بغیر سر ڈہانکے نماز درست نہین ہے **عن**
عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقبل اللہ صلوۃ حائض الا بخمار **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نہین قبول کرتا نماز جوان عورت کی بغیر سربند کے **ف** کیونکہ سر عورت کا ستر ہے
ابوداؤد نے کہا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اونے حسن سے اس حدیث کو مرسلا روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** محمد ان
عائشۃ نزلت علی صفیۃ ام طلحۃ الطلحات فرأت بنات لہا فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل وفی حجرتی
جاریۃ فالقی لی حقوہ وقال شقیہ بشقتین فاعطی ہذہ نصفا والفتاۃ التی عند ام سلمۃ نصفا فانی لا اراہا
الا قد حاضت او لا اراہما الا قد حاضتا **ترجمہ** محمد سے روایت ہے حضرت عائشہ گئین صفیہ ام طلحہ پاس اونکی لڑکیون کو دیکھا
تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری حجرے مین تشریف لائے میرے پاس ایک لڑکی تھی آپ نے اپنی لنگی مجھے دی اور کہا اسی پھاڑ کر
دو ٹکڑے کر ایک ٹکڑا اس لڑکی کو دے اور دوسرا ٹکڑا اوس لڑکی کو دے جو ام سلمہ پاس ہے کیونکہ مین اوسکو یا ان دونون کو جوان سمجھتا ہون
**باب** السدل فی الصلوۃ سدل کی ممانعت **ف** خطابی نے کہا سدل یہ ہے کپڑے کو چھوڑ دے کہ وہ زمین تک لٹکتا رہے غرور
اور تکبر سے نہایہ مین ہے سدل اسکو کہتے ہین کپڑا اوپر سے اوڑہ کر چھوڑ دے جیسے چھوڑ دیا کرتے ہین بعضون نے کہا سر پر چادر اوڑہ
کر دونون کنارے اسکو لٹکنے دے بگل نہ مارے بعضون نے کہا سدل جسم مین یہی ہے کہ اوسکو اوڑہ لے اور ہاتھ آستینون کے اندر نہ کرے **عن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوۃ وان یغطی الرجل فاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منہ بند کر بیٹھنے سے **ف** جیسے عادت ہے عرب کی منہ پر ڈھاٹا باندہ لیا کرتے تھے ابن جریج نے کہا مین نے
عطا کو دیکھا سدل کرتے تھے نماز مین اور سدل کو مکروہ جانتے تھے کہ اصلی پر اور کپڑا نہو **باب** الصلوۃ فی شعر النساء عورتون کے کپڑے پر نماز پڑہنا **عن**
عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی فی شعرنا او لحفنا قال عبید اللہ شک ابی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اندر ولی کپڑون یا چادرون پر نماز نہین پڑھتے تھے **ف** یہہ حدیث کتاب الطہارت مین مع فائدہ گذر چکی **باب** الرجل یصلی عاقصا شعرہ کوئی شخص جوڑا باندہ کر نماز پڑہے تو کیسا ہی **عن** ابی رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر بحسن بن علی علیہما السلام وھو یصلی قائما وقد غرز ضفرہ فی قفاہ فحلھا ابو رافع فالتفت حسن الیہ مغضبا فقال ابو رافع اقبل علی صلوتک ولا تغضب فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک کفل الشیطان یعنی مغرز ضفرہ **ترجمہ** ابو رافع جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھی امام حسن علیہ السلام پر گزرے اور وہ کھڑے نماز مین انھون نے اپنی بالون کا جوڑا گردن کی پیچھی باندہ لیا تہا ابو رافع نے اوسکو کھول دیا امام حسن علیہ السلام نے اونکی طرف غصے سے دیکھا ابو رافع نے کہا نماز پڑہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ شیطان کی بیٹھک ہے **عن** کریب مولی ابن عباس ان عبد اللہ بن عباس رای عبد اللہ بن الحارث یصلی وراسہ معقوص من ورائہ فقام وراءہ فجعل یحلہ واقر لہ الاخر فلما انصرف اقبل الی ابن عباس فقال مالک وراسی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل ھذا مثل الذی یصلی وھو مکتوف **ترجمہ** کریب سے جو مولی مین عبد اللہ بن عباس کی روایت ہی کہ عبد اللہ بن عباس نے عبد اللہ بن الحارث کو نماز پڑہتے دیکھا اور اونکی سر مین پیچھے جوڑا بندہا تہا عبد اللہ بن عباس اونکے پیچھے کھڑے ہوکر جوڑا کھولنے لگے وہ چپ ہو رہے جب نماز سے فارغ ہوئے ابن عباس پاس آئے اور کہا تم نے میرا سر کیون چھوا انھون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتی تھی جو شخص بالونکا جوڑا باندہ کر نماز پڑہے اوسکی مثال ایسی ہی جیسی کسیکی ہاتھ پیچھے بندہی ہان اور وہ نماز پڑہے **باب** الصلوۃ فی النعل جوتی اوتار کر اور جوتون سمیت نماز پڑہنی کا بیان **عن** عبد اللہ بن السائب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یوم الفتح ووضع نعلیہ عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ بن السائب سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑہتی تھے مکہ جسدن فتح ہوا اور جوتی اونکی بائین طرف رکھے تھے **ف** اس حدیث کی مناسبت باب سے ظاہر ہی اور اوسکی بعد کے حدیث احسن شیٔ کے مناسبت سے بیان کی گئی یا اسلیے کہ یہہ روایت ضعیف ہی کیونکہ دوسری روایت مین جسکو چند لوگون نے عبد اللہ بن سائب سے روایت کیا جوتی اوتارنی کا ذکر نہین ہے **عن** عبد اللہ بن السائب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح بمکۃ فاستفتح سورۃ المومنین حتی اذا جاء ذکر موسی وھارون او ذکر موسی وعیسی ابن عباد یشک او اختلفوا علیہ اخذت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعلۃ فحذف فرکع وعبد اللہ بن السائب حاضر لذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن سائب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑہائی جسدن مکہ فتح ہوا تو شروع کیا آپ نے سورہ مومنون کو جب موسی اور ہارون کے قصے پر پہونچی یا عیسی کے راوی کو شک ہی یا اوس نے اختلاف سے سنا یعنی ابن عباد کے اس روایت مین تین شیخ ہین انہون نے اختلاف کیا ہوگا) تو آپ کو کہانسی آئی آپ نے قرات چھوڑ دی اور رکوع کیا عبد اللہ بن سائب اوس وقت موجود تھی **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ اذ خلع نعلیہ فوضعھما عن یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالھم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رایناک القیت نعلیک فالقینا نعالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

جبرئیل صلے اللہ علیہ وسلم اتانی فاخبرنی ان فیہما قذرا وقال اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ
قذرا اواذی فلیمسحہ ولیصل فیہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے
ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپنے اپنے جوتی اوتاری اور بائیں طرف رکھ لی جب لوگوں نے دیکھا انھوں نے بھی اپنی جوتی نکالڈالی ف
اس خیال سے کہ شاید جوتوں سمیت پڑھنا منع ہو گیا ف جب رسول اللہ صلعم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا تم اپنی جوتی کیوں اوتاری
انھوں نے کہا ہم نے دیکھا آپنے جوتے اوتارے تو ہم نے بھی اوتار ڈالی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اونہوں نے بیان
کیا کہ تمھاری جوتوں میں نجاست لگی ہے ف اسواسطے میں نے اوتار ڈالا اور نماز کا اعادہ نہ کیا کیونکہ نادانستہ اگر نجس کپڑے یا نجس جوتی
یا نجس جگہہ پر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جاویگی یہی قول قدیم ہے شافعی کا اور یہی مستفاد ہے اس حدیث سے ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو دیکھے اپنی جوتوں کو اگر ان میں نجاست پاوے تو زمین پر رگڑ دیوے پھر اونکو پہنکر نماز پڑھ لیوے
عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیہود فانہم لا یصلون فی نعالہم ولا خفافہم ترجمہ شداد
بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کرو یہودیوں کا وہ نماز نہیں پڑھتے اپنی جوتوں اور موزوں میں عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومتنعلا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے دیکھا میں نے رسول صلعم کو نماز پڑہتے ہوئے جوتا پہنکر اور ننگے پانوں

**باب المصلی اذا خلع نعلیہ این یضعہما**

نمازی اپنی جوتوں کو اگر اوتارے تو کہاں رکھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ
عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنی جوتی داہنے طرف نہ رکھے نہ بائیں طرف (اگر کوئی بائیں طرف نہ ہو تو بائیں طرف
رکھ لیوے) بلکہ جوتوں کو دونوں پانوں کے بیچ میں رکھے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم
فخلع نعلیہ فلا یؤذ بہما احدا لیجعلہما بین رجلیہ او لیصل فیہما ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے اور اپنے جوتے اوتارے تو کسی کو تکلیف نہ دے اون جوتوں کے سبب سے بلکہ اونکو اپنے دونوں پانوں کے
بیچ میں رکھ لیوے یا جوتا پہنے پہنے پڑھے

**باب الصلوۃ علی الخمرۃ** چھوٹے بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان

عن میمونۃ بنت الحارث قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا حذاءہ وانا حائض وربما اصابنی ثوبہ اذا سجد وکان یصلی علی
الخمرۃ ترجمہ میمونہ بنت حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں آپکے برابر ہوتی تھی حالت حیض میں کبھی آپکا
کپڑا مجھ سے لگجاتا جب آپ سجدہ کرتے اور آپ نماز پڑھتے چھوٹے بوریے پر

**باب الصلوۃ علی الحصیر** بوریے پر نماز پڑھنے کا بیان

عن انس بن مالک قال قال رجل من الانصار یا رسول اللہ انی رجل ضخم وکان ضخما لا استطیع ان اصلی معک وصنع لہ طعاما
ودعاہ الی بیتہ فصل حتی اراک کیف تصلی فاقتدی بک فنضحوا لہ طرف حصیر لہم فقام فصلی رکعتین قال فلان
بن الجارود لانس بن مالک اکان یصلی الضحی قال لم ارہ صلی الا یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے

کہا یا رسول اللہ میں موٹا آدمی ہوں مجھی اتنی طاقت نہیں کہ آپکے ساتھ نماز پڑہا کروں اوس نے آپکے واسطے کہانا تیار کیا اور اپنے گھر بلایا اور
کہا یا رسول اللہ یہاں آپ نماز پڑہیے تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے آپ کسطرح نماز پڑہتے ہیں میں آپکی پیروی کیا کروں پھر لوگوں نے ایک بوریے کا کنارہ
دہویا آپ نے کھڑے ہوکر اوسپر دو رکعتیں پڑہیں ابن الجارود نے انس سے کہا کیا آپ صلوۃ الضحی پڑہتے تھے انھوں نے کہا میں نے تو آپ کو سوا
اوس دن کے کبھی پڑہتے نہ دیکھا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام سلیم فتدرکہ الصلوۃ احیانا فیصلی
علی بساط لنا وھو حصیر تنضحہ بالماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے تھے ام سلیم کی کبھی نماز
کا وقت آجاتا تو ہمارا ایک فرش پر جو بوریے کا تہا نماز پڑہ لیتے ام سلیم اوسکو پانی سے دہو دیتیں عن المغیرة بن شعبة قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الحصیر والفروة المدبوغة ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر
اور چمڑے پر جو دباغت کیا ہوا ہوتا نماز پڑہ لیتے باب الرجل یسجد علی ثوبہ کپڑے پر سجدہ کرنیکا بیان عن انس بن مالک قال کنا
نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدة الحر فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجھہ من الارض بسط ثوبہ فسجد علیہ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے ہم نماز پڑہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں جب کوئی ہم میں سے سجدہ نہ کر سکتا زمین
(گرمی کی وجہ سے) تو اپنا کپڑا بچھا کر اوسپر سجدہ کرتا باب تسویة الصفوف صفیں برابر کرنیکا بیان عن جابر بن سمرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربھم قلنا وکیف تصف الملائکة عند ربھم قال
یتمون الصفوف المقدمة ویتراصون فی الصف ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم صفیں
نہیں باندہتے جیسے فرشتے صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس ہم لوگوں نے کہا فرشتے کیونکر صفیں باندہتے ہیں اپنے پروردگار کے پاس
آپ نے فرمایا پہلے پورا کرتے ہیں صف اول کو پھر اوسکے بعد والی کو پھر اوسکے بعد والی کو اسی طرح اور صف میں ایک دوسرے سے ملکر کھڑے
ہوتے ہیں عن النعمان بن بشیر یقول اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الناس بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ
لتقیمن صفوفکم او لیخالفن اللہ بین قلوبکم قال فرأیت الرجل یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ ورکبتہ برکبة صاحبہ
وکعبہ بکعبہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے لوگوں پر اور فرمایا تین بار برابر کرو اپنی صفوں
کو قسم خدا کی تم اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالی تمھارے دلوں میں پھوٹ ڈالیگا نعمان کہتے ہیں میں نے دیکھا ایک شخص دوسرے شخص کے
مونڈہے سے مونڈہا اور گہٹنے سے گہٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا ملا کر کھڑا ہوتا عن النعمان بن بشیر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یسوینا فی الصفوف کما یقوم القدح حتی اذا ظن ان قد اخذنا ذلک عنہ وفقھنا اقبل ذات یوم بوجھہ اذا رجل
منتبذ بصدرہ فقال لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ہمکو برابر کرتے تھے صفوں میں جیسے برابر کرتے ہیں تیر کی لکڑی کو جب آپکو معلوم ہو گیا کہ ہم سیکھ گئے یا سمجھ گئے ایکبار متوجہ ہوئے دیکھا تو
ایک شخص اپنا سینہ آگے نکالے ہوئے ہے آپ نے فرمایا تم برابر کرو اپنی صفوں کو نہیں تو اللہ پھوٹ ڈالدیگا تمھارے ارادوں میں ف
کیونکہ مخالفت ظاہری موجب ہے مخالفت باطنی کو اور ذریعہ ہے اوسکا۔ افسوس اس زمانے میں لوگوں نے صفوں کا اہتمام چھوڑ دیا اللہ تعالی

اوسکو عوض مین اونکا جتھا توڑ دیا عن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلل الصف من ناحیۃ الی ناحیۃ
یمسح صدورنا ومناکبنا ویقول لا تختلفوا فتختلف قلوبکم وکان یقول ان اللہ وملائکتہ یصلون علی الصفوف الاول
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف کی اندر آتی تھی ادہر اور اودہر سی اور ہماری سینون اور مونڈہون کو
برابر کرتی تھی اور فرماتی تھی آگی پیچھی مت ہو تمہاری دل بہی مختلف ہو جاوینگی اور فرماتی تھی اللہ جل جلالہ اپنی رحمت بہیجتا ہی اور فرشتی دعا کرتی
ہین پہلی صفون پر عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی یعنی صفوفنا اذا قمنا للصلوۃ فاذا استوینا
کبّر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتی تھی ہماری صفونکو جب ہم کھڑی ہوتی تھی نماز کیواسطی جب صفین
برابر ہو جاتی آپ تکبیر کہتی عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا
الخلل ولینوا بایدی اخوانکم لم یقل عیسی بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات للشیطان ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن
قطع صفا قطعہ اللہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قائم کرو صفون کو اور برابر کرو مونڈہون کو
اور بند کرو اون جگہونکو جو خالی رہ جاوین اور نرم ہو جاو اپنی بہائیون کی ہاتہون مین ف یعنی اگر کوئی تم کو ہاتھ سی آگی بڑہاوے
یا پیچھی ہٹاوی تو بڑہ جاو یا ہٹ جاو سختی نہ کرو ف اور شیطان کیواسطی صفون کی بیچمین جگہہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف کو ملا دیگا
اللہ بھی اوسکو ملا دیگا اپنی رحمت سے اور جو صف کو کاٹیگا اللہ بھی اپنی رحمت سے اوسکو کاٹ دیگا عن انس بن مالک عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل
من خلل الصف کانہا الحذف ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا خوب ملکر کھڑی ہو صفون مین
اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنون کو بھی برابر رکھو قسم اوس شخص کی جسکی قبضی مین میری جان ہی مین دیکھتا ہون شیطانکو
صف کی اندر جو جگہہ خالی ہوتی ہے وہان سی گھس آتا ہی گویا وہ بکری کا بچہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوۃ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برابر کرو اپنی صفونکو
کیونکہ صف کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے ف یعنی صف برابر کرنا فضول نہ سمجہو بلکہ جیسی نماز کا اہتمام کرتی ہو ایسی ہی اسکا بھی
اہتمام کرو افسوس ہے کہ حرمین مین اب قبل تحریمہ تکبیر کے مکبر یہ حدیث پڑہ دیتا ہی مگر اسکی موافق تعمیل نہین ہوتی نہ لوگ صف برابر
کرنے کے لیے مقرر مین بارہا حرمین مین دیکھا گیا ہے کہ پہلی صفون مین جگہہ باقی ہے اور لوگ پچھلی صفون مین کھڑی ہین اور صفین
بھی ٹیڑہی سیدہی آگی پیچھی بیچ مین جا بجا فرجہ کوئی نہین پوچھتا نہ اسکا اہتمام کرتا ہی عن محمد بن مسلم بن السائب صاحب المقصورۃ
قال صلیت الی جنب انس بن مالک فقال ہل تدری لم صنع ہذا العود فقلت لا واللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یضع یدہ علیہ فیقول استووا واعدلوا صفوفکم ترجمہ محمد بن مسلم بن سائب سے روایت ہی مین نی نماز پڑہی انس بن مالک کی پہلو مین
انہون نی کہا تجھی معلوم ہے یہ لکڑی کیون رکھی ہی مین نے کہا نہین انہون نی کہا قسم ہے اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس لکڑی پر رکھتی تھے اور
فرماتی تھی برابر ہو جاو اور سیدہا کرو صفونکو۔ دوسری روایت مین ہی ان رسول اللہ صلعم کان اذا قام الی الصلوۃ اخذہ بیمینہ

ثم التفت فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ثم اخذه بیساره فقال اعتدلوا سووا صفوفکم ترجمہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے اس لکڑی کو داہنے ہاتھ میں لیکر متوجہ ہوتے اور فرماتے سیدھے ہو جاؤ برابر کرو صفوں کو پھر بائیں ہاتھ
میں لیکر یہی فرماتے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص
فلیکن فی الصف المؤخر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی اول صف کو پورا کرو پھر اگر کچھ نقص رہے
تو دوسری صف میں رہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جنکے مونڈھے نرم ہیں نماز میں ف
یعنی کوئی بڑھاتا ہے تو بڑھ جاتے ہیں ہٹاتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ادھر ادھر نہیں دیکھتے قبلے کی طرف دیکھا کرتے
ہیں یا دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتے باب الصفوف بین السواری ستونوں کے بیچ میں صف کرنے کا بیان عن
عبد الحمید بن محمود قال صلیت مع انس بن مالک یوم الجمعة فدفعنا الی السواری فتقدمنا وتاخرنا فقال انس کنا
نتقی هذا علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الحمید بن محمود سے روایت ہے ہم نے انس بن مالک کے ساتھ جمعہ پڑھا
ہجوم کے سبب سے ہم ستونوں کے بیچ میں ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہو گئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سے بچتے تھے
باب من یستحب ان یلی الامام فی الصف وکراهیة التاخر امام کے قریب رہنا مستحب ہے عن ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ترجمہ
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے قریب رہیں وہ لوگ جو بالغ ہیں عقلمند پھر جو ان سے قریب ہیں پھر جو ان سے
قریب ہیں عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله وزاد ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم وایاکم وهیشات
الاسواق ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف نکرو یعنی آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں بھی
اختلاف ہو جاویگا اور بچو تم بازار کی طرح شور مچانے سے یعنی مسجدوں میں غل مت کرو آہستہ سے اگر ضرورت ہو تو بات کرو عن
عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملائکته یصلون علی میامن الصفوف ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ اپنی رحمت اتارتا ہے صف کے داہنے جانب میں اور فرشتے بھی دعا کرتے ہیں
ف حتی المقدور صف اول میں شریک ہو پھر اگر صف اول میں اپنا جانب ملجاوے تو نور علی نور ہے باب مقام
الصبیان من الصف لڑکے کہاں پر کھڑے ہوں عن ابی مالک الاشعری الا احدثکم بصلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فاقام الصلوة وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلی بهم فذکر صلاته ثم قال هکذا صلاة قال عبد
الاعلی لا احسبه الا قال صلاة امتی ترجمہ ابو مالک اشعری نے کہا میں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتا دوں آپ
کھڑے ہوئے نماز کو پہلے مردوں کی صف باندھی پھر لڑکوں کی بعد اسکے آپ نے نماز پڑھی پھر فرمایا میری امت کی نماز یہی ہے باب
صف النساء والتاخر عن الصف الاول عورتوں کی صفوں کا بیان اور صف اول میں شریک ہونے کا بیان عن ابی هریرة قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلے صف ہے (کیونکہ وہ زیادہ دور ہے عورتوں سے) اور بری
پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے عورتوں سے) اور عورتوں کی صفوں میں بری پہلے صف ہے (کیونکہ وہ نزدیک ہے مردوں سے)
اور اچھی پچھلی صف ہے (کیونکہ وہ دور ہے مردوں سے) عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال قوم
یتأخرون عن الصف الاول حتی یؤخرهم الله فی النار ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہمیشہ لوگ صف اول سے پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی انکو جہنم میں سب سے پیچھے کریگا ف وہاں عذاب کی شدت زیادہ ہوگی
بہ نسبت آگے کے اس حدیث سے صف اول میں شریک ہونے کی بڑی تاکید نکلی عن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
رای فی اصحابه تأخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم ولا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله
عز وجل ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحاب کو دیکھا صف اول سے پیچھے ہٹتے ہوئے فرمایا آگے
آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کرینگے اللہ تعالی بھی انکو پیچھے ڈالدیگا

**باب مقام الامام من الصف** امام کس مقام پر کھڑا ہو صف کے آگے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم وسطوا الامام وسدوا الخلل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ میں کھڑا کرو امام کو اور بند کرو خالی جگہوں
کو

**باب الرجل یصلی خلف الصف وحده** جو شخص صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز پڑھے اوسکی نماز درست نہیں ہوتی عن وابصة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای رجلا یصلی خلف الصف وحده فأمره ان یعید قال سلیمان الصلوة ترجمہ وابصہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلی نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اوسکو نماز دوہرانے کا حکم کیا ف کیونکہ جو شخص صف میں ہو سکے
اور شریک نہو اور پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر پڑھے اوسکی نماز درست نہوگی امام احمد رح کا یہی قول ہے اور ائمہ باقیہ کہتے ہیں درست ہو جاوے گی
مگر مکروہ ہے

**باب الرجل یرکع دون الصف** امام کو رکوع میں دیکھکر جلدی کے مارے صف سے پیچھے رکوع کرے عن
ابی بکرة انه دخل المسجد ونبی الله صلعم راکع قال فرکعت دون الصف فقال النبی صلی الله علیه وسلم زادک الله حرصا
ولا تعد ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے وہ مسجد میں گئے دیکھا تو آنحضرت رکوع میں ہیں انہوں نے صف کے پیچھے ہی سجدہ کرلیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے (نیکی کی) پھر ایسا نہ کرنا عن الحسن ان ابابکرة جاء ورسول الله صلی الله علیه
وسلم راکع فرکع دون الصف ثم مشی الی الصف فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم صلوته قال ایکم الذی رکع دون الصف ثم مشی
الی الصف فقال ابوبکرة انا فقال النبی صلی الله علیه وسلم زادک الله حرصا ولا تعد ترجمہ حسن سے روایت ہے ابوبکرہ آئے رسول اللہ
رکوع میں تھے انہوں نے صف کے پیچھے رکوع کرلیا پھر صف میں ملنے کے لیے چلے جب آپ نماز پڑھ چکے پوچھا کس نے تم میں سے رکوع کیا تھا صف کے پیچھے پھر
آیا صف میں ابوبکرہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا اللہ تجھکو اس سے زیادہ حرص دے پھر ایسا نہ کرنا ف بعضوں نے لا تعد کے معنی بھی کیے ہیں
اب مت دوڑنا جیسے دوڑے کیا ہے اب ونیز پیچھے نماز میں آنے کے واسطے کہ پھر اوسکی ضرورت نہ ہو مگر صحیح وہی معنی ہیں جو ہم نے کہے یعنی پھر ایسا نہ کرنا

کہ صف کے پیچھے سے رکوع کر لی بلکہ جبتک صفین شریک نہو جاوین کھڑا رہے **باب ما جاء في سترة المصلي** سترہ کا بیان **عن** طلحة بن عبيد الله

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جعلت بين يديك مثل مؤخرة الرحل فلا يضرك من مر بين يديك **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے سامنے رکھ لی پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر تجھے سامنے سے جانیوالا کسی کا نقصان نہ پہنچاوے گا
**ف** یعنی تیری نماز نہ توڑیگا اگرچہ سامنے سے جانیوالا گدہا یا کتا یا عورت ہو۔ امام احمد کے نزدیک عورت اور گدہے کے سامنے سے گذرنے سے
نماز مشکوک ہو جاتی ہے اور کالی کتی کے سامنے جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک عورت اور گدہے اور کتے تینوں کے سامنے جانے سے
نماز فاسد ہو جاتی ہے مگر جمہور علما کے نزدیک کسی شے کے سامنے جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے پر سامنے جانیوالا اگر آدمی ہو تو گنہگار ہوتا ہے
سترہ کہڑا کرنے سے یہہ سبب ہے ایمان موقوف ہو جاتی ہیں نماز پڑہنیوالی کے نماز نہیں ٹوٹتے اور سامنے جانیوالا جو سترہ کے پار جاوے
گنہگار نہیں ہوتا **عن** عطاء قال آخرة الرحل ذراع فما فوقه **ترجمہ** عطا نے کہا پالان کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ کی ہوتی ہے یا اس سے کچھ زیادہ

**عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج يوم العيد امر بالحربة فتوضع بين يديه فيصلي اليها والناس
وراءه وكان يفعل ذلك في السفر فمن ثم اتخذها الامراء **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کے
روز نکلتے حکم کرتے برچھا لانے کا وہ سامنے کھڑا کیا جاتا آپ اوسکی طرف نماز پڑہتے اور لوگ آپکے پیچھے ہوتے لیکن آپ یہہ سفر میں کرتے تے حاکموں
نے اسی وجہہ سے برچھا ساتھ رکھنا اختیار کیا ہے **ف** اور نماز کو چھوڑ دیا گیا خوب جو چیز اصل تھی وہ بہول گئے اور جو تبع تھی اوسکو ضرور سمجھ لیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے سامنے اگر سترہ ہو تو کافی ہے مقتدیون کیواسطے بھی **عن** ابي جحيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم
بالبطحاء وبين يديه عنزة الظهر ركعتين والعصر ركعتين يمر خلف العنزة المرأة والحمار **ترجمہ** ابی جحیفہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی بطحا میں اور آپ کے سامنے ایک برچھی تھی ظہر کی دو رکعتین اور عصر کے دو رکعتین برچھی کے اوس پار عورتین جاتی
تھین اور گدہے جاتے تھے **باب الخط اذا لم يجد عصا** جب لکڑی نہ ہو تو ایک لکیر کر لی زمین پر **عن** ابي هريرة ان رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا فان لم يجد فلينصب عصا فان لم يكن معه عصا
فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑہے
تو اپنے منہہ کے سامنے کوئی چیز رکھ لیوے اگر کچھ نہ پاوے تو ایک لکڑی کہڑی کر لے اگر لکڑی بھی نہو تو ایک لکیر کہینچ لیوے پھر جو چیز سامنے
سے جاوے گی اوسکو نقصان نہ پہونچاویگی **ف** یہہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے اس پر بھی بعض علما کا عمل اسی پر ہے اور بعضون کے
نزدیک لکیر کہینچنا کافی نہیں ہے لکیر کی کیفیت یہہ ہے مصلے یا یہہ مصلے یا یہہ مصلے کہا سفیان نے ہم نے کوئی دلیل ایسی
پائی جس سے اس حدیث کو مضبوط کرین اور یہہ حدیث نہیں مروی ہے مگر اسی اسناد سے **عن** سفيان بن عيينة قال رأيت شريكا صلى بنا
في جنازة العصر فوضع قلنسوته بين يديه يعني في فريضة حضرت **ترجمہ** سفیان بن عیینہ سے روایت ہے میں نے شریک کو دیکھا
انہون نے ہمارے ساتھ ایک جنازے میں عصر کے نماز پڑہی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھ لی **باب الصلوة الى الراحلة** اونٹ کیطرف نماز پڑہنے کا
بیان **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الى بعيره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ

کیطرف نماز پڑھتے ہیں **باب** اذا صلی الی ساریة او نحوها این یجعلها منه سترہ کو کس چیز کے مقابل کرے عن المقداد بن
الاسود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الایمن او الایسر ولا یصمد
له صمدا ترجمہ مقداد بن اسود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے لکڑی یا ستون یا درخت کیطرف تو اوسکو اپنے داہنے
ابرو یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اوسکو اپنی دونو آنکھوں کے بیچ میں نکرتے ف تاکہ بت پرستوں کی مشابہت نہو۔ اسناد اس حدیث
کی ضعیف ہے **باب** الصلوة الی المتحدثین والنیام جو شخص باتیں کرتا ہو یا سو رہا ہو اوسکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے عن عبد اللہ
بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصلوا خلف النائم ولا المتحدث ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مت نماز پڑھو اوس شخص کے پیچھے جو سو رہا ہو یا باتیں کر رہا ہو **باب** الدنو من السترة سترہ سے نزدیک کھڑے
ہونیکا بیان عن سهل بن ابی حثمة یبلغ به النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم الی سترة فلیدن منها لا یقطع الشیطان
علیه صلاته ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سترہ کی آڑ میں نماز پڑھے
تو سترہ سے نزدیک ہو جاوے تاکہ شیطان اوسکی نماز نہ توڑے ف کیونکہ اگر سترہ سے دور کھڑا ہوگا تو کتا یا عورت یا گدہا اوسکے
اندر ہو کر جاویگا عن سهل قال کان بین مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین القبلة ممر عنز ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قبلے سے اتنا نزدیک کھڑے ہوتے کہ ایک بکری کی جگہ رہتی **باب** ما یؤمر المصلی ان یدرأ عن الممر بین یدیه اگر کوئی
نمازی کے سامنے سے جانے لگے تو اوسکو روکے عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان احدکم
یصلی فلا یدع احدا یمر بین یدیه ولیدرأه ما استطاع فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہو تو کسی کو اپنے سامنے سے جانے نہ دے اور جہاں تک ہو سکے اوسکو روکے
اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے ف یعنی شیطان کا سا کام کرتا ہے کہ سے بھی نہیں مانتا اوسکو مارنا بھی جائز ہے عن
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم فلیصل الی سترة ولیدن منها ثم ساق معناه
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سترہ کی آڑ میں پڑھے اور اوس سے نزدیک
کھڑا ہو پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری عن ابی عبید حاجب سلیمان قال رأیت عطاء بن یزید اللیثی قائما یصلی
فذهبت امر بین یدیه فردنی ثم قال حدثنی ابو سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استطاع
منکم ان لا یحول بینه وبین قبلته احد فلیفعل ترجمہ حاجب بن سلیمان سے روایت ہے میں نے عطاء بن یزید لیثی کو کھڑے
ہوئے نماز پڑھتے دیکھا میں انکے سامنے سے جانے لگا انہوں نے مجھے پھیر دیا پھر کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو سعید خدری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے یہ کر سکے کہ کسی شخص کو اپنے اور قبلے کے بیچ میں سے نہ جانے دے تو وہ کرے عن ابی صالح قال دخل
ابو سعید علی مروان فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا صلی احدکم الی شیء یستره من الناس فاراد
احد ان یجتاز بین یدیه فلیدفع فی نحره فان ابی فلیقاتله فانما هو شیطان ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے ابو سعید مروان

پاس گئے اور کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص تم میں سے سترہ کی آڑ میں نماز پڑھتا ہے پھر کوئی شخص
اوسکے سامنے سے گذرنا چاہے تو اوسکے سینے پر مارے اگر وہ انکار کرے تو اوس سے لڑے وہ شیطان ہے **ف** ان سب سے یہ مراد ہے کہ اوسکو تنبیہ کرے سختی سے یعنی ہاتھ سے
روکے لیکن بعد نماز کے اور اشارے سے منع کرے **باب ما ینہی عنه من المرور بین یدی المصلی** نمازی کے سامنے سے جانیکی ممانعت **عن** بسر

بن سعید ان زید بن خالد الجهنی ارسله الی ابی جهیم یسأله ماذا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المار بین یدی
المصلی فقال ابو جهیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیه لكان ان یقف اربعین خیر له من ان
یمر بین یدیه قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شهرا او سنة **ترجمہ** بسر بن سعید کو زید بن خالد جہنی نے ابو الجہیم پاس بھیجا کہ پوچھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے اوس شخص کے حق میں جو نمازی کے سامنے سے گزرے ابو جہیم نے کہا آپنے فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے
والا جانے جو اوسپر عذاب ہوگا تو اوسکو چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہو سامنے سے چلے جانے سے ابو النضر نے کہا مجھے یاد نہیں انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینے
یا چالیس برس **باب ما یقطع الصلوة** کس چیز کے سامنے جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلعم یقطع صلاة

الرجل اذا لم یکن بین یدیه قید آخرة الرحل الحمار والكلب الاسود والمرأة فقلت ما بال الاسود من الاحمر من الاصفر من الابیض
فقال یا ابن اخی سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كما سألتنی فقال الكلب الاسود شیطان **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اوسکے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی برابر نہ ہو اور گدھا یا کتا یا عورت سامنے سے گذر جاوے میں نے کہا کالے کی کیا
خصوصیت ہے سرخ ہو یا زرد ہو یا سفید ہو تو کیسا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے بھائی کے تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو میں نے رسول اللہ سے پوچھی تھی آپنے
فرمایا کالا کتا شیطان ہے **عن** ابن عباس رفعه شعبة قال یقطع الصلوة المرأة الحائض والكلب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹوٹ جاتی ہے جب سامنے سے حائض عورت یا کتا نکل جاوے **ف** اس حدیث کو شعبہ نے اور ہشام اور ہمام نے موقوفا روایت کیا ہے اور شعبہ نے

مرفوعا **عن** ابن عباس قال احسبه عن رسول اللہ صلعم قال اذا صلی احدكم الی غیر سترة فانه یقطع صلوته الكلب والحمار والخنزیر
والیهودی والمجوسی والمرأة ویجزئ عنه اذا مروا بین یدیه علی قذفة بحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عکرمہ نے کہا میں سمجھتا
ہوں رسول اللہ نے فرمایا ہوگا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھتا ہے بغیر سترہ کے تو اوسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے کتے اور گدھے اور سور اور یہودی اور پارسی اور عورت کے
سامنے نکل جانے سے البتہ اگر یہ چیزیں ایک ڈھیلے کی مار سے پرے ہوکر نکلیں تو نماز ہو جاویگی **عن** یزید بن نمران قال رأیت رجلا بتبوك مقعدا فقال

مررت بین یدی النبی صلعم وانا علی حمار وهو یصلی فقال اللهم اقطع اثره فما مشیت علیها بعد **ترجمہ** یزید بن نمران سے روایت ہے
میں نے ایک شخص کو تبوک میں دیکھا جو لنجا تھا اوس نے کہا رسول اللہ صلعم نماز پڑھ رہے تھے میں گدھے پر سوار ہوکر آپکے سامنے سے گزرا آپنے فرمایا اللہ کاٹ
دے پاؤں اوسکا پھر میں اوس سے چل نہ سکا دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کاٹ دیا اوس نے ہماری نماز کو کاٹ دے اللہ قدم اوسکا **عن** غزوان انه

نزل بتبوك وهو حاج فاذا هو برجل مقعد فسأله عن امره فقال سأحدثك حدیثا فلا تحدث به ما سمعت انی حی ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بتبوك الی نخلة فقال هذه قبلتنا ثم صلی الیها فاقبلت وانا غلام اسعی حتی مررت بینه
وبینها فقال قطع صلوتنا قطع اللہ اثره فما قمت علیها الی یومی هذا **ترجمہ** غزوان سے روایت ہے وہ اوترے تبوک میں حج کے

ارادی سے انہون نے ایک لنجا آدمی دیکہا اوس سے حال پوچہا وہ بولا مین تم سے ایک بات کہتا ہون بشرطیکہ جبتک مین زندہ رہون تم اوسکو کسی سے بیان نہ کرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک مین اوترے تھے ایک درخت کی آڑ مین پہر آپنے فرمایا یہہ ہمارا قبلہ ہے پہر نماز شروع کی اوسطرف مین آیا دوڑتا ہوا اور جا [illegible]
لڑکا تہا یہانتک کہ آنحضرت اور درخت کے بیچ مین سے ہوکر گزرا آپنے فرمایا توڑدی اس نے نماز ہماری کاٹ دے اللہ نشان اسکا اوس روز سے مین کہڑا نہ
ہوسکا لنجا ہوگیا) **باب** سترة الامام سترة من خلفه امام کا سترہ مقتدیونکو بھی کفایت کرتا ہے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال
هبطنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثنية اذاخر فحضرت الصلوة يعني فصلى الى جدار فاتخذه قبلة ونحن خلفه فجاءت بهيمة
تمر بين يديه فما زال يدارئها حتى لصق بطنه بالجدار ومرت من ورائه او كما قال مسدد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ اوترے اذاخر کی گہاٹی سے (ایک مقام ہے مکے مدینے کے درمیان) نماز کا وقت آگیا آپنے ایک دیوار کیطرف نماز پڑہی
اور ہم آپکے پیچھے کھڑے ہوئے ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانیکو آپ اوسکو روکتے رہے یہانتک کہ آپنے اپنا پیٹ دیوار سے لگادیا تاکہ وہ سامنے سے نہ جا سکے آخر وہ آپ
کے پیچھے سے چلا گیا **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي فذهب جدي يمر بين يديه فجعل يتقيه **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تھے ایک بکری کا بچہ سامنے سے جانے لگا آپ اوسکو روکتے رہے **باب** من قال المرأة لا تقطع
الصلوة عورت کے سامنے جانے سے نماز نہ ٹوٹنے کا بیان **عن** عائشة قالت كنت بين النبي صلعم وبين القبلة قال شعبة احسبها
قالت وانا حائض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین بیچ میان مین رسول اللہ اور قبلے کے تہی شعبہ نے کہا مین سمجہتا ہون انہون نے یہہ بھی کہا
اور مین اوس وقت حائضہ تہی۔ کہا ابو داود نے اور بہت لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا اوس مین یہہ نہین ہے مین حائضہ تہی **عن** عائشة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم كان يصلي صلاته من الليل وهي معترضة بينه وبين القبلة راقدة على الفراش الذي يرقد عليه حتى اذا اراد
ان يوتر ايقظها فاوترت **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑہا کرتے اور وہ آپکے اور قبلے کے بیچ
مین لیٹی رہتین اوسی بچہونے پر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے جب آپ وتر پڑہنا چاہتے تھے تو اونکو جگادیتے وہ بھی وتر پڑہ لیتین **عن**
عائشة قالت بئسما عدلتمونا بالحمار والكلب لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي وانا معترضة بين يديه فاذا اراد
ان يسجد غمز رجلي فضممتها الي ثم يسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا برا کیا تم نے برابر کردیا ہمکو گدہے اور کتے کے (تم نے یہہ کہا کہ عورت اور
گدہے اور کتے کے سامنے نکلجانے سے نماز جاتی رہتی ہے) مین نے رسول اللہ کو دیکہا نماز پڑہتے تہے آپ اور مین آپکے سامنے لیٹی تہی جب آپ سجدہ کرنے
لگتے میرے پانون دبا دیتے مین پانون ہٹا لیتی آپ سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت اكون نائمة ورجلاي بين يدي رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو يصلي من الليل فاذا اراد ان يسجد ضرب رجلي فقبضتهما فسجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی رہتی تہی اور پانو
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتے اور آپ رات کو نماز پڑہا کرتے جب آپ سجدہ کرنا چاہتے تو میرے پانون کو مار دیتے تہے مین انکو سمیٹ لیتی آپ
سجدہ کرتے **عن** عائشة انها قالت كنت انام وانا معترضة في قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم فيصلي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا
امامه اذا اراد ان يوتر زاد عثمان غمزني ثم اتفقا فقال تنحي **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین سوتی تہی سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبلے کیطرف آپ نماز پڑہا کرتے اور مین آپکے آگے ہوتی جب آپ وتر پڑہنے لگتے فرماتے سرکجا **باب** من قال الحمار لا يقطع الصلوة گدہے کے سامنے جانے سے

# فہرست ابواب پارہ چہارم سنن ابوداود

تم الفہرس الجزء الرابع
بعون اللہ تعالیٰ

# الجزء الخامس
## پارہ پانچواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب استفتاح الصلوٰة نماز شروع کرنیکا بیان باب رفع الیدین دونو ہاتھہ اوٹھانے کا بیان ف احادیث صحیحہ
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھہ اوٹھانا کئی مقاموں پر ثابت ہے پہلے تکبیر تحریمہ کیوقت دوسرے رکوع کرتے وقت تیسرے رکوع سے
کھڑے ہوتے وقت چوتھے تیسری رکعت کو ہاتھہ باندہنے سے پہلے اور جو روایتیں اسکے خلاف میں آئی ہیں وہ ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ اون روایات سے
رفع یدین کا نہ کرنا بعض اوقات میں ثابت ہوتا ہے یہ نہیں نکلتا کہ رفع یدین درست نہیں ہے یا کبھی نکرنا چاہیے البتہ یہ روایات اوس وقت ہمارے
خلاف ہوتیں جب ہم رفع یدین کو واجب یا فرض جانتے ہم تو اوسکو مستحب کہتے ہیں پھر استحباب کا ثبوت صاف عیاں ہے جب احادیث صحیحہ سے
کرنا اوس کا رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور تابعین سے بخوبی ثابت ہے عن ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح
الصلوٰة رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ واذا اراد ان یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع وقال سفیان مرة واذا رفع
راسہ واکثر ما کان یقول وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع ولا یرفع بین السجدتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز شروع کرتے دونو ہاتھہ اوٹھاتے مونڈہوں تک اسی طرح جب رکوع کرتے اور جب اوٹھاتے رکوع
اور نہیں ہاتھہ اوٹھاتے تھے دونو سجدوں کے بیچ میں عن عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰة
رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر وہما کذلک فیرکع ثم اذا اراد ان یرفع صلبہ رفعہما حتی تکونا حذو منکبیہ
ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یرفع یدیہ فی السجود ویرفعہما فی کل تکبیرة یکبرہا قبل الرکوع حتی تنقضی صلاتہ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھہ اوٹھاتے مونڈہوں تک پھر تکبیر
کہتے اور ہاتھہ ویسے ہی رہتے پھر رکوع کرتے پھر جب سر اوٹھاتے رکوع سے ہاتھوں کو اوٹھاتے مونڈہوں تک پھر فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اور
نہیں ہاتھہ اوٹھاتے تھے دونوں سجدوں میں بلکہ اوٹھاتے تھے ہر رکعت میں جب تکبیر کہتے رکوع کرنیکو لیے یہانتک کہ پوری ہو جاتی نماز آپکی
عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا کبر رفع یدیہ قال ثم التحف ثم اخذ شمالہ
بیمینہ وادخل یدیہ فی ثوبہ قال فاذا اراد ان یرکع اخرج یدیہ ثم رفعہما واذا اراد ان یرفع راسہ من الرکوع رفع
یدیہ ثم سجد ووضع وجہہ بین کفیہ واذا رفع راسہ من السجود ایضا رفع یدیہ حتی فرغ من صلاتہ قال محمد
فذکرت ذلک للحسن بن ابی الحسن فقال ہی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ من فعلہ وترکہ من ترکہ ترجمہ وائل
بن حجر سے روایت ہے میں نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپنے جب تکبیر کہی دونوں ہاتھہ اوٹھائے پھر دونوں ہاتھہ اندر کر لیے کپڑے
کے ف یعنی ہاتھہ اوٹھاتے وقت دونو ہاتھوں کو باہر نکالا کپڑے سے پھر باندہتے وقت اندر کر لیے سردی کے سبب سے ف پھر داہنے
ہاتھہ سے بائیں ہاتھہ کو پکڑا اور دونوں ہاتھہ کپڑے کے اندر کر لیے جب رکوع کرنا چاہا تو دونوں ہاتھہ باہر نکال کر اونکو اوٹھایا اسی طرح جب رکوع سے

سر اوٹھاتی انگو دونون ہاتھون کو اوٹھایا پھر سجدہ کیا اور اپنی پیشانی کو دونون ہتھیلیون کے بیچمین کہا اور جب سجدہ سی سر اوٹھایا دونو
ہاتھون کو اوٹھایا ف صحیح روایت مین سجدون کے بیچ مین ہاتھ اوٹھانا نہین ہی اکثر علما کے نزدیک منسوخ ہی ف محمد نے کہا ہے
حسن بن ابی الحسن سے کہا انہون نے کہا یہ نماز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنیوالون نے ایسا ہی کیا اور چھوڑنیوالون نے چھوڑ دیا ف
وائل بن حجر انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیہ مع التکبیر ترجمہ وائل بن حجر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ
اٹھاتے دیکھا تکبیر کے وقت عن وائل بن حجر انہ ابصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قام الی الصلوة رفع یدیہ حتی کانتا بحیال منکبیہ
وحاذی بابہامیہ اذنیہ ثم کبر ترجمہ وائل ابن حجر سے روایت ہی انہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نماز کے لیے کھڑے ہو
دونو ہاتھ اپنے اٹھائے مونڈھون تک اور انگوٹھے کانون کے برابر کیے پھر تکبیر کہی عن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الی صلوة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستقبل القبلة فکبر فرفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم اخذ
شمالہ بیمینہ فلما اراد ان یرکع رفعہما مثل ذلک ثم وضع یدیہ علی رکبتیہ فلما رفع راسہ من الرکوع رفعہما مثل
ذلک فلما سجد وضع راسہ بذلک المنزل من بین یدیہ ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری
وحد مرفقہ الایمن علی فخذہ الیمنی وقبض ثنتین وحلق حلقة ورایتہ یقول ہکذا وحلق بشر الابہام والوسطی واشار
بالسبابة ترجمہ وائل ابن حجر سے روایت ہی کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو قصدا دیکھا آپ کیونکر پڑھتے ہین تو پہلے آپ
کھڑے ہوے اور قبلہ کیطرف مونھ کیا اور اللہ اکبر کہا دونو ہاتھ اوٹھائے کانون تک پھر بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھ سے پکڑا جب رکوع کا قصد کیا
اسی طرح دونو ہاتھون کو اوٹھایا جب سجدہ کیا تو اپنے سر کو دونو ہاتھون کے بیچ مین کیا پھر بیٹھے تو بائین پیر کو بچھایا اور بایان ہاتھ اپنی بائین ران پر رکھا
اور داہنی ہاتھ کی کہنی داہنی ران سے جدا رکھی اور دو انگلیون کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنا لیا (بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور دیکھا انکو
نے انکو اسطرح کہتے تھی اور بشر نے بتایا انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ کیا اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا - دوسرے روایت مین اتنا زیادہ ہی
ثم وضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری والرسغ والساعد وقال فیہ ثم جئت بعد ذلک فی زمان فیہ برد شدید فرایت
الناس علیہم جل الثیاب تحرک ایدیہم تحت الثیاب ترجمہ پھر داہنا ہاتھ بائین کف پر رکھا بائین پہونچے پر بائین بانہہ پر اسی روایت
مین یہ بھی ہی پھر مین آیا سخت جاڑے مین تو مین نے لوگون کو دیکھا بہت کپڑے پہنے ہوئے اور سکے اندر انکے ہاتھ ملتے تھے رفع یدین کیوقت
عن وائل بن حجر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین افتتح الصلوة رفع یدیہ حیال اذنیہ قال ثم اتیتہم فرایتہم
یرفعون ایدیہم الی صدورہم فی افتتاح الصلوة وعلیہم برانس واکسیة ترجمہ وائل ابن حجر سے روایت ہی مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے جب نماز شروع کی دونو ہاتھ اٹھائے کانون تک وائل نے کہا پھر جو مین آیا تو مین نے لوگون کو دیکھا اپنے ہاتھ
اٹھاتے تھے سینے تک نماز کے شروع کرنیکے وقت اور وہ جبے اور کمل اوڑھے تھے

**باب افتتاح الصلوة** نماز کے شروع کرنیکا بیان

عن وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشتاء فرایت اصحابہ یرفعون ایدیہم فی ثیابہم فی الصلوة ترجمہ وائل ابن
حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاڑے مین آیا مین نے دیکھا آپ کے اصحاب کو ہاتھ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کپڑون کی اندر ف سردی

کی وجہ سی باہر نہ نکالتی تہے کیونکہ ہاتہون کا باہر نکالنا واجب نہین ہی مستحب ہے **عن** ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فلم فواللہ ما کنت باکثرنا لہ تبعۃ ولا اقدمنا لہ صحبۃ قال بلی قالوا فاعرض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلٰوۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یکبر حتی یقر کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم یقرأ ثم یکبر فیرفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل فلا یصب راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یہوی الی الارض فیجافی یدیہ عن جنبیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ویسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلٰوۃ ثم یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر قالوا صدقت ہکذا کان یصلی صلی اللہ علیہ وسلم

**ترجمہ** ابی حمید ساعدی سی روایت ہی وہ دس صحابیون مین بیٹھی ہوئے تھے اون مین ابو قتادہ بھی تہے ابو حمید نے کہا مین تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہون اون لوگون نے کہا کیونکر قسم خدا کی تم ہم سی زیادہ پیروی نہین کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ہم سے پہلے آپ کی صحبت مین گئی تہی ابو حمید نے کہا ہان یہ ٹہیک ہے **ف** مگر یہ ضرور نہین کہ تم مجہہ سی زیادہ صحبت رکہتی تھی تو نماز کو مجہہ سے زیادہ جانتی ہو اسلیے ہو سکتا ہے مین نے خوب غور کیا ہو اور اچھی طرح یاد رکھا ہو اور تم کو اسکا خیال نہ رہا ہو **ف** اون لوگون نے کہا اچھا بیان کرو ابو حمید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کھڑی ہوتی دونو ہاتھ اٹھاتی اپنی مونڈھون تک پھر تکبیر کہتی جب ہر ایک ہڈی اپنی مقام پر آ جاتی اعتدال سے تو آپ قراءت شروع کرتی پھر تکبیر کہتی اور دونو ہاتھ اٹھاتی مونڈھون تک پھر رکوع کرتی اور دونو ہتھیلیان اپنی اپنی گھٹنون پر رکھتی اور پیٹھ سیدھی کرتی (اور سر کو پیٹھ کی برابر کرتی) نہ جھکا ہوا نہ اونچا رکھتی پھر سر اٹھاتے اور فرماتی سمع اللہ لمن حمدہ پھر دونو ہاتھ اٹھاتے اپنی مونڈھون تک سیدھی کھڑی ہو کر پھر اللہ اکبر کہتی اور زمین کیطرف جھکتی تو دونو ہاتھون کو اپنی پہلوؤن سی جدا رکھتی پھر اٹھاتے اپنا سر سجدہ سی اور بائین پاؤن کو بچھا کر اوس پر بیٹھتی اور سجدہ کیوقت اپنی انگلیون کو کھلا رکھتی پھر دوسرا سجدہ کرتی اللہ اکبر کہہ کی پھر سر اٹھاتی سجدہ سی اور بائین پیر کو بچھا کر اوس پر بیٹھتی اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے آ جاتی (بعد اوسکی کھڑی ہوتے) اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کرتے پھر جب دو رکعتون سی فارغ ہو کر کھڑی ہوتی اللہ اکبر کہتی اور دونو ہاتھ اوٹھاتے مونڈھون تک جیسا شروع نماز کیوقت اٹھاتے تہے پھر باقی نماز مین ایسا ہی کرتے یہانتک کہ جب اخیر سجدہ سی فارغ ہوتے جسکی بعد سلام ہوتا ہے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور بیٹھتی بائین کولہے پر۔ اون صحابہ نے یہہ سنکر کہا سچ کہا تو نی اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہے **عن** محمد بن عمرو بن العامری قال کنت فی مجلس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکروا صلٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید فذکر بعض ہذا الحدیث وقال فاذا رکع امکن کفیہ من رکبتیہ

وفرج بين اصابعه ثم هصر ظهره غير مقنع راسه ولا صافح بخده وقال فاذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه اليسرى
ونصب اليمنى فاذا كان في الرابعة افضى بوركه اليسرى الى الارض واخرج قدميه من ناحية واحدة ترجمہ محمد بن
عمرو عامری سے روایت ہے میں ایک مجلس میں تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے انہوں نے آنکی نماز کا ذکر کیا ابو حمید نے
کہا پھر یہی حدیث بیان کی اور کہا جب آپ نے رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جمایا اور انگلیاں کشادہ کہیں پھر پیٹھ کو
ختم کیا اور سر کو اونچا نہ رکھا نہ کسی طرف داہنی بائیں منہ کو موڑا (بلکہ سیدھا قبلہ کی طرف رکھا) جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو بائیں
پاؤں کی تلوے پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تو بائیں سرین کو زمین پر رکھدیا اور دونوں پاؤں کو
ایک طرف نکالا۔ حدثنا محمد بن عمرو بن عطاء نحو هذا قال فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل
باطراف اصابعه القبلة ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے جب آپ نے سجدہ کیا تو نہ اپنے ہاتھوں کو بچھایا
زمین پر نہ سمیٹ لیا اور اپنی انگلیوں کا منہ قبلہ کی طرف کیا حدثنا عباس او عياش بن سهل الساعدي انه كان في مجلس فيه ابوه
وكان من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وفي المجلس ابو هريرة وابو حميد الساعدي وابو اسيد بهذا الخبر يزيد او ينقص
قال فيه ثم رفع راسه يعني من الركوع فقال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ورفع يديه ثم قال الله اكبر فسجد فانتصب
على كفيه وركبتيه وصدور قدميه وهو ساجد ثم كبر فجلس فتورك ونصب قدمه الاخرى ثم كبر فسجد ثم كبر فقام ولم
يتورك ثم ساق الحديث قال ثم جلس بعد الركعتين حتى اذا هو اراد ان ينهض للقيام قام بتكبيرة ثم ركع الركعتين
الاخريين ولم يذكر التورك في التشهد ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے جس میں
انکے باپ جو صحابی تھے اور ابوہریرہ اور ابو حمید ساعدی اور ابو اسید موجود تھے۔ پھر یہی حدیث بیان کی کچھ کم و بیش کہا پھر آپ نے
سر اوٹھایا رکوع سے اور فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہم ربنا لک الحمد اور دونوں ہاتھ اوٹھائے پھر فرمایا اللہ اکبر اور سجدہ کیا تو جمایا زمین
پر اپنی ہتھیلیوں کو اور گھٹنوں کو اور انگلیوں کے سر کو سجدے میں پھر تکبیر کہی جب بیٹھے تو سرین پر بیٹھے اور ایک قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی
اور دوسرا سجدہ کیا پھر سرین پر نہ بیٹھے اور کھڑے ہوگئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یہاں تک کہ جب بیٹھے دو رکعتیں پڑھ کر جب اوٹھنے
کا ارادہ کیا تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے پیچھلی دو رکعتیں پڑہیں اور نہیں ذکر کیا تورک کا تشہد میں (تورک کہتے ہیں سرین پر بیٹھنے کو اور
دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینے کو) حدثنا عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة
فذكروا صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا اعلمكم بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر
بعض هذا قال ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كانه قابض عليهما ووتر يديه فتجافى عن جنبيه قال ثم سجد
فامكن انفه وجبهته ونحى يديه عن جنبيه ووضع كفيه حذو منكبيه ثم رفع راسه حتى رجع كل عظم في
موضعه حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى
وكفه اليسرى على ركبته اليسرى واشار باصبعه ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور

محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ابو حمید نے کہا میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں آپ کی نماز
کو پھر بھی حدیث بیان کی بعد اوسکے کہا پھر آپ نے رکوع کیا اور دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنیوں پر رکھا گویا اونکو پکڑ لیا اور دونوں ہاتھوں کو
سیدھا کیا گویا کمان کو چلے چڑھایا اور جدا رکھا پہلوؤں سے پھر سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر ٹکایا اور دونوں ہاتھوں کو
جدا رکھا پہلوؤں سے اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا پھر سر اوٹھایا یہاں تک کہ ہر ایک ہڈی اپنی ٹھکانے سے جا لگی
پھر دوسرا سجدہ کیا اور اوس سے فارغ ہوئے پھر بیٹھے بایاں پاؤں بچھا کر اور داہنی پاؤں کو کھڑا کیا اور اوسکی انگلیوں کو قبلہ کی
طرف کیا اور اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنی گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور انگلی سے اشارہ کیا عن
حمید بهذا الحدیث قال واذا سجد فرج بین فخذیه غیر حامل بطنه علی شیء من فخذیه ترجمہ دوسری روایت
میں ہے جب سجدہ کیا تو دونوں رانوں کو کشادہ رکھا اور پیٹ کو رانوں سے نہ لگایا عن وائل بن حجر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
هذا الحدیث قال فلما سجد وقعتا رکبتاه الی الارض قبل ان تقع کفاه قال فلما سجد وضع جبهته بین کفیه
وجافی عن ابطیه قال حجاج وقال همام وحدثنا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل هذا وفی حدیث احدهما واکبر علمی انه حدیث محمد بن جحادة واذا نهض نهض علی رکبتیه واعتمد علی فخذه ترجمہ
وائل بن حجر سے روایت ہے اسی حدیث میں جب آپ سجدہ کرتے تو گھٹنے آگے زمین پر ہاتھوں سے پہلے لگتے جب سجدے میں جاتے تو اپنی پیشانی دونوں
ہاتھوں کے بیچ میں رکھتے اور اپنی بغلیں کھلی رکھتے دوسری روایت میں ہے جب آپ اوٹھتے تو اپنی گھٹنوں پر اوٹھتے اور بوجھ ڈالتے رانوں پر عن
وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرفع ابهامیه فی الصلوة الی شحمة اذنیه ترجمہ وائل بن حجر سے روایت
ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹھاتے تھے اپنی دونوں انگوٹھوں کو (ہاتھ کے) کانوں کے لو تک وقت نماز شروع کرتے وقت ابو حنیفہ
کا بھی قول ہے عن ابی هریرة انه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوة جعل یدیه حذو منکبیه
واذا رکع فعل مثل ذلک واذا رفع للسجود فعل مثل ذلک واذا قام من الرکعتین فعل مثل ذلک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اوٹھاتے جب رکوع کرتے تو ایسا ہی کرتے جب رکوع سے
فارغ ہو کر سیدھے کھڑے ہوتے سجدے کیواسطے تو ایسا ہی کرتے جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے تو ایسا ہی کرتے عن میمون المکی
انه رأی عبد اللہ بن الزبیر وصلی بهم یشیر بکفیه حین یقوم وحین یرکع وحین یسجد وحین ینهض للقیام فیقوم
فیشیر بیدیه فانطلقت الی ابن عباس فقلت انی رأیت ابن الزبیر صلی صلاة لم ار احدا یصلیها فوصفت له هذه
الاشارة فقال ان احببت ان تنظر الی صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقتد بصلاة عبد اللہ بن الزبیر ترجمہ
میمون مکی سے روایت ہے انہوں نے عبد اللہ بن الزبیر کو دیکھا نماز پڑھاتے اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے رفع یدین کیا کھڑے
ہوتے وقت اور رکوع کے وقت اور سجدے کے وقت اور پھر کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہوئے اور اشارہ کیا ہاتھوں سے وہ گئے عبد اللہ بن عباس کے پاس
اور اون سے کہا میں نے عبد اللہ بن الزبیر کو اسطرح نماز پڑھتے دیکھا کہ کسیکو اسطرح پڑھتے نہ دیکھا اور میں نے بیان کیا ہاتھوں سے اشارہ

کرنیکا عبد اللہ بن عباس نے کہا اگر تو چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنا تو پیروی کر عبد اللہ بن الزبیر کی نماز کی عن
النضر بن كثير يعني السعدي قال صلى الى جنبي عبد الله بن طاوس في مسجد الخيف فكان اذا سجد السجدة الاولى فرفع رأسه
منها رفع يديه تلقاء وجهه فانكرت ذلك فقلت لوهيب بن خالد فقال له وهيب بن خالد تصنع شيئا لم ار احدا
يصنعه فقال ابن طاوس رأيت ابي يصنعه وقال ابي رأيت ابن عباس يصنعه ولا اعلم الا انه قال كان النبي صلى الله عليه
وسلم يصنعه ترجمہ نضر بن کثیر سعدی سے روایت ہے میرے پہلو میں نماز پڑھی عبد اللہ بن طاؤس نے مسجد خیف میں جب انہوں نے سجدہ
کیا پہلا اور اپنا سر اوٹھایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے اپنے منہ کے سامنے میں نے اسکا انکار کیا اور وہیب بن خالد سے ذکر کیا وہیب بن خالد نے
عبد اللہ سے کہا تم ایسی بات کرتے ہو جو میں نے کسیکو کرتے نہیں دیکھا عبد اللہ بن طاؤس نے کہا میں نے اپنے باپ طاؤس کو یہ کرتے دیکھا
اور طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس کو ایسا کرتے دیکھا اور میں نہیں جانتا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتے
تھے ف اوائل میں پھر آپ نے دونوں سجدوں کے بیچ میں ہاتھ اوٹھانا چھوڑ دیا عن ابن عمر انه كان اذا دخل في الصلوة كبر ورفع
يديه واذا ركع واذا قال سمع الله لمن حمده واذا قام من الركعتين رفع يديه ويرفع ذلك الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب سمع الله لمن حمده
کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور بیان کرتے تھے یہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث
موقوفا صحیح ہے مرفوع نہیں ہے دوسری روایت میں یوں ہے واذا قام من الركعتين يرفعهما الى ثدييه جب دو رکعتیں پڑھ کر
کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے چھاتیوں تک تیسری روایت میں ہے ابن جریج نے کہا میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر پہلی بار میں ہاتھ زیادہ اونچے اٹھاتے
تھے میں نے کہا مجھکو بتاؤ انہوں نے اشارہ کیا چھاتیوں تک یا اس سے بھی کچھ نیچے عن نافع ان عبد الله بن عمر كان اذا ابتدأ
الصلوة يرفع يديه حذو منكبيه واذا رفع رأسه من الركوع رفعهما دون ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر
جب نماز شروع کرتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اوٹھاتے تھے مونڈھوں تک اور جب رکوع سے سر اوٹھاتے تھے تو اس سے کم ہاتھوں کو اٹھاتے
تھے۔ کہا ابو داؤد نے یہ سوا مالک کے کسی نے روایت نہیں کیا کہ رکوع سے سر اوٹھاتے وقت اس سے کم اوٹھاتے تھے ف بلکہ اور لوگوں
نے ایکسان روایت کیا ہے جتنا شروع میں اٹھاتے تھے اتنا ہی بیچ میں عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام
في الركعتين كبر ورفع يديه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے اور
دونوں ہاتھ اوٹھاتے عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا قام الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع
يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك اذا قضى قراءته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء
من صلوته وهو قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك وكبر ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کو کھڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اور جب قرات سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ
کرتے تو اسی طرح ہاتھوں کو اوٹھاتے اور . . . . . . . . . . . .

جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو اسیطرح ہاتھونکو اوٹھاتے اور بیٹھنے کیحالت مین ہاتھونکو نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتین پڑھ کر اوٹھتے تو دونو ہاتھ اسی
طرح اوٹھاتے اور تکبیر کہتے ۔ کہا ابو داؤد نے ابو حمید ساعدی کی حدیث مین ہے جب دو رکعتین پڑھ کر کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور دونو ہاتھ
اوٹھاتے مونڈھوں تک جیسے تکبیر کہی تھی شروع نماز مین ۔ (اسکو بیان کرنیسے یہہ غرض ہے کہ حضرت علی کے روایت مین واذا قام من السجدتین
کے معنی واذا قام من الرکعتین ہین چنانچہ ہم نے اوسی طرح ترجمہ کیا ہے) عن مالک بن الحویرث قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یرفع یدیہ اذا کبر واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع حتی یبلغ بہما فروع اذنیہ ترجمہ مالک بن الحویرث سے روایت
ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تکبیر کہتے آپ دونون ہاتھ اوٹھاتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اوٹھتے
یہانتک کہ پہونچتے دونو ہاتھ کانون تک عن بشیر بن نہیک قال قال ابو ہریرۃ لو کنت قدام النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرأیت
ابطیہ زاد ابن معاذ قال یقول لاحق الا تری انہ فی الصلوۃ لا یستطیع ان یکون قدام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وزاد موسی یعنی اذا کبر رفع یدیہ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہوتا تو اونکی بغل دیکھتا (یعنی اتنا
ہاتھ اوٹھاتے الگ رکھتے تھے) لاحق نے کہا بھلا نماز مین ابو ہریرہ کیونکر رسول اللہ صلعم سے آگے ہو سکتے تھے موسی نے زیادہ کیا جب آپ تکبیر کہتے
تو دونو ہاتھ اوٹھاتے عن علقمۃ قال قال عبد اللہ علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ فکبر ورفع یدیہ فلما
رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدا فقال صدق اخی قد کنا نفعل ہذا ثم امرنا بہذا یعنی الامساک
علی الرکبتین ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز سکھائی تو تکبیر کہی اور دونو
ہاتھ اوٹھائے جب رکوع کیا تو دونو ہاتھوں کو جوڑ کر دونو گھٹنوں کے بیچ مین رکھ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم
تھا پھر منسوخ ہو گیا) جب یہ خبر سعد بن ابی وقاص کو پہونچی انہون نے کہا سچ کہا میرے بھائی (عبد اللہ بن مسعود) نے پہلے ہم ایسا ہی کیا
کرتے تھے پھر ہمکو حکم ہوا دونو ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا

**باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع** رکوع کیوقت ہاتھ نہ اوٹھانیکا بیان

عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فصلی فلم
یرفع یدیہ الا مرۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کیا مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر بتاؤن پھر انہون نے
نماز پڑھی تو ہاتھ نہین اوٹھائے مگر ایکبار ف یعنی شروع نماز مین امام احمد اور بخاری نے اس حدیث کو ضعیف کیا بوجہ عاصم
بن کلیب کے لیکن توثیق کی ابن معین نے اور حسن کہا اسحدیث کو ترمذی نے لیکن یہہ حدیث معارض نہین ہو سکتی ان احادیث صحیحہ
کثیرہ کو جن سے رفع ثابت ہے اسواسطے کہ رفع یدین مستحب ہے واجب یا فرض نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ترک بھی کیا ہوگا
عبد اللہ بن مسعود کو وہی یاد رہا دوسری یہہ کہ عبد اللہ بن مسعود کی یاد نہ رکھنے سے لازم نہین آتا کہ اورون کی روایت غلط ہو جاوے
کیونکہ اکثر صحابہ نے رفع یدین نقل کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عمر اور علی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن الزبیر وغیرہم بعضون
نے کہا کہ عشرہ مبشرہ نے اسکو روایت کیا ہے بخاری نے کتاب رفع الیدین مین بیان کیا ہے کہ اونیس صحابہ نے رفع یدین کی حدیثون کو
نقل کیا ہے اور عبد اللہ بن مسعود پر بعض مسائل مخفی رہ گئے تھے شاید یہہ بھی اون مین سے ہو جیسے تیمم جنب کے واسطے اور تطبیق کا منسوخ

ہونا وغیر ذلک باوجود اسکی شک نہین ہی کہ کسیکو عبد اللہ بن مسعودؓ کے کثرت اور وسعت علم مین اور افقہ ہونی مین رضی عبد اللہ سے
اور تمام صحابہ سے۔ دوسری روایت مین ہی ثم رفع یدیہ فی اول مرۃ وقال بعضہم مرۃ واحدۃ یعنی ایک ہی بار ہاتھ اوٹھایا
پہلی بار مین ہاتھ اوٹھایا عن البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم
لا یعود ترجمہ براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اوٹھاتے دونو ہاتھ اپنے کانون کے قریب تک پھر نہ اوٹھاتے
ف اس حدیث کو ضعیف کہا ابن عیینہ اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اوسکو بخاری نے اور اسکی اسناد مین شریک ہی جو
اکثر غلطی کیا کرتا ہے اوسی نے غلطی سے ثم لا یعود کا لفظ کہدیا سفیان نے روایت کیا یزید سے اوس مین نہین ہی ثم لا یعود لیکن سفیان
نے کہا بعد کو یزید نے کہا کوفے مین ثم لا یعود کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے اور ثم
لا یعود نہین کہا بخاری نے کتاب رفع الیدین مین کہا کہ وہم کیا اس حدیث مین سفیان نے ثم لا یعود کے نقل کرنی مین اور ابن القطان
نے بھی ایسے کہا اور محمد بن نصر مروزی اور دارقطنی نے کہا ثم لا یعود کی زیادت منکر ہی۔ مگر سفیان ثوری ثقہ ہین اور زیادتے
ثقہ کی مقبول ہوتی ہی عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین افتتح الصلوۃ ثم
لم یرفعہما حتی انصرف ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہی کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے ہاتھ اوٹھائی
جب نماز شروع کی پھر نہین اوٹھائے نماز سے فارغ ہونی تک ف ابو داؤد نے کہا یہ حدیث صحیح نہین ہے، مگر اسکی صحیح نہونی کے
کوئی وجہ بیان نہین کی عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصلوۃ رفع یدیہ مدا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتی تو دونو ہاتھ اوٹھاتے لنبے کرکے

## باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ

داہنا بائین ہاتھ پر رکھنا نماز مین عن زرعۃ بن عبد الرحمن سمعت ابن الزبیر یقول صف القدمین ووضع
الید علی الید من السنۃ ترجمہ زرعہ بن عبد الرحمن سے روایت ہی سنی عبد اللہ بن الزبیر سے سنا کہتے تھے برابر رکھنا قدمونکا اور ہاتھ کو
ہاتھ پر رکھنا سنت ہی عن ابن مسعود انہ کان یصلی فوضع یدہ الیسری علی الیمنی فرآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضع یدہ الیمنی
علی الیسری ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہی وہ نماز پڑہتے تھے انہون نے اپنا بایان ہاتھ داہنے کے اوپر رکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا تو اونکا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکھدیا عن ابی جحیفۃ ان علیا رضی اللہ عنہ قال السنۃ وضع الکف علی
الکف فی الصلوۃ تحت السرۃ ترجمہ ابی جحیفہ سے روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا سنت ہی رکھنا پہونچی کا دوسری
پہونچی پر نماز مین ناف کے نیچے ف روایت کیا اس اثر کو احمد اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی لیکن اسکی اسناد مین عبد الرحمن بن اسحاق
کوفی ہی اور وہ ضعیف ہے امام الائمہ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین روایت کیا وائل بن حجر سے کہ نماز پڑھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھہ آپنے اپنا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھ پر رکھا سینے پر اور معارض ہے اوسکی وہ جو روایت کیا ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے
کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھا ناف کے نیچے۔ بہرحال سینے پر ہاتھ باندھنا حدیث
صحیح سے ثابت ہی مگر کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ پورا داہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھی اسطرح سے کہ داہنی ہاتھہ کی بیچ کی انگلی بائین ہاتھہ کے کہنی

اور بایان ہاتھ بغل کے تلے اور یہ کیفیت ظاہر حدیث سہل بن سعد سے نکلتی ہے جسکو بخاری نے روایت کیا **عن** جریر الضبی قال رأیت
علیا رضی اللہ عنہ یمسک شمالہ بیمینہ علی الرسغ فوق السرۃ **ترجمہ** جریر ضبی سے روایت ہے حضرت علی رض کو دیکھا وہ
بائین ہاتھ کو داہنی ہاتھ سے پکڑتے تھے پہونچی کو ناف کے اوپر **ف** یعنی ناف کے اوپر اور سینہ کے نیچے شافعی کا یہی مذہب ہے۔ کہا ابوداود
نے سعید بن جبیر سے ناف کے اوپر مروی ہے اور ابو مجلز نے ناف کے نیچے کہا ہے اور ابوہریرہ سے بھی اس باب مین مروی ہے مگر وہ قوی نہین ہے

**عن** ابی وائل قال قال ابوہریرۃ اخذ الاکف علی الاکف فی الصلوۃ تحت السرۃ **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے ابوہریرہ نے
کہا ہتھیلی پر ہتھیلی پکڑ کر رکھنا نماز مین ناف کے نیچے چاہیے **ف** اسکی اسناد مین بھی عبدالرحمن بن اسحاق ہے۔ کہا ابوداود نے سنا مین نے احمد
بن حنبل سے وہ ضعیف کہتے تھے عبدالرحمن ابن اسحاق کوفی کو **باب** ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء نماز کے شروع مین کونسی دعا
پڑہی جاوے **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ کبر ثم قال وجہت وجہی
للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک
لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللہم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی
فاغفر لی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واہدنی لاحسن الاخلاق لا یہدی لاحسنہا الا انت واصرف عنی سیئہا
لا یصرف سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک
واذا رکع قال اللہم لک رکعت وبک امنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی واذا رفع
قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ملء السموت والارض وما بینہما وملء ما شئت من شیء بعد واذا سجد قال
اللہم لک سجدت وبک امنت ولک اسلمت سجد وجہی للذی خلقہ فصورہ فاحسن صورتہ وشق سمعہ وبصرہ
تبارک اللہ احسن الخالقین واذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت
وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر فرماتے وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض اخیر تک یعنی مین نے اپنا منہ کیا اوسکی
طرف جس نے بنایا آسمان اور زمین ایکطرف کا ہو کر اور نہین ہون مین ساجھا رکھنے والون مین سے **ف** یعنی سوا خدا کے
کسیکی طرف مین توجہ نہین کرتا نہ مین اوسکا شریک ساجھی کسیکو سمجھتا ہون **ت** میری نماز اور قربانی اور جینا اور مرنا اللہ ہی
کے لیے ہے جو مالک ہے ساری جہان کا کوئی اوسکا شریک نہین مجھے اسی کا حکم ہوا اور مین سب سے پہلے تابعدار ہون ای خدا تو ہی بادشاہ
ہے کوئی معبود نہین سچا سوا تیرے تو میرا رب ہے مین تیرا بندہ ہون مین نے ظلم کیا اپنی جان پر اور اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا بخشدے تو
میرے سب گناہون کو نہین بخشتا اور مجھے بتا تو نیک خصلتین کوئی نہین بتاتا نیک خصلتین سوا تیرے اور دور کر مجھ سے بری عادتون
کو کوئی دور نہین کرتا بری عادتون کو سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور بجا لاتا ہون تیرا حکم جتنی بھلائی ہے سب تیرے
اختیار مین ہے مین تیرا ہون اور میرا ٹھکانا تیری ہی پاس ہے تو بڑی برکت والا ہے اور بہت اونچے درجے والا ہے بخشش چاہتا ہون تجھ سے

اور توبہ کرتا ہوں تجھہ پاس اور جب رکوع کرتے تو فرماتے اللهم لك ركعت آخر تک - اے خدا میں تیرے لیے جھکا اور تجھہ پر یقین لایا اور تابعدار تیرا ہوا
عاجزی میں ہے تیرے واسطے کان میرا اور آنکھہ میری اور دماغ میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے اور جب سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع الله لمن حمده
آخر تک سنتا ہے اللہ اوس شخص کی جسنے اوسکی تعریف کری اے پروردگار ہمارے تیرے لیے ہے سراہنا آسمان بہر اور زمین بہر اور آسمان و زمین کے
بیچ جو کچھہ ہے اوس بہر اور پہر جسے بہر تو چاہے بعد اسکے اور جب سجدہ کرتے فرماتے اللهم لك سجدت آخر تک اے پروردگار میں نے تیرے واسطے
ماتہا زمین پر رکھدیا تجھہ پر یقین لایا اور تیرا تابعدار ہوا پہر امنہ زمین سے لگ گیا اوس شخص کیواسطے جس نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی
صورت بنائی پہر اچھی صورت بنائی اور کان آنکھہ کھولی بڑی برکت والا ہے اللہ بہت اچہا بنانے والا اور جب سلام پہیرتے تھے فرماتے
اللهم اغفر لي ما قدمت آخر تک اے خدا بخش میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے گناہ اور جو زیادتی کی میں نے اور جسکو تو مجھہ سے زیادہ جانتا ہے
تو ہی آگے کرنیوالا ہے تو ہی پیچھے کرنیوالا ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا تیرے عن علي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان اذا قام
الى الصلوة المكتوبة كبر ورفع يديه حذو منكبيه ويصنع مثل ذلك اذا قضى قراءته واذا اراد ان يركع
ويصنعه اذا رفع من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلاته وهو قاعد واذا قام من السجدتين رفع يديه كذلك
وكبر ودعا نحو حديث عبد العزيز في الدعاء يزيد وينقص الشيء ولم يذكر والخير في يديك والشر ليس اليك
وزاد فيه ويقول عند انصرافه من الصلاة اللهم اغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله
الا انت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو کہڑے ہوتے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتہہ اوٹھاتے مونڈہوں
تک اور ایسا ہی کرتے جب قرات سے فارغ ہوتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اوٹھاتے اور نہ قعدے کی حالت میں
ہاتہہ نہ اوٹھاتے اور جب دو رکعتیں پڑہکر کھڑے ہوتے دونوں ہاتہہ اسی طرح اوٹھاتے اور تکبیر کہتے اور دعا مانگتے جیسی اوپر گذری کچھہ کم و
بیش اسمیں کچھہ تفاوت ہے والخير كله في يديك والشر ليس اليك اور اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے اللهم اغفر لي ما قدمت
واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت عن شعيب بن ابي حمزة قال قال لي ابن المنكدر وابن ابي فروة وغيرهما
من فقهاء اهل المدينة فاذا قلت انت ذاك فقل وانا من المسلمين يعني قوله وانا اول المسلمين ترجمہ شعیب
بن ابی حمزہ سے روایت ہے مجھسے ابن منکدر اور ابن ابی فروہ اور سوا انکے اور مدینہ کے فقیہوں نے کہا جب تو اس دعا کو پڑہے تو بجاے وانا اول
المسلمين کے وانا من المسلمين پڑہ ف اسلیے کہ اول المسلمين رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ یہ شخص عن انس بن مالك ان رجلا
جاء الى الصلوة وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوته قال ايكم المتكلم بالكلمات فانه لم يقل بأسا فقال الرجل انا يا رسول الله جئت وقد حفزني النفس فقلتها
فقال لقد رأيت اثني عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها وزاد حميد فيه واذا جاء احدكم فليمش نحو ما كان يمشي
فليصل ما ادركه وليقض ما سبقه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص آیا نماز کو اوسکی سانس پھول گئی تھی (دوڑتا
ہوا آیا تھا) وہ بولا الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا جب رسول اللہ صلعم نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا کس نے یہ کہا تھا اوس نے کچھہ برا

نہین کہا اچھا اسواسطے آپ نے فرمایا تاکہ پہنسوا لا اقرار کرلی اور ڈری نہین) وہ شخص بولا یارسول اللہ مین نے کہا تہا مین آیا اور مجکو سانس
پہول گئی تہی تو مین نے اسکو کہا آپ نے فرمایا مین نے بارہ فرشتونکو دیکہا سب جلدی کر رہے تہے کون ان کلمونکو اوٹہا لیجاوی ف یاس اللہ جل جلالہ
پاس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نیک عمل سے فرشتے خوش ہوتے ہین اور ہر ایک یہ چاہتا ہی مین اسکو اٹہا کر اللہ کے پاس لیجاؤن ف
حمید نے اتنا زیادہ کیا پھر آپ نے فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز کو آوی تو معمولی چال سے چلی جو ملے اوسکو پڑہ لیوی اور جو نہ ملی وسکو بعد ادا
کر لیوی عن جبیر بن مطعم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاۃ قال عمرو لا ادری ای صلاۃ ھی فقال اللہ اکبر
کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا ثلاثا اعوذ باللہ من الشیطان
من نفخہ ونفثہ وھمزہ قال نفثہ الشعر ونفخہ الکبر وھمزہ الموتۃ ترجمہ جبیر بن مطعم سی روایت ہی انہون نی دیکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز پڑہتے ہے عمرو نے کہا مین نہین جانتا کون سی نماز تھی آپ نے فرمایا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر کبیرا الحمد
للہ کثیرا الحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من نفخہ ونفثہ وہمزہ (یعنی پناہ مانگتا ہون مین شیطان
کی غرور اور اشعار اور وسوسی سی۔ دوسری روایت مین ہی کہ آپ نفل نماز مین یہہ کہتے تہے عن عاصم بن حمید قال سالت عائشۃ بای
شیء کان یفتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام اللیل فقالت لقد سالتنی عن شیء ما سالنی عنہ احد قبلک کان اذا
قام کبر عشرا وحمد اللہ عشرا وسبح عشرا وھلل عشرا واستغفر عشرا وقال اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی و
یتعوذ من ضیق المقام یوم القیامۃ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہی مین نی پوچہا حضرت عائشہ سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کس دعا سی شروع کرتی تھے رات کے نفلونکو انہون نی کہا تم نی مجہ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے نہین پوچھی تم سی پہلی آپ جب کہڑی
ہوتی تو دس بار تکبیر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور دس بار سبحان اللہ کہتے اور دس بار لا الہ الا اللہ کہتے اور دس بار استغفار پڑہتے اور
فرماتی اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی وعافنی اور پناہ مانگتے تہے قیامت کی دن کہڑی ہونیکی تنگی سے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن
عوف قال سالت عائشۃ بای شیء کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلاتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل
یفتتح صلاتہ اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین
عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم
ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سی روایت ہی مین نی حضرت عائشہ سی پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لیے کھڑے
ہوتی تو پہلے کیا دعا پڑہتے انہون نے کہا یہ پڑہتے اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموت والارض عالم الغیب والشھادۃ انت
تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک انت تہدی من تشاء الی صراط مستقیم۔ ابو داود نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا امام مالک نے کہا کچہ قباحت نہین ہے نماز مین دعا کرنے مین خواہ شروع مین کرے یا
بیچ مین یا آخر مین فرض مین ہو یا نفل مین عن رفاعۃ بن رافع الزرقی قال کنا نصلی وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلما رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ قال رجل وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من المتكلم بها آنفا فقال
الرجل انا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكا يبتدرونها ايهم يكتبها اول
ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے ہم نماز پڑھ رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب آپ نے سر اوٹھایا رکوع سے فرمایا سمع اللہ
لمن حمدہ ایک شخص نے جو آپ کے پیچھے تھا کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کس شخص نے یہ کہا
وہ شخص بولا میں نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا میں نے تیس پر کئی فرشتوں کو دیکھا جلدی کر رہے تھے کون اسکو پہلے لکھے عن ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة من جوف الليل يقول اللهم لك الحمد انت نور السموات والارض ولك الحمد
انت قيام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض ومن فيهن انت الحق وقولك الحق ووعدك الحق ولقائك
حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك اسلمت وبك امنت وعليك توكلت واليك انبت وبك خاصمت واليك
حاكمت فاغفر لي ما قدمت واخرت واسررت واعلنت انت الهي لا اله الا انت ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب اوٹھتے رات کو نماز پڑھنے کی لیے تو فرماتے اللہم لک الحمد اخیر تک دوسری روایت میں ہے جب تہجد کے لیے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہکر کھڑے
ہوتے عن رفاعة بن رافع قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فعطست فقلت لم يقل قتيبة رفاعة فقلت
الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف
فقال من المتكلم في الصلوة ثم ذكر نحو حديث مالك واتم منه ترجمہ رفاعہ بن رافع سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مجھکو چھینک آئی میں نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے آپ نے کہا کس نے یہ کہا تھا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی گزری اور اوس سے بھی زیادہ عن عامر بن ربيعة قال عطس
شاب من الانصار خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلاة فقال الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه حتى يرضى
ربنا وبعد ما يرضى من امر الدنيا والاخرة فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من القائل الكلمة قال فسكت الشاب
ثم قال من القائل الكلمة فانه لم يقل بأسا فقال يا رسول الله انا قلتها لم ارد بها الا خيرا قال ما تناهت دون عرش
الرحمن تبارك وتعالى ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ایک جوان انصار میں سے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں تو اوس
نے کہا الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ حتی یرضی ربنا وبعد ما یرضی من الدنیا والآخرۃ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے
فارغ ہوئے پوچھا کس نے یہ کہا تھا اور کچھ برا نہیں کہا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں نے کہا تھا نیک نیتی سے آپ نے فرمایا کہ
کلمہ جلا چڑھتا گیا اور کہیں نہ ٹھہرا عرش کے تلے بلکہ عرش سے لگ گیا اور رحمن پاس پہونچ گیا

## باب من رأى الاستفتاح

بسبحانك جن لوگوں کے نزدیک بعد تکبیر تحریمہ کے سبحانک اللہم پڑھنا چاہیے اونکی دلیل عن ابي سعيد الخدري قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل كبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك
ثم يقول لا اله الا الله ثلاثا ثم يقول الله اكبر كبيرا ثلاثا اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم من همزه ونفخه

ونفثه ثم يقرأ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے نماز کیواسطے تکبیر کہتے پھر فرماتے
سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر لا الہ الا اللہ تین بار کہتے پھر اللہ اکبر کبیرا تین بار کہتے اعوذ باللہ
السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ہمزہ ونفخہ ونفثہ بعد اوس کے قرأت کرتے۔ کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث علی بن علی کے حسن سے
مرسلا صحیح ہے وہم کیا اسمین جعفر نے **ف** ترمذی نے کہا کلام کیا گیا ہے اس حدیث کی اسناد مین یحییٰ بن سعید کلام کرتے
تھے علی بن علی کے وفاعی مین اور کہا احمد نے نہین صحیح ہے یہہ حدیث انتہی مگر توثیق کے علی بن علی کے وکیع اور ابن معین اور
ابو زرعہ نے اور روایت کیا بیہقی نے اس دعا کو انس اور عائشہ اور جابر اور عمر بن مسعود سے **عن** عائشۃ قالت کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوۃ قال سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک
ولا الہ غیرک **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے فرماتے سبحانک اللھم
وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک۔ کہا ابو داؤد نے اس حدیث کو عبد السلام بن حرب سے کسی نے روایت نہین
کیا سوا طلق بن غنام کے اور بدیل سے سوا عبد السلام کے اور لوگون نے نماز کا حال نقل کیا اوسمین یہہ دعا نہین ہے **ف** عبد السلام
بن حرب کو تقریب مین لکھا ہے ثقہ حافظ مناکیر عبد السلام ثقہ ہے حافظ ہے مگر چند حدیثین خلاف ثقات کی روایت کی نقل کرتا ہے
شاید یہہ حدیث بھی اون مین سے ہو اور شاید نہ ہو اسیواسطے صحیح کہا اس حدیث کو محدث فیروزآبادی نے **باب** السکتۃ عند
الافتتاح نماز کی شروع کرنیوقت سکتہ کرنیکا بیان **ف** سفر السعادت مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین دو جگہ
چپ ہوتے ایک درمیان تکبیر اور فاتحہ کے دوسری درمیان فاتحہ اور سورہ کے۔ پہلے سکتہ سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی نیت
کرلین اور تکبیر کہہ لین اور اونکو فراغت ہو جاوے پوری فاتحہ کے سننے کیواسطے دوسری سکتہ سے یہہ غرض ہے کہ مقتدی اس
سکتے مین سورہ فاتحہ پڑھ لین بعضون نے کہا کہ دوسرا سکتہ بعد قرأت کے ہوتا رکوع کرنیسے پہلے یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحاق
اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک صرف ایک سکتہ چاہیے بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑھنے کیواسطے **عن** الحسن قال قال

سمرۃ حفظت سکتتین فی الصلوۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من فاتحۃ الکتاب وسورۃ
عند الرکوع قال فانکر علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک الی المدینۃ الی ابی فصدق سمرۃ **ترجمہ**
حسن سے روایت ہے کہا سمرہ نے مین نے دو سکتے یاد رکھے۔ یعنے دو جاے چپ رہنا نماز مین ایک چپ رہنا تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت
تک دوسری جب فاتحہ اور سورت سے فراغت ہو رکوع کیوقت عمران بن حصین نے اسکا انکار کیا آخر اسبابا مین لکھا مدینہ کو

مین ابی بن کعب کو انہون نے تصدیق کی سمرہ کے **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یسکت
سکتتین اذا استفتح واذا فرغ من القراءۃ کلھا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے
کرتے ایک شروع نماز مین دوسری جب قرأت سے بالکل فارغ ہوتے **عن** الحسن ان سمرۃ بن جندب وعمران بن حصین

تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر وسکتۃ

اذا فرغ من قراءة غير المغضوب عليهم ولا الضالين فحفظ ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتبنا
في ذلك الى ابي بن كعب فكان في كتابه اليهما او في رده عليهما ان سمرة قد حفظ ترجمہ حسن سے روایت
ہے کہ سمرہ بن جندب اور عمران بن حصین نے ذکر کیا تو سمرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد کیے ہیں
ایک سکتہ تحریمہ تکبیر کے بعد دوسرا سکتہ ولا الضالین کے بعد عمران بن حصین نے اسکو نا مانا دونوں نے ابی بن کعب کو لکھا انہوں
نے جواب دیا کہ سمرہ نے ٹھیک یاد رکھا ہے عن سمرة قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
فيه قال سعيد قلنا لقتادة ما هاتان السكتتان قال اذا دخل في صلاته واذا فرغ من القراءة ثم قال
بعد واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين ترجمہ سمرہ سے روایت ہے مجھ دو سکتے یاد ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی سعید نے کہا قتادہ سے وہ دو سکتے کونسے ہیں انہوں نے کہا ایک جب نماز شروع کرے دوسرے جب قرات سے فارغ
ہو پھر یہ بھی کہا جب ولا الضالین کہہ چکے یعنے قرات سے فارغ ہونے سے بھی مقصود ہے کہ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہو یا یہ اور تیسرا
سکتہ ہے عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كبر في الصلوة سكت بين التكبير والقراءة
فقلت له بابي انت وامي ارأيت سكوتك بين التكبير والقراءة اخبرني ما تقول قال اللهم باعد بيني وبين
خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من خطاياي كالثوب الابيض من الدنس اللهم اغسلني
بالثلج والماء والبرد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے چپ ہو رہتے تھوڑی دیر
پھر قرات کرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فدا ہوں آپ پر میرے ماں باپ آپ کیا کہا کرتے ہیں اس سکتے میں آپ نے فرمایا اللہم
باعد بینی آہ ف روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اوس میں بجائے انقنی کے نقنی ہے یوں اللہم نقنی من الخطایا
کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللہم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد - یہ حدیث استفتاح کی دعاؤں میں سب سے زیادہ صحیح
ہے اور ہمارے شارح نے اس دعا کو اختیار کیا ہے باب من لم یر الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو پکار
کر نہ پڑھنا بیان ف یہی قول ہے ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور اکثر اہل حدیث کا اور یہی صحیح ہے باعتبار قوت دلائل اور کثرت
روایات کے اور احادیث جہر کی اکثر ضعیف ہیں عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر وعثمان کانوا یفتتحون
القراءة بالحمد لله رب العالمين ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان قراۃ شروع
کرتے تھے الحمد للہ رب العلمین کے ساتھ ف یعنے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہیں پڑھتے تھے عن عائشة قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يفتتح الصلوة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان اذا ركع لم يشخص راسه ولم يصوبه
ولكن بين ذلك وكان اذا رفع راسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان اذا رفع راسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي
قاعدا وكان يقول في كل ركعتين التحيات وكان اذا جلس يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى
عن عقب الشيطان وعن فرشة السبع وكان يختم الصلوة بالتسليم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شروع کرتے تھے نماز کو تکبیر تحریمہ سے اور شروع کرتی تھیں قرارت کو الحمد للہ رب العالمین سے اور جب رکوع کرتی تھیں تو نہ سر اونچا
رکھتیں نہ نیچا۔ بلکہ درمیان میں اور جب رکوع سے سر اٹھاتی تھیں تو سجدہ نہ کرتی تھیں جبتک سیدھی نہ کھڑی ہو جاتی اسی طرح جب پہلا
سجدہ کرکے سر اوٹھاتی تھیں تو پھر سجدہ نہ کرتے تھے جبتک سیدھے بیٹھ جاتے تھے اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے جب
بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور منع کرتے تھے شیطان کی نشست سے **ف** وہ یہ ہے کہ دونوں
پاؤں کھڑے کر دے اور چوتڑ زمین پر لگا دے جیسے کتا بیٹھتا ہے بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی ایڑیوں پر سرین رکھے
اور پاؤں کو کھڑا رکھے جلدی کے مارے اور اطمینان سے نہ بیٹھے **ف** اور جانور کیطرح ہاتھ بچھا دینے سے **ف** سجدہ میں یعنی
یعنی ہاتھوں کو زمین پر لگا دے اور کتے کیطرح زمین پر پڑ جاوے **ف** اور ختم کرتی تھیں نماز کو سلام سے عن انس بن مالک یقول

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت علی انفا سورۃ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر حتی
ختمہا قال ھل تدرون ما الکوثر قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ نہر وعدنیہ ربی فی الجنۃ **ترجمہ** انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اتری ہے میری اوپر ایک سورت پھر پڑھا اوسکو فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک
الکوثر اخیر تک پھر لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے انہوں نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کوثر ایک
نہر ہے جسکے دینے کا وعدہ کیا ہے میرے پروردگار نے جنت میں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا
جزو ہے تو اوسکو پکار کر پڑھنا چاہیے مگر یہ استدلال جب صحیح ہو سکتا ہے کہ آپ نے تبرک اور استحباب کے طور پر نہ پڑھا ہو اور جو ایسے پڑھا
ہو کہ بسم اللہ کلام اللہ شروع کرتے وقت پڑھنا مسنون ہے تو پھر اس استدلال کی گنجایش نہیں اسی واسطے اسکے بعد کی حدیث لایا
کہ وہاں رسول اللہ صلعم نے کلام اللہ پڑھا اور بسم اللہ نہ پڑھی جواب یہ ہے کہ بسم اللہ شروع سورت میں آپ پڑھا کرتے تھے فصل
کیواسطے تاکہ معلوم ہو کہ یہ دوسری سورت شروع ہوئی **عن عروۃ عن عائشۃ** وذکر الافک قالت جلس رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وکشف عن وجہہ وقال اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ
منکم الآیۃ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا حضرت عائشہ سے اور بیان کیا قصہ انکے تہمت کا انہوں نے کہا
رسول اللہ صلعم بیٹھے اور اپنا منہ کھولا اور فرمایا اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم الآیۃ **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ کوثر میں بسم اللہ جزو ہے سورے کا ورنہ اگر تبرک کے طور پر پڑھتے تو یہاں بھی پڑھتے۔ کہا ابو داؤد نے
یہ حدیث منکر ہے اسکو ایک جماعت نے زہری سے روایت کیا انہوں نے اسطرح نقل نہیں کیا اور میں ڈرتا ہوں کہ اعوذ باللہ کا بڑھانا حمید کا قول

## باب من جہر بہا

بسم اللہ کو پکار کر پڑھنا **عن یزید الفارسی** قال سمعت ابن عباس قال قلت لعثمان بن عفان
ما حملکم ان عمدتم الی براءۃ وھی من المئین والی الانفال وھی من المثانی فجعلتموھما فی السبع الطوال ولم تکتبوا
بینہما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال عثمان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما تنزل علیہ الآیات فیدعو بعض من
کان یکتب لہ ویقول لہ ضع ھذہ الآیۃ فی السورۃ التی یذکر فیہا کذا وکذا وتنزل علیہ الآیۃ والآیتان

مثل ذلک وکانت الانفال من اوّل ما انزل علیہ بالمدینۃ وکانت براءۃ من اٰخر ما نزل من القراٰن وکانت قصتہا

شبیہۃ بقصتہا فظننت انہا منہا فمن ھناک وضعتہا فی السبع الطول ولم اکتب بینہما سطر بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم ترجمہ یزید فارسی سے روایت ہے میں نے سنا ابن عباس سے کہتے تھے میں نے حضرت عثمان سے کہا تم نے سورہ

برات کو جو مئین میں سے ہے ف مئین اور سورتوں کو کہتے ہیں جنکی آیتیں دو سو سے زیادہ ہیں ف انفال سے ملا دیا حالانکہ

وہ مثانی میں سے ہے ف مثانی وہ سورتیں جو مئین سے چھوٹی ہیں ف اور تم نے انفال کو سات لمبی سورتوں میں کر دیا ف

جنکو ہم طوال کہتے ہیں بقرہ۔ آل عمران۔ نساء۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ توبہ۔ یا۔ یونس مطلب یہ ہے

کہ سورہ انفال چھوٹی سورت تھی اوسکو بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں کہہ یاف اور انفال اور برات کے بیچ میں بسم اللہ کیوں

نہ لکھی حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلعم پر آیتیں اوترا کرتیں آپ کاتب کو بلاتے اور اوس سے فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں

رکھ جسمیں فلاں قصہ کو ہوا اور آپ ایک ایک دو دو آیتیں اوترا کرتیں آپ ایسا ہی فرمایا کرتے اور انفال مدینے کو آنیکے بعد پہلے اوتری

اور برأت آخر میں اوتری اور برات کا قصہ انفال کے مشابہ ہے دونوں سورتوں میں جہاد اور متعلقات جہاد کا ذکر ہے

اس وجہ سے گمان ہوا کہ برات شاید انفال میں داخل ہے اسلئے میں نے انفال کو سبع طوال میں رکھا اور دونوں کے بیچ میں بسم اللہ الرحمٰن

الرحیم نہیں لکھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ ہر سورت کی جز ہے ورنہ ابن عباس اعتراض کیوں کرتے اور کسی

چھوڑ دینے پر جواب یہ ہے کہ اسے جز ہونا نہیں نکلتا بلکہ بسم اللہ فصل کے لیے مقرر ہوئی تھی جیسا آگے آتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے

فقبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یبین لنا انہا منہا رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا اور آپ نے بیان نہیں

کیا کہ سورہ برات انفال میں سے ہے۔ کہا ابو داؤد نے کہا شعبی اور ابو مالک اور قتادہ اور ثابت بن عمارہ نے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ نہیں لکھی یہانتک کہ سورہ نحل اوتری ف کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ نمل کے بیچ میں ہے

اور سورتوں کے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی تنزل علیہ بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک سورت کا جدا شروع ہونا نہیں سمجھتے تھے یہانتک کہ بسم اللہ الرحمٰن

الرحیم آپ پر اوترتی باب تخفیف الصلوٰۃ للامر یحدث کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو جلدی پڑھ لینا درست ہے

عن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم الی الصلوۃ وانا ارید ان اطول فیہا فاسمع

بکاء الصبی فاتجوز کراھیۃ ان اشق علی امہ ترجمہ ابی قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں کھڑا ہوتا

ہوں نماز میں اور قصد کرتا ہوں قرات زیادہ کرنیکا یعنی طول صلوۃ کا پھر بچہ کا رونا سنکر نماز کو تمام کر دیتا ہوں تاکہ شاق

نہ گزرے اوسکی ماں پر باب ما جاء فی نقصان الصلوٰۃ نماز میں کمی ہونیکا بیان عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل لینصرف وما کتب لہ الا عشر صلاتہ تسعہا ثمنہا سبعہا سدسہا خمسہا ربعہا

ثلثہا نصفہا ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے آدمی نماز پڑھ کر لوٹتا ہے حالانکہ دسواں حصہ

کبھی نواں حصہ کبھی آٹھواں حصہ یا ساتواں حصہ یا چھٹا یا پانچواں یا چوتھا یا تیسرا یا آدھا اور سکو دسواں لکھا جاتا ہے **ف** یعنی جیسے نماز میں
کسیطرح کا قصور اوسکے شرائط اور ارکان یا خضوع یا خشوع میں ہوتا ہے تو پوری نماز کا ثواب نہیں لکھا جاتا بلکہ ثواب کم ہوتا ہے
کبھی نماز بالکل اولٹ کر منھہ پر پھینک دیجاتی ہے نعوذ باللہ منہ

**باب** تخفیف الصلوٰۃ نماز کو ہلکا کرنے کا بیان

**عن** جابر کان معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیؤمنا قال مرۃ ثم یرجع فیصلی بقومہ فاخر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیلۃ الصلوٰۃ وقال مرۃ العشاء فصلی معاذ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یؤم قومہ فقرأ البقرۃ
فاعتزل رجل من القوم فصلی فقیل نافقت یا فلان فقال ما نافقت فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان معاذا یصلی
معک ثم یرجع فیؤمنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نحن اصحاب نواضح ونعمل بایدینا وانہ جاء یؤمنا فقرأ بسورۃ
البقرۃ فقال یا معاذ افتان انت افتان انت اقرأ بکذا اقرأ بکذا قال ابو الزبیر بسبح اسم ربک الاعلیٰ واللیل اذا یغشیٰ
فذکرنا لعمرو فقال اراہ قد ذکرہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے معاذ بن جبل رسول اللہ کے ساتھہ نماز پڑہا کرتے تھے پھر لوٹ
کر ہماری امامت کیا کرتے یا لوٹ کر اپنی قوم کے امامت کیا کرتے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ فرض پڑہنیوالے کے اقتدا نفل پڑہنیوالے
کی پیچھے درست ہے **ت** ایکبار رسول اللہ نے رات کو نماز میں دیر کی ایک روایت میں ہے عشا کی نماز میں دیر کی معاذ نے رسول اللہ
کی ساتھہ نماز پڑہی پھر اپنی قوم کے امامت کرنی آئے تو سورہ بقرہ کو شروع کیا ایک شخص جماعت سے الگ ہوگیا (اور سلام پھیر کر
اپنے) نماز پڑہ لی (اکیلی) لوگوں نے کہا تو منافق ہوگیا اوسنے کہا میں کبھی منافق نہیں ہوا وہ شخص رسول اللہ صلعم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ معاذ آپکے ساتھہ نماز پڑہ کے یہاں سے جاتے ہیں اور ہماری امامت کرتے ہیں اور ہم لوگ دن بھر اونٹوں
سے پانی سینچتے ہیں اور ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں (تھکے ماندہ ہوتے ہیں) اونھوں نے آج سورہ بقرہ شروع کیے رسول اللہ نے معاذ
سے فرمایا اے معاذ تو لوگوں کو فتنے میں ڈالیگا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالیگا پڑہ فلاں فلاں سورت ابو الزبیر نے کہا سبح اسم ربک
الاعلیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ **ف** صحیحین میں ہے والشمس وضحٰھا اور دوسری روایت میں ہے اذا السماء انفطرت اور اذا السماء
انشقت اور بروج والطارق **عن** حزم بن ابی بن کعب انہ اتی معاذ بن جبل وہو یصلی بقوم صلوٰۃ المغرب فی ہٰذا
الخبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ لا تکن فتانا فانہ یصلی ورائک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ والمسافر
**ترجمہ** حزم بن ابی بن کعب سے روایت ہے وہ معاذ بن جبل پاس آئے اور وہ نماز پڑہا رہے تھے مغرب کی اسی حدیث میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا
اے معاذ تو فتنے میں مت ڈال لوگوں کو تیرے پیچھے بڈہے اور ضعیف اور کام کاج والے اور مسافر نماز پڑہتے ہیں **عن** بعض اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لرجل کیف تقول فی الصلوٰۃ قال اتشہد ثم اقول اللہم انی اسألک الجنۃ
واعوذ بک من النار اما انی لا احسن دندنتک ولا دندنۃ معاذ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حولہا ندندن
**ترجمہ** بعض صحابہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص سے تو نماز میں کیا کہتا ہے وہ بولا میں تشہد پڑہتا ہوں پھر کہتا ہوں
یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے جنت کو اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم سے لیکن میں نہیں سمجھتا آپکے آواز کو نہ معاذ کی آواز کو۔

کہڑے ہوتی تھی پہلی رکعت میں ظہر کے اتنی دیر تک کہ کسی قدم کی آواز نہ تی **ف** یعنی جماعت میں آنیوالی سب آملتی کوئی باقی نرہتا یا دب

تخفیف الاخریین پچھلی دو رکعتوں میں طول کرنا **عن** جابر بن سمرة قال قال عمر لسعد قد شکاک الناس فی کل شیء حتی فی

الصلاة قال اما انا فامد فی الاولیین واحذف فی الاخریین ولا الو ما اقتدیت به من صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم

قال ذاک الظن بک **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے لوگ تمہاری شکایت کرتے ہیں سب باتوں

میں یہانتک کہ نماز میں بھی انہوں نے کہا میں تو پہلے دو رکعتوں کو لمبا پڑھتا ہوں اور پچھلی رکعتوں کو چھوٹا اور میں کوتاہی نہیں کرتا

رسول اللہ کی پیروی میں حضرت عمر نے کہا تمہاری ساتھ مجھکو بھی گمان ہے **عن** ابی سعید الخدری قال حزرنا قیام رسول الله صلی

الله علیه وسلم فی الظهر والعصر فحزرنا قیامه فی الرکعتین الاولیین من الظهر قدر ثلاثین آیة قدر الم تنزیل السجدة و

حزرنا قیامه فی الاخریین علی النصف من ذلک وحزرنا قیامه فی الاولیین من العصر علی قدر الاخریین من الظهر وحزرنا

قیامه فی الاخریین من العصر علی النصف من ذلک **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے ہم نے انداز کیا رسول اللہ کتنی دیر

کھڑے ہوتے تھے ظہر اور عصر میں تو معلوم ہوا کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر تک قیام کرتے تھے جتنی دیر میں کوئی تیس آیتیں پڑھے

جیسے سورہ الم تنزیل السجدہ پڑھی اور پچھلی دو رکعتوں میں اسکی نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کے پچھلی رکعتوں کے برابر اور

پچھلی رکعتوں میں اسکی نصف **باب** قدر القراءة فی الظهر والعصر ظہر اور عصر میں کونسی سورتیں پڑھے **عن** جابر بن سمرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی الظهر والعصر بالسماء والطارق والسماء ذات البروج ونحوهما من السور

**ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں والسماء والطارق والسماء ذات البروج اور انکے برابر سورتیں

پڑھتے تھے **عن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دحضت الشمس صلی الظهر وقرأ بنحو من واللیل اذا یغشی

والعصر کذلک والصلوات الا الصبح فانه کان یطیلها **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے جب آفتاب ڈھل جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ظہر کی نماز پڑھتے تھے اور جیسی واللیل اذا یغشی ہے ایسی سورتیں پڑھتے سوا فجر کے اوس میں طول کرتے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه

وسلم سجد فی صلوة الظهر ثم قام فرکع فرأینا انه قرأ تنزیل السجدة قال ابن عیسی لم یذکر امیة احد الا معتمر **ترجمہ** عبد اللہ

بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ظہر کی نماز میں پھر کھڑے ہوئے اور رکوع کیا ہم نے جانا آپ نے الم تنزیل السجدہ

پڑھی ہے **عن** عبد الله بن عبید الله قال دخلت علی ابن عباس فی شباب من بنی هاشم فقلنا لشاب منا سل ابن عباس

اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الظهر والعصر فقال لا لا فقیل له فلعله کان یقرأ فی نفسه فقال خمشا هذه

شر من الاولی کان عبدا مامورا بلغ ما ارسل به وما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث خصال امرنا ان نسبغ الوضوء

وان لا ناکل الصدقة ولا ننزی الحمار علی الفرس **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس کے پاس بنی ہاشم

کے کئی جوانوں کے ساتھ گیا ہم نے ایک جوان سے کہا تم ابن عباس سے پوچھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے ابن

عباس نے کہا نہیں نہیں لوگوں نے کہا شاید جیسکے جیسکے پڑھتے ہوں گے انہوں نے کہا برا ہو تیرا منہ خدا کرے گہرا ہو (یعنی بددعا ہے) یہ تو پہلی سے

بھی بڑا ہے آپ ایک بندے تھے خدا کے جو حکم ہوا وہ لوگون کو پہونچا دیا اور ہمکو بنی ہاشم کو کوئی حکم نہین دیا سوا تین باتون کے ایک تو وضو
کامل کرنیکا دوسرے زکوۃ نہ لینے کا تیسرے گدہی کو گہوڑے سے جفت نہ کرنیکا ف ابن عباس کو بوجہ کم سنی کے پیچہے دور کھڑے ہوتے تہے اونکو معلوم
نہوا کہ رسول اللہ صلعم آہستہ قرات کرتے ہین ظہر اور عصر مین عن ابن عباس قال لا ادری اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
فی الظہر والعصر ام لا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مجھے نہین معلوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر مین کچھ پڑہتے تہے یا نہین ف
یعنی اسقدر آہستہ پڑہتے تہے بالکل آواز نہین آتی تھی یہہ حدیث مؤید ہے اوس تاویل کو جو ابھی مذکور ہوئی باب قدر القراءة فی المغرب
مغرب مین کون سی سورتین پڑہی عن ابن عباس ان ام الفضل بنت الحارث سمعته وهو یقرأ والمرسلات عرفا فقالت
یا بنی لقد ذکرتنی بقراءتک هذه السورة انها لآخر ما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بها فی المغرب ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ام الفضل نے اونکو سورہ والمرسلات عرفا پڑہتے سنا تو کہا اے بیٹے میرے تم نے مجھے یاد دلا دیا اس سورت کو پڑہ کر مین نے
یہہ سورت سب سے آخر مین سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اوسکو مغرب مین پڑہا تہا ف ابن ماجہ نے روایت کیا ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلی جمعہ کے رات کو مغرب کے نماز مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑہتے عن جبیر بن مطعم انه قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بالطور فی المغرب ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
سورہ طور پڑہتے تہے مغرب مین عن مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت ما لک تقرأ فی المغرب بقصار المفصل وقد
رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی المغرب بطولی الطولیین قال قلت ما طولی الطولیین قال الاعراف والاخری
الانعام قال وسألت انا ابن ابی ملیکة فقال لی من قبل نفسه المائدة والاعراف ترجمہ مروان بن الحکم سے زید بن ثابت
نے کہا تم مغرب مین چہوٹی سورتین کیون پڑہتے ہو حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب مین دو لمبی چوڑی سورتین پڑہتے دیکہا مروان نے
کہا وہ کون سے سورتین ہین انہون نے کہا اعراف اور انعام ابن جریج نے کہا مین نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا وہ سورتین کون سے ہین انہون نے اپنے
دل سے کہا مائدہ اور اعراف باب من رأی التخفیف فیہا مغرب مین چہوٹی سورتین پڑہنے کا بیان عن ہشام بن عروة ان اباہ
کان یقرأ فی صلاة المغرب بنحو ما تقرؤن والعادیات ونحوها من السور ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہے اونکے باپ عروہ بن الزبیر
مغرب کے نماز مین ایسی ہی سورتین پڑہتے تہے جیسے تم پڑہتے ہو والعادیات یا مانند اوسکی ۔ کہا ابو داؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حدیثین سورہ
مائدہ اور اعراف یا انعام پڑہنے کی منسوخ ہین اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے اوس سے عن عبد الله بن عمرو بن العاص انه قال ما من المفصل
سورة صغیرة ولا کبیرة الا وقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤم الناس بها فی المکتوبة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے
کہا مفصل مین (یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک) جتنی سورتین ہین چہوٹی یا بڑی مین نے ایک ایک اون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو دیکہا پڑہتے فرض نماز مین عن ابی عثمان النهدی انه صلی خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل هو الله احد ترجمہ ابی عثمان
نہدی سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے مغرب کے نماز پڑہائی اوس مین قل ہو اللہ احد پڑہی باب الرجل یعید سورة واحدة
فی الرکعتین پہلے رکعت مین جو سورہ پڑہی اوسکو دوسری رکعت مین پڑہنیکا بیان عن معاذ بن عبد الله الجهنی ان رجلا

من جهينة اخبره انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الصبح اذا زلزلت الارض في الركعتين كلتيهما فلا ادري انسي رسول الله صلى الله عليه وسلم ام قرأ ذلك عمدا **ترجمہ** معاذ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے سنا جو جہینہ میں سے تھا اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فجر کی نماز میں اذا زلزلت الارض پڑھا دونوں رکعتوں میں یہی سورت پڑھی لیکن معلوم نہیں آپ نے بھول کر ایسا کیا یا قصداً کیا

**باب** القراءة في الفجر فجر میں کون سے سورتیں پڑھے

**عن** عمرو بن حريث قال كاني اسمع صوت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الغداة فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے گویا میں سن رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو آپ فجر کی نماز پڑھتے تھے فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس **ف** یعنی یہی آیت پڑھتے تھے یا پوری سورہ اذا الشمس کورت پڑھتے تھے

**باب** من ترك القراءة في صلاته جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے یا قراءت نہ کرے اوسکا حکم

**عن** ابي سعيد قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے ہمکو حکم ہوا سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن میں سے پڑھنیکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھہ سورت ملانا ضرور ہے بعضوں کے نزدیک مستحب ہے

**عن** ابي هريرة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج فناد في المدينة انه لا صلاة الا بقرآن ولو بفاتحة الكتاب فما زاد ولو بفاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او پکار آدمیوں میں نماز درست نہیں ہوتی بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کے

**عن** ابي هريرة قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انادي انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے مجھکو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار دینے کا یہ بات نماز درست نہیں بغیر سورہ فاتحہ اور کچھ زیادہ کی

**عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج فهي خداج فهي خداج غير تمام قال فقلت يا ابا هريرة اني اكون وراء الامام قال فغمز ذراعي وقال اقرأ بها يا فارسي في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي ما سأل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا يقول العبد الحمد لله رب العالمين يقول الله عز وجل حمدني عبدي يقول الرحمن الرحيم يقول الله عز وجل اثنى علي عبدي يقول العبد مالك يوم الدين يقول الله عز وجل مجدني عبدي يقول العبد اياك نعبد واياك نستعين يقول الله هذه بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل يقول العبد اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين يقول الله فهؤلاء لعبدي ولعبدي ما سأل **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے بغیر سورہ فاتحہ کے اسکی نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے پوری نہیں ہے راوی نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے کہا کبھی میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں انہوں نے میرا بازو دبا دیا اور کہا اپنے دل میں پڑھ لے اے فارسی **ف** یعنی جب امام کے پیچھے ہو تو آہستہ پڑھ لے — اس مسئلے میں تین مذہب ہیں ایک یہ کہ سورہ فاتحہ پڑھے امام کے پیچھے سری اور جہری نمازوں میں دوسری یہ کہ سری میں پڑھے جہری میں نہ پڑھے — تیسری یہ کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں نہ پڑھے محدثین کا

بھلا مذہب ہے اور وہی اوط ہی ثبت کیونکہ مین نے سُنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے نماز بانٹ
دی گئی ہے یا مین نے دو ٹکڑے بانٹ دیا ہے اپنی اور بندے کی درمیان مین آدھوں آدہ آدھی میری ہے اور آدھی بندے کیواسطے ہے اور میرے بندے کو جو
مانگیگا ملیگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین – سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنیوالا ہے
ساری جہان کا۔ اللہ جل جلالہ کہتا ہے میرے بندے نے تعریف کی پھر بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم رحم کرنیوالا نہایت مہربان اللہ
جل جلالہ فرماتا ہے مجکو سراہا میری بندے نے۔ پہر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین مالک ہے بدلے کے دن کا پروردگار کہتا ہے
بڑائی کی میری میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تجھ کو پوجتے ہین اور تجھ سے مدد چاہتے ہین۔ یہ آیت
میری اور بندے میرے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگیگا مین دونگا پھر بندہ کہتا ہے اہدنا الصراط المستقیم بتلا ہمکو سیدہے
سچی راہ صراط الذین انعمت علیہم اون لوگونکی راہ جن پر تونی احسان کیا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اون لوگون کی راہ
جن پر تونی غصہ کیا اور نہ اون لوگونکی راہ جو گمراہ ہوگئے یہ تینون باتین میری بندے کے لیے ہین اور میرے بندے کو جو مانگیگا ملیگا

عن عبادة بن الصامت یبلغ به النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا صلاة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب فصاعدًا قال سفیان
لمن یصلی وحدہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہ ہوگی اوس شخص کی جو سورہ فاتحہ
اور کچھ زیادہ نہ پڑہے سفیان نے کہا یہ حدیث اوسکیواسطے ہے جو تنہا نماز پڑہے عن عبادة بن الصامت قال کنا خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی صلوة الفجر فقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فثقلت علیه القراءة فلما فرغ قال لعلکم
تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم هذا یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب فانه لا صلوة لمن لم یقرأ بها ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑہ رہے تھے فجر کی آپ نے قراءت کی لیکن آپ پر شاق ہوا پڑہنا قرآن کا
جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا شاید تم پڑہا کرتے ہو اپنے امام کے پیچھے ہم نے کہا ہان یا رسول اللہ ایسا ہے آپ نے فرمایا مت پڑہا کرو
سوا سورہ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کی نماز نہین ہوتی عن نافع بن محمود بن الربیع الانصاری قال نافع ابطأ عبادة بن
الصامت عن صلاة الصبح فاقام ابو نعیم المؤذن الصلاة فصلی ابو نعیم بالناس واقبل عبادة وانا معه حتی صففنا
خلف ابی نعیم وابو نعیم یجهر بالقراءة فجعل عبادة یقرأ بام القرآن فلما انصرف قلت لعبادة سمعتک تقرأ بام القرآن
وابو نعیم یجهر قال اجل صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعض الصلوات التی یجهر فیها القراءة قال فالتبست علیه
القراءة فلما انصرف اقبل علینا بوجهه وقال هل تقرؤن اذا جهرت بالقراءة فقال بعضنا انا نصنع ذلک قال
فلا وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جهرت الا بام القرآن ترجمہ نافع محمد بن ربیع الانصاری
سے روایت ہے کہ عبادہ بن الصامت نے دیر کی فجر کی نماز کی واسطے نکلنے مین تو ابو نعیم مؤذن نے تکبیر کہکر نماز پڑہانا شروع کی اتنے مین عبادہ
بھی آئے اور مین بھی اون کے ساتھ تھا ہم نے صف باندھی ابو نعیم کے پیچھے اور ابو نعیم پکار کر قراءت کر رہے تھے عبادہ سورہ فاتحہ پڑہنے لگے جب نماز
سے فارغ ہوئے مین نے عبادہ سے کہا مین نے تمکو سورہ فاتحہ پڑہتے سنا حالانکہ ابو نعیم پکار کر قراءت کرتے تھے عبادہ نے کہا ہان البتہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز پڑھائی جہری آپ پر قرات سخت ہو گئی (لوگوں کی قرات کے سبب سے) جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کیا تم پڑھا کرتے ہو جب میں پکار کر پڑھتا ہوں بعض لوگوں نے ہم میں سے کہا ہاں ہم تو ایسا ہی کرتے ہیں آپ نے فرمایا مت پڑھا کرو جب ہی میں کہتا تھا کیا ہوا ہے مجھکو کوئی چھینے لیتا ہے قرآن مجھ سے تو مت پڑھا کرو قرآن کو جب میں جہر کیا کروں سوا سورہ فاتحہ کے **عن** عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن سلیمان قال فکان مکحول یقرأ فی المغرب والعشاء والصبح بفاتحة الکتاب فی کل رکعة سرا قال مکحول قرأ فیما جهر به الامام اذا قرأ بفاتحة الکتاب وسکت سرا فان لم یسکت اقرأ بها قبله ومعه وبعده لا تترکها علی حال **ترجمہ** عبادہ سے دوسری روایت بھی ہے راوی نے کہا مکحول سورہ فاتحہ پڑھتے تھے مغرب اور عشا اور فجر میں ہر رکعت میں آہستہ سے کہا مکحول نے اگر امام سورہ فاتحہ پڑھ کر سکتہ کرے جہری نماز میں تو اوسوقت سورہ فاتحہ پڑھ لے آہستہ سے اور جو سکتہ نکرے تو امام سے پہلے یا اوسکے ساتھ یا اوسکے بعد سورہ فاتحہ پڑھ لے چھوڑ دے نہیں

**باب** من رأی القراءة اذا لم یجهر جہری نماز میں قرات نہ کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلاة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم انفا فقال رجل نعم یا رسول الله قال انی اقول مالی انازع القران قال فانتهی الناس عن القراءة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فیما جهر به النبی صلی الله علیه وسلم بالقراءة من الصلوات حین سمعوا ذلک من رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قرات کی تھی ابھی ایک شخص بولا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب ہی میں کہتا تھا کیا ہوا ہے مجھکو کوئی قرآن مجھسے چھینے لیتا ہے راوی نے کہا پھر لوگ باز آئے قرات سے جہری نمازوں میں جب سے یہہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یعنی سوا سورۂ فاتحہ کی اور سورتوں کے پڑھنے سے تو موافق ہوئے یہہ حدیث عبادہ کی حدیث سے اور حجت نہیں رہی اس میں اس شخص کی جو فاتحہ پڑھنے کو منع کرتا ہو امام کے پیچھے **عن** ابی هریرة قال یقول صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة نظن انها الصبح بمعناه الی قوله مالی انازع القران **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید فجر کے پھر روایت کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گزری یہانتک کہ فرمایا کیا ہوا مجھکو میں چھینا جاتا ہوں قرآن سے مسدد کے روایت میں ہے فانتهی الناس عن القراءة فیما جهر به رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگوں نے قرات چھوڑ دی جہری نماز میں ابن السرح معمر سے انہوں نے زہری سے روایت کیا یہ قول ابوہریرہ کا اور اوزاعی کے روایت میں یہہ قول زہری کا ہے فاتعظ المسلمون بذلک فلم یکونوا یقرؤن معه فیما یجهر به صلی الله علیه وسلم یعنی اوس روز سے مسلمانوں کو نصیحت ہوئی وہ جہری نماز میں قرات نہ کرتے تھے کہا ابوداؤد نے میں نے محمد بن یحیی بن فارس سے سنا کہتے تھے فانتهی الناس زہری کا کلام ہے

**باب** من رأی القراءة اذا لم یجهر جب جہر نہو تو قرات کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی الظهر فجاء رجل فقرأ خلفه بسبح اسم ربک الاعلی فلما فرغ قال ایکم قرأ قالوا رجل قال قد عرفت ان بعضکم خالجنیها

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی ایک شخص نے آپکے پیچھے سبح اسم ربک الاعلی پڑھا
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کس نے پڑھا تھا لوگوں نے کہا ایک شخص نے آپ نے فرمایا میں سمجھا۔ تم میں سے کسی نے قرآن مجھسے
چھین لیا ابو الولید کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے کہا کیا سعید نے نہیں کہا جب قرآن پڑھا جاوے تو چپ رہو انہوں
نے کہا یہ جب ہے کہ پکار کر پڑھا جاوے ابن کثیر کی روایت میں ہے شعبہ نے کہا قتادہ سے شاید آنحضرتؐ نے قرارت کو برا جانا قتادہ
نے کہا اگر برا جانتے تو اوس سے منع کرتے عن عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم الظہر فلما انفتل
قال ایکم قرأ سبح اسم ربک الاعلی فقال رجل انا فقال علمت ان بعضکم خالجنیھا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب فراغت پائی تو پوچھا سبح اسم ربک الاعلی کس نے پڑھا ایک شخص بولا میں نے
پڑھا آپ نے فرمایا میں سمجھا گویا مجھسے کلام اللہ چھینا جاتا ہے باب ما یجزئ الامی والاعجمی من القراءۃ یعنی امی اور عجمی کو
کتنی قرارت کافی ہے ف امی وہ شخص جو ان پڑھ ہے اور عجمی وہ جو عرب کا رہنے والا نہیں ہے اور ملکوں کا ہو عن جابر بن عبد اللہ
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقرأ القرآن وفینا الاعرابی والعجمی فقال اقرؤا فکل حسن و
سیجیٔ اقوام یقیمونہ کما یقام القدح یتعجلونہ ولا یتاجلونہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر نکلے اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے اور ہم میں اعرابی (جنگلی) لوگ بھی تھے اور پردیسی بھی تھے آپ نے فرمایا پڑھو سب
اچھا ہے قریب ہے ایسی قومیں پیدا ہونگی جو قرآن کو تیر کیطرح درست کرینگی (یعنے تجوید میں مبالغہ کرینگی) جلدی پڑھیں گے اور ٹھہر ٹھہر
کر نہ پڑھینگے دنیا جلدی دنیا میں اوسکا بدلا پاوینگے اور آخرت میں انکو ثواب نہ ملیگا عن سہل بن سعد الساعدی قال خرج علینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما ونحن نقترئ فقال الحمد للہ کتاب اللہ واحد وفیکم الاحمر وفیکم الابیض وفیکم
الاسود اقرؤہ قبل ان یقرأہ اقوام یقیمونہ کما یقوم السہم یتعجل اجرہ ولا یتاجلہ ترجمہ سہل بن سعد الساعدی سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم ہمارے اوپر نکلے ایک دن اور ہم کلام اللہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا الحمد للہ اللہ کی کتاب ایک ہے اور پڑھنے والے سرخ اور سفید
اور سیاہ سب طرح کے ہیں پڑھو اوسکو اوس سے پہلے کہ ایسی قومیں آوینگی اور قرآن کو مضبوط کرین گے جیسے تیر درست کیا جاتا ہے پر دنیا میں
اوسکا بدلا لے لین گے عقبے کے لیے نہ رکھینگے عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا
استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی منہ فقال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا للہ فما لی قال قل اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی
فلما قام قال ھکذا بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد ملأ یدہ من الخیر ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی
سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہؐ پاس بولا یا رسول اللہ میں قرآن یاد نہیں کر سکتا کچھ بھی تو مجھکو کوئی چیز ایسی بتلائیے جو قرآن
سے کافی ہو آپ نے فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وہ شخص بولا یہ تو اللہ کی تعریف
ہوئی میرے فائدہ کے لیے بتلائیے آپ نے فرمایا کہہ اللھم ارحمنی وارزقنی وعافنی واھدنی اے پروردگار مجھپر رحم کر اور مجھے روزی دے اور تندرستی

اور ہدایت کر مجھکو جب وہ اوٹھا تو اوس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی میں نے بڑی دولت کمائی) رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا (اسکو یاد رکھنا) پھر فرمایا آپ نے اس شخص نے اپنا ہاتھ بھر لیا خیر سے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا جسکو کوئی سورت قرآن کی یاد نہ ہوسکے وہ نماز میں بھی پڑھ لیا کرے نماز درست ہوجاویگی بعضوں نے کہا یہ ورد وظیفہ کیواسطے ہے نماز میں قرآن تھوڑا بہت پڑھنا ضروری ہے

**عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا نصلی التطوع ندعو قیاما وقعودا ونسبح رکوعا وسجودا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نفل نماز میں کھڑے اور بیٹھے دعا کرلیتے تھے اور رکوع سجدے میں تسبیح پڑھتے تھے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفل نماز میں قراءت فرض نہیں ہے دوسری روایت میں ہے قال کان الحسن یقرأ فی الظہر والعصر اماما او خلف امام بفاتحۃ الکتاب ویسبح ویکبر ویہلل قدر ق والذاریات **ترجمہ** حسن قراءت کرتے تھے ظہر اور عصر میں امام ہونے کی صورت میں یا امام کے پیچھے ہونیکی صورت میں سورہ فاتحہ کی اور تسبیح کہتے تھے اور تکبیر اور تہلیل سورہ قاف اور والذاریات کی مقدار تک

**باب** تمام التکبیر تکبیر کون کون سے مقام پر کہے نماز میں

**عن** مطرف قال صلیت انا وعمران بن حصین خلف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فکان اذا سجد کبر واذا رکع کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما انصرف اخذ عمران بیدی وقال لقد صلی ہذا او قال لقد ذکرنا ہذا قبل صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے میں نے اور عمران بن حصین نے نماز پڑھی حضرت امیر المومنین مرتضی علی کے پیچھے آپ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اوٹھتے تکبیر کہتے جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز پڑھی جیسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

**عن** ابی بکر بن عبد الرحمن وابی سلمۃ ان ابا ہریرۃ کان یکبر فی کل صلاۃ من المکتوبۃ وغیرہا یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یقول ربنا ولک الحمد قبل ان یسجد ثم یقول اللہ اکبر حین یہوی ساجدا ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر حین یقوم من الجلوس فی اثنتین فیفعل ذلک فی کل رکعۃ حتی یفرغ من الصلوۃ ثم یقول حین ینصرف والذی نفسی بیدہ انی لاقربکم شبہا بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کانت لصلاتہ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابے بکر بن عبد الرحمن اور ابی سلمہ سے روایت ہے کہ ابا ہریرہ تکبیر کہتے تھے ہر نماز میں فرض ہیں یا اور غیر فرض میں پہلے تکبیر کہتے تھے جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے پھر رکوع کیوقت تکبیر کہتے تھے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے بعد اوسکے ربنا ولک الحمد سجدے سے پہلے جب سجدے کو جھکتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب سجدے میں جاتے تکبیر اللہ اکبر کہتے پھر دوسرے سجدے سے سر اوٹھاتے اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعت پڑھ کر قعدہ کرکے اوٹھتے تو اللہ اکبر کہتے ایسا ہی ہر رکعت میں کرتے تھے نماز سے فارغ ہونے تک بعد اوسکے کہتے قسم خدا کی میں تم سب سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں رسول اللہ صلعم سے یہی آپ کی نماز تھی یہانتک کہ آپنے دنیا کو رخصت کیا

**عن** عبد الرحمن بن ابزی انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لا یتم التکبیر **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو آپ تمام نہیں کرتے تھے تکبیر کو ـ کہا ابو داؤد نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو تکبیر نہیں کہتے تھے (بلکہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے) اسی طرح جب سجدہ کا ارادہ کرتے تو تکبیر نہیں کہتے تھے جب سجدہ سے کھڑے ہوتے

ف پر اس روایت پر عمل نہیں ہے سوار کو بھی سر اوٹھانے کی وقت اور سب حرکات میں اللہ اکبر کہنا ثابت ہے **باب کیف یضع**
**رکبتیہ قبل یدیہ** سجدہ کرنے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے یا ہاتوں کو ف مالک اور اوزاعی اور بعض ائمہ حدیث کا مذہب
ہے کہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے پیچھے گھٹنوں کو اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا قول یہ ہے کہ پہلے گھٹنوں کو
زمین پر رکھے پھر ہاتھوں کو سجدہ کرنے وقت عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد یضع رکبتیہ قبل
یدیہ واذا نهض رفع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ
سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اوٹھتے تو ہاتھ پہلے اوٹھاتے گھٹنوں سے دوسری روایت میں ہے فلما
سجد وقعت رکبتاہ الی الارض قبل ان یقع کفاہ جب سجدہ کرتے تو آپکے گھٹنے زمین پر پہلے پڑتے ہاتھوں سے ایک روایت میں ہے واذا
نهض نهض علی رکبتیہ واعتمد علی فخذہ یعنی جب سجدے سے کھڑے ہوتے تو ٹیکا کرتے اپنی دونوں رانوں پر اور گھٹنوں کے بل اوٹھتے عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے ف یہہ حدیث مالک اور اوزاعی
کی دلیل ہے مغلطائی نے اسکو ضعیف کیا مگر یہہ ضعیف نہیں ہو سکتی رجال اسکے ثقات ہیں خطابی نے کہا کہ حدیث وائل بن حجر کی اس سے
زیادہ صحیح ہے۔ اگر کوئی کہے وائل کی حدیث کے اسناد میں شریک قاضی ہے جو ضعیف ہے جواب اوسکا یہ ہے کہ شریک سے روایت کیا مسلم نے
اور توثیق کی اوسکی ائمہ حدیث نے پر یہ کہا وہ کثیر الغلط ہے اور اس حدیث کے دوسرے اور تیسرے طریقے میں شریک نہیں ہے سفر السعادۃ
میں ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث مخالف ہے آخر اوسکا اوسکے اول سے اسلیے کہ جب ہاتھوں کو گھٹنے سے پہلے رکھیگا تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا اسلیے کہ
اونٹ پہلے ہاتھ ہی رکھتا ہے جواب یہہ ہے کہ چارپایوں میں انکے چاروں پاؤں گنے جاتے ہیں عرف کے اعتبار سے تو جب گھٹنے پہلے رکھے
اونٹ سے مشابہت ہوئی اسباب میں کہ وہ بھی زمین پر پہلے اپنے پاؤں رکھتا ہے جسکو ہم نے ہاتھ سمجھا ہے۔ بعضوں نے ابوہریرہ کی حدیث
کو منسوخ کہا ہے ابن خزیمہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا پہلے ہم ہاتھ گھٹنوں کے پہلے رکھتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنے پہلے رکھنے کا واللہ
اعلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعمد احدکم فی صلاتہ فیبرک کما یبرک الجمل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز میں اسطرح بیٹھتا ہے جسطرح اونٹ بیٹھتا ہے **باب النهوض فی**
**الفرد** پہلی اور تیسری رکعت پڑھ کر کسطرح اوٹھے ف جب پہلی اور تیسری رکعت کے اخیر سجدے سے سر اوٹھاوے تو تھوڑی دیر بیٹھ جاوے پھر
کھڑا ہو اس جلسے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں شافعی اور ائمہ حدیث کا یہی قول ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سجدہ سے اوٹھکر بیٹھنا نہ چاہیے
بلکہ سیدھے کھڑے ہو جانا چاہیے اگرچہ آثار صحابہ کے اسباب میں موجود ہیں پر کوئی حدیث مرفوع صحیح سے ائمہ ثلاثہ کے قول کی تائید نہیں ہوتی
ایک ابوہریرہ کی حدیث ہے جسکو ترمذی نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں قدموں کے کناروں پر اوٹھتے تھے کہا ترمذی
نے اسپر عمل ہے اہل علم کا مگر یہ حدیث ضعیف ہے بسبب خالد بن ایاس کے عن ابی قلابۃ قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلاۃ ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال قلت

لابی قلابة کیف صلی قال مثل صلوٰة شیخنا هذا یعنی عمرو بن سلمة امامهم وذکر انه کان اذا رفع رأسه من السجدة الآخرة
فی الرکعة الاولی قعد ثم قام **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہے ابو سلیمان مالک بن الحویرث ہماری مسجد میں آئے انہوں نے کہا قسم خدا کی میں
نماز پڑھونگا اور میں نہیں پڑھتا ہوں مگر اس ارادے سے کہ تمکو دکھلاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے تھے ایوب نے کہا میں نے
ابو قلابہ سے پوچھا پھر کیونکر نماز پڑھے مالک بن الحویرث نے انہوں نے کہا جیسے ہمارے امام عمرو بن سلمہ پڑھتے ہیں انہوں نے یہ بھی بیان کیا
کہ جب وہ اپنا سر اٹھاتے تھے دوسرے سجدے سے پہلی رکعت کے تو بیٹھ کر کھڑے ہوتے **عن** ابی قلابة قال جاءنا ابو سلیمان مالک بن الحویرث
الی مسجدنا فقال واللہ انی لاصلی وما ارید الصلوٰة ولکنی ارید ان اریکم کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قال فقعد
فی الرکعة الاولی حین رفع رأسه من السجدة الآخرة **ترجمہ** ابی قلابہ سے روایت ہے ہماری مسجد میں مالک بن الحویرث آئے اور کہا میں نماز
پڑھونگا اس نیت سے کہ تمکو بتلاؤں کس طرح دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا راوی نے کہا وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھے جب سر اٹھایا
آخیر سجدہ سے **عن** مالک بن الحویرث انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان فی وتر من صلوته لم ینهض حتی یستوی قاعدا
**ترجمہ** مالک بن الحویرث نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ جب پہلی یا تیسری رکعت سے اوٹھتے تو کھڑے نہ ہوتے جبتک سیدھے بیٹھ نہ
لیتے **باب** لا اقعاء بین السجدتین دونوں سجدوں کے بیچ میں اقعا کرنیکا بیان **ف** خطابی نے کہا یہاں اقعا سے یہ مراد ہے
کہ سجدہ سے اوٹھکر اطمینان سے نہ بیٹھے بلکہ دونوں سرین کو ایڑیوں پر رکھے اور پنجوں کو کھڑا کرے۔ مشہور معنی اقعا کے یہ ہیں دونوں پاؤں
اور رانیں کھڑی کردے اور سرین زمین سے لگادے۔ بہرحال اکثر علما نے اس فعل کو نماز میں مکروہ رکھا ہے اور تاویل کی ہے اس حدیث
کی جو آگے آتی ہے اسطرح پر کہ زمانہ پیری اور ضعف میں یہ فعل مجبوری سے ہوا ہوگا دلیل اوسکی یہ بھی جو روایت کیا ترمذی نے حضرت علی
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی میں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں تیرے واسطے پسند کرتا ہوں اور جو اپنے لیے برا جانتا ہوں
تیرے واسطے برا جانتا ہوں تو اقعا نہ کیا کر دونوں سجدوں کے بیچ میں **عن** طاؤس یقول قلنا لابن عباس فی الاقعاء علی القدمین
فی السجود فقال هی السنة قال قلنا انا لنراه جفاء بالرجل فقال ابن عباس هی سنة نبیک صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
طاؤس سے روایت ہے ہم نے ابن عباس سے ذکر کیا اقعا کا سجدے میں انہوں نے کہا یہ سنت ہے ہم نے کہا ہم تو اوسکو ظلم جانتے تھے پاؤں
پر **ف** کیونکہ پاؤں پر سارا زور پڑتا ہے اور پنجے کھڑے رہنے کے سبب سے پاؤں کو تکلیف ہوتی ہے **ف** ابن عباس نے کہا یہ سنت
ہے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** ما یقول اذا رفع رأسه من الرکوع جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ
بن ابی اوفی یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد
ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جب رکوع سے سر اوٹھاتے تو فرماتے سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول حین یقول سمع اللہ لمن حمده اللهم ربنا لک الحمد ملء السماء و
ملء السموات وملء الارض وملء ما شئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد لا مانع

لما اعطيت زاد محمود ولا معطي لما منعت ثم اتفقوا ولا ينفع ذا الجد منك الجد وقال بشر ربنا لك الحمد لم يقل اللهم وقال
محمود اللهم قال ربنا لك الحمد ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے تھے اللہم ربنا لک الحمد
یا ربنا لک الحمد ملاء السماء یا ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت الخ عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قال
الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم اللہم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جسکا قول فرشتون کی
قول سے لڑجاویگا اوسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے عن عامر قال لا يقول القوم خلف الامام سمع الله لمن حمده ولكن يقولون
ربنا لك الحمد ترجمہ عامر نے کہا مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہین بلکہ ربنا لک الحمد کہین باب الدعاء بين السجدتين
دونو سجدون کے درمیان کونسی دعا مانگے عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللهم اغفر لي وارحمني
وعافني واهدني وارزقني ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو سجدون کے بیچ مین فرماتے تھے
اللهم اغفر لي وارحمني وعافني واهدني وارزقني باب رفع النساء اذا كن مع الامام رؤسهن من السجدة عورتین جماعت
ہون تو مردون کے بعد سر اوٹہاوین سجدہ سے عن اسماء بنت ابي بكر قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان
منكن يؤمن بالله واليوم الاخر فلا ترفع راسها حتى يرفع الرجال رؤسهم كراهية ان يرين من عورات الرجال ترجمہ اسماء بنت ابی بکر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو عورت تم مین سے ایمان لائی ہو اللہ اور پچھلے دن پر تو اپنا سر نہ اٹھاوے جبتک مرد اپنا
سر اٹھاوین تاکہ نظر نہ پڑے کسی مرد کے ستر پر ف اوسوقت مین تہ بند باندہتے تھے اور تہبند مین سجدہ کی حالت مین کبھی کبھی ستر کھلجاتا ہے
اسواسطے عورتونکو مردون سے پہلے سر اوٹہانیکو منع فرمایا باب طول القيام من الركوع وبين السجدتين رکوع سے اوٹھکر کتنی
دیر تک کھڑا رہے اور دونون سجدون کے بیچ مین کسقدر بیٹھے عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان سجوده وركوعه و
قعوده ما بين السجدتين قريبا من السواء ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور رکوع اور دونو سجدون کے
بیچ مین بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے ہوتا ف یعنی جتنی دیر مین آپ سجدہ کرتے اوتنا ہی یا اوس سے کچھ کم سجدہ سے اوٹھکر بیٹھتے پھر
سجدہ کرتے عن انس بن مالك قال ما صليت خلف رجل اوجز صلوة من رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمام وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يكبر ويسجد وكان يقعد بين السجدتين حتى نقول
قد اوهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکے پیچھے نماز نہین پڑہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر اور پورے
نماز پڑہتا ہو ف آپکی نماز مختصر ہوتی اسلیے کہ آپ فرضون مین چھوٹی چھوٹی سورتین پڑہتے اور پوری ہوتی یعنی ارکان کو اچھی
طرح سے ادا کرتے رکوع سے سیدہے کھڑے ہوتے اور ٹہرتے تھوڑی دیر تک پھر سجدہ کرتے دونو سجدون کے بیچ مین بھی اچھی طرح بیٹھتے دم لیتے
دعا کرتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین ایسا استغراق حاصل ہوتا کہ وہ اوسکو مختصر سمجھتے حالانکہ
وہ نماز ایسی مختصر نہ ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے کھڑے رہتے یہانتک کہ ہم سمجھتے آپ بھول

ف یعنی رکوع بہول گئے پھر قیام میں مصروف ہوئے ف پھر آپ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونو سجدون کے درمیان آپ اتنا بیٹھتے
ہم سمجھتے آپ بہول گئے عن البراء بن عازب قال رمقت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الصلوٰۃ فوجدت قیامہ کرکعتہ وسجدتہ واعتدالہ فی الرکعۃ کسجدتہ وجلستہ بین السجدتین وسجدتہ
ما بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء قال ابو داؤد قال مسدد فرکعتہ واعتدالہ بین الرکعتین فسجدتہ
فجلستہ بین السجدتین فسجدتہ فجلستہ بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قصد کرکے دیکھا نماز میں تو میں نے آپکے قیام کو رکوع اور سجود کے مانند اسیطرح رکوع کو سجدے کے مانند اور دونو
سجدون کے درمیان میں بیٹھنا پھر سجدہ کرنا پھر سلام تک بیٹھنا سب قریب برابر برابر کے پایا ف یعنی کچھ بہت فرق نہ تھا اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ آپ ارکان کو اچھی طرح ادا کرتے تھے اور خوب فاصلہ کرتے تھے درمیان رکوع اور سجدے کے اسی طرح دونو سجدون کے بیچ میں
شافعی اور احمد بن حنبل کے نزدیک تعدیل ارکان فرض ہے بغیر اسکی نماز درست نہیں ہوتی اور اور ائمہ کے نزدیک واجب ہے واجب
بھی مثل فرض کے ہے عمل میں

**باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود** جو شخص نماز میں اچھی طرح ٹھہر کر رکوع
اور سجدہ نہ کرے اوسکی نماز نہیں ہوتی عن ابی مسعود البدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلوٰۃ
الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الرکوع والسجود ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا آدمی کی نماز درست
نہیں ہوتی جبتک اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجود میں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد
فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ارجع فصل
فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلیک السلام ثم قال ارجع فصل فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلاث مرار فقال الرجل والذی بعثک بالحق
ما احسن غیر هذا فعلمنی قال اذا قمت الی الصلوٰۃ فکبر ثم اقرأ ما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا
ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم اجلس حتی تطمئن جالسا ثم افعل ذلک فی صلاتک
کلہا قال القعنبی عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وقال فی آخرہ فاذا فعلت هذا فقد تمت صلاتک
وما انتقصت من هذا فانما انتقصتہ من صلاتک وقال فیہ اذا قمت الی الصلوٰۃ فاسبغ الوضوء ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اوس شخص نے نماز پڑھی پھر نماز پڑھ کر آیا اور آپکو
سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص گیا اور پھر پڑھ کر آیا جیسے پہلی پڑھی تھی
اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ تین بار ایسا ہوا جب وہ شخص بولا قسم اوس
شخص کی جس نے آپکو بھیجا ہے سچا نبی کرکے میں تو دوسری طرح نماز پڑھنا نہیں جانتا مجھے سکھا دیجئے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے
اوٹھے تکبیر کہہ پھر جو کچھ ہو سکے قرآن میں سے پڑھ پھر رکوع کر اطمینان سے پھر اوٹھ سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اطمینان سے پھر بیٹھ اطمینان

سے پھر ایسا ہی کر ساری نماز مین قعنبی کی روایت مین ہے جب تو ایسا کر چکا تو تیری نماز تمام ہوگئی اور جو تو نے اس مین سے کم کیا تو تو نے
نماز مین سے کم کیا اور اوس مین یہ بھی ہے آپ نے فرمایا جب نماز کو کھڑا ہو تو پورا کر وضو کو ف اس حدیث سے تعدیل ارکان کا فرض ہونا
ثابت ہوتا ہے۔ دوسری روایت مین ہے ان رجلا دخل المسجد فذکر نحوه قال فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم انه لا
تتم صلوة لاحد من الناس حتى يتوضا فيضع الوضوء يعني مواضعه ثم يكبر ويحمد الله عز وجل ويثني عليه و
يقرأ بما شاء من القران ثم يقول الله اكبر ثم يركع حتى تطمئن مفاصله ثم يقول سمع الله لمن حمده حتى يستوي
قائما ثم يقول الله اكبر ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يقول الله اكبر ويرفع راسه حتى يستوي قاعدا ثم
يقول الله اكبر ثم يسجد حتى تطمئن مفاصله ثم يرفع راسه فيكبر فاذا فعل ذلك فقد تمت صلوته ترجمہ
ایک شخص مسجد مین آیا پھر ویسا ہی بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی کے نماز تمام نہین ہوتی جبتک وضو نہ کرے پورا وضو پھر تکبیر کہے
اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے اور اوسکو سراہے اور پڑھے جتنا چاہے قرآن مین سے پھر اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے اطمینان سے
اسطرح کہ سب جوڑ اپنی جگہہ پہ آجاوین پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کرے اطمینان سے
جوڑون کے پھر اللہ اکبر کہے اور سر اوٹھاوے یہانتک کہ سیدھا بیٹھ جاوے پھر اللہ اکبر کہے اور دوسرا سجدہ کرے اطمینان سے
پھر سر اوٹھاوے اور تکبیر کہے جب ایسا کر چکا تو اوسکے نماز پوری ہوگئی عن رفاعة بن رافع بمعناه قال فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انها لا تتم صلوة احدكم حتى يسبغ الوضوء كما امره الله تعالى فيغسل وجهه ويديه الى المرفقين ويمسح براسه
ورجليه الى الكعبين ثم يكبر الله عز وجل ويحمده ثم يقرأ من القران ما اذن له فيه وتيسر فذكر نحو حماد قال ثم
يكبر فيسجد فيمكن وجهه قال همام وربما قال جبهته من الارض حتى تطمئن مفاصله وتسترخي ثم يكبر
فيستوي قاعدا على مقعده ويقيم صلبه فوصف الصلوة هكذا اربع ركعات حتى فرغ لا تتم صلوة احدكم حتى
يفعل ذلك ترجمہ رفاعہ بن رافع سے ایسا ہی روایت ہے اوس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کے تم مین سے نماز پوری
نہین ہوتی جبتک وضو پورا نہ کرے جیسا اللہ جل جلالہ نے اوسکو حکم کیا پھر دھووے منہہ اپنا اور ہاتھون کو کہنیون تک اور مسح کرے سر کو
اور (دھووے) دونو پانون کو ٹخنون تک پھر تکبیر کہے اللہ جل جلالہ کے اور تعریف کرے اوسکی پھر جہان تک ہو سکے قرآن پڑھے
پھر ویسا ہی بیان کیا بعد اوسکے کہا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو اپنا منھہ زمین پر یا پیشانی زمین پر لگادے اطمینان سے یہانتک کہ جوڑ
آرام پاوین اور ڈھیلے ہو جاوین پھر تکبیر کہے اور سیدھا بیٹھے اپنی بیٹھک پر اور پیٹھ کو سیدھا کرے اسی طرح نماز کو بیان کیا چارون
رکعتون کو فارغ ہونے تک نہین تمام ہوتی نماز کسی کے تم مین سے جبتک ایسا نہ کرے دوسری روایت مین ہے عن رفاعة بن رافع
بهذه القصة قال اذا قمت فتوجهت الى القبلة فكبر ثم اقرأ بام القران وبما شاء الله ان تقرأ واذا ركعت
فضع راحتيك على ركبتيك وامدد ظهرك وقال اذا سجدت فمكن لسجودك فاذا رفعت فاقعد على فخذك اليسرى
ترجمہ رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس مین یہ بھی ہے جب تو کھڑا ہو اور منہہ کرے قبلے کیطرف تکبیر کہہ اور سورہ فاتحہ پڑھ اور جو اللہ چاہے قرآن

میں سے پڑھ جب رکوع کرے تو اپنے دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پیٹھ کو بچھا اور برابر رکھ اور جب سجدہ کرے تو ٹھہر جا اپنے
سجدہ میں جب سر اوٹھا تو بیٹھ اپنی بائیں ران پر۔ تیسری روایت میں ہے **عن** رفاعة بن رافع عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذه
القصة قال اذا انت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل ثم اقرأ ما تيسر عليك من القرآن وقال فيه فاذا جلست
في وسط الصلوة فاطمئن وافترش فخذك اليسرى ثم تشهد ثم اذا قمت فمثل ذلك حتى تفرغ من صلوتك ۔ **ترجمہ**
رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ ہے جب تو نماز کو کھڑا ہو تو تکبیر کہہ اللہ عزوجل کے پھر جو کچھ آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ کہا راوی
نے جب بیچ تو پہلے قعدہ میں تو اطمینان سے بیٹھ اور بائیں ران کو بچھا دے پھر تشہد پڑھ پھر جب کھڑا ہو تو ایسا ہی کر یہاں تک
کہ فارغ ہو نماز سے۔ چوتھی روایت میں ہے **عن** رفاعة بن رافع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقص هذا الحديث
قال فيه فتوضأ كما امرك الله ثم تشهد فاقم ثم كبر فان كان معك قرآن فاقرأ به والا فاحمد الله عز وجل وكبره
وهلله وقال فيه وان انتقصت منه شيئا انتقصت من صلوتك ۔ **ترجمہ** رفاعہ بن رافع سے یہی قصہ اوس میں یہ ہے
آپ نے فرمایا وضو کر جس طرح اللہ جل جلالہ نے تجھکو حکم دیا پھر تشہد پڑھ بعد اوس کے تکبیر کہہ اور اللہ اکبر کہکر اگر تجھے قرآن یاد ہو تو پڑھ
نہیں تو الحمد للہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہہ اگر تو نے اسمیں کچھ کم کیا تو اپنی نماز میں سے کم کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
جسکو سورۂ فاتحہ اور اور کوئی سورت یاد نہ ہو یا یاد نہیں ہو سکتی ہو تو اوسکو یہ سکھا دینا چاہیے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہ قائم مقام قرآن کے ہے **عن** عبد الرحمن بن شبل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نقرة الغراب
وافتراش السبع وان يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير ۔ **ترجمہ** عبد الرحمن بن شبل سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے **ف** یعنی جلدی سے سجدہ کرنا پھر جلدی سے دوسرے سجدہ میں جانا
**ف** اور درندے کی طرح بازو بچھانے سے **ف** یعنی سجدے میں دونوں ہاتھ زمین سے لگا دینا اور پیٹ بھی اون سے ملا لینا
اور مسجد میں ایک جگہ مقرر کر لینے سے جیسے اونٹ مقرر کر لیتا ہے **ف** ہر روز اوسی جگہ پڑھے دوسری جگہ نہ پڑھے یہ مکروہ ہے
بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ اونٹ کی طرح سجدے میں پہلے دونوں گھٹنے بچھا دے پھر ہاتھ اور اوسکا بیان تفصیل سے اوپر گزر چکا **عن**
سالم البراد قال اتينا عقبة بن عمرو الانصاري ابا مسعود فقلنا له حدثنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقام بين ايدينا في المسجد فكبر فلما ركع وضع يديه على ركبتيه وجعل اصابعه اسفل من ذلك وجافى بين مرفقيه
حتى استقر كل شيء منه ثم قال سمع الله لمن حمده فقام حتى استقر كل شيء منه ثم كبر وسجد ووضع كفيه
على الارض ثم جافى بين مرفقيه حتى استقر كل شيء منه ثم رفع رأسه فجلس حتى استقر كل شيء منه ففعل
مثل ذلك ايضا ثم صلى اربع ركعات مثل هذه الركعة فصلى صلاته ثم قال هكذا رأينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم ۔ **ترجمہ** سالم سے روایت ہے ہم ابی مسعود عقبہ بن عمرو الانصاری پاس آئے اور اون سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز بتا دو وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے مسجد میں اور تکبیر کہی جب رکوع کیا دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور انگلیوں کو

اون سی نیچا رکہا اور کہنیونکو جدا رکہا یہانتک کہ ہر ایک عضو اپنے مقام پر جم گیا پہر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کہڑی ہوئی یہانتک کہ ہر عضو
تہم گیا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا اور دونوں ہاتہونکو زمین پر رکہا اور کہنیان جدا رکہین یہانتک کہ ہر عضو تہم گیا پہر سر اوٹہایا اور بیٹہے
یہانتک کہ ہر عضو اپنے مقام پر تہم گیا پہر دوبارہ ایسا ہی کیا پہر چارون رکعتین اسیطرح پڑہین بعد نماز کی کہا ہم نی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑہتے دیکہا

## باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوۃ لا یتمہا صاحبہا تتم من تطوعہ

جسکی فرض ناقص ہو گئے تو وہ نقصان نفلون مین سے پورا کیا جاویگا عن انس بن حکیم الضبی قال خاف من زیاد او ابن
زیاد فاتی المدینۃ فلقی ابا ہریرۃ قال فنسبنی فانتسبت لہ فقال یا فتی الا احدثک حدیثا قال قلت بلی رحمک اللہ
قال یونس واحسبہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ما یحاسب الناس بہ یوم القیمۃ من اعمالہم
الصلوۃ قال یقول ربنا عز وجل للملائکۃ وھو اعلم انظروا فی صلوۃ عبدی اتمہا ام نقصہا فان کانت تامۃ
کتبت لہ تامۃ وان کان انتقص منہا شیئا قال انظروا ھل لعبدی من تطوع فان کان لہ تطوع قال اتموا لعبدی
فریضتہ من تطوعہ ثم تؤخذ الاعمال علی ذاکم **ترجمہ** انس بن حکیم ضبی ابن زیاد یا زیاد کا خوف کرکر مدینہ مین آئے
وہان ابوہریرہ سے ملے اُنہون نے اپنا نسب اونسے لگایا وہ اون سے ملگئے ایکدن ابوہریرہ نے اون سے کہا اے جوان مین تجہسے ایک
حدیث بیان نکرون اُنہون نے کہا کیون نہین بیان کرو اللہ تمپر رحم کرے یونس نے کہا مین بہی سمجہتا ہون کہ اُنہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی کہا آپنے فرمایا اول سب عملون مین قیامت کے دن نماز کا سوال ہوگا تو ہمارا پروردگار
جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے دیکہو میرے بندے کی نماز کامل ہے یا ناقص اگر کامل ہوگی تو پورا ثواب لکہا جاویگا
اور جو ناقص ہوگئے تو اللہ جل جلالہ فرشتون سے فرماویگا دیکہو میرے بندے کے پاس نفل ہین اگر نفل ہون تو وہ فرض نفلون مین سے
پورا کرو پہر تمام اعمال کا بہی حال ہوگا **ف** مثلاً زکوۃ اگر ناقص ہوگی تو نفل صدقات سے اور روزہ اگر ناقص ہوگا نفل روزون سے
اوسکی تکمیل ہوگے عن تمیم الداری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا المعنی قال ثم الزکوۃ مثل ذلک ثم تؤخذ
الاعمال علی حسب ذلک **ترجمہ** تمیم داری سے بہی ایسا ہی روایت ہے اوس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر زکوۃ کا بہی حال ہوگا پہر
تمام اعمال کا حساب اسیطور سے ہوگا

## باب وضع الیدین علی الرکبتین

دونو گہٹنون پہ ہاتہہ رکہنا رکوع مین عن مصعب
بن سعد قال صلیت الی جنب ابی فجعلت یدی بین رکبتی فنہانی عن ذلک فعدت فقال لا تصنع ھذا فانا کنا نفعلہ
فنہینا عن ذلک وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے مین نے نماز پڑہی اپنے باپ کے پہلو مین
تو مین نے دونو ہاتہونکو دونو گہٹنون کے بیچ مین رکہہ لیا (اسکو تطبیق کہتے ہین) میرے باپ (سعد بن وقاص) نے مجہے منع کیا اس سے
پہر مین نے ویسا ہی کیا اُنہون نے کہا ارے ایسا مت کر ہم بہی ایسا ہی کرتے تہے بعد اسکی ہمکو ممانعت ہوئی اسکی اور حکم ہوا گہٹنون
پہ ہاتہہ رکہنے کا عن عبد اللہ قال اذا رکع احدکم فلیفرش ذراعیہ علی فخذیہ ولیطبق بین کفیہ فکانی انظر الی
اختلاف اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب کوئی تم مین سے رکوع کرے تو دونو ہاتہہ رانون سے

لگالیوی اور دونو ہتھیلیان ملاکر جوڑلیوے گویا مین اسوقت دیکہہ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے انگلیونکے اختلاف کو **ف** اسی کو تطبیق کہتے ہین
اوائل اسلام مین ایسا ہی حکم تہا پہر حکم منسوخ ہوگیا اور گہٹنون پر ہاتہہ رکہنیکا حکم ہوا مگر عبداللہ بن مسعود کو پچھلا حکم یاد نہ رہا **باب ما یقول**
**الرجل فی رکوعه وسجوده** آدمی رکوع اور سجدے مین کیا کہے **عن** عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربك العظیم قال رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلی قال اجعلوها فی سجودکم **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے
روایت ہے جب یہ آیت اوتری فسبح باسم ربك العظیم یعنی سبحان ربی العظیم کہہ آپنے فرمایا اسکو رکوع مین کہا کرو جب یہ آیت اوتری سبح
اسم ربك الاعلی یعنی سبحان ربی الاعلی کہہ آپنے فرمایا اسکو سجدے مین کہا کرو **عن** عقبة بن عامر بمعناه زاد قال فکان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رکع قال سبحان ربی العظیم وبحمده ثلاثا واذا سجد قال سبحان ربی الاعلی و
بحمده ثلاثا قال ابوداود وهذه الزیادة نخاف ان لا تکون محفوظة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے ایسا ہی روایت ہے اور اسمین
یہہ ہے کہ رسول اللہ جب رکوع کرتے تین بار سبحان ربی العظیم وبحمده کہتے اور جب سجدہ کرتے تین بار سبحان ربی الاعلی وبحمده کہتے
ابوداود نے کہا ہمکو خوف ہے کہ وبحمده کی زیادت محفوظ نہو **عن** حذیفة انه صلی مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فکان یقول
فی رکوعه سبحان ربی العظیم وفی سجوده سبحان ربی الاعلی وما مر بآیة رحمة الا وقف عندها فسال ولا بآیة عذاب
الا وقف عندها فتعوذ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے انہون نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے ساتھ وہ رکوع مین کہتے
سبحان ربی العظیم اور سجدے مین کہتے سبحان ربی الاعلی اور جس آیت مین عذاب کا ذکر ہوتا وہان ٹہرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے **عن**
عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یقول فی سجوده ورکوعه سبوح قدوس رب الملائکة والروح **ترجمہ**
حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سجدے اور رکوع مین سبوح قدوس رب الملائکة والروح کہتے تھے **عن** عوف
بن مالك الاشجعی قال قمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لیلة فقام فقرأ سورة البقرة لا یمر بآیة رحمة الا وقف
فسال ولا یمر بآیة عذاب الا وقف فتعوذ قال ثم رکع بقدر قیامه یقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت
والکبریاء والعظمة ثم سجد بقدر قیامه ثم قال فی سجوده مثل ذلك ثم قام فقرأ بآل عمران ثم قرأ سورة
سورة **ترجمہ** عوف بن مالك اشجعی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے ساتہہ ایکرات کوکہڑا ہوا آپ نے سورہ بقرہ پڑہی
جب کسی رحمت کی آیت پر گزرتے تو وہان ٹہرتے اور دعا کرتے اور جب عذاب کی آیت پر گزرتے وہان ٹہرتے اور پناہ مانگتے پہر
آپنے رکوع کیا جتنی دیر تک قیام کیا تہا آپ رکوع مین کہتے تہے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة پہر سجدہ کیا
جتنی دیر تک قیام کیا تہا پہر سجدے مین ایسا ہی کہا بعد اسکے کہڑے ہوئے اور سورہ آل عمران پڑہی پہر ایک ایک سورت پڑہی **عن**
حذیفة انه رای رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصلی من اللیل فکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت
والکبریاء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعه نحوا من قیامه وکان یقول فی رکوعه سبحان ربی
العظیم ثم رفع راسه من الرکوع فکان قیامه نحوا من رکوعه یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجوده نحوا من قیامه

ثم كان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع راسه من سجوده وكان يقعد فيما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول
رب اغفر لي رب اغفر لي فصلى اربع ركعات فقرأ فيهن البقرة وآل عمران والنساء والمائدة او الانعام شك شعبة
ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے آپ نے اللہ اکبر تین بار کہا ذو الملکوت والجبروت والکبریا
والعظمہ پھر آپ نے سورہ بقرہ شروع کی بعد اوسکے رکوع کیا قریب قریب قیام کے رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم کہتے رہے
پھر آپ نے رکوع سے سر اوٹھایا تو قریب قریب اوتنی ہی دیر تک کھڑے رہے لربی الحمد کہا کیے پھر سجدہ کیا قریب قریب قیام کے اور
سجدے میں سبحان ربی الاعلی کہا کیے پھر سجدہ سے سر اوٹھایا اور اتنی دیر تک بیٹھے رہے قریب قریب اوسکے جتنی دیر تک سجدے میں رہے
تھے اور رب اغفر لی رب اغفر لی کہتے رہے اسطرح آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور اون میں سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا
انعام پڑھی شک ہے شعبہ کو **باب الدعاء في الركوع والسجود** رکوع اور سجدے میں دعا کرنے کا بیان **عن** ابي هريرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے سجدے میں تو دعا زیادہ کیا کرو اوس میں **ف** سجدہ بڑی عبادت
ہے اور اوسمیں انتہا درجے کا تواضع اور انکسار ہے اسواسطے کہ خدا کو بہت پسند ہے اور ہرگز اوسکو گوارا نہیں کہ سجدہ سوا اوسکے کسی دوسرے کو کیا
جاوے جب کوئی شخص اپنے پروردگار کو سجدہ کرتا ہے تو اوسکو پروردگار سے نہایت قرب اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے چاہیے اوسوقت ضرور دعا
کرے کہ قبول ہووے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كشف الستارة والناس صفوف خلف ابي بكر فقال ايها
الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له والي نهيت ان اقرأ راكعا او ساجدا
فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم ترجمہ عبداللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اوٹھایا (اپنی بیماری میں حضرت عائشہ کے حجرے کا جس میں آپ تشریف رکھتے تھے) دیکھا
تو لوگ صف باندھے ہوئے ہیں ابوبکر رض کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں سے اب کوئی چیز نہیں رہی (کیونکہ
نبوت ہی ختم ہوگئی) سوا نیک خواب کے جسکو مسلمان آدمی دیکھے یا اوسکے واسطے دوسرا دیکھے اور مجھکو ممانعت ہوئی کلام اللہ پڑھنے کی رکوع
یا سجدے میں رکوع میں پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں کوشش سے دعا کرو امید ہے کہ قبول کیجاوے **عن** عائشة قالت
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي
يتاول القرآن ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت وقت رکوع اور سجدے میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک
اللہم اغفر لی فرماتے اور قرآن کے یہی معنی کرتے **ف** یعنی قرآن میں جو آیا ہے فسبح بحمد ربک واستغفره یعنی پاکی کر اپنے رب کی تعریف سے اور
مغفرت مانگ اوس سے اوسکے بھی معنی ہیں **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله
دقه وجله واوله واخره زاد ابن السرح وعلانيته وسره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سجدے میں یہ دعا مانگتے اللہم اغفر لی الخ یا خدا بخش تو میرے گناہ چھوٹے اور بڑے اور اگلے اور پچھلے اور کھلے اور چھپے **عن** عائشة قالت

فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذات لیلة فلمست المسجد فاذا هو ساجد وقدماه منصوبتان وهو یقول اعوذ
برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا مسجد میں ڈھونڈھا تو آپ سجدہ میں تھے
اور کھڑے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے اعوذ برضاك من سخطك الخ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے تیری رضامندی کی
اور پناہ مانگتا ہوں تیرے عذاب سے تیری عفو کی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری میں تیری تعریف کر نہیں سکتا تو ایسا ہی جیسی
تو نے آپ اپنی تعریف کی ہے **باب الدعاء فی الصلوة** نماز میں دعا مانگنے کا بیان **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم کان یدعو فی صلوته اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسیح الدجال واعوذ بك
من فتنة المحیا والممات اللهم انی اعوذ بك من المأثم والمغرم فقال قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان
الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے
تھے اللهم انی اعوذ بك الخ ای پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کے فساد سے
اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور موت کے فساد سے ای پروردگار پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا آپ
اکثر قرض سے پناہ کیوں مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے باتیں بناتا ہے جھوٹھ بولتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے **عن**
ابی لیلی قال صلیت الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی صلوة تطوع فسمعته یقول اعوذ باللہ من النار ویل لاهل
النار ترجمہ ابو لیلی (اذکا بلال یا بلیل یا داؤد یا یسار یا اوس ہے) سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہلو میں نفل نماز تو میں نے سنا آپ سے فرماتے تھے اعوذ باللہ من النار ویل لاهل النار پناہ مانگتا ہوں میں جہنم سے خرابی ہے جہنم والوں کی
**عن** ابی هریرة قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الصلوة وقمنا معه فقال اعرابی فی الصلوة اللهم ارحمنی ومحمدا
ولا ترحم معنا احدا فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال للاعرابی لقد تحجرت واسعا یرید رحمة اللہ عز وجل ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک اعرابی نے نماز میں دعا مانگی ای پروردگار
رحم کر مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اوس اعرابی سے کہا تو نے
اللہ کی رحمت کو جو وسیع تھی تنگ کر دیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلی قال
سبحان ربی الاعلی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سبح اسم ربك الاعلی پڑھتے فرماتے سبحان ربی الاعلی
**عن** موسی بن ابی عائشة قال کان رجل یصلی فوق بیته وکان اذا قرأ الیس ذلك بقادر علی ان یحیی الموتی قال سبحانك
فبلی فسألوه عن ذلك فقال سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ترجمہ موسی بن ابی عائشہ سے روایت ہے ایک شخص اپنی چھت
پر نماز پڑھا کرتا جب اس آیت پر پہونچتا الیس ذلك بقادر علی ان یحیی الموتی تو سبحانك فبلی کہتا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی اوس نے
کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ سنا ہے۔ کہا ابوداؤد نے کہا امام احمد رضہ نے مجھے بھلا معلوم ہوتا ہے فرض میں وہ دعا پڑھنا جو [illegible]

من لیہر **باب** مقدار الرکوع والسجود رکوع اور سجدے میں کتنی دیر کرنا چاہیے **عن** السعدی عن ابیہ او عن عمہ انہ قال رمقت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاتہ فکان یتمکن فی رکوعہ وسجودہ قدر ما یقول سبحان اللہ وبحمدہ ثلاثا **ترجمہ** سعدی سے روایت
اونہوں نے اپنے باپ یا چچا سے سنا (اونکے باپ یا چچا کا نام معلوم نہیں ہوا نہ سعدی کا نام معلوم ہوا) کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ رکوع اور سجدے
میں اتنا ٹھہرتے جتنی دیر میں تین بار سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاوے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع
احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناہ واذا سجد فلیقل سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو چاہیے کہ سبحان ربی العظیم تین بار کہے یہ ادنا درجہ
ہے اور جب سجدہ کرے تو چاہیے سبحان ربی الاعلی تین بار کہے اور یہہ ادنا اوسکا ہے **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ منکم والتین والزیتون فانتہی الی آخرہا الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین
ومن قرأ لا اقسم بیوم القیمۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای حدیث
بعدہ یؤمنون فلیقل آمنا باللہ قال اسمعیل ذہبت اعید علی الرجل الاعرابی وانظر لعلہ فقال یا ابن اخی اتظن انی
لم احفظہ لقد حججت ستین حجۃ ما منہا حجۃ الا وانا اعرف البعیر الذی حججت علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص تم میں سے والتین والزیتون پڑہے پہر اوسکی آخر کی آیت تک یعنی الیس اللہ باحکم الحاکمین تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی وانا
علی ذلک من الشاہدین کہے اور جو شخص لا اقسم بیوم القیمۃ پڑہے پہر الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک پہونچے تو اوسکے بعد بلی کہے اور جو والمرسلات
پڑہے پہر اس آیت پر پہونچے فبای حدیث بعدہ یؤمنون اوسکے بعد کہے آمنا باللہ۔ اسمعیل بن امیہ نے کہا یہ حدیث میں نے ایک اعرابی سے سنی
(اوسکا نام معلوم نہیں تو اسناد مجہول ہے) تو پہر میں دوبارہ اوسکے پاس گیا تاکہ پہر اس حدیث کو سنوں اور اوسکی غلطی کو آزماؤں وہ
اعرابی بولا ای میرے بہائی کے بیٹے تو سمجہتا ہے میں بہول گیا حالانکہ میں نے ساٹھہ حج کیے ہیں اور ہر ایک حج میں جس اونٹ پر میں چڑہا تہا
اوسکو پہچانتا ہوں **عن** انس بن مالک رض یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال فحزرنا فی رکوعہ عشر تسبیحات وفی سجودہ عشر تسبیحات **ترجمہ** انس بن
مالک سے روایت ہے میں نے کسی جوان کے پیچہے ایسی نماز نہیں پڑہی جو رسول اللہ صلعم کی نماز سے مشابہ ہو زیادہ عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے
کہا ہم نے رکوع کا اونکے اندازہ کیا دس تسبیحوں کا اور سجدے کا دس تسبیحوں کا **باب** الرجل یدرک الامام ساجدا جب امام کو سجدے میں پاوے
تو کیا کرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئتم الی الصلوۃ ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہا شیئا
ومن ادرک الرکعۃ فقد ادرک الصلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم نماز کیلوسطے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں
تو سجدہ کر لو مگر وہ شمار میں نہو گا (یعنی اوس رکعت کو پہر پورا پڑہنا پڑیگا وہ سجدہ حساب میں نہ آویگا) اور جس شخص نے رکوع پایا اوس نے
نماز پالی **ف** یعنی وہ رکعت پالی یہی مذہب ہے جمہور کا اور قرات فاتحہ اوسکے ذمے سے ساقط ہوجاوے گی اور بعضوں کے نزدیک رکوع
سے وہ رکعت نہیں ملتی جبتک سورہ فاتحہ نہ پڑہے اور یہی راجح ہے محدثین کے ایک جماعت کے نزدیک اور تفصیل اس مسئلے کے **قاضی محمد**

بن علی شوکانی نے نیل الاوطار میں کی ہے من شاء فلیرجع الیہ اور حدیث باب سے جو جمہور نے استدلال کیا ہے اس امر پر کہ ترک
رکوع ترک رکعت ہے سو یہ استدلال ضعیف ہے کیونکہ اس تقدیر سے عدول حقیقت سے بلا قرینہ صارفہ دو طرح پر لازم آتا ہے اول لفظ رکعت میں کہ اُس
سے مراد رکوع لینا پڑتا ہے دوسری لفظ صلوٰۃ میں کہ اُس سے مراد رکعت لینا پڑتی ہے **باب اعضاء السجود** سجدہ میں کون کون سے عضو زمین
سے لگانا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت قال حماد امر نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ و لا
یکف شعرا و لا ثوبا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدہ کریں سات اعضا پر (منہ اور دونو
ہاتھ اور دونو گھٹنے اور دونو پانون پر) اور منع کیا بالون کے اکٹھا کرنے سے اور کپڑون کے جوڑنے سے نماز میں **عن** ابن عباس عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال امرت و ربما قال امر نبیکم ان یسجد علی سبعۃ آراب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا سات عضا پر سجدہ کریں کا **ف** مگر منہہ میں پیشانی اور ناک دونو داخل ہین لیکن اگر ناک زمین پر نہ لگی تو سجدہ درست ہو جاوےگا
اگر پیشانی لگنا ضرور ہے کیونکہ سجدہ کے معنی بغیر پیشانی کے متحقق نہیں ہوتے - بالونکا اکٹھا کرنا و ستارہ وغیرہ میں یا جوڑا باندھنا
نماز میں مکروہ ہے اسی طرح کپڑونکو جوڑنا سمیٹنا خاک سے بچانے کیواسطے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجہہ و کفاہ و رکبتاہ و قدماہ **ترجمہ** حضرت عباس سے روایت ہے
اُنہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب بندہ سجدہ کرتا ہے اوسکے ساتھ سات اعضا اوسکے سجدہ کرتے ہین منہہ اور دونو ہتھیلیان اور
دونو گھٹنے اور دونو پانون **عن** ابن عمر رفعہ قال ان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ فاذا وضع احدکم وجہہ فلیضع
یدیہ واذا رفع فلیرفعہما **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دونو ہاتھ سجدہ کرتے ہین جیسے منہہ سجدہ کرتا ہے جب کوئی
تم مین سے اپنا منہہ زمین پر رکھے تو دونون ہاتھ بھی رکھے اور جب منہہ اٹھاوے دونو ہاتھون کو بھی اٹھاوے **ف** یہہ حدیث موقوفا صحیح ہے
ابن عمر پر مالک نے اوسکو ابن عمر کا قول روایت کیا **باب السجود علی الانف والجبہۃ** ناک اور پیشانی پر سجدہ کرنیکا بیان **عن**
ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلوٰۃ صلاہا بالناس
**ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ماتھے اور ناک پر مٹی کا نشان تھا نماز پڑھانے سے **باب صفۃ السجود** سجدہ کیونکر کرے
**عن** ابی اسحاق قال وصف لنا البراء بن عازب فوضع یدیہ واعتمد علی رکبتیہ و رفع عجیزتہ وقال ھکذا کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے براء بن عازب نے ہمکو سجدہ بتلایا تو اپنے دونو ہاتھ زمین پر رکھے اور
گھٹنون پر ٹیکا لگایا اور سرین کو بلند کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلعم اسیطرح سجدہ کرتے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اعتدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیہ افتراش الکلب **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اعتدال کرو سجدہ مین **ف** یعنی پیٹ کو ہموار رکھو اور دونو ہاتھون کو زمین پر لگاؤ اور کہنیان پہلوؤن سے جدا رکھو
اسیطرح پیٹ کو رانون سے الگ رکھو بعضون نے اعتدلوا کے معنی کہے ہین اطمینان سے ٹھہر کر سجدہ کرو **ف** اور نہ بچھاوے کوئی تم مین
سے ہاتھ اپنی کتے کے طرح یعنی زمین سے نہ لگاوے **عن** میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی بین یدیہ حتی

لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت یدیه مرت **ترجمه** میمونه سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے دونوں ہاتھوں
کو بغلوں سے جدا رکھتے اتنا اگر بکری کا بچہ چاہے تو ہاتھوں کے نیچے سے چلا جاوے **عن** ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من خلفه فرایت بیاض ابطیه وهو مجخ قد فرج بین یدیه **ترجمه** ابن عباس سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پیچھے سے
(آپ سجدہ میں تھے) میں نے آپکی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا آپ اپنے دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے پسلیوں سے اور اپنے پیٹ کو اٹھائے ہوئے
تھے زمین سے (خطابی) نے مجخ کے معنے لکھے ہیں کہ سرین کو اٹھائے ہوئے تھے اور ایک طرف کو ذرا سا جھکے ہوئے تھے **عن** احمر بن جزء
صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی ناوی له
**ترجمه** احمر بن جزء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تو دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ ہمکو رحم آجاتا (آپکی
تکلیف اور مشقت پر) **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سجد احدکم فلا یفترش یدیه افتراش الکلب
ولیضم فخذیه **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کتے کی طرح نہ بچھاوے اور دونوں
رانوں کو ملا رکھے **باب** الرخصة فی ذلک سجدوں میں کہنیوں کو زمین پر لگا لینے کی اجازت **عن** ابی هریرة قال اشتکی اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشقة السجود علیهم اذا انفرجوا فقال استعینوا بالرکب **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے صحابہ
نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سجدوں میں ہمکو تکلیف ہوتی ہے جب ہم پھیل کر سجدہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہنیوں پر ٹیکا
کرو **باب** التخصر والاقعاء کمر پر ہاتھ رکھنا نماز میں منع ہے **عن** زیاد بن صبیح الحنفی قال صلیت الی جنب ابن عمر فوضعت
یدی علی خاصرتی فلما صلی قال هذا الصلب فی الصلاة وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهی عنه **ترجمه** زیاد
بن صبیح سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر کی پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنا ہاتھ کمر پر رکھا عبداللہ بن عمر نے کہا یہ صلب ہے نماز
میں رسول اللہ صلعم اس سے منع کرتے تھے (صلب یعنے سولی کی شکل ہے جو سولی پر چڑھتا ہے اسکے ہاتھ اسی طرح سے رکھے جاتے ہیں) **باب**
البکاء فی الصلوة نماز میں رونے کا بیان **عن** عبد اللہ بن الشخیر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی
صدره ازیز کازیز الرحی من البکاء **ترجمه** عبداللہ بن الشخیر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نماز پڑھ رہے
تھے اور آپ کے سینے میں سے ایسی آواز آتی تھی جیسے چکی کی آواز رونے سے **ف** احمد کی روایت میں ہے کہ آپ نماز پڑھتے تھے اور آپ
کے اندر سے آواز آتی جیسے دیگ جوش مارتی ہے یعنے روتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے سے نماز نہیں جاتی **باب**
کراهیة الوسوسة وحدیث النفس فی الصلوة دل میں وسوسہ اور خیال آنے کی کراہت نماز میں **عن** زید بن خالد الجهنی
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن وضوءه ثم صلی رکعتین لا یسهو فیهما غفر له ما تقدم من
ذنبه **ترجمه** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعتیں پڑھے اور ان
میں بھول نہ ہووے اسکے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں **عن** عقبة بن عامر الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یتوضأ فیحسن الوضوء ویصلی رکعتین یقبل بقلبه ووجهه علیهما الا وجبت له الجنة **ترجمه** عقبه بن عامر

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جی سے دل و منھ کو متوجہ کر کے مگر اوسکیلئے جنت واجب
ہو جاتی ہے **باب** الفتح علی الامام فی الصلوۃ نماز میں امام کو بتانے کا بیان **عن** المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحیی
وربما قال شہدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الصلوۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجل یا رسول اللہ ترکت آیۃ کذا وکذا فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا اذکرتنیہا قال سلیمان فی حدیثہ قال کنت اراھا نسخت **ترجمہ** مسور بن یزید مالکی سے روایت ہے میں نے
نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے ساتھ آپنے پڑھنے میں کچھہ آیتیں چھوڑ دیں (بھول سے) ایک شخص بعد نماز کے بولا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان آیت
چھوڑ دی آپنے فرمایا تو نے مجھے یاد کیوں نہ دلا دی وہ شخص بولا میں سمجھا شاید اونکا پڑھنا منسوخ ہو گیا **ف** اس حدیث سے مطلقا امام کو
بتانا درست معلوم ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ فقرأ فیہا فلبس علیہ فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا
قال نعم قال فما منعک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک نماز پڑھی آپ کلام اللہ پڑھتے پڑھتے بھول گئے جب نماز سے فارغ ہوئے
ابی بن کعب سے کہا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی انہوں نے کہا ہان آپنے فرمایا پھر تمنے کیوں نہیں بتلایا **باب** امام کو بتانے کی ممانعت **عن**
ابی اسحاق عن الحارث عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لا تفتح علی الامام فی الصلوۃ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے
انہوں نے سنا حارث سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی مت بتا امام کو نماز میں۔ کہا ابو داؤد نے ابو اسحاق نے
حارث سے نہیں سنین مگر چار حدیثیں یہہ حدیث اون میں سے نہیں ہے تو یہہ حدیث منقطع ٹھہری دوسرے یہہ کہ حارث اعور ضعیف ہے شعبی نے کہا وہ
جھوٹا ہے بعضوں نے کہا رافضی تھا **باب** الالتفات فی الصلوۃ نماز میں گردن موڑ کر دیکھنا ادھر ادھر مکروہ ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یزال اللہ عز وجل مقبلا علی العبد وہو فی صلاتہ ما لم یلتفت فاذا التفت انصرف عنہ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
نے فرمایا ہمیشہ اللہ جل جلالہ متوجہ رہتا ہے بندے کیطرف نماز میں جبتک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے جب ادھر ادھر دیکھتا ہے اوسکی طرف سے منھ پھیر لیتا ہے **ف**
ایک حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلعم نماز میں داہنے بائیں دیکھتے تھے لیکن گردن اپنے نہ موڑتے تھے پیٹھ کیطرف روایت کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے
ایسا التفات درست ہے اور جو منع ہے وہ یہہ ہے کہ گردن موڑ کر دیکھے بعضوں نے بے گردن موڑے بھی ادھر ادھر دیکھنا مکروہ کہا ہے بعضوں نے فرض
میں مکروہ کہا ہے نفل میں درست رکھا ہے **عن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التفات الرجل فی الصلوۃ فقال
ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلوۃ العبد **ترجمہ** حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کو انہوں نے کہا یہ شیطان
کا اوچک لیجانا ہے بندے کی نماز میں سے (یعنی اوسکی ثواب میں سے کچھہ اوڑا لیتا ہے **باب** السجود علی الانف ناک پر سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابی
سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رئی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلاۃ صلاھا بالناس **ترجمہ** ابی سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کی پیشانی اور ناک پر مٹی کا داغ دیکھا گیا آپنے نماز پڑھائی تھی لوگوں کو **ف** یہہ حدیث اوپر گزر چکی۔ ابو علی لؤلؤی نے
کہا ابو داؤد نے جب اس کتاب کو چوتھی مرتبہ پڑھا تو اس حدیث کو نہیں پڑھا **باب** النظر فی الصلاۃ نماز میں کسی طرف دیکھنے کا بیان **عن**
جابر بن سمرۃ قال عثمان قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد فرأی فیہ ناسا یصلون رافعی ایدیہم الی السماء ثم اتفقا فقال
لینتہین رجال یشخصون ابصارہم الی السماء قال مسدد فی الصلاۃ او لا ترجع الیہم ابصارہم **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ

مسجد مین تشریف لائی دیکھا تو لوگ نماز مین اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اوٹھا کر دعا کر رہی ہین آپ نے فرمایا جو لوگ اپنی آنکھون سی آسمان

کیطرف دیکھتی ہین چاہیے اس سی باز آوین شاید اونکی بینائی جاتی رہی عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ما بال اقوام یرفعون ابصارہم فی صلاتہم فاشتد قولہ فی ذلک فقال لینتہین عن ذلک او لتخطفن ابصارہم ترجمہ

انس بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہی لوگونکا اپنی نگاہین نماز مین آسمان کیطرف اوٹھاتی

ہین پھر آپ نے سختی سے فرمایا اس سی باز آوین ورنہ اوچک لیجاوینگی نگاہین اونکی (یعنی اندہی ہو جاوین گے) عن عائشة قالت

صلی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی خمیصة لہا اعلام فقال شغلتنی اعلام ہذہ اذہبوا بہا الی ابی جہم واتونی بانبجانیتہ

ترجمہ حضرت عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر مین نماز پڑھی اوسمین نقش بنی ہوئی تھے آپ نی فرمایا مجھی ان نقشون

نی نماز بھلا دی لیجاو اسکو ابو جہم پاس (ابو جہم نی وہ چادر آپ کو تحفہ دی تھی) اور لی آو اوس سے کمل اوسکا دوسری روایت مین اخذ

کردیا کان لابی جہم فقیل یا رسول اللّٰہ الخمیصة کانت خیرا من الکردی آپ نے ایک چادر ابو جہم کی کردی بنی ہوئی لے لے

لوگون نی کہا یا رسول اللہ وہ چادر اس سی اچھی تھی باب الرخصة فی ذلک ادہر ادہر دیکھنا لی گردن موڑ نی نماز مین درست ہے

عن سہل ابن الحنظلیة قال ثوب بالصلوة یعنی صلاة الصبح فجعل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی وہو یلتفت الی الشعب

قال ابو داود وکان ارسل فارسا الی الشعب من اللیل یحرس ترجمہ سہل بن حنظلیہ سی روایت ہی صبح کی نماز کی تکبیر ہوئی رسول

اللہ صلعم نماز پڑہتی جاتی تھی اور گہاٹی کیطرف دیکھتی جاتی تھی ابو داود نے کہا آپ نی ادہر ادہر ایک سوار بہیجا تہا رات کو نگہبانی کے

واسطی ف کیونکہ ادہر سے خوف تہا کفار کی آنیکا باب العمل فی الصلوة نماز مین کونسا کام درست ہی عن ابی قتادة ان

رسول اللّٰہ صلعم کان یصلی وہو حامل امامة بنت زینب ابنة رسول اللّٰہ فاذا سجد وضعہا واذا قام حملہا ترجمہ ابو قتادہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلعم نماز پڑہتی تھی اور امامہ بنت زینب کو (جو نواسی تھی رسول اللہ صلعم کی) اوٹہائی ہوئی تھی جب آپ سجدہ کرتی

اوسکو بٹہا دیتی اور جب کھڑی ہوتی پھر اوسکو اوٹہا لیتی ف زینب صاحبزادی تہین رسول اللہ صلعم کی اور امامہ اون کی بیٹی تہین

ابو العاص سے۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اگر لڑکا یا لڑکی تنگ کری اور نماز نہ پڑہنی دے تو اوسکو گود مین اوٹہا کر یا کندہی

پر بٹہا کر نماز پڑہنا درست ہے عن ابی قتادة یقول بینا نحن فی المسجد جلوسا خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یحمل امامة بنت ابی العاص بن الربیع وامہا زینب بنت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وہی صبیة یحملہا علی عاتقہ فصلی

رسول اللّٰہ صلعم وہی علی عاتقہ یضعہا اذا رکع ویعیدہا اذا قام حتی قضی صلوتہ یفعل بہا ترجمہ ابو قتادہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلعم تشریف لائی اور آپ امامہ بنت ابی العاص کو جو آپکی صاحبزادی زینب کی بیٹی تھین اپنی کندہی پر اوٹہائی ہوئی

تھی رسول اللہ نی نماز پڑہی اور وہ آپکے کاندہی پر تہین جب آپ رکوع کرتی اونکو بٹہا دیتی پھر جب کھڑی ہوتی اوسکو اوٹہا لیتی

اسی طرح اخیر نماز تک کرتے رہے عن ابی قتادة الانصاری یقول رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یصلی للناس وامامة

بنت ابی العاص علی عنقہ فاذا سجد وضعہا ترجمہ ابو قتادہ انصاری سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا آپ نماز پڑہاتی اور امامہ بنت ابی العاص آپکی گردن پر سوار تہین جب آپ سجدہ کرتے اونکو بیٹھا دیتے۔ کہا ابو داؤد نے مخرمہ نے
اپنے باپ سے صرف ایک حدیث سُنی (تو یہہ حدیث مرسل ہے) عن ابی قتادة صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بینما
نحن ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوة فی الظهر او العصر وقد دعاه بلال للصلاة اذ خرج الینا وامامة
بنت ابی العاص بنت بنته علی عنقه فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مصلاه وقمنا خلفه وهی فی مکانها
الذی هی فیه قال فکبر فکبرنا قال حتی اذا اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یرکع اخذها فوضعها ثم رکع وسجد
حتی اذا فرغ من سجوده ثم قام اخذها فردها فی مکانها فما زال رسول الله صلی الله علیه وسلم یصنع بها ذلک فی
کل رکعة حتی فرغ من صلاته صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابی قتادہ سے روایت ہے ہم انتظار کر رہے تھے رسول اللہ صلعم کا ظہر یا عصر کے
واسطے اور بلال آپکو بلا چکے تھے نماز کے لیے اتنے مین آپ نکلے امامہ اپنی نواسے کو گردن پر سوار کیے ہوئے رسول اللہ اپنی جگہہ مین
کہڑے ہوئے اور ہم آپکے پیچھے کہڑے ہوئے لیکن امامہ اوسی جگہہ پر رہین بعد اوسکے آپ نے تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو امامہ
کو اوتار کر نیچے بٹہا دیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے اور کہڑے ہوئے تو امامہ کو پھر وہین سوار کر لیا ایسا ہی کرتے
رہے آپ ہر رکعت مین یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلاة الحیة والعقرب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مار ڈالو دو کالون کو سانپ اور بچھو کو نماز
مین **ف** دو کالو نکو اسواسطے فرمایا کہ کالا سانپ اور کالا بچھو زیادہ ضرر دار ہوتا ہے اونکا مارنا بہت ضروری ہے معلوم ہوا کہ سانپ
اور بچھو کو مارنے سے نماز نہین ٹوٹتے بشرطیکہ اور کوئی فعل منافی نماز نہ کرے عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یصلی والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاه وذکر ان الباب کان فی
القبلة **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ نماز پڑہ رہے تھے اور دروازہ بند تہا مین آئی دروازہ کہولنے کو
کہا آپ نے چلکر دروازہ کہولا پھر اپنے مصلے مین آکر نماز پڑہنے لگے اور دروازہ قبلے کیطرف تہا **ف** ان حدیثون سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ ضرورت کیواسطے چلا جانا یا دروازہ کہولنا یا لاٹھی اٹہا کر سانپ بچھو مارنا یا لڑکے کو گود مین اٹہا لینا پھر بٹھا دینا یہہ سب
افعال نماز کو نہین توڑتے جن لوگون نے ان حدیثون کی یہہ تاویل کی ہے کہ شاید یہہ فعل کثیر ہو اون سے پوچھنا چاہیے کہ پہلے اسکو تو
ثابت کرو کہ فعل کثیر نماز کو فاسد کرتا ہے پھر یہہ ثابت کرو کہ فعل کثیر کے معنی اور مصداق کیا ہے خود تم لوگ فعل کثیر کے معنی مین اختلاف
رکہتے ہو اور بڑی تعجب کی یہہ بات ہے کہ فعل کثیر سے نماز ٹوٹ جانیکے جو قائل ہین وہے اسبات کے قائل ہین کہ جب نماز مین حدث
ہو جاوے تو وضو کر کر آوے اور پھر بنا کرے نماز پر اب اون سے کہنا چاہیے کیا وضو کو جانا اور پانی لینا اور وضو کرنا اور پھر وہان سے
لوٹ کر آنا نماز کو فاسد نہین کرتا یا یہہ فعل کثیر نہین ہے **باب رد السلام فی الصلاة** نماز مین سلام کا جواب دینا عن عبد الله
قال کنا نسلم علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی الصلاة فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا
علیه فلم یرد علینا وقال ان فی الصلاة لشغلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کو سلام کیا کرتے تھے

جب حضرت نماز پڑھتے ہوتے آپ جواب ہمکو دیا کرتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کرآئے تو ہم نے آپ کو سلام کیا (معمول کے موافق آپ نماز مین تھے) آپنے جواب نہ دیا (بعد نماز کے) فرمایا نماز مین ایک شغل ہوتا ہے عن عبد اللہ قال کنا نسلم فی الصلاۃ ونامر بحاجتنا فقدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی السلام فاخذنی ما قدم وما حدث فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال ان اللہ عز وجل یحدث من امرہ ما یشاء وان اللہ تعالی قد احدث ان لا تکلموا فی الصلاۃ فرد علی السلام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم نماز مین سلام کیا کرتے تھے اور اپنے کام کاج کے باتین کر لیتے تھے مین آیا (حبشے سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے جواب نہ دیا مجھے فکر پیدا ہوئی پرانے اور نئی باتون کی (یعنے کیا قصور کیا جو آپنے جواب نہ دیا) جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ جو چاہتا ہے نیا حکم اوتارتا ہے اب اوس نے نیا حکم کیا ہے نماز مین باتین نہ کرو پھر میرے سلام کا جواب دیا عن صہیب انہ قال مررت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فسلمت علیہ فرد اشارۃ قال لا اعلمہ الا قال اشارۃ باصبعہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے مین گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے سلام کیا آپنے اونگلی کے اشارے سے جواب دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین اشارہ کرنا درست ہے اور اشارے سے سلام کا جواب دینا بھی درست ہے عن جابر قال ارسلنی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی المصطلق فاتیتہ وھو یصلی علی بعیرہ فکلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا ثم کلمتہ فقال لی بیدہ ھکذا وانا اسمعہ یقرأ ویومی برأسہ قال فلما فرغ قال ما فعلت فی الذی ارسلتک فانہ لم یمنعنی ان اکلمک الا انی کنت اصلی ترجمہ جابر سے روایت ہے مجھکو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق پاس جب مین لوٹ کر آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اپنے اونٹ پر مین نے آپ سے بات کی آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر مین نے بات کی آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور مین سن رہا تھا آپ کلام اللہ پڑھتے تھے اور سر سے اشارہ کرتے تھے (رکوع اور سجدے کیواسطے) جب آپ فارغ ہوئے تو آپنے پوچھا تم نے کیا کیا اوس کام کو جسکے لئے مین نے تمکو بھیجا تھا اور مین نے تم سے اسواسطے بات نہین کے کہ مین نماز پڑھ رہا تھا عن عبد اللہ بن عمر یقول خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قباء یصلی فیہ قال فجاءتہ الانصار فسلموا علیہ وھو یصلی قال فقلت لبلال کیف رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیھم حین کانوا یسلمون علیہ وھو یصلی قال یقول ھکذا وبسط جعفر بن عون کفہ وجعل بطنہ اسفل وجعل ظھرہ الی فوق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا مین نماز پڑھنے کو گئے انصار آئی اور آپ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ رہے تھے مین نے بلال سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر جواب دیا جب انہون نے سلام کیا اور آپ نماز مین تھے اونہون نے کہا اسطرح جعفر بن عون

اوسکو بتلایا یا ہتھلی کو نیچے کیا اور اوسکی پشت کو اوپر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا غرار فی

صلاۃ ولا تسلیم قال احمد یعنی فیما اری ان لا تسلم ولا یسلم علیک ویغرر الرجل بصلاتہ فینصرف

وھو فیھا شاک ترجمہ ابے ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین نقصان ہے نماز مین اور

سلام مین ف امام احمد نے اسکی تفسیر یھہ کے ہے سلام مین نقصان یھہ ہے کہ تو کسیکو سلام کرے وہ جواب دے نماز مین

نقصان یھہ ہے کہ آدمی کو شک ہو مین نے تین رکعتین پڑہین مین یا چار پھر وہ اکثر تولے لی اور نماز سے لوٹ آوے حالانکہ

اوسکو شک رہے ہے ۔ بعضون نے کہا سلام مین نقصان یہہ ہے تجہکو کوئی کہے السلام علیک ورحمۃ اللہ تو اوسکی جواب

مین لینا ہے کہدے وعلیک السلام یہہ نقصان ہے چاہیے اوتناہی کہنا وعلیک السلام

ورحمۃ اللہ یا زیادہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعضون نے کہا نماز مین غرار یہہ ہے کہ سو جاوے

اوسکے ارکان سے غفلت کرے واللہ اعلم ۔ کہا ابو داؤد

نے دوسری روایت مین یون ہے

لاغرار فی تسلیم والصلوۃ

مگر ابن فضیل نے

روایت کیا

عبد الرحمن بن مہدی کیطرح موقوفًا ابوہریرہ پر ۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ پانچوان ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے

اب شروع ہوتا ہے پارہ چہٹا اوسکے فضل اور احسان کے بھروسے پر مجکو طاقت کچہ نہین ہے بغیر اوسکی مدد کے فقط فقط

# تم الجزء الخامس ویتلوہ الجزء السادس انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ پنجم تمام شد بعونہ

# الجزء السادس

## پارہ چھٹا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ نماز مین چھینک کا جواب دینا چاہیے **عن** معاویۃ بن الحکم السلمی قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارھم فقلت واثکل امیاہ ماشانکم تنظرون الی فجعلوا یضربون بایدیھم علی افخاذھم فعرفت انھم یصمتونی فقال عثمان فلما رأیتھم یسکتونی لکنی سکت قال فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی وامی ما ضربنی ولا کھرنی ولا سبنی ثم قال ان ھذہ الصلاۃ لا یحل فیھا شیء من کلام الناس ھذا انما ھو التسبیح والتکبیر وقرأۃ القرآن او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ انا قوم حدیث عھد بجاھلیۃ و قد جاءنا اللہ بالاسلام ومنا رجال یاتون الکھان قال فلا تاتھم قال قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شیء یجدونہ فی صدورھم فلا یصدھم قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک قال قلت جاریۃ لی کانت ترعی غنیمات قبل احد والجوانیۃ اذا طلعت علیھا اطلاعۃ فاذا الذئب قد ذھب بشاۃ منھا وانا من بنی آدم اسف کما یاسفون لکنی صککتھا صکۃ فعظم ذاک علی رسول اللہ علیہ وسلم فقلت افلا اعتقھا قال ائتنی بھا قال فجئتہ بھا فقال این اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقھا فانھا مؤمنۃ

**ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نماز پڑہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ دفعتہ ایک شخص نے چھینکا قوم مین سے تو مین نے کہا یرحمک اللہ تو اسپر مجھے لوگ گھورنے لگے۔ یعنی نماز مین چھینک کا جواب دینے کے سبب تو مین نے کہا۔ یعنی اپنے دل مین کم بخت تجھکو مان تیری رہیدو جاہی یعنی تو مرجاوی اور تیری مان تجھکو روہی) تمہارا کیا حال ہی کہ میری طرف دیکھتے ہو لوگون نے اپنی رانون پر ہاتہہ مارنا شروع کیا تو مین نے جانا کہ یہ لوگ مجھے چپ رہنے کو کہتے ہین مین چپ ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تو فدا ہون میری باپ ورمان نہ آپنے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا اتنا فرمایا یہہ نماز ہی اس مین بات کرنا درست نہین سوا تسبیح و تکبیر قرآن پڑہنے کے یا کچھ ایسا ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نیا مسلمان ہوا ہون اللہ جل جلالہ نے ہمکو جاہلیت اور کفر سی نجات دیکر دین اسلام عطا فرمایا لیکن ہم مین سے بعض لوگ نجومیون پاس جاتے ہین آپنے فرمایا تو مت جا اونکے پاس مین نے کہا بعض ہم مین سے شگون بد لیتی ہین آپنے فرمایا یہہ اونکی دلونکا وہم ہے (اور یہہ بالکل غلط ہے) تو انکی کام سے باز نہ رہین (یعنے جو ارادہ ہو او سکو کرین شگون بد کے ڈر سے اوس کام سے رک نہ جاوین) مین نے کہا بعض لوگ ہم مین سے لکیر کھینچتے ہین **ف** یعنی خطوط کہینچکر آیندہ

کا احوال دریافت کرتے ہین مراد علم جفر ہی یا رمل ف آپنے فرمایا یہہ معجزہ تہا ایک پیغمبر کا (ادریس یا دانیال علیہما السلام کا)
اب جس کسیکا خط اوسکی موافق ہو تو وہ سچا ہو سکتا ہی ف اور موافق ہونا ہر بار ممکن نہین اسواسطی کہ وہ معجزہ تہا کسیکو اوسکا
قاعدہ اچھی طرح معلوم نہین ہی اگر کبھی اتفاق سی موافق ہو جاتا ہے تو صحیح پڑتا ہی اکثر غلط نکلتا ہے مین نے بہت سی رمالون
کو دیکھا اور اونکو امتحان کیا کچہہ اصل نہ پائی۔ بعضون نی کہا خط کہینچنی سی مراد یہہ ہی کہ عرب مین یہہ دستور تہا کوئی شخص فال
نکالنی کو کسی عراف پاس جاتا وہ ایک لڑکے کو حکم کرتا ریت پر لکیرین کرتا پھر دو دو کو مٹانا شروع کرتا اگر دو بچتین تو فال نیک سمجہتی
مطلب براری کا یقین کرتے جو ایک بچتی تو نامرادی کا یقین ہو جاتا۔ اس خیال کو آپنے غلط کر دیا اور بیان فرمایا کہ یہہ معجزہ
تہا ایک پیغمبر کا دوسری کو حاصل نہین ہو سکتا ف مین نے کہا میری ایک لونڈی بکریان چراتی تھی احد اور جوانیہ (احد
ایک پہاڑ ہی مشہور اور جوانیہ ایک مقام کا نام ہی) پاس ایکبار مین جو وہان پہونچا تو دیکھا ایک بکری کو بھیڑیا لیگیا ہے آخر مین آدمی
تھا مجھی بھی رنج ہوتا ہے جیسے آدمیونکو ہوا کرتا ہے مین نی اوسکو ایکہی تہپڑ کوٹ دیا پیہ گران گذرا یہہ حضرت پر مینے کہا مین
اسکو آزاد کرون آپنے فرمایا اوس لونڈی کو میری پاس لیکر آ مین اوسکو آپکے پاس لیگیا آپنے پوچھا خدا کہان ہی ف
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہہ سوال درست ہی خدا کہان ہی اور کسجگہہ ہے ف وہ بولی آسمان پر ہی ف یعنی آسمان
کے اوپر عرش پر اس حدیث سی ذات الہی کا اوپر ہونا ثابت ہوتا ہے ف پھر آپنے پوچھا مین کون ہون بولی آپ رسول
ہین اللہ کے آپنے فرمایا اسکو آزاد کر دی یہہ مومن ہے ف یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نی اور
ذہبی نی کتاب العرش والعلو مین اس حدیث کو متعدد طریقون سی نقل کیا ہے عن معاویة بن الحکم السلمی قال لما قدمت
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم علمت امورا من امور الاسلام فكان فیما علمت ان قال لی اذا عطست فاحمد الله
واذا عطس العاطس فحمد الله فقل يرحمك الله قال فبينما انا قائم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
الصلوٰة اذ عطس رجل فحمد الله فقلت يرحمك الله رافعا بها صوتی فرمانی الناس بابصارهم حتی احتملنی
ذلك فقلت ما لكم تنظرون الی باعين شزر قال فسبحوا فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة
قال من المتكلم قيل هذا الاعرابی فدعانی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لی انما الصلوٰة لقراءة القرآن
وذكر الله جل وعز فاذا كنت فيها فليكن ذلك شانك فما رأيت معلما قط ارفق من رسول الله صلی
الله علیه وسلم ترجمہ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو مین نے چند باتین اسلام کی
سیکہین ایک اون مین یہہ تہا جب تجھے چھینک آوی الحمد للہ کہہ اور جب کوئی دوسرا چھینکے تو یرحمک اللہ کہہ ایکبار مین رسول اللہ
کے ساتھ نماز پڑھ رہا تہا اتنی مین ایک شخص چھینکا اوس نے الحمد للہ کہا مین نے یرحمک اللہ بلند آواز سے کہا لوگون نے
میری طرف دیکھنا شروع کیا مجھے برا معلوم ہوا مین نے کہا تمکو کیا ہوا میری طرف کنکھیون سے دیکھتے ہو انہون نی سبحان اللہ
کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے آپنے فرمایا کس نے نماز مین بات کہی تہی لوگون نے کہا اس اعرابی نے

آپ نے مجھکو بلایا اور فرمایا نماز کلام اللہ پڑھنے کیواسطے ہے اور اللہ کی یاد کے واسطے پھر جب تو نماز میں ہو تو تیری یہی کام ہو (یعنی اللہ کی یاد کیا کر اور کلام اللہ پڑھا کر دنیا کے باتیں نہ کر) تو میں نے کوئی معلم (سکھانیوالا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہتر نہ دیکھا نرمی اور ملائمت سے سکھاتے ہیں۔

## باب التامین وراء الامام

امام کے پیچھے آمین کہنے کا بیان **ف** شافعی اور احمد بن حنبل اور اکثر ائمہ حدیث و اہل علم کا مذہب یہہ ہے کہ امام جب ولا الضالین کہے تو پکار کر آمین کہو اور مقتدی بھی پکار کر آمین کہیں یا رب اغفر لی آمین کہیں اس باب میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں جو آگے آتی ہیں بیہقی اور ابن حبان نے عطا سے روایت کیا میں نے دو سو صحابہ کو پایا آمین پکار کر کہتے ہوئی - اور ابو حنیفہ اور بعض اہل علم کے نزدیک آمین آہستہ سے کہنا چاہیے دلائل ابو حنیفہ کے اس باب میں قوی نہیں ہیں صحیح اور راجح باعتبار قوت اور کثرت دلائل کے یہی ہے کہ آمین پکار کر کہی جاوے۔

عن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ولا الضالين قال آمين ورفع بها صوته **ترجمه** وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے اوسکے بعد آمین کہتے بلند آواز سے **ف** شعبہ نے اسے اسناد سے وائل سے روایت کیا اسی اسناد سے کہ آپ نے آہستہ سے آمین کہی محدثین نے کہا کہ شعبہ نے اس میں خطا کی صحیح یہہ ہے کہ آپ نے بلند آواز سے آمین کہی مترجم کہتا ہے کہ اگر یہہ روایت ثابت بھی ہو تب بھی حنفیہ کی دلیل نہیں ہو سکتے اس لیے کہ آہستہ کہنے سے یہہ مراد نہیں ہے کہ کسی نے نہیں سنا ورنہ وائل بن حجر کیونکر سنتے بلکہ آہستہ کہنے سے یہہ مقصود ہے کہ آپ نے بہت چلا کر نہ کہا کہ صفوں میں آواز جائے بلکہ پاس والوں نے سنا چنانچہ دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ آمین اسطرح سے فرماتے کہ پہلے صف والے نزدیک کے لوگ سن لیتے تو اسقدر آواز بھی جہر میں داخل ہے پھر سر سے ان حنفیہ کا دعوی کیونکر ثابت ہو سکتا ہے اب رہے آثار سو آثار صحابہ اور وہ کیونکر مقابل ہو سکتی ہیں - احادیث صحیحہ مشہورہ کے علی الخصوص اور خصوصاً جب بہت سے صحابہ جہر کے قائل ہوں

عن وائل بن حجر انه صلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فجهر بآمين وسلم عن يمينه وعن شماله حتى رأيت بياض خده **ترجمه** وائل بن حجر سے روایت ہے انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ نے پکار کر آمین کہی اور سلام پھیرا اپنے داہنے اور بائیں یہانتک کہ میں نے آپکے رخسار کی سفیدی کو دیکھا

عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تلا غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال آمين حتى يسمع من يليه من الصف الاول **ترجمه** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ چکتے آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ جو نزدیک ہوتے سن لیتے۔

عن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمه** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جاویگا اسکے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے **ف** دوسری حدیث میں ہے جب امام آمین کہے تو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں صحیحین میں۔

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه قال ابن شهاب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

آمین ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو کیونکہ
جسکی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑجاویگی اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوینگے ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بھی آمین کہا کرتے تھے عن بلال انہ قال یا رسول اللہ لا تسبقنی بآمین ترجمہ بلال سے روایت ہے انہوں
نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے آگے آپ آمین نہ کہا کیجیے ف یعنے اتنی مہلت دیا کیجیے کہ میں سورہ فاتحہ سے فارغ ہوجاؤں تو
آپ کی اور میری آمین ساتھ ہوا کرے عن ابی مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زہیر النمیری وکان من الصحابة
فیتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمه بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفة قال
ابو زہیر اخبرکم عن ذلک خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلة
فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستمع منه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء
یختم قال بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین
وابشر وهذا لفظ محمود ترجمہ ابی مصبح المقرائی سے روایت ہے ہم بیٹھا کرتے تھے ابو زہیر نمیری پاس جو صحابی تھے اور اچھی
اچھی حدیثیں سنایا کرتے تھے ایکبار ہم میں سے کسی شخص نے دعا کی انہوں نے کہا ختم کر اوسکو آمین پر کیونکہ آمین مثل مہر کی ہے کتاب
پر ابو زہیر نے کہا میں تمکو اسکا حال سناتا ہوں ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص کے پاس پہونچے جو نہایت
عاجزی سے دعا کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر سننے لگے آپ نے فرمایا اوسکی دعا قبول ہوگی اگر ختم کریگا ایک شخص نے
پوچھا یا رسول اللہ کس چیز سے ختم کریگا آپ نے فرمایا آمین سے اگر وہ آمین پہ ختم کریگا تو اوسکی دعا قبول ہوگی وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ سنکر اوس شخص پاس آیا جو دعا کر رہا تھا اور اوس سے بولا ختم کر تو اپنی دعا کو آمین پہ اور خوش ہوجا۔ کہا ابو داود
نے مقرا ایک قبیلہ ہے حمیر میں سے باب التصفیق فی الصلوة نماز میں دستک دینے کا بیان عن ابی ہریرة قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال والتصفیق للنساء ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مردوں کیواسطے تسبیح ہے اور عورتوں کیواسطے دستک مارنا ہے ف جب نماز میں کوئی واقعہ پیش آوے مثلا کوئی پکارے یا کچھ آگاہ
کرنا ہو تو مرد سبحان اللہ کہدیں اور عورت ایک ہتھیلی کو دوسری ہاتھ کی پشت پر ماردے عن سهل بن سعد ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذهب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینهم وحانت الصلوة فجاء المؤذن الی ابی بکر رضی اللہ عنه فقال اتصلی
بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابو بکر فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فی الصلوة فتخلص حتی وقف فی الصف
فصفق الناس وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوة فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فاشار الیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امکث مکانک فرفع ابو بکر یدیه فحمد اللہ علی ما امره به رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ثم استاخر ابو بکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی
فلما انصرف قال یا ابا بکر ما منعک ان تثبت اذ امرتک قال ابو بکر ما کان لابن ابی قحافة ان یصلی بین

يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم مالي رأيتكم اكثرتم من التصفيح من نابه شيء في صلاته فليسبح فانه اذا سبح التفت اليه وانما التصفيح للنساء ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف (جو ایک بطن ہے قبیلہ اوس میں سے) کے پاس گئے اونکے درمیان صلح کرانیکو (اونکی آپس میں کچھ لڑائی ہوئی تھی) اتنے میں نماز کا وقت آ گیا اور مؤذن (بلال) ابوبکر صدیق پاس آئے کہنے لگے تم نماز پڑھاتے ہو میں تکبیر کہوں ابوبکر نے کہا ہان پھر ابوبکر نماز پڑھانے لگے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے آپ صفوں کو چیرتے ہوئے صف اول میں آکر کھڑے ہوئے لوگوں نے دستک مارنا شروع کیا ف اسلیے کہ ابوبکر مطلع ہو جائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے مگر ابوبکر نماز میں کسیطرف خیال نکرتے تھے جب لوگوں نے بہت تالیاں بجائیں انہوں نے مڑکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اشارہ کیا اپنی جگہ پر کھڑے رہو ف یعنی نماز پڑھاؤ اس حدیث سے ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت تمام صحابہ پر ثابت ہوتی ہے ف ابوبکر نے دونو ہاتھ اوٹھا کر خدا کا شکر کیا اسبات پر کہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز پڑھانے کا حکم کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دونو ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا درست ہے (زرقانی) ف پھر پیچھے ہٹ آئے اور صف میں شریک ہو گئے رسول اللہ صلعم آگے بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا اے ابوبکر تم کیوں اپنی جگہہ پر قائم نرہے جب میں نے تمکو اشارہ کیا ابوبکر نے کہا ابو قحافہ کے بیٹے کا درجہ کچھ نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صلعم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھاوے ف ابو قحافہ ابوبکر کے باپ کا نام تھا۔ ہرچند ابوبکر کو جب آنحضرت صلعم نے اشارہ کیا کھڑے رہنے کا تو اونکو امامت درست ہو گئی مگر تواضع اور انکسار علی الخصوص جناب رسالت مآب کے سامنے اسی کو مقتضی تھا جو ابوبکر نے کیا اور الامر فوق الادب صحیح ہے مگر یہان قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امر اختیاری تھا جب تو رسول اللہ صلعم صفوں کو چیر کر صف اول میں آئے اور آپ کا جی امامت کو چاہتا تھا ابوبکر نے جو آپ کے دل میں تھا اوسی پر عمل کیا ف پھر آپنے لوگوں سے فرمایا کیا ہوا تم کو میں نے دیکھا بہت تالیاں بجاتے تھے اگر کوئی حادثہ نماز میں پیش آوے تو تسبیح کہو جب تسبیح کہو گے اوسکا خیال ہو گا اور تالی بجانا عورتوں کو چاہیے۔

ش سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاتاهم ليصلح بينهم بعد الظهر فقال لبلال ان حضرت صلاة العصر ولم آتك فمر ابابكر فليصل بالناس فلما حضرت العصر اذن بلال ثم اقام ثم امر ابابكر فتقدم قال في آخره اذا نابكم شيء في الصلاة فليسبح الرجال وليصفح النساء ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے عمرو بن عوف کے آپس میں کچھ لڑائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپ اونکے پاس صلح کرانیکو گئے بعد ظہر کے اور بلال سے فرما گئے اگر نماز کا وقت آ جاوے تو ابوبکر سے کہنا نماز پڑھا دیں جب عصر کا وقت ہوا بلال نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ابوبکر کو حکم کیا نماز پڑھانے کا وہ آگے بڑھے۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی مگر اس میں یہ ہے آپ نے یوں فرمایا جب کوئی حادثہ پیش آوے نماز میں تو مرد تسبیح کہیں اور عورتیں دستک دیں

ع عيسى بن ايوب قال قوله التصفيح للنساء تضرب باصبعين

من یمینها علی کفها الیسری ترجمہ عیسی بن ایوب نے کہا دستک سے یہ مراد ہے کہ داہنی ہاتھ کی دو انگلیاں بائیں
ہاتھ کے ہتھیلی پر ماری باب الاشارة فی الصلوٰة نماز میں اشارہ کرنے کا بیان عن انس بن مالک ان النبی
صلعم کان یشیر فی الصلوٰة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے نماز میں عن
ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التسبیح للرجال یعنی فی الصلوٰة والتصفیق للنساء من اشار
فی صلاته اشارة تفهم عنه فلیعد لها یعنی الصلوٰة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سبحان اللہ کہنا مردوں کے واسطے ہے اور دستک مارنا عورتوں کے واسطے ہے نماز میں جو کوئی اشارہ کرے ایسا جس
سے کوئی مضمون سمجھا جاوے تو وہ اپنی نماز لوٹا دے۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث وہم ہے ف اسکا اعتبار نہیں یہ
مخالف ہے حدیث صحیح کے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرتے تھے اور مخالف ہے روایت صحیح
کی جابر وغیرہ گذریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام کا جواب اشارہ سے دیتے تھے باب مسح الحصی فی
الصلوٰة نماز کے اندر کنکریاں ہٹانے کا بیان عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم
الی الصلوٰة فان الرحمة تواجهه فلا یمسح الحصا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نماز کو کھڑا ہو تو رحمت خدا کی اوسکے سامنے ہوتی ہے چاہیے کہ کنکریاں نہ ہٹاوے عن
معیقیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمسح وانت تصلی فان کنت لا بد فاعلا فواحدة تسویة
للحصا ترجمہ معیقیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کنکریاں مت ہٹا نماز پڑھتے میں اگر ضرورت
ہو تو ایکبار ہٹا لے باب الرجل یصلی مختصرا کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے کا بیان عن ابی ہریرة قال نهی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاختصار فی الصلوٰة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے باب الرجل یعتمد فی الصلوٰة علی عصا نماز میں لکڑی پر ٹیکا لگانے کا بیان
عن هلال بن یساف قال قدمت الرقة فقال لی بعض اصحابی هل لک فی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال قلت غنیمة فدفعنا الی وابصة قلت لصاحبی نبدأ فننظر الی دله فاذا علیه قلنسوة لاطئة
ذات اذنین وبرنس خز اغبر واذا هو معتمد علی عصا فی صلاته فقلنا بعد ان سلمنا فقال حدثتنی ام
قیس بنت محصن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسن وحمل اللحم اتخذ عمودا فی مصلاه یعتمد علیه
ترجمہ ہلال بن یساف سے روایت ہے میں رقہ میں آیا (رقہ ایک بستی ہے شام میں) میرے ایک یار نے کہا تم کو کسی صحابی
سے ملنے کی آرزو ہے میں نے کہا کیوں نہیں غنیمت ہے پھر ہم گئے وابصہ پاس میں نے اپنے ساتھی سے کہا پہلے ہم اوسکی
وضع دیکھیں تو وہ ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی دو کان والے پہنے تھے اور ایک بارانی پوش خز کا خاکی رنگ کا اوڑھے
تھے اور نماز میں ٹیکا لگائے ہوئے تھے ایک لکڑی پر جب ہم نے سلام پھیرا تو اوسکی وجہ پوچھی انہوں نے کہا ام قیس بنت

محصن نے مجھ سے بیان کیا رسول اللہ ص کا جب سن زیادہ ہو گیا اور آپ کا گوشت بڑھ گیا تو آپ نے ایک ستون اپنے مصلے میں کھڑا کر لیا اوس پر ٹیکا لگا کے نماز پڑھتے تھے

**باب النهي عن الكلام في الصلاة** نماز میں بات کرنے کی ممانعت

**عن** زيد بن ارقم قال كان احدنا يكلم الرجل الى جنبه في الصلاة فنزلت وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے برابر والے سے باتیں کیا کرتا اوس وقت یہ آیت اوتری وقوموا لله قانتين۔ کھڑے ہو اللہ کے واسطے چپ چاپ یعنی سکوت کا حکم ہوا اور ممانعت ہوئی بات کرنے کی

**باب في صلاة القاعد** بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

**عن** عبد الله بن عمرو قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة فاتيته فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على راسي فقال ما لك يا عبد الله بن عمرو قلت حدثت يا رسول الله انك قلت صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے یہ حدیث سنی کہ رسول اللہ ص نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھا ثواب رکھتا ہے تو میں آپ پاس آیا آپکو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا میں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا (تعجب سے) آپ نے پوچھا کیا ہے اے عبد اللہ بن عمرو میں نے کہا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے حالانکہ آپ بیٹھکر نماز پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سچ ہے لیکن میں تمہارے کسی کے مثل نہیں ہوں **ف** مجھے بیٹھکر نماز پڑھنے میں بھی پورا ثواب ہے یہ آپ کی خصوصیات میں سے تھا

**عن** عمران بن حصين انه سال النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا فقال صلاته قائما افضل من صلاته قاعدا وصلاته قاعدا على النصف من صلاته قائما وصلاته نائما على النصف من صلاته قاعدا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کو آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بیٹھ کر پڑھنے سے افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑے ہونیکا آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے میں بیٹھ کر پڑھنے کا آدھا ثواب ملتا ہے **ف** خطابی نے کہا میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جس نے نفل نماز لیٹ کر پڑھنے کی اجازت دی ہو تو اگر یہ حدیث صحیح ہو مراد اس سے بیمار کی نماز ہے جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے منذری کہتا ہوں یہ روایت صحیح بھی مگر مراد اس سے نفل نماز ہے وہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سب طرح درست ہے لیکن ثواب میں کمی بیشی ہے

**عن** عمران بن حصين قال كان بي الناصور فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فعلى جنب **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے مجھے ناصور ہو گیا تھا میں نے رسول اللہ ص سے بیان کیا آپ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر کروٹ پر پڑھ

**عن** عائشة قالت ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرا في شيء من صلاة الليل جالسا قط حتى دخل في السن فكان يجلس فيقرا حتى اذا بقي اربعين او ثلاثين اية قام فقراها ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو رات کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہ دیکھا یہانتک کہ آپ ضعیف ہو گئی تو بیٹھ کر کلام اللہ پڑھا کرتے جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑے ہوتی پھر اونکو پڑھ کر رکوع کرتی **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان كان يصلي جالسا فيقرأ وهو جالس واذا بقي من قراءته قدر ما يكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأها وهو قائم ثم ركع ثم سجد ثم يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے کلام اللہ پڑھا کرتی جب تیس یا چالیس آیتین رہ جاتین کھڑے ہو جاتے پھر اون آیتونکو پڑھ کر رکوع کرتی پھر سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت مین اسی طرح کرتے **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا فاذا صلى قائما ركع قائما واذا صلى قاعدا ركع قاعدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ بڑی رات تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور بڑی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتی اور جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے **عن** عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ السورة في ركعة قالت المفصل قال قلت فكان يصلي قاعدا قالت حين حطمه الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سورت پڑھتے تھے ایک رکعت مین اونہون نے کہا ہان مفصل مین سے پھر مین نے کہا آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اونہون نے کہا جب لوگون نے اونکو بڈھا کر دیا تو بیٹھ کر پڑھنے لگے

## باب كيف الجلوس في التشهد

تشہد کے لیے کس طرح بیٹھے **عن** وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقبل القبلة فكبر فرفع يديه حتى حاذتا باذنيه ثم اخذ شماله بيمينه فلما اراد ان يركع رفعهما مثل ذلك قال ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورأيته يقول هكذا وحلق بشر الابهام والوسطى واشار بالسبابة **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھونگا آپ کیونکر پڑھتے ہین تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے منہہ کیا قبلہ کیطرف اور تکبیر کہی اور دونو ہاتھہ اوٹھائی کانون تک پھر بائین ہاتھہ کو داہنے ہاتھہ سے پکڑا پھر جب رکوع کا ارادہ کیا دونو ہاتھون کو اوٹھایا کانون تک یہانتک کہ آپ بیٹھے تو آپ نے بایان پانو بچھایا اور بایان ہاتھہ بائین ران پر رکہا اور داہنی کہنی کو داہنی ران سے اوٹھا ہوا رکہا اور دو اونگلیون کو بند کر لیا (یعنی چہنگلیا اور اوسکے پاس کی اونگلی) اور حلقہ کیا (بیچ کی اونگلی اور انگوٹھے سے) اور مین نے دیکھا اونکو اسطرح کرتی ہوئی پھر بشر نے اوسکو بتایا بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کیا اور کلمے کی اونگلی سے اشارہ کیا **ف** اس حدیث سے، درحقیقت حدیثین اشارہ کی باب مین آئی ہین اون سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ شروع سے آپ اسی طرح بیٹھتے تھے اشارہ کی شکل پر نہ یہ کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ پر اونگلی اوٹھاتے تھے

## باب من ذكر التورك في

الرابعة چوتھی رکعت کی بعد سرین پر بیٹھو کا بیان عن ابی حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال احمد قال اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی فی عشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو قتادۃ قال ابو حمید انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض فذکر الحدیث قال ویفتح اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیہا ثم یصنع فی الاخری مثل ذلک فذکر الحدیث قال حتی اذا کانت السجدۃ التی فیہا التسلیم اخرج رجلہ الیسری وقعد متورکا علی شقہ الایسر زاد احمد قالوا صدقت ہکذا کان یصلی ولم یذکرا فی حدیثہما الجلوس فی الثنتین کیف جلس ترجمہ ابی حمید ساعدی سی روایت ہی وہ دس صحابیون مین بیٹھی ہوئی تھی اون مین سی ایک ابو قتادہ ابو حمید نی کہا مین تم سب مین رسول اللہ ص کی نماز خوب جانتا ہون انہون نے کہا بیان کرو پھر بیان کیا حدیث کو یہانتک کہ کہا آپ جب سجدہ کرتی تو پانون کی اونگلیون کو کہلا رکہتے پھر اللہ اکبر کہتے اور سر اوٹھاتی اور بائین پانون کو ٹیڑہا کر کے اوس پر بیٹھتے پھر دوسری رکعت مین ایسا ہی کرتے اخیر حدیث تک جب اس سجدے سی فارغ ہوتی جسکی بعد سلام ہی تو بایان پانو ایکطرف نکال دیتے اور بائین سرین پر تکا دیکر بیٹھتے احمد بن حنبل کے روایت مین اتنا زیادہ ہی پھر اون صحابیون نی کہا تم نے سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑہتے تھی لیکن احمد بن حنبل اور مسدد بن مسرہد دونون نی یہہ نہین بیان کیا کہ دو رکعت پڑہ کر کسطرح بیٹھتے تھے عن محمد بن عمرو بن عطاء انہ کان جالسا مع نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولم یذکر ابا قتادۃ قال فاذا جلس فی الرکعتین جلس علی رجلہ الیسری فاذا جلس فی الرکعۃ الاخیرۃ قدم رجلہ الیسری وجلس علی مقعدتہ ترجمہ محمد بن عمرو بن عطاء چند صحابیون کے ساتھ بیٹھی تھی پھر یہی حدیث بیان کی مگر ابو قتادہ کا ذکر نہین کیا کہا جب آپ دو رکعتون کے بعد بیٹھتی تو بائین پانون پر بیٹھتے اور جب اخیر رکعت کے بعد بیٹھتے تو بائین پانو کو باہر نکال دیا اور سرین پر بیٹھی عن محمد بن عمرو العامری قال کنت فی مجلس بہذا الحدیث قال فیہ فاذا قعد فی الرکعتین قعد علی بطن قدمہ الیسری ونصب الیمنی فاذا کانت الرابعۃ افضی بوزکہ الیسری الی الارض واخرج قدمیہ من ناحیۃ واحدۃ ترجمہ اس روایت مین یہہ ہی جب آپ دو رکعتین پڑہ کر بیٹھتے تو بائین قدم کے تلوی پر بیٹھتے اور داہنی پانو کو کھڑا کیا جب چوتھی رکعت پڑہ کر بیٹھتی تو اپنی بائین سرین زمین سی لگا دی اور دونو پانون کو ایکطرف نکال دیا عن عباس او عیاش بن سہل الساعدی انہ کان فی مجلس فیہ ابوہ فذکر فیہ قال فسجد فانتصب علی کفیہ ورکبتیہ وصدور قدمیہ وہو جالس فتورک ونصب قدمہ الاخری ثم کبر فقام ولم یتورک ثم عاد فرکع الرکعۃ الاخری فکبر کذلک ثم جلس بعد الرکعتین حتی اذا ہو اراد ان ینہض للقیام قام بتکبیر ثم رکع الرکعتین الاخریین فلما سلم سلم عن یمینہ وعن شمالہ ترجمہ عباس یا عیاش بن سہل ساعدی سی روایت ہی وہ ایک مجلس مین تھی اوس مین انکا باپ بھی تھا پھر یہی حدیث بیان

اور کہا کہ آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اعتماد کیا دونوں ہتھیلیوں پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں کی سروں پر جب آپ بیٹھے تو سرین پر بیٹھے
اور دوسری قدم کو کھڑا کیا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا پھر تکبیر کہی اور کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں پھر دوسری رکعت میں اسی طرح
دوبارہ کیا ایسا ہی تکبیر کہہ کے پھر دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے جب اوٹھنے لگے تکبیر کہہ کر اوٹھے پھر پچھلی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا
داہنی اور بائیں طرف ۔ کہا ابو داؤد نے اس میں سرین پر بیٹھنے کا اور پھر ہاتھ اوٹھانیکا جب دو رکعت پڑھ کر اوٹھے ذکر
نہیں ہے عن عباس بن سهل قال اجتمع ابو حميد وابو اسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذكروا الحديث
ولم يذكر الرفع اذا قام من ثنتين ولا الجلوس قال حتى فرغ ثم جلس فافترش رجله اليسرى واقبل
بصدر اليمنى على قبلته ترجمہ عباس بن سہل سے روایت ہے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع
ہوئے پھر بھی حدیث بیان کی نہ اس میں ہاتھ اوٹھانیکا ذکر ہے کھڑے ہوتے وقت نہ بیٹھنے کا بلکہ یہ ہے جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے تو بایاں پاؤں بچھایا اور داہنی پاؤں کے اونگلیاں قبلہ کیطرف کیں پھر بیٹھے ف ابو حنیفہ کا بھی قول ہے

## باب التشهد التحيات کا بیان

عن عبد الله بن مسعود قال كنا اذا جلسنا مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الصلاة قلنا السلام على الله قبل عباده السلام على فلان وفلان فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام ولكن اذا جلس احدكم فليقل التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين
فانكم اذا قلتم ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض وبين السماء والارض اشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ثم ليتخير احدكم من الدعاء اعجبه اليه فيدعو به ترجمہ
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز کیواسطے بیٹھتے تو کہتے السلام علی اللہ قبل عبادہ
یعنی سلام ہے اللہ پر بندوں سے پہلے یا بندوں کیطرف سے السلام علی فلان وفلان سلام ہے فلانی پر رسول اللہ نے فرمایا نہ کہو
سلام ہے اللہ پر اسواسطے کہ اللہ وہی سلام ہے ف یعنی سلام اللہ کا نام بھی ہے جب یہ کہا کہ سلام ہی اللہ پر تو معلوم ہوا سلام
اور کوئی چیز ہے یا یہہ مقصود ہے کہ سلامتی دینے والا اور سب آفتوں سے بچانیوالا اللہ ہی ہے اور وہ خود تو سب عیبوں سے پاک ہے اوسکو
نقصان نہیں پہونچ سکتا پھر اوسکو کیا سلامتی کی دعا دیگا ہے ف لیکن جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو کہے التحیات للہ
والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کیونکہ جب یہہ تم کہو گے تو ہر
نیک بندے کو آسمان میں ہو یا زمین میں ہو یا دونوں کے بیچ میں ہو اسکا ثواب پہونچیگا پھر یہ کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر جو دعا زیادہ پسند ہو وہ مانگو ف یہ تشہد عبد اللہ بن مسعود کا سب تشہدوں سے زیادہ صحیح ہے
اتفاق کیا ہے اس پر ائمہ ستہ نے لفظا ومعنی یہ السلام علیک ایہا النبی ۔ آنحضرت کی حالت حیات میں کہا جاتا تھا اب یوں کہنا
چاہیے السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ روایت کیا اسکو بخاری نے ابن مسعود سے عینی نے کہا ظاہر اس حدیث سے یہی ہے کہ صحابہ

آپ کی حیات میں السلام علیک ایہا النبی کہتے تھے پھر آپ کی وفات کے بعد السلام علی النبی کہنے لگے ابن حجر نے کہا السلام علی النبی کہنا صحیح ہو بغیر شک کے **عن** عبد اللہ قال کنا لا ندری ما نقول اذا جلسنا فی الصلوٰۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد علم فذکر نحوہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے پہلے ہم کو معلوم نہ تھا ہم کیا کہیں جب بیٹھیں ہم نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا پھر ویسی ہی حدیث بیان کی **عن** عبد اللہ بمثلہ قال وکان یعلمنا کلمات ولم یکن یعلمناھن کما یعلمنا التشہد اللھم الف بین قلوبنا واصلح ذات بیننا واھدنا سبل السلام ونجنا من الظلمات الی النور وجنبنا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن وبارک لنا فی اسماعنا وابصارنا وقلوبنا وازواجنا وذریاتنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم واجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین بھا قابلیھا واتمھا علینا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے ایسا ہی روایت ہے اوس میں یہ ہے اور بھی چند کلمے آپ نے ہم کو سکھائی لیکن اس طرح نہیں سکھائے جیسے تشہد سکھایا وہ یہ ہیں اللھم الف بین قلوبنا اخیر تک **عن** القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش اذا قلت ھذا او قضیت ھذا فقد قضیت صلوتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا عبد اللہ بن مسعود نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑا اور اونکو تشہد پڑھنا سکھایا جیسے اوپر گزرا بعد اوسکے فرمایا جب تو یہ پڑھ چکا تو تیری نماز پوری ہو گئی۔ اب چاہے اوٹھ کھڑا ہو اور چاہے بیٹھا رہ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لفظ سلام فرض نہیں ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التشہد التحیات للہ الصلوٰت الطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قال قال ابن عمر زدت فیھا وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ قال ابن عمر زدت فیھا وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ابن عمر نے کہا برکاتہ میں نے بڑھا دیا) السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ (ابن عمر نے کہا میں نے بڑھا دیا وحدہ لا شریک لہ) واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ **عن** حطان بن عبد اللہ الرقاشی قال صلی بنا ابو موسی الاشعری فلما جلس فی آخر صلوتہ قال رجل من القوم اقرت الصلوٰۃ بالبر والزکوٰۃ فلما انفتل ابو موسی اقبل علی القوم فقال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم ثم قال ایکم القائل کلمۃ کذا وکذا فارم القوم قال فلعلک یا حطان قلتھا قال ما قلتھا ولقد رھبت ان تبکعنی بھا فقال رجل من القوم انا قلتھا وما اردت بھا

الا الخير فقال ابو موسى اما تعلمون كيف تقولون في صلاتكم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبنا فعلمنا
وبين لنا سنتنا وعلمنا صلاتنا فقال اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قرأ
غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله واذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع
قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا
لك الحمد يسمع الله لكم فان الله تعالى قال على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم سمع الله لمن حمده واذا كبر وسجد فكبروا
واسجدوا فان الامام يسجد قبلكم ويرفع قبلكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك فاذا كان عند
القعدة فليكن من اول قول احدكم ان يقول التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله لم
يقل احمد وبركاته۔ ولا قال واشهد قال وان محمدا ترجمہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے روایت ہے ابو موسیٰ اشعری
نے نماز پڑھائی جب اخیر نماز میں بیٹھے ایک شخص بول اوٹھا نماز مقرر کی گئی ہے نیکی اور پاکی کے ساتھ جب ابو موسیٰ نماز سے لوٹے تو
لوگوں سے پوچھا یہ کلام کس نے کیا تھا سب لوگ چپ ہو رہے پھر انہوں نے پوچھا سب لوگ چپ ہو رہے ابو موسیٰ نے کہا اے حطان
شاید تو نے کہا حطان نے کہا میں نے نہیں کہا میں تو ڈرتا ہوں کہیں تم مجھ کو سزا نہ دو ایک شخص بول اوٹھا میں نے کہا اور
میری نیت بہتر تھی ابو موسیٰ نے کہا تم نہیں جانتے کیا کہتے ہو نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بتایا اور سکھایا اور طریقہ
دکھلایا اور نماز تعلیم کی آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو پہلے صفوں کو درست کرو پھر کوئی تم میں سے امامت کرے جب وہ
تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تم بھی
تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھاویگا رسول اللہ صلعم نے فرمایا پھر اسکا عوض ادھر آجاویگا **ف**
یعنی تم رکوع میں امام کے بعد جاؤگے تو سر اوٹھانے میں امام سے دیر کروگے اوتنا ہی رکوع تم کو ملیگا اور جتنا امام نے پڑھا ہے رکوع میں تم بھی
پڑھ سکوگے **ف** اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کہو اللہ سن لیویگا کیونکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کی زبان
پر ارشاد فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ سنتا ہے اوسکی جو کوئی اوسکی تعریف کرے اور جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تم بھی
تکبیر کہو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم سے پہلے سجدہ کریگا اور تم سے پہلے سر اوٹھاویگا آپ نے فرمایا یہ اوسکا عوض ہو جاویگا
اور جب امام بیٹھے تو تم میں سے ہر ایک پہلے یہ کہے التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی
عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ امام احمد کی روایت میں یوں ہے السلام علیک ایہا النبی
ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے
مگر اتنا زیادہ ہے فاذا قرأ فانصتوا جب امام قرات کرے تو تم چپ ہو اور تشہد میں اتنا زیادہ ہے بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ کے
وحدہ لا شریک لہ۔ کہا ابو داؤد نے فانصتوا کا لفظ محفوظ نہیں ہے صرف اوسکو سلیمان تیمی نے نقل کیا ہے اس حدیث میں **ع**

ابن عباس انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا التشهد كما يعلمنا القرآن وكان يقول التحيات المباركات
الصلوات الطيبات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد
ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ہمکو تشہد اسطرح سکھاتے تھے جس
طرح قرآن کی سورت سکھاتے آپ فرماتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ **ف** عبد اللہ بن مسعود کی تشہد کے بعد
یہ تشہد صحیح ہے روایت کیا اسکو مسلم نے **عن** سمرة بن جندب اما بعد امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان في وسط
الصلوة او حين انقضائها فابدؤا قبل التسليم فقولوا التحيات الطيبات والصلوات والملك لله ثم سلموا
عن اليمين ثم سلموا على قارئكم وعلى انفسكم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہا حکم کیا رسول اللہ نے جب ہم بیچ نماز
میں بیٹھیں یا اخیر میں بیٹھیں تو قبل سلام کہیں التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ بعد پھر سلام پھیرو داہنی طرف پھر سلام
کرو اپنے امام پر اور اپنی اوپر **باب** الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد بعد تشہد کے درود پڑھنے کا بیان

**عن** كعب بن عجرة قال قلنا او قالوا يا رسول الله امرتنا ان نصلي عليك وان نسلم عليك فاما السلام فقد
عرفناه فكيف نصلي عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وآل
محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے
حکم کیا ہے کہ تجھپر درود اور سلام بھیجا کرو تو سلام کا طریقہ ہمکو معلوم ہو گیا لیکن درود کیونکر بھیجیں آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد
وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت علی ابراہیم انک حمید مجید۔ دوسری روایت میں ہے۔ اللہم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراہیم۔ تیسری روایت میں ہے۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم
انک حمید مجید۔ اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ زبیر بن عدی کی روایت میں ہے۔ کما
صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد الخ **عن** ابي حميد الساعدي انهم قالوا يا رسول الله كيف نصلي
عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وازواجه
وذريته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد **ترجمہ** ابی حمید ساعدی سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
ہم کیونکر درود بھیجیں آپ پر آپنے فرمایا کہو اللہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراہیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریاتہ کما بارکت
علی ابراہیم انک حمید مجید **عن** ابي مسعود الانصاري انه قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجلس سعد بن عبادة
فقال بشير بن سعد امرنا الله ان نصلي عليك يا رسول الله فكيف نصلي عليك فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم
حتى تمنينا انه لم يسأله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا فذكر معنى حديث كعب بن عجرة زاد في آخره
في العالمين انك حميد مجيد **ترجمہ** ابی مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے سعد

بن عبادہ کی مجلس میں تو بشیر بن سعد نے کہا یا رسول اللہ اللہ جل جلالہ نے ہمکو حکم کیا آپ پر درود بھیجنے کا تو کیونکر درود بھیجیں ہم آپ پر
آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کاش نہ پوچھتے پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ ویسا ہی بیان کیا جیسا اوپر گزرا کعب بن
عجرہ کے روایت میں اتنا زیادہ ہے فی العالمین انک حمید مجید عن عقبة بن عمرو بهذا الخبر قال قولوا اللهم صل
على محمد النبي الامي وعلى آل محمد ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے اسی حدیث میں یوں کہو۔ اللہم صل علی
محمد النبي الامي وعلى آل محمد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سره ان يكتال بالمكيال
الاوفى اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبي وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل
بيته كما صليت على آل ابراهيم انك حميد مجيد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کو بھلا معلوم ہو پورا پورا ثواب ملنا درود بھیجنے کا ہم اہل بیت پر تو یوں کہے۔ اللہم صل علی محمد النبی وازواجہ امہات
المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی آل ابراہیم انک حمید مجید عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا فرغ احدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر و
من فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص تم میں سے اخیر تشہد سے فارغ ہو تو چار چیزوں سے پناہ مانگے ایک جہنم کے عذاب سے دوسرے قبر کے عذاب سے تیسرے زندگی
اور موت کے فتنے سے چوتھے مسیح دجال کے فتنے سے عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول بعد التشهد اللهم
اني اعوذ بك من عذاب جهنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا
والممات ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ فرماتے تھے تشہد کے بعد اللہم انی اعوذ بک اخیر تک عن محجن بن الادرع
قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فاذا هو برجل قد قضى صلاته وهو يتشهد وهو يقول اللهم اني
اسئلك يا الله الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد ان تغفر لي ذنوبي انك انت
الغفور الرحيم قال فقال قد غفر له قد غفر له ثلاثا ترجمہ محجن بن الادرع سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں تشریف لائے دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ چکا ہے تشہد پڑھ رہا ہے اور کہتا ہے اللہم انی اسالک یا اللہ الاحد الصمد الذی لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفر لی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم آپ نے فرمایا بخشا گیا بخشا گیا تین بار

**باب** اخفاء التشهد تشہد آہستہ پڑھنا

عن عبد الله قال من السنة ان يخفى التشهد ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا سنت
ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا

**باب** الاشارة في التشهد انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

عن علي بن عبد الرحمن المعاوي
قال رآني عبد الله بن عمر وانا اعبث بالحصى في الصلوة فلما انصرف نهاني وقال اصنع كما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يصنع فقلت وكيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال كان اذا جلس في الصلوة وضع
كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار باصبعه التي تلي الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى

ترجمہ علی بن عبد الرحمن المعاوی سے روایت ہے مجھکو عبد اللہ بن عمر نے دیکھا کنکریوں سے کھیلتے ہوئی نماز میں جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے
منع کیا اور کہا ویسا کر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا آپ کیا کرتی تھی انہوں نے کہا آپ جب بیٹھتے تھے نماز میں تو رکھتے داہنا
ہاتھ اپنی داہنی ران پر اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے لیکن کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے عن عبد اللہ

بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا قعد فی الصلاۃ جعل قدمہ الیسری تحت فخذہ الیمنی وساقہ وفرش قدمہ

الیمنی ووضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی واشار باصبعہ وارانا عبد الواحد واشار بالسبابۃ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں داہنی ران اور داہنی پنڈلی کے نیچے کرتے اور
داہنا پاؤں بچھا دیتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے عبد الواحد نے اسکو بتایا کلمے کی انگلی سے
اشارہ کیا عن عبد اللہ بن الزبیر انہ ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا قال ابن جریج وزاد عمرو بن

دینار قال اخبرنی عامر عن ابیہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو کذلک ویتحامل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
الیسری علی فخذہ الیسری ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے اپنی انگلی سے جب تشہد پڑھتے تھے اور اسکو
حرکت نہیں دیتے تھے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اور مالک رح کے نزدیک ہلانا مسنون ہے بدلیل حدیث وائل
بن حجر کے۔ دوسری روایت میں ہے عبد اللہ بن الزبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح دعا مانگتے دیکھا اور آپ بایاں ہاتھ اپنا بائیں ران
پر رکھتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ لا یجاوز بصرہ اشارتہ اپنی نگاہ اشارہ کے مقام پر رکھتے یعنی اسیطرف دیکھتے عن نمیر الخزاعی قال رأیت النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضعا ذراعہ الیمنی علی فخذہ الیمنی رافعا اصبعہ السبابۃ قد حناہا شیئا ترجمہ نمیر خزاعی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھے تھے اور کلمے کی انگلی کو اٹھائی ہوئی تھی تھوڑا سا جھکائی ہوئی **باب کراہیۃ**
**الاعتماد علی الید فی الصلوۃ** نماز میں ہاتھ ٹیکنے کی ممانعت ف یعنی بیٹھے ہوئے ایک طرف زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر
ٹیک کر اٹھے مگر پیری اور ضعف میں ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعضوں نے کہا یہ فعل آپکا ضعیفی میں تھا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قال احمد بن حنبل ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ وقال ابن شبویہ نہی ان یعتمد الرجل علی یدہ فی الصلوۃ

وقال ابن رافع نہی ان یصلی الرجل وہو معتمد علی یدہ وذکرہ فی باب الرفع من السجود وقال ابن عبد الملک نہی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نہض فی
الصلوۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (امام احمد کی روایت) بیٹھنے سے نماز میں ہاتھ پر ٹیکا دیکر (ابن شبویہ کی روایت) منع کیا ہاتھ پر ٹیکا دینے سے نماز
میں (ابن رافع کی روایت) منع کیا نماز پڑھنے سے ہاتھوں پر ٹیکا دیکر اور بیان کیا اسکو سجدے سے اٹھتے وقت (ابن عبد الملک نے کہا) منع کیا ہاتھوں پر ٹیکا دینے سے
کھڑے ہوتے وقت نماز میں ف ابن شبویہ کی روایت مطلق ہے اور ابن رافع اور ابن عبد الملک کی روایت سے اسی قول کو تائید ہوتی ہے کہ سجدے سے ہاتھ ٹیک کر نہ
اٹھنا چاہیے اور اس میں گنجائش نہیں ہے اس تاویل کی کہ مراد ہاتھ ٹیکنا ہے قعود کی حالت میں۔ جو لوگ سجدے سے دونوں ہاتھ ٹیک کر

اٹھنا بہتر جانتے ہیں وہ دلیل لاتے ہیں مالک بن الحویرث کی حدیث سے واذا رفع رأسہ عن السجدۃ الثانیۃ جلس واعتمد علی الارض ثم قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سر اٹھاتے اپنا دوسرے سجدے سے بیٹھتے اور زمین پر ٹیکا لگا کر کھڑے ہوتے یعنی ہاتھ زمین پر ٹیکتے (روایت کیا اسکو بخاری نے) عن اسمعیل بن

مشبك بيديه قال قال ابن عمر تلك صلاة المغضوب عليهم **ترجمہ** اسمٰعیل بن امیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
نافع سے پوچھا اگر کوئی شخص نماز پڑھے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر (یعنی اس ہاتھ کی انگلیاں اوس ہاتھ کی گھائیوں
مین ڈالے اور اوس ہاتھ کی اس ہاتھ کی گھائیوں مین) انہوں نے کہا ابن عمر نے کہا یہہ نماز مغضوب علیہم کی ہے
یعنی اون لوگوں کی جن پر خدا کا غضب نازل ہوا وہ یہودی ہین یا اور کوئی قوم مراد ہے **عن** ابن عمر انه رأى
رجلا يتكي على يده اليسرى وهو قاعد في الصلوة وقال هارون بن زيد ساقط على شقه الايسر
ثم اتفقا فقال لا تجلس هكذا فان هكذا يجلس الذين يعذبون **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو تکیہ لگائے
بائیں ہاتھ پر بیٹھے دیکھا نماز مین ہارون بن زید کی روایت مین ہے بائیں کروٹ پر پڑا ہوا دیکھا تو کہا مت بیٹھ اسطرح یہ
اون لوگوں کی نشست ہے جو عذاب دیے جاوینگے **باب** في تخفيف القعود قعدہ اولی مین تخفیف کا بیان **عن**
عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم كان في الركعتين الاوليين كانه على الرضف قال قلنا
حتى يقوم قال حتى يقوم **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے قعدے مین گویا گرم
پتھر پر تھے کھڑے ہونے تک **ف** یعنی جلدی اوٹھ کھڑے ہوتے تھے اسواسطے کہ صرف تشہد پڑھتے تھے یا تشہد اور درود
پڑھتے تھے دعا نہ کرتے تھے برخلاف قعدہ اخیرہ کے اوس مین تشہد اور دعا اور درود سب ہوتی **باب** في السلام
سلام پھیرنے کا بیان **عن** عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يسلم عن يمينه وعن شماله حتى يرى بياض
خده السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم ورحمة الله **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سلام پھیرتے تھے داہنے اور بائیں طرف یہانتک کہ آپکی رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ **ف** حنفیہ اور شافعیہ اور حنابلہ اور اکثر علما کا یہی مذہب ہے کہ سلام داہنے اور بائیں طرف پھیرے اور بعضوں کے
نزدیک ایک ہی سلام سامنے کرے پھر تھوڑا سا داہنی طرف مڑ جاوے **عن** وائل بن حجر قال صليت مع النبي
صلى الله عليه وسلم فكان يسلم عن يمينه السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وعن شماله السلام عليكم
ورحمة الله **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ داہنی طرف سلام
پھیرتے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں طرف کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ **عن** جابر بن سمرة قال كنا اذا
صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم احدنا اشار بيده من عن يمينه ومن عن يساره فلما صلى
قال ما بال احدكم يرمي بيده كانها اذناب خيل شمس انما يكفي احدكم او الا يكفي احدكم ان يقول هكذا و
اشار باصبعه يسلم على اخيه من عن يمينه ومن عن شماله **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے ہم نماز پڑھتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہم مین سے کوئی سلام پھیرتا تو اشارہ کرتا اپنے ہاتھ سے داہنے والی اور بائیں والی کو
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے ایک تم مین گویا وہ دُم ہین

شریر گہوڑون کی کافی ہے ایک تم مین کو اسطرح پر کرنا اور اشارہ کیا آپ نی اپنی اونگلی سے سلام کری اپنی داہنی طرف والی بہائی کو اور بائین طرف والی کو۔ دوسری روایت مین ہے اما یکفی احدکم ولحدہم ان یضع یدہ علی فخذہ ثم یسلم علی اخیہ من عن یمینہ ومن عن شمالہ کیا کافی نہین ہے تم مین سے کسی کو اپنا ہاتھہ رکھے رہے ران پر اور سلام کرے اوس شخصکو جو اوسکی داہنی طرف ہے اور اوس شخصکو جو اوسکی بائین طرف ہے۔ تیسری روایت مین ہے عن جابر بن سمرۃ قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس رافعوا ایدیہم قال زہیر اراہ قال فی الصلوۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور لوگ اپنے ہاتھہ اوٹہائے ہوئے تھے (زہیر نے کہا مین سمجھتا ہون نماز مین) آپ نے فرمایا کیا ہے مین تمکو دیکھتا ہون ہاتھہ اوٹہاتے ہوئے گویا وہ دمین ہین شریر گہوڑون کی نماز مین سکون اختیار کرو یعنے تھمنا حرکت نہ کرنا **ف** ان حدیثون مین سلام کیوقت ہاتھہ اوٹہانے کو منع فرمایا یہ نہین مراد ہے کہ رکوع کیوقت یا رکوع سے اوٹھتے وقت ہاتھہ نہ اوٹہاؤ بعض حنفیہ نے جنکو علم حدیث سے مس نہین ہے ان حدیثونکو رفع یدین عند الرکوع کی ممانعت مین ذکر کیا ہے۔ حالانکہ ان حدیثون کو اوس سے کچھہ تعلق نہین **باب** الرد علی الامام امام کو سلام کا جواب دینا عن سمرۃ قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام وان نتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ہمکو حکم کیا امام کے سلام کا جواب دینے کا **ف** جو شخص امام کے داہنی طرف ہو وہ بائین سلام مین اور جو بائین طرف ہو وہ داہنی سلام مین امام کی نیت کرلے اور جو امام کے پیچھے ہو وہ پہلے سلام مین امام کی نیت کرلے۔ بعضون نے کہا تین سلام کرے ایک سامنے امام کو اوسکے سلام کا جواب دیوے دوسرا داہنے والون کو تیسرا بائین والون کو **ت** اور آپس مین دوستی رکھنے کا اور ایکدوسرے کو سلام کرنے کا عن ابن عباس قال کان یعلم انقضاء صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ختم اوسوقت معلوم ہوتا ہے جب تکبیر ہوتی **ف** بعد نماز کے لوگ ذکر الٰہی کرتے پکار کر اوسوقت معلوم ہوتا کہ آپ نماز پڑہ چکے لیکن اکثر لوگون نے اس پر عمل نہین کیا اور جہر بالذکر کو بعد نماز کے مکروہ کہا ہے مگر ابن حزم ظاہری نے مسنون لکھا ہے عن ابی معبد مولی ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان ذلک علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ابن عباس قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک واسمعہ **ترجمہ** ابو معبد سے جو مولی ابن عباس کے ہین روایت ہے اونہون نے کہا پکار کر ذکر کرنا بعد نماز فرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تہا اور ابن عباس کہتے تھے مجھے اس ذکر کے سننے سے معلوم ہوتا کہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے اور مین اوسکو سنا کرتا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حذف السلام سنۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت ہے **ف** یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کو آواز بڑہا کر نہ کہے اوس مین مد نہ کرے **باب** اذا احدث فی صلوتہ نماز مین وضو ٹوٹ جاوے

ذکر کیا گیا ہے عن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فی الصلاۃ فلینصرف
فلیتوضأ ولیعد صلاته ترجمہ علی بن طلق سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں پھسکے
مارے تو چلا جاوے اور وضو کرے پھر دوبارہ نماز پڑھے ف یعنی سرے سے پڑھے یا اوسی نماز پر بنا کر لیوے اگر کسی سے
بات نہ کی ہو جیسی ترمذی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے **باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الذی صلی فیہ**
**المکتوبۃ** جہاں پر فرض پڑھے ہوں وہاں نفل نہ پڑھے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز
احدکم قال عن عبد الوارث ان یتقدم او یتاخر او عن یمینہ او عن شمالہ زاد فی حدیث حماد
فی الصلاۃ یعنی فی السبحۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے
کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جاوے یا پیچھے ہٹ جاوے یا داہنی طرف یا بائیں طرف چلا جاوے نفل کی نماز پڑھنے کو ف
یعنی جہاں پر فرض پڑھے ہے وہاں نفل نہ پڑھے آگے یا پیچھے یا داہنے بائیں ہٹ کر پڑھے عن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا
یکنی ابا رمثۃ فقال صلیت ہذہ الصلوۃ او مثل ہذہ الصلوۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان
ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ فصلی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی راینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی
نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع فوثب الیہ عمر فاخذ بمنکبیہ
فہزہ ثم قال اجلس فانہ لم یہلک اہل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب ترجمہ ازرق بن قیس سے روایت ہے ہمارے امام نے نماز پڑھائی جنکا
نام ابو رمثہ تہا پھر اوس نے کہا میں نے یہی نماز یا ایسی ہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی کہا اوس نے ابوبکر
اور عمر پہلے صف میں کھڑے ہوتے تھے داہنی طرف اور ایک شخص تکبیر اولی پاچکا تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
آپ نے سلام پھیرا داہنی طرف اور بائیں طرف یہاں تک کہ ہم نے آپکے گالون کی سفیدی دیکھی پھر آپ اوٹھ کھڑے ہوئے جیسے
ابو رمثہ اوٹھ کھڑا ہوا اب وہ شخص جس نے تکبیر اولی پائی تھی لگا دوگانہ پڑھنے حضرت عمر نے کود کر اوسکے مونڈھے پکڑے اور اوسکو
ہلا کر بٹھا دیا اور کہا اہل کتاب (یہود اور نصاری) اسی واسطے تباہ ہو گئے انہوں نے کہا ایک نماز کو دوسری سے جدا نہ کیا تہا
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اودھر آنکھ اوٹھا کر دیکھا اور فرمایا اللہ نے تجھے ٹھیک بات کی توفیق دی اے خطاب کے بیٹے **باب فی**
**السہو فی السجدتین** سجدہ سہو کا بیان عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی
العشی الظہر او العصر قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم ثم قام الی خشبۃ فی مقدم المسجد فوضع یدیہ علیہا
احداہما علی الاخری یعرف فی وجہہ الغضب ثم خرج سرعان الناس وہم یقولون قصرت الصلوۃ وفی
الناس ابوبکر وعمر فہاباہ ان یکلماہ فقام رجل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمیہ ذا الیدین فقال

يارسول الله انسيت ام قصرت الصلاة قال لم انس ولم تقصر الصلاة قال بلى نسيت يارسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على القوم فقال اصدق ذو اليدين فاومؤا اى نعم فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مقامه فصلى الركعتين الباقيتين ثم سلم ثم كبر فسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وكبر ثم كبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وكبر قال فقيل لمحمد سلم فى السهو فقال لم احفظه عن ابى هريرة ولكن نبئت ان عمران بن حصين قال ثم سلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نمازوں میں سے جو دوپہر ڈھلنے کے بعد پڑہی جاتی ہیں یعنی ظہر اور عصر میں سے کوئی نماز پڑہائی مگر دو ہی رکعتیں پڑہ کر سلام پہیر دیا پہر آپ ایک لکڑی کیطرف جو مسجد کے آگے گاڑی گئی تھی گئے اور دونوں ہاتھ تلے اوپر اوس پر رکہے آپ کے چہرہ سے اوس وقت غصہ معلوم ہوتا تہا جو لوگ جلد باز تہے وہ تو مسجد کے دروازوں سے نکل چلے (جلد باز سے مراد یہ ہی کہ سلام پہیرتے ہی چلے جاتے تہے بعد نماز کے ذکر اور دعا کیلئے مسجد میں نہیں ٹھہرتے تہے) اور باقی لوگ کہنے لگے نماز کم ہوگئی گہٹ گئی (بجائے چار رکعتوں کے دو ہی رکعتیں رہ گئیں) اون لوگوں میں ابوبکر اور عمر بہی تہے وہ دونوں ڈر کے مارے آنحضرت سے عرض نہ کرسکے (کیونکہ اوس وقت آپ غصے میں تہے) ایک شخص کہڑا ہوا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تہے (ذوالیدین یعنی دو ہاتہہ والا اوسکے ہاتھ بڑے بڑے تہے اسواسطے یہ اوسکا نام ہوگیا) اور بولا یارسول اللہ آپ بہول گئے یارسول اللہ اوسوقت آپ لوگوں کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچہا ذوالیدین سچ کہتا ہے لوگوں نے اشارے سے کہا ہاں آپ پہر امامت کیجگہہ پر آئے اور دو رکعتیں جو باقی رہ گئی تہیں پڑہیں پہر سلام پہیرا بعد اوسکے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچہ لنبا پہر سر اوٹہایا اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا مانند اور سجدوں کی یا کچہہ لنبا پہر سر اوٹہایا اللہ اکبر کہکر کسی نے پوچہا محمد بن سیرین سے جو اس حدیث کی راوی ہیں کیا سجدہ سہو کرکے پہر سلام پہیرا انہوں نے کہا ابوہریرہ سے تو مجہے یاد نہیں لیکن مجہے خبر دی گئی کہ عمران بن حصین نے کہا پہر آپ نے سلام پہیرا (دوبارہ بعد سجدہ سہو کے) دوسری روایت میں ہے قال صلی رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقل بنا ولم يقل فاومؤا قال فقال الناس نعم قال ثم رفع ولم يقل وكبر ثم كبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع وتم حديثه لم يذكر ما بعده ولم يذكر فاومؤا الا حماد بن زيد **ترجمہ** آپ نے نماز پڑہی یہ نہیں کہا کہ ہمارے ساتھ پڑہی نہ یہ کہا لوگوں نے اشارہ کیا بلکہ لوگوں نے ہاں کہا پھر آپ نے سر اوٹہایا اور یہ نہیں کہا کہ آپ نے اللہ اکبر کہا پہر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا مانند اور سجدوں کے یا کچہہ لنبا پہر سر اوٹہایا پس حدیث پوری ہوگئی اسکے بعد کا مضمون کچہہ نہیں بیان کیا اور اشارہ کا ذکر کسی نے نہیں کیا سوا حماد کے۔ تیسری روایت میں ہے عن (ابی ہریرۃ) قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حماد كله الى آخر قوله نبئت ان عمران بن حصين قال ثم سلم قال قلت فالتشهد قال لم اسمع فى التشهد واحب الى ان يتشهد ولم يذكر كان يسميه ذا اليدين ولا ذكر فاومؤا ولا ذكر الغضب

[حاشیہ:] [illegible] ابو داؤد [illegible]

وحدیث ایوب اتم ترجمہ ابی ہریرہ سی روایت ہی نماز پڑہائی ہمارو ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل روایت
حماد کے اخیر تک کہا پہر آپنے سلام پہیرا مین نے کہا تشہد او ہونگی کہا مین نے تشہد مین کچہہ نہین سنا لیکن پہیر نی کیا
تشہد پڑہنا بہتر ہے لیکن اس روایت مین ذو الیدین نام رکہنی کا ذکر نہین ہے نہ اشارہ کا ذکر ہے نہ غصہ کا اور حدیث
حماد کی پوری ہے - چوتہی روایت مین ہی کبّر ثم کبّر فسجد تکبیر کہی تکبیر کہے پہر سجدہ کیا - مگر کسی نے نقل
نہین کیا سوا حماد کے ہشام سے - پانچوین روایت مین ہی ولم یسجد سجدتی السہو حتی یقنہ اللہ ذلک آپنے سجدہ ہو
نہ کیا یہانتک کہ آپکو یقین ہوگیا (دو رکعت نہ پڑہنی کا) ایک روایت مین ہی ولم یسجد السجدتین اللتین تسجدان اذا شک
حتی لقّاہ الناس آپ نی سجدے شک کے نہ کیے جبتک لوگون نی تکرار نہین کیا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم صلی الظہر فسلم فی الرکعتین فقیل لہ نقصت الصلاۃ فصلی رکعتین ثم سجد سجدتین ترجمہ ابی ہریرہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر کی نماز پڑہی دو رکعتون کی بعد سلام پہیر دیا لوگون نی کہا نماز گہٹ گئی یا آپنے
گہٹا دی آپنے دو رکعتین اور پڑہین اور دو سجدے کیے عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من الرکعتین
من صلوۃ المکتوبۃ فقال لہ رجل اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ ام نسیت قال کل ذلک لم افعل فقال الناس
قد فعلت ذلک یا رسول اللہ فرکع رکعتین اخریین ثم انصرف ولم یسجد سجدتی السہو ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض کے دو رکعتین پڑہ کر اوٹہہ کہڑے ہوی ایکشخص بولا کیا نماز گہٹ گئی
یا رسول اللہ یا آپ بہول گئے آپ نی فرمایا کوئی بات نہین کیے مینے لوگ بولی یا رسول اللہ آپ نی یہ کیا (یعنی کم پڑہا نماز کو)
آپ نی پہر دو رکعتین پڑہین اور اوٹہہ کہڑے ہوی سجدہ سہو نہین کیا - کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو داؤد
بن الحصین نی ابو سفیان مولی ابی احمد سی انہون نی ابو ہریرہ سی انہون نے رسول اللہ صلعم سی یہی قصہ اس مین یہہ ہی کہ آپنے
دو سجدے کیے بیٹہے بیٹہے بعد سلام کے عن ابی ہریرۃ بہذا الخبر قال ثم سجد سجدتی السہو بعد ما سلم
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی یہی حدیث اس مین یہ ہی پہر آپنے دو سجدہ کیے بعد سلام کے عن ابن عمر قال صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم فی الرکعتین فذکر نحو حدیث ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال ثم سلم ثم سجد
سجدتی السہو ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی دو رکعت کی بعد سلام پہیر دیا پہر
یہی قصہ بیان کیا اور کہا پہر آپنے سلام پہیرا اور دو سجدے سہو کے کیے عن عمران بن حصین قال سلم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ثلث رکعات من العصر ثم دخل قال عن مسلمۃ الحجر فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق کان طویل الیدین
فقال اقصرت الصلاۃ یا رسول اللہ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم
سلم ثم سجد سجدتیہا ثم سلم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تین رکعت عصر کی
پڑہ کر سلام پہیر دیا مسدد نے مسلمہ سے نقل کیا پہر آپ حجرے مین چلے گئے ایکشخص کہڑا ہوا جسکا نام خرباق تہا اور اسکی دونو ہاتہہ لمبے تہی

بولا یارسول اللہ کیا نماز کم ہو گئی آپ غصے مین نکلے چادر کھینچتے ہوئے اور پوچھا یہہ سچ کہتا ہے لوگون نی کہا ہان آپ نے
اوس رکعت کو جو رہ گئی تھی پڑھا پھر سلام پہیرا پھر دو سجدہ کیے پھر سلام پہیرا **باب** اذا صلی خمسا جب چار کی پانچ پڑھ لے
تو کیا کری **عن** عبد اللہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر خمسا فقیل لہ ازید فی الصلوٰۃ قال وما ذاک
قال صلیت خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں
پڑہین لوگون نی کہا کیا نماز مین کچھ بڑھ گیا آپ نے فرمایا کیونکر کہا آپ نے پانچ رکعتین پڑہین تو آپ نی دو سجدہ کر لیے بعد سلام کے
**ف** اختلاف ہی سجدہ سہو قبل سلام کے کری یا بعد سلام کی شافعی نے قبل سلام کہا ہی ابو حنیفہ نی بعد سلام کہا ہی مالک نے
زیادت کی صورت مین بعد سلام کے اور کمی کی صورت مین قبل سلام کے کہا ہے۔ ہماری مشائخ کی نزدیک مختار یہہ ہے کہ جن مقامات
مین سجدہ سہو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہی وہان جیسے آپنی کیا ہے ویسا ہی کری قبل سلام کی کیا ہی تو قبل سلام کے بعد سلام کے
کیا ہی تو بعد سلام کے سوا ان کے اور مقامات مین اختیار ہی چاہی قبل سلام کے کری یا بعد سلام کے **عن** ابراھیم عن
علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراھیم فلا ادری زاد ام نقص فلما سلم
قیل لہ یا رسول اللہ احدث فی الصلوٰۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلہ واستقبل
القبلۃ فسجد سجدتین ثم سلم فلما انفتل اقبل علینا بوجھہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لو حدث
فی الصلوٰۃ شیء انبأتکم بہ ولکن انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی وقال اذا
شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسلم ثم لیسجد سجدتین **ترجمہ** ابراہیم نخعی سے روایت
ہی انہون نی سنا علقمہ سے انہون نی سنا عبد اللہ سے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلعم نے ابراہیم نی کہا مجہے معلوم نہین آپ نے اوس مین
زیادہ کر دیا یا کم کر دیا (یہہ ابراہیم کو شک ہے) جب سلام پہیرا لوگون نی کہا یارسول اللہ کیا نماز مین کوئی نئی بات ہوئی فرمایا آپ نے کیا انہون نی کہا
آپ نی اتنی رکعتین پڑہین آپ نے اپنا پانون جہکایا اور قبلے کیطرف موںھ کیا اور دو سجدہ کیے پہر سلام پہیرا جب فارغ ہوئی تو ہماری
طرف متوجہ ہوئی اور فرمایا اگر نماز مین کوئی نئی بات کا حکم ہوتا تو مین تم کو خبر کرتا لیکن مین بھی آدمی ہون بہولجاتا ہون
جیسے تم بہولجاتے ہو جب مین بہول جایا کرون مجہے یاد دلا دیا کرو اور فرمایا آپ نے جب تم مین سے کوئی شک کری نماز مین تو سوچکر
ٹہیک کیا ہی پھر اوسی حساب سے نماز کو پورا کرلے بعد اوسکے سلام پہیری پھر دو سجدے کری۔ دوسری روایت مین ہی فاذا نسی
احدکم فلیسجد سجدتین ثم تحول فسجد سجدتین جب تم مین سے کوئی بہول جاوی تو دو سجدے کری پھر آپ پلٹ
گئے اور دو سجدی کیے **عن** علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا فلما انفتل
توشوش القوم بینہم فقال ما شانکم قالوا یا رسول اللہ ھل زید فی الصلوٰۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت
خمسا فانفتل فسجد سجدتین ثم سلم ثم قال انما انا بشر انسی کما تنسون **ترجمہ** علقمہ سے روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود نے کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلعم نی تو پانچ رکعتین پڑہین جب آپ فارغ ہوئی لوگون نی آپس مین شروع کی

آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز بڑھ گئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لوگوں نے کہا پھر آپ نے پانچ رکعتیں
پڑھیں آپ مڑے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا بعد اوس کے فرمایا میں آدمی ہوں بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو **عن**
معاویۃ بن حدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوما فسلم وقد بقیت من الصلوۃ رکعۃ فادرکہ
رجل فقال نسیت من الصلوۃ رکعۃ فرجع فدخل المسجد وامر بلالا فاقام الصلوۃ فصلی للناس رکعۃ
فاخبرت بذلک الناس فقالوا لی اتعرف الرجل قلت لا الا ان اراہ فمر بی فقلت ہذا ہو فقالوا ہذا
طلحۃ بن عبید اللہ **ترجمہ** معاویہ بن حدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو سلام پھیر دیا
حالانکہ ایک رکعت باقی تھی (اور آپ چلے) ایک شخص آپ سے جا کر ملا اور بولا آپ ایک رکعت بھول گئے نماز میں آپ لوٹے اور مسجد میں
آئے اور حکم کیا بلال کو انہوں نے تکبیر کہی آپ نے ایک رکعت ادا کی میں نے یہ لوگوں سے بیان کیا انہوں نے کہا تو جانتا ہے وہ شخص
کون تھا میں نے کہا نہیں البتہ اگر دیکھوں تو پہچان لوں گا پھر وہی شخص میرے سامنے سے گزرا میں نے کہا یہ شخص تھا لوگوں نے
کہا یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں **باب** اذا شک فی الثنتین او الثلاث من قال یلقی الشک جب شک ہو دو رکعتیں
پڑھیں ہیں یا تین (یا ایک پڑھی ہے یا دو) تو شک کو دور کرے **ف** اس مقام میں تین مذہب ہیں۔ ایک یہ کہ جب شک ہو تعداد
رکعات میں تو دو سجدہ کر لے یہی کافی ہے یہ مذہب ہے بعض سلف کا دوسرے یہ کہ شک کو دور کرے کم کو اختیار
کرے یعنی ایک اور دو میں شک ہو تو ایک سمجھے دو تین میں شک ہو تو دو سمجھے تین چار میں شک ہو تین سمجھے یہ مذہب نہایت صحیح
اور مختار اور محتاط ہے تیسرے یہ کہ غلبہ ظن پر عمل کرے ورنہ کم کو اختیار کرے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلیلغ الشک ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد
سجدتین فان کانت صلاتہ تامۃ کانت الرکعۃ نافلۃ والسجدتان وان کانت ناقصۃ کانت الرکعۃ تماما
لصلوتہ وکانت السجدتان مرغمتی الشیطان **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی تم میں سے شک کرے اپنی نماز میں تو شک کو دور کرے اور یقین پر بنیاد ڈالے جب اوسکو یقین ہو جاوے نماز
پوری ہو جانیکا تو دو سجدے کرے اب دو صورتیں ہیں یا نماز اوسکی درحقیقت پوری ہو چکی ہے تو یہ رکعت نفل ہو جاوے گی اور
سجدے بھی نفل ہو جاوینگے یا نماز پوری نہیں ہوئی تھی تو اس رکعت سے پوری ہو جاوے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرینگے **ف**
اس لیے کہ اوسکے بہکانے سے کچھ نقصان نہیں ہوا نماز کا نماز پوری ہوئی سجدوں کا ثواب زیادہ ملا **عن** ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سمی سجدتی السہو المرغمتین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ
سہو کا نام مرغمتین رکھا یعنی ذلیل کرنیوالے شیطان کے **عن** عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شک
احدکم فی صلاتہ فلا یدری کم صلی ثلثا او اربعا فلیصل رکعۃ ولیسجد سجدتین وہو جالس قبل التسلیم
فان کانت الرکعۃ التی صلی خامسۃ شفعہا بہاتین وان کانت رابعۃ فالسجدتان ترغیم للشیطان **ترجمہ** عطاء بن یسار سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے شک کری اپنی نماز مین پھر اوسکو یاد نہ رہی ہین نے
تین رکعتین پڑہین ہین یا چار رکعتین پڑہین ہین تو ایک رکعت اور پڑہ لی اور دو سجدہ کر لی بیٹھے بیٹھے سلام سے پہلے اسا اگر وہ
رکعت وحقیقت پانچوین ہوگئے تو یہ دو سجدے ملکر ایک دوگانہ ہوجاویگا اور اگر چوتھی ہوگئے تو دو سجدے ذلیل کرینگی شیطان کو

عن زید بن اسلم باسناده مالك قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا شك احدکم فی صلوته فان
استیقن ان قد صلی ثلثا فلیقم فلیتم رکعة بسجودها ثم یجلس فیتشهد فاذا فرغ فلم یبق الا ان
یسلم فلیسجد سجدتین وهو جالس ثم یسلم ثم ذکر معنی مالك ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب کوئی تم مین سی شک کری اپنی نماز مین اگر یقین ہوجاوی کہ مین نے تین رکعتین پڑہی ہین تو
کہڑا ہو اور ایک رکعت سجدہ کے ساتھ پڑہ کر بیٹھی تشہد پڑہے پھر جب فارغ ہو (سب کامون سی) اور سوا سلام کے کچھ باقی نہ رہی تو دو
سجدی کری پھر سلام پہیرے - پھر وہی بیان کیا جو اوپر کی حدیث مین گزرا باب من قال یتم علی اکثر ظنه

جسکو شک ہو وہ غلبہ ظن پر عمل کرے عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کنت
فی صلوة فشککت فی ثلاث او اربع واکبر ظنك علی اربع تشهدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس
قبل ان تسلم ثم تشهدت ایضا ثم تسلم ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
جب تو نماز مین ہو اور شک کری تین رکعتین ہوئین ہین یا چار لیکن گمان غالب یہ ہو کہ چار ہوئین ہین تو تشہد پڑہ پھر دو
سجدی کر بیٹھ کر قبل سلام کے پھر تشہد پڑہ پہر سلام پہیر ف یہ حدیث عبد الواحد نے موقوفا روایت کی اور موافقت کے
عبد الواحد کی سفیان اور شریک اور اسرائیل نے اور اختلاف کیا ہی متن حدیث مین اور مسند نہین کیا اوسکو - ابو عبیدہ
ابن مسعود سے نہین سنا اسوسطی منقطع ہوئے - اکثر علما کا مذہب یہی کہ بعد سجدون سہو کے تشہد پڑہے پھر سلام پہیر ائمہ
اربعہ وغیرہم کا یہی قول ہے اور بعض لوگون کے نزدیک تشہد پڑہنا ضرور نہین ہے سجدون سہو کے بعد سلام پہیر دی عن

ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا صلی احدکم فلم یدر زاد ام نقص فلیسجد سجدتین
و هو قاعد فاذا اتاه الشیطان فقال انك قد احدثت فلیقل قد کذبت الا ما وجد ریحا بانفه
او صوتا باذنه ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب کوئی تم مین سی نماز پڑہی
پھر اوسکو یاد نہ رہی زیادہ پڑہی ہے یا کم تو دو سجدی کر لے بیٹھ کر جب شیطان آوی اور اوس سے کہی - (یعنی دل مین وسوسہ
ڈالی) تیرا وضو ٹوٹ گیا تہا تو کہے تو جہوٹا ہی مگر جب ناک سی بو سونگھی یا کان سی آواز سُنی (تو وضو ٹوٹ جاویگا) عن

ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان احدکم اذا قام یصلی جاءه الشیطان فلبس علیه حتی
لا یدری کم صلی فاذا وجد احدکم ذلك فلیسجد سجدتین وهو جالس ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سی کوئی نماز پڑہنی کو کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اوسکے پاس آتا ہے اور اوسکو بہلاتا ہے

یہان تک کہ اوسکو یاد نہین رہتا کتنی رکعتین پڑہین جب ایسا ہو تم مین سے کسیکو تو دو سجدی کرے بیٹھے بیٹھے دوسری روایت مین ہے قبل التسلیم سلام سے پہلے - تیسری روایت مین ہے فلیسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم لیسلم دو سجدے کرے سلام سے پہلے پھر سلام کرے

**باب** من قال بعد التسلیم سجدہ سہو بعد سلام کے کرنیکا بیان

**عن** عبد اللہ بن جعفر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شک فی صلاته فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شک کرے نماز مین تو دو سجدے کرے بعد سلام کے

**باب** من قام من ثنتین ولم یتشہد جو شخص دو رکعتین پڑہ کر اوٹھ کھڑا ہو اور تشہد نہ پڑہے وہ کیا کرے

**عن** عبد اللہ بن بحینة انه قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم قام فلم یجلس فقام الناس معه فلما قضی صلوته وانتظرنا التسلیم کبر فسجد سجدتین وهو جالس قبل التسلیم ثم سلم **ترجمہ** عبد اللہ بن بحینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہائی دو رکعتین پڑہکر اوٹھ کھڑے ہوئے اور قعدہ نہ کیا لوگ بھی آپکے ساتھ اوٹھ کھڑے ہوئے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور ہم لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپ نے تکبیر کہی اور دو سجدے کیے بیٹھے بیٹھے قبل سلام کے پھر سلام پھیرا دوسری روایت مین ہے وکان منا المتشہد فی قیام بعض لوگون نے ہم مین سے کھڑے کھڑے تشہد پڑہا - کہا ابو داؤد نے ابن الزبیر نے بھی دو سجدے کیے جب دو رکعتین پڑہ کر کھڑے ہو گئے تھے سلام سے پہلے زہری کا بھی قول ہے

**باب** من نسی ان یتشہد وهو جالس جو شخص بیچ کا قعدہ بھول جاوے وہ کیا کرے

**ف** یہ بعینہ وہی باب ہے جو اس سے پہلے مذکور ہوا شاید اسکو بھولے سے دوبارہ ذکر کیا بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھے لیکن تشہد بھولجاوے اگرچہ معنی ظاہری اسکو مقتضی ہین پر حدیثین اسپر منطبق نہین ہوتین

**عن** المغیرة بن شعبة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السهو **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑہ کر کھڑا ہو جاوے پھر اوسکو یاد آوے سیدہا کھڑا ہونے سے پہلے تو بیٹھ جاوے اگر سیدہا ہو جانے کے بعد یاد آوے تو نہ بیٹھے اور دو سجدہ سہو کر لے **ف** اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے اسکی اسناد مین جابر بن یزید بن حارث جعفی ہے جو رافضی ہونے کے علاوہ متہم بالکذب ہے اور ابو داؤد نے اپنی ساری کتاب مین سوا اس مقام کے اور کہین جابر جعفی سے روایت نہین کیا لیکن شاہد ہے اسکی حدیث عبد اللہ ابن بحینہ کی جو اوپر گذری اور حدیث مغیرہ بن شعبہ کے جو آگے آتی ہے

**عن** زیاد بن علاقة قال صلی بنا المغیرة بن شعبة فنهض فی الرکعتین قلنا سبحان اللہ قال سبحان اللہ ومضی فلما اتم صلوته وسلم سجد سجدتی السهو فلما انصرف قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع کما صنعت **ترجمہ** زیاد بن علاقہ سے روایت ہے نماز پڑہائی مغیرہ بن شعبہ نے تو اوٹھ کھڑے دو رکعت پڑہ کر (قعدہ اولی نہ کیا) ہم نے کہا سبحان اللہ انہون نے بھی کہا سبحان اللہ اور نماز پڑہے گئے جب پورا کر چکے نماز کو اور سلام پھیرا تو دو سجدے سہو کے کیے جب فارغ

ہوئی تو کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا۔ کہا ابو داؤد نے سعد بن ابی وقاص اور عمران بن حصین اور ضحاک بن قیس اور معاویہ بن ابی سفیان نے ایسا ہی کیا ہے اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز کی ایسا ہی فتویٰ ہے **عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سہو کے لیے دو سجدے ہین بعد سلام کے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اگر صحیح ہوتا تو بعد سلام کے سجدہ سہو کرنا راجح ہوتا

**باب** سجدتی السہو فیہما تشہد و تسلیم سجدہ سہو کر کے تشہد پڑھے پھر سلام پھیرے **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فسہی فسجد سجدتین ثم تشہد ثم سلم **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھائی پھر بھول گئے تو دو سجدے کئے بعد اونکی تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا

**باب** انصراف النساء قبل الرجال من الصلوٰۃ پہلے عورتون کو نماز سے فارغ ہو کر چلا جانا چاہیے بعد اوسکی مردونکو اوٹھنا چاہیے **ف** کیونکہ عورتین مردون کے ساتھ اوٹھنی مین ہجوم ہوگا احتمال ہے نظر بد پڑنیکا یا کسی عضو کے مس ہو جانیکا **عن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم مکث قلیلا وکانوا یرون ان ذلک کیما ینفذ النساء قبل الرجال **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھوڑی دیر ٹھہر جاتی لوگ اسکی وجہ یہ سمجھتے تھے کہ عورتین مردون سے پہلے نکلے چلی جاوین۔

**باب** کیف الانصراف من الصلوٰۃ نماز سے فارغ ہو کر کس طرف اوٹھنا چاہیے **ف** یعنی داہنی طرف جانا چاہیے یا بائین طرف **عن** ہلب انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان ینصرف عن شقیہ **ترجمہ** ہلب سے روایت ہے انہون نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ دونو طرف پھرا کرتی **ف** یعنی نماز سے فارغ ہو کر کبھی داہنی طرف اوٹھ کر چلے جاتی کبھی بائین طرف **عن** عبد اللہ قال لا یجعل احدکم نصیبا للشیطان من صلاتہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ما ینصرف عن شمالہ قال عمارۃ اتیت المدینۃ بعد فرأیت منازل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن یسارہ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کوئی تم مین سے ایک حصہ اپنی نماز مین سے شیطان کو نہ دی یعنی خواہ مخواہ جب ہو تو داہنی طرف اوٹھ کر چلے **ف** اوسکا التزام کرنا خلاف سنت اور شیطانی حرکت ہے **ت** حالانکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اکثر بائین طرف اوٹھ کر جاتے عمارہ نے کہا مین مدینے مین آیا تو مین نے رسول اللہ صلعم کے گھر آپکے بائین طرف دیکھے (اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ اکثر بائین طرف اوٹھکر جاتے ہونگے

**باب** صلوٰۃ الرجل التطوع فی بیتہ نفل گھر مین پڑھنا بہتر ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی گھرون مین نماز پڑھا کرو اور گھرون کو قبرستان مت بناؤ **ف** جیسے قبرون مین نماز نہین ہوتی ویسی ہی جب گھر مین نماز نہ ہوئی وہ بھی قبر ہو گیا **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ المرء فی بیتہ

افضل من صلاته في بيته الا المكتوبة **ترجمہ** زید بن ثابت رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض **ف** یعنی فرض مسجد میں پڑھنا بہتر ہے **باب**
**من صلی لغیر القبلة ثم علم** جو شخص قبلے کو نہ جانکر نماز پڑھتا ہو پھر نماز میں معلوم ہو کہ قبلہ دوسری طرف ہے
تو کیا کرے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه كانوا يصلون نحو بيت المقدس فلما نزلت هذه
الاية فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره فمر رجل من بني سلمة
فناداهم وهم ركوع في صلاة الفجر نحو بيت المقدس الا ان القبلة قد حولت الى الكعبة مرتين فمالوا
كما هم ركوع الى الكعبة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نماز پڑھتے تھے بیت المقدس
کیطرف جب یہ آیت اوتری فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره یعنی پھیر لے منھ اپنا طرف خانہ کعبہ
کی اور جہاں تم ہو اوسی طرف منھ کیا کرو یہ حکم سنکر ایک شخص بنے سلمہ سے پکر گزرا وہ نماز فجر کی رکوع میں تھے اور منھ اونکا
(معمول کے موافق) بیت المقدس کیطرف تھا اوس نے پکارا آگاہ ہو جاؤ قبلہ پھر گیا کعبہ کیطرف وہ لوگ اوسی طرح رکوع میں
کعبے کیطرف پھر گئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسقدر نماز اُنہوں نے ناوانستہ بیت المقدس کیطرف پڑھی وہ درست ہو

**باب تفریع ابواب الجمعة** جمعہ کے احکام کا بیان **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير يوم
طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه اهبط وفيه تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهي مسيخة يوم الجمعة من حين يصبح حتى تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفيها ساعة
لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي يسأل الله حاجة الا اعطاه اياها قال كعب ذلك في كل سنة يوم فقلت
بل في كل جمعة قال فقرأ كعب التوراة فقال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو هريرة ثم لقيت
عبد الله بن سلام فحدثته بمجلسي مع كعب فقال عبد الله بن سلام قد علمت اية ساعة هي قال ابو هريرة
فقلت له فاخبرني بها فقال عبد الله بن سلام هي اخر ساعة من يوم الجمعة فقلت كيف هي اخر
الساعة من يوم الجمعة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي وتلك
الساعة لا يصلي فيها فقال عبد الله بن سلام الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس مجلسا ينتظر
الصلاة فهو في الصلاة حتى يصلي قال فقلت بلى قال هو ذاك **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جتنے دنوں میں آفتاب نکلا ہے سب میں بہتر جمعہ کا دن ہے اوسی دن آدم پیدا کئے گئے اوسی دن جنت سے اوتارے گئے
اوسی دن اونکا قصور معاف ہوا اوسی دن مرے اوسی دن قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں ہے جو جمعے کے دن کان نہ لگائے رہتا ہو
صبح سے آفتاب نکلنے تک قیامت کی ڈر سے سوا جن اور انس کے اور جمعے کے دن ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اوسکو پالیوے نماز میں
ہو پھر اللہ سے کچھ مانگے اللہ اوسکو دیگا کعب الاحبار نے کہا یہ ساعت ہر سال میں ایک بار ہوتی ہے میں نے کہا نہیں بلکہ ہر جمعے میں

ہے پہر کعب نے توریت کو پڑہا اور کہا سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابوہریرہ نے پہر مین عبد اللہ بن سلام سے
ملا اور مین نے اپنی اور کعب کی گفتگو کا حال بیان کیا عبد اللہ بن سلام نے کہا مین جانتا ہون اوس ساعت کو مین نے کہا مجہہ
بتاؤ عبد اللہ بن سلام نے کہا وہ اخیر ساعت ہے جمعہ کے دن مین نے کہا یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یون فرمایا جو مسلمان بندہ اوسکو پاوے نماز پڑہتے ہوئے اور اخیر ساعت مین نماز کب پڑہی جاتی ہے عبد اللہ
بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا جو شخص بیٹہا رہے نماز کی انتظار مین وہ نماز ہی مین
ہے جبتک نماز شروع کرے مین نے کہا کیون نہین انہون نے کہا پہر یہی سمجہہ لو ف یعنی نماز پڑہتے ہوئے سے یہ مراد نہین
ہے کہ وہ حقیقت اوس وقت نماز پڑہتا ہو بلکہ مقصود یہی ہے کہ نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ بہی مثل نماز کی ہے - اس ساعت مین
بڑا اختلاف ہے - بعضون نے عبد اللہ بن سلام کے قول کو صحیح کہا ہے - بعضون نے کہا ہے وہ ساعت امام جب خطبہ کے
واسطے بیٹہے اوس وقت سے شروع ہوتی ہے نماز کے تمام ہونے تک یہہ مضمون خود حدیث مین مصرح ہے اور اسی کو صواب کہا ہے
اکثر علما نے بعضون نے کچہہ اور بیان کیا ہے غرض اسمین بالیس قول ہین جو فتح الباری مین مصرح ہین مطلب کی چہپانے
سے یہہ ہے کہ جمعہ کو سارا دن عبادت اور دعا مین مشغول رہے عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علی
من الصلوة فیه فان صلوتکم معروضة علی قال قالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلوتنا علیک
وقد ارمت قال یقولون بلیت فقال ان اللہ عز وجل حرم علی الارض اجساد الانبیاء ترجمہ اوس بن اوس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہتر دنون مین جمعہ کا دن ہے اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا
ہوئے اوسیدن اونکا انتقال ہوا اوسیدن صور پہونکا جاویگا اوسیدن سب لوگ بیہوش ہونگے اسلیے اوسدن مجہپر درود
بہت بہیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیونکر ہمارا درود آپ پر پیش
کیا جاویگا جب آپکا بدن گلکر خاک ہوجاویگا ف یعنی بعد وفات کے ت آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے پیغمبرون کے بدن
زمین پر حرام کر دیے ہین ف تو وہ اپنی قبرون مین زندہ ہین کلام اور سلام سنتے ہین اعمال اونکی امت کے اون پر پیش کیے جاتے
ہین درود شریف سامنے لایا جاتا ہے وہ خوش ہوتے ہین دعا کرتے ہین - اگرچہ باقی اہل قبور بہی بر بنای مذہب صحیح اہل سنت
وجماعت سنتے ہین مگر یہہ سننا اونکا صرف روحانی ہے اور انبیا کی حیات روحانی اور جسمانی دونون طرح ہے مگر اوس مین
اور دنیا کی حیات مین ایک فرق دقیق ہے جسکو ہر شخص نہین سمجہہ سکتا اوسکو بیان کی یہان گنجایش ہے باب الاجابة ایة
ساعة هی فی یوم الجمعة ساعت جمعہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے کس وقت ہے عن جابر بن عبد اللہ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه قال یوم الجمعة ثنتا عشرة یرید ساعة لا یوجد مسلم یسال اللہ عز وجل
شیئا الا اتاه اللہ عز وجل فالتمسوها اخر ساعة بعد العصر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن بارہ ساعت کا ہوتا ہے اوس دن مین ایک ایسی ساعت ہے جسمین کوئی مسلمان اللہ سے کچھ مانگے مگر اللہ اوسکو دیوی اوس ساعت کو ڈھونڈھو بعد عصر کے عن ابی بردة بن ابی موسی الاشعری قال قال

لی عبد اللہ ابن عمر اسمعت اباک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شان الجمعة یعنی الساعة قال قلت نعم سمعته یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول هی ما بین ان یجلس الامام الی ان یقضی الصلاة ترجمہ ابی بردہ سے اشعری سے روایت ہے مجھسے عبد اللہ بن عمر نے پوچھا تم نے اپنے باپ سے کچھ سنا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے تھے جمعہ کی ساعت کی بابمین مین نے کہا ہان مین نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جمعہ کے ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ختم ہونے تک ہے

باب فضل الجمعة

جمعہ کی فضیلت کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بين الجمعة الى الجمعة وزيادة ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے آوے اور خطبہ سنے اور چپ رہے تو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ اوسکے بخشدیے جاوینگے بلکہ تین دن زیادہ کے اور جو شخص کنکریان ہٹاوے تو اوس نے بیہودہ حرکت کی عن عطاء الخراسانی عن مولی امرأته ام عثمان قال سمعت عليا رضي اللہ عنه على منبر الكوفة يقول اذا كان يوم الجمعة غدت الشياطين براياتها الى الاسواق فيرمون الناس بالترابيث او الربائث ويثبطونهم عن الجمعة وتغدو الملائكة فيجلسون على ابواب المسجد فيكتبون الرجل من ساعة والرجل من ساعتين حتى يخرج الامام فاذا جلس الرجل مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فانصت ولم يلغ كان له كفلان من الاجر فان نأى وجلس حيث لا يسمع فانصت ولم يلغ كان له كفل من الاجر وان جلس مجلسا يستمكن فيه من الاستماع والنظر فلغا ولم ينصت كان له كفل من وزر ومن قال يوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا ومن لغا فليس له فی جمعته تلک شیء ثم يقول فی آخر ذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک ترجمہ عطاء خراسانی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنی بی بی ام عثمان کے مولی (غلام آزاد) سے اوس نے کہا مین نے سنا امیر المومنین علی رضہ سے آپ فرماتے تھے کوفے کے منبر پر جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنے جھنڈے لیکر بازار مین جاتے ہین اور لوگون کو روکتے ہین ضرورتون اور حاجتون میں جمعے مین آنے سے اور فرشتے سویرے سے مسجدون کے دروازے پر آن کر بیٹھتے ہین اور لکھتے جاتے ہین لوگون کو یہ پہلی ساعت مین آیا یہ دوسری ساعت مین آیا یہانتک کہ امام نکلتا ہے پھر جو آدمی ایسی جگہہ بیٹھتا ہے جہان سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھ سکتا ہے اور چپ رہتا ہے کوئی بات بیہودہ نہین کرتا تو اوسکو دوہرا ثواب ملتا ہے (ایک نسخہ مین اتنی عبارت اور ہے فان نأى وجلس حيث لا يسمع فانصت ولم يلغ كان له كفل من الاجر) اگر دور بیٹھا جہان سے خطبہ سنائی نہین دیتا پھر چپ رہا اور بیہودہ نہ بکا تو اوسکو ایک حصہ ثواب کا ملتا ہے اگر ایسی جگہہ بیٹھا جہان سے خطبہ سن سکتا ہے اور امام کو دیکھتا ہے لیکن بیہودہ بکا اور چپ نہ رہا تو اوسپر ایک حصہ گناہ کا لادا جاتا ہے

فانصت ولم يلغ كان له كفلان من الاجر [illegible]

اور جس شخص نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ وہ بھی بیہودہ بکا اور جس نے بیہودہ بکا اوسکو جمعہ کا ثواب کچھ نہ ملیگا یہہ کہہ کر
آخیر میں فرمایا میں نے رسول اللہ سے ایسا ہی سنا **باب التشدید فی ترك الجمعة** جمعہ کے چھوڑنے کا عذاب **عن**
ابی الجعد الضمری وکانت له صحبة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من ترك ثلاث جمع تهاونا بها طبع
الله علی قلبه ترجمہ ابی جعد ضمری سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین جمعے چھوڑ دیگا
سستی سے مہر کر دیگا اللہ اوسکے دل پر **باب کفارة من ترکها** جمعہ قضا ہو جانے کا کفارہ **عن** سمرة بن جندب
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من ترك الجمعة من غیر عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد فبنصف
دینار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کو بغیر عذر کے ترک کرے تو وہ
ایک دینار صدقہ دے اگر ایک دینار نہ ہو سکے تو نصف دینار صدقہ دے **عن** قدامة بن وبرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من فاته الجمعة من غیر عذر فلیتصدق بدرهم او نصف درهم او صاع حنطة او نصف
صاع ترجمہ قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قضا کردے جمعہ کو بغیر عذر کے
تو ایک درہم یا آدھا درہم صدقہ دے یا ایک صاع گیہوں یا آدھا صاع گیہوں صدقہ دیوے - ایک روایت میں ہے مدا او نصف
مد ایک مد صدقہ دے یا آدھا مد - مد اور صاع کا بیان کتاب الطهارة میں گزرا **باب من تجب علیه الجمعة** کن
لوگوں پر جمعہ واجب ہے **عن** عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت کان الناس ینتابون الجمعة
من منازلهم ومن العوالی ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ جمعہ کے لیے حاضر ہوتے اپنے اپنے مکانوں سے اور عوالے
سے آتے **ف** عوالی چند دیہات ہیں مدینہ کے اطراف میں بعضے تین میل پر بعضے پانچ میل پر بعضے اس سے بھی زیادہ **عن**
عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الجمعة علی کل من سمع النداء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ اوس شخص پر ہے جو سنے اذان کو **ف** اور جو اتنی دور رہتا ہو کہ
وہاں اذان کی آواز نہ جاوے اوس پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر چلا آوے تو ثواب ہے **باب الجمعة فی یوم المطر** جب پانی
پڑتا ہو جمعہ کو آنا واجب نہیں **عن** ابی ملیح عن ابیه ان یوم حنین کان یوم مطر فامر النبی صلی الله علیه وسلم
منادیه ان الصلوة فی الرحال ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا (اسامہ بن عمیر ہذلی) سے کہ حنین
کو پانی برس رہا تھا آپ نے حکم کیا منادی کو پکار دینے کا نماز اپنے اپنے ڈیروں میں پڑھو ابو الملیح سے روایت ہے ان ذلك کان یوم جمعة یہ دن جمعہ کا تھا
**عن** ابی ملیح عن ابیه انه شهد النبی صلی الله علیه وسلم زمن الحدیبیة فی یوم جمعة واصابهم مطر لم تبتل اسفل نعالهم فامرهم ان یصلوا فی رحالهم
ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے صلح حدیبیہ میں جمعہ کے روز اوس دن بارش ہوئی مگر اتنی کہ لوگوں کے جوتوں کے تلے بھی نہ بھیگے آپ نے حکم کیا اذان کر اپنے
اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ لینے کا **ف** سبحان اللہ رسول اللہ کو کسقدر شفقت اور آسانی اپنی امت پر منظور تھی کہ ذرا سے

تخفیف کرنی کو ارادہ کیا **باب التخلف عن الجماعة فی اللیلة الباردة** سردی مین شب کو جماعت چھوڑنا عن

ایوب عن نافع ان ابن عمر اذن بضجنان فی لیلة باردة فامر المنادی فنادی ان الصلاة فی الرحال قال ایوب

وحدثنا نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا کانت لیلة باردة او مطیرة امر المنادی فنادی

الصلاة فی الرحال ترجمہ ایوب سے روایت ہے انہون نے سنا نافع سے کہ عبداللہ بن عمر ضجنان (ایک مقام ہے درمیان مکہ
کو اور مدینہ کے) مین اذان دی ٹھنڈی رات مین انہون نے حکم کیا منادی کو ندا کرنیکا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین کہا ایوب نے
حدیث بیان کی نافع نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی یا بارش کے رات مین منادی کو حکم کرتے تھے ندا کرنے کا

الا الصلوة فی الرحال یعنی پڑھ لو نماز اپنی ٹھکانون مین عن نافع قال نادی ابن عمر بالصلوة بضجنان ثم نادی ان

صلوا فی رحالکم قال فیه ثم حدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یامر المنادی فینادی
بالصلوة ثم ینادی ان صلوا فی رحالکم فی اللیلة الباردة وفی اللیلة المطیرة فی السفر ترجمہ نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی ضجنان مین پھر پکارا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ حکم کرتے تھی اذان دینی والیکو پہلے وہ اذان دیتا نماز کی پھر پکار دیتا نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون
مین سردی کی رات یا بارش کی رات کو سفر مین - دوسری روایت مین ہے فی السفر فی اللیلة القرة او المطیرة سفر مین

سردی کی رات یا بارش کے رات مین عن ابن عمر انه نادی بالصلوة بضجنان فی لیلة ذات برد وریح فقال

فی آخر ندائه الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة
باردة او ذات مطر فی سفر یقول الا صلوا فی رحالکم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے انہون نے اذان ضجنان مین
سردی اور آندھی کے رات مین پھر بعد اذان کہہ کہا اے لوگو پڑھ لو نماز اپنی اپنی ٹھکانون مین بعد اسکی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حکم کرتی تھے مؤذن کو سردی یا بارش کے رات مین سفر مین یہہ کہنیکا اے لوگو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین عن

نافع ان ابن عمر اذن بالصلوة فی لیلة ذات برد وریح فقال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلة باردة او ذات مطر یقول الا صلوا فی الرحال ترجمہ نافع سے روایت
ہے ابن عمر نے اذان دی نماز کی سردی اور آندھی کے رات کو بعد اسکی کہا آگاہ ہو نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین پھر کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو حکم کرتے سردی یا بارش کے رات مین یہہ کہنے کا یعنی نماز پڑھ لو اپنے اپنے ٹھکانون مین عن ابن عمر قال

نادی منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلک فی المدینة فی اللیلة المطیرة والغداة القرة ترجمہ ابن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ کے منادی نے مدینے مین ایسی ہی ندا کی بارش کے رات مین یا سردی کی صبح مین دوسری روایت مین ہے

سفر مین عن جابر قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فمطرنا فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لیصل من شاء منکم فی رحله ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

تھی سفر مین پانی برسنی لگا آپ نی فرمایا تم مین سی جسکا جی چاہے اپنے ٹھکانے مین نماز پڑھ لے عن عبد اللہ بن الحارث ابن عم
محمد بن سیرین ان ابن عباس قال لمؤذنه فی یوم مطیر اذا قلت اشهد ان محمدا رسول الله فلا تقل حی
علی الصلوة قل صلوا فی بیوتکم فکان الناس استنکروا ذالک فقال قد فعل ذا من هو خیر منی ان الجمعة
عزمة وانی کرهت ان اخرجکم فتمشون فی الطین والمطر ترجمه عبد اللہ بن عباس نے اپنے مؤذن سے کہا بارش
کی دن جب تو محمد رسول اللہ کہے تو حی علی الصلوة نہ کہہ بلکہ یون کہہ صلوا فی بیوتکم نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین لوگون
نے اسکو برا جانا ابن عباس نے کہا یہ اوس شخص نے کیا جو مجھ سے بہتر تھا (رسول اللہ ؐ) جمعہ فرض ہے لیکن مجھے برا معلوم
ہوا تمکو تکلیف دینا کیچڑ اور پانی مین تمہارا چلنا باب الجمعة للمملوك والمرأة عورت اور غلام پر جمعہ فرض نہیں ہے

عن طارق بن شهاب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة عبد مملوك
او امرأة او صبی او مریض ترجمه طارق بن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ ؐ نے فرمایا جمعہ فرض ہے ہر مسلمان پر جماعت سے
مگر چار آدمیون پر ایک غلام پر دوسری عورت پر تیسری لڑکے پر چوتھی بیمار پر ف پانچوین مسافر پر باتفاق علما۔ کہا ابوداود
نے طارق بن شہاب نے رسول اللہ ؐ کو دیکھا مگر اون سے سنا نہیں (تو یہ حدیث مرسل ہوئی مگر حاکم نے اوسکو مسندا روایت
کیا ہے طارق بن شہاب سے اوس نے ابو موسی سے اور دارقطنی نے جابر رضہ سے ایسا ہی روایت کیا باب الجمعة فی القری
گانون مین جمعہ پڑھنے کا بیان عن ابن عباس قال ان اول جمعة جمعت فی الاسلام بعد جمعة جمعت فی مسجد
رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمدینة لجمعة جمعت بجواثا قریة من قری البحرین قال عثمان قریة من قری عبد
القیس ترجمه عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے پہلا جمعہ جو پڑھا گیا اسلام مین بعد اوس جمعے کے جو پڑھا گیا مسجد نبوی مین وہ
جمعہ ہے جو پڑھا گیا جواثا مین (جواثا ایک گانون ہے بحرین کے گانون سے عثمان نے کہا وہ گانو ہے عبد القیس کے گانو مین سے
ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ گانون مین پڑھنا درست ہے گر یہ استدلال موقوف ہے اس بات پر کہ جواثی کا گانون
ہونا ثابت ہو جاوے حنفیہ نے ابو عبید بکری سے نقل کیا ہے کہ جواثی ایک مشہور شہر ہے بحرین مین عبد القیس کا اور جوہری نے صحاح مین
لکھا ہے کہ جواثی ایک قلعہ ہے بحرین مین اور ایسا ہی کہا ابن الاثیر نے نہایہ مین اگر وکیع نے جو راوی ہے اس حدیث کا اوسکو قریہ کہا
اور قریے کا اطلاق زبان عرب مین گانون اور شہر دونون پر ہوتا ہے پس اس لفظ سے اس حدیث سے استدلال تمام نہین ہو سکتا

عن کعب بن مالك انه کان اذا سمع النداء یوم الجمعة ترحم لاسعد بن زرارة فقلت له اذا سمعت النداء
ترحمت لاسعد بن زرارة قال لانه اول من جمع بنا فی هزم النبیت من حرة بنی بیاضة فی نقیع یقال له نقیع الخضمات
قلت کم انتم یومئذ قال اربعون ترجمه کعب بن مالک جب جمعہ کے دن اذان سنتے تو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے عبد الرحمن
اونکے بیٹے نے کہا کیا وجہ ہے جب تم اذان سنتے ہو اسعد بن زرارہ کیواسطے دعا مانگتے ہو اونھون نے کہا اسواسطے کہ پہلے جمعہ انہون
نے قائم کیا ہزم النبیت (ایک موضع ہے مدینہ مین بنی بیاضہ کے زمینون مین سے) مین ایک نقیع مین (نقیع وہ مقام ہے جہان

پانی بھرا رہتا ہی اجسکا نام نقیع الخضمات تہا مین نی پوچھا اوسدن تم کتنے آدمی تھے انہون نی کہا چالیس آدمی **ف** اس شرط سے بھی یہہ امر اچھی طرح ثابت نہین ہوسکتا کہ جمعہ گانوں مین درست ہی کیونکہ حزم النبیت متعلقات مدینہ مین تہا نہ خارج مدینہ کے اچہا طریقہ استدلال کا یہہ ہی کہ جمعہ کی فرضیت آیت اور حدیث سے مطلق ثابت ہی اوس مین شہر کی قید نہین ہی پھر شہر کی قید بڑہانا زیادتی ہی کتاب اللہ پر اور وہ نہین جائز ہی مگر حدیث مشہور سے حنفیہ کے نزدیک اور وہ جو روایت کیا حنفیہ نے حضرت علی سے کہ نہین تشریق ہی اور جمعہ مگر شہر مین روایت کیا اوسکو عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے اوسکے خلاف روایت کیا حضرت عمر سے کہ جمعہ پڑہو تم جہان ہو صحیح کہا اوسکو ابن خزیمہ نے اور ایسا ہی روایت کیا بیہقی نے حضرت عمر سے اور بیہقی نے مرفوعا روایت کیا کہ جمعہ واجب ہی ہر گانون پر اگرچہ نہون اوس مین سوائے چار کے اور ایسا ہی منقول ہی ابن مسعود سے اور صحابہ سے جمعہ پڑہنا جنگل اور شہر دونون جگہہ مین ثابت ہی یہی قول ہی اہل حدیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب اذا وافق یوم الجمعة یوم عید** جب عید اور جمعہ ایکدن پڑی تو کیا کرنا چاہیے **عن** ایاس بن ابی رملة الشامی قال شہدت معاویة بن ابی سفیان وھو یسأل زید بن ارقم قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اجتمعا فی یوم قال نعم فکیف صنع قال صلی العید ثم رخص فی الجمعة فقال من شاء ان یصلی فلیصل **ترجمہ** ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے مین موجود تہا معاویہ بن ابی سفیان پوچھنے لگے زید بن ارقم سے تم نے کبھی جمعہ اور عید رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایکدن مین پایا ہی انہون نی کہا ہان معاویہ نے پوچھا آپ نے کسطرح کیا زید نی کہا آپ نے عید کی نماز پڑہ لی پھر جمعہ مین رخصت دیدی فرمایا جسکا جی چاہے جمعہ پڑہی **ف** اور جسکا جی نہ چاہے نہ پڑہی مگر ظہر پڑہنا ضرور ہے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور صحیح کہا اوسکو اور حاکم نی اور صحیح کہا اوسکو ابن المدینی نے مگر بعض لوگون نی اسکے اسناد مین کلام کیا ہی بوجہ ایاس بن ابی رملہ کے اور کہا وہ مجہول ہی **عن** عطاء بن ابی رباح قال صلی بنا ابن الزبیر فی یوم عید فی یوم الجمعة اول النہار ثم رحنا الی الجمعة فلم یخرج الینا فصلینا وحدانا وکان ابن عباس بالطائف فلما قدم ذکرنا ذلک فقال اصاب السنة **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہی عبد اللہ بن الزبیر نی نماز پڑہائی عید کی جمعہ کے دن سویرے پھر جب ہم آئے جمعہ کے واسطے تو وہ نہ نکلے آخر ہم نے اکیلے پڑہ لیا **ف** جمعہ کو ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہہ ہے کہ دو آدمیون کی جماعت کافی ہی ایک امام ہو ایک مقتدی اور اکثر علما کے نزدیک دو آدمی سوا امام کے یا تین آدمی سوا امام کے ضرور ہین **ف** ابن عباس اوسوقت طائف مین تھے جب آئے تو ہم نی اون سے یہ بیان کیا انہون نے کہا عبد اللہ بن الزبیر نے سنت کی موافق کیا **عن** ابن جریج قال قال عطاء اجتمع یوم جمعة ویوم فطر علی عہد ابن الزبیر فقال عیدان اجتمعا فی یوم واحد فجمعہما جمیعا فصلاہما رکعتین بکرة لم یزد علیہما حتی صلی العصر **ترجمہ** ابن جریج سے روایت ہی عطا نی کہا جمعہ اور عید ایکدن جمع ہوئی عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے مین انہون نی کہا دو عیدین جمع ہوئین ایک دن مین انہون نے دونون کو ملا کر پڑہ لیا صبح کو دو رکعتین نہ زیادہ کیا اون پر

یہانتک کہ نماز پڑھی عصر کے **ف** یعنی عید اور جمعہ دونوں صبح کو ادا کر لیے **عن** ابی ہریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انه قال قد اجتمع فی یومکم هذا عیدان فمن شاء اجزاه من الجمعة وانا مجمعون **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں جو شخص چاہے جمعہ پڑھے اسے تو ہم پڑھیں گے **ف** اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جمعہ پڑھنا بہتر ہے اگر نہ پڑھے صرف عید کی نماز پر اکتفا کرے تو بھی درست ہے مگر ظہر پڑھنا ضرور ہے اکثر علما کے نزدیک
بعضوں کے نزدیک جمعہ عید میں داخل ہو جاویگا یعنی عید کے دو رکعتیں جمعہ سے بھی کافی ہوں گی۔ اب ظہر پڑھنا ضرور نہیں جیسے
ابن جریج کی روایت میں گزرا **باب** ما یقرأ فی صلوة الصبح یوم الجمعة جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کون سے
سورت پڑھے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاة الفجر یوم الجمعة تنزیل
السجدة وهل اتی علی الانسان حین من الدهر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز
فجر میں جمعہ کے روز الم تنزیل السجدہ اور ہل اتی علی الانسان حین من الدہر پڑھتے تھے۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے
اور جمعہ کے نماز میں سورہ جمعہ اور اذا جاءک المنافقون پڑھتے تھے **باب** اللبس للجمعة جمعہ کے کپڑوں کا بیان **عن**
عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رای حلة سیراء یعنی تباع عند باب المسجد فقال یا رسول اللہ لو اشتریت
هذه فلبستها یوم الجمعة وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس هذه
من لا خلاق له فی الآخرة ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منها حلل فاعطی عمر بن الخطاب منها
حلة فقال عمر کسوتنیها یا رسول اللہ وقد قلت فی حلة عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لم اکسکها لتلبسها فکساها عمر اخا له مشرکا بمکة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب نے
ایک کپڑا ریشمی مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اوسکو خرید لیں اور پہنا کریں جمعہ کے روز
اور جب لوگ آیا کریں آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ پہنیگا جسکو آخرت میں کچھ حصہ ملنیکا نہیں پھر
اوسی قسم کے چند کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اون میں سے ایک کپڑا حضرت عمر کو دیا عمر نے کہا
یا رسول اللہ آپ مجھے یہ کپڑا پہننے کو دیتے ہیں حالانکہ پیشتر آپ نے عطارد کے کپڑے میں فرمایا تھا (عطارد نام تھا اوس شخص کا جو
وہ کپڑا بیچتا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے اسواسطے نہیں دیا کہ تو پہنے پھر حضرت عمر نے وہ کپڑا اپنے
بھائی کو جو مشرک تھا اور مکے میں رہتا تھا پہننے کو دیدیا **عن** عبد اللہ بن عمر قال وجد عمر بن الخطاب حلة استبرق
تباع بالسوق فاخذها فاتی بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابتع هذه فتجمل بها للعید و
للوفد ثم ساق الحدیث والاول اتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک کپڑا ریشمی بازار میں بکتا
ہوا پایا وہ اوسکو لائے رسول اللہ صلعم پاس اور کہا اوسکو خرید لیجیے زینت کیواسطے عید کو پہنا کیجیے یا جب لوگ آپ پاس آیا کریں پھر بیان
کیا حدیث کو اخیر تک **عن** محمد بن یحیی بن حبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی احدکم ان وجد [illegible]

احدكم ان وجد ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته قال عمرو واخبرني ابن ابي حبيب

عن موسى بن سعد عن ابن حبان عن ابن سلام انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك على
المنبر ترجمہ محمد بن یحیی بن حبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہو جاویگا ایک تم میں کا اگر دو کپڑے
جمعہ کے لیے بنا رکھے سوا کام کاج کے کپڑوں کے ف یعنی جن کپڑوں کو پہنکر محنت کرتا ہے اون کے سوا دو کپڑے
جمعہ میں پہننے کے لیے بنا رکھے تو بہتر ہے اسمین کچھ نقصان نہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے واسطے ایک جوڑا بنا رکھنا بہتر ہے
ایک روایت میں ہے آپ نے یہ منبر پر فرمایا

## باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة قبل نماز جمعہ کے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشراء والبيع في المسجد وان تنشد
فيه شعر ونهى عن التحلق قبل الصلاة يوم الجمعة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خرید اور فروخت سے مسجد میں اور شعر پڑھنے سے اوس میں اور منع کیا حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے نماز سے پہلے
جمعہ کے دن ف کیونکہ جمعہ کے دن خطبہ سننا اور چپ رہنا ضروری ہے جب لوگ حلقہ باندھ کر بیٹھینگے خواہ مخواہ باتیں کرینگے

## باب اتخاذ المنبر منبر بنانے کا بیان

عن ابي حازم بن دينار ان رجالا اتوا سهل بن سعد الساعدي وقد
امتروا في المنبر مم عوده فسألوه عن ذلك فقال والله اني لاعرف مما هو ولقد رأيته اول يوم وضع و
اول يوم جلس عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فلانة امرأة قد سماها
سهل ان مري غلامك النجار ان يعمل لي اعوادا اجلس عليهن اذا كلمت الناس فامرته فعملها من طرفاء الغابة
ثم جاء بها فارسلته الى النبي صلى الله عليه وسلم فامر بها فوضعت ههنا ثم رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلى عليها وكبر عليها ثم ركع وهو عليها ثم نزل القهقرى فسجد في اصل المنبر ثم عاد فلما فرغ
اقبل على الناس فقال ايها الناس انما صنعت هذا لتأتموا ولتعلموا صلاتي ترجمہ ابی حازم بن دینار سے روایت
ہے کچھ لوگ سہل بن سعد ساعدی پاس آئے جو شک کر رہے تھے اس بات میں کہ منبر کس لکڑی کا تھا اونہوں نے سہل سے اسکو پوچھا
سہل نے کہا قسم خدا کی میں جانتا ہوں جس لکڑی کا منبر تھا اور میں نے اوسکو پہلے دن دیکھا جب وہ رکھا گیا اور جب رسول
اللہ صلعم بیٹھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پاس جسکا نام سہل نے لیا (عائشہ یا مینا) کہلا بھیجا تو اپنے
چھوکری کو جو بڑھئی ہے (اسکا نام میمون تھا) حکم کر مجھے چند لکڑیاں ایسی بنا دے جنپر بیٹھ کر میں لوگوں کو خطبہ سنایا کروں اوس عورت
نے حکم کیا اوس چھوکرے کو اوس نے بنایا اون لکڑیوں کو غابہ کی ایک درخت میں سے جسکو طرفا کہتے ہیں ف غابہ ایک مقام ہے مدینے سے
نو میل پر وہاں درخت بہت ہیں طرفا ایک درخت ہے ف پھر لیکر آیا وہ عورت پاس اوس نے رسول اللہ صلعم پاس بھیجا آپ نے
حکم کیا وہ اس جگہ رکھا گیا میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا آپ نے اوسپر نماز پڑھی اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور آپ اوسی پر رہے
بعد اوسکے اوترے پیٹھ موڑے ہوئے اور سجدہ کیا نیچے اوتر کر منبر کے جڑ میں پھر اوپر چلے گئے جب نماز سے فارغ ہوئے لوگوں کی طرف منہ

کیا اور کہا ہی لوگو میں نے یہ اسواسطے کیا تا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑہنا سیکھو **عن** ابن عمر ان النبی صلے اللہ
علیہ وسلم لما بدن قال لہ تمیم الداری الا اتخذ لک منبرا یا رسول اللہ یجمع او یحمل عظامک قال بلی فاتخذ لہ
منبرا مرقاتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب موٹے ہو گئے تمیم داری نے ان سے کہا کیا میں آپ کے
واسطے ایک منبر تیار کروں یا رسول اللہ جو آپکا بوجھ اوٹھایا کرے آپ نے فرمایا ہاں انہوں نے ایک منبر بنایا دو سیڑھی کا **باب**
موضع المنبر منبر کس جگہ پر رہنا چاہیے **عن** سلمۃ بن الاکوع رض قال کان بین منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین الحائط کقدر ممر الشاۃ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور دیوار مسجد کے بیچ میں
ایک بکری کے جانے کی راہ تھی **ف** یعنی منبر مسجد کی دیوار سے لگا ہوا نہ تہا بلکہ تھوڑا سا فاصلہ تہا **باب** الصلاۃ یوم الجمعۃ
قبل الزوال قبل زوال کے جمعہ کے دن نماز پڑہنا درست ہے **عن** ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الصلوۃ
نصف النہار الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلعم نے منع کیا دوپہر کو نماز پڑہنے سے مگر جمعہ کے روز اور فرمایا کہ جہنم روز سلگایا جاتا ہی مگر جمعہ کے روز **ف** تو سوا جمعہ کی اور
دنوں میں دوپہر کو نماز پڑہنا مکروہ ہی اور جمعہ کے دن مکروہ نہیں ہی **باب** وقت الجمعۃ جمعہ کے وقت کا بیان **عن**
انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ اذا مالت الشمس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم جمعہ آفتاب ڈھلے پر پڑہتے **ف** ائمہ ثلاثہ اور جمہور علما کا مذہب یہی ہی کہ جمعہ کا وقت بعد زوال کے شروع ہوتا ہے
جیسے ظہر کا مگر امام احمد رض کے نزدیک جمعہ پڑہنا قبل زوال کے بھی درست ہے اور اسی طرح مروی ہی ابن مسعود اور جابر اور سعید اور معاویہ
سے اور دلائل اونکے قوی ہیں **عن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ ثم ننصرف
ونری للحیطان فیئا **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہی کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ جمعہ کی پھر لوٹ کر
آتے تہے اور دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تہا **ف** یہ حدیث بظاہر مؤید ہی امام احمد کے مذہب کو **عن** سہل بن سعد قال کنا
نقیل ونتغدی بعد الجمعۃ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہی ہم قیلولہ اور دن کا کہانا بعد جمعہ کے کرتے تہے **ف** یعنی جمعہ پڑہ
کر قیلولہ کرتے تہے قیلولہ کہتے ہیں دن کے سونیکو **باب** الاذان یوم الجمعۃ جمعہ کی اذان دینے کا بیان **ف** آنحضرت
اور ابو بکر اور عمر کے زمانے تک جمعہ میں صرف ایک اذان دی جاتی تہی جب امام منبر پر بیٹہتا خطبہ پڑھنے کے لیے پھر تکبیر ہوتی نماز شروع
ہونیکے وقت حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ایک اور اذان کا حکم کیا اس نظر سے کہ لوگ بہت ہو گئے تہے اور مسجد سے دور دور رہتے
تہے تو سب کو نماز کی اطلاع ہو جاوے پھر یہی اذان اب تک جاری ہی حالانکہ یہ بھی مستحب ہے کیونکہ فعل خلیفہ راشد کا ہی اگر کوئی ترک کرے اور
ایک اذان پر قناعت کرے تو وہ متبع ہی سنت نبوی اور سیرت ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا **عن** السائب بن یزید ان الاذان
کان اولہ حین یجلس الامام علی المنبر یوم الجمعۃ فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما
فلما کان خلافۃ عثمان وکثر الناس امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن بہ علی الزوراء فثبت الامر علی

ذالك ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رض کے زمانے میں پہلی اذان جمعہ کو اوس وقت
ہوتی جب امام منبر پر بیٹھتا جب حضرت عثمان رض کی خلافت ہوئی اور لوگ بہت ہوگئے انہوں نے تیسری اذان کا حکم دیا وہ زوراء پر
دی گئی پھر یہی حکم رہا ف زوراء ایک گھر کا نام ہے جو مدینے کے بازار میں تھا۔ تیسری اذان سے مراد یہ ہے کہ تکبیر کو پہلی اذان
مقرر کیا اور امام جب منبر پر بیٹھتا ہے اذان ہوتی ہے اسکو دوسری اذان اور اسکے پہلے تیسری اذان ہوئی اگرچہ تیسری اذان
سب سے پہلے ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا جلس علی
المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد ابی بکر وعمر ثم ساق نحو حدیث یونس یعنی اذان ہوتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے جب آپ منبر پر بیٹھتے جمعے کے روز مسجد کے دروازے پر پھر ابو بکر کے سامنے پھر عمر کے سامنے پھر ایسا ہی بیان کیا اخیر تک تیسری
روایت میں ہے لم یکن لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا مؤذن واحد بلال ثم ذکر معناہ یعنی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی مؤذن نہ تہا سوا بلال کے

**باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ** امام کو خطبے میں بات کرنا
درست ہے عن جابر قال لما استوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ قال اجلسوا فسمع ذالک
ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فراٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تعال یا عبد اللہ بن مسعود ترجمہ جابر سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے جمعے کے روز آپ نے لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ عبد اللہ بن مسعود رض (اوس وقت مسجد کے
دروازے پر تھے) یہ سنکر مسجد کے دروازے پاس بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا تو فرمایا ادہر آؤ عبد اللہ بن مسعود
ف آپ نے عبد اللہ بن مسعود کا دور بیٹھنا گوارا نہ کیا اور خطبے میں بات کہکر اونکو اپنے پاس بلایا اس حدیث سے بڑی فضیلت عبد اللہ بن
مسعود رض کی ثابت ہوئی

**باب الجلوس اذا صعد المنبر** پہلے امام منبر پر جاکر بیٹھے عن ابن عمر قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب خطبتین کان یجلس اذا صعد المنبر حتی یفرغ اراہ المؤذن ثم یقوم
فیخطب ثم یجلس فلا یتکلم ثم یقوم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے پہلے منبر پر
بیٹھتے یہانتک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہوتا پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے پھر بیٹھتے کسی سے بات نکرتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے

**باب الخطبۃ قائما** کھڑے ہوکر خطبہ پڑہنے کا بیان عن جابر بن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب قائما
ثم یجلس ثم یقوم فیخطب قائما فمن حدثک انہ کا ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوکر خطبہ پڑہتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے جو تجھ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ پڑہتے تو وہ جھوٹا ہے قسم خدا کے
میں نے آپکے ساتھ دو ہزار نمازوں سے زیادہ پڑہی ہیں ف اون میں پچاس جمعے بھی پڑہے ہونگے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ دو ہزار جمعے سے
زیادہ آپکے ساتھ پڑہے ہیں کیونکہ دو ہزار جمعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے آپ کے وفات تک بھی نہیں ہوتے عن جابر بن سمرۃ
قال کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس ترجمہ جابر بن سمرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے پڑہتے تہے اون کے بیچ میں بیٹھتے تہے اور خطبوں میں قرآن پڑہتے تہے لوگوں کو نصیحت

کرتے تھے عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يخطب قائما ثم يقعد قعدة لا يتكلم وساق الحديث

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ پڑھتے تھے کھڑے ہو کر پھر بیٹھتے تھے تھوڑی دیر کسی سے بات نہ کرتے تھے

باب الرجل يخطب على قوس کمان پر ٹیکا دیکے خطبہ پڑھنا

عن شعيب بن رزيق الطائفي قال جلست الى رجل له صحبة من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له الحكم بن حزن الكلفي فانشأ يحدثنا قال وفدت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سابع سبعة او تاسع تسعة فدخلنا عليه فقلنا يا رسول الله زرناك فادع الله لنا بخير فامر بنا او امر لنا بشيء من التمر والشان اذ ذاك دون فاقمنا بها اياما شهدنا فيها الجمعة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام متوكئا على عصا او قوس فحمد الله واثنى عليه كلمات خفيفات طيبات مباركات ثم قال ايها الناس انكم لن تطيقوا او لن تفعلوا كل ما امرتم به ولكن سددوا وابشروا سمعت ابا داود قال ثبتني في شيء منه بعض اصحابنا

ترجمہ شعیب بن رزیق طائفی سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس بیٹھا جو صحبت میں تھا رسول اللہ صلعم کے وہ ہم سے حدیث بیان کرنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہم سات آدمی تھے یا نو آدمی جب آپ سے ملے تو کہا یا رسول اللہ ہمنے آپکی زیارت کی آپ ہمارے واسطے بہتری کی دعا کیجیے آپ نے کچھ کھجوریں ہمکو دلوائیں اور اوسوقت میں مسلمانوں کا حال تکلیف کا تھا پھر ہم چند روز مدینے میں رہے جمعہ ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ پڑھا آپ ایک عصا یا کمان پر ٹیکا دیکر کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی چند کلموں سے جو نہایت ہلکے اور پاکیزہ اور مبارک تھے پھر فرمایا اے لوگو تمکو ہرگز طاقت نہیں ہر حکم کو بجالانے کی لیکن مضبوط رہو اور خوشخبری سناؤ

ف یعنی اگر کسی حکم میں قصور ہو جاوے تو اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہو آیندہ سے بجالانے کی سعی اختیار کرو اور اُس کی رحمت اور فضل پر بھروسا رکھو خوش ہو

عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا تشهد قال الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑھتے تو یہ کہتے الحمد لله نحمده ونستعينه الخ سب تعریف ہے اللہ کو اوسی سے ہم مدد مانگتے ہیں اوسی سے مغفرت چاہتے ہیں پناہ مانگتے ہیں ہم اپنے نفس کی برائیوں سے جسکو اللہ ہدایت کرے اوسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اوسکو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے اونکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا خوشی سناتے ہیں اور ڈراتے ہیں قیامت آنے سے پہلے جو اللہ اور اور اُسکے رسول کی اطاعت کرے وہ سیدھی راہ پر ہے اور جو اون کی نافرمانی کرے وہ اپنی جان کو نقصان دیگا اللہ کو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا دوسری روایت میں یوں ہے ومن يعصهما فقد غوى ونسأل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه

فإنه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا

ويطع رسوله ويتبع رضوانه ويجتنب سخطه فانما نحن به وله ترجمه جو الله اور اوسکے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ گمراہ ہوگیا ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے یہ چاہتے ہیں کہ ہمکو اطاعت کرنیوالون میں سے اپنے کرے اور اپنے رسول کی اطاعت کرنیوالون میں سے اور اوسکی رضامندی چاہنیوالون میں سے اور اوسکے غضب سے پرہیز کرنیوالون میں سے کیونکہ ہم اوسی کے سبب سے پیدا ہوئے اور اوسی کے ہین

عن عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یطع اللہ ورسوله ومن یعصهما فقال قم او اذهب بئس الخطیب ترجمه عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور یون کہا من یطع اللہ ورسوله ومن یعصهما آپ نے فرمایا جا ہاگ برا خطیب ہے ف اوس نے مطیع اور عاصی کو ایک ساتھ کردیا اور ہر ایک کا حکم علیحدہ بیان نہین کیا

عن بنت الحارث بن النعمان قالت ما حفظت قاف الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بها کل جمعة قالت وکان تنور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتنورنا واحدا ترجمه ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے روایت ہے مین نے سورہ قاف نہین یاد کی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ سے سنتی آپ ہر جمعہ کو اوسکو خطبہ مین پڑھا کرتے۔ ام ہشام نے کہا ہمارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تنور تہا

عن جابر بن سمرة قال کانت صلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصدا وخطبته قصدا یقرأ آیات من القرآن ویذکر الناس ترجمه جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز بھی میانہ تہے اور خطبہ بہی میانہ تہا (نہ بڑا نہ چہوٹا) چند آیتین قرآن کے خطبہ مین پڑہتے تہے اور لوگون کو نصیحت کرتے تہے

عن عمرة عن اختها قالت ما اخذت قاف الا من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأها فی کل جمعة ترجمه عمرہ بنت عبد الرحمن نے سنا اپنی بہن (ام ہشام بنت الحارث بن النعمان سے) مین نے سورہ قاف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنکر یاد کیا آپ ہر جمعہ مین اوسکو پڑہا کرتے تہے

## باب رفع الیدین علی المنبر

دونو ہاتہ اوٹہانا خطبہ مین برا ہے ف دعا کیواسطے ہو یا بر سبیل عادت جیسے اخطبین کے ہوتی ہے

عن حصین بن عبد الرحمن قال رای عمارة ابن رؤیبة بشر بن مروان وهو یدعو فی یوم جمعة فقال عمارة قبح اللہ هاتین الیدین قال زائدة قال حصین حدثنی عمارة قال لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو علی المنبر ما یزید علی هذه یعنی السبابة التی تلی الابهام ترجمه حصین بن عبد الرحمن سے روایت ہے عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو دیکہا دعا مانگتی ہوئی جمعہ کے روز عمارہ نے کہا برا کرے اللہ ان دونو ہاتہون کو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ فقط کلمہ کے اونگلی سے اشارہ کرتے ف تشہد کیوقت یا خطاب کیوقت

عن سهل بن سعد قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاهرا یدیه قط یدعو علی منبره ولا غیره ولکن رأیته یقول هکذا واشار بالسبابة وعقد الوسطی بالابهام ترجمه سہل بن سعد سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دونو ہاتہ اوٹہا کر دعا مانگتی نہین دیکہا نہ منبر پر نہ غیر منبر پر بلکہ آپ کلمہ کی انگلی سے اشارہ

کرتے اور بیچ کے انگلی اور انگھوٹی سے حلقہ کرلیتے **ف** ان دونو حدیثون سے خطبے مین ہاتہہ اوٹہاکر دعا مانگنے کے بی اصلیت ثابت
ہوئی اگرچہ استسقا اور غیر استسقا مین بعض مقامون مین آپ سے دونو ہاتھ اوٹہاکر دعا مانگنا ثابت ہے جیسا استسقا کے باب مین
گزرا **باب** اقصار الخطب خطبہ چھوٹا پڑہنے کا بیان **عن** عمار بن یاسر امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باقصار الخطب **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹا خطبہ پڑہنیکا **ف**
مسلم نی روایت کیا عمار سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز لمبی پڑہنا اور خطبہ چھوٹا پڑہنا علامت ہے دانائی
کی تو لمبا کرو نماز کو اور کوتاہ کرو خطبے کو۔ افسوس ہے اس زمانے مین جاہلون نے یہہ اختیار کیا ہے کہ خطبے لمبے پڑہتے ہین
پڑہتے ہین اور نماز کوتاہ جلدی سے پڑہ لیتے ہین **عن** جابر بن سمرۃ السوائی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یطیل الموعظۃ یوم الجمعۃ انما ھن کلمات یسیرات **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطبے کو طول نہین دیتے تہے جمعہ کے دن چند کلمے کہہ دیتے تہے **باب** الدنو من الامام عند الموعظۃ خطبے کے وقت امام کے
ساتھ نزدیک بیٹھنے کا بیان **عن** سمرۃ بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احضروا الذکر وادنوا من الامام
فان الرجل لا یزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو خطبے مین اور نزدیک رہو امام سے کیونکہ آدمی ہمیشہ دور رہتے رہتے جنت جاتی وقت بھی دور رہیگا اگرچہ
جنت مین جاویگا (پر سب کے بعد جاویگا کیونکہ دنیا مین بھی وہ سب کے پیچھے رہتا تہا) **باب** الامام یقطع الخطبۃ للامر
یحدث اگر کوئی حادثہ ہو تو امام خطبہ موقوف کرسکتا ہی **عن** بریدۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاقبل الحسن والحسین رضی اللہ عنہما علیھما قمیصان احمران یعثران ویقومان فنزل فاخذھما فصعد بھما ثم
قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ رأیت ھذین فلم اصبر ثم اخذ فی الخطبۃ **ترجمہ** بریدہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہ رہے تھی اتنے مین امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آئے وہ کرتے سرخ پہنے تھے گرتے
پڑتے (بچپنے کی وجہ سے) رسول اللہ منبر پر سے اوترے اور اونکو گود مین اوٹہا لیا پھر منبر پر چڑہ گئے بعد اوسکے فرمایا سچ ارشاد
کیا اللہ جل جلالہ نے تمہاری مال اور اولاد آزمایش ہین مین نے ان دونو کو دیکھا تو مین صبر نہ کرسکا پھر آپ نے خطبہ شروع کیا **باب**
الاحتباء والامام یخطب امام جس وقت خطبہ پڑہتا ہو گوٹ مارکر نہ بیٹھے **ف** وہ نشست یہہ ہے کہ دونو پانون کو کھڑا
کرکے پیٹ سے باندہ لیوے یا ہاتھون سے حلقہ دے لیوے۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اکثر اوس نشست مین نیند آ جاتی ہے وضو ٹوٹ
جاتا ہے خبر نہین ہوتی **عن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام
یخطب **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارکر بیٹھنے سے جمعے کے روز جب امام
خطبہ پڑہتا ہو **عن** یعلی بن شداد بن اوس قال شھدت مع معاویۃ بیت المقدس فجمع بنا فنظرت فاذا جل
من فی المسجد اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتھم محتبین والامام یخطب **ترجمہ** یعلی بن شداد سے روایت ہے

مین معاویہ کیطرف بیت المقدس مین آیا انہون نے جمعہ پڑہا مین نے دیکہا تو اکثر لوگ مسجد مین رسول اللہ کے اصحاب مین سے تہے مین نے
اونکو گوٹ مار کر بیٹہے ہوے جب امام خطبہ پڑہ رہا تہا۔ کہا ابو داود نے ابن عمر بہی ایسے ہی بیٹہتے تہے خطبے کیوقت اور انس بن مالک اور
شریح اور صعصعہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ نے کہا اس مین
کچہ قباحت نہین اور مجہے نہین پہونچا کسی نے مکروہ جانا ہو اوسکو مگر عبادہ بن نسی نے **باب الکلام والامام یخطب**
خطبے کیوقت بات کرنیکی ممانعت **عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت انصت والامام**
**یخطب فقد لغوت** ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کہے چپ رہ اور امام خطبہ پڑہتا
ہو تو تو نے لغو کام کیا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سے خطبہ شروع ہو کلام نہ کرنا چاہیے بعضون کے نزدیک جب سے
امام نکلے **عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحضر الجمعۃ ثلثۃ نفر رجل حضرھا**
**بلغو وھو حظہ منھا ورجل حضرھا یدعو فھو رجل دعا اللہ عز وجل ان شاء اعطاہ وان شاء منعہ ورجل**
**حضرھا بانصات وسکوت لم یتخط رقبۃ مسلم ولم یؤذ احدا فھی کفارۃ الی الجمعۃ التی تلیھا وزیادۃ ثلثۃ ایام**
**وذلک بان اللہ عز وجل یقول من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعے مین تین طرح کے آدمی آتے ہین ایک تو وہ شخص جو وہان آکر بیہودہ بات کرے اوسکا
حصہ یہی ہے (یعنی اوسکو کچہ ثواب نہین) دوسرا وہ جو وہان آکر دعا کرے تو اب اللہ جل جلالہ کو اختیار ہے اوس کی دعا قبول
کرے یا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو وہان آکر چپکا ہو رہے نہ لوگون کی گردن پہاندے نہ کسیکو تکلیف دیوے اوسکے گناہ دوسرے جمعہ تک بلکہ تین
دن زیادہ تک بخشے جاوینگے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو ایک نیکی کریگا اوس کو دس گنا ثواب ملیگا **باب استیذان**
**المحدث للامام** جسکا وضو لوٹ جاوے وہ امام سے کیونکر خبر کرکے جاوے **عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
**اذا احدث احدکم فی صلوتہ فلیاخذ بانفہ ثم لینصرف** ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا وضو لوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر چلا جاوے ف اس سے امام سمجہ
جاوے کہ اوسکا وضو لوٹ گیا اور لوگون کو معلوم ہو کہ اوس کی نکسیر پہوٹ گئی شرم کی بات چہپانا بہتر ہے **باب اذا دخل**
**الرجل والامام یخطب** امام خطبہ پڑہ رہا ہو اوسوقت کوئی آدمی تو نفل پڑہے یا نہ پڑہے ف شافعی اور احمد اور ایکجماعت محدثین
کے نزدیک اگر امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور کوئی شخص آوے تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہ کر بیٹہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور سفیان ثوری
اور ایکجماعت صحابہ کے نزدیک خطبے کیوقت نماز پڑہنا نہ چاہیے بلکہ چپ بیٹہ کر خطبہ سننا چاہیے **عن جابر ان رجلا جاء یوم الجمعۃ**
**والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع** ترجمہ جابر سے روایت ہے
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جمعے کو اور آپ خطبہ پڑہ رہے تہے آپ نے فرمایا تو نے نماز پڑہی وہ بولا نہین آپ نے
فرمایا اوٹہ پڑہ لے ف دو رکعتین **عن جابر وابی ھریرۃ قالا جاء سلیک الغطفانی ورسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ اصلیت شیئا قال لا قال صل رکعتین تجوز فیھما ترجمہ جابر اور ابو ہریرہ سے روایت
ہے سلیک غطفانی آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے پوچھا تو نے نماز پڑھی (تحیۃ المسجد) وہ بولا نہیں آپ
نے فرمایا اوٹھ دو رکعتیں پڑھ ہلکی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ثم اقبل علی الناس قال اذا جاء احدکم والامام یخطب فلیصل
رکعتین یتجوز فیھما ترجمہ پھر آپ لوگوں کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کوئی آوے اور امام خطبہ پڑھ
رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے ہلکی ہلکی باب تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں نہ پھاندے عن ابی
الزاھریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال
عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت ترجمہ ابی زاہریہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن بسر کے ساتھ جو صحابی ہیں بیٹھے ہوئے تھے جمعہ کے
روز اتنے میں ایک شخص آیا لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا عبد اللہ بن بسر نے کہا ایک شخص اسیطرح گردنیں پھاندتا ہوا جمعے کو آیا اور
رسول اللہ صلعم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا بیٹھ جا تو نے ایذا دی لوگوں کو باب الرجل ینعس والامام یخطب
امام جب خطبہ پڑھ رہا ہو اور کسی شخص کو اونگھ آوے تو کیا کرے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگے مسجد میں تو اوسجگہ سے اوٹھ کر دوسری جگہ بیٹھے باب الامام
یتکلم بعد ما ینزل من المنبر امام خطبہ پڑھ کر جب منبر سے اوترے تو بات کر سکتا ہے عن انس قال رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ینزل من المنبر فیعرض لہ الرجل فی الحاجۃ فیقوم معہ حتی یقضی حاجتہ ثم یقوم
فیصلی ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر سے (خطبہ پڑھ کر) اوترتے پھر
کوئی شخص اپنا کام آپ سے بیان کرتا آپ وہیں (باتیں کرتے ہوئے) کھڑے رہتے یہانتک کہ اوسکا مطلب پورا ہو جاتا پھر کھڑے
ہوتے نماز کے لیے باب من ادرک من الجمعۃ رکعۃ جو شخص جمعے کی ایک رکعت پاوے اوس نے جمعہ پایا عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کی ایک رکعت پاوے اوس نے وہ نماز پالی ف اگر ایک رکعت سے کم پاوے تو چار رکعتیں ہی ظہر کی
سے یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ثوری کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک دو ہی رکعتیں پڑھے اگرچہ تشہد یا سہو کے سجدے ہی میں ملے لیکن
مذہب مالک اور شافعی کا قوی ہے اور اوسی کے قائل ہیں ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور لیث اور امام احمد رضی اللہ عنہم اور یہی قول ہے
حضرت علی رض کا بھی باب ما یقرأ فی الجمعۃ جمعے میں کونسی سورتیں پڑھے عن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وھل اتاک حدیث الغاشیۃ قال وربما
اجتمعا فی یوم واحد فقرأ بھما ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے میں سبح اسم ربک الاعلی

اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھی - اور جب عید اور جمعہ ایک ہی دن آتے تو انہی دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں پڑھتے

عن الضحاک بن قیس سأل النعمان بن بشیر ماذا کان یقرأ به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ علی اثر سورۃ الجمعۃ فقال کان یقرأ بهل اتاک حدیث الغاشیۃ **ترجمہ** ضحاک بن قیس سے روایت ہے انہوں نے نعمان بن بشیر سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورہ جمعہ پڑھ کر پھر کون سی سورت پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے

عن ابن ابی رافع قال صلی بنا ابو ہریرۃ یوم الجمعۃ فقرأ بسورۃ الجمعۃ وفی الرکعۃ الآخرۃ اذا جاءک المنافقون قال فادرکت ابا ہریرۃ حین انصرف فقلت له انک قرأت بسورتین کان علی یقرأ بهما بالکوفۃ قال ابو ہریرۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بهما یوم الجمعۃ **ترجمہ** ابن ابی رافع سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے نماز پڑھائی جمعہ کے دن تو سورہ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون پڑھا ابن ابی رافع نے کہا میں ابو ہریرہ سے ملا جب نماز سے فارغ ہوئے اور میں نے کہا تم نے وہ دو سورتیں پڑھیں جو حضرت علی کوفے میں پڑھتے تھے ابو ہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ان سورتوں کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے

عن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک حدیث الغاشیۃ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے نماز میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے تھے

**باب الرجل یاتم بالامام وبینهما جدار** اگر مقتدی اور امام کے بیچ میں دیوار ہو تو اقتدا درست ہے

عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من وراء الحجرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے کے اندر نماز پڑھی اور لوگوں نے اقتدا کی حجرے کے پیچھے سے

**باب الصلوۃ بعد الجمعۃ** بعد جمعہ کی نماز پڑھنے کا بیان

عن نافع ان ابن عمر رأی رجلا یصلی رکعتین یوم الجمعۃ فی مقامه فدفعه وقال اتصلی الجمعۃ اربعا وکان عبد اللہ یصلی یوم الجمعۃ رکعتین فی بیته ویقول ھکذا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا اسی مقام میں جہاں جمعہ پڑھا تھا تو انہوں نے اس کو دھکیل دیا اور کہا تو جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتا ہے - اور عبد اللہ بن عمر بعد جمعہ کے دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے

عن نافع قال کان ابن عمر یطیل الصلاۃ قبل الجمعۃ ویصلی بعدها رکعتین فی بیته ویحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر جمعہ کے پہلے بہت دیر تک نماز پڑھتے اور بعد جمعہ کے دو رکعتیں پڑھتے تھے اپنے گھر میں اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے

عن عطاء بن ابی الخوار ان نافع بن جبیر ارسله الی السائب بن یزید ابن اخت نمر یسأله عن شیء رأی منه معاویۃ فی الصلاۃ فقال صلیت معه الجمعۃ فی المقصورۃ فلما سلم قمت فی مقامی فصلیت فلما دخل ارسل الی فقال لا تعد لما صنعت اذا صلیت الجمعۃ فلا تصلها بصلاۃ حتی تکلم او تخرج فان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امر بذلك ان لا توصل صلوة بصلاة حتى يتكلم او يخرج ترجمہ عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے نافع بن جبیر نے
اونکو بھیجا سائب بن یزید پاس ایک بات پوچھنے کو جو معاویہ بن ابی سفیان نے دیکھا تھا اونکو کرتے ہوئے نماز مین سائب نے کہا
مین نے معاویہ کے ساتھ نماز پڑھی مسجد کے محراب مین جب مین نے سلام پھیرا تو اوٹھکر اوسیجگہ پھر نماز پڑھنے لگا جب وہ گھر مین آئے
تو ایک آدمی کو میرے پاس بھیجا اور کہا پھر ایسا مت کرنا جب تو جمعہ پڑھ لیوے پھر اوسکے ساتھ دوسری نماز نہ پڑھ جبتک تو بات نہ کرے
یا وہان سے نکل نہ جاوے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسبات کا کوئی نماز دوسری نماز سے ملائی نہ جاوے جبتک
تو بات نہ کرے یا نکل نہ جاوے ف یعنی جمعہ کے فرض پڑھ کر مسجد سے چلا آوے اور گھر مین آکر سنتین ادا کرے یہہ تو بہتر ہے اچھا
ہے اگر مسجد ہی مین ادا کرے تو جہان فرض پڑھے ہون وہان سے اوٹھکر دوسری جگہہ مین جا کر سنتین پڑھے یا بیچ مین کسیسے بات چیت
کرے عن ابن عمر قال كان اذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدم فصلى ركعتين ثم تقدم فصلى اربعا واذا كان بالمدينة
صلى الجمعة ثم رجع الى بيته فصلى ركعتين ولم يصل فى المسجد فقيل له فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يفعل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمر جب مکے مین ہوتے تو جمعہ پڑھکر آگے کو بڑھتے (تا کہ جگہہ بدل جاوے) پھر دو رکعتین پڑھتے پھر آگے
کو بڑھتے اور چار رکعتین پڑھتے اور جب مدینہ مین ہوتے جمعہ پڑھکر اپنے گھر مین چلے آتے اور دو رکعتین پڑھتے گھر مین مسجد مین نہ
پڑھتے لوگون نے اسکی وجہ پوچھی انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من كان مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا وتم حديثه وقال ابن يونس اذا صليتم الجمعة فصلوا بعدها
اربعا قال فقال لى ابى يا بنى فان صليت فى المسجد ركعتين ثم اتيت المنزل او البيت فصل ركعتين ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بعد جمعہ کی نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعتین پڑھے ابن یونس کے
روایت مین یہہ ہے جب تم جمعہ پڑھ چکو اوسکے بعد چار رکعتین پڑھو۔ میرے باپ نے مجھسے کہا بیٹا اگر تو مسجد مین پڑھے دو رکعتین
پھر گھر مین آوے تو دو رکعتین اور پڑھ عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى بعد الجمعة ركعتين
فى بيته ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتین پڑھتے تھے اپنے گھر مین عن ابن
جريج اخبرنى عطاء انه راى ابن عمر يصلى بعد الجمعة فينماز عن مصلاه الذى صلى فيه الجمعة قليلا
غير كثير قال فيركع ركعتين قال ثم يمشى انفس من ذلك فيركع اربع ركعات قلت لعطاء كم رأيت ابن عمر يصنع
ذلك قال مرارا ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے مجھکو خبر دی عطا نے انہون نے ابن عمر کو دیکھا جمعہ پڑھکر اوسجگہہ سے تھوڑا
سا سرک جاتے دو رکعتین پڑھتے پھر دور چلے جاتے اور چار رکعتین پڑھتے مین نے عطا سے کہا تم نے کئی بار ابن عمر کو یہہ کرتے دیکھا
انہون نے کہا کئی بار دیکھا ف احادیث سے جمعہ کے بعد دو رکعتین اور چار رکعتین اور چھہ رکعتین ثابت ہین۔ ہماری مشائخ
کی نزدیک مختار یہہ ہے کہ اگر مسجد مین پڑھے تو چار رکعتین پڑھے اور جو گھر مین پڑھے تو دو رکعتین پڑھے

## باب صلوة العيدين

عیدین کی نماز کا بیان عن انس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان

اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد ابدلكم بهما خيرا
منهما يوم الاضحى ويوم الفطر ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور دو دن
لوگونکے دو دن کھیل کود کے لیے مقرر تھے آپ نے پوچھا یہ دو دن کیسے ہیں اُنہوں نے کہا ہم جاہلیت کے زمانہ میں ان دونوں میں
کھیل کود کرتے تھے آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے تمہیں ان دونوں کے بدلے میں وہ دو دن عنایت فرمائے جو ان سے بہتر ہیں
ایک یوم الفطر دوسرے یوم الاضحی

**باب وقت الخروج الی العید عید کی نماز کا وقت**

عن یزید بن خمیر الرحبی
قال خرج عبد الله بن بسر صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس في يوم عيد فطر او اضحى فانكر
ابطاء الامام فقال انا كنا قد فرغنا ساعتنا هذه وذلك حين التسبيح ترجمہ یزید بن خمیر رحبی سے روایت
ہے عبد اللہ بن بسر جو صحابی تھے لوگوں کے ساتھ عید فطر یا عید ضحی میں نکلے اُنہوں نے برا کہا امام کے دیر کرنے کو اور کہا ہم تو
اسوقت فارغ ہو جاتے تھے یعنی اشراق کے وقت عید کی نماز سے

**باب خروج النساء في العيد عورتوں کا عید کی نماز کے لیے جانا**

عن ام عطية قالت امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نخرج ذوات الخدور يوم العيد قيل فالحيض
قال ليشهدن الخير ودعوة المسلمين قال فقالت امرأة يا رسول الله لم يكن لاحداهن ثوب كيف تصنع
قال تلبسها صاحبتها طائفة من ثوبها ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مستورات
کے نکالنے کا عید کے روز آپ سے پوچھا گیا حائضہ عورتوں کو بھی نکالیں آپنے فرمایا اُنکو آنا چاہیے بہتری کی جگہ میں اور مسلمانوں
کی دعا میں شریک ہونا چاہیے ۔ دوسری روایت میں ہے والحيض يكن خلف الناس فيكبرن مع الناس حائضہ عورتیں
لوگوں کے پیچھے رہتی تھیں اور تکبیر کہتی تھیں لوگوں کے ساتھ ف مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے کنواریوں کو بھی نکالنے کا عید
میں حکم فرمایا ۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین کے واسطے عورتوں کو بھی نکالنا مسنون ہے اور یہی قول ہے ابوبکر اور
علی اور ابن عمر کا اور ایک جماعت سلف کا عن ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما قدم المدينة جمع نساء
الانصار في بيت فارسل الينا عمر بن الخطاب فقام على الباب فسلم علينا فرددنا عليه السلام ثم قال انا رسول رسول الله
صلى الله عليه وسلم اليكن وامرنا بالعيدين ان نخرج فيهما الحيض والعتق ولا جمعة علينا ونهانا عن اتباع
الجنائز ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے آپ نے انصار کی عورتوں کو
ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن الخطاب کو اُنکے پاس بھیجا وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتوں کو سلام کیا اُنہوں نے جواب دیا
بعد اُسکے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں اور حکم کیا ہمکو عیدین میں حائضہ عورتوں اور
کنواری عورتوں کے نکالنے کا اور جمعہ ہم پر نہیں ہے اور منع کیا ہمکو جنازوں کے ساتھ جانے سے ف اسواسطے کہ عورتیں بے صبر ہوتے
ہیں جنازے کے ساتھ جاوینگی تو رووینگی پیٹینگی بُرے الفاظ زبان سے نکالینگے اور مردوں کو بھی پریشان کرینگے

**باب الخطبة يوم العيد عید کے دن خطبہ پڑھنے کا بیان**

عن ابي سعيد الخدري قال اخرج مروان المنبر في يوم عيد

فبدأ بالخطبة قبل الصلاة فقام رجل فقال یا مروان خالفت السنة اخرجت المنبر فی یوم عید ولم
یکن یخرج فیه وبدأت بالخطبة قبل الصلاة فقال ابو سعید الخدری من هذا قالوا فلان بن فلان
فقال اما هذا فقد قضی ما علیه سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رأی منکرا فاستطاع
ان یغیرہ بیدہ فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلک اضعف الایمان
**ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے مروان نے منبر نکالا عید کے روز اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا اے
مروان تو نے خلاف سنت کیا منبر نکالا عید کے روز حالانکہ کبھی منبر نہیں نکالا جاتا تھا اور خطبہ نماز سے پہلے پڑھا ابو سعید خدری
نے کہا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فلان بیٹا فلان کا ابو سعید نے کہا اس شخص نے اپنا حق ادا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے کوئی کام خلاف شرع کی دیکھے پھر اوسکو ہاتھ سے مٹا سکتا ہو تو ہاتھ سے مٹا دے اگر ہاتھ سے
نہ ہو سکے زبان سے مٹا دے اگر زبان سے نہ ہو سکے دل سے اوسکو برا جانے یہ ادنی درجہ ہے ایمان کا **ف** یعنی اگر بری بات کے منع کی
زبان سے بھی قادر نہ ہو تو دل سے اوسکو برا جانے اگر یہ بھی نہ ہو تو ایمان کا نشان اوس میں نہ رہیگا **عن** جابر بن عبد اللہ
یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام یوم الفطر فصلی فبدأ بالصلاة قبل الخطبة ثم خطب الناس فلما فرغ نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن وهو یتوکأ علی ید بلال وبلال باسط ثوبه تلقی النساء
فیه الصدقة قال تلقی المرأة فتخها ویلقین ویلقین وقال ابن بکر فتختها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید الفطر میں پہلے نماز پڑھی پھر خطبہ شروع کیا جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اوترے اور
عورتوں کو نصیحت کرنے لگے اور بلال کے ہاتھ پر آپ ٹیکا لگائے ہوئے تھے اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے عورتیں اوس میں صدقہ
ڈالتی تھیں کوئی اپنا چھلا ڈالتی تھی کوئی کچھ ڈالتی تھی **عن** ابن عباس بمعناه قال فظن انه لم یسمع النساء فمشی
الیهن وبلال معه فوعظهن وامرهن بالصدقة فكانت المرأة تلقی القرط والخاتم فی ثوب بلال **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس سے بھی ایسا ہی مروی ہے اوس میں یہ ہے رسول اللہ صلعم نے یہ خیال کیا کہ خطبہ کی آواز عورتوں کو نہ پہنچی ہوگی آپ اونکی
طرف چلے اور بلال آپکے ساتھ تھے آپ نے اونکو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم کیا کوئی عورت اپنی بالی دیتی کوئی انگوٹھی ڈالتی بلال کے
کپڑے میں۔ دوسری روایت میں ہے فجعلت المرأة تعطی القرط والخاتم وجعل بلال یجعله فی کسائه قال فقسمه
علی فقراء المسلمین **ترجمہ** کوئی عورت بالی دینے لگی کوئی انگوٹھی بلال اپنے کمل میں رکھتے گئے پھر آپ نے وہ مال مسلمان فقیروں کو
بانٹ دیا **باب** یخطب علی قوس کمان پر ٹیکا لگا کر خطبہ پڑھنے کا بیان **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نول
یوم العید قوسا فخطب علیه **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے عید کی روز کمان دی آپ نے اوسی پر
ٹیکا دیکر خطبہ پڑھا **باب** ترک الاذان فی العید عیدین میں اذان نہ دینے کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عابس قال سال
رجل ابن عباس اشهدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ولولا منزلتی منه ما شهدته

من الصبح فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا
ولا اقامۃ قال ثم امر بالصدقۃ قال فجعل النساء یشرن الی اذانہن وحلوقہن قال فامر بلالا فاتاھن ثم رجع الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد الرحمن بن عابس سے روایت ہی ایک شخص نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عید کی نماز پڑہی اُنہون نے کہا ہان اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میری قدر و منزلت نہوتی تو
مین آپکے پاس جا نہ سکتا بوجہ کم سنی کے ف عبد اللہ بن عباس اُس زمانے مین کمسن لڑکے تھے انکو امام کے پاس کسطرح سے جگہہ تھی
اسواسطے لوگون نے پاس کھڑے ہونے دیا ہوگا ت آپ تشریف لائے اوس نشان کے پاس جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس تھا پھر آپ نے نماز
پڑہی پھر خطبہ پڑہا پھر صدقے کا حکم دیا عورتین اپنے کانون اور گلون کیطرف اشارہ کرنے لگین۔ آپ نے بلال کو حکم کیا وہ عورتون کے پاس گئے
(صدقہ لینے کو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس صدقہ لیکر چلے گئے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی
العید بلا اذان ولا اقامۃ وابو بکر وعمر او عثمان شک یحیی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑہی بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور ابو بکر اور عمر یا عثمان نے بھی اسیطرح پڑہی عن جابر بن سمرۃ قال
صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ ولا مرتین العیدین بغیر اذان ولا اقامۃ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کچھ ایکدوبار نہین پڑہی ہے (بلکہ بہت بار پڑہی) دونو عیدون کی بغیر اذان و اقامۃ

## باب التکبیر فی العیدین

تکبیرات عیدین کا بیان ف تکبیرات عیدین مین اختلاف ہے اکثر ائمہ جیسے مالک اور احمد اور شافعی
کے نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین ہین اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین لیکن مالک اور احمد کے نزدیک پہلی رکعت مین سات تکبیرین
مع تکبیر تحریمہ کے ہین اور دوسری مین پانچ سوا تکبیر قیام کے مگر دونو رکعتون مین قرات سے پہلے یہہ تکبیرین کہنا چاہیے اور شافعی کے
نزدیک پہلے رکعت مین سات ہین سوائے تکبیر تحریمہ کی اور دوسری مین پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک تین تکبیرین
پہلی رکعت مین قبل قرات کے سوائے تکبیر تحریمہ کی اور تین تکبیرین دوسری رکعت مین بعد قرات کے سوا تکبیر رکوع کے۔ ہمارے مشایخ اہل
حدیث کے نزدیک مالک اور شافعی اور احمد کا مذہب راجح ہی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الفطر
والاضحی فی الاولی سبع تکبیرات وفی الثانیۃ خمسا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر
مین اور عید الاضحی مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین کہتے تھی اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین کہتے تھی دوسری روایت مین اتنا
زیادہ ہے سوا رکوع کی تکبیرون کی ف مگر یہہ حدیث ضعیف ہی اسکی اسناد مین ابن لہیعہ ہے کہا حاکم نے متفرد ہوا ساتھ اسکے
ابن لہیعہ اور وہ ضعیف ہی عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی
الاولی وخمس فی الآخرۃ والقراءۃ بعدھما کلتیھما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عید فطر مین سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ تکبیرین ہین دوسری رکعت مین اور قرات دونو رکعتون
مین بعد تکبیرون کے ہی ف ترمذی نے نقل کیا ہی بخاری سے کہ یہہ حدیث صحیح ہی مگر پھر بھی بخاری کی شرط پر نہین ہے بلکہ اصحاب

سنن کے شرط پر ہی ۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یکبر فی الفطر فی
الاولی سبعا ثم یقرأ فیکبر ثم یقوم فیکبر اربعا ثم یقرأ ثم یرکع ۔ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں پہلے رکعت میں سات تکبیریں کہتے پہر قرات کرتے پہر تکبیر کہتے رکوع کی
پہر دوسری رکعت کو کھڑے ہوتے پہر چار تکبیریں کہتے پہر قرات کرتے پہر رکوع کرتے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اس حدیث کو
وکیع اور ابن المبارک نے انہوں نے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں کہیں ۔ عن ابی عائشة
جلیس لابی هریرة ان سعید بن العاص سأل ابا موسی الاشعری وحذیفة بن الیمان کیف کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرة علی الجنائز فقال حذیفة صدق
فقال ابو موسی کذلك كنت اكبر فی البصرة حیث کنت علیهم قال ابو عائشة وانا حاضر سعید بن العاص
ترجمہ ابو عائشہ سے روایت ہے سعید بن العاص نے ابو موسی اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر
تکبیر کہتے تھے عید الاضحی اور عید الفطر میں ابو موسی نے کہا چار تکبیریں کہتے تھے جتنی جنازے پر کہتے ہیں حذیفہ نے کہا سچ ہے ابو موسی
نے کہا میں اتنا ہی تکبیریں کہا کرتا تھا بصرے میں جب اون پر حاکم تھا کہا ابو عائشہ نے میرے سامنے سعید بن العاص نے پوچھا

ف یہ حدیث ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ چار تکبیروں سے مراد پہلے رکعت میں مع تکبیر تحریمہ کے ہے اور دوسری
رکعت میں مع تکبیر رکوع کے مگر اس حدیث کی اسناد میں عبد الرحمن بن ثوبان ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو عائشہ مجہول ہے پر ابن مسعود
سے بسند صحیح ثابت ہے کہ پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں کہے مع تکبیر تحریمہ اور رکوع کے اور دوسری رکعت میں چار مع تکبیر رکوع کے اور
ظاہر ہے کہ یہ امر قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتا تو ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا واللہ اعلم ۔

**باب ما یقرأ فی الاضحی والفطر** عید میں کون سی سورتیں پڑھے ۔ عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عمر
بن الخطاب سأل ابا واقد اللیثی ماذا کان یقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاضحی والفطر قال کان یقرأ
فیهما بقٓ والقرآن المجید واقتربت الساعة وانشق القمر ۔ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے
روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ نے ابو واقد لیثی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی اور عید الفطر میں کون سی سورتیں پڑھتے
تھے انہوں نے کہا قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعة وانشق القمر پڑھتے تھے ۔

**باب الجلوس فی الخطبة** خطبہ سننے کے لیے لوگوں کا بیٹھے رہنا ۔ عن عبد الله بن السائب قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم العید فلما قضی
الصلوة قال انا نخطب فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس ومن احب ان یذهب فلیذهب ۔ ترجمہ عبد اللہ بن
السائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں آیا جب آپ نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا ہم خطبہ پڑھیں گے
جس کا جی چاہے خطبہ سننے کے لیے بیٹھے اور جس کا جی چاہے چلا جاوے ۔

**باب الخروج الی العید من طریق ویرجع فی طریق** عید کی نماز کو ایک راہ سے جاوے اور دوسری راہ سے آوے ۔ عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ یوم العید

فی طریق رجع فی طریق اخری ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کو گئے ایک راہ سے اور لوٹے
دوسری راہ سے تاکہ دونوں راستے آباد رہیں یا دونوں میں برکت ہو جاوے یا دونوں راستے قیامت میں گواہی دیں بخاری نے جابر رضی اللہ عنہ
سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے فقط شکر اللہ جل جلالہ کا تمام ہوا پارہ چھٹا سنن ابو داؤد کا بتیس پاروں میں سے اب شروع کرتا ہوں پارہ
ساتواں محض اسی کی مدد اور اعانت پر بھروسا کر کے ورنہ مجھ کو کہاں طاقت ہے اور کہاں استعداد ایسی بڑی [illegible]

## تم الجزء السادس ويتلوه الجزء السابع ان شاء اللہ تعالی

## فہرست ابواب پارہ ششم سنن ابو داؤد علیہ الرحمۃ



تمت

# الجزء السابع

## پارہ ساتوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** اذا لم یخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد اگر امام عید کے دن کسی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکی تو دوسری دن پڑھ لیوے

**عن** ابی عمیر بن انس عن عمومة لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم راوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا یغدوا الی مصلاھم ترجمہ ابی عمیر بن انس سے روایت ہے انہون نے اپنے چچاون سے سنا وہ اصحاب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ سوار آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اُنہون نے بیان کیا ہم نے چاند دیکھا کل کے روز آپ نے حکم کیا لوگونکو روزہ کھول ڈالنے کا اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو چلنے کا

**عن** بکر بن مبشر الانصاری قال کنت اغدو مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی یوم الفطر ویوم الاضحی فنسلک بطن بطحان حتی ناتی المصلی فنصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نرجع من بطن بطحان الی بیوتنا ترجمہ بکر بن مبشر الانصاری سے روایت ہے میں صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب ساتھ عیدگاہ کو جاتا عید فطر اور عید اضحی کے روز تو بطن بطحان سے ہو کر ہم عیدگاہ کو جاتی وہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز پڑھتی پھر اوسی بطن بطحان سے ہو کر اپنی گھرون میں آتے **ف** بطن بطحان ایک وادی کا نام ہے مدینے میں — اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس راستے سے عیدگاہ کو جاوی اوسی راستے سے اگر لوٹ آوی تو کچھ قباحت نہین ہے **باب** الصلوة بعد صلوة العید قبل یا بعد نماز عید کے نفل نہ پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فطر فصلی رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما ثم اتی النساء ومعہ بلال فامرھن بالصدقة فجعلت المراة تلقی خرصھا وسخابھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر کی دن باہر نکلے آپ نے دو رکعتیں پڑھین نہ اونکی پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اون کی بعد پھر آپ عورتون پاس آئے اور ان کو صدقے کا حکم کیا کوئی اپنی کان کا بالا ڈالنے لگی کوئی گلی کا ہار **ف** ابن الشاغانی نے مجمع میں نقل کیا کہ ایک شخص عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنے لگا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوسکو منع کیا وہ شخص بولا اے امیر المومنین میں خوب جانتا ہون اللہ جل جلالہ نماز پر عذاب نہیں کریگا — آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہون اللہ تعالی کسی فعل پر ثواب نہ دیگا جبتک رسول اللہ صلعم سے اوسکا کرنا ثابت نہ ہو یا آپ نے اوسپر رغبت نہ دلائی ہو تو تیری نماز عبث ہو گی اور عبث حرام ہے شاید اللہ تعالی اس وجہ سے کہ تونے مخالفت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجھے عذاب کرے **باب** یصلی بالناس فی المسجد اذا کان یوم مطر جب پانی برستا ہو تو عید کی نماز مسجد میں پڑھ لیوے

**عن** ابی ہریرة انہ اصابھم مطر فی یوم عید فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوة العید فی المسجد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایکبار پانی برسا عید کے روز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی عیدگاہ میں (نہ گئے)

# صلوٰۃ الاستسقاء

## استسقا کی نماز کا بیان

ف جب پانی نہ برسے تو یہ نماز پڑھی جاوے عن عبد اللہ بن زید بن عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خرج بالناس یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر بالقراءۃ فیہما وحول رداءہ ورفع یدیہ فدعا واستسقی
واستقبل القبلۃ ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے لوگون کے ساتھ پانی مانگنے کیواسطے
تو دو رکعت آپ نے پڑہائین پکار کر قرارت کی اُنمین اور چادر کو پھیرا ف یعنی اولٹا اسطرح پر کہ اوپر کا رخ نیچے ہو گیا اور نیچے کا
اوپر اور داہنا کنارہ بائین طرف ہو گیا اور بایان داہنی طرف ف اور دونو ہاتھ اوٹھائی اور دعا کی اور قبلے کیطرف منہ کیا

عن عباد بن تمیم المازنی انہ سمع عمہ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوما یستسقی فحول الی الناس ظہرہ یدعو اللہ عز وجل قال سلیمان بن داؤد واستقبل
القبلۃ وحول رداءہ ثم صلی رکعتین قال ابن ابی ذئب وقرأ فیہما زاد ابن السرح یرید الجہر ترجمہ
عباد بن تمیم المازنی سے روایت ہے اُنہون نے سنا اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے وہ صحابی تھے ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ استسقا کیلیے نکلے اور لوگون کیطرف پیٹھ کرکے اللہ جل جلالہ سے دعا کرتے رہے سلیمن کے
روایت مین ہے آپ نے منہ کیا قبلے کیطرف پھر دو رکعتین پڑہین دونون مین قرارت کی ابن سرح نے کہا جہر سے

عن محمد بن مسلم بہذا الحدیث باسنادہ لم یذکر الصلوۃ وحول رداءہ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل
عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ عز وجل ترجمہ محمد بن مسلم کی روایت مین نماز کا ذکر نہین ہے لیکن چادر
پھیرنیکا ذکر ہے آپ نے داہنا کنارہ اوسکا بائین کندہے پر کر لیا اور بایان کنارہ داہنے کندہے پر کر لیا پھر دعا کی اللہ جل جلالہ

عن عبد اللہ بن زید قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ سوداء فاراد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان یاخذ باسفلہا فیجعلہ اعلاہا فلما ثقلت قلبہا علی عاتقہ ترجمہ عبد اللہ بن زید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کیلیے نکلے آپ ایک کپڑا سیاہ اوڑہے ہوئے تھے آپ نے قصد کیا اوسکو نیچے سے پکڑ کر اوپر
کر لینے کا ف اور اوپر کا جانب نیچے کر دینے کا یعنی اولٹنے کا قصد کیا ف لیکن یہ امر مشکل معلوم ہوا آپ نے اوسکو کاندہون پر
پلٹ لیا ف چادر اولٹنے کا یہ طریقہ ہے کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے نیچے کا بایان کونا اور بائین ہاتھ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑ کر پیٹھ
کے پیچھے اپنے دونو ہاتھون کو پھیر دے اسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتھ سے پکڑا ہے وہ داہنے کاندہے پر آ جاوے اور جو بائین ہاتھ سے پکڑا ہے
وہ بائین کندہے پر آ جاوے

عن عبد اللہ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی یستسقی وانہ
لما اراد ان یدعو استقبل القبلۃ ثم حول رداءہ ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عیدگاہ کو گئے استسقا پڑھنے کیلیے جب آپ نے ارادہ کیا دعا کا منہ کیا قبلے کیطرف پھر چادر کو اولٹا عن عبد اللہ بن زید

يقول خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المصلى فاستسقى وحوّل رداءه حين استقبل القبلة ترجمہ عبد اللہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کو گئے استسقا کے لیے آپ نے اپنی چادر اولٹی اور پانی طلب کیا جب منہ کیا قبلہ کی طرف عن اسحاق بن عبد الله بن كنانة قال ارسلني الوليد بن عتبة قال عثمان ابن عقبة وكان امير المدينة الى ابن عباس اسأله عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا حتى اتى المصلى زاد عثمان فرقي على المنبر ثم اتفقا ولم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل في الدعاء والتضرع والتكبير ثم صلى ركعتين كما يصلي في العيد ترجمہ اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے روایت ہے مجھکو ولید بن عتبہ یا ولید بن عقبہ نے جو مدینہ کا حاکم تھا ابن عباس پاس بھیجا نماز استسقا کا حال پوچھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر ادا کی ہے ابن عباس نے کہا آپ نکلے میلے کچیلے عاجزی اور زاری سے یہانتک کہ آئے عیدگاہ میں پھر منبر پر چڑھے تو جیسے تم خطبہ پڑھتے ہو ایسا خطبہ نہیں پڑھا لیکن دعا اور زاری اور تکبیر کرتے رہے پھر دو رکعتیں پڑھیں جیسے عید میں پڑھتے ہیں باب رفع اليدين في الاستسقاء استسقا میں دونوں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا عن عمير مولى بني ابي اللحم انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي عند احجار الزيت قريبا من الزوراء قائما يدعو يستسقي رافعا يديه قبل وجهه لا يجاوز بهما رأسه ترجمہ عمیر سے جو مولی ہے ابی اللحم کا روایت ہے اس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت (ایک موضع ہے قریب مدینہ کی) کے قریب زوراء کے (زوراء بھی ایک مقام ہے مدینہ کے پاس) کھڑے دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے دونوں ہاتھ اوٹھا کر اپنے منہ کے سامنے لیکن سر سے اونچا نہ کرتے تھے ہاتھوں کو عن جابر بن عبد الله قال اتت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي فقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل قال فاطبقت عليهم السماء ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوگ روتے پیٹتے آئے (پانی نہ برسنے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا یا اللہ پلا ہمکو ایسا مینہ جو بھاری فریاد بجھادے ہلکا پھلکا (جلدی ہضم ہونے والا اثقل نہ کرے) یا نیک انجام والا اسکا کرنیوالا غلہ اگانیوالا فائدہ دینے والا نہ نقصان پہونچانے والا جلدی آنے والا نہ دیر کرنیوالا۔ جابر نے کہا یہ کہتے ہی بادل چھا گیا اون پر ف ایک نسخہ میں یوں ہی اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بواكي یعنی میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ دونوں ہاتھوں کو خوب ہاتھ اوٹھائی ہوئی لمبا کیے ہوئی دعا کر رہی تھی عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه في شيء من الدعاء الا في الاستسقاء فانه كان يرفع يديه حتى يرى بياض ابطيه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اوٹھاتے تھے کسی دعا کرتے وقت مگر استسقا میں اوٹھاتے تھے یہان تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی ف یعنی اور مقاموں میں اتنا بلند نہ اوٹھاتے تھے جتنا استسقا میں اوٹھاتے تھے کیونکہ ہاتھ اوٹھانا اور دعاؤں میں بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يستسقي هكذا يعني ومد

مد بدیه وجعل بطون کفیه مما یلی الارض حتی رأیت بیاض ابطیه ترجمہ انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کی
دعا مانگتے تھے اسطرح پر دونوں ہاتھ پھیلائے اور ان کے پشت اوپر رکھی اور ہتھیلی زمین کی طرف یہانتک کہ میں نے انکی بغلوں کی سفیدی دیکھی

عن محمد بن ابراهيم اخبرني من رأى النبي صلى الله عليه وسلم يدعو عند احجار الزيت باسطا كفيه
ترجمہ محمد بن ابراہیم سے روایت ہے مجھ سے اوس شخص نے بیان کیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ دعا کرتے تھے
احجار الزیت پاس (ایک موضع ہی قریب مدینہ کے) دونوں ہاتھ پھیلا کر

عن عائشة قالت شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له في المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر صلى الله عليه وسلم وحمد الله عز وجل ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستيخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله عز وجل ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ملك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يزل في الرفع حتى بدا بياض ابطيه ثم حول الى الناس ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس ونزل فصلى ركعتين فانشا الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم يأت مسجده حتى سالت السيول فلما رأى سرعتهم الى الكن ضحك صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شئ قدير واني عبد الله ورسوله

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگوں نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانی نہ برسنے کی آپ نے حکم کیا ایک منبر کھنچنے کا عیدگاہ میں اور ایکدن مقرر کرکے لوگوں سے اوسدن نکلنے کو کہدیا حضرت عائشہ نے کہا پھر اوسدن آپ نکلے جس وقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ نکل آیا اور منبر پر جاکر بیٹھے اور تکبیر کہی اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی پھر فرمایا تم نے شکایت کی تھی اپنے ملکوں کی خشک سالی کے اور موسم پر پانی نہ برسنے کی۔ حالانکہ اللہ نے تمکو حکم کیا ہے دعا کرنیکا اور وعدہ کیا ہے دعا قبول کرنیکا پھر فرمایا الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ الا انت یفعل ما یرید اللہم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت لنا قوۃ وبلاغا الی حین) سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہان کا رحم کرنیوالا نہایت مہربان مالک ہے بدلے کے دنکا کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے خداوند تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم سب محتاج ہیں اوتار ہمپر پانی کو اور جسقدر پانی اوتارے اوس کو ہمکو قوت دے اور فائدہ دے ایکمدت تک پھر دونوں ہاتھ اوٹھائے رہے یہانتک کہ آپکی بغلوں کے سفیدی معلوم ہونے لگی پھر لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کی اور چادر کو الٹا دیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے پھر لوگوں کے طرف منہ کیا اور اوتر کر دو رکعتیں پڑہیں اوسی وقت اللہ جل جلالہ نے ایک ابر بھیجا وہ گرجنے لگا اور کوندنے لگا پھر پانی برسنے لگا آپ مسجد تک نہ آئے تھے کہ نالے بہنے لگے جب آپ نے لوگوں کو دیکھا

بہا گئے جاتی تہانی مین (پانی کے بچاؤ کیواسطے) آپ ہنسے یہانتک کہ کچلیان آپکے کہل گئین اور فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس
بات کی کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور مین اوسکا بندہ ہون اور رسول اوسکا۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے
لیکن اسناد اوسکا عمدہ ہے اور مدینے والی ملک یوم الدین پڑہتے ہین یہ حدیث اونکی دلیل ہے عن انس قال اصاب اهل
المدینة قحط علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فبینما هو یخطب یوم جمعة اذ قام رجل فقال یا رسول
اللہ هلك الكراع هلك الشاء فادع اللہ ان یسقینا فمد یدیه ودعا قال انس وان السماء لمثل الزجاجة
فهاجت ریح ثم انشأت سحابة ثم اجتمعت ثم ارسلت السماء عزالیها فخرجنا نخوض الماء حتی اتینا منازلنا
فلم یزل المطر الی الجمعة الاخری فقام الیه ذلك الرجل او غیره فقال یا رسول اللہ تهدمت البیوت فادع
اللہ ان یحبسه فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثم قال حوالینا ولا علینا فنظرت الی السحاب تصدع حول
المدینة کانه اکلیل ترجمہ انس سے روایت ہے اہل مدینہ قحط مین مبتلا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین آپ خطبہ پڑہ رہے تہے جمعہ کے روز اتنے مین ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ گہوڑے مر گئے اور بکریان مر گئین تو دعا کیجیے
خدا سے پانی برساوے آپنے دونو ہاتہ اٹہائے اور دعا کی۔ کہا انس نے آسمان مثل آئینے کی صاف تہا (ابر کا نام نہ تہا) اتنے
مین ہوا چلنے لگی اور ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا پہر پہیل گیا اور آسمان نے اپنا دہانہ کہولدیا ہم جو نکلے (نماز پڑہ کر) تو پانی
مین ہو کر گئے اپنے گہر تک پہر دوسری جمعہ تک پانی پڑتا رہا پہر وہی شخص یا دوسرا شخص کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
گہر گر گئے اللہ سے دعا کیجیے پانی تہم جاوے آپ ہنسنے لگے پہر فرمایا خداوندا ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہم پر نہ برسے انس
نے کہا مین نے ابر کو دیکہا مدینے پر سے پہٹ گیا گویا اکلیل ہو گیا ف اکلیل کہتے ہین گہیرے اور حلقے اور چکر کو بعضون نے
کہا وہ حلقہ جو جواہرات سے بنا ہوتا ہے اور بادشاہ سر پر لگاتے ہین۔ حاصل یہہ ہے کہ ابر آپکے فرمانے سے مدینے سے پہٹ گیا تو بیچ مین
اوسکی گرد ہو گیا۔ یہ بڑا معجزہ تہا آپکے معجزات مین سے۔ دوسری روایت مین ہے فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یدیه
بحذاء وجهه فقال اللهم اسقنا وساق نحوه آپنے اپنے دونو ہاتہ اوٹہائے منہ کے سامنے اور فرمایا خداوندا پانی پلا ہم کو
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا استسقی قال اللهم
اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك واحی بلدك المیت ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے پانی برسنے کیواسطے فرماتے خداوندا پانی پلا اپنے بندونکو اور اپنے جانورونکو اور پہیلا دے
رحمت اپنی اور جلا دے اپنے مردہ شہر کو باب صلوة الکسوف نماز کسوف کا بیان عن عبید بن عمیر قال اخبرنی
من اصدق وظننت انه یرید عائشة قال کسفت الشمس علی عهد النبی صلی اللہ علیه وسلم فقام النبی
صلی اللہ علیه وسلم قیاما شدیدا یقوم بالناس ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع ثم یقوم ثم یرکع فرکع
رکعتین فی کل رکعة ثلاث رکعات یرکع الثالثة ثم یسجد حتی ان رجالا یومئذ لیغشی علیهم مما قام

بهم حتى ان سجال الماء لتصب عليهم يقول اذا ركع الله اكبر واذا رفع سمع الله لمن حمده حتى تجلت الشمس
قال ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما ايتان من ايات الله عز وجل يخوف الله بهما عباده
فاذا كسفا فافزعوا الى الصلوة ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے مجھے خبر دی اس شخص نے جسکو میں سچا جانتا ہوں
عطا نے کہا شاید عائشہ مراد ہیں کہ سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کھڑے ہوئے بہت دیر تک
لوگوں کے ساتھ پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اسی طرح دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت
میں تین تین رکوع کر کے آپ سجدہ کرتے تھے یہانتک کہ بعض لوگوں کو اس دن غشی بھی ہو گئی کھڑے کھڑے اور پانی کے ڈول
ان پر ڈالے گئے جب رکوع کرتے تو آپ اللہ اکبر کہتے اور جب سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے یہانتک کہ آفتاب روشن ہو گیا بعد
اسکے فرمایا سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے سے گہن نہیں لگتا بلکہ یہ ایک نشانی ہے پروردگار کی اس سے ڈراتا ہے بندوں کو
ف یعنی قیامت کا نمونہ ہے قیامت کے قریب بھی آفتاب اور چاند کا نور جاتا رہیگا ت جب ایسا ہو تو جیسے گہن لگی چاند یا سورج
میں تو دوڑو نماز پڑھنے کو **باب** من قال اربع ركعات نماز کسوف میں تین تین رکوع یا دو دو رکوع ہر رکعت میں کرنیکا بیان

عن جابر بن عبد الله قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ذلك اليوم الذي مات فيه
ابراهيم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما كسفت لموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقال الناس انما
كسفت لموت ابراهيم ابنه صلى الله عليه وسلم فقام النبي صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس ست ركعات في اربع
سجدات كبر ثم قرأ فاطال القراءة ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ دون القراءة الاولى ثم ركع
نحوا مما قام ثم رفع راسه فقرأ القراءة الثالثة دون القراءة الثانية ثم ركع نحوا مما قام ثم رفع راسه
فانحدر بالسجود فسجد سجدتين ثم قام فركع ثلاث ركعات قبل ان يسجد ليس فيها ركعة الا التي قبلها
اطول من التي بعدها وركوعه نحوا من قيامه قال ثم تأخر في صلاته فتأخرت الصفوف معه ثم تقدم
فقام في مقامه وتقدمت الصفوف فقضى الصلاة وقد طلعت الشمس فقال يا ايها الناس ان الشمس والقمر
ايتان من ايات الله عز وجل لا ينكسفان لموت بشر فاذا رأيتم شيئا من ذلك فصلوا حتى تنجلي وساق بقية
الحديث ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اسی روز حضرت
ابراہیم حضرت کے صاحبزادے نے انتقال فرمایا لوگوں نے یہ سمجھا کہ ابراہیم کے مر جانے سے سورج میں گہن لگا آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں
کی ساتھ چھ رکوع کئے اور چار سجدے کئے پہلے تکبیر کہی اور قرأت کی بڑی لمبی پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے
رہے تھے پھر سر اٹھایا رکوع سے اور قرأت کی پہلے سے کچھ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے تھے (دوسری
بار میں) پھر سر اٹھایا اور قرأت کی تیسری بار دوسری سے کچھ کم پھر رکوع کیا اتنی ہی دیر تک جتنی دیر تک کھڑے ہوئے تھے
(تیسری بار) پھر سر اٹھایا اور سجدے کو جھکے دو سجدے کئے پھر کھڑے ہوئے اور تین رکوع کئے سجدے سے پہلے اس میں ہر رکوع

رکوع اپنے بعد والی شی لنبا تہا مگروہ رکوع اپنے قیام کے برابر تہا پھر آپ پیچہے ہٹے نماز مین صفین بھی آپ کے ساتہہ پیچہے ہٹین پھر آپ آگی بڑہے اور اپنی جگہہ پر چلی گئی لوگ بہی آگی بڑہ گئے **ف** بعضون نی کہا آپ کو جہنم نمودار ہوا آپ پیچہے ہٹ گئی اوسکی حرارت اور خوف سے پھر جنت نمودار ہوئی آپ آگی بڑہی اوس مین سے میوہ توڑنے کو جیسی دوسری روایت مین ہے **ف** پھر آپ نماز سے فارغ ہوئی جبتک آفتاب صاف ہوگیا تہا پھر فرمایا ای لوگو سورج اور چاند دونون نشانیان ہین اللہ کی نشانیون مین سے کسی کی مرنیسے اون مین گہن نہین لگتا جب تم اسکو دیکھو تو نماز پڑہو جبتک وہ روشن ہو **عن** جابر قال کسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم شدید الحر فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ فاطال القیام حتی جعلوا یخرون ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم رکع فاطال ثم رفع فاطال ثم سجد سجدتین ثم قام فصنع نحوا من ذلک فکان اربع رکعات واربع سجدات وساق الحدیث **ترجمہ** جابر سے روایت ہے سورج مین گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین گرمی کے دنون مین آپ نی نماز پڑہی اصحاب کے ساتہہ بڑی دیر تک کھڑے رہے یہانتک کہ لوگ گرنے لگی پھر آپ نی رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹہائے رہے بڑی دیر تک پھر رکوع کیا بڑی دیر تک پھر سر اٹہائے رہے بڑی دیر تک پھر دو سجدے کیے بعد اوسکی کھڑے ہوئے اور ایسا ہی پھر کیا تو کل چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خسفت الشمس فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقام فکبر وصف الناس وراءہ فاقترأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ طویلۃ ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ثم رفع راسہ فقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم قام فاقترأ قراءۃ طویلۃ ھی ادنی من القراءۃ الاولی ثم کبر فرکع رکوعا طویلا ھو ادنی من الرکوع الاول ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک فاستکمل اربع رکعات واربع سجدات وانجلت الشمس قبل ان ینصرف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانی مین آپ مسجد کی طرف نکلے اور کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی لوگون نے آپ کے پیچہے صف کی آپ نی بڑی لنبی چوڑی قرات کی پھر تکبیر کہکر لنبا رکوع کیا پھر اوٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر کھڑے رہے اور ایک لنبی چوڑی قرات کی مگر پہلی قرات سے کچہ کم تہی پھر تکبیر کہی اور لنبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچہ کم تہا پھر سر اٹہایا اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہا پھر دوسری رکعت مین بہی ایسا ہی کیا تو سب چار رکوع کیے اور چار سجدے کیے اور آفتاب روشن ہوگیا آپ کے فارغ ہونے سے پہلے **عن** عبداللہ بن عباس انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس مثل حدیث عروۃ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی رکعتین فی کل رکعۃ رکعتین **ترجمہ** عبداللہ بن عباس بہی مثل حضرت عائشہ کے روایت کرتی تھی کہ آپ نی سورج گہن مین دو رکعتین پڑہین ہر رکعت مین دو رکوع کیے **ف** جمہور علما جیسے شافعی اور مالک اور لیث اور احمد اور ابوثور کے نزدیک سورج گہن کی دو رکعتین ہین ہر رکعت مین دو رکوع اور دو سجدے چاہئین بعضون کے نزدیک ہر رکعت مین

تین رکوع چاہییں بعضوں کے نزدیک چار رکوع بعضوں کے نزدیک پانچ رکوع بعضوں کے نزدیک ایک رکوع حنفیہ کا یہی قول ہے
لیکن قرات تو جہر کرنا چاہیے۔ احمد اور مالک اور اسحاق کے نزدیک اور اہل حدیث کے نزدیک یہی راجح ہے اور سر کرنا چاہیے شافعی
اور ابو حنیفہ کے نزدیک۔ چاند گہن کا بھی یہی حکم ہے عن ابی بن کعب قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فصلی بہم فقرأ بسورة من الطول وركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم قام الثانية فقرأ بسورة من الطول و
ركع خمس ركعات وسجد سجدتين ثم جلس كما هو مستقبل القبلة يدعو حتى انجلى كسوفها ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے سورج گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ نے نماز پڑھی اور ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے
اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اوس میں بھی ایک لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر
قبلہ رو بیٹھے دعا کرتے رہے یہانتک کہ گہن جاتا رہا عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى في كسوف
فقرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم قرأ ثم ركع ثم سجد والاخرى مثلها ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی تو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر
رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی ایسی ہی پڑھی ف یعنی اوس میں بھی چار رکوع کیے
عن ثعلبة بن عباد العبدي من اهل البصرة انه شهد خطبة يوما لسمرة بن جندب قال قال سمرة بينما انا وغلام
من الانصار نرمي غرضين لنا حتى اذا كانت الشمس قيد رمحين او ثلاثة في عين الناظر من الافق اسودت حتى آضت
كانها تنومة فقال احدنا لصاحبه انطلق بنا الى المسجد فوالله ليحدثن شان هذه الشمس لرسول الله صلى الله
عليه وسلم في امته حدثا قال فدفعنا فاذا هو بارز فاستقدم فصلى فقام بنا كاطول ما قام بنا في صلاة قط
لا نسمع له صوتا ثم سجد بنا كاطول ما سجد بنا في صلوة قط لا نسمع له صوتا ثم فعل في الركعة الاخرى مثل
ذلك قال فوافق تجلى الشمس جلوسه في الركعة الثانية قال ثم سلم ثم قام فحمد الله واثنى عليه وشهد ان لا اله
الا الله وشهد انه عبده ورسوله ثم ساق احمد بن يونس خطبة النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ ثعلبہ بن عباد
العبدی سے روایت ہے جو بصرہ کا رہنے والا ہے اوس نے ایک خطبہ سنا سمرہ بن جندب سے سمرہ نے کہا میں اور ایک لڑکا انصار میں سے
نشانہ مار رہے تھے (تیر سے) جب آفتاب دو نیزہ یا تین نیزہ برابر ہوا دیکھنے والے کو نزدیک افق سے (افق آسمان کے کنارے کو کہتے
ہیں) دفعۃً سیاہ ہو گیا گویا تنومہ ہو گیا (تنومہ ایک گھانس ہے مائل بسیاہی) ہم دونوں نے ایکدوسرے سے کہا چلو مسجد کو
قسم خدا کی اس آفتاب کا کالا ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کوئی حادثہ لاویگا جب ہم آئے دیکھا تو رسول اللہ
باہر نکل آئے میں گھر سے) آپ آگے بڑھے اور نماز پڑھی اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن ہم نے آپ کی آواز نہ سنی ف
یہ شافعی اور ابو حنیفہ کی دلیل ہے اس بات پر کہ آپ نے کسوف میں قرات آہستہ سے کی۔ شاید پچھلی صفوں کے لوگ کھڑے ہوں کیونکہ اگر
تھی اونچی آواز نہ آئی ہو مگر آپ نے جہر کیا ہو جیسے ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ نے حضرت علی سے جہر نقل کیا ہے۔

بخاری نے کہا حدیث عائشہ کی جہر کے باب میں بہت صحیح ہے - روایت کیا اسکو دارقطنی نے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ عنکبوت -
دوسری میں سورۂ روم پڑھی - ابن قیم نے بھی جہر کو ترجیح دی ہے ت پھر رکوع کیا بہت لنبا چوڑا پھر سجدہ کیا بہت لنبا چوڑا ہم نے
کوئی آواز آپ کی نہ سنی پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کیا
ت سمرہ نے کہا جب آپ دوسری رکعت پڑھ کر بیٹھے تو آفتاب روشن ہو گیا پھر آپ نے سلام پھیرا اور کھڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ
کی تعریف کی اور شکر کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر احمد بن یونس نے رسول اللہ صلعم
کا خطبہ بیان کیا عن قبیصۃ الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعا
یجر ثوبہ وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما
ہذہ الآیات یخوف اللہ عز وجل بہا فاذا رأیتموہا فصلوا کاحدث صلوۃ صلیتموہا من المکتوبۃ
ترجمہ قبیصہ ہلالی سے روایت ہے سورج میں گہن لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ گھبرا کر چادر کھینچتے ہوئے نکلے میں آپ
کے ساتھ تھا مدینے میں آپ نے دو رکعتیں پڑھیں بڑی دیر تک قیام کیا ان میں پھر نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب روشن ہو گیا
بعد اسکے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کی نشانیاں ہیں ڈراتا ہے اس سے بندوں کو جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھو جیسے تم نے سب سے نئی نماز پڑھی ہو
فرض سے ف یعنی گہن کے اول جو نماز پڑھی ہو فرض اتنی ہی رکعتیں پڑھو اگر دو پڑھی ہوں دو پڑھو چار پڑھی ہوں چار پڑھو
اکثر روایت میں دو رکعتیں گہن میں آئی ہیں وہی مختار ہے عن ہلال بن عامر ان قبیصۃ الہلالی حدثہ ان الشمس کسفت
بمعنی حدیث موسی قال حتی بدت النجوم ترجمہ ہلال بن عامر نے قبیصہ سے ایسا ہی نقل کیا اس میں یہ ہے آفتاب کو گہن لگا
یہاں تک کہ تارے دکھلائی دینے لگے

## باب القراءۃ فی صلوۃ الکسوف گہن کی نماز میں قرأت کا بیان

عن عائشۃ قالت کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس
فقام فحزرت قراءتہ فرأیت انہ قرأ سورۃ البقرۃ وساق الحدیث ثم سجد سجدتین ثم قام فاطال القراءۃ
فحزرت قراءتہ فرأیت انہ قرأ بسورۃ آل عمران ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں آپ نکلے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں نے اندازہ کیا آپ کے قرأت کا معلوم ہوا کہ آپ نے سورۂ بقرہ
پڑھی اور بیان کیا حدیث کو پھر آپ نے دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے بڑی دیر تک طول کیا قرأت کو میں نے اندازہ کیا معلوم ہوا
سورۂ آل عمران پڑھی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ قراءۃ طویلۃ فجہر بہا یعنی فی صلوۃ الکسوف
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے آپ نے کسوف کی نماز میں قرأت کی لنبی چوڑی پکار کر ف یہ حدیث بہت صحیح ہے اسی پر عمل ہے
محدثین کا عن ابی ہریرۃ قال خسفت الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس معہ فقام قیاما طویلا
یقرأ بسورۃ البقرۃ ثم رکع وساق الحدیث ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے گہن لگا سورج کو تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے رہے سورۂ بقرہ کے برابر آپ نے قرأت کی پھر رکوع کیا اور بیان کیا

حدیث کو اخیر تک **ف** ابو علی لولوی کے نسخہ مین یہ حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ ابن عباس سے مروی
ہے **باب** ینادی فیہا بالصلوٰۃ سورج گہن یا چاند گہن کے نماز مین نماز کے لیے لوگونکو پکار دینا **عن** عائشۃ قالت
کسفت الشمس فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا فنادی ان الصلوٰۃ جامعۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے سورج گہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو اوس نے پکار دیا نماز جماعت سے ہوگی **باب** الصدقۃ
فیہا گہن کے وقت خیرات کا بیان **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشمس والقمر لا یخسفان لموت احد
ولا لحیوتہ فاذا رأیتم ذلک فادعوا اللہ عز وجل وکبروا وتصدقوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند مین کسیکے مرنے یا جینے سے گہن نہین لگتا جب ایسا ہو تو دعا کرو خدا سے اور تکبیر کہو اور
صدقہ دو **باب** العتق فیہا گہن مین بردہ آزاد کرنا **عن** اسماء قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر
بالعتاقۃ فی صلوٰۃ الکسوف **ترجمہ** اسما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تہے بردہ آزاد کرنے کا
گہن کے وقت **باب** من قال یرکع رکعتین نماز کسوف مین ہر ایک رکعت مین ایک رکوع کرنیکا بیان **عن** النعمان بن
بشیر قال کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسال عنہا حتی
انجلت **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے دو دو رکعتین
پڑہین اور پوچہتے جاتے تہے سورج کا حال (صاف ہوا یا نہین) یہانتک کہ صاف ہوگیا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال انکسفت
الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکد یرکع ثم رکع فلم
یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع
ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک ثم نفخ فی اخر سجودہ فقال اف اف ثم قال رب الم تعدنی
الا تعذبہم وانا فیہم الم تعدنی ان لا تعذبہم وہم یستغفرون ففرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
صلاتہ وقد امحصت الشمس وساق الحدیث **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے سورج مین گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے مین آپ کہڑے ہوئے نماز مین تو کسیطرح رکوع نہ کرتے تھے پھر رکوع کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتے تہے پھر سر اوٹہایا تو کسیطرح سے
سجدہ نہ کرتے تہے پھر سجدہ کیا تو کسی طرح سر نہ اوٹہاتے تہے پھر سر اوٹہایا اور دوسری رکعت مین بھی ایسا ہی کیا پھر اخیر سجدے
مین آپ نے ایک آواز نکالی اف اف کہنے لگے بعد اوس کے فرمایا کیا تو نے مجہسے وعدہ نہین کیا ہے مین انکو عذاب نہ کرونگا جبتک وے
وہ استغفار کرتے رہین گے پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے اور آفتاب صاف ہوگیا تہا **عن** عبد الرحمن بن سمرۃ قال بینما
انا اترمی باسہم فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کسفت الشمس فنبذتہن وقلت لانظرن ما
احدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسوف الشمس الیوم فانتہیت الیہ وہو رافع یدیہ یسبح ویحمد ویہلل
ویدعو حتی حسر عن الشمس فقرأ بسورتین ورکع رکعتین **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے مین تیر مارتا تہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بار سورج کو گہن لگا میں نے تیر وغیرہ پھینک دیا اور کہا دیکھوں آج رسول اللہ
کیا نیا کام کرتے ہیں جب میں آیا تو دیکھا آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تسبیح اور تحمید اور تہلیل کہہ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں یہاں تک کہ
آفتاب روشن ہو گیا اوس وقت آپ نے دو سورتیں پڑھیں دو رکعتوں میں **باب الصلوة عند الظلمة ونحوها** تاریکی اور
اندھیری کے وقت نماز پڑھنے کا بیان عن النضر بن عبد الله بن مطر القيسي قال كانت ظلمة على عهد انس بن مالك
قال فاتيت انسا فقلت يا ابا حمزة هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة ترجمہ نضر بن عبد اللہ سے روایت
ہے حضرت انس بن مالک کے زمانے میں ایک بار اندھیرا ہو گیا دیکھی آندھی کے سبب سے یا بہت ابر کے آنے سے اندھیرا چھا گیا ہم
میں انس کے پاس آیا اور پوچھا اے ابی حمزہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی تم پر ایسی امور ہوتی تھی انہوں نے
کہا خدا کی پناہ ذرا ہوا زور سے چلتی تو ہم دوڑ کر مسجد میں چلے آتے قیامت کے خوف سے ف اور اب ایسے بےخوف ہو گئے ہیں کہ
بڑی بڑی آفتوں میں بھی قیامت کا خیال نہیں آتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظلمت یا آندھی یا اور کوئی آفت کے وقت
نماز پڑھنا بہتر ہے حدیث صحیح میں آیا ہے جب رسول اللہ صلعم کو کوئی امر پریشان کر دیتا تو آپ نماز شروع کر دیتے **باب
السجود عند الآيات** جب کوئی بڑا حادثہ ہو تو سجدہ کرنا چاہیے خداوند کریم کو عن عكرمة قال قيل لابن عباس
ماتت فلانة بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فخر ساجدا فقيل له تسجد هذه الساعة فقال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم آية فاسجدوا واي آية اعظم من ذهاب ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ
عکرمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس کو خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلان بی بی گذر گئیں وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں
نے کہا اس وقت سجدہ کا کیا موقع ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم کوئی نشانی
دیکھو تو سجدہ کرو اور اس سے بڑی کون سی نشانی ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بی بی کا انتقال ہو

## تفریع ابواب صلوة السفر

سفر کی نماز کے احکام کا بیان **باب صلوة المسافر** مسافر کی نماز کا بیان عن عائشة قالت فرضت الصلوة ركعتين
ركعتين في الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزيد في صلوة الحضر ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا نماز کی
دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں تو سفر کی نماز اپنے حال پر رہی اور حضر کی نماز میں بڑھ گئی ف امام احمد کی روایت میں اتنا
زیادہ ہے سوا مغرب کے کہ وہ دن کا وتر ہے اور سوا صبح کی کہ اوس میں قرأت طول کیجاتی ہے۔ سفر میں قصر کرنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے
اور شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک قصر رخصت ہے پوری پڑھنا بھی درست ہے مگر قصر افضل ہے اور دلائل طرفین کے قوی ہیں
مگر حنفیہ کے دلائل اقوی ہیں اسی لئے ہمارے مشائخ کے نزدیک سفر میں قصر کرنا ضروری ہے عن يعلى بن امية قال قلت لعمر
بن الخطاب ارأيت اقصار الناس الصلوة وانما قال تعالى ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا فقد

ذهب ذلك اليوم فقال عمر عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ تم لوگ برابر (ہر سفر میں) نماز قصر کیا کرتے ہیں حالانکہ اللہ جل جلالہ قصر کو اوس وقت فرماتا ہے جب کافروں کا خوف ہو وہ وقت تو اب گزر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بھی تعجب ہوا تھا جو تجھ کو تعجب ہوا۔ میں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ صدقہ ہے اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا قبول کرو صدقہ اوس کا **ف** یعنی ہر چند قصر صرف خوف کے وقت میں درست تھا پر اوس نے اپنی عنایت اور فضل سے آسانی کے واسطے ہر سفر میں قصر درست کر دیا اب تم کو قصر کرنا ضروری ہے

## باب مسافر کتنی مسافت میں قصر کرے

عن يحيى بن يزيد الهنائي قال سألت انس بن مالك عن قصر الصلوة فقال انس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج مسيرة ثلاثة اميال او ثلاثة فراسخ شعبة شك يصلي ركعتين **ترجمہ** یحییٰ بن یزید نے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا نماز کے قصر کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی راہ پر جاتے تو دو رکعتیں پڑھتے شک ہے شعبہ کو **ف** تین میل کہا یا تین فرسخ فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہا اور اصحاب حدیث اور شافعی اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا مذہب یہ ہے کہ قصر دو منزل سے کم میں درست نہیں اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک تین منزل سے کم میں درست نہیں اور دلائل ہر ایک کے موجود ہیں لیکن صحیح اور مختار قول اسباب میں جس پر ہمارے مشائخ ہیں یہ ہے کہ جسکو عرف میں سفر کہیں اوس میں قصر درست ہے اگرچہ وہ تین میل ہو یہی قول ہے داؤد ظاہری اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اور دلیل ان کی یہی حدیث انس کی ہے جو ان سب حدیثوں سے بہتر ہے

عن انس بن مالك يقول صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بالمدينة اربعا والعصر بذي الحليفة ركعتين **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر مدینے میں پڑھی چار رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں ذو الحلیفہ میں **ف** ذو الحلیفہ مدینے سے چھ میل ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جب شہر کی آبادی سے نکل جاوے اوسوقت قصر کرے اور یہ نہیں ثابت ہوتا کہ چھ میل میں قصر کرے کیونکہ آپ مدینے سے ذو الحلیفہ جانے کو تھوڑی نکلے تھے بلکہ حجۃ الوداع کے واسطے نکلے تھے (زرقانی)

## باب الاذان في السفر

سفر میں اذان دینے کا بیان

عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يعجب ربكم من راعي غنم في راس شظية بجبل يؤذن بالصلاة ويصلي فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدي هذا يؤذن ويقيم للصلوة يخاف مني فقد غفرت لعبدي وادخلته الجنة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تعجب کرتا ہے پروردگار تمہارا ایک بکریاں چرانیوالے سے جو ایک پہاڑ کی چوٹی میں کھڑا اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے نماز کے واسطے یا نماز پڑھتا ہے ڈرتا ہے مجھ سے میں نے اوسکو بخش دیا اور جنت میں داخل کیا

## باب المسافر يصلي وهو يشك في الوقت

مسافر کو

ہو نماز کا وقت ہوا یا نہین ہوا ایہر نماز پڑہ لیوی تو درست ہی عن المسحاج بن موسیٰ قال

حدثنا ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنا اذا كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر

فقلنا ازالت الشمس او لم تزل صلى الظهر ثم ارتحل ترجمہ مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہی مین نی انس بن مالک سے

کہا بیان کرو ہم سی جو تم نے سنا ہی رسول اللہ صلعم سے انہون نی کہا ہم جب ہم انکی ساتہہ ہوتی سفر مین تو کہا کرتے آفتاب ڈہلا یا

نہین آپ ظہر پڑہ کر کوچ کردیتی عن انس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نزل منزلا

لم يرتحل حتى يصلي الظهر فقال له رجل وان كان بنصف النهار قال وان كان بنصف النهار ترجمہ انس

بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل مین اترتی تو کوچ نہ کرتی جبتک ظہر پڑہ لیتی ایکشخص بولا اگرچہ

دو پہر ہوا و انہون نی کہا اگرچہ دوپہر ہو۔ باب الجمع بين الصلاتين دو نماز کو جمع کرنے کا بیان ف

جمع کی دو صورتین ہین۔ ایک جمع تقدیم دوسری جمع تاخیر۔ جمع تقدیم یہ ہی کہ ظہر کیوقت مین عصر یا مغرب کیوقت مین عشا

بہی پڑہ لے۔ جمع تاخیر یہ ہے کہ عصر کیوقت مین ظہر اور عشا کیوقت مین مغرب پڑہی دونون طرحکی جمع آنحضرت صلعم سے

ثابت مین پر جمع تاخیر کو بعضون نی راجح کہا ہے۔ یہ جمع درست ہی سفر مین اکثر علما کے نزدیک اور حضر مین اختلاف ہی ائمہ

اربعہ کے نزدیک درست نہین۔ ہماری مشائخ محدثین اور ایک طایفہ سلف کی نزدیک حضر مین بہی درست ہی مگر جدا جدا وقت

پر پڑہنا افضل ہے جن لوگون کی نزدیک جمع درست نہین ہے انکی دلائل ضعیف ہین اور جمع جائز رکہنیوالون کی دلائل بہت

قوی ہین جو آگے آتی ہین عن معاذ بن جبل انهم خرجوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك

فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فاخر الصلاة يوما ثم

خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج فصلى المغرب والعشاء جميعا ترجمہ معاذ ابن جبل سے

روایت ہی صحابہ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ نکلی غزوہ تبوک مین آپ جمع کرتی تہی ظہر اور عصر مین مغرب اور عشا مین ایکدن آپ نے

نماز مین دیر کی پہر آپ نکلی اور ظہر عصر ساتہہ پڑہی ف یعنی جمع تاخیر کی بعضون نی جمع سی مراد جمع صوری رکہا ہی یعنی

ظہر کو آخر وقت پڑہا اور عصر کو اول وقت خطابی اور ابن عبدالبر نے کہا کہ جمع مشروع ہوئی ہی آسانی کیواسطے اگر صوری مراد

ہوتے تو اور زیادہ باعث تکلیف کا ہی کیونکہ اول اور آخر وقت کا تحقیقا پہچاننا نہایت دشوار ہی کسی سی نہین ہو سکتا ف

پہر چلنے لگی پہر نکلی یعنی راہ سی نکلکر اپنی مقام پر اترتی بعضون نے دخل سے یہ مراد لیا ہی کہ خیمے مین چلی گئی اور خرج سی یہ کہ خیمے سی

نکلی اور مغرب عشا کو ساتہہ پڑہا عن نافع ان ابن عمر استصرخ على صفية وهو بمكة فسار حتى غربت الشمس

وبدت النجوم فقال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عجل به امر في سفر جمع بين هاتين الصلاتين فسار

حتى غاب الشفق فنزل فجمع بينهما ترجمہ نافع سے روایت ہی عبداللہ بن عمر کو خبر پہنچی صفیہ کے موت کی اور صفیہ جورو تہی

عبداللہ بن عمر کی اور وہ مکی مین تہی تو چلے یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تارے روشن ہو گئی پہر کہا رسول اللہ صلعم

کو جب کسی کام کی جلدی ہوتے سفر مین تو جمع کر لیتے ان دو نمازون مین یہر چلے گئی یہانتک کہ شفق غائب ہو گئی بعد اوسکے اوترے
جمع کیا مغرب اور عشا کو **عن معاذ بن جبل** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا زاغت الشمس قبل
ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان یرتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی ینزل للعصر وفی المغرب مثل ذلک
ان غابت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین المغرب والعشاء وان یرتحل قبل ان تغیب الشمس اخر المغرب حتی ینزل للعشاء
ثم جمع بینہما **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈھلجاتا کوچ سے
پہلے تو ظہر اور عصر ساتہہ پڑہ لیتے اور جو آفتاب ڈہلنے سے پہلے آپ کوچ کر جاتے تو ظہر مین دیر کرتے جب عصر کو اوترتے اوس
وقت ظہر بہی پڑہ لیتے اور مغرب مین بہی ایسا ہی کرتے اگر کوچ سے پہلے آفتاب ڈوب جاتا تو مغرب اور عشا کو ساتہہ پڑہ لیتے
اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے کوچ کر دیتے تو مغرب مین دیر کرتے جب عشا کیواسطے اوترتے اوسوقت مغرب بہی پڑہ لیتے **عن ابن عمر**
قال ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا مین جمع نہین کیا مگر ایکبار سفر مین کہا ابو داؤد نے یہہ حدیث موقوفا مروی ہے۔ اسطرح کہ ابن
عمر نے جمع نہین کیا سفر مین مگر ایکبار اوس رات کو جب صفیہ کے موت کی خبر آئی تہی اور نافع سے روایت ہے اونہون نے ابن عمر کو جمع
کرتے ہوئے ایکبار یا دوبارہ دیکہا **عن عبد اللہ بن عباس** قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا
والمغرب والعشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ظہر اور عصر کو ملا کر پڑہا اور مغرب اور عشا کو ملا کر پڑہا بغیر خوف اور سفر کے۔ امام مالک نے کہا شاید یہ بارش کیوقت ہوگا
کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو حماد بن سلمہ نے اسی طرح ابو الزبیر سے اور قرہ بن خالد نے ابو الزبیر سے نقل کیا کہ یہ سفر مین تہا جو
کے **ف** زرقانی نے کہا ایک جماعت ائمہ اسطرف گئی ہے کہ جمع کرنا درست ہے حضر مین بشرطیکہ اسکی عادت نہ کر لے اور یہی قول
ہے ابن سیرین اور ربیعہ اور اشہب اور ابن المنذر اور قفال کبیر کا اور ایک جماعت محدثین کا بہی یہی مذہب ہے اور یہ حدیث نہایت صحیح ہے روایت
کیا اوسکو مسلم اور اصحاب سنن نے اسکے راوی بڑے بڑے ثقہ اور امام ہین عالم حدیث کے۔ اور تاویل مالک کے کہ یہ جمع بارش مین تہا
غلط ہے اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن ابن عباس** قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء
بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر فقیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مین مدینے کے اندر بغیر خوف اور بغیر بارش کے لوگون
نے ابن عباس سے کہا اس سے کیا مقصود تہا اونہون نے کہا تاکہ حرج نہو اپنی امت کو **ف** جن لوگونکو اشتغال بہت ہے یا کسی عذر
مین مبتلا ہین اونکو آسانی ہو وہی ایکبار وضو کر کے ظہر اور عصر پڑہ لین پہر وضو کر کے مغرب اور عشا پڑہ لین۔ ترمذی
نے ابن عباس سے جو روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو جمع کرے دو نمازون کو بغیر عذر کے تو وہ ایک دروازے مین گیا
بڑے گناہون کے دروازون مین سے اوسکی اسناد مین حنش بن قیس راوی ضعیف ہے ابن جوزی نے اوس حدیث کو موضوعات

مین ذکر کیا ہے وہ ان صحیح حدیثون کے معارض نہین ہو سکتی جن سے جمع کرنا ثابت ہوا ہو بغیر سفر اور بغیر خوف اور بغیر
بارش کے ۔ بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید یہ مرض کے سبب سے ہوا اور نووی نے اس تاویل کو قوی کیا ہے ۔ لیکن اگر غور کیجیے
تو یہ تاویل بھی غلط ہے ۔ اسواسطے کہ اگر مرض تھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوگا نہ اور صحابہ کو ۔ دوسری یہ کہ ابن
عباس کا یہ کہنا کہ مقصود اس سے حرج نہونا تہا اپنی امت کو صریح منافی ہے اس کے ۔ اور ابن مسعود سے جو مروی ہے کہ انہون
نے آنحضرت صلعم کو جمع کرتے نہ دیکھا سوای مزدلفہ کے تو یہ شہادت نفی پر ہے اور وہ مقبول نہین ہے دوسری یہ کہ ابن مسعود سے اسکا خلاف
ثابت ہے ابو یعلے نے روایت کیا ابی لیلی سے اوسنے ابو قیس ازدی سے اوسنے ابن مسعود سے کہ آنحضرت صلعم جمع کرتے تھے درمیان
دو نمازون کے سفر مین اور طبرانی نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے جمع کیا درمیان مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا
کے لوگون نے اسباب مین اسکے کہا یعنے رسول اللہ صلعم سے آپ نے فرمایا مین نے یہ اسواسطے کیا تاکہ میری امت کو تکلیف نہو ۔ عن

نافع وعبد اللّٰہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی
المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق وصلی العشاء ثم قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع
مثل الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلۃ مسیرۃ ثلاث ترجمہ نافع اور عبد اللہ بن واقد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن
عمر کے مؤذن نے کہا نماز کا وقت آگیا انہون نے کہا ابہی چلو پھر شفق کے ڈوبنے سے پہلے اوترے اور مغرب کی نماز پڑہی پھر تہوڑی
دیر ٹھہرے یہانتک کہ غائب ہوا شفق اور عشا کی نماز پڑہی بعد اوسکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی ہوتے
کسی کام کی تو ایسا ہی کرتے جیسے مین نے کیا ہی پھر اوس دن اور رات مین تین دن کی راہ چلے ۔ دوسری روایت مین ہے حتی اذا
کان عند ذہاب الشفق نزل فجمع بینہما ترجمہ جب شفق غائب ہونے کو ہوئے اوترے اور دونو نمازون کو جمع کیا عن
ابن عباس قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا وسبعا الظہر والعصر والمغرب والعشاء ولم
یقل سلیمان ومسدد بنا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین
آٹہ رکعتین (ظہر اور عصر کی) اور سات رکعتین (مغرب اور عشا کی ایک ساتھ) صالح کی روایت مین ہے فی غیر مطر بغیر بارش
کے عن جابر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غابت لہ الشمس بمکۃ فجمع بینہما بسرف ترجمہ جابر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آفتاب ڈوب گیا مکہ مین آپنے مغرب اور عشا سرف مین جاکر پڑہی ف سرف ایک موضع
ہے مکہ سے دس میل پر عن ہشام بن سعد قال بینہما عشرۃ امیال ترجمہ ہشام بن سعد نے کہا سرف اور مکہ مین دس میل
کا فاصلہ ہے عن عبد اللّٰہ بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبد اللّٰہ بن عمر فسرنا فلما رأیناہ قد امسی
قلنا الصلوۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انہ نزل فصلی الصلاتین جمیعا ثم قال رأیت
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی صلاتی ہذہ یقول یجمع بینہما بعد لیل ترجمہ
عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے آفتاب ڈوب گیا اور مین عبد اللہ بن عمر پاس تہا پھر ہم چلے جب ہم نے دیکہا رات ہوگئی

تو نماز کے لیے کہا وہ چلے گئے یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اور تارے چیٹک گئے اوترے اور مغرب عشا کو ساتہہ پڑہا بعد اوسکے کہا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا جب آپ کو جلدی چلنا ہوتا تو ایسا ہی کرتے یعنی جمع کرتے دونو نمازون کو رات مین عن
انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر الی وقت العصر ثم
نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے سے پہلے تو ظہر کی تاخیر کرتے عصر تک پہر اوترتے اور دونون نمازون کو
جمع کرتے اگر آفتاب کوچ سے پہلے ڈہل جاتا تو ظہر پڑہ کر آپ سوار ہو جاتے - دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے ویؤخر
المغرب حتی یجمع بینہا وبین العشاء حین یغیب الشفق اور دیر کرتے آپ مغرب مین یہانتک کہ شفق ڈوب جاتی پہر مغرب اور عشا
ملا کر پڑہتے عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس
اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر فیصلیہما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظہر والعصر جمیعا ثم سار وکان
اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیہا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاہا مع المغرب
ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے سے پہلے تو ظہر مین دیر کرتے
عصر تک پہر ظہر عصر کو ملا کر پڑہ لیتے اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈہلنے کے بعد تو ظہر اور عصر پڑہ کر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب سے
پہلے تو مغرب مین دیر کرتے پہر عشا کے ساتہہ مغرب سے پڑہ لیتے اور جب بعد مغرب کے چلتے تو عشا کو مغرب کے ساتہہ پڑہ کر چلتے کہا
ابو داؤد نے اسکو فقط قتیبہ نے روایت کیا ہے - تو یہ حدیث غریب ہے **باب** فی قراءۃ الصلوۃ فی السفر سفر مین
قراءت کم کرنا عن البراء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فصلی بنا العشاء الاخرۃ فقرأ فی
احدی الرکعتین بالتین والزیتون ترجمہ براء سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر مین آپ نے عشا
کی نماز پڑہائی تو ایک رکعت مین والتین والزیتون پڑہی **باب** التطوع فی السفر سفر مین نفل پڑہنے کا بیان عن البراء بن
عازب قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رأیتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل
الظہر ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ رہا اٹہارہ سفرون مین کبہی مین نے آپ کو دو رکعتین
بعد زوال کے قبل ظہر کے ترک کرتے نہ دیکہا عن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب قال صحبت ابن عمر فی طریق قال
فصلی بنا رکعتین ثم اقبل فرای ناسا قیاما فقال ما یصنع ہؤلاء قلت یسبحون قال لو کنت مسبحا اتممت
صلاتی یا ابن اخی انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ
عز وجل وصحبت ابا بکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ عز وجل وصحبت عمر فلم یزد علی رکعتین حتی
قبضہ اللہ تعالی وصحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالی وقد قال اللہ عز وجل لقد کان لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ترجمہ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہہ تہا

ایک راہ مین سفر مین ) انہون نی دو رکعتین پڑہین پہر اُٹہے تو لوگون کو کہڑی ہوئی دیکہا پوچہا کیا کرتے ہین لوگون نے کہا
نفل پڑہتے ہین عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ اگر مین نفل پڑہتا ہوتا تو نماز ہی نہ پوری کرتا مین رسول اللہ صلعم کے ساتہہ رہا سفر
مین آپ نے دو رکعتین پر زیادہ نہ کیا **ف** یعنی نفل نہ پڑہے صرف فرض پڑہ لی قصر کرکے **ت** یہانتک کہ اللہ جل جلالہ نے
اونکو بلا لیا پہر مین ابوبکر کے ساتہہ رہا انہون نی بہی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نی اونکو بلا لیا + پہر مین عمر
کے ساتہہ رہا اونہون نے بہی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا پہر مین حضرت عثمان کے ساتہہ رہا انہون
نی بہی دو رکعتون پر زیادہ نہین کیا یہانتک کہ اللہ نے اونکو بلا لیا اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تم کو رسول اللہ صلعم کی پیروی کرنا بہتر ہے

**باب التطوع علی الراحلة والوتر** اونٹ پر نفل اور وتر پڑہنے کا بیان **عن** ابن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسبح علی الراحلة ای وجه توجه ویوتر علیها غیر انه لا یصلی المکتوبة علیها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر نفل پڑہتے تہے خواہ کسی طرف اوسکا منہہ ہوا اور وتر بہی اوس پر پڑہتے تہے فقط فرض نہین پڑہتے تہے **ف** اس حدیث سے کئی مسئلے معلوم ہوئے .. ایک یہ کہ نفل نماز سواری پر درست ہے - دوسری یہہ کہ ضرور نہین اوس سواری کا منہ قبلہ کیطرف ہو - تیسری یہہ کہ وتر نفل ہے کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اوسکو بہی آپ سواری پر نہ پڑہتے چوتہی یہہ کہ فرض سواری پر نہ پڑہنا چاہیے **عن** انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا سافر فاراد ان یتطوع استقبل بناقته القبلة فکبر ثم صلی حیث وجهه رکابه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سفر مین نفل پڑہنا چاہتے تو اپنی اونٹ کا منہ قبلہ کیطرف کرکے تکبیر کہتے پہر نماز پڑہا کرتے جدہر وہ جاتا **عن** عبد الله بن عمر انه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی علی حمار وهو متوجه الی خیبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے دیکہا گدہے پر اور آپکا منہ خیبر کیطرف تہا **ف** حالانکہ خیبر مدینے سے قبلے کیطرف نہین ہے **عن** جابر قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حاجة قال فجئت وهو یصلی علی راحلته نحو المشرق والسجود اخفض من الرکوع **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو بہیجا مین آیا تو آپ نماز پڑہ رہے تہے اونٹ پر پورب کیطرف اور سجدہ رکوع سے ذرا نیچا کرتے تہے **ف** یعنی رکوع اور سجدہ دونون اشارے سے کرتے تہے مگر رکوع مین جتنا جہکتے تہے سجدہ مین اوس سے زیادہ جہکتے تہے

**باب الفریضة علی الراحلة** اونٹ پر فرض پڑہنے کا بیان **عن** عطاء بن ابی رباح انه سال عائشة هل رخص للنساء ان یصلین علی الدواب قالت لم یرخص لهن فی شدة ولا رخاء قال محمد هذا فی المکتوبة **ترجمہ** عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے انہون نے حضرت عائشہ سے پوچہا کیا عورتون کو سواری پر نماز درست ہے انہون نی کہا نہین کسی وقت مین درست نہین پریشانی کا وقت ہو یا اطمینان کا - محمد نے کہا مراد فرض نماز ہے

**باب متی یتم المسافر** مسافر نماز کو کب پوری پڑہے **ف** سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب یہہ ہے کہ مسافر جب پندرہ دن ٹہرنے کی نیت کرے

تو نماز پوری پڑھے اور اوزاعی نے کہا بارہ دن ٹھہرنے کے اور مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک جب نیت کرلی چار دن ٹھہرنے کی
تو پوری نماز پڑھے اور اسحاق نے کہا جب انیس دن ٹھہرنے کی نیت کرے تو پوری نماز پڑھے اور اجماع کیا اہل علم نے اسباب کہ مسافر
قصر کیا کرے جب تک نیت ٹھہرنے کی نہ کرے اگرچہ کئی برس اسی طرح گزر جاویں (ترمذی) عن عمران بن حصین قال غزوت
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشہدت معہ الفتح فاقام بمکۃ ثمانی عشرۃ لیلۃ لا یصلی الا رکعتین ویقول
یا اہل البلد صلوا اربعا فانا قوم سفر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ اور حاضر ہوا فتح مکہ میں آپ کے ساتھ مکے میں ٹھہرے رہے اٹھارہ راتوں تک دو ہی رکعتیں پڑھتے رہے (قصر کرتے ہیے) اور
فرماتے تھے اے مکے والو تم چار پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام سبع عشرۃ
بمکۃ یقصر الصلاۃ قال ابن عباس فمن اقام سبع عشرۃ قصر ومن اقام اکثر اتم۔ قال ابوداؤد قال عباد بن
منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس قال اقام تسع عشرۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سترہ راتوں تک مکے میں رہے نماز کو قصر کرتے تھے ابن عباس نے کہا جو شخص سترہ دن تک ٹھہرے وہ قصر کیا کرے جو اس سے
زیادہ ٹھہرے وہ نماز پوری پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے آپ انیس دن مکے میں رہے قصر کرتے رہے کہا ابن عباس نے
جب ہم ٹھہرے انیس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹھہرتے ہم پوری کرتے ہم یعنی چار رکعت پڑھتے (بخاری) عن ابن عباس
قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفتح خمس عشرۃ یقصر الصلاۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں فتح کے سال پندرہ دن رہے نماز قصر کرتے رہے عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقام بمکۃ سبع عشرۃ یصلی رکعتین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں سترہ
دن تک رہے دو رکعتیں پڑھتے رہے عن انس بن مالک قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ
الی مکۃ فکان یصلی رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ فقلنا ہل اقمتم بہا شیئا قال اقمنا عشرا ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے سے نکلے مکے کو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم پھر
مدینے کو لوٹ آئے لوگوں نے پوچھا تم مکے میں کچھ دن ٹھہرے تھے انھوں نے کہا دس دن ٹھہرے تھے عن عمر بن علی بن
ابی طالب ان علیا کان اذا سافر بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائہ
فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول ہکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ترجمہ عمر بن علی بن
ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے آفتاب ڈوبنے کے بعد قریب اندھیری کے اترتے اور نماز
پڑھتے پھر شام کا کھانا منگا کر کھاتے بعد اس کے عشا کی نماز پڑھتے اور کوچ کرتے اور کہتے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے دوسری روایت میں
انس بن مالک سے ہے ان انسا کان یجمع بینہما حین یغیب الشفق ویقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک
ترجمہ انس جمع کرتے تھے مغرب اور عشا میں جب شفق ڈوب جاتی اور کہتے تھے رسول اللہ صلعم ایسا ہی کرتے تھے باب اذا قام

يارض العدو يقصر جب دشمن کے ملک مین پڑا ہو تو قصر کیا کرے عن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلی الله
علیه وسلم بتبوك عشرين يوما يقصر الصلوة ترجمه جابر بن عبد الله سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم تبوک مین
بیس دن تک رہے نماز قصر کرتے رہے۔ کہا ابو داؤد نے نہین سند کیا اس حدیث کو معمر نے **باب** صلوة الخوف خوف کے نماز
کا بیان **ف** اس نماز کی کیفیت مین بہت اختلاف ہے۔ سب صحیح تر مین جائز ہین اور رسول الله سے منقول ہین مگر یہہ صورت بہت
صحیح ہے وہ یہ ہے کہ مقتدی دو صف کرین اور سب امام کے ساتھ تکبیر کہین پھر رکوع کرین بعد اوسکے امام سجدہ کرے اور آگے والی صف
سجدہ کرے اور پچھلے صف کھڑی رہے کافرون کو دیکھتی ہوئے جب امام اور اگلی صف سجدون سے فارغ ہو کر کھڑے ہون تو پچھلی صف والے
سجدہ کرین پھر آگے کی صف پیچھے آجاوے اور پچھلی آگے بڑھ جاوے جب امام رکوع کرے سب رکوع کرین پھر امام سجدہ کرے اور دوسرے
کی صف والی سجدہ کرین اور پچھلی صف والے جو پہلی رکعت مین آگے تھے کھڑے رہین محافظت کرتی ہوئی جب امام اور آگے کی صف والے
سجدون سے فارغ ہو کر بیٹھ جاوین پچھلے صف والے سجدہ کرین پھر سب بیٹھ جاوین اور ایک ساتھ امام سب پر سلام پھیرے (ابو داؤد نے کہا
سفیان کا یہی قول ہے **عن** ابی عیاش الزرقی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بعسفان وعلی المشرکین خالد بن
ولید فصلینا الظهر فقال المشرکون لقد اصبنا غرة لقد اصبنا غفلة لو کنا حملنا علیهم وهم فی الصلاة
فنزلت اٰیة القصر بین الظهر والعصر فلما حضرت العصر قام رسول الله صلی الله علیه وسلم مستقبل القبلة
والمشرکون امامه فصف خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم صف وصف بعد ذلك الصف صف اخر فرکع رسول
الله صلی الله علیه وسلم ورکعوا جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونه وقام الاخرون یحرسونهم فلما صلی
هؤلاء السجدتین وقاموا سجد الاخرون الذین کانوا خلفهم ثم تاخر الصف الذی یلیه الی مقام الاخرین
وتقدم الصف الاخیر الی مقام الصف الاول ثم رکع رسول الله صلی الله علیه وسلم ورکعوا جمیعا ثم
سجد وسجد الصف الذی یلیه وقام الاخرون یحرسونهم فلما جلس رسول الله صلی الله علیه وسلم والصف
الذی یلیه سجد الاخرون ثم جلسوا جمیعا فسلم علیهم جمیعا فصلاها بعسفان وصلاها یوم بنی
سلیم **ترجمه** ابی عیاش زرقی سے روایت ہے ہم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے ساتھ تھے عسفان مین (عسفان ایک موضع
ہے مکے اور مدینے کے درمیان) اور مشرکون کے سردار ان دنون مین خالد بن ولید تھے جب ہم نے نماز پڑھی ظہر کی مشرکون
نے کہا ہم سے غفلت ہو گئی ہم سے چوک ہو گئی اگر ہم اون پر حملہ کرتے نماز مین تو بہتر ہوتا اوس وقت آیت قصر کے ظہر اور عصر مین
اوتری **ف** وہی آیت قصر آیت خوف ہے دو آیتین ایک ہی وقت مین اوترین **ف** جب عصر کا وقت آیا رسول الله صلی
الله علیه وسلم قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے اور مشرکین انکے سامنے تھے تو آپ کے پیچھے ایک صف کھڑی ہوئی اور اوس صف
کے پیچھے ایک اور صف کھڑی ہوئی پھر رسول الله صلی الله علیه وسلم نے رکوع کیا سب لوگون نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اور پہلی
صف والون نے سجدہ کیا اور پچھلے صف والے آگے بڑھ گئی پھر رسول الله نے رکوع کیا سب نے آپ کی ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ

کیا اور پہلے صف والون نی (جو پہلے رکعت مین پچھلی صف مین تہی) آپکے ساتھ سجدہ کیا اور پچھلے صف والی (جو پہلے رکعت مین اگلی صف مین تھی) حفاظت کرتی ہوئی کہڑے رہے جب آپ سجدون سے فارغ ہوکر بیٹھے اور پہلے صف والے بہی بیٹہی تو پچھلے صف والون نی سجدہ کیا پھر سب بیٹھ گئے بعد اوسکے آپنے سب پر سلام پھیرا پھر آپنے اسی طرح نماز پڑہی عسفان مین اور بنی سلیم مین **باب** بعضون نے کہا ایک صف امام کے ساتھ رہی اور ایک صف دشمن کے سامنے رہے پہلے امام اون لوگونکے ساتھ جو اوسکے ساتھ ہین۔ ایکرکعت پڑہی پھر امام کہڑا رہے اور وہ لوگ ایکرکعت اور (اکیلے اکیلے) پڑہ کر (بغیر سلام پھیری) چلے جاوین اور دشمن کے سامنے صف لگاوین اور وہ لوگ جو دشمن کے سامنے تہے آکے امام کے پیچھے آوین امام اونکے ساتھ ایکرکعت پڑہے پھر امام بیٹھا رہے اور وہ لوگ (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑہین پھر امام سبکے ساتھ سلام پھیردے **عن**

سہل بن ابی حثمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فی خوف فجعلہم خلفہ صفین فصلی بالذین یلونہ رکعۃ ثم قام فلم یزل قائما حتی صلی الذین خلفہم رکعۃ ثم تقدموا وتاخر الذین کانوا قدامہم فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم قعد حتی صلی الذین تخلفوا رکعۃ ثم سلم **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑہائی خوف کی تو اونکی دو صفین کین اپنے پیچھے پہلے آگے کی صف والون کے ساتھ ایکرکعت پڑہی پھر آپ کہڑے رہے اور پچھلے لوگ ایکرکعت پڑہ کر آگے بڑہ گئے اور آگے والے پیچھے چلے گئے۔ اب جو آگے بڑہ گئے تھے اون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکرکعت پڑہی پھر آپ بیٹھے رہے یہانتک کہ جو لوگ پیچھے چلے گئے تہے اُنہون نے ایک رکعت اور پڑہی پھر آپنے سلام پھیرا۔ کہا ابوداؤد نے یحیی بن سعید کے روایت قاسم سے مثل روایت یزید بن رومان کی ہے (جو آگے آتی ہے) مگر سلام کا فرق ہے (یعنی یحیی نے یہہ کہا کہ جو لوگ ایکرکعت پہلے امام کے ساتھ پڑہ چکے تھے وہ ایکرکعت اکیلے پڑہ کر سلام پھیر کر گئے اور یزید بن رومان کی روایت مین سلام کا ذکر نہین ہے) اور عبید اللہ کی روایت مثل یحیی بن سعید کی ہے کہ آپ کہڑے رہے سیدہے **باب** بعضون نے کہا امام جب ایک گروہ کے ساتھ ایکرکعت پڑہ لے تو امام کہڑا رہے اور وہ اکیلے اکیلے اور ایکرکعت پڑہ کر سلام پھیر کر دشمن کے سامنے چلے جاوین **عن** صالح بن خوات عمن صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ذات الرقاع صلاۃ الخوف ان طائفۃ صفت معہ وطائفۃ وجاہ العدو فصلی بالتی معہ رکعۃ ثم ثبت قائما واتموا لانفسہم ثم انصرفوا وصفوا وجاہ العدو وجاءت الطائفۃ الاخری فصلی بہم الرکعۃ التی بقیت من صلاتہ ثم ثبت جالسا واتموا لانفسہم ثم سلم بہم **ترجمہ** صالح بن خوات سے روایت ہے اوسنے سنا اوس شخص سے جسنے نماز خوف کی پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ غزوہ ذات الرقاع مین (مسلمان دو گروہ ہوگئے) ایک گروہ نے صف باندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا تو ایکرکعت آپ نے اوس گروہ کو پڑہائی جو آپکے ساتھ تہا پھر آپ کہڑے رہے لیکن اوس گروہ کے لوگون نے اپنی نماز (اکیلے اکیلے) پوری کر لی اور نماز سے فارغ ہوکر دشمن کے سامنے گئے پھر دوسرا گروہ آیا اون کے ساتھ آپ نے ایکرکعت پڑہی جو باقی رہی تہی بعد اوسکے آپ بیٹھے رہے اور اوس گروہ کے لوگون نے ایکرکعت اور پڑہ کر اپنی نماز پوری کی پھر آپنے

سلام پھیرا۔ مالک نے کہا یہ روایت مجھ بہت پسند ہی **عن** سہل بن ابی حثمۃ ان صلوۃ الخوف ان یقوم الامام و طائفۃ من اصحابہ و طائفۃ مواجھۃ العدو فیرکع الامام رکعۃ و یسجد بالذین معہ ثم یقوم فاذا استوی قائما ثبت قائما و اتموا لانفسہم الرکعۃ الباقیۃ ثم سلموا و انصرفوا و الامام قائم فکانوا وجاہ العدو ثم یقبل الاخرون الذین لم یصلوا فیکبرون وراء الامام فیرکع بہم و یسجد بہم ثم یسلم فیقومون فیرکعون لانفسہم الرکعۃ الباقیۃ ثم یسلمون **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہی خوف کی نماز اسطرح ہی کہ امام کہڑا ہو اور ایک گروہ اوسکی ساتھ کھڑا ہو (نماز کے لیے) اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے ہو پہلے امام ایک رکعت پڑہی اور سجدہ کری اپنی ساتہ والوں کو ساتھ جب سجدے سے کھڑا ہو تو کھڑا رہی اور مقتدی (اکیلے اکیلے) ایک اور رکعت پڑہ کر اپنی نماز پوری کریں پھر سلام پھیر لیں اور چلے جاویں دشمن کے سامنے اور امام اسی طرح کھڑا رہی پھر دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑہی وہ آوی اور تکبیر کہیں امام کے پیچھے پھر امام رکوع کری اور سجدہ کری اون کے ساتھ پھر سلام پھیر دی اور مقتدی کہڑی ہو کر ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی ادا کریں پھر سلام پھیریں **باب** بعضوں نے کہا سب لوگ تکبیر تحریمہ ایک ہی ساتھ کہیں اگرچہ پشت قبلہ کیطرف ہو پھر ایک گروہ ساتھ امام کے ایک رکعت پڑہی بعد اوسکے وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا جاوے اور دوسرا گروہ آوی وہ پہلے اکیلے اکیلے ایک رکعت پڑہ کر امام کی ساتھ شریک ہو پھر امام اون کو ساتہ ایک رکعت ادا کری بعد اوسکے وہ گروہ آوی جو پہلے ایک رکعت پڑہ چکا تھا اور ایک رکعت باقی ادا کری اور امام جبتک بیٹھا رہی پھر سب کے ساتھ اکٹھا سلام پھیری **عن** مروان بن الحکم انہ سال ابا ھریرۃ ھل صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف قال ابو ھریرۃ نعم قال مروان متی فقال ابو ھریرۃ عام غزوۃ نجد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی صلاۃ العصر فقامت معہ طائفۃ و طائفۃ اخری مقابل العدو و ظہورہم الی القبلۃ فکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبروا جمیعا الذین معہ والذین مقابلی العدو ثم رکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ واحدۃ و رکعت الطائفۃ التی معہ ثم سجد فسجد الطائفۃ التی تلیہ والاخرون قیام مقابلی العدو ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قامت الطائفۃ التی معہ فذھبوا الی العدو فقابلوھم و اقبلت الطائفۃ التی کانت مقابلی العدو فرکعوا و سجدوا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کما ھو ثم قاموا فرکع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ اخری و رکعوا معہ و سجد و سجدوا معہ ثم اقبلت الطائفۃ التی کانت مقابلی العدو فرکعوا و سجدوا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد و من معہ ثم کان السلام فسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلموا جمیعا فکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین و لکل رجل من الطائفتین رکعۃ رکعۃ **ترجمہ** مروان بن حکم نے ابوہریرہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ خوف کی نماز پڑہی ہی ابوہریرہ نے کہا ہاں مروان نے پوچھا کب ابوہریرہ نے کہا جس سال نجد پر جہاد ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑہنے کو کھڑے ہوئے آپکے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کہڑا ہوا اونکی پشت قبلہ کیطرف تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تکبیر کہی سب لوگون نے آپکے ساتھ تکبیر کہی جو آپکے پیچھے کھڑے تھے اور جو دشمن کے سامنے تھے پھر رسول اللہ نے رکوع کیا اور جو گروہ آپکے ساتھ تھا اوس نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا اوس گروہ نے بھی سجدہ کیا اور دوسرا گروہ اوسی طرح دشمن کے سامنے کھڑا رہا پھر رسول اللہ کھڑے ہوئے اور جو گروہ آپکے پیچھے تھا وہ دشمن کے سامنے گئے اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا وہ آیا انہون نے رکوع اور سجدہ کیا آپ اوسی طرح کھڑے رہے جب وہ رکوع اور سجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلعم نے اونکے ساتھ ایک رکعت پڑھی انہون نے بھی آپکے ساتھ رکوع اور سجدہ کیا پھر وہ گروہ بھی آیا جو بعد کو دشمن کے سامنے گیا تھا اور اوس نے رکوع اور سجدہ ادا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے ساتھ سب بیٹھے رہے جب وہ فارغ ہوئے تو سلام پھیرا رسول اللہ صلعم نے سلام پھیرا سب لوگون نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئین اور ہر ایک گروہ کو آپ کے ساتھ ایک ایک رکعت

عن ابی ہریرۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی نجد حتی اذا کنا بذات الرقاع من نخل لقی جمعا من غطفان فذکر معناہ ولفظہ علی غیر لفظ حیوۃ وقال فیہ حین رکع بمن معہ وسجد قال فلما قاموا مشوا القہقری الی مصاف اصحابہم ولم یذکر استدبار القبلۃ

ترجمہ ابوہریرہ سے دوسری روایت میں یہہ ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے نجد کو جب ذات الرقاع (ایک زمین ہے یا پہاڑ) میں پہونچے تو کچھ لوگ غطفان کے ملے پھر اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب پہلا گروہ ایک رکعت سے آپ کے ساتھ فارغ ہوا تو اولٹے پاؤن پھرا اور دشمن کے مقابل کھڑا ہوا اور قبلے کی طرف پیٹھ کرنیکا اسمین ذکر نہیں ہے

عن عائشۃ قالت کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکبرت الطائفۃ الذین صفوا معہ ثم رکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا ثم رفع فرفعوا ثم مکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ثم سجدوا ہم لانفسہم الثانیۃ ثم قاموا فنکصوا علی اعقابہم یمشون القہقری حتی قاموا من ورائہم وجاءت الطائفۃ الاخری فقاموا فکبروا ثم رکعوا لانفسہم ثم سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسجدوا معہ ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسجدوا لانفسہم الثانیۃ ثم قامت الطائفتان جمیعا فصلوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکع فرکعوا ثم سجد فسجدوا جمیعا ثم عاد فسجد الثانیۃ وسجدوا معہ سریعا کاسرع الاسراع جاہدا لا یالون سراعا ثم سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسلموا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد شارکہ الناس فی الصلاۃ کلہا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور جو گروہ آپ کے ساتھ تھا اوس نے بھی تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا انہون نے بھی رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا انہون نے بھی سجدہ کیا پھر آپ نے سر اوٹھایا انہون نے بھی سر اوٹھایا بعد اوسکے آپ بیٹھے رہے اور وہ لوگ دوسرا سجدہ اکیلے کر کے کھڑے ہو کر اولٹے پانو چلے گئے اور پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے اب دوسرا گروہ آیا اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور رکوع کیا اکیلے اکیلے پھر رسول اللہ صلعم نے سجدہ کیا انہون نے بھی ساتھ ہی سجدہ کیا پھر آپ کھڑے ہو گئے اور اون لوگون نے دوسرا سجدہ کیا پھر دونو گروہ کھڑے ہو گئے اور آپکے ساتھ نماز پڑھا کیے جب آپ نے رکوع کیا سب نے رکوع کیا پھر آپ نے سجدہ کیا سب نے سجدہ کیا پھر آپ نے دوسرا سجدہ

کیا سب نے دوسرا سجدہ کیا بہت جلدی اور پہرتی سی کوئی قصور پہرتی مین نہ کیا پہر آپ نی سلام پہیرا سب نے سلام پہیرا بعد اوسکے رسول
اللہ صلعم کھڑے ہو گئے اور سب لوگ آپ کی ساتہہ نماز سی فارغ ہوئی اور آپکے شریک ہے نماز مین **باب** بعضون نے کہا ہر ایک گروہ کے
ساتھ امام ایکرکعت پڑہی پھر امام سلام پہیرے اور وہ لوگ اپنی ایک ایک رکعت پوری کرین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
صلی باحدی الطائفتین رکعۃ والطائفۃ الاخری مواجھۃ العدو ثم انصرفوا فقاموا فی مقام اولئک وجاء
اولئک فصلی بھم رکعۃ اخری ثم سلم علیھم ثم قام ھؤلاء فقضوا رکعتھم وقام ھؤلاء فقضوا رکعتھم
**ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی ایک گروہ کی ساتہہ ایکرکعت پڑہی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کہڑا رہا پہر یہ لوگ
چلے گئے ایکرکعت پڑہ کر اور وہ لوگ آئی اونہون نی آپکے ساتہہ ایکرکعت پڑہی بعد اوسکے آپ نی سلام پہیر دیا اور ان لوگون نے
کہڑے ہو کر ایکرکعت پڑہی پھر اون لوگون نی کہڑے ہو کر ایکرکعت پڑہی - کہا ابو داؤد نی ابن عباس اور ابو موسی سے بھی ایسا
ہی منقول ہی **باب** بعضون نے کہا امام + ہر ایک گروہ کے ساتہہ ایک ایک رکعت پڑہی پہر سلام پہیر دے اب جو لوگ
سلام کیوقت اوسکے پیچھے ہون وہ دوسری رکعت ہی پڑہ کر اپنی نماز پوری کرلین پھر پہلا گروہ آوے وہ بھی ایکرکعت جو باقی
رہ گئی تھی پڑہی **عن** عبد اللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف فقاموا صفا خلف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم
جاء الاخرون فقاموا مقامھم واستقبل ھؤلاء العدو فصلی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام
ھؤلاء فصلوا لانفسھم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام اولئک مستقبلی العدو ورجع اولئک الی
مقامھم فصلوا لانفسھم رکعۃ ثم سلموا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی خوف کی نماز پڑہی
تو ایک صف آپکے پیچھے کھڑی ہوئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی رسول اللہ صلعم نے ایکرکعت پڑہی پہلے گروہ کے
ساتہہ پہر دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہہ پر کھڑا ہوا اور یہ دشمن کے سامنے چلا گیا - آپ نے اوسکے ساتہہ ایکرکعت پڑہی پھر آپ نے
سلام پہیر دیا ان لوگون نے کھڑے ہو کر ایکرکعت اکیلے ادا کی پھر سلام پہیر کر چلے گئے دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایکرکعت پڑہ چکا تہا
آیا اور انھون نے ایکرکعت اکیلے پڑہ کر سلام پہیر دیا **ف** ابو حنیفہ کا یہی قول ہے - دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلعم نی
تکبیر کہی تو دونون صفون نی تکبیر کہی عبد الرحمن بن سمرہ جب کابل مین جہاد کے لیے گئے تھے وہان اونہون نی اسیطرح نماز پڑہی مگر جن لوگون نے
اخیر مین امام کی ساتہہ ایکرکعت پڑہی تہی وہ امام کے سلام کے بعد دشمن کے سامنے چلے گیے اور پہلا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی جو باقی
تھی وہ پھر لوٹ گئے اور دوسرا گروہ آیا اوس نے ایکرکعت پڑہی **باب** من قال یصلی بکل طائفۃ رکعۃ ولا یقضون
بعضون نی کہا ہر ایک گروہ ایک ایک رکعت امام کی ساتہہ پڑہ لے پھر دوسری رکعت پڑہنی کی حاجت نہین **عن** ثعلبۃ بن زھدم
قال کنا مع سعید بن العاص بطبرستان فقام فقال ایکم صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الخوف
فقال حذیفۃ انا فصلی بھؤلاء رکعۃ وبھؤلاء رکعۃ ولم یقضوا **ترجمہ** ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہی کہ ہم سعید بن العاص کے ساتھ

ساتھ تھے طبرستان مین اونھون نے کہا تم مین سے کس نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے۔ حذیفہ نے کہا
مین نے پھر انہون نے ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھی اور کسی گروہ نے دوسری رکعت نہین پڑھی۔ کہا ابوداؤد
نے ایسا ہی روایت کیا ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابوموسی اور ابن عمر اور زید بن ثابت نے رسول اللہ سے اوس مین یہ ہے کہ
مقتدیون کی ایک ایک رکعت ہوئی اور رسول اللہ کی دو رکعتین ہوئین عن ابن عباس قال فرض الله عز وجل الصلوة على
لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نے تمھاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر مین چار رکعتین فرض کین اور سفر مین دو اور خوف
مین ایک ف اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہے

**باب** بعضون نے کہا ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعتین پڑھے

عن ابی بکرة قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم في خوف الظهر فصف بعضهم خلفه وبعضهم بازاء العدو فصلى
ركعتين ثم سلم فانطلق الذين صلوا معه فوقفوا موقف اصحابهم ثم جاء اولئك فصلوا خلفه
فصلى بهم ركعتين ثم سلم فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اربعًا ولاصحابه ركعتين ركعتين وبذلك
كان يفتي الحسن ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف مین ظہر کی نماز پڑھی کچھ لوگون نے آپ
کے پیچھے صف باندھی اور کچھ لوگون نے دشمن کے سامنے صف باندھی پہلے آپ نے اون لوگون کے ساتھ جو آپ کے پیچھے تھے دو رکعتین پڑھ کر
سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ چلے گئے اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے اون کے ساتھ بھی دو رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا تو رسول اللہ صلعم کی چار رکعتین
ہوئین اور اونکے اصحاب کے دو دو رکعتین ہوئین اور حسن اسی روایت پر فتوی دیتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا مغرب مین امام کی چھ رکعتین
ہونگی اور قوم کی تین رکعتین ہون گی

**باب** صلوة الطالب جو کسی ڈھونڈھنے کے لیے نکلے وہ نماز کسطرح پڑھے

ف یعنی کسی کافر کے مارنے کو جاوے امام کے حکم سے اور خوف ہو اسبات کا کہ اگر نماز پڑھے گا تو وہ کافر چل دیگا اسصورت مین چلتے چلتے
اشارہ سے نماز پڑھتا جاوے اسیطرح اگر کافر اوسکی تلاش مین نکلین اور اوسکو خوف ہو اگر مین نماز کے لیے ٹھہرونگا تو کافر مجھکو
پالیوین گے تو نہ ٹھہرے چلتے چلتے اشارہ سے نماز پڑھتا جاوے عن عبد الله بن انيس قال بعثني رسول الله صلى الله عليه
وسلم الى خالد بن سفيان الهذلي وكان نحو عرنة وعرفات فقال اذهب فاقتله قال فرأيته وحضرت صلاة
العصر فقلت اني لاخاف ان يكون بيني وبينه ما ان اؤخر الصلاة فانطلقت امشي وانا اصلي اومي ايماء نحوه
فلما دنوت منه قال لي من انت قلت رجل من العرب بلغني انك تجمع لهذا الرجل فجئتك في ذاك قال
اني لفي ذاك فمشيت معه حتى اذا امكنني علوته بسيفي حتى برد ترجمہ عبد اللہ بن انیس سے روایت ہے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا خالد بن سفیان ہذلی پاس جو عرنہ اور عرفات کیطرف رہتا تھا اور فرمایا جا قتل کر اوسکو عبد اللہ بن
انیس نے کہا مین نے اوسکو دیکھا لیکن عصر کی نماز کا وقت آگیا مین نے خیال کیا کہ اگر مین نماز کے لیے دیر کرون تو مجھ مین اور اوس
مین بہت فاصلہ ہو جاویگا مین چلتا گیا اور اشارہ سے نماز پڑھتا گیا جب مین اوسکے نزدیک پہونچا اوس نے مجھ سے پوچھا تو کون ہے

مین نے کہا ایک شخص ہون عرب کے رہنے والا مین نے یہ خبر سنی تم اس شخص سے (یعنی محمدؐ سے) لڑنے کے لیے لشکر جمع کرتے ہو تو مین بھی اسی کام کو تمہارے پاس آیا (تاکہ لشکر مین داخل ہون) اوس نے کہا ہان مین اسی فکر مین ہون مین اوسکے ساتھ چلتا رہا تھوڑی دیر تک جب مین نے موقع دیکھا تو اپنی تلوار اوس پر رکھدی یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا

**باب** تفریع ابواب التطوع و رکعات السنة سنتونکا بیان

**عن** ام حبیبة قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم من صلی فی یوم ثنتی عشرة رکعة تطوعا بنی له بهن بیت فی الجنة **ترجمہ** حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن مین بارہ رکعتین نفل پڑھیگا اللہ جل جلالہ اوسکے لیے ایک گھر بنادیگا جنت مین **ف** دو سنتین فجر کے اور چار ظہر کے اور دو بعد ظہر کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے

**عن** عبد الله بن شقیق قال سالت عائشة عن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم من التطوع فقالت کان یصلی قبل الظهر اربعا فی بیتی ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی بهم العشاء ثم یدخل بیتی فیصلی رکعتین وکان یصلی من اللیل تسع رکعات فیهن الوتر وکان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا جالسا فاذا قرء وهو قائم رکع وسجد وهو قائم واذا قرء وهو قاعد رکع وسجد وهو قاعد وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین ثم یخرج فیصلی بالناس صلوة الفجر صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی نفل نمازونکا حال اونہون نے کہا آپ ظہر سے پہلے چار رکعتین پڑھتے تھے میرے گھر مین پھر باہر جاتے تھے اور لوگون کو نماز پڑھاتے تھے پھر گھر مین آتے تھے اور دو رکعتین پڑھتے تھے اسیطرح آپ لوگون کو عشا کی نماز پڑھاتے تھے پھر گھر مین آکر دو رکعتین پڑھتے تھے اور رات کو نو رکعتین پڑھتے تھے اوس مین وتر بھی تھا اور رات کو آپ بڑی بڑی دیر تک کھڑے ہوکر پڑھتے تھے اور بڑی بڑی دیر تک بیٹھ پڑھتے تھے جب کھڑے ہوکر پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے پھر سجدہ کرتے تھے جب بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے پھر سجدہ کرتے اور جب صبح صادق نکلتی آپ دو رکعتین پڑھتے پھر باہر نکلتے اور لوگونکو فجر کی نماز پڑھاتے رحمت بھیجے اللہ انپر اور سلام

**عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی قبل الظهر رکعتین وبعدها رکعتین وبعد المغرب رکعتین فی بیته وبعد صلوة العشاء رکعتین وکان لا یصلی بعد الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے دو رکعتین پڑھتے تھے اور بعد ظہر کے دو رکعتین اور بعد مغرب کے دو رکعتین اپنے گھر مین اور بعد عشا کے دو رکعتین اور جمعہ کے بعد کچھ نہین پڑھتے تھے جب جمعہ سے فارغ ہوکر آتے تو دو رکعتین پڑھتے تھے

**عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظهر ورکعتین قبل صلاة الغداة **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتین اور فجر سے پہلے دو رکعتین ناغہ نہین کرتے تھے

**باب** رکعتی الفجر فجر کی سنتونکا بیان

**عن** عائشة قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاهدة منه علی الرکعتین قبل الصبح **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اسد علیہ وسلم کسی نفل کا اتنا خیال نہین رکہتی تہی جیسی دو رکعتونکا قبل صبح کے خیال رکہتی تہی **باب** فی تخفیفهما
فجر کی سنتونکا ہلکا پڑہنے کا بیان **عن** عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخفف الرکعتین قبل صلوة
الفجر حتی انی لاقول هل قرأ فیهما بام القرآن ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم اسقدر جلدی پڑہتی
تہی فجر کی سنتونکو مین کہتی تہے آپ نے سورہ فاتحہ بھی پڑہی یا نہین **عن** ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ
فی رکعتی الفجر قل یا ایها الکفرون وقل هو اللہ احد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے فجر
کی سنتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہی **عن** بلال انه اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذنه
بصلوة الغداة فشغلت عائشة رضی اللہ عنها بلالا بامر سألته عنه حتی فضحه الصبح فاصبح جدا قال
فقام بلال فآذنه بصلوة وتابع اذانه فلم یخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما خرج صلی بالناس واخبره
ان عائشة شغلته بامر سألته عنه حتی اصبح جدا وانه ابطأ علیه بالخروج فقال انی کنت رکعت رکعتی الفجر
فقال یا رسول اللہ انک اصبحت جدا قال لو اصبحت اکثر مما اصبحت لرکعتهما واحسنتهما واجملتهما
ترجمہ بلال سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے صبح کی نماز کو لیے بلانے کو حضرت عائشہ نے انکو باتون مین
لگا یا کچھ پوچھنے لگین یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی بلال نے یہ دیکھ کر متواتر پکارنا شروع کیا رسول اللہ صلعم نہ نکلے پھر نکلے
اور آپ نے نماز پڑہائی بلال نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے مجھے باتون مین لگا دیا یہان تک کہ فجر کی روشنی
ہوگئی لیکن آپ نے نکلنے مین دیر کی آپ نے فرمایا مین فجر کی سنتین پڑہ رہا تہا بلال نے کہا یا رسول اللہ آپنے بہت دیر کی آپنے
فرمایا اگر اس سے بہی زیادہ دیر ہوتی تب بھی مین ان دو رکعتون کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑہتا **عن** ابی هریرة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوهما وان طردتکم الخیل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چھوڑو
فجر کی سنتونکو اگرچہ تمکو گھوڑے روند ڈالین **عن** عبد اللہ بن عباس ان کثیرا مما کان یقرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی رکعتی الفجر بآمنا باللہ وما انزل الینا هذه الآیة قال هذه فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الآخرة بآمنا باللہ
واشهد بانا مسلمون ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی سنتون مین آمنا باللہ
وما انزل الینا پہلی رکعت مین پڑہتے تہے اور دوسری رکعت مین آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون **عن** ابی هریرة انه سمع النبی
صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قل آمنا باللہ وما انزل علینا فی الرکعة الاولی وفی الرکعة الاخری بهذه
الآیة ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین او انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا
تسئل عن اصحب الجحیم شک الدراوردی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی
سنتون مین پڑہتے تہی قل آمنا باللہ وما انزل علینا پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول
فاکتبنا مع الشاهدین یا انا ارسلناک بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحب الجحیم شک کیا دراوردی نے **باب** الاضطجاع بعدها

فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنے کا بیان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الركعتين
قبل الصبح فليضطجع على يمينه فقال له مروان بن الحكم اما يجزي احدنا ممشاه الى المسجد حتى يضطجع على يمينه قال عبيد الله
في حديثه قال لا قال فبلغ ذلك ابن عمر فقال اكثر ابو هريرة على نفسه قال فقيل لابن عمر هل تنكر شيئا مما يقول
قال لا ولكنه اجترأ وجبنا قال فبلغ ذلك ابا هريرة قال فما ذنبي ان كنت حفظت ونسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتیں سنت کے پڑھے فجر سے پہلے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاوے مروان نے
ابوہریرہ سے کہا کیا مسجد تک چلنا کافی نہیں ہے جب تک داہنی کروٹ پر نہ لیٹے عبید اللہ کی روایت میں ہے ابوہریرہ نے کہا نہیں جب
یہ خبر پہونچی ابن عمر کو انہوں نے کہا ابوہریرہ نے بہت کیا اپنے نفس پر (یعنی اکثر حدیثیں بیان کرتے ہیں اگر سہو یا غلطی ہو تو اسکا بار ان کی ذات
پر ہوگا) ابن عمر سے کہا گیا کیا تم ابوہریرہ جو کہتے ہیں اوسکا انکار کرتے ہو ابن عمر نے کہا نہیں ابوہریرہ نے جرأت کی اور ہم نے خوف
کیا جب ابوہریرہ کو اسکی خبر پہونچی انہوں نے کہا میرا کیا قصور ہے اگر میں نے یاد رکھا اور وہ بھول گئے ف یعنی میری روایتیں
اس وجہ سے زیادہ ہیں کہ میرا حافظہ اچھا تھا جو میں نے دیکھا یا سنا وہ یاد رکھا اور اور لوگ بھول گئے۔ فجر کی سنتوں کے بعد داہنے
کروٹ پر لیٹنا مسنون ہے اور ابن حزم ظاہری کی نزدیک فرض ہے اور مالک کے نزدیک بدعت ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بدعت کہنا اوسکو غلط ہے
اور یہ امر ثابت ہو رہی رسول اللہ صلعم سے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى صلاته من آخر الليل
نظر فان كنت مستيقظة حدثني وان كنت نائمة ايقظني وصلى الركعتين ثم اضطجع حتى ياتيه المؤذن فيؤذنه بصلاة
الصبح فيصلي ركعتين خفيفتين ثم يخرج الى الصلاة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اخیر
شب میں نماز سے فارغ ہوتے دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اگر سوتی ہوتی مجھ کو جگا دیتے اور دو رکعتیں پڑھ کر لیٹ جاتے یہاں تک
کہ موذن آتا اور نماز صبح کے لیے بلاتا پھر آپ دو رکعتیں ہلکی ہلکی پڑھ کر نماز کو جاتے عن ابي سلمة قال قالت عائشة كان النبي صلى
الله عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر فان كنت نائمة اضطجع وان كنت مستيقظة حدثني ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتوں سے فارغ ہوتے اگر میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے اور جو جاگتی ہوتی مجھ سے بات کرتے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے بیچ میں بات کرنا ممنوع نہیں ہے عن ابي بكرة قال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم
لصلاة الصبح فكان لا يمر برجل الا ناداه بالصلاة او حركه برجله ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ چلا صبح کی نماز کے لیے آپ جب کسی کو سوتے دیکھتے اوسکو پکار دیتے نماز کے لیے یا پاؤں سے ہلا دیتے باب اذا ادرك الامام
ولم يصل ركعتي الفجر فجر کی جماعت ہو رہی ہو تو اوس وقت سنتیں نہ پڑھے عن عبد الله بن سرجس قال جاء رجل والنبي صلى الله
عليه وسلم يصلي الصبح فصلى الركعتين ثم دخل مع النبي صلى الله عليه وسلم في الصلاة فلما انصرف قال يا فلان ايتهما
صلاتك التي صليت وحدك او التي صليت معنا ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلعم فجر کی نماز
پڑھ رہے تھے اوس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوا جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تیری نماز کون سی تھی جو تو نے

الیل پڑہی یا جو ہماری ساتھہ پڑہی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب تکبیر ہو نماز کی پہر کوئی نماز نہین ہی سوا فرض کے ف یعنی جب
جماعت کہڑی ہو جاوی تو پہر سنتین نہ پڑہی جماعت مین شریک ہو یہہ حکم سب سنتون کو شامل ہی اگر فجر کی جماعت کہڑی ہو تو فجر کی سنتین
نہ پڑہی جماعت مین شریک ہو جاوی اکثر علما کا یہی قول ہی۔ بعد فرض کے اختیار ہی خواہ اوسی وقت سنتین پڑہ لیوی یا آفتاب نکلنے کے بعد

## باب من فاتتہ متی یقضیہا فجر کی سنتین اگر فوت ہو جاوین تو کب اونکو ادا کری

عن قیس بن عمرو قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ قیس بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتین
پڑہتی دیکہا آپنی فرمایا فجر کی بہی رکعتین ہین (پہر دو تونی اور کیون پڑہین) وہ بولا مین نی دو رکعتین جو فرض سی پہلے پڑہی جاتی
ہین نہین پڑہی تہین اسواسطی مین نی اونکو اب پڑہ لیا رسول اللہ یہ سنکر چپ ہو رہی ف یہ حدیث منقطع ہی محمد بن ابراہیم نی قیس
بن عمرو سی نہین سنا مگر متصلا روایت کیا اوسکو ابن خزیمہ نے اپنے صحیح مین اور عمل شافعی اور احمد کا اسی حدیث پر ہی کہ سنتون رواتب
سی اگر کوئی سنت فوت ہو جاوی تو اوسکو ادا کرلی اگرچہ وقت مکروہ مین ہو۔ لیکن ترمذی نے روایت کیا مرفوعا ابوہریرہ سے جو شخص نہ پڑہے
دو رکعتین فجر کی یعنی سنتین تو پڑہ لی اونکو بعد بلند ہونی آفتاب کے

## باب الاربع قبل الظہر وبعدہا ظہر کی سنتونکا بیان

عن ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر واربع بعدہا حرم علی النار ترجمہ ام حبیبہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص محافظت کریگا ظہر سی پہلی چار رکعت پر اور ظہر کی بعد
چار رکعت پر اوسکو جہنم حرام ہو جاوی گی ف ظہر کے اول چار رکعتین ہیں آئین ہین ایک سلام یا دو سلام سے اور دو رکعتین بہی اسی
طرح ظہر کی بعد بہی چار رکعتین آئی ہین اور دو رکعتین بہی پر ظہر سی پہلی چار رکعتین پڑہنا اور بعد دو رکعتین پڑہنا ہمارے نزدیک
مختار ہی عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع قبل الظہر لیس فیہن تسلیم تفتح لہن ابواب السماء ترجمہ ابو ایوب
سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار رکعتین قبل ظہر کے اونکے درمیان مین سلام نہین ہی کہولی جاتی ہین اونکی واسطی
دروازی آسمان کی ف اس حدیث سے اسناد اگر ضعیف نہین ہی تو قوی بہی نہین ہی عبیدہ ضعیف ہی اسکی اسناد مین لیکن یحیی
ابن سعید قطان نی کہا اگر مین عبیدہ سے روایت کرتا تو یہی حدیث روایت کرتا

## باب الصلوٰۃ قبل العصر عصر کی سنتونکا بیان

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ امرا صلی قبل العصر اربعا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نی فرمایا رحم کری اللہ اوس مرد پر جو عصر سی پہلے چار رکعتین پڑہی عن علی رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی قبل العصر رکعتین
ترجمہ امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی پہلی دو رکعتین پڑہتی تہے ف ترمذی کی روایت مین ہی چار رکعتین
پڑہتی تہی بیچ مین فصل کرتی تہی ساتہ ایک سلام کی

## باب الصلوٰۃ بعد العصر بعد عصر کی نماز پڑہنے کا بیان

عن [illegible]

ابن عباس ان عبد الله بن عباس و عبد الرحمن بن ازهر و المسور بن مخرمة ارسلوه الى عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم فقالوا اقرأ عليها السلام منا جميعا وسلها عن الركعتين بعد العصر وقل انا اخبرنا انك تصليتهما وقد بلغنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما فدخلت عليها فبلغتها ما ارسلوني به فقالت سل ام سلمة فخرجت اليهم فاخبرتهم بقولها فردوني الى ام سلمة بمثل ما ارسلوني به الى عائشة فقالت ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عنهما ثم رايته يصليهما اما حين صلاهما فانه صلى العصر ثم دخل وعندى نسوة من بنى حرام من الانصار فصلاهما فارسلت اليه الجارية فقلت قومى بجنبه فقولى له تقول ام سلمة يا رسول الله اسمعك تنهى عن هاتين الركعتين واراك تصليهما فان اشار بيده فاستاخرى عنه قالت ففعلت الجارية فاشار بيده فاستاخرت عنه فلما انصرف قال يا بنت ابى امية سالت عن الركعتين بعد العصر انه اتانى ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلونى عن الركعتين اللتين بعد الظهر فهما هاتان **ترجمہ** کریب مولی ابن عباس سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ نے انکو بھیجا حضرت عائشہ کے پاس اور کہا ہمارے طرف سے سلام کہنا اور ان سے پوچھنا ہمکو خبر پہونچی ہے تم دو رکعتین بعد عصر کے پڑھا کرتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلعم سے ہمکو پہونچا کہ آپ نے منع کیا اس سے کریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہ کے پاس گیا اور ان لوگوں کا پیام پہونچایا انہوں نے کہا بی بی ام سلمہ رضہ سے پوچھ میں ان لوگوں کے پاس گیا (یعنی عبد اللہ بن عباس وغیرہ پاس جنہوں نے مجھے بھیجا تھا) اور یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا بی بی ام سلمہ پاس جا اور یہی پیام پہونچا (جب میں ام سلمہ پاس گیا) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ اس سے منع کرتی تھے پھر میں نے دیکھا آپکو پڑھتے ہوئی وہ کب ایک روز آپ عصر پڑھ کر میری پاس آئے اور میری پاس کئی عورتیں بنی حرام کی جو انصار میں سے ایک قبیلہ ہے بیٹھی ہوئیں تھیں آپ نے یہہ دو رکعتیں پڑھنا شروع کیں میں نے ایک چھوکری کو بھیجا اور کہا آپکے پہلو میں کھڑی رہ اور کہہ ام سلمہ کہتی ہے یا رسول اللہ میں نے سنا آپکو منع کرتے ہوئے ان دو رکعتوں سے پھر آپ اسکو پڑھتے ہیں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو چلی آنا اس چھوکری نے ایسا ہی کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ چلی آئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا ای امیہ کے بیٹی **ف** ابو امیہ حضرت ام سلمہ کے باپ کا نام تھا **ف** تو نے مجھ سے پوچھا تھا دو رکعتیں پڑھنے کو بعد عصر کے حال یہہ ہے کہ میری پاس چند لوگ عبد القیس کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے اپنی قوم کی اسی درمیان میں میری دو رکعتیں جو بعد ظہر کے پڑھتے تھے رہ گئیں میں نے انکو اب پڑھ لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت کی قضا کرنا سنت ہے طحاوی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہماری بھی یہہ سنتیں فوت ہو جاوین تو قضا کریں یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے تھا اور کسیکو بعد عصر کے نماز پڑھنا درست نہیں جبتک آفتاب ڈوب نہ جاوے یہہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک مطلقا تینوں وقتوں میں نماز درست ہے یعنی بعد فجر اور بعد عصر اور دوپہر کے وقت اور شافعی کے نزدیک بلا سبب نفل پڑھنا ان اوقات میں درست نہیں اگر کوئی سبب ہو مثلا نذر کا ادا کرنا ہو یا قضا ہو کسی نماز کی تو درست ہے اور جمعہ کا دوپہر حدیث سے مستثنی ہے اسی طرح مکہ کی مسجد میں ہر وقت نماز درست ہے

**باب** من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة جب آفتاب بلند ہو

تو عصر کی بعد نماز درست ہی عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الصلوۃ بعد العصر الا و الشمس مرتفعۃ ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا عصر کے بعد نماز پڑھنی سی مگر جب آفتاب بلند ہو عن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی اثر کل صلوۃ مکتوبۃ رکعتین الا الفجر و العصر ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ ہر فرض نماز کی بعد دو رکعتین پڑھتے تھے سوا فجر اور عصر کے عن ابن عباس قال شھد عندی رجال مرضیون فیھم عمر بن الخطاب وارضاھم عندی عمر ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوۃ بعد صلوۃ الصبح حتی تطلع الشمس و لا صلوۃ بعد صلوۃ العصر حتی تغرب الشمس ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ میرے پاس کئی عمدہ آدمیون نے گواہی دی سب مین عمدہ اون مین حضرت عمر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی نماز بعد فجر کی نماز کے یہانتک کہ آفتاب نکل آوے اور نہین ہے نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ آفتاب ڈوب جاوے عن عمرو بن عبسۃ السلمی انہ قال قلت یا رسول اللہ ای اللیل اسمع قال جوف اللیل الاخر فصل ما شئت فان الصلوۃ مشھودۃ مکتوبۃ حتی تصلی الصبح ثم اقصر حتی تطلع الشمس فترتفع قیس رمح او رمحین فانھا تطلع بین قرنی شیطان و یصلی لھا الکفار ثم صل ما شئت فان الصلوۃ مشھودۃ مکتوبۃ حتی یعدل الرمح ظلہ ثم اقصر فان جھنم تسجر و تفتح ابوابھا فاذا زاغت الشمس فصل ما شئت فان الصلوۃ مشھودۃ حتی تصلی العصر ثم اقصر حتی تغرب الشمس فانھا تغرب بین قرنی شیطان و یصلی لھا الکفار و قص حدیثا طویلا قال العباس ھکذا حدثنی ابو سلام عن ابی امامۃ الا ان اخطی شیئا لا اریدہ فاستغفر اللہ و اتوب الیہ ترجمہ عمرو بن عبسہ سلمی کے روایت ہی مین نی کہا یا رسول اللہ رات کی کون سے حصے مین دعا جلدی قبول ہوتی ہی آپ نے فرمایا اخیر حصے مین اسوقت جتنے چاہیے تو نماز پڑھ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین لکھی جاتے ہین فجر کی نماز تک پھر ٹھہر جا آفتاب کے طلوع تک جبتک آفتاب ایک برچھی یا دو برچھی برابر اونچا ہو کیونکہ آفتاب شیطان کی دو چوٹیون کے بیچ مین نکلتا ہی اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتی ہین پھر جتنی چاہی تو نماز پڑھ کیونکہ نماز مین فرشتی حاضر ہوتی ہین لکھی جاتے ہین یہانتک کہ برچھی کا سایہ اوسکی برابر ہو جاوی نصف النہار تک پھر ٹھہر جا اسلیے کہ جہنم اوسوقت جھونکی جاتی ہی اور اوسکی دروازی کہل جاتے ہین جب آفتاب ڈھل جاوی پھر جتنی چاہی نماز پڑھ کیونکہ نماز مین فرشتے حاضر ہوتی ہین عصر کی نماز تک پھر ٹھہر جا آفتاب ڈوبنے تک کیونکہ آفتاب ڈوبتا ہی شیطان کی دو چوٹیون کی بیچ مین اور آفتاب پرست اوسوقت اوسکی پوجا کرتے ہین اور بیان کیا ایک قصہ طول طویل کہا عباس نے ایسے ہی حدیث بیان کی مجھسے ابو سلام نے ابو امامہ سے مگر جو کوئی قصد کی مجھسے بھول چوک ہو گئی ہو تو اللہ سے اوسکی معافی چاہتا ہون اور اوسکی طرف توبہ کرتا ہون عن یسار مولی ابن عمر قال رآنی ابن عمر و انا اصلی بعد طلوع الفجر فقال یا یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علینا و نحن نصلی ھذہ الصلوۃ فقال لیبلغ شاھدکم غائبکم لا تصلوا بعد الفجر الا سجدتین ترجمہ یسار مولی ابن عمر سے روایت ہی مجھکو ابن عمر نی دیکھا نماز پڑھتے ہوئی بعد طلوع فجر کے تو کہا ای یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی اور ہم یہی نماز پڑھ رہی تھی آپ نے فرمایا جو لوگ تم مین سی حاضر ہین وہ اون لوگون کو جو غیر حاضر ہین خبر کردین جب فجر نکل آوے تو سوا دو رکعتون کے اور کوئی نماز نہ پڑھو عن الاسود و مسروق قالا نشھد علی عائشۃ انھا قالت ما من یوم یاتی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الا صلی بعد العصر رکعتین ترجمہ اسود اور مسروق نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ حضرت عائشہ نے کہا کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ رسول
اللہ صلعم عصر کے بعد دو رکعتین نہ پڑہتے ہون ف بعضون نے کہا یہ خصوصیت تھی آپکی اور کسی کو نفل بعد عصر کی درست نہیں ہے جبتک آفتاب
ڈوب نہ جاوے بعضون نے کہا ظہر کی سنت کی قضا تھی جیسے ام سلمہ کی حدیث مین گزرا۔ بعضون کے نزدیک نفل پڑہنا اوقات ثلثہ مین
درست ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینھی عنھا ویواصل وینھی عن الوصال
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بعد عصر کے نماز پڑہتے تھے لیکن اورونکو منع کرتے تھے اور تہہ کے روزے رکہتے تھے
لیکن اورونکو منع کرتے تھے باب قبل مغرب کے سنت پڑہنے کا بیان عن عبد اللہ المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلوا قبل المغرب رکعتین لمن شاء خشیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ ترجمہ عبد اللہ مزنی سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا مغرب کے اول دو رکعتین پڑہو جسکا جی چاہے اس ڈر سے کہ کہین لوگ اسکو سنت نہ سمجہ لین ف سلف نے اختلاف
کیا قبل مغرب کے نفل پڑہنے مین ایک صحابہ اور تابعین کے نزدیک درست ہے جیسے عبد الرحمن بن عوف اور ابی بن کعب اور انس اور جابر
وغیرہم اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہی مذہب قوی و راجح ہے اور ایک جماعت صحابہ سے منقول ہے کہ انہون نے مغرب کے اول نفل
نہین پڑہا اور یہی مسلک ہے اکثر فقہا اور علما کا عن انس بن مالک قال صلیت الرکعتین قبل المغرب علی عھد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت لانس ارآکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رآنا فلم یامرنا ولم ینھنا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے مین نے دو رکعتین پڑہین مغرب سے پہلے رسول اللہ کے زمانے مین مختار بن فلفل نے کہا انس سے کیا رسول اللہ صلعم نے تمکو دیکھا نماز پڑہتے ہوے
دیکھا تہا انہون نے کہا ہان ہمکو اسکا حکم کیا نہ اس سے منع کیا عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بین کل اذانین صلوۃ بین کل اذانین صلاۃ لمن شاء ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہر دو اذان کے
درمیان مین نماز ہے جسکا جی چاہے پڑہے ہر دو اذانون سے مراد اذان اور تکبیر ہے عن طاوس قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب
فقال ما رایت احدا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھما ورخص فی الرکعتین بعد العصر ترجمہ طاوس سے
روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کسی نے پوچہا دو رکعتین پڑہنے کو قبل مغرب کے انہون نے کہا مین نے کسیکو رسول اللہ کے زمانے مین یہ نماز پڑہتے نہ
دیکھا لیکن اجازت دی انہون نے عصر کے بعد دو رکعتین پڑہنے کی باب صلوۃ الضحی چاشت کی نماز کا بیان ف اکثر لوگون کے
نزدیک چاشت کی نماز وہی اشراق کے نماز ہے جو آفتاب کے ایک یا دو نیزے برابر بلند ہونے پر پڑہی جاتی ہے۔ اور بعضون کے نزدیک چاشت یہ ہے جو
بعد اشراق کے پڑہی جاوے قریب ڈیڑھ پہر دن کے نسائی مین ایک روایت ہے جو مؤید ہے اسکی۔ اکثر علما کے نزدیک چاشت کی نماز سنت ہے اور بعضون
نے اسکو بدعت کہا ہے بدعت کہنا غلط ہے اور احادیث متعددہ سے سنت ہونا اسکا ثابت ہوتا ہے عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن آدم صدقۃ تسلیمہ علی من لقی صدقۃ وامرہ بالمعروف صدقۃ ونھیہ عن المنکر
صدقۃ واماطۃ الاذی عن الطریق صدقۃ وبضعۃ اھلہ صدقۃ ویجزی من ذلک کلہ رکعتان من الضحی زاد
ابن منیع فی حدیثہ قالوا یا رسول اللہ احدنا یقضی شھوتہ وتکون لہ صدقۃ قال ارأیت لو وضعھا فی غیر

حلّها الرکعتین یاتیہما ترجمہ ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کی ہر پور پر ایک
صدقہ لازم ہوتا ہے (صحت اور سلامتی کی شکرانی مین) پھر وہ جس سے ملی اوسکو سلام کرے تو ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک
صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا ایک صدقہ ہے اور راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا ایک صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے جماع کرنا ایک صدقہ ہے اور ان
سب کیطرف سے دو رکعتین کافی ہین چاشت کی وقت ۔ ابن منیع کی روایت مین ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سے اپنی شہوت
نکالتا ہے (بی بی سے جماع کرکے) تو اوسکو صدقہ کا ثواب کیونکر ملیگا آپنے فرمایا اگر وہ شہوت نکالتا حرام جگہہ مین تو اوسکو عذاب
ہوتا (پھر جب حرام مین عذاب ہے تو حلال مین ثواب بھی ہوگا **عن** ابی الاسود الدیلی قال بینما نحن عند ابی ذر قال
یصبح علی کل سلامی من احدکم فی کل یوم صدقة فلہ بکل صلوة صدقة وصیام صدقة وحج صدقة وتسبیح
صدقة وتکبیر صدقة وتحمید صدقة فعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذہ الاعمال الصالحة ثم قال
یجزی احدکم من ذلک رکعتا الضحی ترجمہ ابوالاسود دیلی سے روایت ہے ہم بیٹھی ہوئی تھے ابوذر رضہ پاس اتنی مین اونہون نے کہا جب
صبح ہوتی ہے تو تم مین سے ہر شخص کے ہر ایک پور پر ایک صدقہ ہوتا ہے ۔ پھر اوسکو لیے ہر نماز کا ایک صدقہ ہے اور ہر روزے کا ایک صدقہ اور ہر
حج کا ایک صدقہ اور ہر تسبیح کا ایک صدقہ اور ہر تکبیر کا ایک صدقہ اور ہر تحمید (الحمد للہ کہنا) ایک صدقہ ہے رسول اللہ نے بہت نیک اعمالکو
بیان کرکے فرمایا ان سب سے ایک چیز کافی ہے وہ دو رکعتین ہین چاشت کی **عن** معاذ بن انس الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوة الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لا یقول الا خیرا
غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر ترجمہ معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص بیٹھا رہے اوس مقام مین جہان اوسنے (فجر کی) نماز پڑھی ہے جب سے فارغ ہو فجر کی نماز سے یہانتک کہ چاشت کے دو رکعتون
کو ادا کرے اور درمیان مین بات نہ کرے مگر بہتر تو اوسکی گناہ بخشدیے جاوینگے اگرچہ سمندر کے جہاگ سے زیادہ ہون **عن** ابی امامة
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوة فی اثر صلوة لا لغو بینہما کتاب فی علیین ترجمہ ابوامامہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑہنا اور درمیان مین بیہودہ کام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو علیین مین
لکہا جاتا ہے **ف** علیین ساتوین آسمان کو کہتے ہین بعضون نے کہا وہ فرشتون کے دفتر کا نام ہے جس مین اعمال صالحہ لکھے جاتے
ہین **عن** نعیم بن ہمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقول اللہ عزوجل یا ابن ادم لا تعجزنی
من اربع رکعات فی اول نہارک اکفک آخرہ ترجمہ نعیم بن ہمار سے روایت ہے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتی تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے مت قضا کر چار رکعتین شروع دن مین مین تجھکو کافی ہونگا آخر دن مین **ف**
مراد یہ ہے کہ اگر تو شروع دن مین یعنی اشراق کیوقت چار رکعتین پڑھیگا سارے دن مین تیرا محافظ رہونگا تیری مقاصد پوری کرونگا
**عن** ام ہانئ بنت ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح صلی سبحة الضحی ثمان رکعات یسلم من
کل رکعتین ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتین پڑہین دو دو کر کے

بعد سلام پھیرتی تہے **عن** ابن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الضحی غیر ام ہانی فانہا ذکرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ اغتسل فی بیتہا وصلی ثمان رکعات فلم یرہ احد صلاہن بعد **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے ہم سے کسی نے نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے چاشت کی نماز پڑہتے دیکہا سوا ام ہانی کے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے جسدن مکہ فتح ہوا اسدن انکے گہر میں غسل کیا اور آٹہ رکعتیں پڑہیں اوسکے بعد پہر کسی نے اونکو یہ نماز پڑہتے نہ دیکہا **عن** عبد اللہ بن شقیق قال سالت عائشۃ ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی فقالت لا الا ان یجیء من مغیبہ قلت ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بین السور قالت من المفصل **ترجمہ** عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے پوچہا حضرت عائشہ رضی سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑہتے تہے اونہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے تو نماز پڑہتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم دو سورتیں ملا کر پڑہتے تہے انہوں نے کہا مفصل میں سے (حجرات سے اخیر تک) **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت ما سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحۃ الضحی قط وانی لاسبحہا وان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیہم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز نہیں پڑہی کبہی لیکن میں پڑہتی ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام کو چہوڑ دیتے اس غرض سے کہ لوگ اوسکو کرنے لگیں اور وہ فرض ہو جاوے لیکن دل سے اوسکو دوست رکہتے **ف** ان دونو حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے چاشت کی نماز نہیں پڑہی مگر مسلم نے روایت کیا عائشہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے چاشت کی نماز چار رکعتیں اور زیادہ پڑہا کرتے تہے اور حضرت عائشہ سے اس باب میں مختلف اقوال منقول ہیں **عن** سماک قال قلت لجابر بن سمرۃ اکنت تجالس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم کثیرا فکان لا یقوم من مصلاہ الذی صلی فیہ الغداۃ حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قام صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سماک سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کیا تم بیٹہتے تہے رسول اللہ صلعم کے ساتہ انہوں نے کہا ہاں اکثر بیٹہتا تہا آپ جس جگہ فجر کی نماز پڑہتے وہاں سے نہ اوٹہتے جب تک آفتاب نہ نکلتا جب آفتاب نکلتا تو کہڑے ہوتے (نماز اشراق کے لیے) **ف** اختلاف ہے صلوۃ الضحی کی رکعات میں بعضوں نے دو کہا ہے بعضوں نے چار بعضوں نے آٹہ یہ سب منقول ہیں رسول اللہ صلعم سے بعضوں نے کہا زیادہ کی حد نہیں ہے جتنی رکعتیں ہو سکیں پڑہے (زرقانی) الحمد للہ۔

تمام ہوا پارہ ساتواں سنن ابی داؤد کے تیس پاروں میں سے ۔ اب شروع ہوتا ہے

پارہ آٹہواں اوسکو فضل اور الطاف پر بہروسا کر کے

وہی مددگار ہے وہی معین ہے ۔ خداوندا

مدد کر ہماری اس کتاب کے

پورا کرنے میں

# تم الجزء السابع ویتلوہ الجزء الثامن ان شاء اللہ تعالی

# فہرست پارۂ ہفتم سنن ابو داود علیہ الرحمۃ



تمت

# الجزء الثامن

پارہ آٹھواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** صلوٰۃ النہار دن کی نماز کا بیان **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوٰۃ اللیل والنہار
مثنی مثنی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی نماز دو دو رکعتیں ہیں **ف**
یعنی ہر دوگانے کے بعد سلام پھیرنا چاہیئے یا ہر دوگانے کے بعد بیٹھ کر تشہد پڑھنا چاہیئے - یہ حدیث دلیل ہے اون لوگوں کی جو
کہتے ہیں نفل دو دو رکعتیں پڑھنا بہتر ہے رات اور دن میں **عن** المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلوٰۃ مثنی
مثنی ان تشہد فی کل رکعتین ان تباءس وتمسکن وتقنع بیدیک وتقول اللہم اللہم فمن لم یفعل ذلک فہی خداج
**ترجمہ** مطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز دو دو رکعتیں ہیں ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھے پھر اپنی
مصیبت اور غربت ظاہر کرے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے **ف** نماز کے اندر قنوت میں یا اور کسی وقت میں یا بعد نماز کے
**ف** اور کہے یا اللہ یا اللہ جس نے ایسا نہ کیا یعنے دل نہ لگایا نہ عاجزی اور غربت ظاہر کی اوسکی نماز ناقص ہے - سوال
ہوا ابو داؤد سے رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں کہا چاہیے دو دو رکعتیں پڑھے چاہے چار چار رکعتیں **باب** صلوٰۃ التسبیح
صلوٰۃ التسبیح کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للعباس بن عبد المطلب یا عباس
یا عماہ الا اعطیک الا امنحک الا احبوک الا افعل بک عشر خصال اذا انت فعلت ذلک غفر اللہ لک
ذنبک اولہ واخرہ قدیمہ وحدیثہ خطاہ وعمدہ صغیرہ وکبیرہ سرہ وعلانیتہ عشر خصال ان تصلی
اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا فرغت من القراءۃ فی اول رکعۃ وانت قائم قلت
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرۃ مرۃ ثم ترکع فتقولہا وانت راکع عشرا ثم ترفع
راسک من الرکوع فتقولہا عشرا ثم تہوی ساجدا فتقولہا عشرا ثم ترفع راسک فتقولہا عشرا فذلک خمس
سبعون فی کل رکعۃ تفعل ذلک فی اربع رکعات ان استطعت ان تصلیہا فی کل یوم مرۃ فافعل فان لم
تفعل ففی کل جمعۃ مرۃ فان لم تفعل ففی کل شہر مرۃ فان لم تفعل ففی کل سنۃ مرۃ فان لم تفعل ففی
عمرک مرۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اے
عباس چچا میرے کیا میں نہ دوں تمکو نہ دون تمکو نہ بھلا پہونچاؤں تمکو نہ سکھاؤں تمکو دس باتیں جب تم اونکو کرو تو بخشے
اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے پرانے اور نئے بھولے چوکے اور جانے بوجھے چھوٹے اور بڑے چھپے اور کھلے دس باتیں ہیں **ف**
دس باتوں سے مراد دس بار تسبیح کہنی ہے سوا قیام کے کہ اوس میں پندرہ بار کہتے ہیں بعضوں نے کہا دس باتوں سے مراد یہ ہے اول رکعت چار
پڑھنی دوسری فاتحہ پڑھنی تیسری سورۃ پڑھنی چوتھے پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام میں پانچویں دس بار رکوع میں چھٹی

دس بار جب رکوع سے سر اوٹھاوے ساتوین دس بار پہلے سجدے مین آٹھوین دس بار جب سجدہ سے اوٹھکر بیٹھے تو نوین دس بار دوسرے سجدے مین
دسوین دس بار جب دوسرے سجدے سے اوٹھکر بیٹھے جلسہ استراحت مین **ف** تو چار رکعتین پڑھے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھے
ابن عباس سے منقول ہے کہ الہکم التکاثر اور والعصر اور کافرون اور اخلاص پڑھے اور ایک روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات
اور اذا جاء اور اخلاص آیا ہے **ت** جب قراءت سے فارغ ہو پہلی رکعت مین یعنی فاتحہ اور سورت پڑھ چکا تو کھڑے کھڑے کہے سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع مین دس بار کہے پھر سر اوٹھاکر رکوع سے دس بار کہے پھر سجدے مین جاکر دس بار
کہے پھر سجدے سے سر اوٹھاکر دس بار کہے پھر سجدے مین جاکر دس بار کہے پھر سجدے سے سر اوٹھاکر دس بار کہے تو ہر رکعت مین پچھتر بار
ہوا ایسا ہی کر چار رکعتون مین **ف** تین سو بار کہے **ت** اگر تجھسے ہوسکے تو ہر روز ایک بار نماز پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعے مین
ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر مہینے مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو ہر سال مین ایک بار پڑھا کر اگر یہ نہ ہوسکے تو عمر بھر مین ایکبار
پڑھ **ف** ساکت کیا اس حدیث سے ابو داؤد اور منذری نے اور حسن کہا اسکو بہت ائمہ حدیث نے اور نقل کیا اوسکو بخاری نے
کتاب القراءۃ خلف الامام مین اور مبالغہ کیا ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوع کہا اور بیان کیا کہ موسی بن عبد العزیز کی توثیق کے
ابن معین اور نسائی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی وغیرہم نے **عن** ابی الجوزاء حدثنی رجل
کانت له صحبة یرون انه عبد الله بن عمرو قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم ائتنی غدا احبوک واثیبک واعطیک
حتی ظننت انه یعطینی عطیة قال اذا زال النهار فقم فصل اربع رکعات فذکر نحوه قال ثم ترفع راسک یعنی من السجدة
الثانیة فاستو جالسا ولا تقم حتی تسبح عشرا وتحمد عشرا وتکبر عشرا وتهلل عشرا ثم تصنع ذلک فی الاربع رکعات قال
فانک لو کنت اعظم اهل الارض ذنبا غفر لک بذلک قال قلت فان لم استطع ان اصلیها تلک الساعة قال صلها
من اللیل والنهار **ترجمہ** ابو الجوزاء سے روایت ہے مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسکو صحبت تھی رسول اللہ کی لوگ کہتے
ہین کہ وہ عبد اللہ بن عمرو تھے کہا اوس شخص نے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے کل میرے پاس آئیو مین تجھے دونگا عنایت کرونگا حرمت کرونگا
یہانتک کہ مین سمجھا آپ مجھے کچھ مال دینگے (جب مین کل آیا) آپ نے فرمایا جسوقت آفتاب ڈھل جاوے تو کھڑا ہو اور چار رکعتین پڑھ پھر ویسا ہی
بیان کیا جیسے اوپر گزرا اور اسمین یہ ہے کہ جب سر اوٹھاوے دوسرے سجدے سے تو سیدھا بیٹھا رہے اور مت کھڑا ہو یہانتک کہ دس بار تسبیح اور دس
بار تحمید اور دس بار تکبیر اور دس بار تہلیل کہہ لے پھر ایسا ہی چارون رکعتون مین کر اگر تو جتنے آدمی زمین مین ہین سب سے گناہون مین
زیادہ ہوگا تو بھی بخشدیا جاویگا اس نماز کے سبب سے مین نے کہا اگر مین اوسوقت (یعنی آفتاب ڈھلے پر) اس نماز کو نہ پڑھ سکون آپ نے فرمایا
رات دن مین کبھی پڑھ لے

**باب** رکعتی المغرب این تصلیان مغرب کے بعد دو رکعت سنت کو کہان پڑھنا چاہیے

**عن** کعب بن عجرة ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلوتهم راٰهم
یسبحون بعدها فقال هذه صلوة البیوت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ بنی عبد الاشہل کے مسجد مین آئے
وہان آپ نے مغرب کی نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے لوگون کو دیکھا نفل پڑھتے رہے مین آپ نے فرمایا یہ تو نماز گھرون کی ہے **عن** ابن عباس قال

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل القراءة في الركعتين بعد المغرب حتى يتفرق اهل المسجد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ مغرب کے دو رکعت سنت میں قرات کو طول کرتے یہانتک کہ مسجد والے متفرق ہو جاتے یعنی چلے جاتے **باب**

الصلوة بعد العشاء عشا کی سنتوں کا بیان **عن** شریح بن هانی عن عائشة قال سألتها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت ما صلى رسول الله صلعم العشاء قط فدخل على الا صلى اربع ركعات او ست ركعات ولقد مطرنا

مرة بالليل فطرحنا له نطعا فكانى انظر الى ثقب فيه ينبع الماء منه وما رايته متقيا الارض بشيء من ثيابه قط **ترجمہ** شریح بن ہانی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نماز کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عشا پڑھکر میرے پاس نہیں آئے مگر انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں یا چھ رکعتیں پڑھیں ایکبار رات کو پانی برسا ہم نے ایک چمڑا ڈالدیا گویا میں اب دیکھ رہی ہوں اوسمیں ایک سوراخ تھا جسمیں سے پانی بہ رہا تھا اور میں نے کبھی آپکو نہیں دیکھا کپڑوں کو مٹی سے بچاتے ہوئے

# ابواب قیام اللیل

شب بیداری اور تہجد کا بیان

**ف** اوائل اسلام میں رسول اللہ اور صحابہ کرام پر رات کو عبادت اور شب بیداری کرنا فرض ہوا حکم ہوا کم تہائی رات اور زیادہ سے زیادہ دو تہائی رات تک نماز پڑھنا اور عبادت کرنا فرض تھا پھر اون لوگوں کو آدھی تہائی دو تہائی رات کا مقدار معلوم ہوتا تھا وہ شام سے صبح تک نماز میں کھڑے رہتے یہانتک کہ پاؤں اون کے سوج گئے اوسوقت اللہ جل جلالہ کو رحم آیا اور یہ تکلیف اوٹھادی نازل فرمایا فاقرؤا ما تيسر من القرآن پڑھو جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن کو۔ اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرضیت قیام اللیل کی رسول اللہ اور صحابہ سب پر جاتی رہی بعض کہتے ہیں صحابہ پر سے جاتی رہی اور آپ پر فرضیت باقی رہی اسیواسطے آپنے کبھی شب بیداری اور تہجد گزاری نہیں چھوڑی **باب** نسخ قيام الليل تہجد کے فرضیت منسوخ ہونیکا بیان **عن** ابن عباس قال في المزمل قم

الليل الا قليلا نصفه نسختها الاية التي فيها علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القران وناشئة

الليل اوله وكانت صلوتهم لاول الليل يقول هو اجدر ان تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل وذلك

ان الانسان اذا نام لم يدر متى يستيقظ وقوله اقوم قيلا هو اجدر ان يفقه في القران وقوله ان لك

في النهار سبحا طويلا يقول فراغا طويلا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے سورہ مزمل میں قم الليل الا قليلا کھڑا رہ رات کو مگر تھوڑی رات اس آیت کو منسوخ کیا علم ان لن تحصوه فتاب عليكم فاقرؤا ما تيسر من القرآن نے یہ آیت بھی اوسی سورت کے آخر میں ہے معنے اسکے یہ ہیں وہ جانتا تم اوسکو پورا نہ کرسکو گے پھر تمپر معاف کیا پڑھو جتنا آسان ہو قرآن اور یہ جو فرمایا ان ناشئة الليل هي اشد وطأ واقوم قيلا بیشک ناشئہ یعنی اول شب میں نماز پڑھنا سخت روندتا ہی یعنی زیادہ لائق ہے اسبات کے واسطے کہ تم پورا کر دو اوسکو جو تمپر فرض ہوا رات کو اوٹھنا اور نماز پڑھنا **ف** اس لیے کہ اول شب میں انسان جاگتا رہتا ہے ضرور بالضرور فرض کو ادا کرسکتا ہے برخلاف پیچھلی رات کی یا آخر رات کے اوس میں احتمال ہے آنکھ

کھلے یا نہ کھلے سو انسے صحابہ اول شب سے نماز پڑھنا شروع کرتی **ف** اور قوم قیلا سے یہ مراد ہے کہ رات کا وقت بہت اچھا ہے
کلام اللہ سمجھنے کے لیے کیونکہ اوسوقت غل شور نہیں ہوتا دل لگتا ہے قرآن کا مطلب بخوبی سمجھ میں آتا ہے اور یہ جو کہا ان لک
فی النہار سبحا طویلا اسکے معنے یہ ہیں کہ دنکو تجھے بڑی فرصت اور فراغت ہوتی دنیا کے کام کاج کیواسطے رات کو عبادت
میں صرف کیا کر عن ابن عباس قال لما نزلت اول المزمل کانوا یقومون نحوا من قیامہم فی شہر رمضان حتی نزل
اخرھا وکان بین اولہا واخرھا سنۃ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے جب سورہ مزمل کا شروع اوترا لوگ رات
کو کھڑے رہتے جتنا رمضان میں کھڑے رہتے ہیں یہانتک کہ اوسکا آخر اوترا اس درمیان میں ایک برس کا فاصلہ ہوا

## باب قیام اللیل شب بیداری اور تہجد گزاری کا بیان

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یعقد الشیطان
علی قافیۃ راس احدکم اذا ھو نائم ثلث عقد یضرب مکان کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ
فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضا انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح
خبیث النفس کسلان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تمہارے ایک کے گدی پر جب
وہ سوجاتا ہے تین گرہیں لگاتا ہے **ف** یہ تشبیہ ہے جادو کی گرہوں سے یا حقیقۃ ایسا ہی ہو **ف** ہر گرہ پر یہ بات جما دیتا ہے
ابھی بڑی رات پڑی ہے سو رہ پھر اگر وہ شخص جاگا اور جاگتے وقت اللہ جل جلالہ کا نام لیا ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کیا تو دوسری گرہ
کھلجاتی ہے پھر اگر نماز پڑھی تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے جب صبح ہوتی ہے تو خوش مزاج پاک نفس رہتا ہے ورنہ بدنفس مجہول رہتا ہے عن عبد اللہ
بن ابی قیس یقول قالت عائشۃ لا تدع قیام اللیل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدعہ وکان اذا مرض او کسل
صلی قاعدا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا مت چھوڑ رات کی نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوسکو نہیں چھوڑتے تھے جب بیمار ہوجاتے یا سست ہوتے تو بیٹھکر پڑھتے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امراتہ فان ابت نضح فی وجہہا الماء رحم اللہ امراۃ قامت من اللیل
فصلت وایقظت زوجہا فان ابی نضحت فی وجہہ الماء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رحم کرے اللہ اوس مرد پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی عورت کو جگادے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہ پر پانی چھڑک دے رحم کرے اللہ
اوس عورت پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگادے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منہ پر پانی چھڑک دے **ف** کیونکہ پانی
چھڑکنے سے آنکھ کھل جاوے گی تو نماز پڑھے گا ثواب پاویگا عن ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ایقظ الرجل اھلہ من اللیل فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات **ترجمہ** ابو سعید
اور ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد اپنی عورت کو جگادے رات کو پھر دونوں نماز پڑھیں تو مرد ذاکرین
میں لکھا جاویگا اور عورت ذاکرات میں سے کہ کلام اللہ میں ذاکرین اور ذاکرات کی شان میں فرمایا اعد لھم مغفرۃ واجرا عظیما اونکے
واسطے بخشش ہے اور بڑا بدلا ہے

## باب النعاس فی الصلوۃ نماز میں اونگھنے لگے تو کیا کرے

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ

علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوٰة فلیرقد حتی یذهب عنه النوم فان احدکم اذا صلی
وهو ناعس لعله یذهب یستغفر فیسب نفسه **ترجمه** حضرت عائشه سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اونگھنے
لگے نماز مین تو سو رہے یہانتک کہ اوسکی نیند بہر جاوے کیونکہ اگر اونگھنے مین نماز پڑہیگا تو شاید وہ استغفار کرنے لگے اور زبان سے بددعا
نکلے اپنے واسطے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم من اللیل فاستعجم القرآن علی
لسانه فلم یدر ما یقول فلیضطجع **ترجمه** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین سے
رات کو کھڑا ہو نماز کے لیے پھر قرآن اوسکی زبان پر لڑکھڑانے لگے اور سمجھ مین نہ آوے جو کہتا ہے تو چاہیے کہ سو رہے **ف** جب آدمی
پڑہتے پڑہتے تہک جاتا ہے اور نیند آنے لگتی ہے تو کلام اللہ پر زبان نہین چلتی اٹک اٹک کر کچہ کا کچہ زبان سے نکلتا ہے ایسی حالت مین پڑہنا
ضرور نہین سو جانا چاہیے **عن** انس قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم المسجد وحبل ممدود بین ساریتین فقال
ما هذا الحبل فقیل یا رسول الله هذه حمنة ابنة جحش تصلی فاذا عییت تعلقت به فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لتصلی ما اطاقت فاذا عییت فلتجلس قال زیاد فقال ما هذا قالوا لزینب تصلی فاذا کسلت او فترت
امسکت به فقال حلوه فقال لیصل احدکم نشاطه فاذا کسل او فتر فلیقعد **ترجمه** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے دیکہا تو ایک رسی بندہی ہوئی ہے دو ستونکے بیچ مین پوچہا یہ کیون لوگون نے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رسی حمنہ بنت جحش کے ہے وہ نماز پڑہا کرتے ہین جب تہک جاتی ہین تو اس رسی سے لٹک جاتی ہین (یعنی بیٹھ کر نہین
پڑہتین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی طاقت ہو وہان تک نماز پڑہے جب تہک جاوے تو بیٹھ جاوے - زیاد کی روایت مین یون ہے آپنے
پوچہا یہ رسی کیسی لوگون نے کہا زینب کے ہے وہ نماز پڑہا کرتے ہین جب سست ہو جاتی ہین یا تہک جاتی ہین تو اوسکو تہام لیتی ہین آپ
نے فرمایا اسکو کھول ڈالو ہر ایک تم مین سے جہان تک خوشی سے جی لگے نماز پڑہے جب سست ہو جاوے یا تہک جاوے تو بیٹھ جاوے **باب**
من نام عن حزبه جس شخص کا وظیفہ ناغہ ہو جاوے وہ کیا کرے **عن** عمر بن الخطاب یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من نام عن حزبه او عن شیء منه فقراه ما بین صلوٰة الفجر وصلوٰة الظهر کتب له کانما قراه من اللیل **ترجمه** حضرت عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا ورد نہ پڑہ کر سو جاوے پہر صبح کو اوٹھ کر اوسکو فجر اور ظہر کے درمیان مین پڑہ لیوے
تو ایسا ہی لکہا جاویگا گویا اوسنے رات کو پڑہا **باب** من نوی القیام فنام جس شخص کے نیت رات کو اوٹھنے کی تھی پھر اوٹھ
نہ سکا اوسکے ثواب کا بیان **عن** عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من امرئ تکون له صلوٰة بلیل یغلب علیها
نوم الا کتب له اجر صلوته وکان نومه علیه صدقة **ترجمه** حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
آدمی ایسا نہین ہے جو رات کو نماز پڑہا کرتا ہو پھر ایک رات اوسپر نیند غالب ہو جاوے (اور اوٹھ نہ سکے) مگر اوسکے واسطے نماز کا ثواب
لکہا جاویگا اور سونا ایک صدقہ ہوگا **باب** ای اللیل افضل رات کا کونسا حصہ عبادت کے لیے افضل ہے **عن** ابی هریرة ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر فیقول من یدعونی فاستجیب له

من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگار ہمارا (عرش سے) آسمان دنیا پر جب اخیر کی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے پھر فرماتا ہے کون شخص دعا کرتا ہے مجھ سے مین دعا اوسکی قبول کرون کون شخص مانگتا ہے مجھ سے مین اوسکو دون کون شخص معافی چاہتا ہے مجھ سے مین معاف کرون اوسکے گناہون کو **ف** اہل سنت اور جماعت محققین یعنے اہل حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریق پر ہین وہ کہتے ہین کہ اس قسم کی حدیثین یا آیتین جنمین پروردگار جل جلالہ کے صفات مذکور ہین جیسے اوترنا چڑہنا ہنسنا تعجب کرنا دیکھنا سننا عرش پر بیٹھنا کرسی پر بیٹھنا یہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین مگر مشابہ نہین ہین مخلوق کی صفات کے جیسے ذات پروردگار کی مشابہ نہین ہے مخلوق کے ذات سے اور تاویل کرنا ان نصوص بعیدہ کی احتمالات بعیدہ سے قرین احتیاط نہین ہے بلکہ خوف ہے گمراہی اور خرابی کا جیسے اس حدیث کی بعضون نے یہ تاویل کی ہے کہ پروردگار کی رحمت اوترتی ہے یا اوسکا حکم اوترتا ہے حالانکہ یہ تاویل محض غلط ہے کسی طور سے حدیث کی الفاظ پر جم نہین سکتی کیونکہ اگر رحمت اوترتی یا امر اوترتا تو وہ یہہ کیسے کہتا کہ جو مجھسے دعا کریگا مین قبول کرونگا جو مانگیگا مین دونگا جو استغفار کریگا مغفرت کرونگا یہ تو خاص شان کبریائی ہے دوسرے یہہ کہ رحمت اوسکی ہر جگہہ موجود ہے فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل شئی تو خاص تہائی رات پر اوترنے کے کیا معنی تیسرے یہہ کہ رحمت اگر اوترکر آسمان دنیا تک رہ گئی تو ہمکو اُس مین کیا فائدہ ہوا اگر ہم تک آتے تو البتہ کچھہ نفع ہوتا آخر جن لوگون سے یہ منقول ہین کہ ان نصوص کو معانی ظاہرہ پر حمل نکرنا چاہیے مراد اون کی معانی ظاہرہ سے وہ معانی ہین جو متعارف ہین مخلوقات مین یعنے مخلوق کی صفات ہین نہ ظاہر معنی لغوی چنانچہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہا ہے وان ظاہرہا المتعارف فی حقنا غیر مراد یعنی انکا معنی ظاہری جو ہم لوگون مین مشہور ہے مراد نہین ہے - آدمی کو چاہیے کہ ایسے مقامون مین خوف فکر اور تامل سے سچی راہ پر چلا رہے اور گمراہ کرنیوالون کے پہندے مین نہ پہنسے کیونکہ یہ مقامات بہت نازک ہین بڑے بڑے مولویون اور ملاؤن کو اس مین دہوکا ہو گیا ہے اور معتزلہ اور جہمیہ کے پیرو ہو گئے ہین وما علینا الا البلاغ اگر اس حدیث کے پوری تفصیل اور شرح کسی کو دیکھنی منظور ہو تو کتاب النزول شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ملاحظہ فرماوے

## باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل

**عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیوقظہ اللہ عز وجل باللیل فما یجیئ السحر حتی یفرغ من حزبہ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ جگا دیتا رات کو پھر صبح نہوتی کہ آپ اپنے وظیفے سے فارغ ہو جاتے

**عن** مسروق قال سالت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہا ای حین کان یصلی قالت کان اذا سمع الصراخ قام فصلی **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم کسوقت نماز پڑہتے تہے اونہون نے کہا جب مرغ بولنے کی آواز سنتے تو کہڑے ہو کر نماز شروع کرتے

**عن** عائشۃ قالت ما الفاہ السحر عندی الا نائما تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب میرے پاس ہے تو صبح کو سوتے ہوتے تہے **ف** آپ تہجد پڑہکر آرام فرماتے تھے پھر جب صبح ہوتی اوٹھکر نماز کو جاتے تہے

**عن** حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبہ امر صلی **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب کوئی حادثہ

پیش آتا تو نماز پڑھنے لگتے ف تاکہ نماز کی برکت سے وہ رنج رفع ہو جاوے اور تکلیف دفع ہو جاوے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سخت
مصیبت آدمی کو لاحق ہو تو نماز شروع کردے اللہ جل جلالہ اپنے فضل سے رحم فرماویگا عن ربیعة بن کعب الاسلمی یقول کنت ابیت مع رسول الله

صلی الله علیه وسلم آتیه بوضوئه وبحاجته فقال سلنی فقلت مرافقتك فی الجنة قال او غیر ذلك قلت هو
ذاك قال فاعنی علی نفسك بكثرة السجود ترجمہ ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت ہے کہتے تھے میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہا کرتا
اور انکے واسطے وضو کا پانی لایا کرتا اور حاجت کیواسطے ایکبار آپنے فرمایا مانگ مجھ سے کیا مانگتا ہے میں نے کہا آپکا ساتھ چاہتا ہوں
جنت میں آپنے فرمایا اور کچھ سوا اسکے میں نے کہا بس یہی آپ نے فرمایا تو مدد کر میری اپنے واسطے سجدے بہت کرکے ف
یعنی ہر چند میں تیرے واسطے سفارش کرونگا اور اپنے ساتھ جنت میں رہنے کیواسطے کوشش کرونگا مگر عبادت ضرور ہے سجدے بہت کیا کر

عن انس بن مالك فی هذه الاية تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم
ینفقون قال كانوا یتیقظون ما بین المغرب والعشاء یصلون قال وكان الحسن یقول قیام اللیل ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا جدا رہتے ہیں کروٹیں انکی بچھونوں سے (جاگتے رہتے ہیں) پکارتے ہیں اپنے پروردگار
کو ڈرتی ہوئی امید کرتی ہوئی مراد یہ ہے وہ لوگ جاگتے تھے مغرب اور عشا کے درمیان نماز پڑھتے تھے اور حسن کہتے تھے تہجد مراد ہے عن

انس فی قوله كانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون قال كانوا یصلون فیما بین المغرب والعشاء زاد فی حدیث یحیی

وكذلك تتجافی جنوبهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا كانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون
تھوڑی رات سویا کرتے تھے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشا کے درمیان میں نماز پڑھا کرتے تھے یحیی کی روایت میں ہے ایسا ہی تتجافی جنوبهم
سے بھی مقصود ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام احدكم من اللیل فلیصل ركعتین
خفیفتین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے رات کو اٹھے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی
ہلکی پڑھے ف شاید تحیة الوضوء مراد ہے پھر تہجد شروع کرے دوسری روایت میں ہے ثم لیطول بعد ما شاء پھر جتنا چاہے
طول کرے تہجد میں عن عبد الله بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام
ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز میں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طول قیام کثرت سجود سے بہتر ہے بہت سی رکعتیں پڑھنے سے یہ افضل ہے کہ دو رکعتیں پڑھے پر ان میں
لمبی لمبی سورتیں پڑھے دیر تک کھڑا رہے بعضوں کے نزدیک کثرت سجود افضل ہے باب صلوة اللیل مثنی مثنی رات کی نماز

دو دو رکعتیں ہیں عن عبد الله بن عمر ان رجلا سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صلوة اللیل فقال رسول

الله صلی الله علیه وسلم صلوة اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدكم الصبح صلی ركعة واحدة توتر له ما قد صلی
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سوال کیا رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز کا آپنے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں جب
تم میں سے کسیکو خوف ہو فجر ہو جانے کا تو ایک رکعت پڑھ لے وہ سب نماز کو طاق کر دیگی ف اگرچہ اس حدیث میں کسیکا اختلاف نہیں ہے

دن مین نوافل کے دو دو رکعتین اور چار چار رکعتین پڑھ سکتا ہی مگر اختلاف اس مین ہی کہ افضل کیا ہی شافعی کے نزدیک رات اور
دن مین دو دو رکعتین پڑھنا بہتر ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک رات دن مین چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی) اور محمد بن الحسن اور یعقوب کے
نزدیک رات کو دو دو رکعتین اور دن کو چار چار رکعتین پڑھنا بہتر ہی۔ دلائل ہر ایک کے موجود ہین پر پہلے شافعی مذہب کو ترجیح
ہی پھر صاحبین کے پھر ابو حنیفہ کے واللہ اعلم **باب** رفع الصوت بالقراءة فی صلوة اللیل تہجد مین قرات پکار کر
پڑھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعه من فی الحجرة وهو
فی البیت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح قرات کرتے حجرے مین کہ باہر والے کو آواز
سنائی دیتی **عن** ابی هریرة انه قال کانت قراءة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض
طورا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے قرات کرتے کبھی پست آواز **عن** ابی قتادة
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلة فاذا هو بابی بکر یصلی یخفض من صوته قال ومر بعمر بن الخطاب وهو
یصلی رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر مررت
بك وانت تصلی تخفض صوتك قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ قال وقال لعمر مررت بك وانت تصلی
رافعا صوتك قال فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان زاد الحسن فی حدیثه فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتك شیئا وقال لعمر اخفض من صوتك شیئا **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلعم ایک شب کو نکلے انہون نے ابو بکرؓ کو دیکھا چپکے چپکے نماز پڑھ رہے ہین اور عمر کو دیکھا بلند آواز سے قرات کر
رہے ہین جب دونون ابو بکر و عمرؓ رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ نے پوچھا اے ابو بکر مین جو تمہارے پاس گیا تو دیکھا تم چپکے چپکے نماز پڑھ
رہے تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین اوسکو سناتا تھا جو کانا پھوسی بھی سن لیتا ہی (یعنی خداوند کریم کو) پھر آپنے فرمایا اے
عمر مین جو تمہارے پاس گیا تو دیکھا کہ تم بلند آواز سے پڑھ رہے تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ مین سوتے کو جگاتا تھا اور شیطان کو
بھگاتا تھا (یعنی پکار کر پڑھنے سے یہ غرض تھی کہ جو لوگ سوتے ہین نماز کو نہین اوٹھے وہ بھی آواز سنکر چونک جاوین) حسن کی روایت
مین اتنا زیادہ ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابو بکر تم اپنی آواز تھوڑی بلند کرو اور اے عمر تم اپنی آواز تھوڑی پست کرو **ف** کیونکہ
اللہ جل جلالہ نے فرمایا ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها وابتغ بین ذلك سبیلا نہ پکار کر پڑھ نماز اپنی نہ بالکل چپکے پڑھ بیچ کی راہ
اختیار کر دوسری روایت مین ہی **عن** ابی هریرة بهذه القصة لم یذکر فقال لابی بکر ارفع شیئا ولعمر اخفض
شیئا زاد وقد سمعتك یا بلال وانت تقرأ من هذه السورة ومن هذه السورة قال کلام طیب یجمعه اللہ
بعضه الی بعض فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلکم قد اصاب نہ آپنے ابو بکر سے آواز بلند کرنیکو کہا نہ عمر سے آواز پست کرنے
کو کہا بلکہ بلال سے آپ نے فرمایا مین نے سنا تم تھوڑا اس سورت مین سے پڑھتے تھے اور تھوڑا اوس سورت مین سے انہون نے کہا
اللہ یہ کلام سب کا سب بہتر ہی اللہ ایک کو دوسری سے ملاتا ہی آپنے فرمایا تم سبنے ٹھیک کیا **عن** عائشة ان رجلا قام

من الليل فقرأ فرفع صوته بالقرآن فلما اصبح قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله فلانا كاين من
آية اذكرنيها الليلة كنت قد اسقطتها ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص رات کو اوٹھا اور اوس نے پکار کر
قرآن پڑھا جب صبح ہوئی رسول اللہ صلعم نے فرمایا رحم کرے اللہ اوسپر کئی آیتیں اوس نے مجھے رات کو یاد دلادیں جنکو میں بھول چلا
تھا عن ابی سعید قال اعتکف رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فسمعهم يجهرون بالقراءة فكشف
الستر وقال الا ان كلكم مناج ربه فلا يؤذين بعضكم بعضا ولا يرفع بعضكم على بعض في القراءة او
قال في الصلوة ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اعتکاف کیا مسجد میں آپ نے لوگوں کو سنا پکار کر پڑھتے ہوئے تو پردہ
اوٹھا کر فرمایا آگاہ ہو کہ تم میں سے ہر ایک اپنے پروردگار کو پکارتا ہے تو کوئی دوسرے کو ایذا نہ دے نہ اپنی آواز دوسرے پر بلند کرے نماز میں یا قراءت
میں عن عقبة بن عامر الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر
بالصدقة ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگوں کے سامنے خیرات
کرنیوالا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپکے سے خیرات کرنیوالا ف توصدقہ سری کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح قراءت سری کا

## باب في صلوة الليل تہجد کی رکعتوں کا بیان

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل عشر
ركعات ويوتر بسجدة ويسجد سجدتي الفجر فذلك ثلاث عشرة ركعة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم
رات کو دس رکعتیں پڑھتے تھے اور وتر کی ایک رکعت اور دو فجر کی سنتیں سب تیرہ رکعت پڑھتے تھے عن عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة فاذا فرغ منها
اضطجع على شقه الايمن ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ایک رکعت
اون میں وتر کی ہوتی جب فارغ ہوتے اون سے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى ان ينصدع الفجر احدى عشرة ركعة يسلم من كل ثنتين
ويوتر بواحدة ويمكث في سجوده قدر ما يقرأ احدكم خمسين آية قبل ان يرفع راسه فاذا اسكت المؤذن
بالاولى من صلوة الفجر قام فركع ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المؤذن ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سے فارغ ہو کر صبح صادق تک گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ہر دو رکعت کے بعد
سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے اور سجدہ میں اتنا ٹھہرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھے جب مؤذن فجر کی
اذان سے فارغ ہوتا تو آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی سی پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹتے یہانتک کہ مؤذن بلانے کو آتا
عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلث عشرة ركعة يوتر منها بخمس لا يجلس في
شيء من الخمس حتى يجلس في الآخرة فيسلم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے
پانچ اون میں سے وتر کی ہوتیں نہ بیٹھتے اون میں مگر اخیر میں پھر سلام پھیرتے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة ثم يصلي اذا سمع النداء بالصبح ركعتين خفيفتين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے صبح کی تو دو رکعتیں ہلکے پہلے پڑھتے تھے عن عائشة ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة كان يصلي ثماني ركعات ويوتر بركعة ثم يصلي
قال مسلم بعد الوتر ركعتين وهو قاعد فاذا اراد ان يركع قام فركع ويصلي بين اذان الفجر والاقامة
ركعتين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے آٹھ رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت
وتر کی پھر پڑھتے تھے بعد وتر کی دو رکعتیں بیٹھ کر جب رکوع کا قصد کرتے کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے اور اذان اور اقامت کے بیچ میں
دو رکعتیں پڑھتے تھے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه سأل عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كيف كانت صلاة
رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان فقالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره
على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن
ثم يصلي ثلاثا قالت عائشة فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة ان عيني تنامان ولا ينام قلبي ترجمہ
ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ کیونکر نماز پڑھتے تھے رمضان میں انہوں نے کہا آپ رمضان
میں اور سوا رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ف آٹھ تہجد یا تراویح کی اور تین وتر کے پہلے چار رکعتیں
پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے تو نہ پوچھ ان کی حسن اور طول کو پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہ
نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں آپ نے فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا ف دل ہشیار رہتا ہے
خداوند کریم کی طرف ہر وقت متوجہ رہتا ہے اسواسطے مجھکو سونا ضرر نہیں کرتا وضو نہیں ٹوٹتا یہ انکی خصوصیات میں سے تھا عن
سعد بن هشام قال طلقت امرأتي فاتيت المدينة لابيع عقارا كان لي بها فاشتري به السلاح واغزو فلقيت
نفرا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا قد اراد نفر منا ستة ان يفعلوا ذلك فنهاهم النبي صلى الله عليه وسلم
وقال لكم في رسول الله اسوة حسنة فاتيت ابن عباس فسألته عن وتر النبي صلى الله عليه وسلم فقال الا ادلك
على اعلم الناس بوتر رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عائشة فاتيتها فاستتبعت حكيم بن افلح فابى فناشدته
فانطلق معي فاستأذنا على عائشة فقالت من هذا قال حكيم بن افلح قالت ومن معك قال سعد بن هشام
قالت هشام بن عامر الذي قتل يوم احد قال قلت نعم قالت نعم المرء كان عامر قال قلت يا ام المؤمنين حدثيني
عن خلق رسول الله صلعم قالت الست تقرأ القرآن فان خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم كان القرآن قال قلت
حدثيني عن قيام الليل قالت الست تقرأ يا ايها المزمل قال قلت بلى قالت فان اول هذه السورة نزلت فقام
اصحاب رسول الله صلعم حتى انتفخت اقدامهم وحبس خاتمتها في السماء اثني عشر شهرا ثم نزل آخرها فصار قيام
الليل تطوعا بعد فريضة قال قلت حدثيني عن وتر النبي صلعم قالت كان يوتر بثمان ركعات لا يجلس الا في الثامنة

ثم يقوم فيصلي ركعة اخرى لا يجلس الا في الثامنة والتاسعة ولا يسلم الا في التاسعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس

فتلك احدى عشرة ركعة يا بني فلما اسن واخذ اللحم اوتر بسبع ركعات لم يجلس الا في السادسة والسابعة ولم يسلم الا في

السابعة ثم يصلي ركعتين وهو جالس فتلك تسع ركعات يا بني ولم يقم رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة يتمها الى

الصباح ولم يقرأ القران في ليلة قط ولم يصم شهرا يتمه غير رمضان وكان اذا صلى صلوة داوم عليها وكان اذا

غلبته عيناه من الليل بنوم صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة قال فاتيت ابن عباس فحدثته فقال هذا والله

هو الحديث ولو كنت اكلمها لاتيتها حتى اشافهها به مشافهة قال قلت لو علمت انك لا تكلمها ما حدثتك

**ترجمہ** سعد بن ہشام سے روایت ہے میں نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر مدینے میں آیا اپنی ایک زمین بیچنے کو اور ہتھیار خریدنے کو جہاد کیواسطے مجھ سے ملاقات ہوئی چند صحابہ رسول اللہ صلعم کے انہوں نے بیان کیا کہ ہم میں سے چھ آدمیوں نے ایسا قصد کیا تھا (اپنی جوروں کو طلاق دینے کا جہاد کیواسطے) تو رسول اللہ نے اسکو منع کیا (کیونکہ یہ کیا ضروری ہے کہ جہاد سے زندہ لوٹ کر نہ آوے) اگر زندہ آویگا تو بی بی اپنی اسیر رہیگی اور جو شہید ہو جاویگا تو بی بی مختار ہے شرع شریف کے موافق بعد عدت کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے) اور فرمایا تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا بہتر ہے پھر میں عبد اللہ بن عباس پاس آیا اور ان سے رسول اللہ کے وتر کو پوچھا انہوں نے کہا میں تجکو وہ آدمی بتلاؤں جو سب سے زیادہ رسول اللہ کے وتر کو جانتا ہے تو جا عائشہ پاس میں جانے لگا اور حکیم بن افلح سے کہا میرے ساتھ چلو انہوں نے انکار کیا میں نے انکو قسم دی جب وہ میرے ساتھ چلے پھر ہم دونوں حضرت عائشہ کے گھر پر پہنچے اور ان سے اجازت چاہی اندر آنیکی انہوں نے پوچھا کون ہے کہا حکیم بن افلح انہوں نے پوچھا اور دوسرا شخص تیرے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا سعد بن ہشام حضرت عائشہ نے کہا ہشام بیٹا عامر کا جو شہید ہوا احد کے روز میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کیا اچھے آدمی تھے عامر رضی اللہ عنہ میں نے کہا ام المومنین مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلعم کے اخلاق کیسے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا آپ کے اخلاق قرآن کے مطابق تھے میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رات کی نماز کا حال انہوں نے کہا کیا تو نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی ہے میں نے کہا پڑھی کیوں نہیں انہوں نے کہا جب اس سورت کی پہلی آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رات کو کھڑے ہونے لگے (نماز کیواسطے) یہانتک کہ ان کے پانو سوج گئے اور پچھلی آیتیں اس سورت کی آسمانوں پر رکی رہیں بارہ مہینے تک پھر پچھلی آیتیں اتریں اور وقت رات کو نماز پڑھنا نفل ہو گیا پہلے فرض تھا میں نے کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ صلعم کے وتر کا حال انہوں نے کہا آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے اور آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے تھے بیچ میں نہ بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہوتے تھے اور ایک رکعت اور پڑھکر بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے گر نویں رکعت کے بعد پھر دو رکعتیں بیٹھکر پڑھتے تھے **ف** بعد وتر کے اکثر علماء نے اسکو مستحب جانا ہے اور امام مالک نے اسکا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں دوسری حدیث میں ہے اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وترا سب سے اخیر رات کی نماز میں وتر کو رکھو اور امام احمد نے کہا میں نہ پڑھتا ہوں ان دو رکعتوں کو نہ منع کرتا ہوں اس سے **ف** یہ سب گیارہ رکعتیں ہوئیں ان میں دو چھوٹے بیٹھکر پھر جب آپ ضعیف ہو گئے اور گوشت ادھر آیا تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے چھٹی رکعت کے بعد بیٹھتے بیچ میں نہ بیٹھتے پھر ساتویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے مگر

ساتوین رکعت کے بعد پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے تو سب نو رکعتین ہوئین اور ایسا کسی رات کو شام سے صبح تک نہین کھڑے ہوکر پڑھتے رہتے
اور عبادت شبانہ کی ایک ہی مین تمام شب نہ فرماتے تھے اور کبھی آپ نے ایک رات مین قرآن ختم نہین کیا اور کسی مہینے مین پورے مہینے روزے
نہین رکھی سواے رمضان کے اور آپ جب کسی نماز شروع کرتے تو ہمیشہ اوسے پڑھا کرتے اور جب آپ کو نیند غالب ہوجاتی یا کوئی بیماری ہوجاتی
جس کی وجہ سے آپ رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تو دن کو بارہ رکعتین پڑھ لیتے ۔ سعد بن ہشام نے کہا مین حضرت عائشہ سے یہ حدیث
سنکر ابن عباس پاس آیا اور یہ بیان کیا انھون نے کہا قسم خدا کی یہی حدیث ہے اور اگر مین حضرت عائشہ سے بات کرتا ہوتا تو مین اون کے
پاس جاکر اون کے منھ سے یہ حدیث سن لیتا مین نے کہا اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ تمہاری اون کے بات نہین ہوتی تو مین تم سے یہ حدیث بیان
نہین کرتا ف کیونکہ تم اس حدیث ہی کے سننے کیواسطے شاید اون سے بات کرنا شروع کردیتے اور رنج دور کردیتے ۔ رنج کی وجہ یہ تھی
کہ حضرت عائشہ اور حضرت امیر المومنین علی مین مناقشت ہوکر جنگ سخت ہوئی تھی اور ابن عباس علی کے یارون مین تھے ۔ دوسری روایت

مین ہے یصلی ثمانی رکعات لا یجلس فیہن الا عند الثامنۃ فیجلس فیذکر اللہ ثم یدعو ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم
یصلی رکعتین وہو جالس بعد ما یسلم ثم یصلی رکعۃ فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصلی رکعتین وہو جالس بعد ما سلم بمعناہ الی مشافہۃ ترجمہ آپ رکعتین پڑھتے تھے
نہین بیٹھتے تھے مگر آٹھوین رکعت کے بعد بیٹھکر اللہ کو یاد کرتے تھے پھر دعا مانگتے تھے پھر سلام پھیرتے تھے ایسی آواز سے جو ہمکو سنائی
دیتی پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے تھے بعد سلام کے پھر ایک رکعت پڑھتے تھے یہ سب گیارہ رکعتین ہوئین اے چھوٹے بیٹے میرے جب آپکا سن زیادہ
ہوا اور فربہ ہوگئے تو سات رکعتین وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر سلام کے بعد اخیر حدیث تک ۔ عن زرارۃ بن اوفی

ان عائشۃ سئلت عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جوف اللیل فقالت کان یصلی صلوۃ العشاء فی
جماعۃ ثم یرجع الی اہلہ فیرکع اربع رکعات ثم یاوی الی فراشہ وینام وطہورہ مغطی عند راسہ وسواکہ
موضوع حتی یبعثہ اللہ ساعتہ التی یبعثہ من اللیل فیتسوک ویسبغ الوضوء ثم یقوم الی مصلاہ فیصلی ثمان
رکعات یقرا فیہن بام الکتاب وسورۃ من القران وما شاء اللہ ولا یقعد فی شیء منہا حتی یقعد فی الثامنۃ ولا
یسلم ویقرا فی التاسعۃ ثم یقعد فیدعو بما شاء اللہ ان یدعو ویسالہ ویرغب الیہ ویسلم تسلیمۃ واحدۃ شدیدۃ
یکاد یوقظ اہل البیت من شدۃ تسلیمہ ثم یقرا وہو قاعد بام الکتاب ویرکع وہو قاعد ثم یقرا الثانیۃ فیرکع ویسجد
وہو قاعد ثم یدعو ما شاء اللہ ان یدعو ثم یسلم وینصرف فلم تزل تلک صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
بدن فنقص من التسع ثنتین فجعلہا الی الست والسبع رکعتیہ وہو قاعد حتی قبض علی ذلک صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ زرارہ بن اوفی سے روایت ہے حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا رسول اللہ کی رات کی نماز کا حال انھون نے کہا آپ عشا کی نماز
جماعت سے پڑھتے پھر اپنی گھر مین آن کر چار رکعتین پڑھتے بعد اوسکے اپنے فرش پر آتی اور سو رہتے لیکن وضو کا پانی ڈھنپا رکھا رہتا آپ کے
سر کے پاس اور مسواک رکھی رہتی یہان تک کہ اللہ جل جلالہ جس وقت اوٹھانا چاہتا اوٹھا دیتا اور پھر آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے

اچھی طرح سے پھر نماز پڑھتی کہ جگہ پر آتے اور آٹھ رکعتین پڑھتے اور ہر ایک رکعت مین سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت جو اللہ کو منظور ہوتی پڑھتے اور کسی رکعت کے بعد نہ بیٹھتے جب آٹھوین رکعت پڑھ چکتے اوسوقت بیٹھتے اور سلام نہ پھیرتے بلکہ نوین رکعت پڑھتے پھر بیٹھتے اور دعا کرتے جہانتک اللہ چاہتا اور اوس سے سوال کرتے اور اوسکی طرف متوجہ ہوتے دل سے پھر ایک سلام زور سے پھیرتے اتنی آواز سے قریب ہوتا کہ گھر والے جاگ اوٹھین پھر بیٹھے بیٹھے سورۂ فاتحہ پڑھتے اور رکوع کرتے بیٹھے بیٹھے پھر دوسری رکعت بھی بیٹھے بیٹھے پڑھتے اور رکوع سجدہ بیٹھے بیٹھے ادا کرتے پھر دعا مانگتے جبتک اللہ چاہتا پھر سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہوتے ہمیشہ آپ اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہانتک کہ فربہ ہوگئے اوسوقت نو رکعت مین سے دو کم کر دین اور چھ یا سات رکعتین کھڑے ہو کر اور دو بیٹھکر پڑھنے لگے وفات تک اسی طرح پڑھتے رہے۔ دوسری روایت مین ہے

يصلي العشاء ثم ياوي الى فراشه لم يذكر الاربع ركعات وساق الحديث قال فيه فيصلي ثماني ركعات يسوي بينهن

في القراءة والركوع والسجود ولا يجلس في شيء منهن الا في الثامنة فانه كان يجلس ثم يقوم ولا يسلم فيصلي

ركعة يوتر بها ثم يسلم تسليمة يرفع بها صوته حتى يوقظنا ثم ساق معناه **ترجمہ** عشا کی نماز پڑھتے پھر اپنے بچھونے پر آتے اس روایت مین چار رکعت پڑھنے کا بعد عشا کے ذکر نہین ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ آٹھ رکعتین پڑھتے برابر کرتے اون مین قرات اور رکوع اور سجدہ اور نہ بیٹھتے مگر آٹھوین رکعت کے بعد پھر کھڑے ہوتے بغیر سلام پھیرے پھر ایک رکعت پڑھ کر اونکو طاق کرتے پھر ایک سلام

پھیرتے بلند آواز سے کہ ہمکو جگا دیتے **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة يوتر

بتسع او كما قالت ويصلي ركعتين وهو جالس وركعتي الفجر بين الاذان والاقامة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول

اللہ رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تھے نو رکعتین وتر کے یا کچھ ایسا ہی کہا اور دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے تھے اور دو رکعتین سنت فجر کی اذان اور

اقامت کے درمیان مین **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بتسع ركعات ثم اوتر بسبع ركعات وركع

ركعتين وهو جالس بعد الوتر يقرأ فيهما فاذا اراد ان يركع قام فركع ثم سجد **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعتین پڑھا کرتے تھے پھر سات پڑھنے لگے اور دو رکعتین بیٹھکر وتر کے بعد پڑھتے اون مین

قرات کرتے بیٹھے بیٹھے جب رکوع کا ارادہ ہوتا کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے **عن** سعد بن هشام قال قدمت

المدينة فدخلت على عائشة فقلت اخبريني عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كان يصلي بالناس صلوة العشاء ثم ياوي الى فراشه فينام فاذا كان في جوف الليل قام الى حاجته والى طهوره فتوضأ

ثم دخل المسجد فصلي ثمان ركعات يخيل الي انه يسوي بينهن في القراءة والركوع والسجود ثم يوتر بركعة

ثم يصلي ركعتين وهو جالس ثم يضع جنبه فربما جاء بلال فاذنه بالصلاة ثم يغفي وربما شككت اغفي او لا حتى

يؤذنه بالصلوة فكانت تلك صلوته حتى اسن ولحم فذكرت من لحمه ما شاء الله وساق الحديث **ترجمہ**

سعد بن ہشام سے روایت ہے مین مدینہ مین آیا حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا مجھ سے بیان کرو رسول اللہ کی نماز کا حال اونہون نے کہا

رسول اللہ عشا کی نماز لوگون کو پڑھا کر اپنے بچھونے پر آتے اور سو رہتے رات کی بیچ مین اوٹھکر حاجت کو جاتے اور پانی لیکر وضو کرتے پھر

مسجد مین اگر اتھہ رکعتین پڑھتے سب رکعتین برابر ہوتین قرأت اور رکوع اور سجود مین پھر ایک رکعت وتر کی پڑھتے پھر دو رکعتین بیٹھکر پڑھتے پھر لیٹ رہتے کبھی بلال آکر آپ کو نماز کیواسطے ہوشیار کرتے بعد اسکی سوجاتے یا پہلے سو رہتے پھر بلال ہوشیار کرتے یہی آپ کی نماز رہی یہانتک کہ آپ کا بدن زیادہ ہوگیا یا آپ فربہ ہوگئے پھر بیان کیا آپکے گوشت بڑھ جانے کا حال عن ابن عباس انہ رقد عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم

فراٰہ استیقظ فتسوک وتوضأ وھو یقول ان فی خلق السموٰت والارض حتے ختم السورۃ ثم قام فصلی رکعتین

اطال فیھما القیام والرکوع والسجود ثم انصرف فنام حتی نفخ ثم فعل ذلک ثلاث مرات بست رکعات کل ذلک

یستاک ثم یتوضأ ویقرأ ھؤلاء الایات ثم اوتر قال عثمان بثلاث رکعات فاتاہ المؤذن فخرج الی الصلاۃ

وقال ابن عیسی ثم اوتر فاتاہ بلال فاذنہ بالصلوۃ حین طلع الفجر فصلی رکعتی الفجر ثم خرج الی الصلوۃ ثم

اتفقا وھو یقول۔ اللھم اجعل لی فی قلبی نورا واجعل فی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا و

اجعل خلفی نورا وامامی نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللھم واعظم لی نورا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ سوئے رسول اللہ پاس تو دیکھا آپ جاگے اور مسواک کی اور وضو کیا اور یہ آیت پڑھی ان فی خلق السموٰت والارض و اختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الالباب الآیہ سورۃ کی اخیر تک پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتین پڑھین ان مین قیام اور رکوع اور سجدے کو طول دیا پھر آن کر سو رہے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے پھر ایسا ہی تین بار کیا چھ رکعتین پڑھین ہر بار مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے تھے اور انہی آیتون کو پڑھتے تھے پھر وتر پڑھا عثمان کی روایت مین ہے تین رکعتین وتر کی پڑھین پھر موذن بلانے کو آیا آپ نماز کیواسطے نکلے ابن عیسی کے روایت مین ہے آپ نے وتر پڑھا پھر بلال آئے اور نماز کیواسطے اطلاع کی جب صبح صادق ہوگئی تھی آپنے فجر کی دو سنتین پڑھین پھر نماز کو نکلے اور آپ فرماتے تھے۔ اللھم اجعل فی قلبی نورا الخ عن الفضل بن عباس قال بت لیلۃ

عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم لانظر کیف یصلی فقام فتوضأ وصلی رکعتین قیامہ مثل رکوعہ ورکوعہ مثل سجودہ

ثم نام ثم استیقظ فتوضأ واستن ثم قرأ بخمس ایات من آل عمران ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف

اللیل والنھار فلم یزل یفعل ھذا حتے صلی عشر رکعات ثم قام فصلی بسجدۃ واحدۃ فاوتر بھا ونادی المنادی عند ذلک

فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد ما سکت المؤذن فصلی سجدتین خفیفتین ثم جلس حتی صلی الصبح

ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے مین ایک شب کو رسول اللہ کی پاس رہا تھا کہ دیکھون آپ کیونکر نماز پڑھتے مین آپ اٹھے اور وضو کیا اور دو رکعتین پڑھین قیام رکوع کے برابر تھا اور رکوع سجدے کے برابر تھا پھر آپ سو رہے پھر جاگے اور وضو کیا اور مسواک کی پھر پانچ آیتین سورۂ آل عمران کے پڑھین ان فی خلق السموٰت والارض سے اخیر تک پھر ایسا ہی کرتے رہے یہانتک کہ دس رکعتین ادا کین پھر کھڑے ہوئے ایک رکعت وتر کی پڑھی اوسوقت موذن نے اذان دی آپ کھڑے ہوئے جب موذن اذان سے فارغ ہوا اور دو رکعتین ہلکے پھلکے پڑھ کر بیٹھ رہے پھر صبح کی نماز پڑھی عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ فجاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد ما امسی فقال اصلی

الغلام قالوا نعم فاضطجع حتی اذا مضی من اللیل ما شاء اللہ قام فتوضأ ثم صلی سبعا او خمسا اوتر بھن لم یسلم الا فی

النحو هن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میں شب کو اپنی خالہ میمونہ پاس تھا رسول اللہ شام کو آئی اور پوچھا کیا لڑکا نماز پڑھ چکا لوگون
نی کہا ہان آپ لیٹ رہے جب کچھ رات گزری جتنی خدا کو منظور تھی آپ کھڑے ہوئے اور وضو کیا چھ سات یا پانچ رکعتین طاق پڑھین سلام نہ پھیرا مگر اخیر مین

عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث فصلى النبي صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم نام ثم قام
يصلي فقمت عن يساره فادارني فاقامني عن يمينه فصلى خمسا ثم نام حتى سمعت غطيطه ثم قام فصلى ركعتين ثم خرج
فصلى الغداة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے میں اپنی خالہ میمونہ کے گھر میں رہا رسول اللہ عشا پڑھ کر آئی پھر چار رکعتین پڑھین اور سو رہی پھر کھڑے
ہوئے نماز پڑھنے کو مین آپکے بائین طرف کھڑا ہوا آپ نے مجھے گھما کر داہنی طرف کھڑا کر لیا پانچ رکعتین پڑھین پھر آپ سو گئے یہانتک کہ مین نے آپکے
خراٹون کی آواز سنی پھر کھڑے ہوئے اور دو رکعتین (فجر کی سنت) پڑھین بعد اوسکے باہر نکلے اور صبح کی نماز پڑھائی — دوسری روایت مین ہے
قام فصلى ركعتين ركعتين حتى صلى ثماني ركعات ثم اوتر بخمس ولم يجلس بينهن کھڑے ہو کر آپ نے دو دو رکعتین کر کے آٹھ رکعتین
پڑھین پھر پانچ رکعتین وتر کی پڑھین اون کے بیچ مین نہ بیٹھے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي ثلاث عشرة
ركعة بركعتيه قبل الصبح يصلي ستا مثنى مثنى ويوتر بخمس لا يقعد بينهن الا في اخرهن ترجمہ حضرت عائشہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ تیرہ رکعتین پڑھتے تہے فجر کی سنتون سمیت پہلے چھ رکعتین دو دو کر کے پڑھتے تھے پھر پانچ رکعتین وتر کی پڑھتے تہے نہین
بیٹھتے تھے مگر آخر مین عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة بركعتي الفجر ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتین پڑھتے تہے فجر کی سنتون سمیت عن عائشة ان رسول الله صلى الله
صلى العشاء ثم صلى ثماني ركعات قائما وركعتين بين الاذانين ولم يكن يدعهما قال جعفر بن مسافر في حديثه
وركعتين جالسا بين الاذانين زاد جالسا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی عشا کی پھر آٹھ رکعتین
پڑھین کھڑے ہو کر اور دو رکعتین فجر کی اذان کے بعد ان دو رکعتونکو آپ کبھی نہین چھوڑتے تہے جعفر بن مسافر کی روایت مین ہے اور دو رکعتین
فجر کی اذان کے بعد بیٹھکر پڑھین عن عبد الله بن ابي قيس قال قلت لعائشة رضي الله عنها بكم كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوتر قالت كان يوتر باربع وثلاث وست وثلاث وعشر وثلاث ولم يكن يوتر بانقص من سبع ولا باكثر
من ثلاث عشرة زاد احمد ولم يكن يوتر بركعتين قبل الفجر قلت ما يوتر قالت لم يكن يدع ذلك ولم يذكر احمد وست
وثلاث ترجمہ عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی کتنی رکعتین پڑھتے تہے
انہون نے کہا کبھی سات رکعتین پڑھتے تہے کبھی نو رکعتین کبھی گیارہ رکعتین کبھی تیرہ رکعتین لیکن سات سے کم نہ پڑھتے تہے اور تیرہ سے زیادہ نہ
پڑھتے تہے اور فجر کے دو سنتون کو کبھی ناغہ نہین کرتے تہے احمد کی روایت مین نو رکعتین نہین ہین عن الاسود بن يزيد انه دخل
على عائشة فسالها عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان يصلي ثلاث عشرة ركعة من الليل ثم انه صلى
احدى عشرة ركعة وترك ركعتين ثم قبض صلى الله عليه وسلم حين قبض وهو يصلي من الليل تسع ركعات آخر
صلاته من الليل الوتر ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ پاس گئے اون سے پوچھا رسول اللہ صلعم کی رات کی نماز کا حال

انہون نی کہا رات کو آپ تیرہ رکعتین پڑہتی تہی پہر گیارہ رکعتین پڑہنی لگی اور دو رکعتین چہوڑ دین پہر آپکی وفات ہوئی جب نو رکعتین پڑہا کرتی تہی اور اخیر مین وتر پڑہتی تہی عن کریب مولی ابن عباس انه قال سألت ابن عباس کیف کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم باللیل قال بت عندہ لیلة وهو عند میمونة فنام حتی ذهب ثلث اللیل او نصفه استیقظ فقام الی شن فیه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت الی جنبه علی یسارہ فجعلنی علی یمینه ثم وضع یدہ علی رأسی کانه یمس اذنی کانه یوقظنی فصلی رکعتین خفیفتین قد قرأ فیهما بام القرآن فی کل رکعة ثم سلم ثم صلی حتی صلی احدی عشرة رکعة بالوتر ثم نام فاتاہ بلال فقال الصلوة یا رسول الله فقام فرکع رکعتین ثم صلی للناس ترجمہ کریب سے جو مولی ہین ابن عباس کی روایت ہی مین نی ابن عباس سے پوچہا رسول الله صلعم رات کو کسطرح نماز پڑہتی تہی انہون نی کہا مین ایک رات آپ پاس رہا اور اوس رات آپ میمونہ کے پاس تہے آپ سو رہی جب تہائی رات گزری یا آدہی رات تو اوٹہے اور ایک مشک کیطرف گئی جس مین پانی تہا آپنے وضو کیا مین نی بہی آپکے ساتہہ وضو کیا پہر آپ نماز کو کہڑی ہوئی مین آپکی بائین طرف کہڑا ہوا آپنے مجہہ داہنی طرف کر لیا پہر آپنے اپنا ہاتہہ میرے سر پر رکہا گویا میرے کان ملتی (مجکو ہوشیار کیا شفقت اور پیار سی) پہر دو رکعتین ہلکی پڑہین ہر رکعت مین سورہ فاتحہ پڑہی اور سلام پہیر دیا پہر گیارہ رکعتین پڑہین وتر سمیت پہر سو رہی بعد اوسکی بلال آئے اور کہا الصلوة یا رسول الله پہر کہڑی ہوئی اور دو رکعتین پڑہین بعد اوسکی فرض پڑہائی لوگون کو عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونة فقام النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل فصلی ثلاث عشرة رکعة منها رکعتا الفجر حزرت قیامه فی کل رکعة بقدر یا ایها المزمل لم یقل نوح منها رکعتا الفجر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین رات کو اپنی خالہ میمونہ پاس رہا رسول الله صلی الله علیه وسلم رات کو کہڑے ہوئی نماز پڑہنی کو آپنے تیرہ رکعتین پڑہین اوس مین دو رکعتین فجر کی سنت تہین ہر رکعت مین یا ایہا المزمل کے برابر کہڑے ہوتے۔ نوح کی روایت مین فجر کی سنتون کا ذکر نہین ہی عن زید بن خالد الجهنی انه قال لارمقن صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم اللیلة قال فتوسدت عتبته او فسطاطه فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتین خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین وهما دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین دون اللتین قبلهما ثم اوتر فذلک ثلاث عشرة رکعة ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہی مین نی کہا رسول الله صلعم کو دیکہون کیونکر آپ رات کو نماز پڑہتی ہین تو مین آپکے دروازی یا خیمہ کے چوکہٹ پر سر رکہہ کر سو رہا آپنے دو رکعتین ہلکی ہلکی پڑہین پہر دو رکعتین لنبی سی لنبی بہت لنبی پڑہین پہر دو رکعتین ان سے کچہ کم پڑہین پہر وتر پڑہی سب تیرہ رکعتین پڑہین عن کریب مولی ابن عباس ان عبد الله بن عباس اخبرہ انه بات عند میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم وهی خالته قال فاضطجعت فی عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلی الله علیه وسلم واهله فی طولها فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا انتصف اللیل او قبله بقلیل او بعدہ بقلیل استیقظ رسول الله صلی الله علیه وسلم فجلس یمسح النوم عن وجهه بیدہ ثم قرأ العشر الآیات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام الی شن معلقة فتوضأ منها فاحسن وضوءہ ثم

يصلي قال عبد الله فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى
على رأسي واخذ باذني يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال القعنبي ست مرات ثم
أوتر ثم اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح ترجمہ کریب سے جو مولی ہیں ابن
عباس کے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے کہا میں رات کو میمونہ پاس رہا جو آنحضرت صلعم کی بی بی اور ابن عباس کی خالہ تھیں تو
میں تکیہ کے عرض میں لیٹا اور رسول اللہ اور آپ کی بی بی اوسکے طول میں لیٹے ف اوسکا نقشہ اسطرح ہے رسول اللہ میمونہ
پھر آپ سوئے جب آدھی رات ہوئی یا کچھ اس سے پہلے یا کچھ اس سے بعد تو آپ جاگے اور بیٹھکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرنے لگے نیند موقوف کرنے
کے واسطے پھر دس آیتیں اخیر کی سورہ آل عمران کی پڑہیں پھر گئے ایک مشک پاس جو لٹک رہی تھی اوس سے اچھی طرح وضو کیا اوسکے بعد نماز پڑہنے
کو کھڑے ہوئے میں بھی اوٹھا اور اسی طرح وضو کرکے آپ کے پاس آکر کھڑا ہوا آپ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑکر اینٹھنے لگے
پہلے آپ نے دو رکعتیں پڑہیں پھر دو دو رکعتیں پڑہیں پھر وتر پڑہی پھر لیٹ رہے یہانتک کہ موذن بلانے کو آیا آپ نے کھڑے ہوکر دو رکعتیں ہلکی
پڑہیں پھر باہر نکلکر نماز پڑہائی باب ما يؤمر به من القصد في الصلوة نماز میں میانہ روی کرنا بہتر ہے عن عائشة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اكلفوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا وان احب العمل الى الله ادومه
وان قل وكان اذا عمل عملا اثبته ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا عمل کرو تم جہانتک تمہارے ہو سکے
کیونکہ اللہ جل جلالہ کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے تمہیں تھک جاؤگے عمل کرتے کرتے پر وہ ثواب دیتے دیتے نہ تھکیگا اور اللہ جل جلالہ کو وہ کام بہت
پسند ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو اور آپ جب کوئی کام شروع کرتے اوسکو ہمیشہ کیا کرتے عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث
الى عثمان بن مظعون فجاءه فقال يا عثمان ارغبت عن سنتي قال لا والله يا رسول الله ولكن سنتك اطلب قال فاني
انام واصلي واصوم وافطر وانكح النساء فاتق الله يا عثمان فان لاهلك عليك حقا وان لضيفك عليك حقا وان
لنفسك عليك حقا فصم وافطر وصل ونم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے عثمان بن مظعون کو بلایا اور کہا اے عثمان
تو میرے طریقے کو ناپسند کرتا ہے وہ بولے نہیں یا رسول اللہ میں آپ ہی کا طریقہ پسند کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں تو سوتا بھی ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں
روزہ رکھتا ہوں نہیں بھی رکھتا ہوں نکاح کرتا ہوں عورتوں سے اے عثمان خدا سے ڈر تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے
تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے روزہ رکھ اور نہ رکھ اور نماز پڑھ اور سویا بھی کر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفس شکنی اور عبادت اور
زہد اوسی قدر بہتر ہے جتنا رسول اللہ سے ثابت ہے اور مبالغہ کرنا زہد اور ریاضت میں اور عیال و اطفال کی خبرگیری ترک کرنا اور رہبانیت
اختیار کرنا طریقہ اسلام کے خلاف ہے عن علقمة قال سألت عائشة كيف كان عمل رسول الله صلى الله عليه وسلم هل كان يخص
شيئا من الايام قالت لا كان عمله ديمة وايكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع ترجمہ علقمہ سے روایت
ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ کے عمل کا حال کیا آپ کسی خاص دنوں میں عمل کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کا عمل ہمیشہ
ہوتا اور تم میں سے کون اتنی طاقت رکھتا ہے جتنی رسول اللہ صلعم طاقت رکھتے تھے باب في قيام شهر رمضان ماہ رمضان میں تراویح کا بیان

ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغب في قيام رمضان من غير ان يامرهم بعزيمة ثم يقول من قام رمضان
ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك ثم كان الامر على ذلك في خلافة
ابي بكر وصدرا من خلافة عمر رضي الله عنهما **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ لوگوں کو رغبت دلاتے تھے رمضان میں کھڑے
رہنے کیواسطے (تراویح میں) مگر حکم نہیں کرتے تھے خواہ مخواہ ایسا کرو آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ خلوص سے خدا کیواسطے
اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور یہی صورت رہی پھر ابوبکرؓ کی خلافت میں بھی یہی حال اور شروع
خلافت میں عمرؓ کی ایسا ہی ہا **ف** پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو مسجد میں جمع کرکے ایک امام کے پیچھے کر دیا اور فرمایا یہ بدعت اچھی ہے اسی
واسطے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اکثر علما کے نزدیک تراویح کا جماعت سے پڑھنا افضل ہے اور ابو یوسف اور مالکیہ کے نزدیک گھر میں اکیلے
پڑھنا بہتر ہے **عن** ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه
ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص
روزے رکھے رمضان میں ایمان کے ساتھ خدا کیواسطے اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو (نماز میں) ایمان کے
ساتھ خدا کیواسطے اوسکی اگلی گناہ بخشدیے جاوینگے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى
في المسجد فصلى بصلوته ناس ثم صلى من القابلة فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة فلم يخرج اليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال قد رايت الذي صنعتم فلم يمنعني من الخروج اليكم الا اني خشيت ان تفرض عليكم
وذلك في رمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی (تراویح کی) مسجد میں آپکے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھی
پھر دوسری رات کو بھی آپ نے نماز پڑھی بہت لوگ جمع ہوئے جب تیسری رات کو لوگ اکٹھے ہوئے تو آپ نہ نکلے صبح کو آپ نے فرمایا مجھے تمہارا حال
معلوم تھا لیکن میں صرف اس خیال سے نہ نکلا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے یہ رمضان میں تھا **ف** چونکہ اب فرض ہونیکا خوف نہیں ہے
اسواسطے تراویح ہمیشہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اختلاف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی کتنی رکعتیں پڑھیں صحیح یہ روایت ہے کہ آٹھ
رکعتیں تھیں اور بھی صحابہ سے اور خلفاے راشدین سے منقول ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بیس رکعتیں پڑھیں مگر وہ روایت
منکر اور ضعیف ہے قابل اعتماد کے نہیں ہے **عن** عائشة قالت كان الناس يصلون في المسجد في رمضان اوزاعا فامرني
رسول الله صلى الله عليه وسلم فضربت له حصيرا فصلى عليه بهذه القصة قالت فيه قال تعني النبي صلى الله عليه وسلم
ايها الناس اما والله ما بت ليلتي هذه بحمد الله غافلا ولا خفي علي مكانكم **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے
لوگ مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے رمضان میں جدا جدا رسول اللہ ﷺ نے مجھکو حکم کیا میں نے آپ کیواسطے ایک بوریا بچھایا آپ نے اوسپر نماز پڑھی
پھر یہی قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں رات کو اللہ کے فضل سے غافل نہیں رہا نہ تمہارا حال مجھ سے چھپا رہا **عن** ابي ذر قال
صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان فلم يقم بنا شيئا من الشهر حتى بقي سبع فقام بنا حتى ذهب ثلث الليل
فلما كانت السادسة لم يقم بنا فلما كانت الخامسة قام بنا حتى ذهب شطر الليل فقلت يا رسول الله لو نفلتنا قيام

مضى ؟ الليلة قال فقال ان الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف حسب له قيام الليلة قال فلما كانت الرابعة لم يقم فلما كانت الثالثة جمع اهله ونساءه والناس فقام بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قال قلت ما الفلاح قال السحور ثم لم يقم بنا بقية الشهر ترجمہ ابوذر رضہ سے روایت ہے ہم نے روزے رکھے رسول اللہ صلعم کے ساتھ رمضان میں آپ کسی شب کو کھڑے نہیں ہوئے یہاں تک کہ سات راتیں رہ گئیں تئیسویں رات کو (چوبیسویں راتکو) آپ کھڑے ہوئے تہائی رات تک پھر چوبیسویں یا پچیسویں رات کو نہیں کھڑے ہوئے پھر پچیسویں یا چھبیسویں رات کو کھڑے ہوئے آدھی رات تک ہم نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ اور زیادہ کھڑے ہوتے اس رات میں آپ نے فرمایا جب آدمی نے امام کے ساتھہ نماز پڑھ کر فرصت پائی تو اسکو ساری رات کھڑے ہونے کا ثواب ملتا ہے جب چھبیسویں رات تھی یا ستائیسویں رات ہوئی تو آپ نہیں کھڑے ہوئے جب ستائیسویں یا اٹھائیسویں رات ہوئی تو آپنے سب لوگوں کو گھر کے اور بی بیونکو اور اور لوگونکو جمع کیا اور آپ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح جاتی کا راوی نے پوچھا فلاح کیا ہے ابوذر نے کہا سحر کا کھانا پھر آپ چاند رات تک کھڑے نہیں ہوئے ف اگر مہینہ تیس کا لیا جاوے تو سات راتیں چوبیسویں سے رہتی ہیں اور جو انتیس کا لیا جاوے تو تئیسویں سے سات راتیں رہتی ہیں۔ مگر یقین ہے کہ انتیس سے شمار کیا ہو سواسطے کہ تیس راتیں ہونا ضرور نہیں ہے پس اس حساب سے تیسویں اور چھبیسویں اور ستائیسویں راتمیں آپ نے قیام کیا اور یہ راتیں طاق بھی ہیں اور متبرک بھی ظن غالب ہے کہ شب قدر بھی انھیں راتوں میں ہو عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل العشر احیی اللیل وشد المئزر وایقظ اهله ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا اخیر دہا آتا تو رات کو جاگتے اور تہبند مضبوط باندھتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے عن ابی هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء ناس ليس معهم قرآن وابی بن کعب یصلی وهم یصلون بصلوته فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نکلے تو دیکھا رمضان کی راتوں میں کچھ لوگ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے آپ نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جنکو قرآن یاد نہیں ہے تو وہ ابی بن کعب کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے ٹھیک کام کیا اور اچھا کیا۔ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث قوی نہیں ہے اسکی اسناد میں مسلم بن خالد ضعیف ہے

## باب فی لیلة القدر

شب قدر کا بیان ف جسکی شان میں اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لیلة القدر خیر من الف شهر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے یعنی ایک رات شب قدر میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے جن میں شب قدر نہو بہتر ہے ہزار مہینے کی تراسی سال چار مہینے ہوتے ہیں عن زر قال قلت لابی بن کعب اخبرنی عن لیلة القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من یقم الحول یصبها فقال رحم الله ابا عبد الرحمن والله لقد علم انها في رمضان زاد مسدد ولكن كره ان يتكلوا واحب ان لا يتكلوا ثم اتفقا والله انها لفی رمضان لیلة سبع وعشرین لا یستثنی قلت یا ابا المنذر انی علمت ذلك قال بالآية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت لزر ما الآية قال تصبح الشمس صبيحة تلك الليلة مثل الطست ليس لها شعاع حتى ترتفع ترجمہ زر سے روایت ہے میں نے ابی بن کعب سے کہا بتاؤ مجھکو شب قدر کو کیونکہ ہمارے صاحب (عبداللہ بن مسعود رضی) سے سوال ہوا شب قدر کا

انہون نی کہا جو سال بھر ہر رات کو عبادت کریگا وہ شب قدر پا ویگا ابی بن کعب نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبد الرحمن (کنیت ہی ابن مسعود کی) پر
بیشک وہ جانتے تھی کہ شب قدر رمضان مین ہی لیکن انہون نے چاہا کہ لوگ بھروسا نہ کر لین اور برابر سال کی عبادت کرین کیونکہ جب لوگونکو
معلوم ہو جاویگا کہ شب قدر رمضان مین ہی تو اوسی شب کو عبادت کرینگے اور راتون کو عبادت کرنا موقوف کردین گے قسم خدا کی
شب قدر رمضان مین ہی ستائیسوین رات کو اس سے باہر نہین ہی مین نے کہا ای ابو منذر (کنیت ہی ابی بن کعب کی) تم نے کیونکر جانا
انہون نے کہا اوس نشانی سے جو بتلائی ہم کو رسول اللہ صلعم نے (عاصم نے کہا) مین نے زر سے کہا وہ نشانی کیا ہی انہون نے کہا نشانی یہ ہی کہ
شب قدر کی صبح کو آفتاب طشت کی طرح نکلتا ہی اوس مین شعاع نہین ہوتے اونچا ہونے تک عن عبد اللہ بن انیس قال کنت فی مجلس
بنی سلمة وانا اصغرهم فقالوا من یسأل لنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن لیلة القدر وذلك صبیحة احدی وعشرین
من رمضان فخرجت فوافیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلوة المغرب ثم قمت بباب بیته فمر بی فقال ادخل
فدخلت فاتی بعشاءه فرأنی اکف عنه من قلته فلما فرغ قال ناولنی نعلی فقام وقمت معه فقال کان لك حاجة
قلت اجل ارسلنی الیك رهط من بنی سلمة یسألونك عن لیلة القدر فقال کم اللیلة فقلت اثنتان وعشرون قال
هی اللیلة ثم رجع فقال او القابلة یرید لیلة ثلاث وعشرین ترجمہ عبد اللہ بن انیس سے روایت ہی مین بنی سلمہ کی مجلس مین
بیٹھا تھا اور مین ان سب مین چھوٹا تھا لوگون نے کہا رسول اللہ صلعم سے کون پوچھیگا ہمارے واسطے شب قدر کو اوس دن اکیسوین تاریخ تھی
رمضان کی مین نکلا اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑہی پھر آپ گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جب آپ آئی تو فرمایا اندر چل
مین اندر گیا شام کا کھانا سامنے آیا مین کم کم کھاتا تھا کیونکہ کھانا تھوڑا تھا جب آپ کھانے سے فارغ ہوئی تو مجھ سے فرمایا میرا جوتا دے
پھر آپ کھڑے ہوئی مین بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا آپ نے فرمایا شاید تجھے کچھ کام ہی مین نے کہا ہان مجھے بنی سلمہ کے لوگون نے بھیجا ہی
آپ پاس وہ پوچھتے ہین شب قدر کو آپ نے فرمایا آج کون سی رات ہی مین نے کہا بائیسوین رات آپ نے فرمایا یہی شب قدر ہی پھر فرمایا
اسکے بعد کی رات یعنی تیئسوین رات عن عبد اللہ بن انیس الجهنی قال قلت یا رسول اللہ ان لی بادیة اکون فیها وانا
اصلی فیها بحمد اللہ فمرنی بلیلة انزلها الی هذا المسجد فقال انزل لیلة ثلاث وعشرین فقلت لابنه کیف کان ابوك یصنع
قال کان یدخل المسجد اذا صلی العصر فلا یخرج منه لحاجة حتی یصلی الصبح فاذا صلی الصبح وجد دابته علی باب
المسجد فجلس علیها فلحق بادیته ترجمہ عبد اللہ بن انیس جہنی سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ مین جنگل مین رہتا ہون اور وہان
نماز پڑھا کرتا ہون اللہ کے فضل سے مجھے کوئی رات ایسی بتلایئے جس مین آکے مسجد مین اتر رہون آپ نے فرمایا تیئسوین رات کو آ محمد بن ابراہیم
نے کہا مین نے عبد اللہ بن انیس کے بیٹے سے پوچھا تمہارے باپ کیا کرتے تھے انہون نے کہا عصر کے وقت مسجد مین آتے پھر کسی کام کو نہ نکلتے فجر
کی نماز تک جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو مسجد کے دروازے پر اپنے جانور کو دیکھتے اور سوار ہو کر اپنے جنگل کو چلے جاتے عن ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیه وسلم قال التمسوها فی العشر الاواخر من رمضان فی تاسعة تبقی وفی سابعة تبقی وفی خامسة
تبقی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا شب قدر کو ڈھونڈھو رمضان کے اخیر دہے مین جب

تو راتین باقی رہین یعنی اکیسوین شب کو اور جب سات راتین باقی رہین (یعنی تیئیسوین شب کو) اور جب پانچ راتین باقی رہین یعنی
پچیسوین شب کو **باب فیمن قال لیلة احدی وعشرین** اکیسوین شب شب قدر ہے عن ابی سعید الخدری قال کان رسول
الله صلی الله علیه وسلم یعتکف العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاما حتی اذا کانت لیلة احدی وعشرین وهی اللیلة التی
یخرج فیها من اعتکافه قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر وقد رأیت هذه اللیلة ثم انسیتها
وقد رأیتنی اسجد صبیحتها فی ماء وطین فالتمسوها فی العشر الاواخر والتمسوها فی کل وتر قال ابو سعید
فمطرت السماء تلک اللیلة وکان المسجد علی عریش فوکف المسجد فقال ابو سعید فابصرت عینای رسول الله صلی
الله علیه وسلم وعلی جبهته وانفه اثر الماء والطین من صبیحة احدی وعشرین **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ رمضان کے بیچ کے دہے مین اعتکاف کرتے ایک سال آپنے اعتکاف کیا جب اکیسوین رات ہوئی جو اعتکاف سے باہر آنے
کی رات تہی تو فرمایا جن لوگون نے میرے ساتہہ اعتکاف کیا ہے وہ اخیر دہے مین بہی اعتکاف کرین اور مین نے شب قدر کو دیکھ لیا
(یعنی جان لیا) پہر مین بہلا دیا گیا اور مین نے دیکھا اپنے تئین شب قدر کی صبح کو کیچڑ مین اور پانی مین سجدہ کرتے ہوئے تو تم اوسکو
ڈہونڈہو اخیر دہے مین ہر طاق رات مین ابو سعید نے کہا پہر اوسی رات (یعنی اکیسوین رات کو) پانی برسا اور مسجد کی چہت درخت
کی شاخون کی تہی وہ ٹپکی ابو سعید نے کہا مین نے اپنی آنکہون سے دیکہا رسول اللہ صلعم کو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا
نشان تہا اکیسوین رات کی صبح کو عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم التمسوها فی العشر الاواخر
من رمضان والتمسوها فی التاسعة والسابعة والخامسة قال قلت یا ابا سعید انکم لاعلم بالعدد منا قال اجل
قلت ما التاسعة والسابعة والخامسة قال اذا مضت واحد وعشرون فالتی تلیها التاسعة واذا مضت ثلاث و
عشرون فالتی تلیها السابعة واذا مضی خمس وعشرون فالتی تلیها الخامسة **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا شب قدر کو ڈہونڈہو رمضان کے اخیر دہے مین اور ڈہونڈہو اوسکو نوین اور ساتوین اور پانچوین
رات مین ابو نضرہ نے کہا مین نے ابو سعید خدری سے کہا تم شمار خوب جانتے ہو انہون نے کہا ہان مینے کہا نوین ساتوین اور پانچوین سے کیا مراد
ہے تو انہون نے کہا جب اکیسوین رات گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات نوین ہے ف جب مہینے کے اخیر سے گنو ت اور جب تیئیسوین شب
گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات ساتوین ہے اور جب پچیسوین رات گزر جاوے تو اوسکے بعد کی رات پانچوین ہے - یہ سب راتین طاق نہین
ہین حالانکہ اوپر کی حدیث مین گزرا کہ ڈہونڈہو طاق راتون مین تو شاید اس اعتبار سے طاق کہا ہو کہ اخیر کے حساب سے یہ
راتین بہی طاق ہین **باب من روی انها لیلة سبع عشرة** سترہوین رات شب قدر ہے عن ابن مسعود قال قال لنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلبوها لیلة سبع عشرة من رمضان ولیلة احدی وعشرین ولیلة ثلاث وعشرین ثم سکت
**ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا شب قدر کو سترہوین رات رمضان کی ڈہونڈہو اور اکیسوین رات کو اور تیئیسوین رات کو
پہر آپ چپ ہو رہے **باب من روی فی السبع الاواخر** شب قدر کا اخیر کی سات راتون مین ہونا عن ابن عمر قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ڈھونڈو
شب قدر کو اخیر کی سات راتوں میں **باب من قال سبع وعشرون** ستائیسویں رات کا شب قدر ہونا عن معاویۃ بن ابی
سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ القدر قال لیلۃ سبع وعشرین ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہے **باب من قال ھی فی کل رمضان** سارے رمضان میں شب قدر ہونا عن
عبد اللہ بن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اسمع عن لیلۃ القدر فقال ھی فی کل رمضان ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا شب قدر کا آپ نے فرمایا وہ سارے رمضان میں ہے ف اگرچہ شب قدر میں بہت اختلاف ہے
لیکن صحیح یہی ہے کہ وہ رمضان میں ہے پھر مرجح یہ ہے کہ رمضان کے اخیر دہے میں ہے پھر ظن غالب یہی ہے کہ طاق راتوں میں ہے پھر معتمد یہ ہے کہ ستائیسویں
رات ہے واللہ اعلم **باب فی کم یقرأ القرآن** قرآن شریف کم سے کم کتنے دنوں میں ختم کرے عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لہ اقرأ القرآن فی شہر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشرین قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی خمس عشرۃ
قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی عشر قال انی اجد قوۃ قال اقرأ فی سبع ولا تزیدن علی ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ان سے قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے فرمایا آپ نے بیس دن میں
ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا پندرہ دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا سات دن میں ختم کیا کر اس سے مت بڑھا ف یعنی سات دن سے کم میں ختم نہ کر اسی واسطے اب کلام اللہ کی سات منزلیں قرار دی گئی
ہیں اگر ایک منزل روز پڑھا کرے تو سات دن میں ختم ہوتا ہے مگر پھر تین میں بھی پڑھی ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صم من کل شہر ثلاثۃ ایام واقرأ القرآن فی شہر فناقصنی وناقصتہ فقال صم یوما وافطر یوما
قال عطاء واختلفنا عن ابی فقال بعضنا سبعۃ ایام وقال بعضنا خمسا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اور قرآن مہینہ بھر میں ایک بار ختم کیا کر پھر میری اور آپ کے اختلاف ہوا میں
میں ختم کی مدت کم کرنا چاہتا تھا اور روزے زیادہ کرنا چاہتا تھا آپ ختم کی مدت بڑھانا چاہتے تھے اور روزے کم رکھنا چاہتے تھے ایک
نسخے میں فناقصنی وناقصتہ فناقصتہ ہے یعنی آپ میرا کلام توڑتے تھے اور میں آپ کے کلام پر اصرار کرتا تھا ف آپ نے فرمایا
اچھا ایک دن روزہ رکھا کر اور ایک دن افطار کیا کر عطا نے کہا میرے باپ سے لوگوں نے اختلاف کیا روایت میں بعضوں نے
کلام اللہ ختم کرنے کی مدت سات دن بعضوں نے پانچ دن کہے عن عبد اللہ بن عمرو انہ قال یا رسول اللہ فی کم اقرأ القرآن
قال فی شہر قال انی اقوی من ذلک یردد الکلام ابو موسی وتناقصہ حتی قال اقرأہ فی سبع قال انی اقوی من ذلک
قال لا یفقہ من قرأہ فی اقل من ثلاث ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے روز میں کلام اللہ
ختم کروں آپ نے فرمایا ایک مہینے میں انہوں نے کہا مجھ سے اس سے کم میں ہو سکتا ہے پھر اسی طرح رد و بدل رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا
سات روز میں ختم کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھا وہ اس کو

دس دن میں ختم کیا کر انہوں نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا

نہین سمجہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات دن مین ختم کرنا بہتر ہی اگر زیادہ طاقت ہو اور جو چاہی تو تین دن مین ختم کرے مگر تین دن سے کم مین ختم کرنا مکروہ ہی۔ اس حدیث سے شبینہ پڑہنیکی کراہت ثابت ہوئی جسکو بعض مشائخ نے اختیار کیا ہی

عن عبد الله بن عمرو قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ القرآن في شهر قال اني اجد قوة قال اقرأه في ثلاث

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا قرآن پڑہا کر ایک مہینے مین انہون نے کہا مجہہ مین طاقت ہی آپ نے فرمایا تین دن مین پڑہا کر

## باب تحزيب القرآن

قرآن کی پارے اور حصے کرنا **ف** یعنی ہر روز پڑہنیکو واسطے ایک حصہ مقرر کر دینا۔ اگلے لوگون نے اوسکے تیس پارے کر دیے ہین اور ہر پارے کے چار حصے۔ باوجود اسکے ہر شخص کو اختیار ہی کہ اپنی طاقت اور فرصت کے موافق اوسکے حصے مقرر کر لیوے تا کہ ورد مین آسانی ہو

عن ابن الهاد قال سألني نافع بن جبير بن مطعم فقال لي في كم تقرأ القرآن فقلت ما احزبه فقال لي نافع لا تقل ما احزبه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قرأت جزءا من القرآن

ترجمہ ابن الہاد سے روایت ہی مجہہ سے پوچہا نافع بن جبیر بن مطعم نے تم کتنے دنون مین قرآن ختم کرتے ہو مین نے کہا مین اوسکے حصے نہین کرتا نافع نے کہا ایسا مت کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک پارہ قرآن کا پڑہا **ف** اگرچہ رسول اللہ صلعم کے وقت مین جیسے اب پارے مقرر ہین یہ نہ تہی مگر مراد آپکے پارے سے ایک حصہ ہی۔ حدیث سے جواز پارے بنانے کا اور مقرر کرنیکا ثابت ہوا

عن اوس بن حذيفة قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد ثقيف قال فنزلت الاحلاف على المغيرة بن شعبة وانزل رسول الله صلى الله عليه وسلم بني مالك في قبة له قال مسدد وكان في الوفد الذين قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثقيف قال كان كل ليلة يأتينا بعد العشاء يحدثنا قال ابو سعيد قائما على رجليه حتى يراوح بين رجليه من طول القيام واكثر ما يحدثنا ما لقي من قومه من قريش ثم يقول لا سواء كنا مستضعفين مستذلين قال مسدد بمكة فلما خرجنا الى المدينة كانت سجال الحرب بيننا وبينهم ندال عليهم ويدالون علينا فلما كانت ليلة ابطأ عن الوقت الذي كان يأتينا فيه فقلنا لقد ابطأت عنا الليلة قال انه طرأ علي حزبي من القرآن فكرهت ان اجيء حتى اتمه قال اوس سألت اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف تحزبون القرآن قالوا ثلاث وخمس وسبع وتسع واحدى عشرة وثلاث عشرة وحزب المفصل وحده

ترجمہ اوس بن حذیفہ سے روایت ہی ہم آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ثقیف کی لوگون مین جن لوگون سے اقرار ہوا تہا وہ تو مغیرہ بن شعبہ کے پاس اوترے اور بنی مالک کو آپ نے ایک قبہ مین اوتارا آپ ہر رات کو ہمارے پاس آیا کرتے اور کہڑے کہڑے باتین کیا کرتے بعد عشا کے یہانتک کہ دیر تک کہڑے رہنے کے وجہ سے ایک پاؤن پر زور دیتے کبہی دوسرے پاؤن پر اکثر اون حالات کو بیان کرتے جو اپنی قوم قریش کے ساتہہ ہوتی پہر فرماتے ہم اور وہ برابر نہ تہے بلکہ ہم کمزور اور ناتوان تہے مکے مین جب مدینے مین آئے ہماری اون کی لڑائی شروع ہوئی کبہی ہم اون پر غالب ہوتے کبہی وہ ہم پر غالب ہوتے ایک رات آپ معمولی وقت پر تشریف نہ لائے دیر کرکے تشریف لائے تو ہم نے پوچہا آپ نے آج دیر کی فرمایا میرا ایک پارہ کلام اللہ کا چہوٹ گیا تہا (یعنی پڑہا نہ تہا) مین نے چاہا اوسکو پورا کیے بغیر آنا برا جانا اوس نے کہا مین نے آپکے صحابہ سے پوچہا تم قرآن کے حصے کس طرح کرتے

انہون نے کہا پہلا حصہ تین سورتونکا (بقرہ اور آل عمران اور نسا) پھر دوسرا حصہ پانچ سورتونکا (مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور
توبہ کا) پھر تیسرا حصہ سات سورتونکا (یونس اور ہود اور یوسف اور رعد اور ابراہیم اور حجر اور نحل کا) پھر چوتھا حصہ نو سورتونکا (بنی اسرائیل اور
کہف اور مریم اور طہٰ اور انبیا اور حج اور مومنون اور نور اور فرقان کا) پھر پانچوان حصہ گیارہ سورتونکا (شعرا اور نمل اور قصص اور عنکبوت اور
روم اور لقمان اور الم تنزیل السجدہ اور احزاب اور سبا اور فاطر اور یٰس کا) پھر چھٹا حصہ تیرہ سورتونکا (صافات اور ص اور زمر اور مومن
اور حم سجدہ اور حم عسق اور زخرف اور دخان اور جاثیہ اور احقاف اور محمد اور فتح اور حجرات کا) پھر ساتوان حصہ مفصل کا (یعنی سورہ
قاف سے آخر قرآن تک) ف اب بھی اسی حساب سے سات منزلیں مروج ہین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سات منزلین کا دستور
رسول اللہ کے زمانے مین بھی تہین اور ترتیب قرآن کی سورتون کی اعتبار سے وہی تھی جو حضرت عثمان کے وقت مین قرار پائے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفقہ من قرء القرآن فی اقل من ثلاث ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے قرآن تین دن سے کم مین پڑہا وہ کچھ نہین سمجہا عن عبد اللہ بن عمرو
انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کم یقرء القرآن قال فی اربعین یوما ثم قال فی شہر ثم قال فی عشرین ثم قال
فی خمس عشرۃ ثم قال فی عشر ثم قال فی سبع لم ینزل من سبع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہون نے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی دنون مین کلام اللہ ختم کیا جاوے آپ نے فرمایا چالیس دن مین پھر فرمایا مہینا بھر مین پھر فرمایا
بیس دن مین پھر فرمایا پندرہ دن مین پھر فرمایا دس دن مین پھر فرمایا سات دن مین سات دن سے کم نہ کیا عن علقمۃ والاسود
قالا اتی ابن مسعود رجل فقال انی اقرء المفصل فی رکعۃ فقال اہذا کہذ الشعر ونثرا کنثر الدقل لکن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرء النظائر السورتین فی رکعۃ النجم والرحمن فی رکعۃ واقتربت والحاقۃ فی رکعۃ
والطور والذاریات فی رکعۃ واذا وقعت ونٓ فی رکعۃ وسأل سائل والنازعات فی رکعۃ وویل للمطففین
وعبس فی رکعۃ والمدثر والمزمل فی رکعۃ وہل اتی ولا اقسم بیوم القیامۃ فی رکعۃ وعم یتساءلون والمرسلات
فی رکعۃ والدخان واذا الشمس کورت فی رکعۃ قال ابو داود وہذا تالیف ابن مسعود رحمہ اللہ ترجمہ علقمہ اور
اسود سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود پاس ایک شخص آیا اور بولا مین مفصل کی پوری منزل ایک رکعت مین پڑہ لیتا ہون عبد اللہ
بن مسعود نے کہا تو اسطرحسے پڑہ لیتا ہوگا جیسے شعر جلدی سے پڑہ لیتے ہین یا سوکھی کہجورین درخت سے جہڑتی ہین مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم برابر والی دو دو سورتون کو ایک رکعت مین پڑہتے تھے جیسے نجم اور سورہ رحمن کو ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقہ
کو ایک رکعت مین اور والطور اور والذاریات کو ایک رکعت مین اور اذا وقعت اور والنون کو ایک رکعت مین اور سال سائل اور
والنازعات کو ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس کو ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیامہ
کو ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور والمرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت کو ایک رکعت مین - کہا ابو داود نے کہ یہ ابن
مسعود کی ترتیب ہے عن عبد الرحمن بن یزید قال سألت ابا مسعود وہو یطوف بالبیت فقال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ الآیتین من آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ ترجمہ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہی مرتبہ ابو مسعود
سے سوال کیا وہ طواف کر رہی تھی خانہ کعبہ کا انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دو آیتوں کو سورہ بقرہ کی آخر کی پڑھیگا ایک رات میں تو
کافی ہیں اوسکو یعنی شب بیداری اور تہجد گزاری سے بعضوں نے کہا کافی ہو گئے ہر رنج اور برائی سے ترمذی عن عبداللہ بن عمرو بن
العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر آیات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ آیۃ کتب من
القانتین ومن قام بالف آیۃ کتب من المقنطرین ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ نے جو شخص
دس آیتیں کھڑی ہو کر نماز میں پڑھیگا وہ غافلوں میں سے نہ لکھا جاویگا اور جو شخص سو آیتیں پڑھیگا وہ عابدوں میں سے اور قانتوں
میں سے لکھا جاویگا اور جو شخص ہزار آیتیں پڑھیگا وہ بڑی مالداروں میں لکھا جاویگا (مال سے مراد ثواب آخرت ہی) عن
عبداللہ بن عمرو قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرئنی یا رسول اللہ فقال اقرأ ثلاثا من ذوات
الر فقال کبرت سنی واشتد قلبی وغلظ لسانی قال فاقرأ ثلاثا من ذوات حم فقال مثل مقالتہ فقال اقرأ
ثلاثا من المسبحات فقال مثل مقالتہ فقال الرجل یا رسول اللہ اقرئنی سورۃ جامعۃ فاقرأہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا زلزلت الارض حتی فرغ منہا فقال الرجل والذی بعثک بالحق لا ازید علیہا ابدا ثم ادبر الرجل فقال النبی صلعم
افلح الرویجل مرتین ترجمہ عبداللہ ابن عمرو سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھکو
قرآن پڑھا دیجئے آپنے فرمایا تین سورتیں پڑھ اون سورتوں میں سے جنکے سر میں الر ہی (یعنی یونس اور ہود اور یوسف وغیرہ)
اوس نے کہا یا رسول اللہ میری عمر بہت ہو گئی ہی اور میرا قلب سخت ہو گیا ہی اور میری زبان موٹی ہو گئی ہی (اسوجہ سے اتنی بڑی سورتیں
یاد نہیں کر سکتا) آپنے فرمایا اچھا تین سورتیں حم والی پڑھ (جیسے حم عسق ... زخرف وغیرہ) پھر اوس نے ایسا ہی کہا آپنے فرمایا اچھا مسبحات میں سے
تین سورتیں یاد کر لے (یعنی وہ سورتیں جنکے اول میں سبح یا یسبح ہی) پھر اوس نے ایسا ہی کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک سورۃ جامع
سکھا دیجئے رسول اللہ نے اوسکو اذا زلزلت الارض سکھلایا اخیر تک وہ شخص بولا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں
اوسپر زیادہ نہیں کرونگا آپنے دوبار فرمایا نجات پائی اس چھوٹے مرد نے باب فی عدد آی آیتوں کا شمار عن ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سورۃ من القرآن ثلاثون آیۃ تشفع لصاحبہا حتی یغفر لہ تبارک الذی بیدہ
الملک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک سورت ہی قرآن کی تیس آیتوں والی جو سفارش کریگی آدمی کے لئے
یہانتک کہ اوسکی مغفرت ہوگی تبارک الذی بیدہ الملک باب تفریع ابواب السجود وکم سجدۃ فی القرآن سجدہ تلاوت
کا بیان عن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقرأہ خمس عشرۃ سجدۃ فی القرآن منہا ثلاث فی المفصل
وفی سورۃ الحج سجدتان ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ نے اونکو پندرہ سجدے بتائے قرآن میں اون میں سے تین
مفصل میں ہیں (والنجم اور انشقت اور اقرأ میں) اور دو سجدے سورہ حج میں (اور دس سجدے اور باقی کلام میں یعنی سورہ اعراف
اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور فصلت میں ف امام محمد اور جمہور اہل حدیث

کا مذہب بھی ہی اور مالک کے نزدیک گیارہ سجدے ہین مفصل مین اور جس مین انکے نزدیک کوئی سجدہ نہین ہے اور شافعی کے نزدیک
چودہ مین ص مین انکے نزدیک سجدہ نہین ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی چودہ ہین مگر سورہ حج مین انکے نزدیک ایک ہی سجدہ
ہے بعد ہی بیشار کے نعبد للطون کے ۔ اختلاف ہے اس مین کہ سجدہ تلاوت واجب ہے یا سنت ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے اور باقی
ائمہ اور اہل حدیث کی نزدیک سنت ہے ۔ اور بھی اختلاف ہے اس مین کہ سجدہ تلاوت کے لیے وضو شرط ہے یا نہین ائمہ اربعہ اور اکثر
علماء کی نزدیک شرط ہے اور ابن تیمیہ کے نزدیک شرط نہین ہے ۔ کہا ابو داؤد نے ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کے ساتھ
مین نے گیارہ سجدے کیے کلام اللہ مین (روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے) مگر اسناد اوسکی ضعیف ہے **عن عقبة بن عامر قال**
**قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افی سورة الحج سجدتان قال نعم ومن لم یسجدهما فلا یقرأهما** ترجمہ عقبہ بن عامر سے
روایت ہے کہ پوچھا مینے رسول اللہ سے سنا کیا سورہ حج مین دو سجدے ہین آپ نے فرمایا ہان جو وہ دونو سجدے نہ کرے اس سورت کو بھی نہ پڑھے **ف**
ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے **باب من لم یر السجود فی المفصل** مفصل مین سجدہ تلاوت نہ ہونیکا بیان
**عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسجد فی شیء من المفصل منذ تحول الی المدینة** ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے مفصل مین سجدہ نہین کیا جب سے مدینے مین آئے **ف** یہ حدیث امام مالک کی دلیل ہے مگر اسکی اسناد مین
ابو قدامہ اور مطر وراق دونو ضعیف ہین کہا نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور معارض ہے اسکی حدیث ابو ہریرہ کی جو صحیح ہے اور
آگے آتی ہے حالانکہ ابو ہریرہ کا اسلام ساتوین سال ہجری مین ہوا **عن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
**وسلم النجم فلم یسجد فیها** ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ کے سامنے مینے سورہ والنجم پڑھی آپنے اوس مین سجدہ نہ کیا
کہا ابو داؤد نے زید امام تھے انہونے سجدہ نہ کیا (اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ نہ کیا) معارض ہے اسکی حدیث ابن عباس
کی جو صحیحین مین ہے کہ آنحضرت صلعم نے سجدہ کیا والنجم مین **باب من رأی فیها سجودا** والنجم مین سجدہ کرنیکا بیان **عن**
**عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ سورة النجم فسجد بها وما بقی احد من القوم الا سجد فاخذ رجل من**
**القوم کفا من حصی او تراب فرفعه الی وجهه وقال یکفینی هذا قال عبد اللہ فلقد رأیته بعد ذلک قتل کافرا**
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے سورہ والنجم پڑھی پھر سجدہ کیا اور کوئی آدمی ایسا نہ رہا جس نے سجدہ نہ کیا ہو ایک
شخص نے تہوڑی ریتی یا مٹی مین لیکر منہ تک اٹھالی اور کہا یہ کفایت کرتا ہے مجھکو (سجدے سے) عبد اللہ نے کہا مین نے اوسکو دیکھا قتل ہوا
کفر کی حالت مین **باب السجود فی اذا السماء انشقت واقرأ** اذا السماء انشقت اور اقرأ مین سجدہ کرنیکا بیان **عن ابی هریرة قال**
**سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک الذی خلق** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم نے سجدہ
کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ اذا السماء انشقت مین اور اقرأ باسم ربک الذی خلق مین **عن ابی رافع قال صلیت مع ابی هریرة العتمة**
**فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما هذه السجدة قال سجدت بها خلف ابی القاسم فلا ازال اسجد بها**
**حتی القاه** ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ کے پیچھے عشا کی نماز پڑھی انہونے اذا السماء انشقت پڑھ کر سجدہ کیا مین نے کہا یہ سجدہ

کسا ہی انہون نی کہا سجدہ مین نبی ابو القاسم (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچہی کیا ہی مین ہمیشہ اسکو کرتا رہونگا یہانتک کہ آپ سی مل
جاؤن **باب** السجود فی ص ص مین سجدہ کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال لیس ص من عزائم السجود وقد رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سی روایت ہی ص کا سجدہ کچہ ضرور نہین ہی مگر مین نے
رسول اللہ صلعم کو دیکہا آپ اوس مین سجدہ کرتی تہی **عن** ابی سعید الخدری انہ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ فلما کان یوم آخر قرأھا فلما بلغ السجدۃ
تشزن الناس للسجود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی توبۃ نبی ولکنی رأیتکم تشزنتم للسجود
فنزل فسجد وسجدوا **ترجمہ** ابو سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ نی منبر پر سورہ ص پڑہی جب سجدہ کی آیت پر پہونچے
جب سجدہ کی آیت پر پہونچے لوگ سجدہ کے لیے تیار ہوئی آپنے فرمایا یہہ سجدہ توبہ تہی ایک پیغمبر کی (داؤد علیہ السلام کے) مگر اب
تم مستعد ہوگئی سجدہ کے لیے تو خیر آپ اوتری اور سجدہ کیا لوگون نی بہی آپ کے ساتہہ سجدہ کیا **باب** الرجل یسمع السجدۃ
وھو راکب جو شخص سوار ہو اور سجدہ کی آیت سنی تو کیا کری **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ
فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد فی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول
اللہ صلعم نے سجدہ کی آیت پڑہی جس سال مکہ فتح ہوا سب لوگون نی سجدہ کیا بعض اونمین سی سوار تہی بعضون نی زمین پر سجدہ کیا سوار نی اپنے
ہاتہہ پر سجدہ کیا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا السورۃ قال ابن نمیر فی غیر صلاۃ ثم
اتفقا فیسجد ونسجد معہ حتی لا یجد احدنا مکانا لموضع جبھتہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایک سورت سناتی ہمکو بغیر نماز کی پہر آپ سجدہ کرتی اور ہم بہی آپکے ساتہہ سجدہ کرتی یہانتک کہ کسیکو ہم مین سی اپنی پیشانی
رکہنی کی جگہہ نہ ملتی **ف** تو وہ اپنی ہاتہہ یا ران پر یا دوسرے کی پشت پر سجدہ کرلیتا **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا قال عبد الرزاق وکان الثوری
یعجبہ ھذا الحدیث قال ابو داود یعجبہ لانہ کبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی رسول اللہ صلعم ہم کو
قرآن سنایا کرتی جب سجدہ کی آیت پڑہتی تو تکبیر کہکر سجدہ کرتی اور ہم بہی آپکے ساتہہ سجدہ کرتی۔ کہا عبد الرزاق نے
یہ حدیث سفیان ثوری کو بہت پسند تہی کیونکہ اس مین تکبیر کا ذکر ہی **باب** ما یقول اذا سجد سجدہ تلاوت مین
کیا کہی **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل یقول فی السجدۃ مرارا
سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تلاوت کے سجدون مین رات کو کئی کئی بار فرماتی۔ سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ یعنی سجدہ کیا میری
منہ نی اوس شخص کو جسنے اوسکو پیدا کیا اور اوسکی کان آنکہہ بنائی اپنی طاقت اور قوت سے **باب** فیمن یقرأ السجدۃ
بعد الصبح جو شخص بعد صبح کی نماز کے سجدہ کی آیت پڑہی وہ کب سجدہ کری **عن** ابی تمیمۃ الھجیمی قال لما بعثنا الرکب

قال ابو داود یعنی المدینۃ الی المدینۃ فکنت اقص بعد صلاۃ الصبح فاسجد فنہانی ابن عمر فلم انتہ ثلاث مرات ثم عاد فقال انی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم یسجدوا حتی تطلع الشمس ترجمہ ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے

جب ہم سفر کے ساتھ نکلے تو میں اپنی قوم میں وعظ کہا کرتا تھا بعد فجر کی نماز کے اور سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا عبداللہ بن عمر نے تین بار مجھ کو منع کیا مگر باز نہ آیا انہوں نے آخر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے سجدہ نہیں کیا بعد نماز کے یہاں تک کہ

آفتاب نکلے

## ابواب الوتر

وتر کی بابوں کا بیان

## باب استحباب الوتر

وتر پڑھنا سنت ہے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل القرآن اوتروا فان اللہ وتر یحب الوتر ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اے قرآن والو وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ ایک ہے وتر ہے دوست رکھتا ہے وتر کو ف وتر کہتے ہیں طاق کو۔ یہاں پر مراد وتر سے یہ ہے کہ تہجد پڑھا کرو اور اوسکو طاق کر لیا کرو وتر پڑھ کر جیسے آٹھ رکعتیں تہجد کی پڑھیں اور ایک رکعت یا تین رکعت یا پانچ رکعتیں وتر کی پڑھیں سب طاق ہو گئیں یعنی نو یا گیارہ یا تیرہ عن عبد اللہ عن النبی صلعم بمعناہ زاد فقال اعرابی ما تقول قال لیس لک ولا لاصحابک ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے یہ حدیث بیان کی تو ایک اعرابی بولا کیا کہتے ہو عبداللہ بن مسعود نے کہا یہ تجھکو حکم نہیں ہے نہ تیرے ساتھیوں کو (یہ تو قرا اور حفاظ اور علما کو حکم ہے تجھکو تو فرض ادا کرنا کافی ہے) عن خارجۃ بن حذافۃ العدوی قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ تعالی قد امدکم بصلوۃ وھی خیر لکم من حمر النعم وھی الوتر فجعلھا لکم فیما بین العشاء الی طلوع الفجر ترجمہ خارجہ بن حذافہ عدوی سے روایت ہے نکلے ہم پر رسول اللہ اور فرمایا بیشک اللہ نے امداد کی تمہاری ایک نماز سے جو بہتر ہے تمہارے واسطے سرخ اونٹوں سے وہ وتر کی نماز ہے اوسکا وقت عشا کے بعد سے فجر نکلنے تک مقرر کیا

## باب فیمن لم یوتر

یعنی جو شخص وتر نہ پڑھے تو کیسا ہے عن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے وتر حق ہے یعنی لازم ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے ف اکثر علما اور امام شافعی اور امام احمد اور ابو یوسف اور محمد کے نزدیک وتر سنت ہے اور یہی مذہب ہے اجلۂ صحابہ اور تابعین سے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وتر واجب ہے اون کی دلیل یہی حدیث ہے روایت کیا اوسکو حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اوسکو عن ابن محیریز ان رجلا من بنی کنانۃ یدعی المخدجی سمع رجلا بالشام یدعی ابا محمد یقول ان الوتر واجب قال المخدجی فرحت الی عبادۃ بن الصامت فاخبرتہ فقال عبادۃ کذب ابو محمد سمعت رسول اللہ صلعم یقول خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد فمن جاء بھن لم یضیع منھن شیئا استخفافا بحقھن کان لہ عند اللہ عھد ان یدخلہ الجنۃ ومن لم یات بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شاء ادخلہ الجنۃ ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے ایک شخص نے بنی کنانہ میں سے جسکو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا شام میں جسکا نام ابو محمد تھا وتر واجب ہے مخدجی نے کہا میں یہ سنکر عبادہ بن صامت کے پاس گیا اور اون سے بیان کیا عبادہ نے کہا ابو محمد نے جھوٹ کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ نے فرض کیا ہے بندوں پر جو شخص ان کو ادا کریگا اور ضائع نہیں کریگا ان کو ہلکا سمجھ کر تو اوسکا اقرار ہو گا اللہ پاس جنت میں جانے کا اور جو ادا نہ کرے اوسکا کچھ اقرار اللہ پاس نہیں ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوسکو جنت میں لیجاوے ف اس حدیث میں آپ نے وتر کا ذکر نہ کیا اگر

وتر دو آیت پڑہا ہوتا تو اسکو بھی بیان کرتی عن ابن عمر ان رجلا من اهل البادیة سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاة اللیل فقال باصبعیہ هكذا

مثنی مثنی والوتر ركعة من آخر اللیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے جنگل کے رہنے والوں میں سے رسول اللہ سے رات کی نماز کو پوچھا آپ نے

دو انگلیوں سے اشارہ کیا یعنی دو دو رکعتیں ہیں اور وتر ایک رکعت ہے آخر رات میں عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدة فلیفعل ترجمہ ابی ایوب انصاری سے روایت ہے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا وتر لازم ہے ہر مسلمان پر جسکا جی چاہے پانچ رکعتیں وتر کی پڑھے جسکا جی چاہے تین رکعتیں پڑھے جسکا جی چاہے ایک رکعت پڑھے ف اور وتر کی

ایک رکعت اور سات رکعت وتر کی بھی ثابت ہے سعید بن ہشام کی روایت سے باب ما یقرأ فی الوتر ترجمہ وتر میں کون سی سورتیں پڑھے عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یوتر بسبح اسم ربک الاعلی وقل للذین کفروا واللہ الواحد الصمد ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ وتر میں سبح اسم ربک الاعلی اور قل یا ایہا

الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے عن عبد العزیز بن جریج قال سألنا عائشة ام المؤمنین بای شیء کان یوتر رسول اللہ صلعم فذکر معناه قال وفی

الثالثة بقل هو الله احد والمعوذتین ترجمہ عبد العزیز بن جریج سے روایت ہے ہم نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے

انہوں نے ویسا ہی بیان کیا کہا تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے باب القنوت فی الوتر ترجمہ وتر میں قنوت

پڑھنے کا بیان عن الحسن بن علی قال علمنی رسول اللہ صلعم کلمات اقولهن فی الوتر قال ابن جواس فی قنوت الوتر اللهم اهدنی فیمن هدیت و

عافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک وانه لا یذل من

والیت تبارکت ربنا وتعالیت ترجمہ امام حسن بن علی سے روایت ہے رسول اللہ نے مجھکو چند کلمے سکھائے جنکو میں وتر میں کہا کرتا ہوں ابن جواس نے کہا وتر

کی قنوت میں کہا کرتا ہوں اللہم اہدنی فیمن ہدیت آخر تک عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ کان یقول فی آخر وترہ اللهم انی اعوذ برضاک

من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ترجمہ حضرت علی سے

روایت ہے رسول اللہ وتر کی بعد یہ دعا پڑھتے اللہم انی اعوذ بک آخر تک عن ابی بن کعب ان رسول اللہ قنت یعنی فی الوتر قبل الرکوع

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ نے قنوت پڑھی وتر میں قبل رکوع کے کہا ابو داؤد سوا عیسیٰ بن یونس کے اور جماعت لوگوں نے اس

حدیث کو روایت کیا مگر قنوت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ابی بن کعب سے یہ مروی ہے کہ وہ قنوت رمضان کے نصف اخیر میں پڑھتے تھے اور شافعی کا بھی قول یہی ہے

اور مذہب کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک سال بھر پڑھے عن محمد عن بعض اصحابه ان ابی بن کعب امهم یعنی فی رمضان وکان یقنت فی النصف

الآخر من رمضان ترجمہ ابی بن کعب نے امامت کی لوگوں کی رمضان میں اور وہ قنوت پڑھتے تھے رمضان کے آخر نصف میں عن الحسن

ان عمر بن الخطاب جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی لهم عشرین لیلة ولا یقنت بهم الا فی النصف الباقی فاذا کانت العشر

الاواخر تخلف فصلی فی بیته فکانوا یقولون ابق ابی ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر نے جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر وہ لوگوں کے

ساتھ بیس راتوں تک نماز پڑھا کرتے تھے مگر قنوت نصف اخیر میں پڑھتے تھے جب اخیر دس دن رہ جاتے تو اپنے گھر میں نماز پڑھا کرتے لوگ کہتے ابی

بھاگ گئے کہا ابو داؤد ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حدیث ابی کی رسول اللہ نے قنوت پڑھا وتر میں کچھ چیز نہیں ہے ضعیف ہے ف

اسی طرح ضعیف کہا نسائی اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے

فی کتاب القنوت میں عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ نے قنوت پڑہا وتر میں قبل رکوع کی ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے تحقیق میں اور سکوت کیا اس پر ابو نعیم نے حلیہ میں ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے تین رکعتیں وتر کی پڑہیں اور قنوت پڑہا رکوع سے پہلے اور طبرانی نے اوسط میں ابن عمر سے کہ رسول اللہ وتر کی تین رکعتیں پڑہتے تہے اور قنوت رکوع سے پہلے پڑہتے تہے۔ سفر السعادت میں ہے کہ امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود سے ثابت ہوا کہ انہوں نے قنوت وتر میں پڑہا لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا سے روایت نہیں ہے کہ آپ نے قنوت پڑہا وتر میں اور جو روایت آئی ہے اس کو مطعون اور منقری کہا ہے اور امام احمد نے فرمایا کہ قنوت صبح کی نماز میں ثابت ہے پر وتر میں حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے۔ و ما قنوت سے صحیح وہی ہے جو اور امام حسن علیہ السلام کی روایت سے گذری۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے جو ہر وقت مصیبت کی پڑہی جاتی ہے کفار پر بد دعا کر کے یہ سطر اللہم اغفر للمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبہم واصلح ذات بینہم وانصرہم علی عدوک وعدوہم اللہم العن الکفرۃ الذین یصدون عن سبیلک ویکذبون رسلک ویقاتلون اولیاءک اللہم خالف بین کلمتہم وزلزل اقدامہم وانزل بہم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین۔ اور ایک یہ بھی دعا ہے اللہم انی اعوذ برضاک من سخطک اخیر تک جو اوپر گذری اگر نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ دعا آپ نماز سے فارغ ہو کر پڑہتے اور ایک یہ بھی دعا ہے اللہم انا نستعینک اخیر تک مگر یہ صحیح روایت سے ثابت نہیں رسول اللہ سے

## باب فی الدعاء بعد الوتر

وتر کے بعد کون سی دعا پڑہے

عن ابی بن کعب قال کان رسول اللہ اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملک القدوس ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ جب وتر پڑہ کر سلام پہیرتے تو سبحان الملک القدوس کہتے ف زیادہ کیا نسائی نے کہ تین بار بلند کرتے آواز تیسری بار میں عن ابی سعید قال قال رسول اللہ من نام عن وترہ او نسیہ فلیصلہ اذا ذکرہ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے جو شخص سو جاوے وتر پڑہے بغیر یا بہول جاوے اسکو تو جب یاد آوے پڑہ لیوے ف یہ حکم استحباباً ہے جیسے دوسری حدیث میں وظیفے کو فرمایا اگر رات کو نہ پڑہ سکا تو دن کو قضا کر لیوے بعضوں نے کہا اس حدیث سے وتر کا وجوب ثابت ہوتا ہے

## باب فی الوتر قبل النوم

سونے سے پہلے وتر پڑہ لینے کا بیان

عن ابی ہریرۃ قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث لا ادعہن فی سفر ولا حضر رکعتی الضحی وصوم ثلاثۃ ایام من الشہر وان لا انام الا علی وتر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مجہ کو وصیت کی میرے دوست محمد نے تین باتوں کی جنکو میں نہیں چہوڑتا سفر میں نہ حضر میں دو رکعتیں چاشت کے اور تین روزے ہر مہینے میں اور نہ سونا مگر وتر پڑہ کر ف ابن حجر نے کہا شاید ابو ہریرہ کو آپ نے وتر سونے سے پہلے پڑہنے کا اس واسطے حکم دیا کہ وہ آپ کے حدیثوں کے سننے میں تمام رات تک مشغول رہتے ہونگے اور دن سے زیادہ تو خوف ہوا انکو وتر قضا ہو جانیکا در صورت سو جانے کی کہ وتر سے پہلے واللہ اعلم عن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی صلعم بثلاث لا ادعہن لشئ اوصانی بصیام ثلثۃ ایام من کل شہر ولا انام الا علی وتر وبسبحۃ الضحی فی الحضر والسفر ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے وصیت کی مجہ کو میرے حبیب نے (یعنی محمد صلعم نے) تین باتوں کی جنکو میں نہیں چہوڑتا کسی عذر سے ایک تین روزے رکہنا ہر مہینے میں دوسرے نہ سونا مگر وتر پڑہ کر تیسری دوگانہ چاشت کا ادا کرنا حضر اور سفر میں عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر متی توتر قال اوتر من اول اللیل وقال لعمر متی توتر قال آخر اللیل فقال لابی بکر اخذ ہذا بالحزم وقال لعمر اخذ ہذا بالقوۃ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ نے حضرت ابو بکر سے پوچہا فرمایا تم وتر کب پڑہا کرتے ہو انہوں نے کہا اول شب میں پہر حضرت عمر سے فرمایا تم وتر کب پڑہا کرتے ہو انہوں نے کہا اخیر شب میں آپ نے ابو بکر کو کہا انہوں نے احتیاط پر عمل کیا اور عمر نے قوت پر

(ایسا نہ ہو کہ سوتے رہجاوین اور وتر کا وقت گذر جاوے) اور عمر کو کہا انہون نے مشکل کام کو اختیار کیا جس مین طاقت چاہیے **ف** بہتر یہی ہے جسکو بھروسا ہو کہ آخیر شب مین جاگیگا وہ وتر کی تاخیر کرے اور تہجد ادا کرکے آخیر مین وتر پڑہے لیکن جو شخص کمزور ہو یا آنکھ کھلنے کا بھروسا نہ ہو وہ وتر اول شب پڑہ لے پھر اگر آنکھ کھلے تو تہجد پڑہے لیکن وتر دوبارہ نہ پڑہے جیسا کہ نوین پارہ کے شروع مین آویگا

**باب فی وقت الوتر** وتر کے وقت کا بیان **عن** مسروق قال قلت لعائشة متی کان یوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت کل ذلک قد فعل اوتر اول اللیل و وسطه و آخره ولکن انتهی وتره حین مات الی السحر **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلعم وتر کس وقت پڑھتے تھے انہون نے کہا ہر وقت کبھی اول شب مین کبھی آخیر شب مین لیکن وفات کے قریب وتر کو فجر کی قریب پڑہا کرتے تھے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جلدی پڑہو وتر صبح ہو جانے سے پہلے **ف** جب صبح ہو گئی پھر وتر نہ رہا یہی قول ہے عطا اور احمد اور مالک کا اور بعضون کے نزدیک قضا کرے اور سکو اگرچہ صبح ہو جاوے بدلیل اوس حدیث کے جو اوپر گذری ابو سعید سے **عن** معاویة بن صالح عن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشة عن وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ربما اوتر اول اللیل وربما اوتر من آخره قلت کیف کانت قرأته اکان یسر بالقرأة ام یجهر قالت کل ذلک کان یفعل ربما اسر وربما جهر وربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی قیس سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کب پڑھتے تھے انہون نے کہا اول شب مین کبھی آخیر شب مین مین نے کہا قرأت کیونکر کرتے تھے پکار کر یا آہستہ انہون نے کہا ہر طرح کبھی پکار کر کبھی آہستہ کبھی غسل کر کے سوتے کبھی وضو کر کے سو رہتے جنابت سے **ف** اس مسئلہ کو اوپر بیان کر دیا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اخیر نمازون مین رات کے وتر کو کرو **ف** یعنی سب کے آخر مین وتر پڑہا کرو والحمد للہ

تمام ہوا پارہ آٹھوان سنن ابو داؤد کے بتیس پارون مین سے اور پورا ہو گیا ربع پہلا

اس پارہ کی تمامی سے اب شروع کرتا ہون پارہ نوان اور ربع دوسرا

خداوند کریم کے فضل اور عنایت پر بھروسا کرکے اور دعا کرتا ہون

اوس شہنشاہ حقیقی کے درگاہ بے پرواہ مین جیسا

تو نے مجھ گنہگار ضعیف کو قوت عطا فرمائی

اس کتاب عظیم کے ایک ربع پورا

کرنیکی ایسی ہی توفیق دے اس کتاب کے تمام کرنیکی اپنی رحمت اور کرم سے کوئی مددگار ہمارا نہین ہے سوا تیرے تو ہی مالک ہے اور تو ہی معین ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تم الجزء الثامن وکمل الربع الاول منها ویتلوه الجزء التاسع والربع الثانی ان شاء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی نقض الوتر وتر دوبارہ نہ پڑھنا چاہیے عن قیس بن طلق قال زارنا طلق بن علی فی یوم من رمضان وامسی
عندنا وافطر ثم قام بنا تلک اللیلة واوتر بنا ثم انحدر الی مسجدہ فصلی باصحابہ حتی اذا بقی الوتر قدم
رجلا فقال اوتر باصحابک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلة ترجمہ قیس بن طلق سے
روایت ہے طلق بن علی رض ایک دن رمضان مین ہمارے پاس آئے اور شام تک رہے اور روزہ افطار کیا پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھائی
اور وتر پڑھا پھر اونکی اپنی مسجد مین گئے اور اپنے لوگون کے نماز پڑھائی جب وتر باقی رہ گئے تو ایک اور شخص کو آگے کر دیا اور کہا تو
وتر پڑھا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک رات مین دو وتر نہین ہو سکتے باب
القنوت فی الصلوٰة نماز مین دعا قنوت پڑھنے کا بیان عن ابی ہریرة قال واللہ لاقربن بکم صلاة رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال فکان ابو ہریرة یقنت فی الرکعة الاخرة من صلاة الظہر وصلاة العشاء الاخرة وصلاة الصبح
فیدعو للمؤمنین ویلعن الکافرین ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم خدا کی مین رسول اللہ کی سی نماز پڑھونگا
راوی نے کہا ابوہریرہ قنوت پڑھتے تھے اخیر رکعت مین ظہر کے اور عشا کے اور فجر کے دعا کرتے تھے مسلمانون کے واسطے اور لعنت کرتے
تھے کافرون پر عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی صلوٰة الصبح زاد ابن معاذ وصلوٰة المغرب
ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ قنوت پڑھتے تھے فجر کے نماز مین اور ایک روایت مین ہے مغرب کے نماز مین عن ابی ہریرة
قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاة العتمة شہرا یقول فی قنوتہ اللہم نج الولید بن الولید اللہم
نج سلمة بن ہشام اللہم نج المستضعفین من المؤمنین اللہم اشدد وطأتک علی مضر اللہم اجعلہا علیہم
سنین کسنی یوسف قال ابو ہریرة واصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلم یدع لہم فذکرت
ذلک لہ فقال وما تراہم قد قدموا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی عشا کے
نماز مین ایک مہینہ تک آپ فرماتے تھے قنوت مین یا اللہ نجات دے ولید بن ولید کو یا اللہ نجات دے سلمہ ابن ہشام کو (یہ لوگ قید
تھے کفار کے ہاتھ مین) یا اللہ نجات دے ضعیف مسلمانون کو۔ یا اللہ سخت کر عذاب اپنا مضر پر۔ یا اللہ اونپر قحط ڈال جیسے
یوسف کے زمانے مین قحط ہوا تھا۔ ابوہریرہ نے کہا ایک روز آپ نے صبح کی لیکن اون لوگون کے لیے دعا نہ مانگی مین نے
آپ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے وہ لوگ (ولید اور سلمہ) آگئے (یعنی مدینے مین کفار کے ہاتھ سے نجات پاکر) عن

ابن عباس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا متتابعا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح
في دبر كل صلاة اذا قال سمع الله لمن حمده من الركعة الآخرة يدعو على احياء من بني سليم على رعل وذكوان
وعصية ويؤمن من خلفه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے برابر ایک مہینے تک قنوت پڑھی ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا میں اور فجر میں ہر نماز میں جب اخیر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے بد دعا کرتے تھے چند قبیلوں پر بنی
سلیم میں سے رعل اور ذکوان اور عصیہ پر اور مقتدی آمین کہتے تھے عن انس بن مالك انه سئل هل قنت النبي صلى الله عليه
وسلم في صلاة الصبح فقال نعم فقيل له قبل الركوع او بعد الركوع قال بعد الركوع قال مسدد بيسير ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے ان سے سوال ہوا رسول اللہ صلعم نے قنوت پڑھی ہے صبح کی نماز میں انہوں نے کہا ہاں پھر سوال ہوا قبل رکوع
کے پڑھی ہے یا بعد رکوع کے انہوں نے کہا بعد رکوع کے۔ مسدد کی روایت میں ہے تھوڑی مدت تک عن محمد بن سيرين قال حدثني
من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم صلاة الغداة فلما رفع راسه من الركعة الثانية قام هنية ترجمہ محمد بن سیرین
سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اوس شخص نے جسنے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ صبح کے جب آپ نے سر اوٹھایا دوسری
رکعت پڑھ کر تھوڑی دیر تک کھڑے رہے (قنوت پڑھنے کیواسطے) ف اکثر علماء کے نزدیک قنوت پڑھنا فرائض میں نہ چاہیے
اور شافعی کے نزدیک نماز فجر میں ہمیشہ دوسری رکعت کے بعد رکوع کے پڑھنا چاہیے اور جسوقت کوئی آفت یا حادثہ مسلمانوں پر آوے
تو سب کے نزدیک پڑھنا چاہیے

## باب فضل التطوع في البيت گھر میں نفل پڑھنے کی فضیلت

عن زيد بن ثابت انه
قال احتجر رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد حجرة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الليل فيصلي فيها
قال فصلوا معه بصلاته يعني رجالا وكانوا ياتونه كل ليلة حتى اذا كان ليلة من الليالي لم يخرج اليهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم فتنحنحوا ورفعوا اصواتهم وحصبوا بابه قال فخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم
مغضبا فقال يا ايها الناس ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت ان ستكتب عليكم فعليكم بالصلاة في بيوتكم
فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلاة المكتوبة ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مسجد میں حجرہ بنایا آپ رات کو باہر آکر اوس میں نماز پڑھا کرتے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنا شروع کی اور ہر رات کو
آپ پاس آنے لگے ایک رات آپ باہر نہ نکلے اون لوگوں نے کھنکارنا شروع کیا اور پکارنا اور دروازے پر آپکے کنکر ماری (انہوں نے خیال کیا
کہ شاید آپ سو گئے ہیں تو نماز کیواسطے ہوشیار ہوں) پھر آپ باہر نکلے غصے میں اور فرمایا اے لوگو تم ایسا ہی کیے جاتے ہو یہاں تک کہ
مجھکو گمان ہوا تم پر فرض ہو جاوے گا تم کو چاہیے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ گھر میں سب نمازیں پڑھنا بہتر ہے سوا فرض کے کہ وہ
مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم
ولا تتخذوها قبورا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبریں
مت بناؤ ف جیسے قبروں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا یا قبرستان میں نماز نہیں ہوتی اسطرح گھر کو مت بناؤ عن عبد الله

بن حبشی الخثعمی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال طول القیام قیل فای الصدقة افضل
قال جهد المقل قیل فای الهجرة افضل قال من هجر ما حرم الله علیه قیل فای الجهاد افضل قال من جاهد
المشرکین بماله ونفسه قال فای القتل اشرف قال من اهریق دمه وعقر جواده ترجمہ عبد اللہ بن حبشی خثعمی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا دیر تک کھڑا رہنا نماز میں پھر
سوال ہوا کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا محنت کرکے صدقہ دیوے۔ پھر سوال ہوا کونسی ہجرت افضل ہے فرمایا
جو چھوڑ دے حرام کو۔ پھر سوال ہوا کونسا جہاد افضل ہے فرمایا جو جہاد مشرکوں کے ساتھ ہو اپنے مال اور جان سے پھر سوال ہوا کونسا قتل
افضل ہے فرمایا جسکا خون بہایا جاوے اور اوسکے گھوڑے کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاویں (خدا کے راہ میں) باب التحریض علی قیام
اللیل شب بیداری کی فضیلت کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام
من اللیل فصلی وایقظ امرأته فصلت فان ابت نضح فی وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من اللیل فصلت
وایقظت زوجها فان ابی نضحت فی وجهه الماء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے
اللہ تعالی اوس شخص پر جو رات کو اوٹھے اور نماز پڑھے پھر اپنی عورت کو جگادے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منھ پر پانی چھڑک
دے رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹھی اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگادے اگر وہ نہ اوٹھے تو اوسکے منھ پر پانی چھڑک
دیوے عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استیقظ من اللیل وایقظ امرأته
فصلیا رکعتین جمیعا کتبا من الذاکرین الله کثیرا والذاکرات ترجمہ ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی عورت کو جگادے پھر دونوں دو رکعتیں پڑھیں تو ذاکرین اور ذاکرات میں سے لکھے جاوینگے ف
یہ دونوں حدیثیں اوپر گزر چکیں انتیسویں پارے باب قیام اللیل میں (ب) باب فی ثواب قراءۃ القرآن قرآن پڑھنے کا ثواب عن
عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمه ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا بہتر تم میں وہ شخص ہے جو قرآن شریف سیکھے اور سکھاوے عن معاذ الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من قرأ القرآن وعمل بما فیه البس والداه تاجا یوم القیامة ضوءه احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا
لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا ترجمہ معاذ جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے قرآن پڑھا اور اوس پر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو وہ تاج پہنایا جاویگا قیامت کے روز جسکی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی اگر سورج
تمہارے گھروں میں ہوتا (یعنی اب تو چوتھے آسمان پر ہے تب بھی اوسکی چمک کا یہ حال ہے کہ آنکھ نہیں ٹھہرتی اگر دن تاجوں کی چمک
انتہی ہوگئے جیسے سورج کی چمک جب تمہارے پاس آجاوے) پھر جب اوسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو خیال کرو خود اوس شخص کا جس نے
قرآن پر عمل کیا کیا مرتبہ ہوگا عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یقرأ القرآن وهو ماهر به مع السفرة
الکرام البررة والذی یقرأه وهو یشتد علیه فله اجران ترجمہ حضرت عائشہ رض روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فرمایا جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اچھی طرح سے مہارت کے ساتھ (یعنی تجوید سے یا اوسکو یاد خوب ہے یا پڑھنے میں زبان پر چڑھ گیا ہے) قرآن پڑھنا اوسکا
وہ تو بڑی عزت والے فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اوسکو اٹکا اٹک کر پڑھتا ہے اور اوسپر دشوار ہے اوسکو دونا ثواب ہے متفق علیہ

وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت الله تعالی یتلون کتاب الله ویتدارسونه
بینهم الا نزلت علیهم السکینة وغشیتهم الرحمة وحفتهم الملائکة وذکرهم الله فیمن عنده رواه مسلم ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ ایک گھر میں اللہ کے گھروں میں سے (یعنی کسی مسجد میں) اجتماع ہو کر قرآن
شریف کو پڑھتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں تو اون پر سکینہ اوترتی ہے (سکینہ سے مراد اللہ کی رحمت ہے یا کوئی فرشتہ ہے
یا صفائی قلب اور راحت اور اطمینان مراد ہے) اور رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اونکو گھیر لیتے ہیں اور اللہ جل جلالہ اونکا
ذکر کرتا ہے اون لوگوں میں جو اوسکے پاس رہتے ہیں (ملائکہ مقربین) وعن عقبة بن عامر الجهنی قال خرج علینا رسول الله

صلی الله علیه وسلم ونحن فی الصفة فقال ایکم یحب ان یغدو الی بطحان او العقیق فیاتی بناقتین کوماوین
زهراوین بغیر اثم بالله عز وجل ولا قطع رحم قالوا کلنا یا رسول الله قال افلا یغدو احدکم کل یوم الی المسجد
فیتعلم آیتین من کتاب الله عز وجل خیر له من ناقتین وان ثلاث فثلاث مثل اعدادهن من الابل رواه مسلم ترجمہ عقبہ بن
عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ہمارے پاس آئے اور ہم مسجد کے سایبان میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے
کہ بطحان یا عقیق تک جاوے (بطحان اور عقیق دو وادی ہیں مدینہ کے پاس) پھر دو اونٹ بڑی کوہان والی موٹی تازی بغیر کسی گناہ
یا قطع رحم کے لے آوے) یعنی کسیکا مال نہ مارے نہ رشتہ داروں سے رشتہ توڑے اور ایسے دو اونٹ عمدہ صفت کے لاوے) ہم نے کہا
یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک یہ بات چاہتا ہے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صبح کو ہر روز مسجد میں آوے اور دو آیتیں قرآن
شریف کے سیکھے تو وہ دو اونٹ سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹ سے بہتر ہیں اسی طرح (باب فاتحة الکتاب سورہ فاتحہ
کی فضیلت کا بیان) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله رب العلمین ام القرآن وام الکتاب
والسبع المثانی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا سورہ فاتحہ قرآن کی جڑ ہے اور کتاب کی جڑ ہے اور سبع مثانی
ہے یعنی اوس میں سات آیتیں ہیں کہ مکرر پڑھی جاتی ہیں ہر نماز میں یا جن میں اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا ہے وہ سات
آیتیں بسم اللہ سمیت ہیں یا بسم اللہ کے سوا اوس صورت میں صراط الذین انعمت علیهم چھٹی آیت ہوگی اور غیر المغضوب علیهم ولا الضالین
ساتویں آیت) عن ابی سعید بن المعلی ان النبی صلی الله علیه وسلم مر به وهو یصلی فدعاه قال فصلیت ثم اتیته
قال فقال ما منعک ان تجیبنی قال کنت اصلی قال الم یقل الله عز وجل یا ایها الذین آمنوا استجیبوا لله وللرسول
اذا دعاکم لما یحییکم لاعلمنک اعظم سورة من القرآن فی القرآن شاء الله قبل ان اخرج من المسجد
قلت یا رسول الله قولک قال الحمد لله رب العلمین هی السبع المثانی التی اوتیته والقرآن العظیم رواه البخاری ترجمہ
ابو سعید بن المعلی سے روایت ہے رسول اللہ اون پر گذرے وہ نماز پڑھتے تھے آپ نے اونکو بلایا وہ نماز پڑھ کر آئے رسول اللہ نے کہا

تو نی مجھے جواب کیون نہین دیا انہون نے کہا مین نماز پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کیا یہہ نہین فرمایا ہی اے ایمان والو جواب دو اللہ
اور اوسکے رسول کو جب اوسکا رسول تمہین بلاوے اوس کام کیواسطے جسمین تمہاری زندگی ہی (یعنے آخرت کی لذت) ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ نماز مین رسول اللہ صلعم کا جواب دینا فرض ہے اور اوسکو جواب دینے سی نماز نہین جاتی بعضو نکے نزدیک نماز جاتی رہتی ہی مگر نماز
کا توڑنا ایسے وقت مین ضرور ہی ف تا مین تجہکو ایک بڑی سورت قرآن کی سکہاؤنگا مسجد سے نکلنے کی پیشتر مین نے کہا جب آپ
مسجد سے نکلنے لگے) یا رسول اللہ آپنے کیا فرمایا تہا آپنے فرمایا وہ سورت الحمد للہ رب العالمین ہی جو سبع مثانی ہی جو مجہکو ملی ہے اور
قرآن عظیم ہے ف یعنے جو اللہ جل جلالہ نے دوسری مقام پر فرمایا ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم ہمنے
تجہکو سبع مثانی دی اور قرآن عظیم دیا مراد اوس سے سورہ فاتحہ ہی - یہ سورت قرآن شریف کے تمام مضامین کا خلاصہ ہی توحید اور حشر اور
نشر اور حمد وثنا اور رحمت الہی اور قصص اور مواعظ اور صفات اللہ سب پر مشتمل ہے باب منہ قال ہن الطول سورۂ فاتحہ
کا لمبی سورتین مین سے ہونا عن ابن عباس قال اوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعا من المثانی الطول و
اوتی موسی ستا فلما القی الالواح رفعت ثنتان وبقین اربع ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو سات آیتین مثانی جو بہت لمبی ہین (یعنے اون کے معانی لمبے ہین اگرچہ الفاظ مختصر ہین) ملین اور موسی علیہ السلام
کو چہہ آیتین ملین جب انہون نی غصے مین آکر تختیان (جن پر توراۃ لکہی ہوئی تہی) زمین پر ڈالدین تو دو آیتین اوٹہہ گئین
اور چار رہ گئین باب ما جاء فی آیۃ الکرسی آیۃ الکرسی کی فضیلت کا بیان عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا المنذر ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال یا ابا المنذر
ای آیۃ معک من کتاب اللہ اعظم قال قلت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم قال فضرب فی صدری وقال
لیہنک العلم ابا المنذر ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا ای ابا المنذر (کنیت ہی ابی بن کعب
کی) کونسی آیت کتاب اللہ مین بڑی ہی - انہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہی آپنے فرمایا ای ابو المنذر کون سی آیت
اللہ کی کتاب مین بڑی ہی مین نے کہا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آپنے میری سینے پر ہاتہہ مارا اور فرمایا مبارک ہو علم تجہکو ای
ابا المنذر ف آیۃ الکرسی کے بڑائی سے مراد یہہ ہی کہ اوسمین الفاظ زیادہ ہین بہ نسبت اور آیتون کے یا اوس کے معانی زیادہ
بڑی ہین یا اوسکا وجہہ بہت بڑا ہی کہ اوسمین اللہ جل جلالہ کے عظمت اور جلال اور صفات کمال کا بیان ہی باب فی سورۃ
الاخلاص سورۂ اخلاص کے فضیلت کا بیان عن ابی سعید الخدری ان رجلا سمع رجلا یقرا قل ہو اللہ احد یرددہا
فلما اصبح جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ وکان الرجل یتقالہا فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ انہا لتعدل ثلث القرآن ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ایک شخص نے سنا ایک
شخص کو قل ہو اللہ بار بار پڑہتے ہوئے جب صبح ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپ سے بیان کیا اور وہ شخص کم سمجہتا
تہا اس سورت کو رسول اللہ صلعم نی فرمایا قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری جان ہی وہ برابر ہی تہائی قرآن کے باب فی المعوذتین

قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی فضیلت کے بیان میں عن عقبة بن عامر قال کنت اقود برسول الله صلی الله علیه وسلم ناقته فی السفر فقال لی یا عقبة الا اعلمك خیر سورتین قرئتا فعلمنی قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس قال فلم یرنی سررت بهما جدا فلما نزل لصلاة الصبح صلی بهما صلاة الصبح للناس فلما فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم من الصلاة التفت الی فقال یا عقبة کیف رأیت ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ کو سفر میں کھینچتا تھا آپ نے مجھسے فرمایا ای عقبہ کیا میں تجھکو دو بہتر سورتین نہ سکھاؤن پھر آپنے مجھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھایا اور آپنے مجھے بہت خوش ہوتے نہ پایا (ان سورتون کے سیکھنے سے) جب آپ صبح کو اترے تو صبح کی نماز پڑھائی لوگون کو اور یہی دونو سورتین نماز میں پڑھین جب نماز سے فارغ ہوئے میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ای عقبہ تم نے کیا سمجھا انکو ف یعنی یہ سورتین بڑی کام کی ہین اور نہایت فائدہ کی ہین دفع سحر اور دفع بلیات کے لیے انکا پڑھنا مجرب ہے عن عقبة بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الجحفة والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمة شدیدة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما قال وسمعته یؤمنا بهما فی الصلاة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں سیر کر رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درمیان میں جحفہ اور ابوا کی (دو مقامون کے نام ہین) دفعۃً تاریکی نے ہمکو ڈھانپ لیا اور آندھی چلنے لگی رسول اللہ صلعم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے لگے اور فرماتے تھے ای عقبہ پناہ مانگ ان سورتون کے ساتھ کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہ مانگی عقبہ نے کہا میں نے سنا آپ ان سورتون کو نماز میں پڑھا کرتے تھے امامت میں باب کیف یستحب الترتیل فی القراءة ترتیل کا بیان ف ترتیل کہتے ہین کلام اللہ کو صاف صاف آہستہ آہستہ پڑھنا کہ سب حروف صحیح ہین اور وقف کو اچھی طرح ادا کرنا عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلك عند آخر آیة تقرؤها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا قرآن والے سے (یعنی حافظ قرآن سے یا ناظرہ خوان سے بھی) کہا جاویگا پڑھتا جا اور چڑھتا جا (کیونکہ جنت کی سیڑھیاں کلام اللہ کی آیتون کے برابر ہین) اور ٹھہر ٹھہر کر عمدگی سے پڑھ جیسے دنیا میں پڑھتا تھا تیرا مقام اُس مقام پر ہے جس آیت پر تو ختم کریگا قرات کو ف اخیر کی آیت پر یعنی ایک آیت پڑھ کر ایک درجہ پار ہوگا پھر دوسری آیت سے دوسرا درجہ اسی طرح جہانتک آیتین پڑھتا جاویگا اونچے درجہ بلند ہوتا جاویگا جب ختم جاویگا وہین اوسکا مقام ہے جو شخص اخیر قرآن تک پڑھ جاویگا اوسکا درجہ سب سے زیادہ بلند ہوگا عن قتادة قال سألت انسا عن قراءة النبی صلی الله علیه وسلم فقال کان یمد مدا ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے پوچھا رسول اللہ کی قرات کا حال انھون نے کہا آپ جتنی مد تھی اوسکو ادا کرتے تھے عن یعلی بن مملك انه سأل ام سلمة عن قراءة رسول الله صلی الله علیه وسلم وصلاته فقالت وما لکم

وصلاته كان يصلي وينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ونعتت قراءته فاذا هي تنعت قراءته حرفا حرفا ترجمہ یعلی بن مملک سے روایت ہے۔ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر کلام اللہ پڑھتے تھے اور کیونکر نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا تمہاری نماز کہاں اور آپ کی نماز کہاں آپ نماز پڑھتے پھر سو رہتے تھے اوتنی دیر جتنی دیر میں نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اوتنی دیر جتنا سوتے تھے پھر سو رہتے تھے اوتنی دیر جتنی دیر تک نماز پڑھی تھی صبح تک ایسا ہی کرتے تھے پھر آپ کی قراءت کو بیان کیا ایک ایک حرف الگ الگ عن عبد الله بن مغفل قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة وهو على ناقة يقرأ سورة الفتح وهو يرجع ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا جس دن فتح مکہ ہوا ایک اونٹ پر آپ سورہ فتح پڑھتے تھے کئی کئی بار ایک ایک آیت کو پڑھتے تھے

عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زينوا القرآن باصواتكم ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں سے ف اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہیں کہ قرآن کو زینت دو اپنی آوازوں سے مگر خطابی نے کہا مراد یہی ہے کہ آوازوں کو زینت دو قرآن سے۔ ایسی ہی تفسیر کی ہے بہت ائمہ حدیث نے اور عبد الرزاق اور معمر کی روایت میں یون ہے زینوا اصواتکم بالقرآن اور یہی صحیح مراد ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن پڑھنے میں صرف کیا کرو عن سعيد بن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن ترجمہ سعید بن ابی سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے ف من لم يتغن بالقرآن کے تفسیر میں علما نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے مدّ شدّ کے رعایت نہ کرے بشرطیکہ کوئی حرف اپنی حد سے کم زیادہ نہ ہو اور الحن کو دخل نہ دے بعضوں نے کہا جو قرآن پڑھکر دنیا سے یا اور شعر و سخن سے بے پرواہ نہو وے وہ ہم میں سے نہیں ہے بعضوں نے کہا عرب میں دستور تھا کہ مجلسوں میں اور سفروں میں گایا کرتے۔ اب اوسکے بدلے میں یہ قرار پایا کہ قرآن پڑھا جاوے یہی گانا ہے اہل اسلام کا عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله ترجمہ سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن عبد الجبار بن الورد قال سمعت ابن ابي مليكة يقول قال عبيد الله بن ابي يزيد مر بنا ابو لبابة فاتبعناه حتى دخل بيته فدخلنا عليه فاذا رجل رث البيت رث الهيئة فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس منا من لم يتغن بالقرآن قال فقلت لابن ابي مليكة يا ابا محمد ارأيت اذا لم يكن حسن الصوت قال يحسنه ما استطاع ترجمہ عبد الجبار بن الورد سے روایت ہے میں نے ابن ابی ملیکہ سے سنا وہ کہتے تھے عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا ہم پر گزرے ابو لبابہ ہم اون کے ساتھ گئے وہ اپنے گھر تک پہونچے اور گھر میں گئے ہم بھی اندر گئے دیکھا تو ایک شخص میلا ہے بیٹھی پرانی حال سے میں نے اون سے سنا وہ کہتا تھا رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے ہم میں سے نہیں ہے جو شخص خوش آوازی سے قرآن کو نہ پڑھے عبد الجبار نے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو کیا کرے انہوں نے کہا جہانتک ہو سکے اچھی آواز سے پڑھے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اذن الله لشيء ما اذن لنبي حسن الصوت يتغنى

بالقرآن یجہر بہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کسی چیز کو ایسا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جیسا قرآن کو سنتا ہے جب کوئی پیغمبر خوش آواز اوسکو پکار کر پڑہے ف تغنی کے معنی پکار کر پڑہنے کے بھی آئے ہیں۔ یہہ حق تعالی کا قول ہے من لم یتغن بالقرآن کی باب التشدید من حفظ القرآن ثم نسیہ جو شخص قرآن کو یاد کرکے بہول جاوی اوسکا

عذاب عن سعد بن عبادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یقرأ القرآن ثم ینساہ الا لقی اللہ عز وجل یوم القیمۃ اجذم ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کلام اللہ پڑہ کر بہول جاوے وہ قیامت کے دن اللہ جل جلالہ سے ہاتھ پاؤں گرا ہوا ملیگا۔ یا خالی ہاتھ یا دلیل یا ذرہ چہرہ لیگا یا بے زبان ہوکر ملیگا باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف قرآن سات طرح پر اترا ہے عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال سمعت قال عمر بن الخطاب یقول سمعت ہشام بن حکیم بن حزام یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرؤہا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنیہا فکدت ان اعجل علیہ ثم امہلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ فجئت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ہذا یقرأ سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرأتنیہا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ فقرأ القراءۃ التی سمعتہ یقرأ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال لی اقرأ فقرأت فقال ہکذا انزلت ثم قال ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے میں نے عمر بن خطاب سے سنا انہوں نے کہا میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اور طرح پر پڑہتے سنا سوا اوس کے جسطرح میں پڑہتا تہا اور مجہہ سورہ فرقان رسول اللہ صلعم نے پڑہائی تہی تو قریب تہا کہ میں ونپر کر پڑوں (اوسی وقت اونکو پکڑ دوں) مگر میں نے اونکو مہلت دی جب وہ فارغ ہوئے تو میں نے اپنی چادر اونکے گلے میں ڈالی اور اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے انکو سورہ فرقان اور طرح پر پڑہتے سنا سوا اوسطرح کی جسطرح آپ نے مجہکو پڑہائی رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا پڑہو انہوں نے اوسی طرح پڑہا جیسا میں نے انکو پڑہتے سنا تہا رسول اللہ نے فرمایا اسی طرح پر یہ سورت اوتری ہے پھر مجہہ سے فرمایا پڑہ میں نے پڑہا فرمایا اسی طرح سے اوتری ہے بعد اوسکے فرمایا یہ قرآن سات حرفوں پر اتارا گیا جسطرح آسان ہو پڑہو ف سات حرفوں پر اتارا گیا یعنی سات لغتوں پر اور سات بولیوں پر عرب کے وہ یہ ہیں۔ حجاز اور ہذیل اور ہوازن اور یمن اور طی اور ثقیف اور بنی تمیم بعضوں نے کہا سات قرائتیں مراد ہیں بعضوں نے کچھ اور کہا سیوطی نے اتقان میں اس حدیث کی تفسیر میں بہت سے قول بیان کئے ہیں۔ زہری نے کہا انما ہذہ الاحرف فی الامر الواحد لیس یختلف فی حلال ولا حرام یعنی یہہ حروف اگرچہ مختلف ہوں پر مطلب میں کچھہ اختلاف نہیں حلال حرام میں عن ابی بن کعب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی انی اقرئت القرآن فقیل لی علی حرف او حرفین فقال الملک الذی معی قل علی حرفین قلت علی حرفین فقیل لی علی حرفین او ثلاثۃ فقال الملک الذی معی قل علی ثلاثۃ حتی بلغ سبعۃ احرف ثم قال لیس منہا الا شاف کاف ان قلت سمیعا

علیمًا عزیزا حکیما مالم تختم اٰیۃ عذاب برحمۃ او اٰیۃ رحمۃ بعذاب ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابی مین پڑہایا گیا قرآن پہر مجہسے پوچہا گیا ایک حرف پر قرآن پڑہنا درست ہی یا دو حرفون پر جو فرشتہ میرے ساتہہ تہا اوس نے کہا بول دو دو حرفون پر پہر مجہ سے پوچہا دو حرفون پر یا تین حرفون پر اوس فرشتے نے کہا کہہ دو تین حرفون پر اسیطرح سات حرف تک نوبت آئی پہر فرمایا آپ نے ان مین ہر ایک حرف شافی اور کافی ہی چاہے تو سمیعًا علیما کہی یا عزیزا حکیما کہی جبتک عذاب کی آیت کو رحمت پر ختم نہ کری اور رحمت کے آیت کو عذاب پر ختم نہ کری **ف** اگر ایسا کری تو درست نہین ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آیتون کے آخر مین جو اسماء الٰہی مذکور ہین ان مین مناسب مقام کی تبدیل ہو سکتی ہے ۔ مگر یہہ ہر شخص کا کام نہین ہے واسطے اس مین رخصت نہین ہوئی اور جہان تک رسول اللہ سے ثابت ہی وہین تک اقتصار ہوا اپنی طرف سے کوئی کلمہ بدلنا یا گہٹانا بڑہانا درست نہین ہے اسپر اجماع ہو گیا ہی علمای سلف اور خلف کا

**عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ عزوجل یامرک ان تقرأ امتک علی حرف قال اسأل اللہ معافاتہ ومغفرتہ ان امتی لا تطیق ذلک ثم اتاہ ثانیۃ فذکر نحو ھذا حتی بلغ سبعۃ احرف قال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک علی سبعۃ احرف فایما حرف قرؤا علیہ فقد اصابوا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ بنی غفار کے گڈہے کے پاس تہے اتنی مین حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائی اور کہا اللہ جل جلالہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنی امت کو کلام اللہ ایک حرف پر پڑہاؤ آپ نے فرمایا مین خدا سے اوسکی بخشش اور مغفرت چاہتا ہون میری امت مین اتنی طاقت نہین پہر دوسری بار آئی اور ایسا ہی کہا یہان تک کہ سات حرفون تک پہونچے اور کہا اللہ جل جلالہ حکم فرماتا ہی کہ اپنی امت کو کلام اللہ سات حرفون پر سکہاؤ جس حرف پر وہ پڑہینگی صحیح ہوگا

## باب الدعاء دعا کا بیان

**عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ھی العبادۃ قال ربکم ادعونی استجب لکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت ہی تمہارا پروردگار فرماتا ہی دعا کرو مجہہ سے مین قبول کرونگا **ف** ترمذی کی روایت مین ہی دعا مغز ہی عبادت کا بہر حال جب دعا عبادت ہوئی تو غیر خدا سے دعا کرنا شرک ہوگا جیسے عبادت غیر خدا کی شرک ہی **عن** ابن سعد قال سمعنی ابی وانا اقول اللھم انی اسألک الجنۃ ونعیمھا وبھجتھا وکذا وکذا واعوذ بک من النار وسلاسلھا واغلالھا وکذا وکذا فقال یا بنی انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سیکون قوم یعتدون فی الدعاء فایاک ان تکون منھم انک ان اعطیت الجنۃ اعطیتھا وما فیھا من الخیر وان اعذت من النار اعذت منھا وما فیھا من الشر **ترجمہ** ابن سعد سے روایت ہی میری باپ سعد بن وقاص نے سنا مین کہہ رہا تہا دعا مین یا اللہ مین تجہہ سے جنت چاہتا ہون اور اوسکی نعمتین اور لذتین ایسی اور ایسی اور پناہ مانگتا ہون مین تجہ سے جہنم سے اور اوسکی زنجیرون اور طوقون سے اور اوسکی ایسی اور ایسی بلاؤن سے تو انہون نے کہا ای

بیٹہ میری مین نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتی تھی قریب ہی ایسی قوم پیدا ہوگی جو مبالغہ کرینگی دعا مین تو بچارہ کہین ان لوگون
مین سے نہ ہوجا جب تجھکو جنت ملیگی تو اوس مین جتنی نعمتین ہین سب ملجاوینگی اور جب جہنم سے بچیگا تو اوسکی سب آفتون سے بچ
جاویگا پھر تفصیل کے کیا ضرورت ہی فقط جنت مانگنا اور جہنم سے پناہ چاہنا کافی ہی عن فضالة بن عبید صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یدعو فی صلاته لم یحمد اللہ تعالی ولم یصل
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له او لغیره اذا صلی
احدکم فلیبدأ بتحمید ربه جل وعز والثناء علیه ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یدعو بعد
بما شاء ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی رسول اللہ نے سنا ایک شخص دعا کر رہا تھا نماز مین نہ اوس نے تعریف کی اللہ کی
نہ درود بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا اس نے جلدی کی پھر اوسکو بلایا اور اوسی سے کہا یا اور کسی سے کہا جب تم مین سے کوئی
نماز پڑھی تو پہلے اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرے اور اوسکی تعریف کرے پھر درود بھیجے پیغمبر خدا پر بعد اوسکے جو چاہے دعا مانگے عن
عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ما سوی ذلک ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتی تھی اون دعاؤن کو جو جامع ہین اور چھوڑ دیتے تھی اوسکے سوا دعا کو جو جامع نہو
ف جامع وہ دعا ہی جسکے الفاظ مختصر ہون اور مطلب بہت ہو یا جامع ہو دنیا اور آخرت دونون کی بھلائی کو جیسے ربنا آتنا فی الدنیا
حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار - یا - اللهم انی اسألک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة - یا - اللهم اصلح لی دنیای التی
فیها معاشی واصلح لی آخرتی التی فیها معادی - یا اللهم اجرنی من النار - یا اللهم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا
وعذاب الآخرة - یا اللهم انا نسألک من خیر ما سألک منه محمد عبدک ورسولک ونعوذ بک من شر ما استعاذک منه محمد عبدک ورسولک - یا اللهم انا
نسألک الجنة وما قرب الیها من قول وعمل ونعوذ بک من النار وما قرب الیها من قول وعمل - یا اللهم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی واهدنی - یا
اللهم ادخلنی الجنة بلا حساب - یا یا خفی الالطاف نجنا برحمتک مما نخاف عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یقولن احدکم اللهم اغفر لی ان شئت اللهم ارحمنی ان شئت لیعزم المسألة فانه لا مکره له ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہی یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہی بلکہ چاہیے کہ یقین
قصد کر کے دعا مانگے اسواسطے کہ خدا پر جبر کرنیوالا کوئی نہین ف جو کام کرتا ہی اپنی مرضی اور خوشی سے کرتا ہی پھر خوشی کے قید کرنا فضول
اور لغو ہی اس مین بے پرواہی بندہ کی نکلتی ہی چاہیے یہ کہ اپنے مالک کی رحم اور کرم پر بھروسا کرکے قطعی طور پر دعا کرے اور دل مین یقین کرے
کہ دعا قبول ہوگئی وہ ارحم الراحمین شہنشاہ بے پرواہ ہی کسی کے کیا مجال ہی جو اوسکے حکم مین چون و چرا کر سکے - بعض مشائخ سے مین نے سنا
کہ دعا دل لگا کر تضرع اور زاری سے مانگی پھر بعد دعا کے یون کہے - الحمد للہ علی اجابة الدعاء شکر ہی اوس خدا کا جس نے میری دعا قبول
کی تو امید ہی کہ وہ دعا ضرور قبول ہو گئی حق تعالی جل و عز بڑا غیور اور با شرم ہی جب اوسکا بندہ شکر کر لیگا کہ میری دعا قبول کی تو حقیقت مین
قبول ہوئی ہوگی - مین نے اسکو کئی بار آزمایا ہی عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یستجاب لاحدکم

ما لم یعجل فیقول قد دعوت فلم یستجب لی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک آدمی کی دعا جب تک قبول ہوتی ہے کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے میں نے دعا کی اور قبول نہیں ہوئی ف
دعا میں اس طرح شتابی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اوسکا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو خدا کی کارخانے کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی
کرتا ہے خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے - دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان کی دعا تلف
نہیں ہوتی یا دنیا میں قبول ہو جاتی ہے یا آخرت میں اوسکا بدلہ ملیگا آدمی بہت سی خواہشیں کرتا ہے حالانکہ اوسکے حق میں اونکا
پورا ہونا بہتر نہیں ہوتا تو اونکا بدلہ آخرت میں دیگا جو کریم اور رحیم ہے وہ اپنے دروازے سے خالی ہاتھ کو محروم نہ کریگا عن
عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستروا الجدر من نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ
فانما ینظر فی النار سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا دیواروں پر غلاف مت ڈالو ف کیونکہ متکبرین اور متنعمین
کی عادت ہے دیوار پر کپڑے یا چھینٹ یا مخمل یا بانات سے منڈھنا بہت برا ہے اس حدیث سے اوسکی ممانعت ثابت ہوئی ت
جس شخص نے اپنے بھائی کے نام کا خط بغیر اوسکی اجازت کے دیکھا گویا وہ جہنم دیکھ رہا ہے ف یا انگار کیطرف دیکھ رہا ہے
اوسکی نگاہ ضعیف ہو جاویگی یا آخرت میں جہنم میں جاویگا ف دعا کرو اللہ سے ہتھیلیاں اوپر اوٹھا کر نہ ہتھیلیوں کی
پشت اوپر کر کے جب دعا سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھ منہ پر پھیرو - کہا ابو داؤد نے یہ حدیث محمد بن کعب سے کئی طریقوں سے مروی ہے
مگر سب طریق ضعیف ہیں اور یہ طریق جو میں نے ذکر کیا سب میں بہتر ہے پھر بھی ضعیف ہے عن مالک بن یسار السکونی
ثم العوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سألتم اللہ فسلوہ ببطون اکفکم ولا تسألوہ بظہورہا
ترجمہ مالک بن یسار سکونی سے روایت ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دعا مانگو تم اللہ سے تو ہتھیلیاں اوپر کر کے
مانگو اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے نہ مانگو - کہا ابو داؤد نے کہا سلیمان بن عبد الحمید نے مالک بن یسار کو صحبت ہے رسول اللہ
صلعم کے ہمارے نزدیک عن انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو ہکذا بباطن کفیہ
وظاہرہما ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ دعا مانگتے ہتھیلیاں
اوپر کر کے (اکثر) اور ہتھیلیوں کی پشت اوپر کر کے (استسقا میں) عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ربکم حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما صفرا ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا تمہارا پروردگار شرم والا کرم والا ہے وہ شرم کرتا ہے جب اوسکا بندہ اوسکی طرف دونوں ہاتھ اوٹھاوے خالی پھیر دینے سے
ف یعنی دونوں ہاتھوں کو خالی پھیر دینے سے دعا نہ قبول کرنے سے بلکہ ضرور قبول کرتا ہے یا دنیا میں یا آخرت میں عن ابن عباس
قال المسألۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما والاستغفار ان تشیر باصبع واحدۃ والابتہال ان
تمد یدیک جمیعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاو

اور استغفار یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کرے اور ابتہال یعنی عاجزی اور زاری سے دعا مانگنا یہ ہے کہ دونو ہاتھون کو پھیلاوے۔ دوسری
روایت مین ہے والابتہال ھکذا ورفع یدیہ وجعل ظھورھما مما یلی وجھہ ترجمہ ابتہال اسطرح ہے دونو ہاتھ اوٹھالے
اور اتنا بلند کیا ہاتھون کو) دونو ہاتھونکی ہتھیلیونکی پشت منہ سے لگ گئی عن یزید بن سعید بن ثمامۃ الکندی ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ ترجمہ یزید بن سعید سے روایت ہے رسول اللہ
جب دعا کرتے تھے دونو ہاتھ اوٹھاتے پھر دونون ہاتھ منہ پر پھیرتے عن بریدۃ بن الحصیب الاسلمی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سألت اللہ بالاسم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ
اجاب ترجمہ بریدہ بن حصیب اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہہ رہا تہا اللھم انی اسالک اخیر تک
آپ نے فرمایا تو نے مانگا اللہ سے وہ نام لیکر جب کوئی مانگتا ہے اوس سے وہ نام لیکر تو دیتا ہے اور جب کوئی دعا کرتا ہے وہ نام لیکر
تو قبول کرتا ہے دوسری روایت مین ہے لقد سال اللہ باسمہ الاعظم بیشک اس نے مانگا اسم اعظم لیکر ف اسم اعظم
مین بڑا اختلاف ہے بعض کہتے ہین اللہ کا ہر نام اعظم ہے۔ بعض کہتے ہین یا عظیم اسم اعظم ہے بعض کہتے ہین الحی القیوم بعض کہتے ہین اللہ لا الہ الا
ھو الحی القیوم بعض کہتے ہین یہی نام جو حدیث مین مذکور ہوا اللہ لا الہ الا ھو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا
احد بعض کہتے ہین لفظ اللہ اسم اعظم ہے۔ بعض کہتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعض کہتے ہین یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض
یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم بعض کہتے ہین لا الہ الا اللہ بعض کہتے ہین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعض کہتے ہین
یا ہو بعض کہتے ہین یا قدوس بعض کہتے ہین ربنا ربنا بعض کہتے ہین وحدہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم بعض کہتے ہین اللہ الرحمن الرحیم
لیکن سب اقوال مین دو قول بہت مرجح ہین ایک الحی القیوم دوسری اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم واللہ اعلم عن انس انہ کان مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یصلی ثم دعا اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع
السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد دعا اللہ باسمہ العظیم الذی
اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے
اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تہا جب وہ نماز پڑھ چکا اوس نے دعا مانگی اللھم انی اسالک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات
والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم رسول اللہ نے فرمایا بیشک اس نے پکارا اللہ کا وہ بڑا نام لیکر جب کوئی اوس نام کو لیکر دعا
مانگتا ہے تو خدا قبول کرتا ہے اور جب کوئی اوس نام کو لیکر سوال کرتا ہے تو خدا دیتا ہے عن اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ھاتین الآیتین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم وفاتحۃ سورۃ
آل عمران الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان
دونو آیتون مین ہے والھکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم اور شروع سورۂ آل عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم میں

ف یعنی دونو ملکر لآ الٰہ الا ہو الرحمٰن الرحیم لآ الٰہ الا ہو الحی القیوم یا ہر ایک جدا جدا حاکم کی روایت کیا ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اسم اعظم تین سورتون مین ہے بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین قاسم بن عبد الرحمٰن نے کہا مین نے غور کیا ان تینون سورتون مین تو معلوم ہوا وہ الحی القیوم ہے جزری نے کہا میرے نزدیک اسم اعظم اللہ لآ الٰہ الا ہو الحی القیوم ہے

عن عائشۃ قالت سرقت ملحفۃ لہا فجعلت تدعو علی من سرقہا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہا لا تسبخی عنہ قال ابو داود لا تسبخی لا تخففی عنہ ترجمہ حضرت عائشہ کا ایک لحاف چوری گیا وہ بد دعا کرنے لگین چور پر رسول اللہ صلعم فرمانے لگے مت کمی کر اوسکے گناہ مین ف یعنی اگر تو زیادہ بد دعا کرے گی تو اوسکا گناہ اور عذاب آخرت مین ہلکا ہو جاویگا اسواسطے کہ دنیا مین تو نے سزا دیکے برا کہہ لیا عن عمر قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال لا تنسنا یا اخی من دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا قال شعبۃ ثم لقیت عاصما بعد بالمدینۃ فحدثنیہ وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی عمرہ مین جانے کے آپنے اجازت دی اور فرمایا اے میرے چہوٹے بہائی ہمکو بہولنا مجکو اپنے دعا مین پھر ایسا کلمہ کہا جس سے مجہکو اتنی خوشی ہوئی کہ اگر ساری دنیا ملجاتی تو اتنی خوشی نہوتے ف وہ یہی کلمہ تہا جو آنحضرت صلعم نے اون سے پہلے فرمایا ہم دعا سے مجکو نہ بہولنا حضرت عمر کو اس سے بڑی خوشی ہوئی کہ رسول اللہ صلعم اونکی دعا مین شریک ہونا چاہتے ہین تو دعا ضرور ضرور قبول ہوگی یا اور کوئی کلمہ تہا۔ شعبہ نے کہا پہر مین عاصم سے ملا بعد کو مدینہ مین اونہون نے یہ حدیث مجہہ سے بیان کی اور کہا اے میری بہائی مجہہ کو اپنی دعا مین شریک کرو عن سعد بن ابی وقاص قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ادعو باصبعی فقال احد احد واشار بالسبابۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے گزری مجہہ پر رسول اللہ صلعم اور مین دو اونگلیون سے اشارہ کرتا تہا دعا مین آپنے فرمایا ایک اونگلی سے ایک اونگلی سے اور اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی سے باب

التسبیح بالحصی کنکریون سے تسبیح کا شمار کرنا ف یہ تسبیح جو اس زمانے مین مروج ہے زیتون یا صندل یا عقیق یا مرجان یا کہربا۔ یا خاک شفا وغیرہ کے جسمین سو دانے ہوتے ہین اور ایک امام ہوتا ہے رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام اور سلف صالحین مین اسکا رواج نہ تہا صرف اونگلیون یا کنکریون پر شمار کر لیتے تہے اکثر بیشمار پڑہتے تہے۔ بعضون نے اسی واسطے تسبیح رکہنا مکروہ سمجہا ہے بعضون نے جائز رکہا ہے کیونکہ وہ مذکر ہے ذکر الٰہی کے بشرطیکہ ریا کی نیت نہ ہو ورنہ حرام ہے عن سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیہا نوی او حصی تسبح بہ فقال اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل فقال سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا الٰہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ایکعورت پاس (صفیہ یا جویریہ) اور اوسکے سامنے گٹہلیان رکہتین یا کنکریان وہ تسبیح

وہ تسبیح پڑہتی تہین اوپر آپ نے فرمایا مین تجہکو وہ کلام نہ بتاؤن جو اس سے زیادہ آسان ہو یا اس سے زیادہ بہتر ہو پڑہا کرو
آپ نے کہا سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء سبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض سبحان اللہ عدد ما خلق بین ذلک سبحان
اللہ عدد ما ہو خالق - پہر اللہ اکبر اسی طرح (یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق فی السماء اللہ اکبر عدد ما خلق فی الارض اللہ اکبر عدد
ما خلق بین ذلک اللہ اکبر عدد ما ہو خالق) - پہر الحمد للہ اسی طرح (یعنی الحمد للہ عدد ما خلق فی السماء الحمد للہ عدد ما خلق فی الارض
الحمد للہ عدد ما خلق بین ذلک الحمد للہ عدد ما ہو خالق) - پہر لا الہ الا اللہ اسی طرح (یعنی لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی السماء
لا الہ الا اللہ عدد ما خلق فی الارض لا الہ الا اللہ عدد ما خلق بین ذلک لا الہ الا اللہ عدد ما ہو خالق) پہر لا حول ولا قوۃ الا باللہ
اسی طرح (یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی السماء لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما خلق فی الارض لا حول ولا قوۃ الا باللہ
عدد ما خلق بین ذلک لا حول ولا قوۃ الا باللہ عدد ما ہو خالق) عن یسیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھن ان یراعین
بالتکبیر والتقدیس والتہلیل وان یعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ترجمہ یسیرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حکم کیا عورتونکو محافظت کرنیکا تکبیر اور تقدیس پر (تکبیر اللہ اکبر اور تقدیس سبحان الملک القدوس)
اور حکم کیا شمار کرنیکا تسبیح کو اونگلیونکے پورون سے کیونکہ اونگلیان پوچہی جاوینگی قیامت کے روز اور بات کرینگی ف گواہی
دینگی اس بات کی کہ ہم سے یہ کام اچہا کیا گیا تہا اور یہ برا کیا گیا تہا اللہ جل جلالہ نے فرمایا یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم
وارجلہم بما کانوا یعملون - ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکہا ہے اس حدیث سے تسبیح کا شمار کرنا درست معلوم ہوتا ہے اور تسبیح کہنے
کا بہی جواز معلوم ہوتا ہے اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تسبیح کہنا بدعت ہے صحیح نہین ہے کیونکہ اوسکی اصل حدیث سے ثابت ہے اور ابو ہریرہ
ایک دہاگا رکہا کرتے تہے جسمین بہت سے گرہین تہین تسبیح شمار کرنیکے واسطے عن عبد اللہ بن عمرو قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
یعقد التسبیح بیمینہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے دیکہا رسول اللہ صلعم کو آپ تسبیح کو شمار کرتے تہے داہنے ہاتہ
کی اونگلیون پر ف یعنی انگوٹہا ہر ایک پور پر رکہتے جاتے تہے یا ہر ایک اونگلی کو بند کرتے تہے پہر کہولتے تہے عن ابن عباس قال
خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عند جویریۃ وکان اسمہا برۃ فحول اسمہا فخرج وہی فی مصلاہا
ودخل وہی فی مصلاہا فقال لم تزالی فی مصلاک ہذا قالت نعم قال قد قلت بعدک اربع کلمات ثلث مرات
لو وزنت بما قلت لوزنتہن سبحان اللہ وبحمدہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جویریہ کے پاس نکلے (جویریہ بی بی تہین رسول اللہ صلعم کی) پہلے نام اونکا برہ
تہا آپ نے نام بدل کر اون کا نام جویریہ رکہا ف اسی طرح زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ تہا آپ نے بدلکر زینب رکہا
فرمایا معلوم نہین اللہ کے نزدیک کون برہ ہے یعنی نیکوکار اور صالح اور کون فاجرہ ف وہ اپنے مصلے مین بیٹہی تہین جب آپ آئے
تب بہی وہ بیٹہی تہین آپ نے فرمایا کیا تم جب سے بیٹہی ہو جویریہ نے کہا ہان آپنے فرمایا مین نے تمہارے پاس سے نکلکر
چار کلمے تین بار کہے اگر وہ تولے جاوین اون کلمون کے ساتہ جو تو نے کہے ہین (اتنی دیر مین) البتہ بہاری ہو جاوین سبحان اللہ

وسبحانہ عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ ف پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی تعریف کرتا ہون اوسکو اوسکی بنائی ہوئی
چیزون کے شمار کے برابر اور اوسکی مرضی کے موافق اور وزن اوسکے عرش کے ہموزن اور اوسکے کلمات کے برابر عن ابی ہریرۃ قال قال ابوذر
یا رسول اللہ ذھب اصحاب الدثور بالاجور یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ولھم فضول اموال
یتصدقون بھا ولیس لنا مال نتصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر الا اعلمک کلمات
تدرک بھن من سبقک ولا یلحقک من خلفک الا من اخذ بمثل عملک قال بلی یا رسول اللہ قال تکبر
اللہ دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلثین وتحمدہ ثلاثا وثلثین وتسبحہ ثلاثا وثلثین وتختمھا بلا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت لہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ابوذر نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ مالدار تھے وہی ثواب کما گئے وہ نماز پڑھتے ہین جسطرح ہم پڑھتے
ہین اور روزہ رکھتے ہین جسطرح ہم روزہ رکھتے ہین پھر جو حاجت سے زیادہ اون کے پاس مال ہے اوسکو صرف کرتے ہین بعد
دینی مین ہمارے پاس مال نہین جسکو ہم خیرات کرین رسول اللہ نے فرمایا اے ابا ذر مین تجھکو چند کلمے ایسے بتا دون جنکے سبب سے
تو اگلے لوگون کے برابر ہو جاوے اور تیرے برابر کوئی نہ ہو سکے مگر جو ویسا ہی عمل کرے ابوذر نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ تب
آپنے فرمایا جو اللہ اکبر کہے بعد ہر نماز کے تینتیس بار پھر الحمد للہ کہے تینتیس ۳۳ بار پھر سبحان اللہ کہے تینتیس ۳۳ بار پھر سیکڑا پورا کرے لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ بخشے جاوینگے گناہ اوسکے اگرچہ دریا کے پھین کے برابر ہون

**باب مایقول الرجل اذا سلم** نماز سے سلام پھیر کر کیا دعا پڑھے عن المغیرۃ بن شعبۃ کتب معاویۃ الی المغیرۃ
بن شعبۃ ای شیء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سلم من الصلوۃ فاملاھا المغیرۃ علیہ وکتب
الی معاویۃ قال کان رسول اللہ صلعم یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل
شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد ترجمہ مغیرہ بن شعبہ
معاویہ رض سے کہا رسول اللہ نماز سے سلام پھیر کر کیا کہتے تھے مغیرہ نے جواب مین لکھا آپ فرماتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک
یعنی کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہے کوئی اوسکا شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے وہ ہر چیز
پر توانا ہے یا خدا جو تو دیوے اوسکو کوئی روک نہین سکتا اور جو تو نہ دیوے اوسکو کوئی دے نہین سکتا اور تیرے عذاب سے تونگر کو اوسکی تونگری
بچا نہین سکتی عن ابی الزبیر قال سمعت عبد اللہ بن الزبیر علی المنبر یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انصرف من الصلوۃ یقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ
الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اھل النعمۃ والفضل والثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ
الدین ولو کرہ الکافرون ترجمہ ابوالزبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر منبر پر کہتے تھے رسول اللہ جب نماز سے فارغ ہوتے
فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک کوئی معبود سچا نہین سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی سلطنت ہے

اور سب کی تعریف جتنی ہے وہ ہر چیز پر توانا ہے کوئی معبود سچا نہین سوا خدا کے ہم تو خاص اوسی کے واسطے عبادت کرتے ہین اگرچہ برا
سمجھین کافر وہ سزاوار ہے احسان کے اور فضل کے اور تعریف کے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے ہم اوسی کی عبادت کرتے ہین اگرچہ
مانین کافر برا مانین۔ دوسری روایت مین وہو علی کل شیء قدیر کے بعد یہ عبارت ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ
لا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ اخیر تک یعنی گناہون سے باز رہنا اور عبادت کی طاقت دینا دونون اللہ ہی کے اختیار مین ہین
کوئی معبود سچا نہین ہے سوا اللہ کے ہم نہین پوجتے مین کسیکو سوا اوسکے اوسی کے لیے نعمت ہے یعنی سب نعمتین اوسی کیطرف سے ہین عن
زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول دبر صلوتہ اللہم ربنا ورب کل شیء انا شہید انک
انت الرب وحدک لا شریک لک اللہم ربنا ورب کل شیء انا شہید ان محمدا عبدک ورسولک اللہم ربنا ورب کل شیء
انا شہید ان العباد کلہم اخوۃ اللہم ربنا ورب کل شیء اجعلنی مخلصا لک واہلی فی کل ساعۃ فی الدنیا والآخرۃ
یا ذا الجلال والاکرام اسمع واستجب اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم نور السموت والارض قال سلیمان بن داود نور السموات
والارض اللہ اکبر الاکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بعد
نماز کے پڑھا کرتے۔ اللہم ربنا ورب کل شیء اخیر تک یعنی اے پروردگار تو ہمارا مالک ہے اور ہر شی کا مالک ہے مین گواہ ہون اسبات کا تو ہی
اکیلا پروردگار ہے کوئی تیرا شریک نہین ہے خداوندا تو رب ہمارا ہے اور رب ہر شے کا مین گواہ ہون اسبات کا کہ محمد تیرے بندے اور تیرے
بھیجے ہوئے ہین خداوندا ہمارا پروردگار اور ہر چیز کا پروردگار مین گواہ ہون اسبات کا کہ بندے سب ایک دوسرے کے بھائی ہین (
بنی آدم اعضای یکدیگر اند۔ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند) خداوندا مالک ہمارے اور مالک ہر شے کے مجھکو خاص اپنا بنا دے اور
میرے گھر والون کو بھی خلوص دے ہر ساعت مین دنیا اور آخرت مین اے بزرگی اور عزت والے سن اور قبول کر اللہ سب سے بڑا ہے
خداوندا نور آسمانون اور زمین کے یا پروردگار آسمانون اور زمین کے خدا ہر بڑے سے بڑا ہے کافی ہے مجھکو اللہ اور بہتر وکیل ہے اللہ
بڑے سے بڑا ہے عن علی بن ابی طالب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوۃ قال اللہم اغفر لی ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم والمؤخر لا الہ الا انت
ترجمہ حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب سلام پھیرتے نماز پڑھ کر فرماتے خداوندا بخش دے میرے اگلے گناہ
اور پچھلے گناہ اور چھپے گناہ اور کھلے گناہ اور جو زیادتی مین نے کی اور جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرتا ہے جسکو چاہے
اور پیچھے کرتا ہے جسکو چاہے کوئی سچا معبود نہین سوا تیرے عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو رب اعنی
ولا تعن علی وانصرنی ولا تنصر علی وامکر لی ولا تمکر علی واہدنی ویسر الہدی الی وانصرنی علی من بغی علی اللہم
اجعلنی لک شاکرا لک ذاکرا لک راہبا لک مطواعا الیک مخبتا او منیبا رب تقبل توبتی واغسل حوبتی
واجب دعوتی وثبت حجتی واہد قلبی وسدد لسانی واسلل سخیمۃ قلبی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم یہ دعا مانگتے تھے رب اعنی ولا تعن اخیر تک یعنی اے پروردگار میری مدد کر میری اور مت مدد کر میرے (یعنی مت

میری دشمن کے مجھکو نقصان پہونچانے مین) اور تا ہید کر میری اور مت تا ہید کر مجھپر اور داون کر میرے فائدہ کے لیے نہ میرے نقصان کے لیے اور ہدایت کر مجھکو اور آسان کر دی ہدایت کو میری نزدیک اور غلبہ دی مجھکو اوس شخص پر جو مجھ سے لڑتا ہی خداوندا ہی تو مجھکو تیرا شکر کرنیوالا تیرا ذکر کرنیوالا تجھسے ڈرنے والا تیری تابعداری بجالانے والا تیری ہی طرف گڑ گڑا نیوالا یا دل لگانے والا قبول کر توبہ میری اور دہو ڈال میرا گناہ اور قبول کر دعا میری اور مضبوط کر دلیل میری اور راہ دکہلا سچی میرے دل کو اور مضبوط کر میری زبان کو اور نکال ڈال میرے دل سے کینہ کو۔ دوسری روایت مین وتیسر الھدی الی ہے

عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سلم قال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم جب سلام پہیرتے فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام یعنی ای خدا تجھکو ہے سلامتی ہے (یعنی ہر عیب سے سالم اور فنا سے پاک ہے) اور تیری طرف سے اورونکو سلامتی ہوتی ہے تو بڑی برکت والا ہی ای جلال اور بزرگی والے ف صحیح روایت اتنی ہی اور یہ جو مشہور ہے کہ بعد منک السلام کے والیک یرجع السلام واد خلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذالجلال والاکرام زیادہ کرتے ہین سو صحیح سند سے منقول نہین ہے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینصرف من صلوته استغفر ثلث مرات ثم قال اللھم فذکر معنی الحدیث عائشة ترجمہ ثوبان سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہو کر اوٹھنا چاہتے تین بار استغفار کرتے (یعنی استغفر اللہ کہتے تین بار یا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یا اللھم اغفرلی) پہر بھی فرماتے اللھم انت السلام اخیر تک باب فی

الاستغفار استغفار اور توبہ کرنیکا بیان ف استغفار کے معنی بخشش مانگنا پروردگار سے اپنی گناہون کی عن ابی بکر الصدیق رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین ہٹ کے گناہ پر اوس شخص نے جسنے استغفار کیا اگرچہ ایک دن مین ستر بار اوس گناہ کو کری ف ہٹ کرنا یعنی اصرار کرنا اوس گناہ کو نہ چہوڑنا اگر صغیرہ پر اصرار کری تو کبیرہ ہو جاتا ہی اور کبیرہ پر اصرار کری تو کفر کو پہونچاتا ہے۔ جو ہر گناہ کے بعد توبہ اور استغفار دل سے کرتا ہی اور پہر مضبوط نیت کرلے اوس گناہ کے نکرنے کی گو ندامت نفس سے پہر اوس مین مبتلا ہو جاوے تو اصرار نہ ہوگا۔ اس حدیث سے استغفار کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن الاغر المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی کل یوم مائة مرة ترجمہ اغر مزنی سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہی (یعنی کبھی بسبب دنیا مین مشغول رہنے کے اور کہانے پینے اور عورتون سے صحبت کرنے مین) اور مین استغفار کیا کرتا ہون اپنے پروردگار سے ہر دن مین سو بار عن ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد مائة مرة رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ہم شمار کرتے تھے ایک مجلس مین رسول اللہ صلعم سو بار کہا کرتے رب اغفرلی وتب علی

انک انت التواب الرحیم۔ اے خدا بخش دے مجھکو اور قبول کر توبہ میری تو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان ہے عن ھلال بن یسار بن
زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت ابی یحدثنیہ عن جدی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف ترجمہ
ہلال بن یسار بن زید اکثر نسخون مین ایسا ہی ہے ہلال بابی ہوز سے اور صحیح بلال ہے بابی موحدہ سے جیسا ترمذی کی روایت مین
ہے) سے روایت ہے انہون نے سنا اونکے باپ اونہون نے اونکے دادا (زید جو مولی تھے رسول اللہ صلعم کے) انہون نے
سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ بخشدیجاوینگے گناہ
اوسکے اگرچہ بھاگ گیا ہو کفار کے مقابلہ سے ف جب کفار دونی سے زیادہ نہ ہون تو اونکے مقابلہ سے جہاد مین بھاگنا بہت
بڑا گناہ ہے پر آپنے فرمایا اس استغفار سے یہ بھی معاف ہو سکتا ہے اور گناہون کے معافی تو سہل ہے عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا
ورزقہ من حیث لا یحتسب ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی لازم کرے استغفار
کو یعنی اکثر استغفار کیا کرے اللہ تعالی اوسکے لیے ہر تنگی سے نکلنے کے لیے ایک راہ پیدا کردیگا اور ہر رنج سے خلاصی دیگا اور رزق دیگا اوسکو
ایسی جگہ سے جو اوسکے گمان مین نہ ہوگا ف استغفار اکثر وہی کریگا جو اللہ سے ڈریگا اور جو اللہ سے ڈریگا اور تقوی اختیار کریگا
اوسکے واسطے یہ آیت ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب اس حدیث سے استغفار کے دنیاوی اور دینی فائدے
دونون معلوم ہو گئے استغفار کرتے ہوے مومن مستبع سنت کو کسی دست غیب اور عمل کی حاجت نہین اگر رزق کی تنگی ہو یا دنیا
کی افکار و منگیر ہون تو استغفار کرے راحت ہو جاوے گے اور رنج اور فکر سے نجات پاویگا فرمایا اللہ تعالی نے استغفروا ربکم انہ
کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔ بخشش مانگو اپنے رب سے وہ بخشنے والا ہے
چھوڑ دیگا تم پر مینہ کو زور شور سے (یعنی اپنے برسے گا قحط جاتا رہے گا) اور مدد کریگا تمہاری مالون سے اور لڑکون سے اور تمکو باغ
اور نہرین عنایت کریگا عن عبد العزیز بن صہیب قال سال قتادۃ انسا ای دعوۃ کان یدعو بھا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قال کان اکثر دعوۃ یدعو بھا۔ اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار وزاد زیاد وکان انس اذا اراد ان یدعو بدعاء دعا بھا واذا اراد ان یدعو
بدعاء دعا بھا فیھا ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس سے پوچھا کون سی دعا ہے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اکثر مانگا کرتے تھے انہون نے کہا آپ اکثر یہ دعا کرتے۔ اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی
الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار زیاد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انس جب قصد کرتے دعا کا تو یہی دعا مانگتے اور جب کوئی
اور دعا کرنا چاہتے تو اوسکو بھی اس مین شریک کر لیتے عن سھل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
سال اللہ الشھادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشھداء وان مات علی فراشہ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص نے اللہ سے شہادت کو مانگا سچے دل سے اوسکو اللہ شہیدوں کا درجہ دیگا اگرچہ اپنے بچھونے پر
مر جاوے عن اسماء بن الحکم قال سمعت علیا رض یقول کنت رجلا اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حدیثا نفعنی اللہ منہ بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی احد من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی
صدقتہ قال وحدثنی ابو بکر رض وصدق ابو بکر رض انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما
من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطہور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قرأ ہذہ
الآیۃ اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم الآیۃ ترجمہ اسماء بن حکم سے روایت ہے میں نے سنا حضرت علی رض سے
کہتے تھے میں جب کوئی حدیث رسول اللہ صلعم سے سنا کرتا تو جتنا اللہ کو منظور ہوتا اوتنا مجھکو نفع دیتا اور جب میں کوئی
حدیث آپ کی کسی صحابی سے سنتا تو اوسکو قسم دیا کرتا جب وہ قسم کہا لیتا تو مجھے اعتبار آتا مجھہ سے حدیث بیان کی ابوبکر رض
نے اور سچ کہا ابوبکر رض نے میں نے سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جو گناہ کرے پھر اچھی طرح
وضو کرکے کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور اللہ جل جلالہ سے بخشش چاہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے بعد اوسکے ابوبکر رض نے آیت
پڑھی۔ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ یعنی جو لوگ برا کام کرتے ہیں اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں پھر اللہ کو یاد کرتے ہیں اور بخشش
چاہتے ہیں اپنے گناہوں کے اور کون بخش سکتا ہے گناہوں کو سوا خدا کے اور ہٹ نہیں کرتے گناہ پر اونکا بدلہ مغفرت ہے پروردگار
کیطرف سے اور باغ ہیں جنکے تلے نہریں بہتی ہیں عن معاذ بن جبل رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ وقال
یا معاذ واللہ انی لاحبک فقال اوصیک یا معاذ لا تدعن فی دبر کل صلوۃ تقول اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک
وحسن عبادتک۔ اوصی بذلک معاذ الصنابحی واوصی بہ الصنابحی ابا عبد الرحمن ترجمہ معاذ بن جبل سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اونکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ قسم خدا کے میں تجھکو چاہتا ہوں میں تجھکو وصیت کرتا ہوں اے
معاذ کہ نہ چھوڑنا ہر نماز کے بعد اس دعا کو۔ اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔ یا خدا مدد کر میری اپنے ذکر اور شکر اور
اچھی طرح عبادت کرنی میں ہے۔ معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی اور صنابحی نے ابو عبد الرحمن کو عن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات دبر کل صلوۃ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مجکو حکم کیا
رسول اللہ صلعم نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہنے کا ہر نماز کے بعد عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یعجبہ ان یدعو ثلاثا ویستغفر ثلاثا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو پسند تہا تین بار دعا مانگنا
اور تین بار استغفار کرنا عن اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات تقولینہن
عند الکرب او فی الکرب اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے فرمایا مجھسے رسول اللہ صلعم نے
کیا نہ سکھاؤں میں تجھکو چند کلمے جسکو تو کہا کرے مصیبت اور سختی میں اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ یعنی اللہ میرا رب ہے میں اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا عن ابی عثمان النہدی ان ابا موسی الاشعری قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی سفر فلما دنوا من المدینۃ کبر الناس ورفعوا اصواتہم فقال رسول اللہ صلعم یا ایہا الناس انکم لا تدعون
اصم ولا غائبا ان الذی تدعونہ بینکم وبین اعناق رکابکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا موسی
الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت وما ہو قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت
ہے ابو موسی اشعری نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں جب مدینے کے نزدیک پہونچے تو لوگوں نے بلند آواز سے
تکبیر کہی رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو تم نہیں پکارتے ہو بہرے کو نہ اوس شخص کو جو غائب ہے **ف** بلکہ وہ شخص خوب سنتا ہے
نزدیک اور دور سب کچھ برابر سنتا ہے ہر جگہ اور ہر چیز پر حاضر ہے مطلع ہے کوئی چیز نیچے یا اوپر آسمانوں یا زمینوں میں اوسکی نگاہ
یا علم سے غائب نہیں ہے پھر چلانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس حدیث سے ذکر سری کے فضیلت جہری سے زیادہ معلوم ہوئی **ف**
بلکہ جسکو پکارتے ہو وہ تمہاری اور تمہاری سواریوں کی گردنوں کے بیچ میں ہے **ف** یعنی علم اور سمع کے راہ سے اوس سے بھی زیادہ
قریب ہے جتنا فاصلہ تم سے اور اونٹ کی گردنوں سے ہے بلکہ تمہاری خود گردن کے رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اگرچہ ذات مقدس اوسکی
عرش پر ہے **ت** پھر فرمایا آپ نے اے ابو موسی کیا میں تجھکو نہ بتلاؤں ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے میں نے کہا وہ کیا ہے
آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی الاشعری انہم کانوا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہم یتصعدون
فی ثنیۃ فجعل رجل کلما علا الثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا
تنادون اصم ولا غائبا **ترجمہ** ابو موسی الاشعری سے روایت ہے صحابہ ساتھ تھے رسول اللہ صلعم کے اور ایک گھاٹی میں چڑھ رہے تھے
ایک شخص تھا جب گھاٹی پر چڑھ جاتا تو پکار کر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نہیں پکارتے ہو بہرے اور غائب کو
دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا ایہا الناس اربعوا علی انفسکم اے لوگو آسانی کرو اپنے اوپر **عن** ابی سعید الخدری ان
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسولا وجبت لہ الجنۃ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہے راضی ہوا میں اللہ کے رب ہونے
سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے واجب ہو جاوے گی اوسکے لیے جنت **عن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ جل جلالہ اوس پر دس بار رحمت اوتارے گا **ف** اس حدیث سے درود شریف کی بڑی
فضیلت معلوم ہوئی **عن** اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فاکثروا
علی من الصلوۃ فیہ فان صلوتکم معروضۃ علی قال فقالوا یا رسول اللہ وکیف تعرض صلاتنا علیک و
قد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء **ترجمہ** اوس بن اوس سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلعم نے تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے او سدن مجھپر درود زیادہ بھیجا کرو کیونکہ درود تمہارا مجھ پر پیش
کیجاتی ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جب آپ قبر میں گل جاوینگے یعنی آپکی وفات ہو جاوے گی اور ہڈیاں خاک میں گل جاوینگی تو تمہارا

درود کیونکر آپکو پہونچ جاویگی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حرام کردیا زمین پر پیغمبرون کے بدن کو ف پیغمبرون کے بدن گلتے
نہین گو کتنی مدت گزر جاوے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ قبر شریف مین زندہ ہین اور بدن مبارک آپکا بالکل صحیح سالم ہے مگر
یہ زندگی دنیا کی زندگی سے بہت فرق رکھتی ہے جسکو ہر شخص سمجھہ نہین سکتا **باب النہی ان یدعو الانسان علی اھلہ**
**وما لہ** بد دعا کرنے کی ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی
انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی خدمکم ولا تدعوا علی اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ
نیل فیہا عطاء فیستجیب لکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ نے مت بددعا کرو اپنے اوپر نہ اپنی اولاد
پر نہ اپنے خادمون پر نہ اپنے مالون پر کہین ایسا نہ ہو وہ گھڑی ایسی ہو جس مین دعا قبول ہوتی ہے **ف** تو تمہاری بددعا
بھی قبول ہوجاوے پھر پیچھے پچھتانے سے کیا فائدہ ہوگا **باب الصلوۃ علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم** سوا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین **عن** ابن عبد اللہ ان امرأۃ قالت للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم صل علی وعلی زوجی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیک وعلی زوجک **ترجمہ** ایک عورت نے
کہا رسول اللہ صلعم سے درود بھیجیے مجھپر اور میری خاوند پر آپ نے فرمایا صلی اللہ علیک وعلی زوجک - یعنے رحمت اتارے اللہ تجھپر اور تیرے
خاوند پر **ف** اختلاف ہے سوا پیغمبر کے اور کسی پر درود بھیجنا درست ہے یا نہین بعضون کے نزدیک مطلقا درست ہے اور بعضون
کے نزدیک مطلقا درست پیغمبر کو سوا اورونکو درست نہین بعضونکے نزدیک پیغمبرون کے ساتھہ ملاکر مثلا یون کہنا اللھم صل علی محمد وآل
محمد وزید درست ہے علیحدہ درست نہین - بعضون کے نزدیک مطلقا درست نہین بلکہ مکروہ ہے تحریما یا تنزیہا یا حرام ہے یا خلاف
اولی ہے واللہ اعلم **باب الدعاء بظہر الغیب** پیٹھ پیچھے اپنی بھائی مسلمان کے لیے دعا کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دعا الرجل لاخیہ بظہر الغیب قالت الملائکۃ امین ولک
بمثل **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے جب کوئی شخص دعا کرے اپنے بھائی کے لیے پیٹھ
پیچھے تو فرشتے آمین کہتے ہین اور کہتے ہین تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہے یعنے جو دعا تو نے اپنے بھائی کیواسطے کی ویسی ہی تجکو بھی ملیگی -
**عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اسرع الدعاء اجابۃ دعوۃ غائب لغائب
**ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہت جلد قبول ہونیوالی وہ دعا ہے جو غائب کرے غائب کیواسطے
**ف** یعنے پیٹھ پیچھے اپنے بھائی مسلمان کے لیے دعا کرے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث دعوات مستجابات
لا شک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے
فرمایا تین دعائین ضرور قبول کیجاتی ہین کچھ شک نہین ایک دعا باپ کی اپنی بیٹے کیواسطے دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا مظلوم کی
(اگرچہ کافر ہو یا فاجر) **باب ما یقول اذا خاف قوما** جب کسی قوم سے خوف ہو تو کیا کرے **عن** عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم

ترجمہ عبداللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلعم کو جب کسی قوم کا خوف ہوتا تو فرماتی۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم
ای خدا ہم تجھکو اون کے سامنے کرتے ہین اور پناہ مانگتی ہین تجھہ سے اونکی برائیون سی

باب الاستخارۃ استخارہ کا بیان

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول لنا اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ولیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر یسمیہ بعینہ الذی یرید خیر لی فی دینی ومعاشی ومعادی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم وان کنت تعلم انہ شر لی مثل الاول فاصرفنی عنہ واصرفہ عنی واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ او قال فی عاجل امری وآجلہ

ترجمہ جابر رضی سی روایت ہی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو استخارہ اس طرح سکہلاتی تھے جیسی کوئی قرآن کی سورت سکہاتا ہی آپ فرماتی تھے جب تم مین سی کوئی قصد کری کسی کام کا (جو بڑا کام ہو جیسی سفر مین جانا نکاح یا مال دنیا مکان مول لینا) تو دو رکعتین نفل پڑہی۔ پہر یہہ دعا مانگی۔ اللھم انی استخیرک اخیر تک یعنی الٰہی مین تجہہ سی خیریت مانگتا ہون تیری علم کے وسیلے سے اور تجہہ سے قوت مانگتا ہون تیری قدرت کی وسیلی سی اور سوال کرتا ہون تیری بڑی فضل سی مقرر تو قادر ہی مجکو قدرت نہین تو جانتا ہی مین نہین جانتا تو سب چہپی چیزونکو جانتا ہی یا اللہ اگر تو جانتا ہو یہہ کام (اوس کام کا نام لیوی) بہتر ہو میری واسطی دین اور دنیا اور انجام مین تو مقدر کر دی اوسکو میری واسطی اور آسان کر دی اوسکو اور برکت دی اوس مین یا اللہ اگر تو جانتا ہو وہ کام برا ہی میری لیے دین اور دنیا اور انجام مین تو پہیر دی میرا دل اوس سے اور پہیر دی اوسکو مجہسی اور مقدر کر میری لیے بہلائی جہان کہین ہو پہر راضی کر دی مجہکو اوس پر۔ ایک روایت مین یون ہی وہ کام بہلا ہو بالفعل اور انجام مین

ف جب یہہ دعا پڑہ کر وہ کام کریگا تو حقتعالی ضرور اوسکی لیے بہتر کریگا برائی سی بچاویگا۔ بعضون نی کہا یہہ دعا تین روز تک یا سات روز تک پڑہی انجام بخیر ہوگا یا خواب مین کچہہ معلوم ہو جاویگا یا دل مین کرنا نہ کرنا جم جاویگا وہی حکم الٰہی سمجہی۔ اہل سنت کی نزدیک بہی ایکصورت استخارہ کی ثابت ہی اور منقول ہی۔ اور شیعہ کی نزدیک کئی طرح پر استخارہ منقول ہی۔ ایک یہہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وآل محمد کہکر یہہ دعا پڑہی استخیر اللہ برحمتہ وقدرتہ خیرۃ فی عافیۃ بعد اوسکی بسم اللہ کہکر تسبیح کو داہنی طرف سے کسی جگہہ پر پکڑ لیوی اور وہان سی دو دو دانے امام تک شمار کری اگر ایک نکلی تو وہ کام ہی اوسکو کری اور جو دو نکلین تو نہ کری برا ہی۔ دوسری استخارہ ذات الرقاع دو پرچون پر افعل لکہی اور دو پر لا تفعل پہر اونکو موڑ ماڑ کر ڈالدی اور بسم اللہ۔ درود شریف اور یہی دعا پڑہ کر دو پرچی اون مین سے اوٹہاوی اگر دونون مین افعل نکلی تو ضرور اوس کام کو کری اور جو دونون مین لا تفعل نکلے تو ہرگز وہ کام نہ کری اور جو ایک مین افعل اور ایک مین لا تفعل نکلے تو چاہی کری چاہی نہ کری۔ مگر اہل سنت کے نزدیک ان استخارون کی کوئی سند نہین پائی جاتی

باب فی الاستعاذۃ کن کن چیزونسی پناہ

مانگنا یا ہے عن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنۃ الصدر وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سے نامردی اور بخل اور بری عمر اور بری موت اور قبر کے عذاب سے ف بری عمر وہ عمر ہے کہ اوس مین ہوش وحواس نہ رہین نہ عبادت ہو سکے نہ دنیا کا کام آئے زندگی سے کچھ حاصل نہین ہے بجز اسکے کہ اور لوگون پر بار ہو۔ فتنۃ الصدر کے معنے بعضون نے بری موت کے لکھے ہین یعنی بغیر توبہ کے مرجاوے اور بعضون نے کہا ہے کہ سینے کے فساد سے غرض ہے یعنی دل حسد اور کینہ اور کبر وغیرہ امراض قلب مین مبتلا ہو عن انس بن مالک کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والبخل والھرم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذبک اخیر تک۔ یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور کنجوسی اور بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیرے قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فساد سے عن انس بن مالک قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ کثیرا یقول۔ اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے۔ مین خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اکثر سنا کرتا آپ فرماتے۔ اللھم انی اعوذبک اخیر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری اندیشے اور غم سے اور قرض کے بوجھ سے اور ظالمون کے بلوے سے عن عبداللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمھم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القرآن یقول۔ اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ لوگون کو یہ دعا اسطرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے تھے قرآن شریف کی آپ فرماتے تھے۔ اللھم انی اعوذبک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری مسیح دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری زندگی اور موت کے فتنے سے ف زندگی کا فتنہ بیماری اور مال اولاد کا نقصان یا کثرت مال کے جو خدا سے غافل کرے یا کفر اور گمراہی اور موت کا فتنہ اوس وقت کی شدت اور دہشت یا معاذ اللہ خاتمہ برا ہونا۔ مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذبک من المأثم والمغرم۔ الہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور خواہ نخواہ کے ڈانڈ سے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذبک من فتنۃ النار وعذاب النار ومن شر الغنی والفقر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ یہ دعا مانگتے تھے الٰہی مین پناہ مانگتا ہون دوزخ کی فتنے اور دوزخ کے عذاب سے اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے ف مالداری کی برائی غفلت اور غرور اور محتاجی کی برائی مالدارون پر حسد کرنا غیرون کے مال اڑانے کی فکر کرنا اپنی قسمت پر راضی نہ ہونا عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذبک من الفقر والقلۃ والذلۃ واعوذبک من ان اظلم

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری محتاجی اور کمی اور ذلت سے اور
پناہ مانگتا ہوں تیری ظالم اور مظلوم ہونے سے ف جاننا چاہیے کہ بعض حدیثوں میں فقر اور مسکنت کو آپ نے طلب کیا ہے بعضوں
میں فقر سے پناہ مانگی ہے مطلب یہ ہے جو فقر ایسا ہو کہ مال کے کمی ہو مگر دل غنی ہو اور دنیا کی طمع نہ ہو وہ مرغوب اور مطلوب ہے اور
جو فقر ایسا ہو کہ قوت لایموت میں اوسکے وجہ سے دقت ہو اور عبادت میں مخل ہو یا دنیا کی طمع بڑھاوے اوس سے پناہ مانگی۔ کمی سے مراد
نیکیوں کی کمی ہے یا مال کی کمی یا مال کے اتنی کمی کہ جو قوت لایموت اور حوائج ضروری کو کفایت نہ کرے عن ابن عمر قال
کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذبک من زوال نعمتک وتحویل عافیتک وفجاءۃ
نقمتک وجمیع سخطک ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی الٰہی پناہ مانگتا ہوں
میں تیری تیری نعمت کے زوال سے اور تیری تندرستی کی ہوئی پلٹ جانی سے (یعنے تندرستی کے بدلی بیماری آ جاوے) اور تیرے
ناگہانی عذاب سے اور تیری سب غصوں سے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو یقول اللھم انی اعوذ
بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ دعا مانگتے تھے الٰہی پناہ مانگتا ہوں
میں تیری خلاف اور نفاق اور بری اخلاق سے عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی
اعوذبک من الجوع فانہ بئس الضجیع واعوذبک من الخیانۃ فانھا بئست البطانۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ فرماتے تھے الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے بھوک سے وہ بری ساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں
میں تیرے خیانت سے وہ بری بچھونا ہے عن ابی ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک
من الاربع من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار چیزوں سے) ایک تو اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے ف
نہ دنیا میں نہ آخرت میں جیسے علم معقولات الٰہیات وغیرہ کہ علاوہ ضائع ہونے اوقات کے فاسد کرتا ہے اعتقاد کو مثلاً زواہد
ثلثہ یا شرح سلم یا میبذی یا صدرا یا شمس بازغہ شرح حکمۃ العین حواشی قدیمہ یا جدیدہ پڑھنا جن میں سالہا سال گزرتے ہیں نہ
دنیا کا کچھ فائدہ نہ عقبیٰ میں ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہے۔ جو علوم دنیا میں مفید ہیں جیسے علم
ریاضی حساب وہندسہ وہیأت وپیمایش اور جغرافیہ اور جر ثقیل اور مناظر اور علم طب یا علم نجوم جہاز رانی کیواسطے اونکا پڑھنا مباح
ہے بلکہ ضرورت کیوقت واجب یا فرض ہے۔ اور جو علوم دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہیں جیسے علوم شریعت مثلاً علم اخلاق
وسلوک اور فقہ اور تفسیر اور حدیث انکا حاصل کرنا بقدر ضرورت ضرور ہے اور جسقدر زیادہ ہوں بہتر ہے ف دوسری اوس دل
سے جو تیری حضور میں نہ جھکے تیسرے اوس جی سے جسکو کبھی سیری نہ ہو چوتھی اوس دعا سے جو سنی نہ جاوی یعنے قبول نہ ہو عن
انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذبک من صلوۃ لا تنفع وذکر دعاء آخر
ترجمہ انس سے بھی ایسا ہی روایت ہے اور اس میں یہ ہے الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس نماز سے جو فائدہ نہ دیوے عن فروۃ

بن نوفل الاشجعی قال سالت عائشۃ ام المؤمنین عما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بہ قالت کان
یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہی کہ مین نے پوچھا
ام المؤمنین عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلعم کیا دعا مانگتے تھی انھون نے کہا آپ فرماتی تھی۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری اوس
کام کے برائی سے جسکو مین نے کیا ہی اور جسکو مین نے نہین کیا ف ایسا نہو کہ آئندہ اوسکو کرون اور اوسکی برائی مین گرفتار
ہو جاؤن عن شکل بن حمید قال قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء قال قل اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی و
من شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر منیی ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ
مجھے ایک دعا سکھلا دیجیے آپ نے فرمایا کہہ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون اپنے کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان کی برائی اور
دل کی برائی اور منی کی برائی سے ف سبحان اللہ یہہ عجب مختصر اور جامع دعا ہی جو ساری گناہون سے بچنے کے لیے کافی
ہی۔ کان کی برائی بری باتین سننا غیبت اور جھوٹھ سننا مزامیر سننا آنکھ کی برائی بری نگاہ سے غیر عورت کو دیکھنا لہو و لعب
دیکھنا زبان کی برائی کفر کے کلمے نکالنا جھوٹھ بولنا غیبت کرنا بہتان جوڑنا گالی دینا دل کی برائی حسد اور کبر اور بخل اور نفاق
اور بد خلقی اور طمع تمام برائیون کو شامل ہے منی کے برائی بیمحل نطفہ بہانا جیسے محرم پر یا اجنبی عورت یا لواطت کرنا یا کرانا عن
ابی الیسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم انی اعوذ بک من الھدم واعوذ بک من التردی واعوذ بک
من الغرق والحرق والھرم واعوذ بک ان یتخبطنی الشیطان عند الموت واعوذ بک ان اموت فی سبیلک مدبرا
واعوذ بک ان اموت لدیغا ترجمہ ابو الیسر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم دعا مانگتے تھی۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری مکان
یا دیوار مجھپر گرنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری بلند مقام پر سے گر پڑنے سے اور پناہ مانگتا ہون ڈوبنے اور جلنے اور بوڑھے ہو جانے سے
ف یعنی بہت بوڑھے ہو جانی سے کہ عبادت نہو سکے اور ہوش و حواش مین فتور آ جاوے اور گو گر مرنا یا جلکر یا ڈوب کر مرنا اگرچہ
شہادت ہی مگر نقصان ان مین یہہ ہے کہ آدمی وصیت نہین کر سکتا بعض اوقات صبر نہین کر سکتا شاید کوئی کلمہ برا زبان سے
نکلجاوے ف اور پناہ مانگتا ہون مین شیطان کے ایمان بگاڑنے مین کوشش کرتا ہی تاکہ خاتمہ برا ہو وے تو اوسکی آرزو پوری
ہو وسوسے ڈالتا ہی مجنون کر دیتا ہی ف اور پناہ مانگتا ہون مین تیری راہ مین پیٹھ موڑ کر بھاگ جانی سے (یعنی بھاگتے مین)
اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زہریلے جانورون کے کاٹنے سے مرنے سے ف جیسے سانپ بچھو وغیرہ۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ
ہی والغم یعنی پناہ مانگتا ہون مین تیری غم سے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللھم انی اعوذ بک من
البرص والجنون والجذام وسیئ الاسقام ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ فرماتی تھی۔ الٰہی مین پناہ مانگتا ہون
تیری کوڑھ اور دیوانگی اور جذام سے اور سب بری بیماریون سے عن ابی سعید الخدری قال دخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات یوم المسجد فاذا ھو برجل من الانصار یقال لہ ابو امامۃ فقال یا ابا امامۃ ما لی اراک جالسا
فی المسجد فی غیر وقت الصلوۃ قال ھموم لزمتنی ودیون یا رسول اللہ قال افلا اعلمک کلاما اذا قلتہ

اذهب الله همك وقضى عنك دينك قال قلت بلى يا رسول الله قال قل اذا اصبحت واذا امسيت اللهم
اني اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة
الدين وقهر الرجال قال ففعلت ذلك فاذهب الله همي وقضى عني ديني ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں تشریف لائے ایک شخص انصار کو بیٹھے دیکھا جسکا نام ابوامامہ تھا آپ نے فرمایا
ابوامامہ کیا سبب ہے جو میں تم کو مسجد میں بیٹھا ہوا پاتا ہوں نماز کا وقت نہیں جب ہے۔ ابوامامہ نے کہا مجھ کو فکر و غم نے
گھیر لیا ہے اور قرضوں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بھلا میں تم کو چند کلمے نہ بتاؤں اگر تم انکو کہو تو اللہ تمہارا غم غلط کردے
تمہارا قرض ادا کردے میں نے کہا کیوں نہیں بتائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صبح شام یہ کہا کرو۔ اللھم انی اعوذبک من
الھم والحزن اخیر تک الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے رنج اور غم سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیری نامردی اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قرضہ کے بلوے اور لوگوں کے بلوے سے۔ ابوامامہ نے کہا میں نے دعا کو پڑھنا
شروع کیا اللہ جل جلالہ نے میرا غم دور کردیا اور میرا قرض ادا کرادیا **اخر کتاب الصلوة** تمام ہوئی کتاب
نماز کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

# كتاب الزكوة

## کتاب زکوۃ کے بیان میں

ف زکوۃ دوسرا رکن ہے اسلام کا اور نماز کے بعد مذکور ہے کلام اللہ میں اسواسطے یہاں بھی نماز کے بعد ذکر کیا عن
ابی هريرة قال لما توفی رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابوبكر بعده وكفر من كفر من العرب قال
عمر بن الخطاب لابی بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى
يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابوبكر
والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونه
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو الا ان رأيت الله قد
شرح صدر ابی بكر للقتال قال فعرفت انه الحق ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب وفات کر گئے
اور خلیفہ ہوئے ابوبکرؓ بعد آپ کے اور کافر ہوگئے بعض لوگ عرب کے ف یعنی غطفان اور بنی سلیم کے لوگ انہوں نے زکوۃ
دینے سے انکار کیا حضرت ابوبکر نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا ف حضرت عمر نے ابوبکرؓ سے کہا تم کیونکر لڑوگے ان لوگوں سے آنحضرت
نے تو حکم فرمایا مجھے حکم ہوا ہے لڑنے کا لوگوں سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب لا الہ الا اللہ کہا میں تو انہوں نے مال اور جان کو
بچالیا مگر حق اسلام سے ف یعنی اگر کسی کو قتل کرینگے تو قصاصا قتل کیے جاوینگے یا دیت دینگے ف اور حساب انکا اللہ پر ہے
ف یعنی ظاہری تو یہ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں مسلمان سمجھے جاوینگے اب اگر دل سے نہ کہتے ہوں گے تو انکا حساب اللہ لیگا ف

حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا قسم خدا کی مین لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوۃ مین (نماز پڑہے مگر زکوۃ نہ دیوے) کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر جسقدر رسول اللہ کو دیتے تھے اوس مین سے ایک اونٹ یا ایک رسی اونٹ کے پانون باندہنے کی نہ دینگے تو مین اون سے لڑونگا۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف لاالہ الااللہ کہنے سے اوسوقت مسلمان ہوتا ہے جب اور اصول اسلام کا انکار نہ کرے اگر انکار کرے ایک اصل سے بھی تو کافر مرتد واجب القتل گنا جاویگا **ف** حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی پس کچھ نہ تھا سوا اسکے کہ مین سمجھا اللہ جل جلالہ نے کھولدیا سینہ ابوبکر رضؓ کا لڑائی کیواسطے اوسوقت مین جانا کہ یہی حق ہے۔ دوسری روایت مین لو منعونی عناقا ہے یعنی اگر ایک بکری کا بچہ نہ دینگے تو بھی اون سے لڑونگا یہ مبالغہ کیواسطے کہا ورنہ بکری کا بچہ زکوۃ مین نہیں لیا جاتا

**باب** ما تجب فیہ الزکوۃ نصاب کا بیان **ف** نصاب اوس حد کو کہتے ہین جس سے کم مین زکوۃ واجب نہین ہوتے اور اوس حد مین واجب ہوتی ہے عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمس ذود صدقۃ ولیس فیما دون خمس اواق صدقۃ ولیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ

**ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی مین زکوۃ نہین ہے اور پانچ وسق سے کم (غلے اور پہلون مین) زکوۃ نہین ہے **ف** تو نصاب اونٹ کی پانچ اونٹ ہین اور چاندی کا پانچ اوقیہ ہین اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے سب دوسو درم ہوئے ہر ایک درم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچوان حصہ رتی کا ہوتا ہے دوسو درم کے چھہ سو تیس ماشہ ہوئے جسکے ساڑہے باون تولہ چاندی ہوئی یہی نصاب ہے چاندی کا اور سونے کا نصاب دوسری حدیث مین بیس دینار ہے جسکے ساڑہے سات تولہ ہوتے ہین یہی نصاب ہے سونے کا جب نصاب کے برابر سونا یا چاندی ہو تو چالیسوان حصہ زکوۃ کا ہر سال مین دیوے اور جسقدر زیادہ روپے اشرفیان ہون اوسمین سہل حساب یہ ہے کہ فیصدی ۲۱/۲ دیوے۔ یہی چالیسوان حصہ ہے۔ اور پیداوار کا نصاب پانچ وسق فرمایا وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور صاع آٹھ رطل کا اور رطل آدہ سیر کا تو ساٹھ صاع کے چھہ من ہوئے چالیس سیر کے حساب سے اور پانچ وسق کے تیس من ہوئے اگر اسقدر پیداوار غلہ یا میوہ ہو تو اوسمین دسوان حصہ یعنی تین من زکوۃ کے دینا ہونگے اس سے کم مین کچھ لازم نہ آویگا۔ مگر ابوحنیفہ کے نزدیک قلیل کثیر پیداوار زمین سے دسوان حصہ لیا جاویگا اونکا مذہب صحیح مخالف ہے حدیث کے اسواسطے ترک کیا اوسکو اونکے صاحبین نے اور عمل کیا حدیث پر عن ابی سعید یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق زکوۃ والوسق ستون مختوما **ترجمہ** ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم مین زکوۃ نہین ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عن حبیب المالکی قال قال رجل لعمران بن حصین یا ابا نجید انکم لتحدثوننا باحادیث ما نجد لہا اصلا فی القران فغضب عمران وقال للرجل وجدتم فی کل اربعین درہما درہم ومن کل کذا وکذا شاۃ شاۃ ومن کذا وکذا بعیرا کذا وکذا اوجدتم ہذا فی القران قال لا قال فعن من اخذتم ہذا اخذتموہ عنا واخذناہ عن نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر اشیاء نحو ہذا **ترجمہ** حبیب مالکی سے روایت ہے ایک شخص نے کہا عمران بن حصین سے اے ابا نجید (کنیت ہے عمران کی) تم ہم سے ایسی حدیثین بیان کرتے ہو

جنکے اصل ہم قرآن مین نہین پاتے عمران بن حصین یہہ سنکر غصہ ہوئے اور کہا کیا قرآن مین یہہ موجود ہی کہ چالیس درم مین ایک درم ہی یا اتنی بکریون مین ایک بکری ہی یا اتنے اونٹون مین ایک اونٹ ہی اوس نے کہا نہین انہون نے کہا پھر تم نے یہہ کسسے سنا تم نے ہم سے سنا اور ہم نے رسول اللہ سے سنا اور ایسے ہی چند باتین بیان کین **ف** یعنی بہت سے مسائل اور احکام دین کے قرآن میں نہین ہین لیکن رسول اللہ کی حدیثون مین ہین۔ پس جسطرح قرآن کی متابعت ضروری ہی اوسیطرح حدیث شریف کی پیروی بھی ضروری ہی آپنے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ مین قرآن دیا گیا اور اوسکے ساتھہ اور بھی دیا گیا **باب العروض اذا کانت للتجارۃ** اسباب تجارتی مین زکوۃ کا بیان **ف** زکوۃ مواشی اور سونے چاندی مین اور زراعت و پیداوار مین متفق علیہ ہی سوا ان کی اور اسباب تجارتی ہین۔ جیسے کتابین یا گھوڑے یا چمڑے یا بساط خانے کا اسباب وغیرہ ائمہ اربعہ کے نزدیک زکوۃ واجب ہے اور ظاہریہ کے نزدیک واجب نہین دلیل ائمہ اربعہ کی یہ حدیث ہی **عن** سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کرتے تھے زکوۃ نکالنے کا اون چیزون مین سے جو بیچنے کے لیے رکہین **ف** یعنی تجارت کے اموال مین سے جب نصاب کے موافق ہون۔ اس حدیث کے اسناد اگرچہ چندان قوی نہین ہی مگر بہت ضعیف بھی نہین ہی اسیلئے سکوت کیا اوس سے ابوداؤد نے اور سلیمان بن سمرہ مقبول ہی اور جعفر بن سعد اور حبیب بن سلیمان مین اگرچہ بعضون نے کلام کیا ہی پر وہ دونون صادق ہین اور بری ہین کذب سے اور بہت سے الفاظ عامہ مقتضی ہین اسبات کو کہ ہر قسم کے اموال تجارت مین زکوۃ واجب ہو فرمایا اللہ تعالی نے خذ من اموالھم صدقۃ اور دوسری حدیث مین ہی۔ من استفاد مالا فلا زکوۃ فیہ حتی یحول علیہ الحول رواہ الترمذی۔ اسی نظر سے اطباق کیا اسپر ائمہ اربعہ نے اور نہین خلاف کیا اون مین سے کسی نے ایکدوسری کا اور ظاہریہ نے جو یہہ دلیل بیان کی ہی کہ سوا مواشی اور چاندی سونے پیداوار کی اور مالون پر زکوۃ واجب ہونے کی کوئی دلیل پائی نہین جاتی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ عموم الفاظ جو قرآن و حدیث مین وارد ہین مقتضی ہین ہر مال مین زکوۃ دینے کو پھر خاص کر لیے گئے اون مین سے وہ اموال جنمین حدیث سے آ گیا کہ اون مین زکوۃ نہین ہے جیسے سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام اور اموال تجارت مین زکوۃ نہ ہونے کی باب مین کوئی حدیث اونکے پاس موجود نہین ہے۔ بلکہ ائمہ اربعہ پاس عموم الفاظ اور یہ حدیث سمرہ بن جندب کے موجود ہی تو عمل کرنا اسی پر اولی ہی اور یہی اقرب باحتیاط ہی واللہ اعلم **باب الکنز ما ھو وزکوۃ الحلی** کنز کا بیان اور زیور کی زکوۃ کا بیان **ف** فرمایا اللہ تعالی نے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ جو لوگ گاڑ رکہتے ہین سونے اور چاندی کو اور خرچ نہین کرتے اوسکو اللہ کی راہ مین تو اونکو خبر دی دکھ کی مار کی جسدن گرم کیا جاوے گا وہ جہنم کی آگ مین پھر داغی جاوین گے اوس سے پیشانیان اون کی اور پسلیان اور پیٹہین اونکے اور کہا جاویگا یہ وہ ہی جو جوڑ رکہا تہا تم نے اپنے واسطے اب چکہو اوسکا مزا جسکو تم جوڑتے تھے۔ لغت مین کنز اوس مال کو کہتے ہین جو زمین مین دفن کیا جاوے اور شرع مین اوس مال کو کہتے ہین جسکی زکوۃ نہ دی جاوے **عن** عبد اللہ بن عمرو

بن العاص ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفي يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب
فقال لها اتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيمة سوارين من نار قال فخلعتهما
فالقتهما الى النبي صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک عورت
آئی رسول اللہ کے پاس اور اسکی بیٹی بھی اسکے ساتھ تھی اور بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکی زکوۃ دیتی ہے وہ بولی نہیں آپ نے فرمایا کیا تجھ کو اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خدا قیامت کے دن تجھکو دو کنگن
آگ کے پہناوے عبداللہ نے کہا اوس عورت نے (اوسی وقت یہہ سنکر) کنگنوں کو اوتارا اور رسول اللہ صلعم کے سامنے ڈالدیا اور
فرمایا یہہ اللہ اور رسول کے واسطے ہیں ف یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے سکوت کیا اس سے ابوداود نے صحیح کہا اوسکو منذری نے
مختصر میں اور ابن حجر نے بلوغ المرام میں اور ترمذی نے اس حدیث کو جس طریق سے روایت کیا اوس میں مثنی بن الصباح اور ابن
لہیعہ ضعیف ہیں لیکن ابوداود کی اسناد خالی ہے ان دونوں سے اسی واسطے ایک جماعت صحابہ قائل ہے زیور میں زکوۃ واجب ہونے
کی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور مؤید ہے اسکی جو آگے دو حدیثیں آتی ہیں - اور وہ صحیح ہیں اور بعض صحابہ اور اکثر اہل مدینہ
اور فقہا قائل ہیں اس بات کی کہ زیور میں زکوۃ واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور احمد کا پر دلائل ان
لوگوں کے ضعیف ہیں اور محدثین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کا مذہب راجح ہے اور وہی محتاط ہے عن ام سلمة قالت كنت البس
اوضاحا من ذهب فقلت يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز ترجمہ ام سلمہ سے
روایت ہے کہا میں پہنا کرتی تھی اوضاح (ایک قسم کا زیور ہے) سونے کے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ کنز ہے آپ نے فرمایا جو مال
اتنا ہو جاوے جسمیں زکوۃ دینا لازم آوے پھر اوسکی زکوۃ دی جاوے تو وہ کنز نہیں ہے ف روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور
حاکم نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے عن عبدالله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبي صلى الله عليه
وسلم فقالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة
فقلت صنعتهن اتزين لك يا رسول الله فقال اتؤدين زكوتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من
النار ترجمہ عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے ہم حضرت عائشہ پاس گئے انہوں نے کہا (ایکروز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ میں بڑی بڑی انگوٹھیاں چاندی کی دیکھیں آپ نے فرمایا یہ کیا ہے عائشہ میں نے کہا میں نے
انکو اس لیے بنایا ہے تاکہ بناؤ سنوار کروں آپ کے واسطے آپ نے فرمایا تو ان کی زکوۃ ادا کرتی ہے - میں نے کہا نہیں یا جو کچھ اللہ کو
منظور تھا کہا آپ نے فرمایا یہ کافی ہے تجھے جہنم میں لیجانے کے واسطے ف ضعیف کیا اس حدیث کو دارقطنی نے بوجہ محمد بن عمر بن
عطاء کے اور کہا وہ مجہول ہے مگر توثیق کی اوسکی اور لوگوں نے **باب** في زكوة السائمة چرنے والی جانوروں کی زکوۃ کا
بیان ف جیسے اونٹ گائے بکریاں عن حماد قال اخذت من ثمامة بن عبدالله بن انس كتابا زعم ان ابابكر
كتبه لانس وعليه خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بعثه مصدقا وكتبه له فاذا فيه هذه فريضة الصدقة

التي فرضها رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين التي امر الله بها نبيه عليه السلام فمن سئلها من المسلمين
على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعطه فيما دون خمس وعشرين من الابل الغنم في كل خمس ذود شاة فاذا
بلغت خمسا وعشرين ففيها ابنة مخاض الى ان تبلغ خمسا وثلاثين فان لم يكن فيها بنت مخاض فابن لبون ذكر
فاذا بلغت ستا وثلاثين ففيها بنت لبون الى خمس واربعين فاذا بلغت ستا واربعين ففيها حقة طروقة
الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا بلغت ستا وسبعين
ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا بلغت احدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل الى عشرين ومائة
فاذا زادت على عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فاذا تباين اسنان الابل في
فرائض الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه وان
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده حقة وعنده
جذعة فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست
عنده حقة وعنده ابنة لبون فانها تقبل منه قال ابو داود من ههنا لم اضبطه عن موسى كما احب و
يجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده الا
حقة فانها تقبل منه قال ابو داود الى ههنا ثم اتقنته ويعطيه المصدق عشرين درهما او شاتين ومن بلغت
عنده صدقة ابنة لبون وليس عنده الا ابنة مخاض فانها تقبل منه وشاتين او عشرين درهما ومن بلغت عنده
صدقة ابنة مخاض وليس عنده الا ابن لبون ذكر فانه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده الا اربع فليس فيها شيء
الا ان يشاء ربها وفي سائمة الغنم اذا كانت اربعين ففيها شاة
الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين ومائة ففيها شاتان الى ان تبلغ مائتين فاذا زادت على
مائتين ففيها ثلث شياة الى ان تبلغ ثلاثمائة فاذا زادت على ثلاث مائة ففي كل مائة شاة شاة ولا يؤخذ
في الصدقة هرمة ولا ذات عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق ولا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع
خشية الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية فان لم تبلغ سائمة الرجل اربعين فليس فيها
شيء الا ان يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فان لم يكن المال الا تسعين ومائة فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها

ترجمہ حماد سے روایت ہے میں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے ایک کتاب لی وہ کہتے تھے حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسکو لکھا
انس رض کیواسطے اور اوس پر مہر تھی رسول اللہ صلعم کی جب انہوں نے انس کو مصدق (صدقہ تحصیل کرنیوالا) بناکر بھیجا تھا تو انکو یہ کتاب
لکھدی تھی اوس میں یہ عبارت تھی یہ فرض زکوٰۃ کا بیان ہے جسکو مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور جسکا حکم کیا
اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو جس مسلمان سے اسکے موافق زکوٰۃ مانگی جاوے وہ دیوے اور جو اس سے زیادہ مانگی جاوے تو نہ دیوے چوبیس اونٹ تک

بکری ہی اور جو دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں ایک ہی گلے میں ہوں تو شافعی کے نزدیک ایک بکری ہی دینا ہوگی اور ابوحنیفہ کے نزدیک
دو بکریاں دینا ہونگی پس ابوحنیفہ کے نزدیک وہ صورت اسطرح ہوگی کہ دو شخص تھے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریاں جدا جدا تھیں
جب مصدق آیا تو ایک نے اپنے بکریوں کو دوسری کی بکریوں کے ساتھ ملا دیا اور آپ الگ ہو گیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے انکی بکریاں
سمجھ کر ایک بکری لیوے ورنہ دو بکریاں دینا ہوتیں یہ امر ممنوع ہے صورت دوسری کی یہ ہے کہ دو شریک تھے ہر ایک کے بیس بیس بکریاں
ملی جلی تھیں تو ان میں جدا جدا کر دیویں زکوۃ سے بچنے کے لیے اس کو منع کیا۔ ابوحنیفہ کے نزدیک یہ معنی ہیں مصدق کو ایسا نہ چاہیئے یعنی مصدق
ایسا نہ کرے دو آدمیوں کی جدا جدا بیس بیس بکریاں ہوں کسی پر زکوۃ نہیں ہے مصدق انکو اکٹھا کر کے ایک بکری لیوے تو اس کو منع کیا
ف اور جو نصاب دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ آپس میں رجوع کر لیں ایکدوسرے پر برابر کا حصہ لگا کر ف مثلاً دو آدمیوں کی
بیس بیس بکریاں تھیں مصدق نے ایک کی بکریوں میں سے ایک بکری لی لی تو دوسری سے نصف بکری کی دام لیوے اگر ایک کی بیس بکریاں
تھیں اور دوسرے کی چالیس تھیں تو دو ثلث قیمت ایک بکری کی چالیس والے سے پھیر لیوے یہ صورت جمہور علما کے مذہب پر ہی ہوگی جنکے نزدیک
خلیطین کا مال اگرچہ ایکدوسرے سے ممیز ہو پر زکوۃ دونوں کی مال پر ملکر واجب ہوگی اور ابوحنیفہ کے نزدیک جب ہر ایک کا مال دوسرے
سے ممیز ہو تو زکوۃ جدا جدا ہر ایک کے مال پر اگر وہ نصاب کے برابر ہو واجب ہوگی البتہ شریکین کے مال میں جس میں ایک کے مال کے
دوسرے کی مال سے تمیز نہیں ہوتی یہ صورت یوں ہوگی۔ مثلاً ایک کی چالیس گائیں تھیں اور دوسرے کی تیس اور مصدق نے ایک مسنہ
(دو برس کی گائی) اور ایک تبیعہ (ایک برس کی گائی) دونوں کے مال میں سے لی لیا تو چالیس والا چار سبع تیس والے سے لیوے
اور تیس والا تین سبع مسنہ کے چالیس والے سے لیوے عن عبد الله بن عمر قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم كتاب الصدقة
فلم يخرجه الى عماله حتى قبض فقرنه بسيفه فعمل به ابو بكر حتى قبض ثم عمل به عمر حتى قبض فكان فيه في خمس من
الابل شاة وفي عشر شاتان وفي خمس عشرة ثلث شياه وفي عشرين اربع شياه وفي خمس وعشرين ابنة مخاض
الى خمس وثلثين فان زادت واحدة ففيها ابنة لبون الى خمس واربعين فاذا زادت واحدة ففيها حقة
الى ستين فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها ابنتا لبون الى تسعين
فاذا زادت واحدة ففيها حقتان الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي كل خمسين حقة وفي
كل اربعين ابنة لبون وفي الغنم في كل اربعين شاة شاة الى عشرين ومائة فان زادت واحدة فشاتان الى مائتين
فان زادت على المائتين ففيها ثلث الى ثلث مائة فان كانت الغنم اكثر من ذلك ففي كل مائة شاة شاة ليس
فيها شيء حتى تبلغ المائة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما
يتراجعان بالسوية ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عيب وقال الزهري اذا جاء المصدق قسم الشاء اثلاثا
ثلثا شرارا وثلثا خيارا وثلثا وسطا فاخذ المصدق من الوسط ولم يذكر الزهري البقر ترجمہ عبد الله بن
عمر سے روایت ہے رسول الله صلعم نے زکوۃ کی کتاب لکھی پر اسکو اپنے عاملوں کے پاس بھیجنے نہ پائے کہ آپ کی وفات ہوگئی آپ نے

اوسکو انہوں نے تلوار سے لگا رکھا تھا پھر عمل کیا اوسپر ابو بکر نے اپنی وفات تک بعد اوسکے عمل کیا اوسپر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک اوس کتاب میں
یہ لکھا تھا ۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں ایک
بنت مخاض پینتیس تک پھر پینتیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو بنت لبون پینتالیس تک پھر پینتالیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک حقہ
ساٹھ تک پھر ساٹھ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ایک جذعہ پچھتر تک پھر پچھتر سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو بنت لبون نوے تک پھر نوے سے ایک بھی زیادہ ہو تو دو حقے ایک سو بیس تک پھر ایک سو بیس سے زیادہ
اونٹ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون واجب ہے ۔ اور بکریوں میں ہر چالیس بکری میں ایک بکری ہے
ایک سو بیس تک اگر ایک سو بیس سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو دو بکریاں ہیں دو سو تک پھر جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو
اس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک ہے جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سیکڑہ میں ایک بکری ہے اور جو سیکڑہ سے کم ہو اوس
میں کچھ نہیں ہے ف مثلاً تین سو ساٹھ بکریاں ہوں تو تین ہی بکریاں لازم ہونگی اور ساٹھ کی زیادتی کا لحاظ نہ ہوگا جبتک
پورا سیکڑہ نہ ہو جب چار سو پوری ہونگی تو چار بکریاں لازم ہوں گے چار سو نناوے تک پھر پانسو میں پانچ بکریاں اسی قیاس پر
ہزاروں لاکھوں تک ف اور نہ جدا کیا جاوے اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال زکوۃ کے ڈر سے اور جو مال دو
آدمیوں میں ملکر ہووے وہ ایکدوسرے سے لیکر اپنا حصہ برابر کرلیں اور زکوۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار نہ لیا جاویگا ۔ زہری نے
کہا جب مصدق آوے تو بکریوں کے تین غول کریں گے ایک میں بری بری ۔ دوسری میں عمدہ عمدہ ۔ تیسری میں بیچ بیچ کی نہ بہت
عمدہ نہ بہت بری مصدق بیچ والوں میں سے زکوۃ لیگا اور زہری نے گایوں کا بیان نہیں کیا ۔ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے

فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون یعنی اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون لیوے اور زہری کا کلام بیان نہیں کیا ۔ ابن شہاب
قال هذه نسخة كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي كتبه في الصدقة وهي عند آل عمر بن الخطاب
قال ابن شهاب اقرأنيها سالم بن عبد الله بن عمر فوعيتها على وجهها وهي التي انتسخ عمر بن عبد العزيز
من عبد الله بن عبد الله بن عمر وسالم بن عبد الله بن عمر فذكر الحديث قال فاذا كانت احدى وعشرين
ومائة ففيها ثلاث بنات لبون حتى تبلغ تسعا وعشرين ومائة فاذا كانت ثلاثين ومائة ففيها بنتا لبون
وحقة حتى تبلغ تسعا وثلاثين ومائة فاذا كانت اربعين ومائة ففيها حقتان وبنت لبون حتى تبلغ
تسعا واربعين ومائة فاذا كانت خمسين ومائة ففيها ثلاث حقاق حتى تبلغ تسعا وخمسين ومائة فاذا
كانت ستين ومائة ففيها اربع بنات لبون حتى تبلغ تسعا وستين ومائة فاذا كانت سبعين ومائة
ففيها ثلاث بنات لبون وحقة حتى تبلغ تسعا وسبعين ومائة فاذا كانت ثمانين ومائة ففيها حقتان
وابنتا لبون حتى تبلغ تسعا وثمانين ومائة فاذا كانت تسعين ومائة ففيها ثلاث حقاق وبنت لبون
حتى تبلغ تسعا وتسعين ومائة فاذا كانت مائتين ففيها اربع حقاق او خمس بنات لبون اي السنين
وجدت اخذت وفي سائمة الغنم فذكر نحو حديث سفيان بن حسين وفيه ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات

عوار من الغنم ولا تيس الغنم الا ان يشاء المصدق **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے یہ نقل ہے اُس کتاب کی جسکو لکھا تھا رسول اللہ صلعم نے زکوٰۃ مین اور وہ عمر بن الخطاب رضؓ کے اولاد کے پاس تھی ابن شہاب نے کہا مجھکو اُس کتاب کو سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھایا مین نے اُسی طرح اوسکو یاد کر لیا اور عمر بن عبدالعزیز نے اسی کتاب کو نقل کروایا عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کے پاس سے اور سالم بن عبداللہ بن عمر کے پاس سے پہلی بیان کیا حدیث کو جسطرح سے اوپر گذری **ف** یعنے پانچ اونٹون سے شروع کیا **ت** ایکسو بیس اونٹ تک جب ایکسو اکیس ہون تو تین بنت لبون دینا ہونگے ایکسو انتیس تک جب ایکسو تیس ہون تو دو بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو انتالیس تک جب ایکسو چالیس ہون تو دو حقے اور ایک بنت لبون دینا ہوگا ایکسو انچاس تک جب ڈیڑھ سو ہون تو تین حقے دینا ہونگے ایکسو انسٹھ تک جب ایکسو ساٹھ ہون تو چار بنت لبون دینی ہونگی ایکسو انہتر تک جب ایکسو ستر ہون تو تین بنت لبون اور ایک حقہ دینا ہوگا ایکسو اناسی تک جب ایکسو اسی ہون تو دو حقے اور دو بنت لبون دینا ہونگی ایکسو ننانوی تک جب دو سو ہون تو چار حقے یا پانچ بنت لبون دینا ہونگے جو موجود ہون ان دونون مین سے لی لیوی **ف** حاصل یہ ہی کہ ہر ایک پچاس مین ایک حقہ دینا ہوگا اور ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور بیچ کی کسرات معاف ہونگے **ت** اور بکریون مین جو جنگل مین چرتی جاوین اوسی طرح بیان کیا جیسے اوپر کی حدیث مین گزرا مگر اس مین یہ ہی کہ زکوٰۃ مین بڑھیا اور عیب دار بکری نہ لیجاوے گی اور نہ نر لیا جاویگا مگر مصدق اپنی خوشی سے لیوے - **کہا** ابو داؤد نے بیان کیا ہم سے محمد بن مسلمہ نے کہا مالک نے یہ جو حضرت عمرؓ نے فرمایا نہ اکٹھا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا جدا کیا جاوے اکٹھا مال اسکا مطلب یہ ہی - مثلاً دو شخص تھے ہر ایک کی چالیس چالیس بکریان جدا جدا تھین جب مصدق زکوٰۃ لینے کو آیا تو وہان دونو شخصون نے اپنی اپنی بکریونکو ایک جگہہ کر دیا تاکہ مصدق ایک ہی شخص کے اتنے بکریان سمجہکر ایک بکری زکوٰۃ کی لیوے **ف** اور جو جدا جدا رہتین تو ہر ایک کی بکریون مین سے ایک ایک بکری لیجاتے **ت** اور مثلاً دو شخص خلیطان تھے **ف** کہا مالک نے موطا مین اگر دو آدمی شریک ہون جانورون مین اسطرح کہ چرواہا ایک ہو اور نر جانور بھی ایک ہون اور رہنے کا مکان بھی جانورون کا ایک ہو اور پانی پلانے کا ڈول بھی ایک ہو تو اون دونون آدمیونکو خلیطان کہینگے اگرچہ ہر ایک ان مین سے اپنی مال کو پہچانتا ہو اور جو کوئی اپنے مال کو دوسرے کی مال سے تمیز نہ کر سکتا ہو تو اون کو شریکان کہینگے **ف** ہر ایک کی ایکسو ایک بکریان تہین تو دونو پر تین بکریان زکوٰۃ کی واجب تھین **ف** اسواسطے کہ کل بکریان دو سو سے زیادہ ہوئین اون مین تین بکریان لازم آئین تین سو تک **ف** جب مصدق زکوٰۃ لینے آیا تو وہ دونون اپنی اپنی بکریون کو جدا جدا کر دی اب ہر ایک پر ایک ہی بکری لازم ہوگی **ف** کیونکہ ہر ایک کے پاس ایکسو ایک بکریان ہون گی اور ایکسو بیس تک ایک ہی بکری واجب ہے **عن**

علی رضی اللہ عنہ قال زہیر احسبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہاتوا ربع العشور من کل اربعین درہما درہم ولیس علیکم شئی حتی تتم مائتی درہم فاذا کانت مائتی درہم ففیہا خمسۃ دراہم فما زاد فعلی حساب ذلک وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیک فیہا شئی وساق صدقۃ الغنم مثل الزہری وقال وفی البقر فی کل ثلاثین تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شئی وفی الابل

فلكل صدقتها كما ذكر الزهري قال وفي خمس وعشرين خمسة من الغنم فاذا زادت واحدة ففيها ابنة مخاض

فان لم تكن ابنة مخاض فابن لبون ذكر الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة ففيها ابنت لبون الى خمس واربعين

فاذا زادت واحدة ففيها حقة طروقة الجمل الى ستين ثم ساق مثل حديث الزهري قال فاذا زادت واحدة

يعني واحدة وتسعين ففيها حقتان طروقتا الجمل الى عشرين ومائة فان كانت الابل اكثر من ذلك ففي

كل خمسين حقة ولا يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق خشية الصدقة ولا يوخذ في الصدقة هرمة ولا

ذات عوار ولا تيس الا ان يشاء المصدق وفي النبات ما سقته الانهار او سقت السماء العشر وما سقي بالغرب

ففيه نصف العشر وفي حديث عاصم والحارث الصدقة في كل عام قال زهير احسبه قال مرة وفي حديث

عاصم اذا لم يكن في الابل ابنة مخاض ولا ابن لبون فعشرة دراهم او شاتان **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہی زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ کا قول ہے) آپ نے فرمایا نکالو چالیسواں حصہ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور

جب تک دو سو درہم نہ ہوں تو تم پر کچھ لازم نہیں آتا جب دو سو درہم پوری ہوں ان میں سے پانچ درہم زکوۃ کے نکالو پھر جتنی

زیادہ ہوں اسی حساب سے زکوۃ نکالو۔ اور بکریوں میں جب چالیس ہوں تو ایک بکری ہے اگر چالیس میں ایک بکری بھی کم ہو

تو کچھ لازم نہ ہوگا پھر بیان کیا بکریوں کی زکوۃ کو جیسے زہری نے روایت کیا (عبداللہ بن عمر کے حدیث میں جو اوپر گزری

اور گائے بیلوں میں۔ ہر تیس گائے بیلوں میں ایک برس کے گائے اور ہر چالیس میں دو برس کے گائے دینا ہوگی بشرطیکہ گائے

بیل محنتی نہ ہوں **ف** یعنی محنت مزدوری نہ کرتی ہوں اگر ان سے کام لیا جاتا ہو جیسے پانی سینچنا ہل جوتنا گاڑی چلانا تو اونکو

عوامل کہیں گے اون میں زکوۃ نہیں ہے **ت** اور اونٹوں کی زکوۃ اسی طرح بیان کی جیسے زہری نے روایت کیا کہا پچیس

اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں جب پچیس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت مخاض ہے اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون

نر دیوے ۳۵ تک جب ۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ایک بنت لبون ہے ۴۵ تک جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو تو اون

میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ۶۰ تک پھر بیان کیا اسی طرح جیسے زہری کے حدیث میں ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک بھی زیادہ ہو

۹۰ سے یعنی ۹۱ ہوں تو اون میں دو حقے ہیں جفتی کے لائق ایک سو بیس تک جب اس سے زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک حقہ دینا ہوگا

اور نہ جدا کیا جاویگا اکٹھا مال اور نہ اکٹھا کیا جاویگا جدا مال زکوۃ کے خوف سے اور نہ لیا جاویگا زکوۃ میں بوڑھا جانور نہ عیب دار

نہ نر جانور مگر جب مصدق اپنی خوشی سے لینا چاہے اور پیداوار میں جنھیں آب پاشی نہروں سے کیجاوی یا بارش سے دسواں حصہ لازم

ہوگا اور جن میں چرسے سے پانی کھینچکر آبپاشی کیجاوے (زیر بادلی کی زمین میں) بیسواں حصہ لیا جاوے گا۔ ایک روایت میں عاصم اور

حارث سے یہ بھی ہے کہ زکوۃ ہر سال لیجاوے گی زہیر نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ کہا ہر سال ایکبار عاصم کی روایت میں ہے جب بنت مخاض

نہ ہو اور ابن لبون بھی نہ ہو تو دس درہم یا دو بکریاں دینا ہونگے دوسری روایت میں یوں ہے فاذا كانت لك مائتا درهم وحال

عليها الحول ففيها خمسة دراهم وليس عليك شي يعني في الذهب حتى تكون لك عشرون دينارا فاذا كانت لك

عشرون دینارا وحال علیها الحول ففیها نصف دینار فما زاد فبحساب ذلک قال فلا ادری اعلی یقول فبحساب ذلک
او رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولیس فی مال زکوٰۃ حتی یحول علیه الحول الا ان جریرا قال ابن وهب یزید فی الحدیث
عن النبی صلعم لیس فی مال زکوٰۃ حتی یحول علیه الحول ترجمہ جب تیری پاس دو سو درہم ہون اور اون پر ایکسال گزر جاوے
تو اون مین پانچ درہم لازم ہونگے اور سونی مین تیری اوپر کچھ نہین ہی جبتک تیرے پاس بیس دینار نہون جب بیس دینار ہون
اور ایکسال گزر جاوی تو اون مین آدھا دینار ہوگا پھر جتنی زیادہ ہون اون مین اسی حساب سے (چالیسوان حصہ) دینا ہوگا
راوی نی کہا مجھکو یاد نہین فبحساب ذلک علی رض کا قول ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا - اور کسی مال مین زکوٰۃ نہین ہے
جبتک اوسپر سال نہ گزری - ابن وہب نے کہا جریر نی اتنا زیادہ کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کسی مال مین زکوٰۃ نہین ہی جبتک اوسپر
ایکسال نہ گزری عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فهاتوا صدقة الرقة
من کل اربعین درهما درهم ولیس فی تسعین ومائة شیء فاذا بلغت مائتین ففیها خمسة دراهم ترجمہ
حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلعم نی مین نی معاف کر دی زکوٰۃ گھوڑون اور غلام لونڈی کی لیکن
دو زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم مین سی ایک درہم جبتک دو سو درہم پوری نہون تو زکوٰۃ نہین ہی یہانتک کہ ایکسو نوی مین کچھ
نہین ہی جب دو سو درہم پوری ہون اوسوقت پانچ درہم زکوٰۃ کو دینا ہونگے عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی کل سائمة ابل فی اربعین بنت لبون ولا یفرق ابل عن حسابها من اعطاها مؤتجرا
قال ابن العلاء مؤتجرا بها فله اجرها ومن منعها فانا اخذوها وشطر ماله عزمة من عزمات ربنا عز وجل
لیس لآل محمد منها شیء ترجمہ بہز بن حکیم سی روایت ہی انہون نی سنا اپنی باپ حکیم سی انہون نے اونکی دادا (معاویہ
بن حیدہ یعنی معاویہ بن کعب قشیری سی) فرمایا رسول اللہ صلعم نی جب چالیس اونٹ جنگل مین چرنیوالی ہون تو اون مین ایک بنت
لبون دینا ہوگی اور اونٹ جدا جدا نہ کیی جاوینگی اپنی مقام سی (زکوٰۃ بچانی کی خیال سے) جو شخص زکوٰۃ دیگا ثواب کی خواہش
کرکے اوسکو ثواب ملیگا اور جو شخص زکوٰۃ کو روکیگا ہم اوس سے زکوٰۃ وصول کرینگی اور آدھا مال اوسکا لینگے زکوٰۃ نہ دینی کی سزا
مین ف امام احمد اور شافعی کا قول قدیم یہی ہی کہ جب کوئی شخص زکوٰۃ نہ دیوی تو اوس سے بجبر زکوٰۃ لیجاوی اور آدھا مال اوسکا
جرمانی مین لیا جاوی اور اکثر علما کی نزدیک یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا جب جرمانہ لینا درست تہا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اب شرع
اسلام مین سزای مالی نہین ہے بعضون نی کہا اسکی معنے یہ ہین - ہم اوس سی زکوٰۃ لینگے اسطور پر کہ مصدق اوسکی مال کو دو حصے
کرکی جو حصہ بہتر ہو اوس مین سی زکوٰۃ لیوی یہی اوسکی سزا ہے عن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجهه الی الیمن
امره ان یاخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعة ومن کل اربعین مسنة ومن کل حالم یعنی محتلما
دینارا او عدله من المعافر ثیاب تکون بالیمن ترجمہ معاذ سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی اونکو جب یمن کی طرف بہیجا تو
حکم کیا ہر تیس گائی بیلون مین سی ایک برس کا بیل یا ایک برس کی گائی لینی کا اور ہر چالیس گائی بیلون مین سے دو برس کی

کے گائے لینے کا اور ہر مرد بالغ سے (جو کافر ہو) ایک دینار لینے کا (جزیہ کے طور پر) یا دینار کے بدلے میں اوسی قیمت کے کپڑے جو یمن میں منتے ہیں لینے کا۔ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے مگر جزیہ کا ذکر نہیں ہے۔ عن سوید بن غفلة قال سرت او قال اخبرنی من سار مع مصدق النبی صلی الله علیه وسلم فاذا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لا تاخذ من راضع لبن ولا تجمع بین مفترق ولا تفرق بین مجتمع وکان انما یاتی المیاه حین ترد الغنم فیقول ادوا صدقات اموالکم قال فعمد رجل منهم الی ناقة کوماء قال قلت یا ابا صالح ما الکوماء قال عظیمة السنام قال فابی ان یقبلها قال انی احب ان تاخذ خیر ابلی قال فابی ان یقبلها قال فخطم له اخری دونها فابی ان یقبلها ثم خطم له اخری دونها فقبلها وقال انی آخذها واخاف ان یجد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لی عمدت الی رجل فتخیرت علیه ابله ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں خود گیا یا جو شخص گیا تہا رسول اللہ صلعم کے مصدق کے ساتھ اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے کتاب میں لکہا تہا نہ لیجاوے زکوٰۃ میں دودہ والی بکری یا دودہ پیتا ہوا بچا اور نہ اکٹہا کرو جدا جدا مال اور نہ جدا کرو اکٹہا مال اور رسول اللہ صلعم کا مصدق اوس وقت آتا جب بکریاں پانی پر لائیں جاتیں (یا پانی پلانی کے لیے) اور وہ کہتا تہا ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی۔ کہا راوی نے ایک شخص نے اپنا اونٹ کوہان والا دینا چاہا۔ ہلال راوی نے پوچہا ای ابو صالح کوماء کیا اونہوں نے کہا بڑی کوہان والا (جس اونٹ کا کوہان بڑا ہو اور اونچا وہ نہایت عمدہ اور بیش قیمت ہوتا ہے) مصدق نے اوسکے لینے سے انکار کیا وہ شخص بولا نہیں میرے خوشی یہی ہے کہ ہمیں سب سے بہتر اونٹ میرا تو لیوی مصدق نے انکار کیا پہر اوس شخص نے اوس سے تہوڑے درجہ کا کم اونٹ کہینچا مصدق نے اوسکے بہی لینے سے انکار کیا پہر اوس نے اور کم درجے کا کہینچا وہ مصدق نے لیلیا اور کہا میں لیے لیتا ہوں مگر ڈرتا ہوں کہیں رسول اللہ صلعم مجہ پر غصہ نہ ہوں اور فرماویں تو نے ایک شخص کا بہتر اونٹ چن کر لے لیا۔ کہا ابو داؤد نے دوسری روایت میں نہ جدا کیا جاوے اکٹہا مال۔ عن سوید بن غفلة قال اتانا مصدق النبی صلی الله علیه وسلم فاخذت بیده وقرات فی عهده لا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیة الصدقة ولم یذکر راضع لبن ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق آیا میں نے اوسکا ہاتہ پکڑا اور اوسکی کتاب میں پڑہا نہ اکٹہا کیا جاوے جدا جدا مال اور نہ جدا کیا جاوے اکٹہا مال زکوٰۃ کے خوف سے اس روایت میں دودہ والے جانور کا ذکر نہیں ہے۔ عن مسلم بن ثفنة الیشکری قال استعمل نافع بن علقمة ابی علی عرافة قومه فامره ان یصدقهم قال فبعثنی ابی فی طائفة منهم فاتیت شیخا کبیرا یقال له سعر فقلت ان ابی بعثنی الیك یعنی لاصدقك قال ابن اخی وای نحو تاخذون قلت نختار حتی انا نتبین ضروع الغنم قال ابن اخی فانی احدثك انی کنت فی شعب من هذه الشعاب علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غنم لی فجاءنی رجلان علی بعیر فقالا لی انا رسولا رسول الله صلی الله علیه وسلم الیك لتؤدی صدقة غنمك فقلت ما علی

فيها فالاشاة فعمدت الى شاة قد عرفت مكانها ممتلئة محضا وشحما فاخرجتها اليهما فقالا هذه شاة
الشافع وقد نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ناخذ شافعا قلت فاى شىء تاخذان قالا عناقا جذعة او ثنية قال فعمدت الى
عناق معتاط والمعتاط التى لم تلد ولدا وقد حان ولادها فاخرجتها اليهما فقالا ناولناها فجعلاها معهما
على بعيرهما ثم انطلقا ترجمہ مسلم بن ثفنہ یا مسلم بن شعبہ (اور صحیح مسلم بن شعبہ ہے) سے روایت ہے ابن علقمہ نے عامل کیا میرے
باپ کو اپنی قوم کے کاموں پر اور حکم کیا انکو زکوۃ وصول کرنیکا تو میرے باپ نے مجھے بھیجا ایک جماعت کیطرف میں ایک بوڑھے
پاس آیا جسکا نام سعر تھا اور کہا مجھے میرے باپ نے بھیجا ہے تجھ سے زکوۃ وصول کرنیکو وہ بولا اے میرے بھائی کے بیٹے تم کس قسم کا جانور لوگے
میں نے کہا ہم چنکر تھنوں کو دیکھکر عمدہ جانور لینگے وہ بولا میں تجھ سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں میں ہیں کہیں کسی گھاٹی میں رہا
کرتا تھا اپنی بکریاں لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دن دو آدمی اونٹ پر سوار ہوکر آئے اور کہنے لگے ہم رسول اللہ
کی بھیجے ہوئے آئے ہیں تیری بکریوں کی زکوۃ لینے کو میں نے کہا مجھکو کیا دینا چاہیے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کی طرف
جسکو پہچانتا تھا چربی اور دودھ سے بھری ہوئی اور نکال لایا دونوں کے پاس انہوں نے کہا یہ بکری پیٹ والی (حاملہ) ہے اور منع کیا ہمکو
رسول اللہ نے ایسی بکری لینے سے پھر میں نے کہا تم کیا لوگے انہوں نے کہا ایک برس کی بکری جو دوسرے برس میں لگی ہو یا دو برس کی جو تیسرے میں لگی ہو
پھر میں نے قصد کیا ایک بکری کا جو موٹی تھی بیائی نہ تھی مگر بیانے والی تھی اسکو نکالکر دیا ان لوگوں نے لے لیا اور اونٹ پر اپنے ساتھ سوار
کر لیا اور چلے گئے عن عبد الله بن معاوية الغاضرى من غاضرة بن قيس قال قال النبى صلى الله عليه وسلم ثلاث من فعلهن فقد طعم
طعم الايمان من عبد الله وحده وانه لا اله الا الله واعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطى الهرمة
ولا الدرنة ولا المريضة ولا الشرط اللئيمة ولكن من وسط اموالكم فان الله لم يسألكم خيره ولم يامركم بشره ترجمہ
عبد اللہ بن معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تین باتیں ہیں جو کوئی انکو کریگا وہ مزہ ایمان کا پاویگا۔ خاص خدا کی عبادت کرے اور لا الہ
الا اللہ کا اقرار کرے اور اپنے مال کی زکوۃ خوشی سے ہر سال ادا کیا کرے اور نہ دیوے بڑھیا اور خارشتی اور بیمار اور بری قسم کی لیکن متوسط مال دیوے کیونکہ
اللہ نے نہیں چاہا عمدہ مال تمہارا اور نہ حکم کیا ہے تمکو برے مال دینے کا عن ابى بن كعب قال بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم مصدقا فمررت برجل فلما جمع لى
ماله لم اجد عليه فيه الا ابنة مخاض فقلت له اد ابنة مخاض فانها صدقتك فقال ذاك ما لا لبن فيه ولا ظهر ولكن هذه
ناقة فتية عظيمة سمينة فخذها فقلت له ما انا باخذ ما لم اومر به وهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم منك قريب فان احببت ان
تاتيه فتعرض عليه ما عرضت على فافعل فان قبله منك قبلته وان رده عليك رددته قال فانى فاعل فخرج معى وخرج
بالناقة التى عرض على حتى قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا نبى الله اتانى رسولك لياخذ منى صدقة مالى وايم الله ما
قام فى مالى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا رسوله قط قبله فجمعت له مالى فزعم ان ما على فيه ابنة مخاض وذلك ما لا لبن فيه ولا ظهر و
قد عرضت عليه ناقة فتية عظيمة لياخذها فابى على وها هى ذه قد جئتك بها يا رسول الله خذها فقال له رسول الله
ذاك الذى عليك فان تطوعت بخير آجرك الله فيه وقبلناه منك قال فها هى ذه يا رسول الله قد جئتك بها

فخذها قال فامر رسول اللہ صلعم بقبضها ودعا له فی ماله بالبرکة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلعم نے مصدق بناکر بھیجا مین ایک شخص پر گزرا جب اوس نے اپنا مال اکٹھا کیا تو نہ واجب ہوئی اوسپر مگر ایک بنت مخاض مین نے کہا ایک بنت مخاض دیدے کیونکہ یہی تجھپر لازم ہے زکوۃ مین وہ بولا بنت مخاض کس کام کی نہ دودھ دیوے نہ اوسپر سوار ہوسکے یہ لو ایک اونٹنی جوان موٹی بڑی مین نے کہا مین کبھی نہ لونگا اوس چیز کو جسکے لینے کا مجھے حکم نہین ہوا البتہ رسول اللہ صلعم یہ مین تجھسے قریب مین اگر تو چاہے اونکے پاس جاکر یہ بیان کرے اور آپ منظور کرلین تو مین بھی لے لونگا ورنہ واپس کر دونگا اوس نے کہا اچھا مین چلتا ہون وہ اوسی اونٹنی کو میرے ساتھ لیکر چلا جب ہم رسول اللہ صلعم پاس آئے وہ شخص بولا یا رسول اللہ آپکا رسول میرے پاس آیا زکوۃ لینے کو میرے مال سے اور قسم خدا کی اس سے پہلے کبھی میرے مال کو نہ دیکھا رسول اللہ صلعم نے نہ اون کے رسول نے تو مین نے اپنے مال کو اکٹھا کیا وہ شخص بولا مجھپر ایک بنت مخاض ہے اور بنت مخاض نہ دودھ دیتی ہے نہ سواری کے لائق ہے اسواسطے مین اون کو ایک اونٹنی بڑی موٹی جوان آپکو لیجیے آپ نے فرمایا تیرے پر واجب تو یہی بنت مخاض ہے مگر جو تو خوشی سے اپنی اوسکو دیتا ہے تو اللہ تجھکو اجر دیگا اور ہم قبول کرلین گے وہ شخص بولا یا رسول اللہ صلعم یہ لیجیے وہ یہی اونٹنی ہے پھر رسول اللہ صلعم نے حکم کیا اوسکے لینے کا اور دعا کی اوسکے مال مین برکت کیواسطے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصدق کو درست نہین ہے واجب سے زیادہ لینا مگر جب صاحب مال خوشی سے بہتر اور عمدہ چیز دیوے تو لینے مین قباحت نہین ہے

**عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلعم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تاتی قوما اہل کتاب فادعوہم الی الشہادة ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة فان ہم اطاعوا لذلک فاعلمہم ان اللہ افترض علیہم صدقة فی اموالہم تؤخذ من اغنیائہم وترد فی فقرائہم فان ہم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق دعوة المظلوم فانہا لیس بینہا وبین اللہ حجاب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا تم ایک قوم پاس اہل کتاب کے جاوگے اونکو بلانا اس بات کیطرف کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور مین اللہ کا رسول ہون اگر وہ یہ مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے اونپر پانچ نمازین فرض کین ہر رات دن مین اگر یہ مان لین پھر اونکو بتا کہ اللہ نے فرض کیا اونپر زکوۃ کو اونکے مالون مین اگر یہ مان لین تو نہ لینا اونکے عمدہ مالون کو اور ڈرتے رہنا مظلوم کی بددعا سے کیونکہ مظلوم کی دعا مین اور اللہ جل جلالہ مین کوئی روک نہین ہے **ف** یعنی مظلوم کی دعا فی الفور جل جلالہ تک پہونچ جاتی ہے اور ظالم کو تباہ کرتی ہے

**عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المعتدی فی الصدقة کمانعہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا زکوۃ لینے مین زیادتی کرنیوالا زکوۃ منع کرنیوالے کی مانند ہے **ف** یعنی جو قدر وجب سے زیادہ لے مانند منع کرنیوالے زکوۃ کے ہے یعنی جیسے گناہ زکوۃ نہ دینے مین ہے ویسی ہی گناہ زیادہ لینے مین ہے

## باب رضی المصدق

مصدق کو راضی کرنیکا بیان

**عن** بشیر بن الخصاصیة قال قلنا ان اہل الصدقة یعتدون علینا افنکتم من اموالنا بقدر ما یعتدون علینا فقال لا **ترجمہ** بشیر بن خصاصیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ زکوۃ لینے والے ہم سے زیادہ لیا کرتے ہین کیا ہم اوسقدر مال چھپا لیا کرین انہون نے کہا نہین دوسری روایت مین ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلعم سے یہہ کہا آپنے یہی جواب دیا **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ صلعم قال سیاتیکم رکیب مبغضون فاذا جاؤکم فرحبوا بہم وخلوا بینہم وبین ما یبتغون فان عدلوا فلانفسہم وان ظلموا فعلیہا وارضوہم فان تمام زکوتکم

صلے اللہ علیہ وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم

وصدقاتہم لیتی منکم ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا قریب ہے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے کو کچھ لوگ آئیں گے جنکو تم نہیں چاہتے جب وہ آویں تو
مرحبا کہو اور جو لینا چاہیں لینے دو اگر انصاف کرینگے تو انہیں کو فائدہ ہوگا اگر ظلم کرینگے تو انہیں پر وبال پڑیگا انکو راضی کرنا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ
پوری ہو سکے جب وہ خوش ہو جاویں اور چاہیے کہ تم انکو دعا کریں عن جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلعم
فقالوا ان ناسا من المصدقین یاتونا فیظلمونا قال فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا قال ارضوا مصدقیکم
زاد عثمان وان ظلمتم قال ابو کامل فی حدیثہ قال جریر ما صدر عنی مصدق بعد ما سمعت ہذا من رسول اللہ صلعم الا وہو
عنی راض ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے آئے رسول اللہ پاس اور کہا زکوٰۃ لینے والے ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم انکو
راضی کرو انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا تم انکو راضی کرو عثمان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگرچہ
تم پر ظلم ہو جریر نے کہا جب سے میں نے یہ رسول اللہ سے سنا کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں پھرا مگر راضی اور خوش ہو کر۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا
پورا ہوا نواں پارہ سنن ابی داؤد کی تفسیر ہوں میں ہے۔ اب شروع ہوتا ہے پارہ دسواں اوسکے فضل اور انعام پر توکل اور اعتماد کر کے اور انسا کی کفایت

## تم الجزء التاسع ویتلوہ الجزء العاشر انشاء اللہ تعالیٰ

## فہرست ابواب پارہ نہم سنن ابوداؤد علیہ الرحمۃ

ہی نے کہی ان لوگون نے کہا اونٹ کا بچہ جبتک پیٹ مین ہو اوسکو حوار کہتے ہین پہر جب پیدا ہوتا ہی تو اوسکو فصیل کہتے ہین
جب دوسرے برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت مخاض کہتے ہین۔ جب تیسرے برس مین لگتی ہی تو اوسکو بنت لبون کہتے ہین جب
تین برس کے ہوجاوی تو اوسکو حق یا حقہ کہینگے چار برس تک کیونکہ اب وہ جفتی اور سواری کے لائق ہوگئی۔ ابہی لیکن شہوان نر
ہوتا جبتک چہہ برس کا نہ ہوا ور حقی کو طروقۃ الفحل بہی کہتے ہین کیونکہ نر اوس پر کودتا ہی چار برس پورے ہونے تک جب پانچوان برس
لگے تو وہ جذعہ ہی پانچ برس پورے ہونے تک جب چہٹا برس لگے اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہی چہہ برس پورے ہونے
تک جب ساتوان برس لگے تو نر کو رباعی اور مادہ کو رباعیہ کہتے ہین۔ سات برس پوری ہونے تک جب آٹھوان برس لگے اور چوتہا
دانت نکالے تو وہ سدیس ہی اور سدس بہی آٹھ سال پورے ہونے تک جب نوان برس لگے تو اوسکو بازل کہتے ہین کیونکہ
اوسکی کچلیان نکل آوینگی دسوان برس شروع ہونے تک جب دسوان برس شروع ہو تو وہ مخلف ہے پہر اوسکے بعد اسکا کوئی نام نہین
مگر یون کہینگے بازل عام یا بازل عامین کا یا دو سال کا اور مخلف دو سال یا تین سال کا پانچ سال تک اور خلفہ حاملہ کو کہتے ہین ابو حاتم نے
کہا جذوعۃ الوقت کا نام ہی کوئی دانت نہین ہی اور دانتون کی فصل سہیل تارہ کے نکلنے پر بدلتی ہی ابو داود کہتے ہین کہا ہم کو
ریاشی نے یہ شعر سنایا جنکا معنی یہ ہی۔ جب پہلی رات کو سہیل نکلا تو ابن لبون حق ہو گیا اور حق جذع ہو گیا کوئی
دانت نرا سوا ہبع کے۔ ہبع وہ بچہ ہی جو سہیل کے طلوع مین نہ پیدا ہو بلکہ اور وقت پیدا ہوا اوسکے دانتون کا حساب سہیل
سے نہ ہو سکیگا **باب این تصدق الاموال** مانعی زکوۃ کہان لیجاوی گی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتہم الا فی دورہم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جلب ہے نہ جنب ف جلب کہتے ہین زکوۃ دینے والون کے جانور کہینچ کر عامل تک لانے کو اور
جنب کہتے ہین جانور دور لیجانے کو تاکہ عامل کو وہان جانا پڑے دونون باتون سے منع فرمایا نہ عامل کو چاہیے کہ جانورون سے دور رہے
اور زکوۃ والون کے جانور وہان کہینچواوے کہ اونکو تکلیف ہو نہ جانور والون کو لازم ہے کہ اپنے جانور لیکر عامل سے دور چلے جاوین
تاکہ عامل کو وہان آنا پڑے بلکہ ف دلیجاوے زکوۃ مگر اپنے مکانون مین عن محمد بن اسحاق فی قولہ لا جلب ولا جنب
قال ان تصدق الماشیۃ فی مواضعہا ولا تجلب الی المصدق والجنب عن ہذہ الفریضۃ ایضا لا یجنب
اصحابہا یقول ولا یکون الرجل باقصی مواضع اصحاب الصدقۃ فتجنب الیہ ولکن تؤخذ فی موضعہ ترجمہ
محمد بن اسحاق نے جلب اور جنب کے معنی وہی بیان کیے جو اوپر گذری **باب الرجل یبتاع صدقتہ** زکوۃ دیکر پہر اوسکو
خرید لینے کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب حمل علی فرس فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یبتاعہ
فسال رسول اللہ صلعم عن ذلک فقال لا تبتاعہ ولا تعد فی صدقتک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عمر
نے ایک گہوڑا اللہ کی راہ مین دیا پہر اوسکو بکتا ہوا پایا انہون نے خریدنا چاہا تو آنحضرت صلعم سے پوچہا آپ نے فرمایا مت خرید
اوسکو اور مت رجوع کر اپنی صدقہ مین ف اگرچہ وہ گہوڑا ایک درہم کو ملے کیونکہ صدقہ دیکر لوٹانی والا مثل کتے کی ہے جو

کی اگر بیچ دے اسکو جائز ہے۔ بعض علماء کے نزدیک بموجب ظاہر حدیث کے زکوۃ کے مال کو پھر خریدنا حرام ہے اور اکثر کے نزدیک مکروہ ہے

**باب صدقة الرقيق** غلام لونڈی کے زکوۃ کا بیان عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس في الخيل والرقيق زكوة الا زكوة الفطر في الرقيق ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا گھوڑی اور غلام لونڈی میں زکوۃ نہیں ہے مگر صدقہ فطر غلام لونڈی کی طرف سے دینا چاہیے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه صدقة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان پر اسکے گھوڑی یا غلام لونڈی کی زکوۃ نہیں ہے

**باب صدقة الزروع** زراعت کی زکوۃ کا بیان عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله فيما سقت السماء والانهار والعيون او كان بعلا العشر وفيما سقي بالسواني نصف العشر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت میں آسمان سے پانی پہونچے یا نہر سے یا چشمہ سے یا خود بخود زمین کی اندر سے تری پہونچے اسمیں دسواں حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت میں پانی کوئیں سے کھینچ کر دیا جاوے اسمیں بیسواں حصہ لازم ہوگا عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الانهار والعيون العشر وما سقي بالسواني ففيه نصف العشر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس زراعت میں نہر سے پانی پہونچے یا چشمہ سے اسمیں دسواں حصہ لیا جاویگا اور جس زراعت میں پانی کوئیں سے کھینچ کر دیا جاوے اسمیں بیسواں حصہ لازم ہوگا۔ وکیع اور ابو ایاس نے کہا بعل (جو پہلے حدیث میں وارد ہے) مراد اس سے وہ زراعت ہے جو آسمان کے پانی سے اگے (صحرا میں ہے بعل وہ درخت جو جڑوں سے تری زمین سے کھینچ لیوے غرض یہ کہ سینچ کر پانی دینے کی حاجت نہو) عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما بعثه الى اليمن قال خذ الحب من الحب والشاة من الغنم والبعير من الابل والبقرة من البقر ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ نے انکو یمن کے طرف بھیجا اور فرمایا کہ اناج میں سے اناج لیا کر اور بکریوں میں سے بکری اور اونٹوں میں سے اونٹ اور گائے بیلوں میں سے گائے یا بیل (ف مطلب یہ ہے کہ زکوۃ ہر مال کے اسی مال کے قسم سے وصول کیجاوے اگر نہ ہو سکے تو قیمت بھی لینا درست ہے۔ کہا ابو داؤد نے میں نے مصر میں ایک ککڑی دیکھی تیرہ بالشت کی اور ایک ترنج دیکھا جو ایک اونٹ پر لدا ہوا تھا دو ٹکڑے کر کے اسکو کاٹ کر دو بوجھ کر دیے تھے

**باب زكوة العسل** شہد کے زکوۃ کا بیان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال جاء هلال احد بني متعان الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له وكان ساله ان يحمي له واديا يقال له سلبة فحمى له رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الوادي فلما ولي عمر بن الخطاب رضي الله عنه كتب سفيان بن وهب الى عمر بن الخطاب يسأله عن ذلك فكتب عمر رضي الله عنه ان ادى اليك ما كان يؤدي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من عشور نحله فاحم له سلبة والا فانما هو ذباب غيث ياكله من يشاء ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (عبد اللہ بن عمرو بن العاص) سے کہ ہلال ایک شخص تھا بنی متعان میں سے آیا رسول اللہ پاس دسواں حصہ

کالیکر اور رہا باب ہے ایک جنگل کا شہد کہ جسکا نام سلبہ تہا ف شہد کی سے یہ مراد ہے کہ کوئی اوس جنگل مین اپنے جانورون کو نہ چرا وے
اور وہان کی پیداوار نہ لیوے تاکہ شہد کی مکہیان وس جنگل کے پہول پہل کہا کر شہد اوگلا کرین - مضمون یہ کہ شہد کی
یہ مراد ہے کہ کوئی اور شخص وس جنگل کے چہتے نہ اوکہاڑے وہان کا شہد نہ لیوے ف رسول اللہ نے وہ جنگل اون
کو لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی سفیان بن وہب نے اسباب بن حضرت عمر کو لکہا انہون نے جواب
کہ اگر ہلال تجہکو وہی دیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا تہا پس اوسکا ٹہیکہ قائم رکہہ ورنہ وہ مکہیان مثل اور جنگل
ہین ہر شخص اونکا شہد کہا سکتا ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان شبابة بطن من فہم فذکر نحوہ قال
من کل عشر قرب قربة وقال سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال وکان یحمی لهم وادیین زاد فادوا الیه ما کانوا
یؤدون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحمی لهم وادییهم ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہون نے
اپنے باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے کہ وہ قبیلہ شبابہ تہا جو ایک ٹکڑا ہے قبیلہ فہم کا اور یہی قصہ بیان کیا ہر دس مشکون
شہد کی سے ایک مشک دیا کرتی تہی اور سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے دو جنگلون کو اون کے متعلق کر دیا تہا پہر وہ اوسی قدر زکوۃ
دیتی تہی جتنا رسول اللہ ؐ کو دیا کرتی تہی اور سفیان اونکی جنگل کے حفاظت کرتی تہی باب فی خرص العنب انگور کا اندازہ
کر لینا درختون پر پہر جب وہ سوکہہ کر اوترین تو اوسے اندازہ سے دسوان حصہ زکوۃ کا لینا عن عتاب بن اسید قال امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخرص العنب کما یخرص النخل وتوخذ زکوته زبیبا کما توخذ زکاة النخل تمرا ترجمہ
عتاب بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگور کے اندازہ کرنیکا جیسے کہجور کا اندازہ کیا جاتا ہے جب انگور
سوکہہ کر درخت سے اوترین اوسوقت انکی زکوۃ لیجاوے جیسے کہجور کی زکوۃ سوکہنے پر لیجاتی ہے باب فی الخرص
درختون پر پہلونکو آنکنے کا بیان عن عبد الرحمن بن مسعود قال جاء سہل بن ابی حثمة الی مجلسنا قال امرنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فان لم تدعوا او تجدوا الثلث فدعوا الربع ترجمہ
عبد الرحمن بن مسعود سے روایت ہے سہل بن ابی حثمہ ہمارے پاس آئے اور کہا ہم کو حکم کیا رسول اللہ ؐ نے جب تم آنک کیا کرو (یعنی اندازہ
کیا) تو لیا کرو دو تہائی اور چہوڑ دیا کرو ایک تہائی اگر ایک تہائی نہ چہوڑو تو چوتہائی چہوڑو ف یعنی جسقدر حصہ زکوۃ کا
آنکا جاوے اوسمین سے ایک تہائی مالکونکو چہوڑ دیا کرو کیونکہ آنکنے مین کمی بیشی کا احتمال ہے اور کچہہ پہل تلف ہی ہو جاتی ہین کچہہ
جانور کہا جاتی ہین اونکا جبر ہو جاوے - اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک زکوۃ مین سے کچہہ نہ چہوڑا جاوے باب
متی یخرص التمر کہجور کے آنک کب کیے جاوین عن عائشة انها قالت وهی تذکر شان خیبر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبعث عبد اللہ بن رواحة الی یهود فیخرص النخل حین یطیب قبل ان یؤکل منه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
انہون نے بیان کیا خیبر کا حال رسول اللہ ؐ عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا کرتے تہے یہود کیطرف وہ کہجور کو آنکتے تہے جب اچہی طرح
پک کر کہانے جاتی سے پہلے ف رسول اللہ ؐ نے جب خیبر فتح کیا تو وہان کے یہود سے یون معاملہ ٹہیرا کہ تم اپنی پیداوار کا نصف

لیکن نصف مسلمانونکو دیاکر واسوسطی عبد اللہ بن رواحہ مر فصل مین جاکر کہجورونکو آنک آتے پھر اوسی قدر فصل کٹنے کی بعد لیتے دیون

سے لی لیتے عن سہل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجعرور ولون الحبیق ان یؤخذا فی الصدقۃ قال الزہری

لونین من تمر المدینۃ ترجمہ سہل سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے منع کیا جعرور اور لون الحبیق لینے سے زکوٰۃ مین وہ ہری

نی کہایہ دو قسمین مدینہ کی کہجور کی ہین ۔ بہت خراب قسمین ہین اسوسطی انکے لینے سے منع کیا عن عوف بن مالک قال

دخل رسول اللہ صلعم المسجد وبیدہ عصا وقد علق رجل قنا حشفا فطعن بالعصا فی ذلک القنو وقال لو شاء رب

ہذہ الصدقۃ تصدق باطیب منہا وقال ان رب ہذہ الصدقۃ یاکل الحشف یوم القیامۃ ترجمہ عوف بن

مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلعم مسجد مین تشریف لائی اور ہاتہہ مین ایک لکڑی تہی کسی شخص نے ایک گچہہ حشف (ایک خراب

قسم ہی کہجور کی) کا لٹکا دیا تہا۔ آپ نے لکڑی اوسمین ماری اور فرمایا جس شخص نے یہ صدقہ دیا ہی وہ اگر چاہتا تو اس سے بہتر

دیتا یہ صدقہ دینے والا قیامت کی روز حشف کہاویگا ف یعنی خدا کی راہ مین اگر چیز دی تہی تو بہتر اور عمدہ ہی ہوتے جیسا دیگا

ویسا ہی بدلہ قیامت کی روز پاویگا باب زکوٰۃ الفطر صدقہ فطر کا بیان عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر طہرۃ للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداہا قبل الصلوۃ فہی زکاۃ

مقبولۃ ومن اداہا بعد الصلوۃ فہی صدقۃ من الصدقات ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے صدقہ

فطر مقرر کیا روزہ دار کے پاک کرنیکو واسطی لغو اور بیہودہ بات سے اور مسکینون کی پرورش کیواسطی ف یعنی رمضان کے روزون

مین جو بیہودہ اور بری باتین زبان سے نکلجاتی ہین صدقہ فطر اونکا کفارہ ہی ت جو شخص اداکری صدقہ فطر کو عید کی نماز سی

پہلے تو وہ قبول کیا جاویگا اور جو اداکری اوسکو نماز کے بعد تو وہ بہی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقون کی باب متی تؤدی

صدقہ فطر کب دیا جاوی عن ابن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزکوٰۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج

الناس الی الصلوۃ قال فکان ابن عمر یؤدیہا قبل ذلک بالیوم والیومین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت

ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلین راوی نے کہا تو عبد اللہ

بن عمر اداکرتی تہی صدقہ فطر عید سے ایکدن اور دو دن پہلے باب کم یؤدی فی صدقۃ الفطر صدقہ فطر کی مقدار

کا بیان عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوٰۃ الفطر قال فیہ فیما قرأہ علی مالک زکوٰۃ

الفطر من رمضان صاع من تمر او صاع من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین ترجمہ عبد اللہ بن

عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلعم نے فرض کیا صدقہ فطر کو ایک صاع کہجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت

پر مسلمانون مین سے ف صدقہ فطر فرض ہی مثل زکوٰۃ کی بموجب ظاہر حدیث کی یہی قول ہی امام احمد اور شافعی کا اور واجب

ہی ابوحنیفہ کے نزدیک اور سنت مؤکدہ ہی مالک کی نزدیک ۔ مسلمانون کی قید سے معلوم ہوا کہ کافر غلام لونڈی کیطرف سے صدقہ

فطر دینا ضرور نہین اکثر ائمہ کا یہی مذہب ہی مگر ابوحنیفہ کے نزدیک ضرور ہی دلایل ابوحنیفہ کے ضعیف ہین ۔ دوسری روایت عن

اتنا زیادہ ہے والصغیر والکبیر وامر بھا ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوۃ یعنی ہر چھوٹے بڑے پر اور حکم کیا آپ نے
صدقہ فطر دینے کا نماز کو جانیسے پیشتر علی کل مسلم ہر مسلمان پر اور ایک روایت میں من المسلمین نہیں ہے - تیسری روایت
یوں ہے فرض صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک اوصوتی والذکر والانثی
فرض کیا آپ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا کھجور کا چھوٹی بڑی آزاد اور غلام مرد اور عورت پر - صاع کی مقدار میں اختلاف ہے اکثر
علما کے نزدیک مراد صاع حجازی ہے جو پانچ رطل کا ہوتا ہی اور یہی صحیح ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک صاع عراقی مقصود ہے جو آٹھ
رطل کا ہوتا ہے عن عبد اللہ بن عمر قال کان الناس یخرجون صدقۃ الفطر علی عہد رسول اللہ صلعم
صاعا من شعیر او تمر او سلت او زبیب قال قال عبد اللہ فلما کان عمر رض وکثرت الحنطۃ جعل نصف صاع حنطۃ
من تلک الاشیاء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلعم کے زمانے میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو
یا کھجور یا سلت (بے پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمر کا زمانہ ہوا اور گیہوں بہت آنے لگی انہوں نے آدھا صاع گیہوں کا اون
چیزوں کے بدلے میں مقرر کیا دوسری روایت میں ہے فعدل الناس بعد نصف صاع من بر قال وکان عبد اللہ
یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ التمر عاما فاعطی الشعیر ترجمہ پھر لوگ آدھا صاع گیہوں کا دینے لگے - راوی نے کہا
عبد اللہ کھجور دیا کرتے تھے ایک سال مدینے میں کھجور کا توڑا ہوا تو انہوں نے جو دیے عن ابی سعید الخدری رض قال کنا
نخرج اذا کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر عن کل صغیر وکبیر حر او مملوک صاعا
من طعام او صاعا من اقط او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ حاجا او
معتمرا فکلم الناس علی المنبر فکان فیما کلم بہ الناس ان قال انی اری ان مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر
فاخذ الناس بذلک فقال ابو سعید فاما انا فلا ازال اخرجہ ابدا ما عشت ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلعم ہم میں موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے ایک صاع اناج کا یا پنیر کا یا جو کا یا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے
پھر اسی طرح ہم نکالتے رہے یہاں تک کہ معاویہ حج یا عمرہ کرنے کو آئے انہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے بیان کیا اوس میں یہ بھی تھا کہ میری
رائے میں دو مد گیہوں کے جو شام سے آتے ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا لیکن میں تو اپنی زندگی تک
ایک ہی صاع دیتا رہا عن ابی سعید الخدری رض یقول لا اخرج ابدا الا صاعا انا کنا نخرج علی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صاع تمر او شعیر او اقط او زبیب ہذا حدیث یحیی زاد سفیان او صاعا من دقیق قال حامد
فانکروا علیہ فترکہ سفیان قال ابو داود فہذہ الزیادۃ وہم من ابن عیینۃ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے
وہ کہتے تھے میں تو ہمیشہ ایک ہی صاع دونگا ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا جو یا پنیر یا انگور کا نکالا کرتے تھے یہ حدیث
یحیی کی ہے - سفیان کی روایت میں اتنا زیادہ ہے - یا ایک صاع آٹے کا لیکن اس زیادتی پر لوگوں نے انکار کیا تب سفیان
نے اوسکو چھوڑ دیا -

**باب من روی نصف صاع من قمح** نصف صاع گیہوں وغیرہ کا بیان عن عبد اللہ بن ثعلبۃ

او ثعلبہ بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع من بر او قمح علی کل اثنین صغیر او کبیر حر او
عبد ذکر او انثی اما غنیکم فیزکیہ اللہ واما فقیرکم فیرد اللہ علیہ اکثر مما اعطاہ ترجمہ عبد اللہ
بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکصاع گیہون کا ہر دو آدمیون پر لازم ہے
(ہر ایک کیطرف سے آدہا صاع) چہوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اوسکو پاک کریگا اور جو فقیر ہے
اوسکو اللہ اوس سے زیادہ دیگا جتنا اوس نے دیا ہے عن عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر عن ابیہ قال قام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فامر بصدقۃ الفطر صاع تمر او صاع شعیر علی کل راس زاد علی فی حدیثہ او صاع
بر او قمح بین اثنین ثم اتفقا عن الصغیر والکبیر والحر والعبد ترجمہ ثعلبہ بن صعیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کہڑے ہوئے آپ نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایکصاع کہجور یا جو کا ہر شخص کو علی بن حسن کے روایت مین ہے یا
ایکصاع گیہونکا دو آدمیون کیطرف سے پہر دونون روایتین متفق ہین چہوٹے بڑے آزاد و غلام کیطرف سے دوسری روایت مین ہے
خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس قبل الفطر بیومین دو دن عید سے پہلے خطبہ آپ نے پڑہا عن الحسن
قال خطب ابن عباس رحمہ اللہ فی آخر رمضان علی منبر البصرۃ فقال اخرجوا صدقۃ صومکم فکان الناس لم
یعلموا فقال من ہہنا من اہل المدینۃ قوموا الی اخوانکم فعلموہم فانہم لا یعلمون فرض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہذہ الصدقۃ صاعا من تمر او شعیر او نصف صاع قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر
فلما قدم علی رضی اللہ عنہ رای رخص السعر قال قد اوسع اللہ علیکم فلو جعلتموہ صاعا من کل شیء قال
حمید وکان الحسن یری صدقۃ رمضان علی من صام ترجمہ حسن سے روایت ہے خطبہ پڑہا ابن عباس نے رمضان کے
اخیر مین بصرے کے منبر پر اور کہا نکالو اپنے روزون کا صدقہ لوگ نہ سمجہے انہون نے کہا کون کون لوگ شہر والون مین سے یہان موجود
ہین اوٹہین اور اپنے بہائیون کو سمجہا دین وہ نہین سمجہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا اس صدقے کو ایک صاع کہجور یا جو سے یا
نصف صاع گیہون سے ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر چہوٹی بڑی پر جب حضرت علی تشریف لائے تو ارزانی دیکہکر فرمایا اللہ
جل جلالہ نے تم کو وسعت دی اب سب چیزون مین سے ایک ایک صاع دیا کرو (یعنی گیہون کا بہی ایکصاع دو) حمید نے کہا حسن
صدقہ فطر اوس شخص پر لازم جانتے تہے جسنے رمضان کے روزے رکہے ہون

## باب فی تعجیل الزکوۃ زکوۃ جلدی دینے کا بیان

عن ابی ہریرۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی الصدقۃ فمنع ابن جمیل وخالد بن ولید
والعباس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ینقم ابن جمیل الا ان کان فقیرا فاغناہ اللہ واما خالد بن
الولید فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فہی علی ومثلہا ثم قال اما شعرت ان عم الرجل صنو الاب او صنو ابیہ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض کو زکوۃ وصول کرنے پر مقرر کیا سب لوگون نے زکوۃ دی مگر ابن جمیل اور خالد بن

الولید اور حضرت عباسؓ نے نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل زکوٰۃ کیون نہین دیتا ہے وہ تو فقیر تھا اللہ نے
اوسکو غنی کر دیا اور خالد بن الولید پر تم ظلم کرتے ہو انہون نے اپنی زرہین اور سامان جنگ اللہ کی راہ مین دیے ف یعنی ان
زرہون اور سامان کی زکوٰۃ مانگنا کیا ضرور ہے وہ مال جو خدا کی راہ مین صرف ہو چکا ہے یا مطلب یہ ہے انہون نے اپنی خوشی
سے ان ماگنی یہ چیزین اللہ کی راہ مین دیدین تو زکوٰۃ کیون نہ دینگے تم نے کچھ زیادتی کی ہوگے ف اور عباسؓ تو میرے چچا ہین
اون کے زکوٰۃ مین دونگا بلکہ اوسی قدر اور دونگا تم نہین جانتے کہ چچا باپ کے برابر ہے عن علی ان العباس سال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقتہ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے حضرت عباسؓ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا زکوٰۃ جلدی دیدینے کو یعنی سال گزرنے سے پیشتر آپ نے اونکو اجازت دی اسکی باب

فی الزکوٰۃ تحمل من بلد الی بلد زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجانا عن عطاء ان زیادا او بعض الامراء بعث عمران

بن حصین علی الصدقۃ فلما رجع قال لعمران این المال قال وللمال ارسلتنی اخذناھا من حیث کنا ناخذھا

علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضعناھا حیث کنا نضعھا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ زیاد نے
یا اور کسی امیر نے عمران بن حصین کو زکوٰۃ کی تحصیل پر مامور کیا جب عمران لوٹ کر آئے تو اوس نے پوچھا مال کہان ہے عمران
نے کہا کیا تو نے مجھکو مال لانے کے لیے بھیجا تھا ہم نے لیا زکوٰۃ کو جسطرح لیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور صرف
کیا اوسکو جہان پر صرف کرتے تھے رسول اللہ صلعم کے زمانے مین یعنی مستحقون کو دیدیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کو
جس شہر سے لیوے بہتر یہ ہے کہ وہین کے محتاجون کو تقسیم کرے البتہ اگر دوسرے شہر کے لوگ زیادہ محتاج ہون تو وہان لیجانا بھی درست

ہے باب من یعطی من الصدقۃ وحد الغنی کس شخص کو زکوٰۃ دینا چاہیے اور غنی کس کو کہتے ہین عن عبد اللہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال ولہ ما یغنیہ جاءت یوم القیامۃ خموش او خدوش او کدوح فی وجہہ

فقیل یا رسول اللہ وما الغنی قال خمسون درھما او قیمتھا من الذھب قال یحیی فقال عبد اللہ بن عثمان

السفیان حفظی ان شعبۃ لا یروی عن حکیم بن جبیر فقال سفیان فقد حدثناہ زبید عن محمد بن عبد

الرحمن بن یزید ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص سوال کریگا اور وہ غنی ہوگا تو قیامت کے
روز اوسکے منہ مین خموش یا خدوش یا کدوح ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنے مال سے آدمی غنی ہوتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درم
یا اوس قدر سونے سے ف پچاس درم کچھ زیادہ تیرہ روپیہ ہوے اگر ایک روپیہ ایک تولہ کا ہو ۔ خموش خدوش کدوح کے معنے
قریب قریب ہین یعنی زخم ہوگا بعضون نے کہا خموش کہال چھلنا ناخون سے اور خدوش کہال چھلنا لکڑی سے اور کدوح کہال چھلنا

دانتون سے عن عطاء بن یسار عن رجل من بنی اسد انہ قال نزلت انا واھلی ببقیع الغرقد فقال لی اھلی اذھب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلہ لنا شیئا ناکلہ فجعلوا یذکرون من حاجتھم فذھبت الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت عندہ رجلا یسالہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اجد ما اعطیک فتولی الرجل عنہ وھو

صلی اللہ علیہ وسلم

مغضب وهو يقول لعمري انك لتعطي من شئت فقال [illegible] انه ليغضب علي ان لا اجد ما اعطيه

من سال منكم وله اوقية او عدلها فقد سال الحافا قال الاسدي فقلت للقحة لنا خير من اوقية والاوقية

اربعون درهما قال فرجعت ولم اساله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك شعير وزبيب فقسم لنا

منه او كما قال حتى اغنانا الله ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے بنی اسد میں سے کہا میں اور میری گہر کے لوگ

بقیع میں جا کر اوترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ پاس جا اور اون سے کچھ مانگ کر لا کہانے کے لیے اور اپنی محتاجی بیان

کی میں ... رسول اللہ صلعم پاس گیا اون کے پاس ایک شخص بیٹہا تہا آپ سے سوال کرتا تہا اور آپ فرماتے تہے میرے پاس نہیں ہے جو

تجہکو دوں آخر وہ غصے ہو کر چلا اور کہتا جاتا تہا قسم ہے عمر کی تم جس کو چاہتے ہو دیتے ہو رسول اللہ نے فرمایا یہ

غصے ہوتا ہے مجہ پر اس وجہ سے کہ میں نہیں پاتا اوس چیز کو جو دوں اوسکو جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اوسکے پاس ایک اوقیہ

(چالیس درہم) یا اوسکے برابر مالیت ہو تو اوس نے تنگ کرنیکے لیے سوال کیا یہ سنکر میں نے اپنے جی میں کہا میرے پاس تو ایک اونٹنی

اوقیہ سے بہتر ہے اوقیہ چالیس ہے درہم کا تو ہوتا ہے تو میں لوٹ کر چلا آیا اور کچہ سوال نہیں کیا بعد اوسکے رسول اللہ صلعم

پاس جو اور سوکہے انگور آئے آپ نے ہمارا بہی حصہ لگایا یہانتک کہ اللہ نے ہمکو غنی کر دیا ف امام احمد اور ابن مبارک اور

اسحاق کے نزدیک وہ غنی ہے جسکے پاس پچاس درہم ہوں یا اسقدر مال ہو اور بعضوں کے نزدیک جسکے پاس ایک اوقیہ ہو اوسکو سوال

درست نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جسکے پاس ایک دن کا کہانا ہو اوسکو سوال کرنا درست نہیں عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال وله قيمة اوقية فقد الحف فقلت ناقتي الياقوتة هي خير من اوقية

قال هشام خير من اربعين درهما فرجعت فلم اساله زاد هشام في حديثه وكانت الاوقية على عهد رسول

الله صلى الله عليه وسلم اربعين درهما ترجمہ ابی سعید الخدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے

اور اوسکے پاس ایک اوقیہ برابر ہو تو اوس نے الحاف کیا (یعنی الحاح سے مانگا بغیر اضطرار کی کے) اور یہ منع ہے اللہ تعالی فرماتا ہے

لا یسألون الناس الحافا) میں نے کہا میرے پاس اونٹنی جسکا نام یاقوتہ تہا چالیس درہم سے بہتر ہے میں لوٹ کر چلا آیا اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اوقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس درہم کا

تہا عن ابی کبشة السلولي حدثنا سهل بن الحنظلية قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم عيينة بن

حصن والاقرع بن حابس فسالاه فامر لهما بما سالا وامر معوية فكتب لهما بما سالا فاما الاقرع فاخذ

كتابه فلفه في عمامته وانطلق واما عيينة فاخذ كتابه واتى النبي صلى الله عليه وسلم مكانه فقال يا محمد اتراني حاملا

الى قومي كتابا لا ادري ما فيه كصحيفة المتلمس فاخبر معوية بقوله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

رسول الله صلى الله عليه وسلم من سال وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار وقال النفيلي في موضع اخر من جمر جهنم

فقالوا يا رسول الله وما يغنيه وقال النفيلي في موضع اخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسالة قال

قدر ما يغدّيه او يعشّيه وقال النفيلي في موضع آخر ان يكون له شبع يوم وليلة او ليلة ويوم وكان
حدثنا به مختصرا على هذه الالفاظ التي ذكرت ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ پاس آئی
عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس اور سوال کیا آپ سے اوسکو جو مانگا تہا اوسکو دینی کا حکم کیا اور معاویہ کو حکم کیا اون کیواسطے ایک
کتاب لکھدینی کا تو اقرع نے اس کتاب (پرچہ) کو لیکر اپنے عمامہ مین لپیٹا اور چلا گیا لیکن عیینہ تو وہ کتاب لیکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا ای محمد کیا تم چاہتی ہو مین اپنی قوم پاس ایک کتاب لیکر جاؤن جسکا مضمون مجھے معلوم نہین جیسے
مثل صحیفہ متلمس کے ف متلمس ایک شاعر کا نام ہی اوس نے ہجو کی تھی عمرو بن ہند بادشاہ کی بادشاہ نے ایک لفافہ بند کر
اپنے عامل کے نام لکھکر اوسکو دیا او یہہ کہا کہ تو اس کتاب کو اوس عامل پاس لیکر جا وہ تجھے انعام دیگا اندر اوس مین یہ لکہا تہا کہ
جب یہ شخص آوے تو اوسکو قتل کر ڈالنا۔ متلمس کو وہم ہوا اوس نے کتاب کو کہول کر دیکہا اوسمین یہہ مضمون تہا اوس نے پہاڑ کر
پہینک دیا اور اپنی جان بچائی جب سے یہ مثل عرب مین مشہور ہو گئی ف معاویہ نے یہ رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو سوال
کریگا غنا کی ساتہہ تو وہ زیادہ کرتا ہی جہنم کی آگ کو ایک مقام مین نفیلی نے کہا جہنم کے انگارون کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ غنا کس سے
ہوتی ہی اور ایک مقام مین کہا وہ کیا غنا ہی جس سے سوال حرام ہو جاتا ہی آپ نے فرمایا جسکے پاس صبح شام کا کہانا ہو یا ایک روایت
مین نفیلی نے کہا جسکے پاس پیٹ بھر کر ایکدن رات کا کہانا ہو۔ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث ہم سے نفیلی نے مختصر الفاظ مین بیان
کی جو ہم نے ذکر کی ف امام ابو حنیفہ کا بھی حدیث دلیل ہی وہ کہتے ہین جب ایکدن رات کا کہانا موجود ہو تو سوال جائز
نہین ہے عن عبد الرحمن بن زياد انه سمع زياد بن نعيم الحضرمي انه سمع زياد بن الحرث الصدائي قال اتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعته فذكر حديثا طويلا قال فاتاه رجل فقال اعطني من الصدقة فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى حكم فيها
فجزاها ثمانية اجزاء قال كنت من تلك الاجزاء اعطيتك حقك ترجمہ زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مین نے آپ سے بیعت کی اور ایک قصہ طول بیان کیا پھر کہا ایک شخص رسول
اللہ صلعم پاس آیا اور کہا کچھ صدقہ مین سے مجہکو دیجیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ جل جلالہ صدقے کے باب مین کسی نبی کے
حکم پر راضی نہین ہوا۔ بلکہ خود اوس نے حکم کیا اور آٹھ قسم کے آدمیون پر صدقے کو تقسیم کیا (فقیر مسکین عامل مؤلفة
قلوبهم مدیون غازی مسافر فک رقاب) تو اگر تو اون مین سے ہی البتہ مین تجہکو دونگا جو تیرا حق ہی ف مؤلفة قلوبهم
اوائل اسلام مین وہ کفار تھے جنکو ملانے کیواسطے صدقات مین سے کچھ دیا کرتی تھے۔ اب اون کی کچھ حاجت نہین ہی عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان والاكلة والاكلتان
ولكن المسكين الذي لا يسأل الناس شيئا ولا يفطنون به فيعطونه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین مین جو در بدر پھرتا ہے کہین سے ایک کھجور کہین سے دو کھجور کہین سے ایک لقمہ کہین سے دو لقمہ پاتا ہے

بلکہ مسکین ہے جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا نہ لوگ اوسکو جانتے ہیں جو کچھ دیوین ف یعنی جو کہ وہ سوال نہیں کرتا اسوجہ سے
لوگ اوسکے حال سے واقف نہیں ہیں کہ محتاج سمجھ کر کچھ اوسکو دیوین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مثلہ قال لکن المسکین المتعفف زاد مسدد فی حدیثہ لیس لہ ما یستغنی بہ الذی لا یسأل ولا یعلم
بحاجتہ فیتصدق علیہ فذاک المحروم ولم یذکر مسدد المتعفف الذی لا یسأل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوسکے جو اوپر گزرا لیکن مسکین متعفف یعنے سوال سے بچنیوالا وہ ہے جسکے پاس اتنا مال نہیں ہے - جو
اوسکی محتاجی دفع کرے لیکن لوگوں سے نہیں مانگتا نہ اوسکی احتیاج کا حال کسی کو معلوم ہے تاکہ اوسکے پاس صدقہ دے یہی اسی کو محروم
کہتے ہیں ف جسکا ذکر اللہ تعالی فرماتا ہے - وفی اموالہم حق للسائل والمحروم عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال
اخبرنی رجلان انہما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منہا فرفع
فینا البصر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا لغنی ولا لقوی مکتسب ترجمہ
عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے مجھے دو آدمیوں نے خبر کی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حجۃ الوداع میں آپ
صدقہ بانٹ رہے تھے انہوں نے آپ سے مانگا آپ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا پھر آنکھ جھکا لے آپکو معلوم ہوا کہ یہ دونوں آدمی
موٹے تازے جوان ہیں - آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو صدقہ سے دونگا لیکن صدقے میں اوس شخص کا حصہ نہیں ہے جو
غنی ہو (مالدار ہو بقدر نصاب کے) یا زور آور ہو محنت مزدوری کر سکتا ہو کما کر کھا سکتا ہو عن عبید اللہ بن عمرو عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی ولا لذی مرۃ سوی ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم نے فرمایا نہیں حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے اور نہ طاقت ور تندرست کیواسطے ف جو کمائی پر قادر ہو غنی سے مراد یہاں
وہ ہے جو نصاب کا مالک ہو اور اوسپر زکوۃ فرض ہو نہ وہ غنی جسکو سوال حرام ہے

## باب من یجوز لہ اخذ الصدقۃ وھو غنی

جس غنی کو صدقہ لینا درست ہے اوسکا بیان عن عطاء بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا
تحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ لغاز فی سبیل اللہ او لعامل علیہا او لغارم او لرجل اشتراھا بمالہ او رجل
کان لہ جار مسکین فتصدق علی المسکین فاھداھا المسکین للغنی ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ نہیں درست ہے غنی کے لیے مگر پانچ شخصوں کیواسطے (اگرچہ وہ غنی ہوں) ایک تو جہاد کرنیوالا خدا کی راہ میں - دوسرے
عامل زکوۃ یعنی زکوۃ وصول اور تحصیل کرنیوالا - تیسرے مدیون یعنی قرضدار اگرچہ غنی ہو مگر مال اوسکا قرضے میں ڈوبا ہوا ہو)
چوتھے وہ غنی جو زکوۃ کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیوے (یعنی فقیر سے مال زکوۃ مول لیوے) پانچویں وہ جسکا ہمسایہ ایک مسکین
ہو وہ صدقہ کی کوئی چیز جو اوسکو ملی ہے تحفہ کی طور پر اسکو بھیجے عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
تحل الصدقۃ لغنی الا فی سبیل اللہ او ابن السبیل او جار فقیر یتصدق علیہ فیھدی لک او یدعوک
ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے صدقہ غنی کیواسطے مگر جہاد میں

مین ہو یا مسافر ہو یا ایک ہمسایہ محتاج ہو اوسکو کوئی چیز صدقہ مین ملے وہ بطور ہدیہ کے تجھکو بھیجے یا تیری دعوت کرے تو درست ہے **ف** مگر ابو حنیفہ کے نزدیک مجاہد کو جو غنی ہو مال زکوۃ لینا درست نہین ہے

## باب

کہ یعطی الرجل الواحد من الزکوۃ ایک شخص کو کہانتک مال زکوۃ دینا درست ہے

**عن** بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سہل بن ابی حثمۃ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وداہ بمائۃ من ابل الصدقۃ یعنی دیۃ الانصاری الذی قتل بخیبر **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے اونکو خبر دی ایک انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹون مین سے اونکو سو اونٹ دیت کے دیے یعنی دیت اوس انصاری کی جو قتل کیا گیا تہا خیبر مین **ف** شاید یہ غارمین کا حصہ ہوگا ورنہ دیت مین زکوۃ صرف نہین ہو سکتی

**عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسائل کدوح یکدح بہا الرجل وجہہ فمن شاء ابقی علی وجہہ ومن شاء ترک الا ان یسال الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا سوال کرنا اپنے منہ کو زخم لگانا ہے (قیامت کے روز) اب جسکا جی چاہے اپنی آبرو باقی رکھے جسکا جی چاہے حیا چھوڑ دے البتہ یہ مضایقہ نہین کہ آدمی حاکم سے سوال کرے یا اوس وقت جب کوئی چارہ نہ ہو لاچار ہو جاوے فاقے اور تنگی سے اضطرار کی حالت مین

**عن** قبیصۃ بن مخارق الہلالی قال تحملت حمالۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقم یا قبیصۃ حتی تاتینا الصدقۃ فنامر لک بہا ثم قال یا قبیصۃ ان المسئلۃ لا تحل الا لاحد ثلاثۃ رجل تحمل حمالۃ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیبہا ثم یمسک ورجل اصابتہ جائحۃ فاجتاحت مالہ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیب قواما من عیش او قال سدادا من عیش ورجل اصابتہ فاقۃ حتی یقول ثلاثۃ من ذوی الحجی من قومہ قد اصابت فلانا الفاقۃ فحلت لہ المسئلۃ فسال حتی یصیب قواما من عیش او سدادا من عیش ثم یمسک وما سواہن من المسئلۃ یا قبیصۃ سحت یاکلہا صاحبہا سحتا **ترجمہ** قبیصہ بن مخارق سے روایت ہے مین ایک قرضے کا ضامن ہوا (سوال کرنیکو لیے) مین رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے فرمایا ٹہرا رہ جب تک کہین سے صدقے کا مال ہمارے پاس آوے تو ہم تجھے دینگے پھر فرمایا اے قبیصہ سوال نہین درست ہے کسیکو مگر تین آدمیونکو ایک تو وہ شخص جسپر ضمانت کا بوجھ پڑا (اور ادا نہین کر سکتا) تو سوال اوسکو درست ہے جب تک ضمانت سے ادا ہو پھر باز رہنا چاہیے دوسرے وہ شخص جسکو کوئی مصیبت یا آفت ایسی آئی کہ اوسکا مال تباہ کر دیا اوسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ ایک ایسی پونجی حاصل کرے جو اوسکی گزارے کو کافی ہو تیسرے وہ شخص جسکو کوئی ایسی حاجت پیش آوے کہ تین عقلمند آدمی اوسکے قوم کے کہنے لگین بیشک فلانے کو سخت حاجت پیش آئی ہے اوسکو بھی سوال درست ہے یہانتک کہ گزارے کے لائق پیدا کر لے پھر باز رہے سوال سے سوا ان صورتون کے سوال کرنا حرام ہے جو شخص کہاوے سوال کر کے وہ حرام کہاتا ہے **ف** حاجت پیش آنے مین بہت سے صورتین داخل ہو گئین جیسے مسافر کا مال راہ مین جاتا رہا وہ محتاج ہو گیا یا غازی کو جہاد مین ضرورت پیش ہوئی تو سوال درست ہے غرض یہ کہ بغیر ضرورت شدید کے جسکا علاج نہ ہو سکے سوال درست نہین ہے

**عن** انس بن مالک ان رجلا

من الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم يساله فقال ما في بيتك شيء قال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتني بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشتري هذين قال رجل انا اخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم مرتين او ثلاثا قال رجل انا اخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه واخذ الدرهمين فاعطاهما الانصاري وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر بالآخر قدوما فأتني به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال له اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيء المسألة نكتة في وجهك يوم القيامة ان المسألة لا تصلح الا لثلاثة لذي فقر مدقع او لذي غرم مفظع او لذي دم موجع

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا سوال کرتا تھا آپ نے پوچھا تیرے گھر میں کچھ نہیں ہے وہ بولا کیوں نہیں ایک کمل ہے کچھ اوس میں سے ہم اوڑھتے ہیں کچھ بچھاتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جسمیں پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آ وہ گیا اور لیکر آیا آپ نے اون دونوں کو ہاتھ میں لیا اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونوں چیزوں کو ایک شخص بولا میں لیتا ہوں دونوں کو ایک درم کے بدلے میں آپ نے فرمایا کون زیادہ دیتا ہے ایک درم سے دو بار یا تین بار (یہی ہراج یا نیلام ہے) ایک شخص بولا میں دو درم کو لیتا ہوں آپ نے وہ دونوں چیزیں اوسکو دیدیں اور دو درم لے لیے اور مرد انصاری کو دیکر فرمایا کہ ایک درم کا اناج لیکر اپنے گھر میں ڈالدے اور ایک درم کی کلہاڑی لیکر آ وہ کلہاڑی لیکر آیا آپ نے اوسمیں ایک لکڑی اپنے ہاتھ سے ٹھونک دی اور فرمایا جا لکڑیاں کاٹ کر لا اور بیچ پندرہ دن تک میں تجھ کو یہاں نہ دیکھوں ف یعنی یہاں آنا ضرور نہیں ہے اپنے کام میں مصروف رہ ف وہ شخص گیا اور لکڑیاں کاٹ کر لاتا تھا اور بیچتا تھا پھر وہ شخص آیا اوس نے دس درم کمائی تھے کچھ درموں کا کپڑا خرید لیا تھا کچھ درموں کا غلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لیے بہتر ہے اس سے کہ سوال کا تیرے منہ میں ایک داغ ہو قیامت کے روز سوال درست نہیں ہے مگر تین آدمیوں کو ایک تو وہ جو نہایت محتاج ہو خاک میں لوٹتا ہو دوسرے وہ جو بھاری قرضہ کے بوجھ سے دبا ہوا ہو تیسرے وہ جسنے خون کیا ہو اور اوس پر دیت لازم آوے اور وہ دیت نہ ادا کر سکے تو مجبوری سوال کر سکتا ہے ف اس حدیث سے محنت اور مزدوری اور کسب حلال کے بڑی فضیلت ثابت ہوتی

## باب كراهية المسألة

بھیک مانگنے کی برائی کا بیان

عن ابي ادريس الخولاني عن ابي مسلم الخولاني قال حدثني الحبيب الامين اما هو الي فحبيب واما هو عندي فامين عوف بن مالك قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة او ثمانية او تسعة فقال الا تبايعون رسول الله وكنا حديث عهد ببيعة قلنا قد بايعناك فعلام نبايعك قال ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وتصلوا الصلوة الخمس وتسمعوا وتطيعوا واسر كلمة خفية قال ولا تسئلوا الناس شيئا قال فلقد رأيت

بعض اولئک النفر یسقط سوطہ فما یسال احدا ان یناولہ ایاہ ترجمہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی
ابو مسلم خولانی نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے پیارے دوست امانت دار نے وہ کون ہیں عوف بن مالک ہیں کہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھے سات یا آٹھ یا نو آدمی آپ نے فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ سے اور ہم ابھی بیعت
کر چکے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تو بیعت کر چکے آپ سے آپ نے پھر وہی کہا تین بار فرمایا ہم لوگوں نے ہاتھ پھیلائے اور
بیعت کی ایک شخص بولا یا رسول اللہ ہم نے آپ سے بیعت کی تو کس بات پر ہم بیعت کرتے ہیں آپ سے آپ نے فرمایا اس بات پر کہ تم
اللہ جل جلالہ کو پوجو گے اور اوسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو گے اور پانچوں نمازیں ادا کرو گے اور سچی بات سنو گے اور مانو گے اور تابعدار ہو گے
اور ایک بات آہستہ سے فرمائی فرمایا لوگوں سے سوال نہ کرو گے پھر اون لوگوں کا یہ حال تھا اگر کسیکا کوڑا زمین پر گر پڑتا تو وہ کسی سے اتنا
سوال نہ کرتا کہ میرا کوڑا اوٹھا دو ف سبحان اللہ صحابہ کرام کو کس قدر اپنے عہد کا پاس اور خیال تھا جب بیعت کر لی کہ کسی سے
سوال نہ کرینگے تو اتنی ذرا سے کام میں بھی اوسکا خلاف کرنا گوارا نہ کیا اور کسی سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا اللہ ان سب سے
راضی اور خوشنود ہو آمین یا رب العلمین عن ثوبان قال وکان ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول
اللہ من یکفل لی ان لا یسال الناس شیئا فاتکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا ترجمہ
ثوبان سے روایت ہے جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کا اطمینان دیوے کہ وہ لوگوں سے
سوال نہ کریگا میں بھی اوسکو اطمینان دونگا جنت کی واسطے ثوبان کہتے تھے میں کسی سے کوئی چیز کبھی نہیں مانگتا

## باب فی الاستعفاف

سوال سے بچنے کا بیان عن ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہم
ثم سالوہ فاعطاہم حتی اذا انفد ما عندہ قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف
یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی اللہ احدا من عطاء اوسع من الصبر ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگوں نے انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے اونکو دیا پھر اونھوں نے سوال کیا
پھر آپ نے دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ پاس تھا خرچ ہو گیا اوسوقت آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہو گا میں اوسکو تم سے رکھ
چھوڑونگا لیکن جو شخص سوال سے بچنا چاہے گا اللہ اوسکو بچا دیگا اور جو غنی بننا چاہے گا اللہ اوسکو غنی کر دیگا اور جو صبر کی توفیق
اللہ سے چاہے گا اللہ اوسکو صبر دیگا اور صبر سے بہتر اللہ نے کوئی نعمت کسیکو نہیں دی جسمیں زیادہ گنجائش ہے عن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابتہ فاقۃ فانزلہا بالناس لم تسد فاقتہ ومن انزلہا باللہ او
شک اللہ لہ بالغنی اما بموت عاجل او غنی عاجل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسکو فاقہ ہو پھر وہ لوگوں سے ظاہر کرے تو ہرگز اوسکی فاقہ کشی نجاوے گی اور جو اللہ سے عرض کرے تو قریب ہے
اللہ اوسکی پرواہ کر دیگا یا تو مار ڈالیگا اور موت سے سب تکلیفیں رفع ہو جاوینگی یا مالدار ہو جاویگا زندگی میں عن
ابن الفراسی ان الفراسی قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسال یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت

سائلا لابد فاسأل الصالحين ترجمہ ابن الفراسی سے روایت ہے فراسی (راوی کا نام معلوم نہیں کیا تھا) نے رسول اللہ
سے کہا میں سوال کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو سوال کر نیک لوگوں سے تاکہ تیری مدد کریں

عن ابن الساعدی قال استعملنی عمر رضی اللہ عنہ علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امرلی
بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسألہ
فکل وتصدق ترجمہ ابن الساعدی (عبداللہ بن السعدی) سے روایت ہے مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عامل کیا صدقے
پر جب میں اس کام سے فارغ ہوا اور صدقے کا مال اونکے حوالے کیا انہوں نے اس محنت کا بدلہ مجھ کو دینا چاہا میں نے کہا یہ محنت
میں نے خدا کے واسطے کی ہے میرا اجر بھی وہی دیگا حضرت عمر نے کہا جو میں دیتا ہوں سو لے لے میں نے بھی یہی کام آنحضرت صلعم کی عہد میں
کیا تھا آپ نے کچھ دینا چاہا میں نے بھی کہا تب آپ نے فرمایا جب تجھے کوئی چیز بغیر سوال کے ملے تو اوسمیں سے کھا اور صدقہ
کر

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقۃ والتعفف
منہا والمسألۃ الید العلیا خیر من ید السفلی السائلۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ منبر پر تھے صدقے کا بیان کر رہے تھے اور صدقے لینے سے بچنا اور سوال سے باز رہنے کا بھی ذکر کرتے تھے
آپ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے جو مانگتا ہے (یعنے اللہ کی راہ میں دینے والے کا درجہ بلند ہے لینے والے کا)

عن مالک بن نضلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایدی ثلاثۃ فید اللہ العلیا وید المعطی التی
تلیہا وید السائل السفلی فاعط الفضل ولا تعجز عن نفسک ترجمہ مالک بن نضلہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے ہاتھ ہیں ایک تو اللہ کا ہاتھ جو بلند ہے دوسرے دینے والے کا ہاتھ جو اوسکے نزدیک ہے تیسرے لینے والے
کا ہاتھ جو نیچا ہے پس جو حاجت سے زیادہ ہووے اور اپنے نفس کا کہنا مت مان

## باب الصدقۃ علی بنی ہاشم

بنی ہاشم کو صدقہ لینا کیسا ہے

عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا علی الصدقۃ من بنی مخزوم فقال لابی
رافع اصحبنی فانک تصیب منہا قال حتی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسألہ فاتاہ فسألہ فقال مولی القوم
من انفسہم وانا لا تحل لنا الصدقۃ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی مخزوم میں
سے صدقے پر مقرر کیا اوس نے ابو رافع سے کہا میرے ساتھ رہ تجھکو بھی کچھ ملجاویگا میں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھ لوں جب انہوں نے آنکر پوچھا تو آپ نے فرمایا مولی ایک قوم کا اونہیں میں سے ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ درست نہیں
(تو تیری لیے بھی درست نہوگا تو ہمارا مولی (غلام آزاد) ہے)

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بالتمرۃ العائرۃ
فما یمنعہ من اخذہا الا مخافۃ ان تکون صدقۃ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہیں کوئی کھجور ملجاتی جسکا مالک معلوم نہوتا آپ اوسکو نہ لیتے اس خیال سے کہ صدقے کی نہ ہو

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وجد تمرة فقال لولا انی اخاف ان تکون صدقة لاکلتها ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک کھجور پائی فرمایا اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ صدقہ کی ہے تو مین اوسکو کہا لیتا عن ابن عباس قال بعثنی ابی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل اعطاہا ایاہ من الصدقة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میرے
باپ نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا وہ اونٹ لینے کو جو آپ نے اونکو دیے تھے صدقے مین سے ف شاید کچھ اونٹ
حضرت نے اون سے قرض لیے ہونگے بعوض صدقے کے اونٹون سے اوسکو ادا کیا ہو کیونکہ صدقہ عباس کو درست نہ تہا باب
الفقیر یہدی للغنی من الصدقة فقیر غنی کیواسطے صدقے مین سے تحفہ لا دے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی
بلحم قال ما ہذا قالوا شیء تصدق بہ علی بریرة فقال ہو لہا صدقة ولنا ہدیة ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ کے پاس گوشت آیا آپ نے پوچھا یہ گوشت کیسا لوگون نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقے مین ملا تہا آپ نے فرمایا
یہ بریرہ کیواسطے صدقے ہے اور ہماری واسطے ہدیہ ہے (بریرہ کیطرف سے) باب من تصدق بصدقة ثم ورثہا
ایک شخص نے صدقہ دیا پھر اوسکا وارث ہوگیا تو لے لیوے عن بریدة ان امرأة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدة وانہا ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک
ورجعت الیک فی المیراث ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور بولی مین نے اپنی ماں کو
ایک لونڈی صدقے مین دی تہی اب وہ مرگئی اور وہی لونڈی چھوڑ گئی آپ نے فرمایا تیرا اجر پورا ہوگیا اور لونڈی بھی تیرے
پاس چلی آئی ترکے مین باب فی حقوق المال مال کے حقوق کا بیان عن عبد اللہ قال کنا نعد الماعون علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریة الدلو والقدر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ماعون ڈول اور دیگچی کو سمجھتے تہے ف کلام اللہ مین ماعون روکنے والون کی بڑی مذمت ہے مطلب یہ
ہے کہ ضروری چیزین گھر کی اگر کوئی مانگے تو مستعار دیوے عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من صاحب
کنز لا یؤدی حقہ الا جعلہ اللہ یوم القیمة یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جبہتہ وجنبہ وظہرہ
حتی یقضی اللہ تعالی بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیلہ اما
الی الجنة واما الی النار وما من صاحب غنم لا یؤدی حقہا الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت فیبطح
لہا بقاع قرقر فتنطحہ بقرونہا وتطؤہ باظلافہا لیس فیہا عقصاء ولا جلحاء کلما مضت اخراہا
ردت علیہ اولاہا حتی یحکم اللہ بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری
سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار فما من صاحب ابل لا یؤدی حقہا الا جاءت یوم القیمة اوفر ما کانت
فیبطح لہا بقاع قرقر فتطؤہ باخفافہا کلما مضت علیہ اخراہا ردت علیہ اولاہا حتی یحکم اللہ تعالی
بین عبادہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة مما تعدون ثم یری سبیلہ اما الی الجنة واما الی النار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس کوئی مال ہو وہ اوسکی زکوۃ ادا نہین کرتا تو قیامت کے روز اوس مال کو جہنم کی آگ مین گرم کرکے اوس سے اوسکی پیشانی اور پسلی اور پیٹ داغی جاوی گی یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے اپنے بندونکا اوس دن مین جو تمہاری حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہی یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو بکریون والا اون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ شخص اون بکریون کی سامنی ایک صاف چٹیل میدان مین ڈالا جاویگا اور وہ بکریان اوسکو سینگون سے مارینگی اور کھرون سے کچلین گی اون بکریون مین کوئی بکری ٹیڑھے سینگ کی یا بے سینگ نہ ہوگی (بلکہ سیدھے سینگ وار ہونگی تاکہ خوب مارین) جب اگلی ساری بکریان کچلین گی تو پھر سب سے پہلے بکری آوی گی (اور مارنا شروع کریگی اخیر تک) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ فیصلہ کریگا اپنے بندون مین قیامت کے روز جو تمہاری حساب سے پچاس ہزار برسکا ہوگا پھر بعد اوسکی اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف ہی یا دوزخ کیطرف اسی طرح جو اونٹ والا اپنے اونٹون کی زکوۃ نہ دیگا تو قیامت کے روز وہ اونٹ زیادہ سے زیادہ جتنی اونٹ تھے سب آوینگے اور اونٹ والا صاف میدان مین بٹھایا جاویگا اور وہ اونٹ اوسکو روندینگے اپنے پانون سے جب ایک گزر جاویگا تو دوسرا آویگا پھر پہلا آویگا اسی طرح سے یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے اپنے بندون مین اوس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا بعد اوسکے اوسکو اپنی راہ معلوم ہوگی جنت کیطرف یا دوزخ کیطرف

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال فی قصۃ الابل بعد قولہ لا یؤدی حقھا قال ومن حقھا حلبھا یوم وردھا ترجمہ دوسری روایت مین ابوہریرہ سے اسی کی مثل ہے جو اوپر گزری لیکن اونٹ کے قصے مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ ادا کرتا ہو حق اونکا اور اونکی حقون سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ پانی پینے آوین تو اونکو دوہے اور دودھ پلاوے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذہ القصۃ فقال لہ یعنی لابی ھریرۃ ما حق الابل قال تعطی الکریمۃ وتمنح الغزیرۃ وتفقر الظھر وتطرق الفحل وتسقی اللبن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی قصہ بیان کیا راوی نے ابوہریرہ سے پوچھا تو اونٹون کا کیا حق ہے اونہون نے کہا اچھا اونٹ خدا کی راہ مین دینا اور زیادہ دودھ والی اونٹنی بخشدینا اور سواری کی لیے دینا اور جفتی کے لیے نر کو مفت دینا اور دودھ لوگون کو پلانا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی واعارۃ دلوھا اور اوسکی ڈول کا عاریت دینا یعنی دودھ دوہنے کی لیے

عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر من کل جاد عشرۃ اوسق من التمر بقنو یعلق فی المسجد للمساکین ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو شخص دس وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد مین لٹکا جاوی مسکینون کی واسطے

ف شاید یہ زکوۃ کے علاوہ ہی تبرعا اور تقربا الی اللہ تعالی

عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر اذ جاء رجل علی ناقۃ لہ فجعل یصرفھا یمینا وشمالا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ فضل ظھر فلیعد بہ علی من لا ظھر لہ ومن کان عندہ فضل زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ حتی

فلنعلم انه لاحق لاحد منا فی الفضل ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے سفر میں اتنے میں ایک شخص آیا ایک اونٹ پر سوار تھا اور داہنے بائیں اوسکو پھیرنے لگا ( فخر کیواسطے تاکہ لوگ دیکھیں اُسکا
اونٹ کیسا عمدہ ہے اور بعضوں نے کہا اسواسطے کہ وہ اونٹ چلتے چلتے تھک گیا تھا اس لیے اوس نے داہنے بائیں موڑا تاکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں اور اوسکو دوسرا اونٹ دیں ) آپ نے فرمایا جسکے پاس توشہ فاضل ہو تو اوسکو دیوے جسکے پاس توشہ
نہیں ہے یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم میں کسیکو حق نہیں ہے فاضل خیر کا عن مجاهد عن ابن عباس قال لما نزلت
هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة قال كبر ذلك على المسلمين فقال عمر رضي الله عنه
انا افرج عنكم فانطلق فقال يا نبي الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال رسول الله ان
الله لم يفرض الزكاة الا ليطيب ما بقي من اموالكم وانما فرض المواريث لتكون لمن بعدكم فكبر عمر ثم
قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب
عنها حفظته ترجمہ مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عباس نے کہا جب یہ آیت اوتری والذین یکنزون الذہب
والفضۃ الخ تو مسلمانوں پر بہت شاق ہوئی ف کیونکہ ظاہر آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ چاندی اور سونا رکھ چھوڑیں گے
اور اللہ کی راہ میں صرف نکریں گے تو قیامت کے روز جہنم کی آگ میں گرم کرکے اونکا بدن اوس سے داغا جاویگا۔ حالانکہ
سب لوگ روپیہ پیسہ اپنی آل اولاد کیواسطے رکھ چھوڑتے ہیں اور جمع کرتے ہیں ف عمر رض نے کہا میں اس مشکل کو رفع کرتا ہوں
پھر وہ گئے اور عرض کیا یا نبی اللہ یہ آیت تمہاری اصحاب پر بہت شاق ہوئی آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے زکوۃ اسواسطے
فرض کی کہ باقی مال پاک ہو جاوے ( یعنی جس مال کی زکوۃ دیجاوے وہ کنز نہیں ہے ) اور اللہ نے مقرر کیا میراث کو
اسی واسطے کہ مال وارثوں کو پہنچے اوس وقت تکبیر کہی حضرت عمر نے آپ نے فرمایا میں تجھکو وہ بات بتاؤں جو سب سے بہتر ہے خزانہ
مسلمان کا وہ نیک عورت ہے جب مرد اوسکی طرف دیکھے تو وہ مرد کو خوش کردے اور جو حکم کرے مان لے اور جب غائب ہو تو حفاظت
کرے باب حق السائل سائل کا حق کیا ہے عن حسين بن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السائل
حق وان جاء على فرس ترجمہ امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے ف
یعنی اگر ہو سکے تو اوس کو دیوے نہ ہو تو نرمی سے جواب دیوے سختی نہ کرے کہ گھوڑے پر سوار ہے اور بھیک مانگتا ہے عن ام بجيد
وكانت ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم انها قالت له يا رسول الله صلى الله عليك ان المسكين
ليقوم على بابي فما اجد له شيئا اعطيه اياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدي له
شيئا تعطيه اياه الا ظلفا محرقا فادفعيه اليه في يده ترجمہ ام بجید سے روایت ہے انہوں نے بیعت کی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کوئی چیز نہیں جو
اوسکو دوں آپ نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہ ہو سوا ایک جلے ہوئے کھر کے تو وہی اوسکے ہاتھ میں دیدے ف یعنی حتی المقدور

محروم کرنا اچھا نہین جو ہو سکے تہوڑا ہو یا بہت مسکین اور فقیر سے سلوک کرنا بہتر ہے یہ بھی ضرور نہین کہ وہ فقیر مسلمان ہو
بلکہ کافر ہو تب بہی اوسکو دینا درست ہی اور ثواب کا باعث ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین آتا ہے **باب** الصدقة علی
اهل الذمة کافر کو صدقہ دینی کا بیان عن اسماء قالت قدمت علی امی مراغبة فی عهد قریش وهی راغمة
مشركة فقلت یا رسول الله ان امی قدمت علی وهی راغمة مشركة افاصلها قال نعم فصلی امك **ترجمہ**
اسماء سے روایت ہی میری ماں آئی جو اپنی قریش کے دین کیطرف مائل تہی اور اسلام سی نفرت رکہتی تہی مین نے کہا یا رسول اللہ
میری ماں آئی ہی اور وہ اسلام سی نفرت رکہتی ہے مشرکہ ہی کیا مین اوسکے ساتہہ سلوک کرون آپ نے فرمایا ہان سلوک کر اپنی ماں سے
**باب** ما لا یجوز منعه جس چیز کا روکنا درست نہین عن امرأة یقال لها بهیسة عن ابیها قالت استاذن
ابی النبی صلی الله علیه وسلم فدخل بینه وبین قمیصه فجعل یقبل ویلتزم ثم قال یا رسول الله ما الشیء
الذی لا یحل منعه قال الماء قال یا نبی الله ما الشیء الذی لا یحل منعه قال الملح قال یا نبی الله ما الشیء
الذی لا یحل منعه قال ان تفعل الخیر خیر لك **ترجمہ** بہیسہ سے روایت ہی اُس نے نقل کیا اپنے باپ ابو بہیسہ
(عمیر سے) اُنہون نی اجازت چاہی رسول اللہ پاس آنے کی جب آئے تو آپکا قمیص اُٹہا کر آپ کے بدن مبارک کو چومنی لگی
اور لپٹنے لگے (محبت سے) پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا پانی پھر عرض
کیا یا نبی اللہ وہ کیا شے ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پہر عرض کیا یا نبی اللہ وہ شے کیا ہی جسکا روکنا
درست نہین فرمایا جتنی نیکی تو کرے اوسقدر تیری لیے بہتر ہے **ف** یعنی نمک اور پانی کو تو منع کرنا درست ہی نہین
اسکے سوا بھی جو چیز ہو سکے تو دیوی روکنا ضرور نہین ہے **باب** المسئلة فی المساجد مسجد کے اندر سوال کرنا عن
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل منکم احد اطعم الیوم
مسکینا فقال ابو بکر رضی الله عنه دخلت المسجد فاذا انا بسائل یسال فوجدت کسرة خبز فی ید
عبد الرحمن فاخذتها منه فدفعتها الیه **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی تم مین سے ایسا ہی جسنے مسکین کو کہانا کہلایا ہو آج ابو بکر نے کہا مین مسجد مین گیا ایک سائل نے
سوال کیا مین نے ایک ٹکڑا روٹی کا جو عبد الرحمن کے ہاتہہ مین تہا لیکر اوسکو دیدیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسکین کو
مسجد مین دینا درست ہی اگرچہ سوال مسجد کے اندر کرنا مکروہ ہی اور بعضون کے نزدیک دینا بھی مکروہ ہی مگر یہ قول ضعیف ہے
مرقاة **باب** کراهیة المسئلة بوجه الله تعالی اللہ کی نام پر مانگنا مکروہ ہی عن جابر قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یسال بوجه الله الا الجنة **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ کے نام پر کوئی چیز نہ مانگی جاوی سوا جنت کے **باب** عطیة من سال بالله جو شخص اللہ کے نام پر مانگے اوسے
کیا کرے عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من استعاذ بالله فاعیذوه ومن

سال باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما

تکافئونہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافأتموہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے تو اوسکو پناہ دو اور جو شخص سوال کرے اللہ کے نام سے اوسکو دو اور جو شخص تمکو بلاوے

تو قبول کرو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو تم اوسکا بدلہ دو اگر بدلہ دینے کی طاقت نہو تو اوسکے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو اوسکا

بدلہ ہو گیا **ف** یعنے دل سے دعا کرو کہ اوسکو فائدہ ہو دنیا یا آخرت مین **باب** الرجل یخرج من مالہ آدمی اپنا سب مال

صدقہ دیوے تو کیسا **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل

بمثل بیضۃ من الذھب فقال یا رسول اللہ اصبت ھذہ من معدن فخذھا فھی صدقۃ ما املک

غیرھا فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من قبل رکنہ الایمن فقال مثل ذلک فاعرض

عنہ ثم اتاہ من قبل رکنہ الایسر فاعرض عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتاہ من خلفہ فاخذھا

رسول اللہ صلعم فحذفہ بھا فلو اصابتہ لاوجعتہ او لعقرتہ فقال رسول اللہ صلعم یاتی احدکم بما یملک

فیقول ھذہ صدقۃ ثم یقعد یستکف الناس خیر الصدقۃ ما کان عن ظھر غنی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ انصاری سے

روایت ہے ہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے مین ایک شخص انڈے برابر سونا لیکر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ سونا

مینے ایک کان مین سے پایا آپ اسکو لیجیے یہہ صدقہ ہے سوا اسکے میرے پاس کچھ مال نہین ہے رسول اللہ نے اوسکی طرف سے

منہہ پھیر لیا پھر وہ داہنی طرف سے آیا اور ایسا ہی کہا آپنے منہہ پھیر لیا پھر پیچھے سے آیا رسول اللہ صلعم نے وہ سونا لیکے پھینک دیا اگر اوسکو لگتا تو زخمی کر دیتا یا چوٹ

دیتا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک تم مین سے اپنا سب مال لیکر چلا آتا ہے اور کہتا ہے یہہ صدقہ ہے پھر بیٹھ کر لوگون کے سامنے

ہاتھہ پھیلاتا ہے بہتر صدقہ وہ ہے جسکا مالک صدقہ دیکر مالدار رہے **ف** دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے خذ عنا مالک

لا حاجۃ لنا بہ لے لے اپنا مال ہمکو اوسکی حاجت نہین ہے۔ آنحضرت صلعم نے وہ صدقہ قبول نہین کیا کیونکہ آپ جانتے تھے محتاج

ہو جاویگا اپنے اہل و عیال کو کیا کھلاویگا سب سے مقدم اپنے اہل و عیال کی پرورش ہے پھر جو حاجت ضروری سے بچے وہ مسکینون

کو دیوی دوسرے یہہ کہ اکثر جب آدمی اپنا کل مال صدقہ دیتا ہے تو بعد دینے کی اوسکو ندامت اور ثمرہ مفلسی کی حاصل ہوتے ہے اور مفلسی سے

گھبراتا ہے پھر ایسے نیکی سے کیا فائدہ جو بعد کو بری معلوم ہو برخلاف اسکے یہہ بہتر ہے کہ کچھہ صدقہ دیوے کچھہ اپنے واسطے رکھے **عن**

عیاض بن عبد اللہ بن سعد سمع ابا سعید الخدری یقول دخل رجل المسجد فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس ان یطرحوا

ثیابا فطرحوا فامر لہ منہا بثوبین ثم حث علی الصدقۃ فجاء فطرح احد الثوبین فصاح بہ وقال خذ

ثوبک **ترجمہ** عیاض بن عبد اللہ بن سعد نے سنا ابو سعید خدری سے اونہون نے کہا ایک شخص مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا

لوگون کو کپڑے اوتار کر ڈالنے کا (صدقے کے طور پر) لوگون نے کپڑے ڈالے آپ نے دو کپڑے اوس شخص کو دیے پھر فضیلت بیان

کی صدقے کی وہ شخص اون دو کپڑون مین سے ایک کپڑا ڈالنے لگا آپنے اوسکو ڈانٹا اور فرمایا لے لے کپڑا اپنا **ف** کیونکہ اوسکو

(حاشیہ:) قال اللہ علیہ وسلم … انتھی … اپنی داہنی طرف سے پھر … بائیں طرف سے … منہہ پھیر لیا پھر

دو ہی کپڑے ملے تھے اور وہ ضرورت سے زائد نہ تھے اسواسطے صدقہ آپ نے قبول نہ کیا عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر الصدقۃ ما ترک غنی او تصدق بہ عن ظہر غنی وابدأ بمن
تعول ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار چھوڑے (صدقہ دینے والی کو
رہے بعد صدقہ نکالنے کے اوسکا مالک مالدار رہے) اور پہلے صدقہ اوس کو دے جو تیری عیال میں سے ہووے باب
الرخصۃ فی ذلک کل مال صدقہ دینے کی اجازت عن ابی ہریرۃ انہ قال یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل
قال جہد المقل وابدأ بمن تعول ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل ہے
آپ نے فرمایا جو کم مال والا تکلیف اوٹھا کر دیوے اور پہلے صدقہ دے اون لوگوں کو جنکا خرچ تیرے اوپر ہے (یہ حدیث انہی لوگوں
کی لیے ہے جو اللہ پر پورا بھروسا رکھتے ہوں) عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب یقول امرنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما ان نتصدق فوافق ذلک مالا عندی فقلت الیوم اسبق ابابکر ان سبقتہ
یوما فجئت بنصف مالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک فقلت مثلہ قال واتی
ابو بکر بکل ما عندہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاھلک قال ابقیت لھم اللہ ورسولہ قلت لا اسابقک
الی شیء ابدا ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے ہم کو حکم کیا صدقہ نکالنے کا اتفاق سے اوسوقت میرے پاس
مال تھا میں نے کہا آج میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ جاؤنگا اگر کبھی بڑھنے والا ہونگا تو میں آدھا مال لیکر آیا رسول اللہ کے پاس آپ نے
فرمایا تو نے اپنے گھر بار کیواسطے کیا چھوڑا میں نے کہا اسی قدر چھوڑ آیا ہوں پھر ابو بکر جو کچھ اون کے پاس تھا سب لے کر آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم نے گھر بار کی لیے کیا چھوڑا انہوں نے کہا اون کیواسطے اللہ اور رسول کو چھوڑ آیا ہوں تب میں نے
دل میں کہا میں تم سے کبھی بڑھ نہ سکونگا ف اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ اور جس حدیث پہلے
باب کے حدیثوں سے سارا مال صدقہ دینے کو آپ نے منع کیا تھا مگر وہ منع انھی لوگوں کی لیے ہے جو پورا بھروسا اللہ پر نہ رکھتے ہوں جیسے
نہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگوں کی لیے باب فی فضل سقی الماء پانی پلانے کی فضیلت عن سعید ان سعدا اتی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ای الصدقۃ اعجب الیک قال الماء ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ سعد
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کونسا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا عن سعد بن
عبادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ دوسری روایت میں سعد بن عبادہ سے ایسا ہی مروی ہے ف
پانی کا صدقہ کنواں بنوا دینا مسافروں کی لیے یا نمازیوں کے لیے یا سبیل پانی کے رکھنا عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ
ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الماء قال فحفر بئرا وقال ھذہ لام سعد ترجمہ سعد بن عبادہ نے
کہا یا رسول اللہ میری ماں گذر گئیں اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی اونہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا اسکا ثواب
سعد کی ماں کو پہنچے ف سعد بن عبادہ مشہور صحابی انصاری میں عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ام سعد رضی اللہ عنہا

قال ایما مسلم کسی مسلما ثوبا علی عری کساہ اللہ من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه
اللہ من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظما سقاہ اللہ عزوجل من رحیق المختوم ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناوے جب وہ ننگا ہو تو اللہ جل جلالہ اوسکو جنت کے سبز کپڑے پہناویگا
اور جو مسلمان کسی مسلمان کو کھانا کھلاوے جب وہ بھوکا ہو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلاویگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پانی
پلاوے جب وہ پیاسا ہو تو اللہ اوسکو جنت کی شراب پلاویگا **باب فی المنیحة** عاریت دینا عن ابی کبشة السلولی
قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعون خصلة اعلاهن منیحة
العنز ما یعمل رجل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصدیق موعودها الا ادخله اللہ بها الجنة ترجمہ ابوکبشہ
سلولی سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا رسول اللہ نے چالیس خصلتیں ہیں اون سب میں بہتر مستعار دینا بکری کا
ہے (دودھ پینے کے لیے) کوئی شخص اُن خصلتوں میں سے کسیکو ثواب کی امید کرکے اور اوسکے وعدے کو سچ جان کر نہ کریگا مگر اللہ
جل جلالہ اوسکو جنت میں داخل کریگا۔ حسان نے کہا ہم نے ان خصلتوں کو گنا جیسے سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راہ
میں سے کانٹا وغیرہ اوٹھانا تو پندرہ خصلتوں تک نہ پہونچ سکے **باب اجر الخازن** خزانچی کے ثواب کا بیان عن ابی موسی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخازن الامین الذی یعطی ما امر به کاملا موفرا طیبة به نفسه
حتی یدفعه الی الذی امر له به احد المتصدقین ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خزانچی امانت دار کو جو حکم کے موافق پورا پورا دیتا ہے خوشی سے اوسکو جسکے لیے حکم ہوا ہے اوتنا ہی ثواب ہے جتنا صدقہ دینے والے
کو ہے ف چار شرطیں ہیں۔ ایک اجازت مالک کی۔ دوسری پورا دینا۔ تیسری خوشی سے۔ چوتھی اسکو دینا جسکو حکم ہوا ہے **باب
المرأة تصدق من بیت زوجها** عورت اپنے خاوند کا مال صدقہ دے عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انفقت المرأة من بیت زوجها غیر مفسدة کان لها اجر ما انفقت ولزوجها اجر ما اکتسب وللخازن
مثل ذلك لا ینقص بعضهم اجر بعض ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے جب عورت خرچ کرے اپنے خاوند کے
گھر سے اور فساد کی نیت نہ ہو تو اوسکو بھی ثواب ملیگا خرچ کرنیکا اور اوسکے خاوند کو کمانیکا ثواب ملیگا اور جسکی تحویل میں ہے اوسکو بھی
ثواب ملیگا سب کو برابر ملیگا نہ کم نہ بیش ف فساد کی نیت نہو یعنی غرض یہ ہو کہ خاوند کی خیرخواہی سے معمول کے موقعہ پر خیرات کرے نہ اس
نیت سے کہ بیجا لوگوں کو اوسکا مال لٹادیوے عن سعد قال لما بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قامت امرأة
جلیلة کانها من نساء مضر فقالت یا نبی اللہ انا کل علی ابائنا وابنائنا۔ قال ابو داود واری فیه وازواجنا
فما یحل لنا من اموالهم قال الرطب تاکلنه وتهدینه ترجمہ سعد سے روایت ہے جب بیعت کی رسول اللہ سے عورتوں نے ایک
عورت بہت موٹی گویا مضر کی عورت ہے (مضر ایک قبیلہ ہے) اوٹھی اور بولی اے نبی اللہ کے ہم لوگ تو بار ہیں اپنے باپ اور بیٹوں
اور خاوندوں کے تو ہم کو اون کے مال میں سے کیا درست ہے آپ نے فرمایا روٹی ترکاری رطب کو کھاؤ اور دوسرے کو بھیجو ۔۔

کے قابل نہیں ہیں عن ہمام بن منبہ قال سمعت ابا ہریرة یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت
المرأة من کسب زوجها من غیر امره فلها نصف اجره ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جب
عورت صرف کرے اپنے خاوند کی کمائی میں سے بغیر اوسکی اجازت کے تو اوسکو آدھا ثواب ملتا ہے خاوند کا ف مگر خاوند کے
بغیر اجازت کے وہی چیزیں صرف کرے جو رکھنے کی لائق نہیں ہیں جیسے پکا ہوا کھانا وغیرہ عن ابی ہریرة فی المرأة تصدق
من بیت زوجها قال لا الا من قوتها والاجر بینهما ولا یحل لها ان تصدق من مال زوجها الا باذنه ترجمہ
ابوہریرہ سے کسی نے پوچھا عورت اپنے خاوند کے گھر میں سے صدقہ دیوے انہوں نے کہا نہیں البتہ اپنے خرچ میں سے دے سکتی ہے
اور ثواب دونوں کا ہوگا اور یہ اوسکو درست نہیں ہے کہ اپنے خاوند کے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ دیوے باب فی صلة
الرحم ناتے والوں کے ساتھ سلوک کرنا عن انس قال لما نزلت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قال ابو طلحة یا رسول
اللہ اری ربنا یسألنا من اموالنا فانی اشهدك انی قد جعلت ارضی باریحاء له فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجعلها فی قرابتك فقسمها بین حسان بن ثابت وابی بن کعب ترجمہ حضرت انس سے روایت
ہے جب یہ آیت اوتری لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی نہ پہونچو گے تم نیکی کو جبتک خرچ کروگے اوس مال کو جسکو
چاہتے ہو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں سمجھتا ہوں ہمارا پروردگار ہمارے مالوں کو مانگتا ہے تو میں آپکو گواہ کرتا ہوں میں نے
اپنی زمین جو اریحا (ایک ضیع کا نام ہے) میں تھی خدا کو دیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو تقسیم کر دے اپنے عزیز واقارب
میں انہوں نے تقسیم کر دی ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو کہا ابوداؤد نے ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام
بن عمرو بن زید بن مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کے بیٹے ہیں اور ابی بن کعب
بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کے ہیں تو عمرو بن مالک تینوں کے دادا ہیں عن میمونة
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کانت لی جاریة فاعتقتها فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته
فقال آجرك اللہ اما انك لو کنت اعطیتها اخوالك کان اعظم لاجرك ترجمہ میمونہ سے روایت ہے جو بی بی تھیں
رسول اللہ کی انہوں نے کہا میری ایک لونڈی تھی میں نے اوسکو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے
میں نے انسے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ تجھے اسکا ثواب دیوے مگر تو اس لونڈی کو اگر اپنے ننھیال کے لوگوں کو دیتی تو
زیادہ ثواب ہوتا (کیونکہ ننھیال والوں کے ساتھ سلوک کرنا بہتر ہے) عن ابی ہریرة قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقة
فقال رجل یا رسول اللہ عندی دینار فقال تصدق به علی نفسك قال عندی آخر قال تصدق به علی ولدك
قال عندی آخر قال تصدق به علی زوجتك او زوجك قال عندی آخر قال تصدق به علی خادمك قال عندی
آخر قال انت ابصر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ کا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس
ایک دینار ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے کام میں لا وہ بولا ایک اور دینار ہے آپ نے فرمایا اپنے بچے کو دے وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا اپنی بی بی

کو دیکہ وہ بولا ایک اور ہی آپ نے فرمایا وہ اپنے خادم کو دی وہ بولا اور ہی آپ نے فرمایا تو جانے ف یعنی جو ضروری کام

ہو اوس مین صرف کر اگر سب کامون سی فارغ ہو تو خدا کی راہ مین صدقہ دی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی رسول اللہ

نے فرمایا آدمی کو یہہ گناہ بہت ہی کہ اپنی روزی کو ضائع کری یا جن لوگون کی روزی اوسپر ہی اونکو تباہ کری ف جیسے جورو

لڑکے بوڑہی ماں باپ جنکے پاس روپیہ نہو اس شخص کے پاس روپیہ ہو یا اور کامون مین صرف کری اونکو نہ دی عن

انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسا فی اثرہ فلیصل رحمہ ترجمہ

انس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو بھلا معلوم ہو رزق کا زیادہ ہونا اور عمر کا بڑہنا وہ اپنا ناتا ملاوی

ف یعنی ناتیوالی سے سلوک کری عمر کا بڑہنا ہمارے نزدیک ہی ورنہ اللہ کے علم مین عمر مقرر ہی یا عمر سے مطلب کا بڑہنا مراد ہی

یا نام نیک باقی رہنا یہہ بھی عمر کا بڑہنا ہی عن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

قال اللہ انا الرحمن وھی الرحم شققت لھا اسما من اسمی من وصلھا وصلہ ومن قطعھا بتتہ ترجمہ عبد الرحمن

بن عوف سی روایت ہی مین نی سنا رسول اللہ سے فرماتی تھے اللہ جل جلالہ فرماتا ہی مین اللہ رحمن ہے اور وہ رحم کو شتق ہی جسکی معنی ناتی

کی بھی ہین تو مین نے ناتی کیواسطی اپنے نام سے ایک نام جدا کیا ہی جو ناتا ملاویگا اوسکو اللہ ملا دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے)

اور جو ناتے کو کاٹ دیگا اوسکو اللہ کاٹ دیگا (اپنی رحمت اور فضل سے) ف اس حدیث سی صلہ رحم کی بڑی فضیلت معلوم

ہوئی آدمی کو چاہیے کہ اپنے عزیزون سی محبت کری اگر وہ کچھ برائی کرین تو معاف کر دی اور بھلائی کری عن جبیر بن مطعم یبلغ بہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع رحم ترجمہ جبیر بن مطعم سی روایت ہے فرمایا رسول اللہ نی جنت مین

نہ جاویگا ناتا توڑنے والا عن عبد اللہ بن عمرو قال سفیان ولم یرفعہ سلیمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ

فطر والحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل ھو الذی اذا قطعت

رحمہ وصلھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناتا ملانیوالا وہ نہین ہی جو احسان کا

بدلا احسان کری بلکہ وہ ہی جو ناتا ٹوٹا ہوا ملا دیوی ف یعنی ایک عزیز نی ہمپر احسان کیا ہم نے بھی اوسکا بدلہ کر دیا یہہ بڑی فضیلت

کی بات نہین فضیلت یہہ ہے کہ اوس نے برائی کی ناتا توڑ دالا ہم نی بھلائی کرکے سمجہا بجہا کر پھر ناتا جوڑ لیا باب فی الشح

حرص اور بخل کے برائی عن عبد اللہ بن عمرو قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایاکم والشح فانما ھلک

من کان قبلکم بالشح امرھم بالبخل فبخلوا وامرھم بالقطیعۃ فقطعوا وامرھم بالفجور ففجروا ترجمہ عبد اللہ

بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بچو تم بخیلی سے تمھارے پہلے لوگ اسی بخل کے وجہ سے تباہ ہوگئی حرص نے اون کو

بخیل کر دیا اور ناتا توڑنے کو کہا انہون نے ناتا توڑ دیا فسق وفجور کا حکم کیا انہون فسق وفجور کیا ف شح کے معنی حرص کے مین

یا بخل کے بعضون نی کہا شح بخل سے بھی زیادہ ہی کہ اچھی بات نہ کری عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ حدثنی اسماء بنت ابی بکر

قالت یا رسول اللہ مالی شیء الا ما ادخل علی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اعطی ولا توکی فیوکی
علیک ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں مگر جو میرے خاوند زبیر
گھر میں لا دیں کیا میں اسمیں سے دوں آپنے فرمایا دو اور مت رکھ چھوڑ تیرا بھی رزق رکھ چھوڑا جاویگا عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ
عن عائشۃ انہا ذکرت عدۃ من مساکین او عدۃ من صدقۃ فقال لہا رسول اللہ صلعم اعطی ولا تحصی فیحصی علیک ترجمہ
حضرت عائشہ نے کئی مسکینوں کو گنا یا کئی صدقوں کو رسول اللہ نے فرمایا دے اور مت گن نہیں تو تجھ بھی گن کر دیگا

## کتاب اللقطۃ

لقطہ کے بیان میں (پڑی ہوئی چیز) عن سوید بن غفلۃ قال غزوت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ
فوجدت سوطا فقالا لی اطرحہ فقلت لا ولکن ان وجدت صاحبہ والا استمتعت بہ فحججت فمررت علی المدینۃ فسألت
ابی بن کعب فقال وجدت صرۃ فیہا مائۃ دینار فاتیت النبی صلعم فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال
عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقال عرفہا حولا فعرفتہا حولا ثم اتیتہ فقلت لم اجد من یعرفہا فقال احفظ
عددہا ووکاءہا ووعاءہا فان جاء صاحبہا والا فاستمتع بہا وقال لا ادری ثلاثا قال عرفہا او مرۃ واحدۃ
ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تو ایک کوڑا میں نے پایا ان دونوں نے
کہا اسکو پھینک دے میں نے کہا میں نہ پھینکونگا بلکہ میں نے کہا اگر اسکا مالک ملجاویگا تو اسکو دیدونگا نہیں تو میں فائدہ اٹھاؤنگا پھر میں نے حج
کیا جب مدینے کو پہنچا تو میں نے ابی بن کعب سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی جسمیں سو دینار تھے تو میں رسول اللہ پاس آیا
آپ نے فرمایا ایکسال تک اسکو بتا پھر میں نے ایکسال تک بتایا پھر اسکو لیکر آیا آپ نے فرمایا ایکسال اور بتا پھر ایکسال تک بتایا بعد اسکے
لیکر آیا اور میں نے کہا کوئی بھی نہیں ملا جو اسکو پہچانے آپ نے فرمایا اسکی گنتی اور تھیلی اور تسمہ یاد رکھ اگر اسکا مالک آوے تو بہتر نہیں تو
تو اپنے کام میں لا شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا سلمہ نے ایکبار کہا تھا اسکو تین بار دوسری روایت میں ہے ایکسال تک کہا یا تین سال تک
تیسری روایت میں ہے دو سال کہا یا تین سال کہا پہچان رکھ اسکی گنتی اور تھیلی اور سربندھن کو اگر اسکا مالک آوے اور گنتی اور سربندھن بتاوے
تو اسکو دیدے ف مسلم کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا دس برس کے بعد میں نے سلمہ سے سنا انہوں نے کہا ایک ہی سال تک بتا اور
ابوداود طیالسی نے بھی اپنی مسند میں ایسا ہی نقل کیا منذری نے کہا کسی امام نے تین سال تک بتانے کو نہیں کہا مگر ایک روایت عمر کی ہے اور
علی اور ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ ایکسال تک بتانا کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اہل کوفہ کا اور خطابی نے اسپر اجماع
نقل کیا عن زید بن خالد الجہنی ان رجلا سأل رسول اللہ صلعم عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا
ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ فقال یا رسول اللہ فضالۃ الغنم فقال خذہا فانما ہی لک او لاخیک او للذئب
قال یا رسول اللہ فضالۃ الابل فغضب رسول اللہ صلعم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجہہ وقال ما لک ولہا معہا حذاؤہا
وسقاؤہا حتی یلقاہا ربہا ترجمہ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا لقطہ کو آپ نے فرمایا ایکسال تک
بتا پھر اسکا سربندھن اور تھیلی یاد رکھ پھر خرچ کر ڈال اگر اسکا مالک آوے تو ادا کر وہ شخص بولا یا رسول اللہ گمی ہوئی بکری کا کیا حکم

کیا کرین آپ نے فرمایا اوسکو پکڑ لی کیونکہ وہ یا تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑیے کی رہیعنے اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو احتمال ہی کہ بہیڑیا
کہا لے تو پکڑ لینا بہتر ہی) وہ بولا یا رسول اللہ اگر اونٹ ہو اونکا کیا آپ غصہ ہوئے یہانتک کہ رخسار آپ کے سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا
پھر آپ نے فرمایا اونٹ سے تجھے کیا غرض وہ اپنا موزہ اور مشکیزہ ساتھ رکھتا ہی جبتک اوسکا مالک آوے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی
پانی پیتا ہی درخت کہاتا ہی **ف** موزہ سے مراد اوسکا پانون اور مشکیزہ اوسکا پیٹ ہی کئی دنکا پانی پیٹ مین بہر لیتا ہی روز پانی پینے
کی بہی ضرورت نہین رکہتا نہ بہیڑیے کا خوف ہی پہر پکڑنا کیا ضرور ہی **عن** زید بن خالد الجھنی ان رسول اللہ صلعم سئل عن اللقطة
فقال عرفها سنة فان جاء باغیها فادها الیه والا فاعرف عفاصها ووکاءها ثم کلها فان جاء باغیها فادها
الیه **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ سے سوال ہوا لقطہ کا آپ نے فرمایا ایکسال تک بتا اگر اوسکا ڈہونڈہنے والا آوے تو دیدے
اور نہین تو اوسکا ظرف اور بندہن پہچان رکہہ پہر اوسکو صرف کر ڈال جب اوسکا مالک آوے تو ادا کر **ف** یعنی بعد مدت کے بہی مالک آوے
تو ادا کرنا ضرور ہوگا **عن** زید بن خالد الجھنی انه قال سئل رسول اللہ صلعم فذکر نحو حدیث ربیعة قال سئل عن اللقطة فقال تعرفها
حولا فان جاء صاحبها دفعتها الیه والا عرفت وکاءها وعفاصها ثم اقبضها فی مالک فان جاء صاحبها فادفعها
الیه **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی سوال ہوا رسول اللہ سے پہر بیان کیا اوسی طرح یعنی ایکسال تک بتا اگر مالک آجاوے تو اوسکو دیدے
نہین تو اوسکے برتن اور بندہن اور ظرف پہچان رکہہ پہر اپنے مال مین اوسکو شامل کر لے اگر مالک آوے تو اوسکو دیدے دوسری روایت مین ہی اگر
اوسکا مالک آوے اور تہیلی اور شمار بتلاوے تو اوسکو دیدے ابو داؤد نے کہا یہ زیادتی حماد بن سلمہ نے کی ہی اور یہ زیادتی محفوظ نہین ہی یعنی
اگر اوسکا مالک آوے اور تہیلی اور شمار بتلاوے تو اوسکو دیدے بلکہ عقبہ بن سوید اور عمر بن الخطاب کے حدیث مین اتنا ہی ہی کہ عرفها
سنة یعنی ایکسال تک اوسکو بتلایا کر **عن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلعم من وجد لقطة فلیشهد ذا عدل او ذوی عدل
ولا یکتم ولا یغیب فان وجد صاحبها فلیردها علیه والا فهو مال اللہ عز وجل یؤتیه من یشاء **ترجمہ** عیاض بن حمار سے
روایت ہی رسول اللہ نے فرمایا جو شخص لقطہ پاوے تو ایک معتبر آدمی یا دو معتبر آدمیونکو گواہ کر دیوے اور نہ چہپاوے اور نہ غائب کرے اگر اوسکے
مالک کو پاوے تو اوسکو حوالے کر دے نہین تو وہ مال اللہ کا ہی جسکو چاہتا ہی اپنے بندون مین سے دیتا ہی **ف** گواہ کر دینے کا حکم استحبابا ہی ایسا نہو کہ چند روز
مین نیت بدلجاوے یا مر جاوے تو وارث مشکر ہو جاوین اور چہپا ڈالین جب مالک آوے اوسکو نہ دین **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ
انه سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفیه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شئ علیه ومن خرج بشئ منه فعلیه
غرامة مثلیه والعقوبة ومن سرق منه شیئا بعد ان یؤویه الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیه القطع وذکر فی ضالة الابل والغنم
کما ذکر غیره قال وسئل عن اللقطة فقال ما کان منها فی طریق المیتاء والقریة الجامعة فعرفها سنة فان جاء طالبها
فادفعها الیه وان لم یأت فهی لک وما کان فی الخراب یعنی ففیها وفی الرکاز الخمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہی رسول اللہ سے سوال ہوا جو میوہ درختون پر لٹکتا ہی اوسکا کیا حکم ہی (یعنی اوسکو کہا سکتا) آپ نے فرمایا جو شخص کہا لے اور وہ حاجتمند ہو
چہپا کر لیجاوے تو کچہ قباحت نہین اور جو شخص چہپا کر کچہ لیجاوے تو دوچند جرمانہ دیوے اور سزا الگ ہوگی اور جب میوہ کٹکر کہلیان مین

کو لیجہ ڈالا جاوے اور وہان سے کوئی چیز لیجاوے اسقدر جسکی قیمت سپر کے برابر ہو (یعنے ڈہال کے جو تین درم یا چار درم یا پانچ درم کی تھی) تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاویگا پھر گمی ہوئی بکری اور اونٹ کا حال بیان کیا جیسے اور ونمین بیان کیا پہر سوال ہوا لقطہ سے آپ نے فرمایا جو لقطہ گزرگاہ عام یا آباد گانوں مین ملے تو ایکسال تک اوسکو بتا اگر اوسکا مالک آوے اوسکو دیدے نہ آوے تو تیرا ہے اور جو لقطہ اُجاڑ نا آباد مقام مین ملے یا کان ملے تو اسمین پانچوان حصہ حاکم کو دینا ہوگا باقی سب پانیوالے کا ہے دوسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ تیسری روایت مین ہے گمی ہوئی بکری یا تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑئے کی پکڑ لے اوسکو چوتھی روایت مین ہے گمی ہوئی بکری کو پکڑ لے اور رکھہ چھوڑ جبتک اسکا مالک آوے اگر مالک نہ آوے اور بکری مرنے لگے تو اوسکو ذبح کر ڈال پھر مالک سے کہہ دیوے اگر وہ آوے) عن ابی سعید ان علی بن ابیطالب وجد دینارا

فاتی بہ فاطمۃ فسالت عنہ رسول اللہ صلعم فقال ھو رزق اللہ عزوجل فاکل منہ رسول اللہ صلعم واکل علی و فاطمۃ فلما کان

بعد ذلک اتتہ امراۃ تنشد الدینار فقال رسول اللہ صلعم یا علی اد الدینار ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے ایک دینار پڑا ہوا پایا اوسکو حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا کے پاس لیکر آئے اُنہون نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے پھر اوسکو صرف کر کے رسول اللہ نے کہایا اور علی اور فاطمہ نے بعد اوسکے ایک عورت آئی دینار ڈھونڈھتی ہوئی رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا یا علی ادا کر دینار کو ف چونکہ ایک دینار قلیل تہا اسواسطے آنحضرت صلعم نے بتانیکا حکم نہ دیا دوسری یہ کہ خیال تہا اگر مالک آ دیگا تو اپنے پاس سے دیدینگے

عن علی رض انہ التقط دینارا فاشتری بہ دقیقا فعرفہ صاحب الدقیق فرد علیہ الدینار فاخذہ علی فقطع منہ قیراطین

فاشتری بہ لحما ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے اُنہون نے ایکدینار پڑا ہوا پایا اوسکا آٹا خریدا آٹے والے نے اُنکو پہچان کر (کہ جناب رسالتمآب کے داماد ہین) دینار واپس کر دیا علی نے اُس مین سے دو قیراط کاٹ کر اون کا گوشت خریدا (قیراط دینار کا بیسوان حصہ ہے) عن سہل بن سعد

اخبرہ ان علی بن ابیطالب دخل علی فاطمۃ وحسن و حسین یبکیان فقال ما یبکیہما قالت الجوع فخرج علی فوجد دینارا بالسوق فجاء

الی فاطمۃ فاخبرہا فقالت اذہب الی فلان الیہودی فخذ لنا دقیقا فجاء الیہودی فاشتری بہ دقیقا فقال الیہودی انت ختن

ہذا الذی یزعم انہ رسول اللہ قال نعم قال فخذ دینارک ولک الدقیق فخرج علی حتی جاء بہ فاطمۃ فاخبرہا فقالت

اذہب الی فلان الجزار فخذ لنا بدرہم لحما فذہب فرہن الدینار بدرہم لحم فجاء بہ فعجنت و نصبت و خبزت و ارسلت الی ابیہا

فجاءہم فقالت یا رسول اللہ اذکر لک فان رایتہ لنا حلالا اکلناہ واکلت معنا من شانہ کذا وکذا فقال کلوا باسم اللہ فاکلوا

فبینما ہم مکانہم اذا غلام ینشد اللہ والاسلام الدینار فامر رسول اللہ صلعم فدعی لہ فسالہ فقال سقط منی فی السوق

فقال النبی صلعم یا علی اذہب الی الجزار فقل لہ ان رسول اللہ صلعم یقول لک ارسل الی بالدینار و درہمک علی فارسل بہ فدفعہ

رسول اللہ صلعم الیہ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے حضرت علی تشریف لائے جناب فاطمہ زہرا پاس تو دیکھا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام روتے ہین علی نے پوچہا کیون روتے ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا بھوک سے روتے ہین ف سبحان اللہ آنحضرت صلعم کے ایسے پیارے صاحبزادے اور اون پر دنیا مین ایسی تکلیف کہ صغر سن سے تا دم وفات انواع و اقسام کی تکالیف مین مبتلا رہے اور کس کس مصیبت سے شہادت پائی یہ اللہ جل جلالہ کا امتحان تہا اور یہ مرد بیل ہے اون کے کمال تقرب اور علو شان کی جسقدر آدمی خدا کا زیادہ محبوب ہوتا ہے اُسی قدر

اوپر دنیا میں کھیتیں اور تیسیں گذر گئی ہیں ف علی رضہ باہر نکلے ایک دینار بازار میں پڑا ہوا پایا حضرت فاطمہ پاس لیکر آئے
اور اونسے بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا فلانی یہودی پاس جاؤ اور اوس سے آٹا لاؤ علی یہودی کے پاس گئے اور آٹا خریدا یہودی نے کہا تم ہی
والا ہو اوس شخص کے جو کہتا ہی میں اللہ کا رسول ہون علی نے کہا ہان یہودی نے کہا تو اپنا دینار لیلو اور آٹا بھی لیجاؤ علی وہان سے آٹا لیکر
پھر حضرت فاطمہ پاس آئے اور اون سے یہ قصہ بیان کیا حضرت فاطمہ نے کہا اب جاؤ قصائی پاس اور ایک درہم کا گوشت لیکر آؤ علی گئے
اور دینار کو ایک درہم کے بدلے میں اوسکے پاس گرو کر کے گوشت لیکر آئے حضرت فاطمہ نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھا کر گوشت پکایا اور روٹی پکائی
پھر اپنے باپ کو بلا بھیجا (یعنی محمد صلعم کو) آپ تشریف لائے فاطمہ نے کہا میں آپ سے سب حال بیان کرتی ہون اگر آپ حلال سمجھیں تو ہم کھاویں
آپ بھی کھاویں یہ قصہ ایسا ہی سب بیان کیا آپ نے فرمایا کھاؤ اللہ کا نام لیکر یہ سب کہا رہے تھے اتنے میں ایک لڑکا خدا کی قسم اور دین کی
قسم دیکر پکارا کہ میرا دینار گم ہو گیا ہی آپ نے اوسکو بلایا پوچھا کہاں گم گیا ہی وہ بولا بازار میں آپ نے علی سے کہا یا علی قصائی پاس جاؤ اور کہو
رسول اللہ نے دینار منگوایا ہی اور کہا ہی تیرا درہم میں دونگا اوس قصائی نے وہ دینار بھیجدیا آپ نے اوس لڑکے کو دیدیا عن جابر بن عبداللہ

قال رخص لنا رسول اللہ صلعم فی العصا والسوط والحبل واشباھہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت
رسول اللہ نے ہمکو اجازت دی کہ اگر لکڑی یا کوڑا یا رسی یا اسکی مثل کوئی چیز پڑی ہوئی پاوے تو اوس سے فائدہ اوٹھاوے (کام میں لاوے) مالک کا انتظار
ضرور نہیں عن ابی ھریرۃ ان النبی صلعم قال ضالۃ الابل المکتومۃ غرامتہا ومثلہا معہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص گمہوا اونٹ پاکر اوسکو چھپاوے اور مالک کو پتا نہ بتاوے تو دو چند اوسکا جرمانہ دلوے عن عبدالرحمن بن عثمان
التیمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لقطۃ الحاج ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کے لقطہ سے منع کیا ابن وہب نے کہا یعنی اسکو چھوڑ دینا چاہئے جبتک اسکا مالک آوے

عن المنذر بن جریر قال کنت مع جریر بالبوازیج فجاء الراعی بالبقر وفیہا بقرۃ لیست منہا فقال لہ جریر ما ھذہ قال لحقت بالبقر لا ندری لمن ھی فقال
جریر اخرجوھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاوی الضالۃ الا ضال ترجمہ منذر بن جریر سے روایت ہی میں جریر کیساتھ تھا بوازیج میں ایک مقام
کا نام ہی اتنے میں چرواہا گائیں لیکر آیا اون میں ایک اور گائے شریک تھی جو اون میں کی نہ تھی جریر نے کہا یہ کیا ہی اوسنے کہا معلوم نہیں کسکی ہے گایونکے ساتھ چلی آئی
جریر نے کہا اوسکو نکالو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ گمی ہوئی جانور کو وہی اپنے پاس جگہہ دیتا ہی جو خود گمراہ ہو (یعنی اپنے مال میں ملا لیتا ہی) آخر کتاب
الزکوۃ اول کتاب المناسک شکر خدا کا کتاب زکوۃ تمام ہوئی اور شروع ہوئی کتاب مناسک کی ف یعنی افعال و ارکان حج کی الحمد للہ کہ ارکان اسلام کے ایک حج بھی ہی جسکی
فرضیت کلام اللہ و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہی کوئی اس میں شک کریگا مگر جو کہ بیوقوف ہو فرضیت حج کی سنہ ۵ یا سنہ ۶ ہجری میں ہوئی لیکن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور شغل اس سے فرصت پائی یہانتک کہ دسوین سال ہجرت کے حج کیا اوسی کو حجۃ الوداع کہتے ہیں عن ابن عباس ان الاقرع بن حابس سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ الحج فی کل سنۃ او مرۃ واحدۃ قال بل مرۃ واحدۃ فمن زاد فتطوع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی اقرع بن حابس نے پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ حج ہر سال میں فرض ہے یا ساری عمر میں ایکبار آپ نے فرمایا ایکبار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہی ف جسکا بیان گذر چکا ہی عن ابی واقد اللیثی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لازواجہ فی حجۃ الوداع ھذہ ثم ظہور الحصر ترجمہ ابو واقد لیثی سے روایت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اپنی بیبیوں سے حج میں یہی حج ہی پھر گھروں میں بیٹھنا ہی باب فی المرأۃ تحج بغیر محرم عورت حج کرے بغیر محرم کے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأة مسلمة تسافر مسيرة ليلة الا ومعها رجل ذو حرمة منها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی مسلمان عورت کو
سفر کرنا ایک رات کی راہ بغیر محرم کے ف محرم خاوند ہے یا وہ شخص جس کو اس کا نکاح ہمیشہ کو حرام ہے جیسے باپ بیٹا چچا ماموں داماد بھتیجا بھانجا عن ابی ہریرة عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر يوما وليلة فذكر معناه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان
لائی ہو اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر (قیامت پر) کہ سفر کرے ایک دن رات کا بغیر محرم کے ف محرم کے معنی اوپر بیان ہو چکے عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوه الا انه
قال بریدا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی جو اوپر گزرا مگر اس میں ایک برید ہے ف ایک برید چار فرسخ کا اور فرسخ تین میل کا مطلب یہ ہے کہ بارہ میل کا سفر بغیر محرم کے
کرے اس کا کرنا نہیں عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تسافر سفرا فوق ثلاثة ايام فصاعدا الا ومعها
ابوها او اخوها او زوجها او ابنها او ذو محرم منها ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے اس عورت کو جو ایمان لائی ہو اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر (قیامت پر)
کہ سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا اور کوئی ذی رحم محرم کہ جس سے نکاح نہ ہو سکے جیسے چچا ماموں بھانجا وغیرہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر
المرأة ثلاثا الا ومعها ذو محرم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کرے عورت تین دن کا مگر جب اس کے ساتھ کوئی محرم ہو عن نافع ان ابن عمر كان يردف مولاة
له يقال لها صفية تسافر معه الى مكة ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر اپنی لونڈی صفیہ کو جو ان کی لونڈی تھی پیچھے اپنے بٹھا کر مکہ کو لے جاتے باب لا صرورة حج نہ کرنے کی مذمت عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صرورة في الاسلام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں صرورت نہیں ہے ف صرورت کہتے ہیں حج نہ کرنے یا نکاح نہ کرنے کو
باب التجارة في الحج حج میں سوداگری کرنا عن ابن عباس قال كانوا يحجون ولا يتزودون وقال ابو مسعود كان اهل اليمن او ناس من اهل اليمن يحجون ولا يتزودون
ويقولون نحن المتوكلون فانزل الله سبحانه وتزودوا فان خير الزاد التقوى الاية ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بعض لوگ حج کرتے تھے اور توشہ ساتھ نہ رکھتے تھے ابو مسعود
نے کہا یمن کے لوگ حج کو جاتے اور سفر خرچ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں تب اللہ جل جلالہ نے اتارا توشہ لو کیونکہ بہتر توشہ یہ ہے کہ آدمی سوال سے بچے ف یعنی سفر خرچ ساتھ لاؤ اس لیے
کہ بہتر ثواب یہ ہے کہ راہ میں کسی سے نہ مانگے عن عبداللہ بن عباس قال قرأ هذه الاية ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم قال كانوا لا يتجرون بمنى فامروا بالتجارة اذا
افاضوا من عرفات ترجمہ عبداللہ بن عباس نے یہ آیت پڑھی ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم نہیں ہے تم پر گناہ اس بات میں کہ ڈھونڈو اللہ کا فضل کہا عرب کے لوگ تجارت نہیں کرتے تھے منیٰ
میں اور اس کو برا جانتے تھے پھر حکم ہوا تجارت کا جب عرفات سے لوٹ کر آویں ف حکم سے مراد یہ ہے کہ اجازت ہوئی تجارت کی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج
فليتعجل ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرنا چاہے تو جلدی کرے شاید بیمار ہو جائے یا مفلس ہو جائے باب الكري حج میں جانور
کرایہ پر لیجانا عن ابی امامة التيمي قال كنت رجلا اكري في هذا الوجه وكان ناس يقولون انه ليس لك حج فلقيت ابن عمر فقلت يا ابا عبد الرحمن اني
رجل اكري في هذا الوجه وان ناسا يقولون انه ليس لك حج فقال ابن عمر اليس تحرم وتلبي وتطوف بالبيت وتفيض من عرفات وترمي الجمار قال قلت بلى
قال فان لك حجا جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن مثل ما سألتني عنه فسكت عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يجبه حتى نزلت هذه الاية
ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم فارسل اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرأ عليه هذه الاية فقال لك حج ترجمہ ابو امامہ تیمی سے روایت ہے
میں کرایہ دیتا تھا (جانور کرایہ پر حج میں) لوگ کہتے تھے تیرا حج درست نہیں ہوتا میں عبداللہ بن عمر سے ملا اور ان سے کہا اے ابا عبدالرحمن میں ایک شخص ہوں جو کرایہ کمایا کرتا ہوں
حج میں اور لوگ کہتے ہیں تیرا حج درست نہیں ہوتا عبداللہ بن عمر نے کہا کیا تو احرام نہیں باندھتا لبیک نہیں کہتا طواف نہیں کرتا عرفات سے نہیں لوٹتا کنکریاں
نہیں مارتا میں نے کہا کیوں نہیں یہ سب کام کرتا ہوں عبداللہ بن عمر نے کہا پھر تو تیرا حج درست ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ایسا ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے

ام سلمہؓ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جسنے احرام باندہا حج یا عمرہ کا مسجد اقصی سے اور جو بیت المقدس میں ہے
ہی مسجد حرام تک یعنی خانہ کعبہ تک اسکے اگلے اور پچھلے گناہ بخشے جاوینگے یا جنت اوسکیواسطے واجب ہوجاویگی۔ یہ شک عبد اللہ
راوی کیطرف سے ہے کہ یون کہا گناہ بخشے جاوینگے یا یون کہا جنت اوسکے لیے واجب ہوگی عن الحارث بن عمرو السهمي قال أتيت
رسول الله ﷺ وهو بمنى او بعرفات وقد اطاف به الناس قال فتجيء الاعراب فاذا راوا وجهه قالوا هذا وجه مبارك قال ووقت ذات
عرق لاهل العراق ترجمہ حارث بن عمرو سہمی سے روایت ہے مین رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ منا مین تھے یا عرفات مین اور لوگ آپکے گرداگرد
تھے عرب لوگ آتے تھے جب آپکا روی مبارک دیکھتے تھے تو کہتے تھے یہ برکت والا منہ ہے اور آپنے ذات عرق میقات کیا اہل عراق کے لیے باب
الحائض تهل بالحج حائضہ عورت حج کا احرام باندہ لیوے عن عائشة قالت نفست اسماء بنت عميس بمحمد بن ابي بكر
بالشجرة فامر رسول الله ﷺ ابا بكر ان تغتسل فتهل ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس ابو بکر کی بیوی محمد بن ابی بکر
کو جنین شجرہ مین رسول اللہ نے ابا بکرؓ کو حکم کیا کہ اسما سے کہو وہ غسل کرے اور احرام باندہے عن ابن عباس ان النبي ﷺ قال الحائض والنفساء
اذا اتتا على الوقت تغتسلان وتحرمان وتقضيان المناسك كلها غير الطواف بالبيت ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ نے فرمایا حائضہ اور نفاس والی عورت جب میقات پر آوین تو غسل کرین اور احرام باندہ لیوین اور سب ارکان ادا کرین سوا طواف کے
(اور ٹھہرنی اتنا زیادہ کیا یہانتک کہ پاک ہو) ف جب حیض یا نفاس سے پاک ہوا اوسوقت طواف کرلے اور تاخیر طواف کی کچھ حرج نہو گا باب
الطيب عند الاحرام احرام کیوقت خوشبو لگانا عن عائشة قالت كنت اطيب رسول الله ﷺ لاحرامه قبل ان يحرم ولاحلاله
قبل ان يطوف بالبيت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین رسول اللہ کو خوشبو لگایا کرتی جب آپ احرام باندہتے قبل احرام کے اسیطرح بعد
احرام کہولنے کے قبل طواف کے عن عائشة قالت كاني انظر الى وبيص المسك في مفرق رسول الله ﷺ وهو محرم ترجمہ حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے گویا مین دیکھ رہی ہون چمک خوشبو کی یا مشک کی رسول اللہ کے مانگ مین جب آپ احرام باندہے ہوتے تھے لیکن وہ خوشبو احرام سے پہلے
لگائی ہوتی باب التلبيد بال جمانیکا بیان عن عبد الله قال سمعت النبي ﷺ يهل ملبدا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
مین نے سنا رسول اللہ کو لبیک کہتے ہوئے اور آپ سر کے بال جمائے ہوئے تھے عن ابن عمر ان النبي ﷺ لبد راسه بالعسل ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال جمائے عسل سے یا غسل سے (وہ چیزین جن سے سر دہوتے ہین جیسے خطمی گوند وغیرہ تاکہ بال غبار سے محفوظ رہین
باب الهدي ہدی کا بیان عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدى عام الحديبية في هدايا رسول الله صلعم
جملا كان لابي جهل في راسه برة فضة قال ابن منهال برة من ذهب زاد النفيلي يغيظ بذلك المشركين ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ کی اونٹ ہدی کی لیگئی حدیبیہ کے سال مین اون اونٹون مین ایک اونٹ ابوجہل کا تہا جسکی ناک مین چاندی کا
چہلہ پڑا تہا مشرکون کی جلانیکو ف کہ اون کے رئیس کا اونٹ مسلمانون کے قبضے مین ہے باب في هدي البقر گائے بیل ہدی ہوسکتا ہے
عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد في حجة الوداع بقرة واحدة ترجمہ ام المومنین
عائشہؓ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے اپنی آل کیطرف سے حجۃ الوداع مین ایک گائی ذبح کی ف آل سے مراد یہان ازواج ہین عن ابي هريرة ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح عمن اعتمر من نسائہ بقرۃ بینھن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے اپنی عورتوں کی طرف
سے جنہوں نے عمرہ کیا تہا ایک گائی ذبح کی سب کے طرف سے **باب فی الاشعار** اشعار کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلے الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا ببدنۃ فاشعرھا من صفحۃ سنامہا الایمن ثم سلت الدم عنہا وقلدھا بنعلین
ثم اتی براحلتہ فلما قعد علیہا واستوت بہ علے البیداء اھل بالحج ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ نے ظہر
کی نماز ذو الحلیفہ مین پڑہی پہر ایک اونٹ منگایا اوسکا اشعار کیا (یعنی داہنی طرف کوہان سے چیر دیا) پہر خون دبا کر نکال لیا اور دو جوتیان
اوسکی گلے مین لٹکا دین پہر اپنی اونٹ پر سوار ہوی اور بیداء پر پہونچکر لبیک پکارا حج کا **ف** اشعار کا انکار کسی سے منقول نہین سوا ابو حنیفہ
کے وہ کہتے ہین یہ مثلہ ہے حالانکہ یہ صحیح نہین مثلہ کہتے ہین ناک کان کاٹنے کو اور یہ تو مثل فصد یا حجامت کے ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہے **عن**
المسور بن مخرمۃ ومروان انہما قالا خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فلما کان بذی الحلیفۃ قلد الہدی واشعرہ
واحرم ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے اون دونوں نے کہا رسول اللہ حدیبیہ کے سال نکلے جب ذو الحلیفہ مین پہونچے تو تقلید کی
ہدی کے (اوسکی گلے مین کچہ لٹکایا) اور اشعار کیا ہدی کا پہر احرام باندہا **ف** ہدی اُس جانور کو کہتے ہین جو مکہ مین بہیجا جاوے ذبح کرنے کیواسطے **عن**
عائشۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اھدی غنما مقلدۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ نے بہیجے بکریان تقلید
کر کے ہدی مین **باب** تبدیل الہدی ہدی کا بدل ڈالنا **عن** عبد اللہ قال اھدی عمر بن الخطاب بختیا فاعطی بہا ثلثمائۃ دینار
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اھدیت بختیا فاعطیت بہا ثلثمائۃ دینار افابیعہا واشتری بثمنہا بدنا قال لا
انحرھا ایاھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک بختی اونٹ (یعنی عجمی خراسانی جو نہایت قوی ہوتا ہے) ہدی
کیا پہر تین سو دینار اوسکی قیمت آئے اونہون نے رسول اللہ سے بیان کیا اور کہا اگر آپ اجازت دیجیے تو اوسکو بیچکر ایک اور اونٹ ہدی کیواسطے
لے لون آپ نے فرمایا نہین اوسیکو نحر کر **ف** ابو داؤد نے کہا اسواسطے کہ حضرت عمر اوسکا اشعار کر چکے تہی اگر اشعار اور تقلید نکیے ہو تو بدل
ڈالنا درست ہے **باب** من بعث بھدیہ واقام جو شخص اپنی ہدی بہیجدے اور آپ ٹہرا رہے **عن** عائشۃ قالت فتلت قلائد
بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ثم اشعرھا وقلدھا ثم بعث بہا الی البیت واقام بالمدینۃ فما حرم علیہ شیء کان لہ حلالا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ کی اونٹون کی قلائد بٹے (قلائد قلادہ کی جمع جو ہدی کی گلے مین ڈالا جاتا ہے) پہر آپ نے اونکا
اشعار کیا اور وہ قلادے اونکی گلون مین لٹکائے پہر اونکو بہیجدیا بیت اللہ کیطرف اور آپ مدینے مین رہے اور کوئی شی جو حلال تہی آپ پر حرام نہین ہوئی **ف** اسلیے
کہ جب ہدی کے ساتہ خود بہی جاوے اوس وقت محرم ہوتا ہے **عن** عروۃ وعمرۃ بنت عبد الرحمن ان عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم یبعث بالہدی من المدینۃ فافتل قلائد ھدیہ ثم لا یجتنب شیئا مما یجتنب المحرم ترجمہ عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت
ہے رسول اللہ مدینے سے ہدی کے جانور روانہ کرتے مین اونکے قلادے بٹ دیا کرتی پہر آپ اون چیزون سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے **ف** تو وی
نے کہا اسمین دلیل ہے کہ ہدی بہیجنا حرم کو مستحب ہے اگرچہ خود نجاوے اور وہ ہدی کے ساتہ بہیجدے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جو شخص ہدی بہیجے وہ محرم نہین
ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے اور جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ایک روایت ابن عباس اور ابن عمر اور عطا اور سعید بن جبیر سے آئی ہے کہ جب کوئی

صلی اللہ علیہ وسلم

روانہ کرے تو جن چیزون سے محرم بچتا ہے پرہیز کرے لیکن محرم نہین ہوتا بغیر نیت احرام کے اور صحیح وہی ہے جو جمہور کا قول ہے عن القاسم بن محمد و عن ابراهيم

انه سمعه منهما جميعا لم يحفظ حديث هذا من حديث هذا ولا حديث هذا من حديث هذا قالا قالت ام المؤمنين بعث رسول

الله صلعم بالهدي فانا فتلت قلائدها بيدي من عهن كان عندنا ثم اصبح فينا حلالا لا ياتي ما ياتي الرجل من اهله ترجمہ قاسم بن محمد اور

ابراہیم سے سنا ابن عون نے مگر اونکو یاد نہ رہا کہ قاسم بن محمد کی روایت کونسی ہے اور ابراہیم کی کونسی ہے اون دونون نے کہا کہ حضرت ام المومنین عائشہ

صدیقہ رض نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہدی کے جانور روانہ کیے مین نے اونکی قلائد بٹ کر دی اون سے جو ہمارے پاس موجود تہی پہر صبح کو آپ حلال اوٹہے

وہ کام کرتے جو حلال اپنے بی بی سے کرتا ہے ف یعنی صحبت کرتے تہے مطلب یہ ہے کہ ہدی کو روانہ کرنے سے آپ محرم نہین ہوے جیسا کہ بعضون کا خیال

ہے **باب فی رکوب البدنۃ** ہدی کے جانور پر سوار ہونیکا بیان عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يسوق بدنة فقال

اركبها قال انها بدنة قال اركبها ويلك في الثانية او في الثالثة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو دیکہا جو ہدی کا

اونٹ ہانک رہا تہا آپ نے فرمایا سوار ہو جا وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا افسوس ہے تجہہ پر آپ نے دوسری بار یا تیسری بار مین یہ فرمایا

ف زجر و توبیخ کی راہ سے کہ آپ اجازت سواری دیتے تہے اور یہ بہی جان گئے کہ ہدی ہے پہر بار بار اصرار کیا ضرور ہے جو حکم ہو اوسکی تعمیل واجب ہے اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ ہدی کے جانور پر سواری درست ہے اور شافعی نے کہا حاجت کیوقت سوار ہو اور امام احمد کے نزدیک جب چاہے سوار ہو خواہ حاجت ہو یا

نہو اور ابو حنیفہ نے کہا نہ سوار ہو مگر ضرورت کیوقت اور بعضون نے کہا واجب ہے سوار ہونا کیونکہ آنحضرت صلعم نے حکم کیا سواری کا دوسرے یہ کہ سوار ہونے مین

مخالفت ہے جاہلیت کے زمانے کے وہ لوگ ایسے جانورون کا اونکے درجہ سے زیادہ قدر اور منزلت کرتے تہے عن ابي الزبير قال سالت جابر بن

عبد الله عن ركوب الهدي فقال سمعت رسول الله صلعم يقول اركبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا ترجمہ ابو الزبیر

سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچہا ہدی پر سوار ہونا کیسا ہے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تہے سوار ہو جا

اوسپر دستور کے موافق ف یعنی زیادہ مت ستا کہ وہ تہک جاوے اور اوسکو تکلیف ہووے جب تو لاچار ہو یہانتک کہ دوسری سواری پاوے

ف یہ روایت موید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **باب فی الهدي اذا عطب قبل ان يبلغ** ہدی اپنے مقام پر پہونچنے سے پہلے ہلاک ہو جاوے تو کیا

کرے عن ناجية الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معه بهدي فقال ان عطب منها شيء فانحره ثم

اصبغ نعله في دمه ثم خل بينه وبين الناس ترجمہ ناجیہ اسلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہہ ہدی روانہ کی اور

فرمایا اگر کوئی ان مین سے مرنے لگے تو اوسکو نحر کر ڈال پہر نعل یا پوشش اوس کے اوسکے خون مین رنگ دے جو اوسکے گلے مین ہے اوسکو خون مین رنگ کر

اوسکی گردن مین چہاپا لگا) پہر چہوڑ دے اوسکو لوگون کیواسطے (یعنی مسکین فقیر وغیرہ اوسکو کہاوین ف مالک اور ترمذی اور ابن حبان نے اس

حدیث کو ناجیہ خزاعی سے روایت کیا اور ابو داود اور دارمی نے ناجیہ اسلمی کہا اور ظاہر یہ ہے کہ فرق نسبت مین ہے اور درحقیقت ناجیہ اسلمی اور

خزاعی ایک ہی شخص ہین ایسا ہی کہا شیخ نے حاشیہ مشکوۃ مین مگر یہ وہم ہے ناجیہ اسلمی ناجیہ بن جندب بن عمیر بن یعمر اسلمی ہین اور ناجیہ خزاعی

ناجیہ بن جندب بن کعب یا ابن کعب بن جندب ہین اور دو صحابی ہین ابن حجر نے کہا جس شخص نے ان دونونکو ایک کر دیا اوس نے وہم

کیا واللہ اعلم عن ابن عباس قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم فلانا الاسلمي وبعث معه بثمان عشرة بدنة فقال ارايت

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

ان رجعت علی میتہا فانحرہا ثم اصبغ نعلہا فی دمہا ثم اضرب بہا علی صفحتہا ولا تاکل منہا انت ولا احد من اصحابک

وقال من اہل رفقتک قال فی حدیث عبد الوارث اجعلہ علی صفحتہا مکان اضرب بہا ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ

نے کسی اسلمی کو بھیجا اٹھارہ اونٹ ہدی کے دیکر وہ بولا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی سقط ہو جاوے (یعنی تھک کر چلنے سے عاجز ہو کر گر جاوے) آپ نے

فرمایا اوس کو نحر کر دینا پھر اوسکی جوتی اوسکی خون میں رنگ کر گردن پر چھاپا مار دے اور تو خود اوس میں سے نہ کہا نہ تیری ساتھیوں اور رفیقوں میں

سے کوئی کہا دے ف تاکہ اتہام نہ ہو کہ ہدی کہانیکی نیت سے اوسکو نحر کر ڈالا واللہ اعلم ۔ تمام ہوا پارہ دسواں اللہ کے فضل اور احسان سے اور اب

شروع ہوتی پارہ گیارہواں اُسی کی عنایت پر بھروسا کر کے اللہ اوسکو بھی تمام کرنا نصیب فرماوے اور حدیث شریف کی خدمت میں خاتمہ بخیر کرے

# تم الجزء العاشر ویتلوہ الجزء الحادی عشر

## فہرست سنن ابی داؤد

پارہ گیارہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن علی رض قال لما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنہ فنحر ثلاثین بیدہ وامرنی فنحرت سائرھا

ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اپنے اونٹون کو تیس کو اپنے ہاتھ سے پھر مجھکو حکم کیا مین نے جو باقی تھے اون کو نحر کیا ف اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور گائے بکری کو ذبح کرنا نحر کی کیفیت آگے آتی ہے

وعن عبد اللہ بن قرط عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعظم الایام عند اللہ تبارک وتعالی یوم النحر ثم یوم القر وھو الیوم الثانی قال وقرب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدنات خمس او ست فطفقن یزدلفن الیہ بایتھن یبدأ فلما وجبت جنوبھا قال فتکلم بکلمۃ خفیفۃ لم افھمھا فقلت ما قال قال من شاء اقتطع

ترجمہ عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دنون سے بڑا اللہ کے نزدیک یوم النحر ہے (دسوین تاریخ ذی الحجہ) پھر یوم القر یعنی اسکے بعد کا دن (گیارہوین تاریخ قرار کے واسطے اسدن کا نام ہوا کہ اسدن لوگ منا مین قرار و آرام کرتے ہین) راوی نے کہا اسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے (نحر کیواسطے) ہر ایک اون مین سے آپ کے نزدیک ہوتا جاتا تھا تاکہ پہلے اسکو ذبح کرین (یہ آپکا معجزہ تھا کہ جانور بھی خوشی سے اللہ کی راہ مین اپنی جانین نثار کرنا چاہتے تھے) جب وہ نحر کئے گئے اور گر پڑے اپنے کروٹون پر اسوقت آپ نے آہستہ کچھ فرمایا مین نہ سمجھا پوچھا تو معلوم ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اسمین سے گوشت کاٹ کر لیجاوے

وعن غرفۃ بن الحارث الکندی قال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع واتی بالبدن فقال ادعوا لی ابا حسن فدعی لہ علی رضی اللہ عنہ فقال لہ خذ باسفل الحربۃ واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باعلاھا ثم طعنا بھا فی البدن فلما فرغ رکب بغلتہ واردف علیا رض

ترجمہ غرفہ بن الحارث کندی سے روایت ہے مین موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین اونٹ لائے گئے آپ نے فرمایا بلاؤ ابو الحسن کو (یہ کنیت ہے حضرت علی رض کی) تو علی بلائے گئے آپ نے اون سے کہا تم برچھے کا نیچے کا کونا پکڑو اور آپ نے اوپر کا کونا پکڑا پھر نحر کیا اونٹون کو جب فارغ ہوئے تو خچر پر سوار ہوئے اور علی کو اپنے پیچھے بٹھا لیا

## باب کیف تنحر البدن

نحر کرنیکا طریقہ

عن عبد الرحمن بن سابط ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانوا ینحرون البدنۃ معقولۃ الیسری قائمۃ علی ما بقی من قوائمھا

ترجمہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کا بایان پاؤن باندھ کر کھڑا کر کے اسکو نحر کرتے تھے

وعن زیاد بن جبیر قال کنت مع ابن عمر بمنی مر برجل وھو ینحر بدنتہ وھی بارکۃ فقال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ زیاد بن جبیر سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھ تھا منا مین ایک شخص نے اپنے اونٹ کو بٹھا کر نحر کرنا چاہا انہون نے کہا کھڑا کر کے (بایان پاؤن) باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

عن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ واقسم جلودها وجلالها وامرنی ان
لا اعطی الجزار منها شیئا قال نحن نعطیه من عندنا ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم کیا اونٹوں پاس جانیکا (جب وہ نحر ہوتی تھی) اور حکم کیا انکی جھولوں اور کہالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب
کی مزدوری اوس میں سے نہ دینے کا۔ کہا علی نے بلکہ مزدوری قصاب کے ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے باب فی وقت الاحرام عن
سعید بن جبیر قال قلت لعبد اللہ بن عباس یا ابا العباس عجبت لاختلاف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی اهلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اوجب فقال انی لاعلم الناس بذلک انها انما کانت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حجة واحدة فمن هناک اختلفوا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فلما صلی فی مسجده بذی
الحلیفة رکعتیه اوجب فی مجلسه فاهل بالحج حین فرغ من رکعتیه فسمع ذلک منه اقوام فحفظته ثم
ثم رکب فلما استقلت به ناقته اهل وادرک ذلک منه اقوام وذلک ان الناس انما کانوا یاتون ارسالا
فسمعوه حین استقلت به ناقته یهل فقالوا انما اهل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استقلت به ناقته
ثم مضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما علا علی شرف البیداء اهل وادرک ذلک منه اقوام فقالوا انما
اهل حین علا علی شرف البیداء۔ وایم اللہ لقد اوجب فی مصلاه واهل حین استقلت به ناقته واهل حین
علا علی شرف البیداء قال سعید فمن اخذ بقول عبد اللہ ابن عباس اهل فی مصلاه اذا فرغ من رکعتیه
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا مجھکو تعجب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اختلاف
کیا آپ کے احرام باندھنے میں کہ کب آپ نے احرام باندھا (ف احرام باندھنے سے مراد اہلال ہے یعنی لبیک پکار کر بولنا اسی وقت
سے آدمی محرم ہو جاتا ہے ف) ابن عباس نے کہا میں اس بات کو سب سے زیادہ جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی
حج کیا ہے (مدینے میں آنے کے بعد جسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں) اسی وجہ سے لوگوں نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کی
نیت کرکے مدینے سے نکلے جب ذوالحلیفہ کے مسجد میں دو رکعتیں احرام کی پڑھیں وہیں اہلال کیا دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بعض
لوگوں نے اسکو سنا اور میں نے اسکو یاد رکھا جب آپ سوار ہوئے اور اونٹ آپکا سیدھا ہوا تو پھر آپ نے اہلال کیا لبیک کہا پکار کر بعض
لوگوں نے اسوقت سنا کیونکہ لوگ جدا جدا ایک ایک گروہ آتے جاتے تھے تو ان لوگوں نے اوسی وقت سنا اور یہی سمجھے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی وقت اہلال کیا جب اونٹ آپکا سیدھا ہوا پھر آپ چلے جب بیداء (ایک اونچا مقام ہے ذوالحلیفہ سے
آگے) پر چڑھے تو پھر اہلال کیا بعض لوگوں نے اسکو سنا وہ یہی سمجھے کہ آپ نے اہلال کیا بیداء کی بلندی پر قسم اللہ کی حالانکہ آپ نے
اہلال کیا جہاں نماز پڑھی تھی پھر آپ نے اہلال کیا اونٹ سیدھا ہوتے وقت پھر اہلال کیا بیداء کی بلندی پر پس جس شخص نے
ابن عباس کے قول کو لیا اوس نے اہلال کیا جہاں نماز پڑھی دو رکعتوں سے فارغ ہو کر عن عبد اللہ بن عمر انه قال بیداؤکم
هذه التی تکذبون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیها ما اهل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من

عند المسجد یعنی مسجد ذی الحلیفۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا یہ مقام بیدا ہے جہاں تم
جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے یہاں اہلال کیا حالانکہ آپ نے نہیں اہلال کیا مگر ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس

عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن رایتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک
یصنعها قال ما هن یا ابن جریج قال رایتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ورایتک تلبس النعال السبتیۃ
ورایتک تصبغ بالصفرۃ ورایتک اذا کنت بمکۃ اهل الناس اذا راوا الهلال ولم تهل انت حتی کان یوم الترویۃ
فقال عبد اللہ بن عمر اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانیین واما النعال
السبتیۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیها شعر ویتوضا فیها
فانا احب ان البسها واما الصفرۃ فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بها واما الاهلال
فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یهل حتی تنبعث به راحلته ترجمہ عبید بن جریج سے روایت
ہے انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر رض سے اے ابا عبد الرحمن میں نے تم کو چار باتیں ایسی کرتے ہوئے دیکھیں جو تمہارے ساتھیوں
میں سے کوئی نہیں کرتا عبد اللہ بن عمر نے کہا کون سی باتیں بتاؤ اے ابن جریج انہوں نے کہا میں نے دیکھا تم کو نہیں چھوتے
ہو تم طواف میں مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو اور میں نے دیکھا تم کو کہ پہنتے ہو تم جوتیاں ایسے چمڑے کی جس میں بال نہیں
رہتے اور میں نے دیکھا تم کو خضاب کرتے ہو زرد اور میں نے دیکھا تم کو جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھتے
ہیں اور تم نہیں باندھتے مگر آٹھویں تاریخ کو عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا ارکان کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا سوائے حجر اسود اور رکن یمانی کے اور جوتیوں کا حال یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایسے چمڑے کی جوتیاں پہنے دیکھا جس میں بال نہیں رہتے آپ وضو کر کے ان کو پہن لیتے تو میں بھی ان کو پہننا پسند کرتا ہوں اور
زرد رنگ کا یہ حال ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کئے ہوئے دیکھا تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں
اور احرام کا حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک نہیں پکارتے تھے یہاں تک کہ اونٹ آپ کا سیدھا کھڑا ہو جاتا چلنے کے
واسطے ف ه اور یہ امر آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے اسی واسطے میں آٹھویں تاریخ احرام باندھتا ہوں عن انس قال صلی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم الظهر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین ثم بات بذی الحلیفۃ حتی
اصبح فلما رکب راحلته واستوت به اهل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں ظہر کی
چار رکعتیں پڑھیں پھر ذو الحلیفہ میں جا کر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں پھر رات کو وہیں رہے جب صبح ہوئی تو اپنے اونٹ پر سوار ہوئے
اور سیدھے ہوئے اسی وقت اہلال کیا لبیک پکار کر کہا عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظهر ثم رکب
راحلته فلما علا علی جبل البیداء اهل ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پھر
اپنے اونٹ پر سوار ہوئے جب بیدا کی پہاڑی پر چڑھے تو اہلال کیا عن عائشۃ بنت سعد بن ابی وقاص قالت قال سعد کان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ طریق الفرع اهل اذا استقلت به راحلته واذا اخذ طریق احد اهل اذا
اشرف علی جبل البیداء ترجمہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ سعد نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرع کے رستے
سے مکہ کو جاتے (فرع ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) تو اہلال کرتے جب اونٹ سیدھا ہوتا اور جب احد کے رستے سے جاتے تو اہلال
کرتے بیدا کی پہاڑی پر چڑھ کر **باب الاشتراط فی الحج** حج میں شرط لگانیکا بیان عن ابن عباس ان ضباعة بنت
الزبیر بن عبد المطلب اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج اشترط قال نعم
قالت فکیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک ومحلی من الارض حیث حبستنی ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے کہ ضباعہ بنت زبیر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ میں چاہتی ہوں حج کرنا کیسے شرط کر سکتی ہوں آپ
نے فرمایا ہاں وہ بولی پھر کیونکر کہوں آپ نے فرمایا کہہ لبیک اللھم لبیک اور میری جگہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھ کو روک
دیوے ف اکثر علما کا عمل اس حدیث پر ہے **باب افراد الحج** حج مفرد کا بیان عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا یعنی صرف حج کی نیت کی
قران اور تمتع نہیں کیا عن عائشة انها قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موافین لهلال ذی الحجة
فلما کان بذی الحلیفة قال من شاء ان یهل بعمرة فلیهل بعمرة قال موسی فی حدیث وهیب فانی لولا
انی اهدیت لاهللت بعمرة وقال فی حدیث حماد بن سلمة واما انا فاهل بالحج فان معی الهدی ثم اتفقوا فكنت
فیمن اهل بعمرة فلما کان فی بعض الطریق حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما
یبکیک قلت وددت انی لم اکن خرجت العام قال ارفضی عمرتك وانقضی راسك وامتشطی قال موسی واهلی
بالحج وقال سلیمان واصنعی ما یصنع المسلمون فی حجهم فلما کان لیلة الصدر امر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عبد الرحمن فذهب بها الی التنعیم زاد موسی فاهلت بعمرة مکان عمرتها وطافت بالبیت فقضی
اللہ عمرتها وحجها قال هشام ولم یكن فی شیء من ذلك هدی زاد موسی فی حدیث حماد بن سلمة فلما كانت لیلة
البطحاء طهرت عائشة ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب چاند ذی الحجہ
کا ان پہنچا تھا جب آپ ذو الحلیفہ میں پہونچے فرمایا جو شخص چاہے احرام باندھے حج کا وہ حج کو پکارے یعنی لبیک بحجة کہے اور جو چاہے
عمرہ کا احرام باندھنا وہ عمرہ کو پکارے یعنی لبیک بعمرة کہے ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اگر میں ہدی نہ رکھتا ہوتا تو عمرہ کا اہلال
کرتا (جب ہدی ساتھ ہو تو احرام نہیں کھول سکتا بغیر حج سے فارغ ہوئے) دوسری روایت میں ہے آپ نے یوں فرمایا لیکن میں تو حج کا
اہلال کرونگا کیونکہ میرے ساتھ ہدی ہے حضرت عائشہ نے کہا میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے (میقات سے) عمرہ کا احرام باندھا
تھا (تاکہ عمرہ کر کے احرام کھولڈالیں پھر آٹھویں تاریخ حرم سے حج کا احرام باندھ لیویں اسی کو تمتع کہتے ہیں) راہ میں مجھ کو حیض آگیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا کیوں روتی ہے میں نے کہا کاش میں اس سال نہ نکلی ہوتی

آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دے اور سر کھول ڈال اور کنگھی کر۔ اور حج کا احرام باندھ لے اور جو کام مسلمان کرتے ہین تو بھی کرتی جا سوا طواف
کے) پھر جس دن طواف الزیارۃ کی رات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبدالرحمن کو وہ حضرت عائشہ (اپنی بہن)
کو تنعیم مین لیگئے (تنعیم ایک مقام ہے خارج حرم سے مکے سے تین کوس کے فاصلے پر اب وہین سے عمرہ کا احرام باندھتے ہین) انہون نے
عمرہ کا احرام باندھا اور طواف کیا خانہ کعبہ کا اللہ نے انکا حج اور عمرہ دونون پورا کیا ہشام نے کہا ان دونو کامون مین کوئی ہدی
نہ دی حماد بن سلمہ کی روایت مین ہے کہ بطحا کی رات مین حضرت عائشہ حیض سے پاک ہوئین (بطحا کی رات یعنی منا مین منے کی رات

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا
من اهل بعمرۃ ومنا من اهل بحج وعمرۃ ومنا من اهل بالحج واهل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من
اهل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم نکلے
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سے بعض لوگون نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضون نے حج اور عمرہ
دونو کا اور بعضون نے صرف حج کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا سو جسنے عمرہ کا احرام باندھا تھا اوس نے
عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور جسنے حج اور عمرہ دونو کا احرام باندھا یا صرف حج کا اوسنے احرام نہ کھولا دسوین تاریخ تک **ف ہ**
حج کے مہینو مین میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا پھر ایام حج مین مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اسکو تمتع کہتے ہین کیونکہ
اسمین آدمی فائدہ اوٹھاتا ہے اسکا ہی عمرہ کا احرام کھولکر اور میقات سے حج اور عمرہ دونو کا احرام ساتھ باندھنا اسکو قران کہتے ہین۔
اسمین آدمی عمرہ کر کے احرام باندھے ہوئے مکہ مین بیٹھا رہتا ہے حج کر کے احرام کھولتا ہے اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اسکو
افراد کہتے ہین

عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ
الوداع فاهللنا بعمرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان معه هدی فلیهلل بالحج مع العمرۃ ثم لا یحل
حتی یحل منهما جمیعا فقدمت مکۃ وانا حائض ولم اطف بالبیت ولا بین الصفا والمروۃ فشکوت ذلک الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی رأسک وامتشطی واهلی بالحج ودعی العمرۃ قالت ففعلت فلما قضینا الحج
ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع عبدالرحمن بن ابی بکر الی التنعیم فاعتمرت فقال هذه مکان عمرتک
قالت فطاف الذین اهلوا بالعمرۃ بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منی
لحجهم واما الذین کانوا جمعوا الحج والعمرۃ فانما طافوا طوافا واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم نکلے ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال مین تو احرام باندھا ہمنے عمرہ کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ساتھ
ہدی ہو تو وہ احرام حج کا اور عمرہ کا ساتھ باندھے پھر احرام نہ کھولے یہانتک کہ دونون سے فارغ ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ مین آئی
مکہ مین حیض کی حالت مین تو مینے نہ طواف کیا نہ سعی کی صفا مروہ کی اور شکایت کی مینے اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اپنا سر کھول
ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے مینے ویسا ہی کیا جب ہم حج کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا عبدالرحمن

بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم کو بھیجا انہوں نے عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ عوض ہے تیرے اوس عمرہ کا
تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ طواف اور سعی کر کے حلال ہو گئے پہر حج کے واسطے دوسرا طواف کیا جب لوٹ کر آئے منا سے اور جن لوگون
نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ باندہا تہا انہون نے ایک ہی طواف کیا **ف** اسی طرح جن لوگون نے صرف حج کا احرام باندہا تہا **عن** عائشة قالت

قالت لبینا بالحج حتی اذا کنا بسرف حضت فدخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقال ما یبکیک
یا عائشة فقلت حضت لیتنی لم اکن حججت فقال سبحان اللہ انما ذلک شیء کتبہ اللہ علی بنات آدم فقال انسکی
المناسک کلہا غیر ان لا تطوفی بالبیت فلما دخلنا مکة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یجعلہا
عمرة فلیجعلہا عمرة الا من کان معہ الہدی قالت وذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ البقر یوم النحر
فلما کانت لیلة البطحاء وطہرت عائشة قالت یا رسول اللہ اترجع صواحبی بحج وعمرة وارجع انا بالحج فامر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی بکر فذہب بہا الی التنعیم فلبت بالعمرة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت

ہے ہم نے لبیک کہا حج کا جب ہم سرف میں پہونچے تو مجھکو حیض آگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں رو رہی تہی
آپ نے فرمایا کیون روتی ہو عائشہ میں نے کہا مجھے حیض آگیا کاش میں حج کو نہ آئی ہوتی آپ نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو وہ چیز ہے جو خدا
نے لکہہ دیا ہے آدم کی بیٹیون کیواسطے سب ارکان ادا کرو سوا طواف کے **ف** کیونکہ حائضہ کو سب ارکان ادا کرنا درست ہے سوا طواف
کے **ت** جب ہم مکہ میں آئے آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے اپنے حج کا احرام عمرہ بنا دیوے (اور عمرہ کر کے احرام کہول ڈالے) یہ حکم خاص تہا
اوسی سال ایکسیکو درست نہیں کہ حج کو بلا عذر عمرہ کر لیوے مگر امام احمد کے نزدیک اب بہی درست ہے مگر جسکے ساتھ ہدی ہے۔ عائشہ
رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کیطرف سے ایک گائے ذبح کی دسوین تاریخ جب بطحا کی رات عائشہ حیض سے
پاک ہوئین انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ساتھ والی عورتین حج اور عمرہ کر کے لوٹین گے اور مین صرف حج
کر کے۔ آپ نے عبد الرحمن کو حکم کیا وہ حضرت عائشہ کو تنعیم لے گئے انہون نے وہان سے عمرہ کا احرام باندہا **عن** عائشة قالت

خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نری الا الحج فلما قدمنا تطوفنا بالبیت فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من لم یکن ساق الہدی ان یحل فاحل من لم یکن ساق الہدی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کے لیے جب ہم آئے اور طواف کر چکے خانہ کعبہ کا آپ نے حکم کیا اون لوگون کو جنکے ساتھ ہدی نہ تہی حلال ہونے
کا وہ حلال ہو گئے **ف** حلال سے مراد احرام کہول ڈالنا ہے **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت

من امری ما استدبرت لما سقت الہدی قال محمد لحسبہ قال ولحللت مع الذین حلوا من العمرة قال اراد
ان یکون امر الناس واحدا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھکو پہلے سے یہ حال معلوم ہوتا
کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوے اور ہدی ساتھ نہ لاوے وہ طواف اور سعی کے احرام کہول سکتا ہے۔ آپ نے لوگونکو حجة الوداع میں اسلیے
کہ لیے ایسا ہی حکم فرمایا تاکہ مشرکون کا خلاف ہو بعضون نے اسمین تردد کیا آپ غصے ہوئے۔ اگرچہ اب یہ حکم منسوخ ہے بلکہ جو حج کا احرام باندہ

آدمی یا حج اور عمرہ دونو نکا وہ احرام نہ کہولے جبتک حج سے فارغ نہ ہو یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا
مگر امام احمد اور اہل ظاہر کے نزدیک یہ حکم باقی ہے قیامت تک لیکن تو مین بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا محمد نے کہا مطلب یہ ہے مین
بھی لوگونکے ساتھ عمرہ کر کے احرام کہولڈالتا تاکہ سب لوگ یکسان ہو جاتے عن جابر قال اقبلنا مهلين مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بالحج مفردا واقبلت عائشة مهلة بعمرة حتى اذا كانت بسرف عركت حتى اذا قدمنا طفنا
بالكعبة وبالصفا والمروة فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان يحل منا من لم يكن معه هدى قال
فقلنا حل ماذا فقال الحل كله فواقعنا النساء وتطيبنا بالطيب ولبسنا ثيابنا وليس بيننا وبين عرفة
الا اربع ليال ثم اهللنا يوم التروية ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم على عائشة فوجدها تبكي
فقال ما شانك قالت شاني اني قد حضت وقد حل الناس ولم احلل ولم اطف بالبيت والناس يذهبون الى
الحج الآن فقال ان هذا امر كتبه اللہ على بنات آدم فاغتسلي ثم اهلي بالحج ففعلت ووقفت المواقف حتى
اذا طهرت طافت بالبيت وبالصفا والمروة ثم قال قد حللت من حجك وعمرتك جميعا قالت يا رسول
اللہ اني اجد في نفسي اني لم اطف بالبيت حين حججت قال فاذهب بها يا عبد الرحمن فاعمرها من التنعيم

وذلك ليلة الحصبة ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندہ کر آئے اور
حضرت عائشہ رضی عمرے کا احرام باندہ کر آئین جب سرف (ایک مقام ہے درمیان مین مکے اور مدینے کے) مین پہونچین تو انکو حیض آگیا جب
ہم لوگ مکے مین پہونچے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا مروہ کے بیچ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کہ جس کے
ساتھ ہدی نہین ہے وہ احرام کہولڈالے اور حلال ہو جاوے ہم نے کہا کیا چیزین حلال ہون گی اوسکے واسطے آپ نے فرمایا سب
چیزین پہر ہم نے صحبت کی عورتون سے اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے حالانکہ عرفہ مین چار راتین باقی تہین پہر ہم نے احرام
باندہا آٹہوین تاریخ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس گیے دیکہا تو وہ رو رہی ہین - پوچہا کیون روتی ہو -
اونہون نے کہا مجہے حیض آگیا سب لوگون نے احرام کہول ڈالا مین نے نہین کہولا ابہی تک طواف بہی نہ کر سکی خانہ کعبہ کا اور بیچ حیض
کے اب لوگ حج کے لیے جاتی ہین آپ نے فرمایا یہ حیض تو تقدیری امر ہے جو اللہ نے لکہدیا ہے آدم کی بیٹیون پر تو غسل کر اور حج کا
احرام باندہ لے اونہون نے غسل کیا اور سب ارکان حج کے ادا کیے جب حیض سے پاک ہوئین تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ
مین پہر فرمایا آپ نے اب تو فارغ ہوئی حج اور عمرے دونون سے اونہون نے کہا یا رسول اللہ مجہے اسکا خیال ہے مین نے طواف نہین کیا خانہ
کا شروع حج مین آپ نے عبد الرحمن سے کہا انکو لیجاؤ اور عمرہ کرا لاؤ تنعیم سے اور یہ امر حصبہ کی رات کو تہا یعنی چودہوین شب کو
ذی الحجہ کے جس رات کو محصب مین اترتی ہین یا تیرہوین شب کو اگر بارہوین تاریخ کو منا سے مراجعت کرے حصبہ اور محصب ایک مقام
ہے قریب مکے کے منا سے لوٹتے وقت راہ مین ملتا ہے - دوسری روایت مین ہے آپ نے فرمایا حضرت عائشہ سے اهلي بالحج ثم حجي واصنعي
ما يصنع الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت ولا تصلي یعنے حج کا احرام باندہ لے اور حج کر مثل اور حاجیون کی مگر طواف نہ کر

اور نماز نہ پڑہو عن جابر بن عبد الله قال اهللنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج خالصا لا نخلطه

بشيء فقدمنا مكة لاربع ليال خلون من ذي الحجة فطفنا وسعينا ثم امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نحل

وقال لولا هديي لحللت ثم قام سراقة بن مالك فقال يا رسول الله ارايت متعتنا هذه لعامنا هذا ام

للابد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للابد ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خالی حج کا احرام باندہا اور کسی کے نیت نہ کی جب ہم مکہ مین آئے تو چار تین ذی حجہ کی گذر چکی تہین ہم نے طواف کیا

اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ مین پہر ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا احرام کہول ڈالنے کا اور فرمایا اگر میری ساتہہ ہدی

نہ ہوتی تو مین بہی احرام کہول ڈالتا اوسوقت سراقہ بن مالک کہڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے ہم کو اس سال کے لیے دیا یا

ہمیشہ کیواسطے آپ نے فرمایا ہمیشہ کیواسطے ف اس حدیث سے امام احمد کا مذہب خوب ثابت ہو گیا کہ جو حج کا احرام باندہ کر آوے اور ہدی نہ

ساتہہ ہو وہ طواف اور سعی کر کے احرام کہول سکتا ہے عن جابر قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه لاربع

ليال خلون من ذي الحجة فلما طافوا بالبيت وبالصفا والمروة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها عمرة

الا من كان معه الهدي فلما كان يوم التروية اهلوا بالحج فلما كان يوم النحر قدموا فطافوا بالبيت ولم يطوفوا

بين الصفا والمروة ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکے مین آئے جب چار تین گذر چکی تہین

ذی حجہ کے جب طواف کر چکے اور سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حج کو عمرہ کر دو مگر جس شخص

کی ساتہہ ہدی ہو وہ نہ کرے جب آٹہوین تاریخ ہوئی تو صحابہ نے حج کا احرام باندہا جب دسوین تاریخ ہوئی تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور

سعی نہ کی درمیان مین صفا اور مروہ کے ف کیونکہ پہلی سعی کافی تہی البتہ جو شخص حج سے پہلے سعی نہ کرے اوسکو بعد طواف الزیارۃ

کی سعی کرنا ضرور ہے مگر سعی کا کوئی دن معین نہین جب چاہے کر لیوے عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اهل هو واصحابه بالحج وليس مع احد منهم يومئذ هدي الا النبي صلى الله عليه وسلم وطلحة وكان علي رض

قدم من اليمن ومعه الهدي فقال اهللت بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم وان النبي صلى الله عليه وسلم

امر اصحابه ان يجعلوها عمرة يطوفوا ثم يقصروا ويحلوا الا من كان معه الهدي فقالوا اننطلق الى منى وذكورنا

تقطر فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لو اني استقبلت من امري ما استدبرت ما اهديت

ولولا ان معي الهدي لاحللت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا اور

صحابہ نے بہی اور کسی کے پاس اون دنون ہدی نہ تہی سواے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رض کے اور حضرت علی رض تشریف

لائے یمن سے اور اونکے ساتہہ ہدی تہی انہون نے نیت کی تہی اوسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی آپ نے اپنے صحابہ

کو حکم کیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالین اور طواف کر کے (بال کترین) احرام کہول ڈالین مگر جسکے ساتہہ ہدی ہو وہ نہ کہولے صحابہ نے کہا کیا ہم منا

کو اس حال مین جاوین کہ ہمارے ذکر سے منی بہتی ہو یہ مبالغہ کی طور پر کہا یعنی جماع کرنیکو کچہہ دیر نہ گذری ہو کہ حج کو چلین دوسری یہ

خیال تہا جاہلیت کا کہ عمرہ حج کے مہینوں مین ناجائز ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے خبر ہوئی آپ نے فرمایا اگر مین
پہلے سے یہ امر جانتا ہوتا (کہ عمرہ حج کے مہینوں مین جائز ہے) تو مین اپنی ساتہہ ہدی نہ لاتا اور جو میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو مین
بھی احرام کہول ڈالتا **ف** یہ آپ نے اون لوگونکا رد کیا جو احرام کہول ڈالنا برا جانتے تہے یعنی اسمین کچہ قباحت نہین ہے اگر
میرے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی ایسا ہی کرتا **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ہذہ عمرۃ استمتعنا
بہا فمن لم یکن عندہ ہدی فلیحل الحل کلہ وقد دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اوٹہایا جسکے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جاوے سب چیزین اوسکو
درست ہو گئین اور عمرہ حج مین شریک ہو گیا قیامت تک - کہا ابو داؤد نے یہ قول ابن عباس کا ہے اور مرفوع کرنا اسکا منکر ہے
**عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اہل الرجل بالحج ثم قدم مکۃ فطاف بالبیت و بالصفا والمروۃ
فقد حل وہی عمرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حج کا احرام باندہ کر مکے
آوے اور طواف اور سعی کر لے تو وہ حلال ہو جاویگا اور وہ احرام عمرہ کا احرام ہوگا **عن** ابن عباس قال اہل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بالحج فلما قدم طاف بالبیت و بین الصفا والمروۃ قال ابن شوکر ولم یقصر ثم اتفقا ولم یحل من اجل الہدی وامر
من لم یکن ساق الہدی ان یطوف و ان یسعی ویقصر ثم یحل زاد ابن منیع او یحلق ثم یحل **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا حج کا جب مکے مین آئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے بیچ مین سعی کی
ابن شوکر نے کہا آپنے بال نہ کترائے نہ احرام کہولا کیونکہ ہدی آپکے ساتہہ تہی اور جو ہدی نہ لایا تہا اوسکو آپنے حکم کیا احرام کہولنے کا
طواف اور سعی کر کے اور بال کترنے کا یا منڈنے کا **عن** سعید بن المسیب ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فشہد عندہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی
قبض فیہ ینہی عن العمرۃ قبل الحج **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص صحابہ مین سے حضرت عمر پاس آیا اور کہا مین
نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع فرمایا مرض موت مین عمرہ کرنیسے حج سے پہلے **ف** اس حدیث کی اسناد ضعیف
ہے یا مطلب یہی کہ حج پہلے کرنا مستحب ہے کیونکہ حج فرض ہے اور عمرہ فرض نہین یا حج کا وقت مقرر ہے اور عمرہ ہر وقت درست ہے **عن**
ابی شیخ الہنائی خیوان بن خلدہ ممن قرأ علی ابی موسی الاشعری من اہل البصرۃ ان معاویۃ بن ابی سفیان
قال لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کذا وکذا ورکوب جلود
النمور قالوا نعم قال فتعلمون انہ نہی ان یقرن بین الحج والعمرۃ فقالوا اما ہذا فلا فقال اما انہا معہن
ولکنکم نسیتم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا تم جانتے ہو کہ آپنے منع کیا فلان فلان
باتوں سے منع کیا آپنے چیتون کی کہال پر سوار ہونیکو (کیونکہ اوس مین تکبر اور فخر ہے یا اہل عجم کا طریقہ ہے یا اوسکی کہال دباغت
نہین ہو سکتی) انہون نے کہا ہان پہر معاویہ نے کہا منع کیا آپنے قران سے انہون نے کہا یہ ہم نہین جانتے معاویہ نے کہا اس سے

بھی منع کیا مگر تم بھول گئے ف اس روایت پر اور صحابہ کا اتفاق نہیں ہے لہذا قران اکثر علما کے نزدیک افضل ہے پھر تمتع پھر
افراد اور بعضون کے نزدیک افراد سب سے افضل ہے پھر قران پھر تمتع واللہ اعلم

## باب فی الاقران قران کا بیان

عن انس بن مالک انہ سمعہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی بالحج والعمرۃ جمیعا یقول لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ لبیک کہتے تھے حج اور عمرہ دونون کے ساتھ فرماتے تھے لبیک حجا وعمرۃ لبیک عمرۃ وحجا ف اس حدیث سے قران کا جواز ثابت ہوتا ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بات بہا یعنی بذی الحلیفۃ حتی اصبح ثم رکب حتی اذا استوت بہ البیداء حمد اللہ وسبح وکبر ثم اہل بحج وعمرۃ واہل الناس بہما فلما قدمنا امر الناس فحلوا حتی اذا کان یوم الترویۃ اہلوا بالحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع بدنات بیدہ قیاما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذو الحلیفہ میں رہے جب صبح ہوئی تو سوار ہوئے جب بیدا پر پہونچے اللہ کی تعریف کی اور تسبیح اور تکبیر کہی پھر لبیک کیا ساتھ حج اور عمرے کے اور لوگون نے بھی ایسا ہی کیا جب ہم مکے مین پہونچے تو آپ نے حکم کیا لوگون کو انہون نے احرام کھول ڈالا جب آٹھوین تاریخ ہوئی انہون نے حج کی لبیک کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے سات اونٹون کو نحر کیا کھڑا کر کے ف اور باقی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

عن البراء بن عازب قال کنت مع علی حین امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الیمن قال فاصبت معہ اواقی فلما قدم علی من الیمن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد فاطمۃ رضی اللہ عنہا قد لبست ثیابا صبیغا وقد نضحت البیت بنضوح فقالت ما لک فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر اصحابہ فاحلوا قال قلت لہا انی اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف صنعت قال قلت اہللت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فانی قد سقت الہدی وقرنت قال فقال لی انحر من البدن سبعا وستین او ستا وستین وامسک لنفسک ثلاثا وثلاثین او اربعا وثلاثین وامسک لی من کل بدنۃ منہا بضعۃ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو امیر بنا کر بھیجا تھا یمن کی طرف وہان مین نے کئی اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) چاندی جمع کی جب حضرت علی یمن سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو فاطمہ کو دیکھا رنگین کپڑے پہنے ہوئے اور گھر میں انہون نے خوشبو لگائی تھی انہون نے حضرت علی رض سے کہا تم کو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حکم کیا اپنے اصحاب کو انہون نے احرام کھول ڈالا علی بولے کہ مین نے وہ نیت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہے یعنی قران کیا ہے تو مین احرام کھول نہین سکتا پھر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا وہ بولے مین نے نیت کی ہے آپ کی نیت پر آپ نے فرمایا مین تو ہدی ساتھ لایا ہون اور قران کر چکا ہون پھر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم کیا ستسٹھ ۶۷ یا چھیاسٹھ ۶۶ اونٹ نحر کرینگا اور کہا تینتیس ۳۳ یا چونتیس ۳۴ اپنے واسطے رکھ لے مطلب یہ

ہے کہ چھیاسٹھ بدنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا میں نحر کروں گا اور باقی تو نحر کر یا چھیاسٹھ بدنے میری طرف سے
نحر کر اور باقی اپنی طرف سے) اور ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا میرے واسطے رکھ دیجیو ۔ عن ابی وائل قال قال الصبی بن
معبد كنت رجلا اعرابيا نصرانيا فاسلمت فاتيت رجلا من عشيرتي يقال له هديم بن ثرملة فقلت له يا هناه
اني حريص على الجهاد واني وجدت الحج والعمرة مكتوبين على فكيف لي بان اجمعهما قال اجمعهما واذبح ما
استيسر من الهدي فاهللت بهما معا فلما اتيت العذيب لقيني سلمان بن ربيعة وزيد بن صوحان وانا
اهل بهما جميعا فقال احدهما للآخر ما هذا بافقه من بعيره قال فكانما القي علي جبل حتى اتيت عمر بن
الخطاب فقلت له يا امير المؤمنين اني كنت رجلا اعرابيا نصرانيا واني اسلمت وانا حريص على الجهاد و
اني وجدت الحج والعمرة مكتوبين علي فاتيت رجلا من قومي فقال اجمعهما واذبح ما استيسر من الهدي
واني اهللت بهما معا فقال عمر رضي الله عنه هديت لسنة نبيك صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابو وائل سے روایت
ہے صبی بن معبد نے کہا میں ایک شخص گنوار تھا نصرانی پھر مسلمان ہوا تو ایک شخص پاس آیا اپنے کنبے میں سے جسکا نام ہدیم بن
ثرملہ تھا میں نے کہا ای فلانی میرا جی چاہتا ہے جہاد کو اور حج اور عمرہ بھی مجھپر فرض ہیں تو اگر میں دونوں کو ایک ساتھ ادا کروں تو
کیسا انہوں نے کہا جمع کرلے حج اور عمرہ کو (قران کر) اور ذبح کر جو میسر ہو ہدی (اونٹ گائے بکری) تو میں نے حج اور عمرہ کا
ساتھ ہی احرام باندھا جب میں عذیب (ایک پانی کا نام ہے) پر آیا تو مجھ سے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کو
پکارتا جاتا تھا (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا جاتا تھا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ دار
نہیں ہے (یعنی جانور کے مثل ہے جب تو ناسمجھی سے حج اور عمرہ دونوں کو ساتھ جمع کیا) اس کہنے سے گویا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا
میں حضرت عمر رض پاس آیا اور کہا ای امیر المومنین میں ایک شخص گنوار نصرانی تھا مسلمان ہوا جہاد کا مجھے بہت شوق ہے اور
مجھپر حج اور عمرہ دونوں فرض تھے تو میں نے اپنے کنبے کے ایک شخص سے پوچھا وہ بولا دونوں کو جمع کرلے اور ایک ہدی ذبح کر میں نے ویسا
ہی کیا حضرت عمر نے کہا تو نے اپنے نبی کے سنت پر عمل کیا صلی اللہ علیہ وسلم (ف) یہ روایت اس تفصیل سے ابوعلی لولوی کے نسخے میں
نہیں ہے بلکہ مختصر ہے کہ صبی نے حضرت عمر سے بیان کیا انہوں نے جواب دیا مگر ابن داسہ کے نسخے میں موجود ہے ۔ عن عكرمة قال
سمعت ابن عباس يقول حدثني عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اتاني الليلة ات من
عند ربي عز وجل قال وهو بالعقيق وقال صل في هذا الوادي المبارك وقال عمرة في حجة ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے مجھ سے عمر بن الخطاب نے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب عقیق میں تھے رات کو
ایک آنیوالا آیا میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آیا اور بولا اس برکت والی وادی میں نماز پڑھ اور کہا عمرہ ہے حج کے اندر ۔ عن الربيع بن
سبرة عن ابيه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا بعسفان قال له سراقة بن مالك المدلجي
يا رسول الله اقض لنا قضاء قوم كانما ولدوا اليوم فقال ان الله عز وجل قد ادخل عليكم في حجكم هذا

عمرة فاذا قدمتم فتطوفوا بالبيت وبين الصفا والمروة فقد حل الا من كان معه هدی ترجمہ ربیع
ہے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سبرہ سے کہتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب عسفان میں پہونچے تو سراقہ
بن مالک نے کہا یا رسول اللہ آج ایسا بیان فرمائیے جیسا ان لوگوں کو سمجھاتے ہیں جو ابھی پیدا ہوئے ہیں (یعنی خوب صاف صاف
بیان فرمائیے کہ ہر نادان بھی سمجھ جاوے) آپ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اس حج میں عمرہ شریک کر دیا تو جب تم آؤ مکے میں اور طواف
کر لو خانہ کعبہ کا اور سعی کر لو صفا اور مروہ کی تو حلال ہو جاؤ گے مگر جو شخص اپنے ساتھ ہدی لایا ہو وہ حلال نہ ہوگا عن ابن عباس

ان معاوية بن ابي سفيان اخبره قال قصرت عن النبي صلى الله عليه وسلم بمشقص على المروة او رايته يقصر عنه
على المروة بمشقص ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹے تیر
نوک سے اور میں نے دیکھا آپ کو بال کترتے ہوئے تیر کی پیکان سے ف یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ آنحضرت سے بال کترنا
ثابت نہیں ہے عن ابن عباس ان معاوية قال له اما علمت اني قصرت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بمشقص
اعرابي على المروة بحجته ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے معاویہ نے کہا کیا تم نہیں جانتے میں نے بال کترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اعرابی کے تیر کی پیکان سے حج میں ف شاید حج سے مراد جعرانہ کا عمرہ ہوگا عن مسلم القري سمع ابن
عباس يقول اهل النبي صلى الله عليه وسلم بعمرة واهل اصحابه بحج ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا عمرہ کا اور آپ کے اصحاب نے حج کا عن سالم بن عبد الله ان عبد الله بن عمر قال تمتع رسول
الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة الى الحج فاهدى وساق معه الهدي من ذي الحليفة وبدا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاهل بالعمرة ثم اهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة الى الحج فكان
من الناس من اهدى فساق الهدي ومنهم من لم يهد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس
من كان منكم اهدى فانه لا يحل له من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن منكم اهدى فليطف
بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج وليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلثة ايام في الحج
وسبعة اذا رجع الى اهله وطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة فاستلم الركن اول شيء ثم خب
ثلاثة اطواف من السبع ومشى اربعة اطواف ثم ركع حين قضى طوافه بالبيت عند المقام ركعتين ثم
سلم فانصرف فاتى الصفا وطاف بالصفا والمروة سبعة اطواف ثم لم يحلل من شيء حرم منه حتى قضى حجه
ونحر هديه يوم النحر وافاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل الناس مثل ما فعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم من اهدى وساق الهدي من الناس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی عمرہ کر کے حج کیا تو آپ اپنے ساتھ ہدی لے گئے ذو الحلیفہ سے اور پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کو پکارا پھر حج کو (یعنی پہلے لبیک بعمرۃ کہا پھر لبیک بحجۃ کہا) اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا یعنی تمتع کیا مگر بعض لوگ ہدی

گئے تہے بعض نہین لے گئے تہے جب آپ مکے مین تشریف لائی تو لوگون سے فرمایا جو شخص تم مین سے ہدی ساتھہ لایا ہو وہ
احرام نہ کہولے جبتک حج پورا نہ کرلے اور جو ہدی نہ لایا ہو تو وہ طواف اور سعی کر کے بال کترا کے اور احرام کہول ڈالی پہر حج کا احرام
باندہے اور ہدی دیوے اگر ہدی اوسکے ساتہہ نہ ہو تو تین روزے رکہے ایام حج مین (ساتوین آٹہوین نوین کو) اور سات روزے رکہے اپنی گھر مین
اکر۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین تشریف لائی تو طواف کیا اور بوسہ لیا حجر اسود کا سب سے پہلے پہر تین پہیرون مین دوڑ
دوڑ کر طواف کیا اور چار پہیرون مین معمولی طور سے چلی پہر طواف سے فارغ ہوکر دو رکعتین پڑہین مقام ابراہیم پاس پہر سلام
پہیرا اور فارغ ہوئے اور صفا پر آئی اور سات پہیرے کیئے صفا اور مروہ کی بیچ مین پہر احرام نہین کہولا جبتک حج سے فارغ نہین ہوئے
اور نحر کیا ہدی کو یوم النحر مین (یعنی دسوین تاریخ) اور مکے مین آکر طواف کیا (طواف الزیارۃ) پہر احرام کہول ڈالا سب کام کرنی لگی
جو احرام مین منع تہے اور جن لوگون کے ساتہہ ہدی تہی اونہون نے بہی ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا۔ **عن**

حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس قد حلوا ولم تحلل انت من عمرتک

فقال انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر **ترجمہ** حضرت ام المومنین حفصہ سے روایت ہے اونہون نی
کہا یا رسول اللہ کیا حال ہے لوگون کا اونہون نے احرام کہول ڈالا عمرہ کرکے اور آپ نی احرام نہین کہولا آپ نے فرمایا مین نے تلبید کیے
اپنی سر کے (تلبید کہتے ہین بالون کو برابر کرکی گوند سے جما لینے کو تاکہ پراگندہ نہ ہون اور جوئین نہ پڑین) اور تقلید کیے ہدی کے (تقلید
کہتے ہین ہدی کے جانور کے گلے مین کچھہ لٹکا دینے کو تاکہ نشانی ہو کہ یہ ہدی ہے) تو مین حلال نہین ہو سکتا جبتک نحر نہ کرون **عن**

سلیم بن الاسود ان ابا ذر کان یقول فیمن حج ثم فسخہا بعمرۃ لم یکن ذلک الا للرکب الذین کانوا مع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سلیم بن الاسود سے روایت ہے ابو ذر رض کہتے تہے جس شخص نے حج کی نیت کی پہر اوسکو فسخ کرڈالا عمرہ کردیا تو یہ درست
نہ ہوگا بلکہ یہ امر اون لوگون کیواسطے خاص تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے **ف** اوپر گذر چکا کہ امام ابوحنیفہ کا بہی یہی
قول ہے اور اکثر علما اسطرف گئے ہین مگر اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اون لوگون کیواسطے خاص نہ تہا بلکہ قیامت تک سب لوگون
کیلیے ہے **عن** بلال بن الحرث قال قلت یا رسول اللہ فسخ الحج لنا خاصۃ ولمن بعدنا قال بل لکم خاصۃ **ترجمہ** بلال بن الحارث
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حج کا فسخ کرنا ہمارے لیے خاص ہے یا اور لوگون کیلیے بہی ہمارے بعد آپ نی فرمایا
خاص تمہارے واسطے ہے **باب الرجل یحج عن غیرہ** ایک آدمی دوسری کیطرف سے حج کرسکتا ہے **عن** عبد اللہ بن عباس رض ردیف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءتہ امرأۃ من خثعم تستفتیہ فجعل الفضل ینظر الیہا وتنظر الیہ فجعل رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت

ابی شیخا کبیرا لا یستطیع ان یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے کہ فضل بن عباس ردیف تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع مین (یعنی ایک ہی اونٹ پر آپ کے پیچہے سوار تہے) اتنی مین
ایک عورت آئی قبیلہ خثعم مین سے اور آپ سے پوچہنی لگی فضل نے اوس عورت کو دیکہنا شروع کیا اور وہ عورت فضل کو دیکہنے لگی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ اوس عورت کیطرف سے دوسری طرف پہیر تی تہی وہ بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج
نے میرے باپ کو اوسوقت پایا جب وہ بوڑہا ہے اونٹ پر بیٹہ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا ہان یہ حجۃ الوداع
مین تہا ف فضل بن عباس خوب صورت کم عمر تہے اور وہ عورت بہی حسین تہی اسواسطے آپنے اونکا منہ اوسکی طرف سے
پہیر دیا عن ابی رزین قال حفص فی حدیثہ رجل من بنی عامر انہ قال یا رسول اللہ ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع
الحج والعمرۃ ولا الظعن قال احجج عن ابیک واعتمر ترجمہ ابی رزین جو ایک شخص ہے بنی عامر مین سے بولا یا رسول اللہ
میرا باپ بوڑہا ہے حج اور عمرے کی طاقت نہین رکہتا نہ چلنے کی آپ نے فرمایا تو اپنے باپ کیطرف سے حج اور عمرہ کر ف اکثر
اہلعلم کے نزدیک دوسرے کیطرف سے حج کرنا درست ہے خواہ اپنی طرف سے حج کرچکا ہو اور شافعی اور اسحاق کے نزدیک اگر اپنی
طرف سے حج نہین کرچکا تو دوسرے کیطرف سے حج درست نہوگا عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا
یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ لی او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم
حج عن شبرمۃ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہتا تہا لبیک عن شبرمۃ
آپنے پوچہا شبرمہ کون ہے وہ بولا میرا بہائی ہے یا عزیز ہے آپنے فرمایا تو نے اپنی طرف سے حج ادا کیا بولا نہین آپ نے فرمایا پہلے
اپنا حج ادا کر پہر شبرمہ کیطرف سے حج کریو

## باب کیف التلبیۃ لبیک کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر ان تلبیۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک
لا شریک لک ۔ قال وکان عبد اللہ بن عمر یزید فی تلبیتہ لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر
بیدیک والرغباء الیک والعمل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک یہ تہی لبیک اللہم
لبیک لا شریک لک یعنی حاضر ہون تیری خدمت مین اے خدا مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیرے خدمت مین کوئی تیرا
شریک نہین حاضر ہون تیری خدمت مین سب تعریف اور نعمت تیری ہی لیے ہے اور سلطنت بہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہین
عبد اللہ بن عمر اس مین اتنا اور بڑہاتے تہے حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت
مین نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین سب بہتری تیرے قبضے مین ہے تیری طرف ہی رغبت ہے عن جابر بن عبد اللہ
قال اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر التلبیۃ مثل حدیث ابن عمر قال والناس یزیدون ذا المعارج ونحوہ
من الکلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یسمع فلا یقول لہم شیئا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا پہر بیان کیا لبیک کو اوسی طرح جیسے عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا اور کہا لوگ اپنی طرف سے
اللہ کے [illegible] یہ الفاظ بڑہا دیا کرتے ہے آپ سنتے تہے اور کچہ نہین فرماتے تہے ف مگر سنت یہی قدر ہے لبیک اللہم لبیک
لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک جیسا اوپر گزرا عن خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال اتانی جبریل صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتہم بالاہلال او قال

بالتلبية ترجمه خلاد بن السائب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حکم کیا مجھکو میں حکم کروں اپنے اصحاب کو بساتھ الواز کو لبیک پکار کر کہنے کا **ف** مردکو لبیک پکار کر کہنا افضل ہے
اور عورت کو آہستہ کہنا چاہیے اسطرح کہ آپ ہی سنے اور لوگ نہ سنیں **باب** متی یقطع التلبیة لبیک کہنا کب موقوف کرے **عن**
الفضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی حتی رمی جمرة العقبة **ترجمہ** فضل بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے جبتک جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں اسوقت لبیک موقوف کیا **عن** عمر قال غدونا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منی الی عرفات منا الملبی ومنا المکبر **ترجمہ** حضرت امیر المومنین عمر رض سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفات کو کوئی ہم میں سے لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا **باب** متی
یقطع المعتمر التلبیة عمرہ کرنیوالا لبیک کب موقوف کرے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یلبی المعتمر
حتی یستلم الحجر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنیوالا لبیک کہے حجر اسود کے
چومنے تک **باب** المحرم یؤدب محرم اپنے غلام کو مارے پیٹے تو کیسا **عن** اسماء بنت ابی بکر قالت خرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاجا حتی اذا کنا بالعرج نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلنا فجلست عائشة رضی
اللہ عنها الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلست الی جنب ابی وکانت زمالة ابی بکر وزمالة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم واحدة مع غلام لابی بکر فجلس ابو بکر ینتظر ان یطلع علیه فطلع ولیس معه بعیره قال
این بعیرک قال اضللته البارحة قال فقال ابو بکر بعیر واحد تضله قال فطفق یضربه ورسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یتبسم ویقول انظروا الی هذا المحرم ما یصنع قال ابن ابی رزمة فما یزید رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی ان یقول انظروا الی هذا المحرم ما یصنع ویتبسم **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنیکو جب عرج میں پہنچے (عرج ایک گانوں ہے درمیان میں مکے اور مدینے کے) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ہم بھی اترے حضرت عائشہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھیں اور میں ابو بکر اپنے باپ کے
پاس بیٹھی اور ابو بکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا سامان کہانے اور پینے کا ایک ساتھ تھا ایک اونٹ پر جو ابو بکر کے ایک
غلام پاس تھا ابو بکر اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ غلام آوے جب وہ آیا تو اوسکے ساتھ اونٹ نہ تھا ابو بکر نے پوچھا اونٹ کہاں ہے اوس
نے کہا کل شب کو وہ گم گیا ابو بکر نے کہا ایک ہی اونٹ تو تھا اوس کو بھی تو نے گم کردیا **ف** یعنی تیرے ساتھ بہت سے اونٹ
نہ تھے کہ حفاظت مشکل ہوتے صرف ایک اونٹ تھا اوسکی نگہبانی نہ ہو سکے **ف** ابو بکر نے اوسکو مارنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور کہتے تھے دیکھو اس محرم کو کیا کرتا ہے **ف** مرچند احرام میں لڑنا پھرنا مارپیٹ کرنا ممنوع ہے فرمایا اللہ تعالی
نے ولا جدال فی الحج مگر ابو بکر نے ایک بڑی تقصیر پر غلام کو سزا دی جو اوسکی تعلیم کے لیے ضرور تھی اسواسطے آپ چپ رہے مگر تبسم کیا اور
**ف** ابن ابی رزمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی کہا کیے دیکھو یہ محرم کیا کرتا ہے اور تبسم کیا کیے آپ سے دیا بہ

کہ یہ کہا و اصاب الرجل ... ثیابه ... حیث ... احرام کی حالت ... اتار ... عن یعلی بن امیة ان رجلا اتی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالجعرانة وعلیه اثر خلوق او قال صفرة وعلیه جبة فقال یا رسول اللہ

کیف تامرنی ان اصنع فی عمرتی فانزل اللہ تبارک وتعالی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فلما سری عنه

قال این السائل عن العمرة قال اغسل عنک اثر الخلوق او قال اثر الصفرة واخلع الجبة عنک واصنع

فی عمرتک ما انت صانع فی حجک **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور اوسوقت آپ جعرانہ میں تھے (جعرانہ ایک مقام ہے درمیان مکہ اور طائف کے جسکو اب بڑا عمرہ کہتے ہیں) اوسکو بدن

پر خوشبو کا رنگ یا زردی کا نشان تھا اور ایک جبہ پہنے ہوئے تھا پوچھا یا رسول اللہ میں عمرہ کیون کر کرون آپ پر وحی اتری

جب اوترچکی تو آپ نے پوچھا کہاں ہے عمرہ کو پوچھنیوالا فرمایا خوشبو کا نشان دھو ڈال یا زردی کا اور جبہ اتار ڈال جیسے

حج میں کرتا ہے۔ **دوسری** روایت میں ہے یخلع جبتہ خلعا من راسه اتار جبہ اپنا تو اتار لیا اوسکو سر سے

**تیسری** روایت میں ہے امرہ ان ینزعها نزعا ویغتسل مرتین او ثلاثا حکم کیا آپ نے جبہ اتار دینے کا اور غسل کرنیکا دو بار یا تین بار

**چوتھی** روایت میں ہے وقد احرم بعمرة وعلیه جبة وھو مصفر لحیته وراسه عمرہ کا احرام باندہے ہوئے تھا

اور جبہ پہنے تھا داڑھی اور سر رنگے ہوا تھا **باب** ما یلبس المحرم احرام کے کپڑوں کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال

سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یترک المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمیص ولا البرنس ولا السراویل

ولا العمامة ولا ثوبا مسه ورس ولا زعفران ولا الخفین الا لمن لا یجد النعلین فمن لم یجد نعلین فلیلبس

الخفین ولیقطعهما حتی یکونا اسفل من الکعبین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے کرتہ اور ٹوپی اور ازار اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جو رنگا ہو ورس

(ایک گھانس ہے خوشبودار) اور زعفران سے اور نہ موزے مگر جسکو جوتا یا چپل نہ ہو تو موزوں کو ٹخنوں پر سے کاٹ ڈالے یہاں

ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے جو بیچ کے پاس پیر کے بیچ میں ہوتی ہے) **ف** اور امام احمد کے نزدیک کاٹنا بھی ضرور نہیں بدلیل حدیث

ابن عباس کے جو جوتے یا چپل نہ پاوے وہ موزے پہن لے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک کاٹنا ضرور ہے دلیل اونکی بھی حدیث ہے۔ ورس اور

زعفران کے رنگ سے منع فرمایا کیونکہ اون میں خوشبو ہوتی ہے اسی طرح ہر رنگ کا استعمال جس میں خوشبو ہو ممنوع ہے **عن**

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه وزاد قال المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازین **ترجمہ** عبد اللہ بن

عمر سے روایت ہے ویسی ہی جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ محرمہ عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے یعنی منہ کھلا رکھے اور دستانے نہ پہنے

**عن** عبد اللہ بن عمر انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی النساء فی احرامهن عن القفازین والنقاب وما مس الورس

والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب معصفرا او خزا او حلیا او سراویل او قمیصا

او خفا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت

میں وستانی پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور زعفران یا ورس میں رنگی ہوئی کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگون کی جن میں خوشبو نہیں ہے اجازت ہے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتا ان کو پہنے **ف** عورت کو احرام میں منہ کھلا رکھنا چاہیے نزدیک اکثر علما کے پر کپڑا منہ پر کھولے رکھنی کہتے ہیں تنگی ہے۔ کیا تو بالکل کھلا رہے دیوے یا کوئی کپڑا اسطرح لٹکا دے کہ منہ سے الگ رہے عن نافع عن ابن عمر انه وجد القر فقال القِ علي ثوبا يا نافع فالقيت عليه برنسا فقال تلقي علي هذا وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يلبسه المحرم ترجمہ عبد اللہ بن عمر کو سردی لگی انہوں نے نافع سے کہا کوئی کپڑا مجھ پر ڈال دے میں نے برنس (ٹوپی یا اور کوئی کپڑا جس سے سر ڈھنکا ہے) دیدیا انہوں نے کہا تم یہ ڈالتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اسکو پہننے سے منع کیا عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول السراويل لمن لا يجد الازار والخف لمن لا يجد النعلين ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے پھر کاٹنا موزوں کا یا پھاڑنا پائجامے کا ضرور نہیں نہ اسپر کفارہ ہے یہی قول ہے امام احمد رح کا عن عائشة كنا نخرج مع النبي صلى الله عليه وسلم الى مكة فنضمد جباهنا بالسك المطيب عند الاحرام فاذا عرقت احدانا سال على وجهها فيراه النبي صلى الله عليه وسلم فلا ينهانا ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلتے مکے کی طرف تو جب احرام باندھتی تو ہم اپنی پیشانی پر خوشبو کا ضماد لگاتیں پھر جب پسینا آتا تو وہ خوشبو منہ پر بہہ آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھتے لیکن منع نہ کرتے **ف** کیونکہ وہ خوشبو احرام کے پہلے کی تھی عن محمد بن اسحاق قال ذكرت لابن شهاب فقال حدثني سالم بن عبد الله ان عبد الله يعني ابن عمر كان يصنع ذلك يعني يقطع الخفين للمراة المحرمة ثم حدثته صفية بنت ابي عبيد ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كان رخص للنساء في الخفين فترك ذلك ترجمہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے میں نے ابن شہاب سے ذکر کیا انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر ایسا کرتے تھے یعنی موزوں کو کاٹ دیا کرتے تھے عورت محرمہ کے پھر ان سے بیان کیا صفیہ بنت ابی عبید نے کہ ان سے حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتوں کو موزے پہننے کے جب عبد اللہ بن عمر نے اسکو ترک کر دیا یعنی عورتوں کے موزے کاٹنا چھوڑ دیا کیونکہ احرام میں ٹخنوں کا چھپانا مردوں کو منع ہے عورتوں کو نہیں **باب المحرم يحمل السلاح** محرم ہتھیار باندھے عن ابي اسحاق قال سمعت البراء يقول لما صالح رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الحديبية صالحهم على ان لا يدخلوها الا بجلبان السلاح فسألته ما جلبان السلاح قال القراب بما فيه ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے سنا کہتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والوں سے اس شرط پر کہ نہ آویں گے وہاں مسلمان مگر ہتھیار ان کو غلاف میں رکھ کر **ف** غلاف سے مراد وہ تھیلی ہے جس میں تلوار نیام سمیت رکھ لی جاتی ہے اور سوار اسی میں اپنا کوڑا اور ہتھیار وغیرہ رکھ لیتا ہے ابن بطال نے کہا مالک اور شافعی کے نزدیک محرم کو ہتھیار اٹھانا جائز ہے جب اور عطا اور حسن نے اسکو مکروہ کہا ہے **باب في المحرمة**

تغطی وجہہا عورت محرمہ اپنا منہ ڈہانپ لے تو کیسا ہے عن عائشة قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم محرمات فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفناه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے تو جب
ہمارے سامنے آ جاتے ہم اپنی نقاب منہ پر ڈال لیتے جب وے چلے جاتے پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے ف نقاب منہ سے اونچی سے پڑا رہے کپڑا
منہ سے جدا رہتا ایک لکڑی لگے تو وہ لحاظ کو واسطے منہ ڈہانپنا منع نہیں ہے باب فی المحرم يظلل محرم پر سایہ کرنا کیسا ہے عن
ام الحصين قالت حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فرأيت أسامة وبلالا واحدهما اخذ بخطام ناقة النبي
صلى الله عليه وسلم والآخر رافع ثوبه يستره من الحر حتى رمى جمرة العقبة ترجمہ ام حصین سے روایت ہے ہم نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے اسامہ اور بلال کو ان میں سے کوئی حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تہا اور دوسرا
اپنا کپڑا اونچا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تہا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی ف محرم کو سایہ لینا درست
ہے بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے باب المحرم يحتجم محرم پچھنے لگاوے تو کیسا ہے عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم
وهو محرم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام کی حالت میں ف ابو حنیفہ
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا عمل ہے حدیث پر ہے عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم في رأسه
من داء كان به ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی اپنے سر میں اور آپ احرام باندھے ہوئے
تھے ایک بیماری کے وجہ سے عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائی پشت قدم پر ایک درد کے باعث سے ف اگر پچھنے لگانے میں
بال نکالنا پڑیں تو بعض علماء کے نزدیک جزا لازم ہو گی اور بعضوں کے نزدیک اگر ضرورت ہے تو جزا لازم نہ ہو گی باب يكتحل
المحرم محرم سرمہ لگاوے تو کیسا ہے عن نبيه بن وهب قال اشتكى عمر بن عبيد الله بن معمر عينيه فارسل الى ابان بن عثمان
قال سفيان وهو امير الموسم ما يصنع بهما قال اضمدهما بالصبر فاني سمعت عثمان رضي الله عنه يذكر
ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں انہوں نے اپنا آدمی ابان
بن عثمان پاس بھیجا وہ ان دنوں امیر تھے موسم کے کہ میں کیا علاج کروں ان آنکھوں کا انہوں نے کہا ضماد کر لے ایلوے کا کیونکہ میں نے سنا
حضرت عثمان سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ف امیر موسم وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں
حاجیوں کا سردار ہوتا ہے اور انکا انتظام کرتا ہے باب المحرم يغتسل محرم غسل کرے تو کیسا عن عبد الله بن حنين ان
عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة اختلفا بالابواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل
المحرم رأسه فارسل عبد الله بن عباس الى ابي ايوب الانصاري فوجده يغتسل بين القرنين وهو مستتر بثوب
قال فسلمت عليه فقال من هذا فقلت انا عبد الله بن حنين ارسلني اليك عبد الله بن عباس اسألك كيف كان رسول الله

من الدواب فقال خمس لا جناح فی قتلهن علی من قتلهن فی الحل والحرم العقرب والفارة والحداة والغراب
والکلب العقور ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کون سے جانور محرم کو مارنا
درست ہے آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ہے خواہ حرم میں مارے یا حل میں۔ بچھو۔ اور چوہا۔ اور چیل
اور کوا۔ اور کٹہنا کتا۔ ف کٹہنے کتے میں ہر وہ جانور داخل ہے جو لوگوں کو کاٹے یا حملہ کرے جیسے شیر اور چیتا اور بھیڑیا اور بھیڑیا
اوسکو مار ڈالنا درست ہے کچھ قباحت نہیں) موطا عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس قتلهن
حلال فی الحرم الحیة والعقرب والحداة والفارة والکلب العقور ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں کا قتل کرنا درست ہے حرم میں (حرم وہ زمین ہے خاص مکے اور اطراف مکہ کی جہاں شکار
کرنا حرام ہے باقی سب حل ہے) سانپ اور بچھو اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سئل عما یقتل المحرم قال الحیة والعقرب والفویسقة ویرمی الغراب ولا یقتله والکلب العقور
والحداة والسبع العادی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا محرم کو کون سے جانور مارنا
درست ہے آپ نے فرمایا سانپ اور بچھو اور چوہا (اس میں گھونس وغیرہ بھی داخل ہے) اور کوے کو بھگا دے لیکن مارے نہیں فقط
کہا شاید وہ کوا مراد ہے جسکا کہانا حلال ہے) اور کتا کاٹنے والا اور چیل اور ہر درندہ حملہ کرنیوالا۔ باب فی الصید للمحرم
محرم کو شکار کا گوشت درست ہے یا نہیں عن عبد اللہ بن الحارث کان الحارث خلیفة عثمان علی الطائف فصنع لعثمان
طعاما فیه من الحجل والیعاقیب ولحم الوحش قال فبعث الی علی بن ابی طالب فجاءه الرسول وهو یخبط لا
باعر له فجاء وهو ینفض الخبط عن یده فقالوا له کل فقال اطعموه قوما حلالا فانا حرم فقال علی
رضی اللہ عنہ انشد اللہ من کان ههنا من اشجع اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدی الیه رجل حمار
وحش وهو محرم فابی ان یاکله قالوا نعم ترجمہ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے کہ میرے باپ حارث جو خلیفہ تھے
حضرت عثمان کے طائف پر کہانا تیار کیا حضرت عثمان کیواسطے اوس میں چڑیوں کا گوشت تھا اور گورخر کا انہوں نے حضرت علی
پاس بہیجا جب اونکے پاس آدمی آیا تو وہ چارہ تیار کر رہے تھے اپنے اونٹوں کیلیے اور جب آئے تو بہی چارہ کو ہاتھ سے جہاڑ رہے تھے لوگوں نے
اون سے کہا کہاؤ حضرت علی رض نے کہا کہلاؤ اون لوگوں کو جو احرام نہ باندہے ہوں ہم تو احرام باندہے ہیں پہر کہا میں قسم دیتا ہوں
اون لوگوں کو جو اشجع (قبیلہ) سے ہوں کیا تم جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص نے گورخر بہیجا آپ نے انکار
کیا کہانے سے اور آپ احرام باندہے ہوئے تہے لوگوں نے کہا ہاں ف محرم کو خشکی کا شکار کہانا مطلقا حرام ہے بعضوں کے نزدیک اور
بعضوں کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم کیواسطے شکار کیا جاوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جب حرام ہے کہ محرم اوس میں شریک ہو
عن ابن عباس انه قال یا زید بن ارقم هل علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهدی الیه عضو
صید فلم یقبله وقال انا حرم قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا زید بن ارقم سے کیا تم جانتے ہو کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک وحشی شکار کے جانور کا ہدیہ میں آیا آپ نے نہیں قبول کیا اور فرمایا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے
ہیں ویدیں اُس نے کہا ہاں میں جانتا ہوں عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحم
صید البر لکم حلال ما لم تصیدوہ او یصد لکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار کیا جاوے عن
ابی قتادۃ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین
وھو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ قال فسأل اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابوا فسألھم
رمحہ فابوا فاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ فاکل منہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی
بعضھم فلما ادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ عن ذلک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا
اللہ تعالی ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ایک راستے میں مکے کے
پیچھے رہ گئے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے تھے۔ لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا
تو بیٹھے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیوں سے کوڑا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر برچھا مانگا انہوں نے انکار کیا آخر انہوں نے خود برچھا
لیکر حملہ کیا گورخر پر اور قتل کیا اوسکو تو بعض صحابہ نے وہ گوشت کھایا اور بعضوں نے انکار کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملے تو آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا جو کھلایا تم کو اللہ جل جلالہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم
کو اس شکار کا گوشت کھانا درست ہے جس میں اوس نے شرکت اور اعانت نہ کی ہو ورنہ حرام ہوگا باب فی الجراد للمحرم
کو ٹیڑیاں مارنا درست ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجراد من صید البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیڑیاں دریا کا شکار ہیں ف یعنی جیسے دریا کا شکار احرام میں درست ہے ویسی ہی یہ بھی درست
عن ابی ھریرۃ قال اصبنا صرما من جراد فکان رجل منا یضرب بسوطہ وھو محرم فقیل لہ ان ھذا لا یصلح
فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما ھو من صید البحر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم کو ایک ٹیڑیوں کا
جھنڈ ملا ایک شخص اپنے کوڑے سے اوسکو مارنے لگا اور احرام باندھے ہوئے تھا لوگوں نے کہا یہ درست نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا وہ دریا کا شکار ہے ف کیونکہ سانپ اس کو مچھلی دیتا ہے پھر دریا اوسکو کنارے پر پھینک
دیتا ہے یا مطلب یہ ہے کہ مثل دریا کے شکار کی بغیر ذبح کے کھانا اوسکا درست ہے باب فی الفدیۃ فدیے کا بیان عن کعب
بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فقال قد اذاک ھوام راسک قال نعم
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلق ثم اذبح شاۃ نسکا او صم ثلاثۃ ایام او اطعم ثلاثۃ اصع من تمر
علی ستۃ مساکین ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون پر گزرے صلح حدیبیہ کے زمانے میں
آپ نے فرمایا بیشک ایذا دیتی ہیں تجھکو جوئیں تیرے سر کی انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈا ڈال پھر ذبح کر ایک بکری یا

مین روزی رکھنا یا تین صاع کھجور کے چھہ مسکینون کو دینا **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک یعنی جو تم مین سے کوئی بیمار ہو یا اوسکو سر مین کوئی آفت ہو جیسے جوئین وغیرہ تو وہ فدیہ دیوے روزے یا صدقہ یا قربانی سے یہ حدیث اوس کے تفسیر ہے **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان شئت فانسک نسیکۃ وان شئت فصم ثلاثۃ ایام وان شئت فاطعم ثلاثۃ آصع من تمر لستۃ مساکین **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہا اگر تو چاہے تو ایک قربانی کر اور اگر چاہے تو تین روز تک روزے رکھہ اور اگر چاہے تو تین صاع کھجور کے چھہ مسکینون کو کھلا یعنی ان تینون کام مین جو ہوسکے کر **عن** کعب بن عجرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بہ زمن الحدیبیۃ فذکر القصۃ فقال امعک دم قال لا قال فصم ثلاثۃ ایام او تصدق بثلاثۃ آصع من تمر علی ستۃ مساکین بین کل مسکینین صاع **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونپر گذرے صلح حدیبیہ مین پھر یہی قصہ بیان کیا آپ نے پوچھا تیرے پاس قربانی ہے بولا نہین آپ نے فرمایا تین روزے رکھہ لے یا تین صاع کھجور کے چھہ مسکینون کو صدقہ دے **ف** کعب بن عجرہ مشہور صحابی ہین یہ ایک بت کو پوجا کرتے تہے ان کے دوست عبادہ بن صامت انکے گھر مین جا کر چپکے سے اوس بت کو توڑ ڈالا جب یہ آئے اور دیکھا تو غصے ہوئے اور عبادہ سے بدلہ لینا چاہا پھر سوچے کہ اگر اس بت مین قدرت ہوتی تو اپنے تئین بچاتا اور مسلمان ہوگئے **عن** کعب بن عجرۃ وکان قد اصابہ فی راسہ اذی فحلق فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یہدی ہدیا بقرۃ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے اون کے سر مین جوئین پڑ گئین تہین اونہون نے سر منڈا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا ایک گائے قربانی کرنے کا (پھر گائے اون کے پاس نہ ہوگی تو روزے یا صدقے کی اجازت) **عن** کعب بن عجرۃ قال اتی بی ہوام فی راسی وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ حتی تخوفت علی بصری فانزل اللہ سبحانہ وتعالی فی فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ الآیۃ فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی احلق راسک وصم ثلاثۃ ایام او اطعم ستۃ مساکین فرقا من زبیب او نسک شاۃ فحلقت راسی ثم نسکت **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے میرے سر مین جوئین پڑ گئین اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا حدیبیہ کے سال مین یہان تک کہ مجھے خوف ہوا اپنی بصارت کا (جوؤن کے کاٹنے اور نوچنے سے اور دماغ کے ضعیف ہوجانے سے) تو اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اتاری فمن کان منکم مریضا الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا اپنا سر منڈا ڈال اور تین روزے رکھہ لے یا چھہ مسکینون کو کھانا کھلا دے ایک فرق (پیمانہ ہے چار صاع کا بارہ سیر ہوا عراقی اور سہ آثار ہوا حجازی سے) یا ایک بکری ذبح کر مین نے اپنا سر منڈایا پھر مین نے قربانی کی **ف** ایک روایت مین ہے کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ ہر ایک مسکین کو نصف نصف صاع ہوئے

## **باب** الاحصار جج سے رک جانیکا بیان

**عن** عکرمۃ قال سمعت الحجاج بن عمرو الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل وعلیہ الحج من قابل قال عکرمۃ سالت ابن

عباس وابا هريرة عن ذلك فقالا صدق ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے مین نے سنا حجاج بن عمرو انصاری سے فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اوسکے ہڈی ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو جاوے (دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے یا بیمار ہو جاوے)
تو وہ حلال ہو گیا (یہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے یعنے احرام کو ترک کرے اور اپنے وطن کو چلا آوے) پھر اگلے سال حج کرے۔ عکرمہ نے کہا
مین نے ابن عباس سے پوچھا اور ابو ہریرہ سے انہون نے کہا سچ بولا۔ ف ائمہ ثلثہ شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک احصار
(حج سے رک جانا) سوا دشمن کے اور کسی عذر سے نہین ہوتا۔ اگر اور کوئی عذر ہو تو احصار کا حکم نہ ہوگا بلکہ انتظار کرنا چاہیے رفع
عذر کا پھر اگر حج کے اندر پہونچا تو حج کرے نہین تو عمرہ کرکے احرام کھولڈالے اور سال آئندہ حج کرے عن میمون بن مهران قال
خرجت معتمرا عام حاصر اهل الشام ابن الزبير بمكة وبعث معي رجال من قومي بهدي فلما انتهينا الى
اهل الشام منعونا ان ندخل الحرم فنحرت الهدي مكاني ثم احللت ثم رجعت فلما كان من العام المقبل
خرجت لاقضي عمرتي فاتيت ابن عباس فسالته فقال ابدل الهدي فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر اصحابه
ان يبدلوا الهدي الذي نحروا عام الحديبية في عمرة القضاء ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین عمرہ
کرنیکو نکلا جس سال شام والون نے محاصرہ کیا تہا عبد اللہ بن الزبیر کا مکے مین اور میرے ساتھ کئی لوگون نے میری قوم مین سے
ہدی بہیجی تہی جب ہم مکے کے قریب پہونچے تو اہل شام نے منع کیا ہم کو حرم مین جانیسے مین نے اوسی جگہہ اپنی ہدی نحر کی اور احرام
کہولڈالا اور لوٹ آیا جب دوسرا سال ہوا تو پہر مین نکلا اپنا عمرہ قضا کرنیکو سو ابن عباس پاس آیا اور اون سے پوچھا انہون نے
کہا ہدی بھی بدل ڈال یعنے دوسری ہدی لا۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا تہا کہ بدلہ دین عمرہ قضا
مین اوس ہدی کا جو انہون نے نحر کی تھی حدیبیہ مین ف کیونکہ وہ ہدی حرم مین ذبح نہین ہوئی تھی بلکہ باہر حرم کے ذبح ہوئے
تہے یہ حدیث بظاہر مؤید ہے مذہب حنفیہ کو کہ احصار کیحالت مین ہدی ذبح کرنے کیلیے حرم مین بہیجے جاوے اور شافعی کے نزدیک جہان
رکا جاوے وہین ہدی کو ذبح کرے

**باب دخول مكة** مکے مین جانیکا بیان

عن نافع ان ابن عمر كان اذا قدم
مكة بات بذي طوى حتى يصبح ويغتسل ثم يدخل مكة نهارا ويذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه فعله
ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب مکے مین آتے تو رات کو ذی طوی (ایک مقام ہے قریب مکے کے) مین رہ جاتے
جب صبح ہوتی تو غسل کرتے پھر مکے مین دنکو داخل ہوتے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے ف پھر جب
مکے سے پہرتے تو بھی ذی طوی مین ٹہرتے اس سے معلوم ہوا کہ مکے مین دن کو آنا بہتر ہے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم
كان يدخل مكة من الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى زاد البرمكي يعني ثنيتي مكة ترجمہ عبد اللہ بن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین بلند جانب کیطرف سے آتے اور نشیب کیجانب سے نکلتے ف بلند جانب
کیطرف ذی طوی ہے اور جنت المعلے مقبرہ مکہ معظمہ کا بھی اسی طرف ہے اور نشیب دوسرا جانب ہے عن نافع عن ابن عمر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج من طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلتے شجرہ کیجانب سے (جو ذوالحلیفہ میں تہا) اور داخل ہوتے مدینے میں معرس (ایک موضع
ہے قریب مسجد نبوی) کیجانب سے عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم عام
الفتح من كداء من اعلى مكة ودخل في العمرة من كدى قال وكان عروة يدخل منهما جميعا وكان اكثر ما كان
يدخل من كدى وكان اقربهما الى منزله ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فتح مکہ میں کداء کے جانب سے داخل ہوئے بلندی کیطرف سے اور عمرے میں کدی کیطرف سے (کداء وہ جانب ہے جو جنة المعلی
کے طرف ہے بلند ہے اور کدی وہ جانب ہے جو مکے کے نشیب میں ہے باب العمرہ کیطرف) اور عروہ دونو جانبوں میں داخل ہوتے
لیکن اکثر کدی میں جاتے کیونکہ وہ جانب ان کے گہر سے قریب تہا عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا
دخل مكة دخل من اعلاها وخرج من اسفلها ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ
میں داخل ہوتے تو بلند جانب کیطرف سے آتے اور جب مکے سے نکلتے تو نیچے کیطرف سے نکلتے باب فی رفع الیدین اذا رای
البیت جب خانہ کعبہ کو دیکہے تو دونو ہاتہ اوٹہاوے عن شعبة قال سمعت ابا قزعة يحدث عن المهاجر المكي قال
سئل جابر بن عبد الله عن الرجل يرى البيت يرفع يديه فقال ما كنت ارى احدا يفعل هذا الا اليهود وقد حججنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يكن يفعله ترجمہ مہاجر مکی سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ سے پوچہا جو شخص خانہ کعبہ
دیکہے وہ دونو ہاتہ اٹہاوے انہون نے کہا میں تو کسیکو یہ کرتے نہیں دیکہا سوا یہود کے اور ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہ آپ نے ہاتہ نہ اوٹہائے ف اکثر علما حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد کے نزدیک جب کعبے کو دیکہے تو
دونو ہاتہ اٹہاوے اور دعا کرے۔ اور بعضون نے اسکو حنفیہ اور شافعیہ سے بہی نقل کیا ہے عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم لما دخل مكة طاف بالبيت فصلى ركعتين خلف المقام يعني يوم الفتح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں داخل ہوئے تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور دو رکعتیں پڑہیں مقام ابراہیم کے پیچہے جس دن کہ فتح ہوا ف
دو رکعتوں سے مراد دوگانہ طواف ہے عن ابي هريرة قال اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل مكة فاقبل رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى الحجر فاستلمه ثم طاف بالبيت ثم اتى الصفا فعلاه حيث ينظر الى البيت فرفع
يديه فجعل يذكر الله ما شاء ان يذكره ويدعوه قال والانصار تحته قال هاشم فدعا وحمد الله
ودعا بما شاء ان يدعو ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکے میں تو پہلے حجر اسود پاس آئے
اور اسکو بوسہ دیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا پہر صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑہ گئے یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکہلائی دینے لگا اور دونو ہاتہ
اوٹہائے پہر ذکر کرنے لگے اللہ کا جو چاہا اور دعا مانگنے لگے اور انصار نیچے کہڑے تہے یعنی صفا پر چڑہنے کے لیے نیچے تہے ہاشم نے کہا کہ
اور اللہ کی تعریف کی اور جو چاہا دعا کی ف دونو ہاتہ اٹہائے یعنی دعا کے لیے اور دعا مانگی بعض نسخون میں والانصار تحته
ہے دونو ترجمے مذکور ہوئے باب فی تقبیل الحجر حجر اسود کو چومنے کا بیان عن عمر انه جاء الى الحجر فقبله فقال

تک حجر لا تنفع ولا تضر ولولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبلك ما قبلتك ترجمہ حضرت عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد اسکے کہا میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا ف جب حجر اسود کا یہ حال ہو تو اور چیزوں کو بوسہ دینا کیونکر درست ہوگا

باب استلام الارکان ارکان کو مس کرنے کا بیان

عن ابن عمر قال لم ار رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح من البیت الا الرکنین الیمانیین ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو عن ابن عمر انه اخبر بقول عائشة رضی الله عنها ان الحجر بعضه من البیت فقال ابن عمر والله انی لاظن عائشة ان کانت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لاظن رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یترك استلامهما الا انهما لیسا علی قواعد البیت ولا طاف الناس وراء الحجر الا لذلك ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہا گیا کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں داخل ہے انہوں نے کہا قسم خدا کی بیشک عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اور اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے ف کیونکہ حطیم بیت اللہ میں داخل ہے تو اوسکو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیے اگر شریک نہ کریگا اور حطیم کے اندر سے نکل جاویگا تو طواف درست نہ ہوگا

عن ابن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدع ان یستلم الرکن الیمانی والحجر فی کل طوفة قال وکان عبد الله بن عمر یفعله ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا ہر چکر میں مس کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے ف کعبے کے چار رکن ہیں ایک حجر اسود دوسرے رکن عراقی تیسرے رکن شامی چوتھے رکن یمانی

باب الطواف الواجب طواف واجب کا بیان

عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم طاف فی حجة الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجة الوداع میں ایک اونٹ پر استلام کرتے تھے حجر اسود کا ایک ٹیڑھے سر کی لکڑی سے

عن صفیة بنت شیبة قالت لما اطمان رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکة عام الفتح طاف علی بعیر یستلم الرکن بمحجن فی یده قالت وانا انظر الیه ترجمہ صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اطمینان ہوا مکہ فتح کرنے کے بعد تو آپ نے طواف کیا ایک اونٹ پر سوار ہو کر چھوتے تھے حجر اسود کو ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے جو ان کے ہاتھ میں تھی اور میں آپکو دیکھ رہی تھی

عن معروف یعنی ابن خربوذ المکی حدثنا ابو الطفیل قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم یطوف بالبیت علی راحلته یستلم الرکن بمحجنه ثم یقبله زاد محمد بن رافع ثم خرج الی الصفا والمروة فطاف سبعا علی راحلته ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا اپنے اونٹ پر سوار ہو کر استلام کرتے تھے (چھوتے تھے) حجر اسود کو ایک ٹیڑھی سر کی لکڑی سے پھر بوسہ لیتے تھے اوس لکڑی کا محمد بن رافع نے زیادہ کیا پھر نکلے صفا اور مروہ کی طرف اور سات پھیرے کئے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر

عن جابر بن عبد الله یقول طاف النبی صلی الله علیه وسلم فی حجة الوداع علی راحلته بالبیت وبالصفا والمروة لیراه الناس ولیشرف ولیسألوه فان الناس غشوه ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجة الوداع میں اپنے اونٹ پر خانہ کعبہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کے بیچ میں تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور مطلع ہوں اور آپ سے پوچھیں کیونکہ لوگوں نے گھیر لیا تھا آپ کو

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قدم مکة وهو یشتکی فطاف علی راحلته کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ

طوافه اناخ فصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور آپ بیمار تھے پھر آپ نے طواف کیا اونٹ پر چڑھ کر جب
حجر اسود پاس آتے تو ایک چھڑی سے کہ لکڑی ہوا اوسکو چھوتے پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ کو بٹھا کر دو رکعتیں پڑھیں دوگانہ طواف کا ادا کیا عن ام سلمۃ زوج

النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اشتکی فقال طوفی من وراء الناس وانت راکبۃ قالت فطفت ورسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ یصلی الی جنب البیت وهو یقرأ بالطور وکتاب مسطور ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے میں نے شکایت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے تو میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کے پہلو میں
اور آپ پڑھتے تھے والطور وکتاب مسطور ف یعنی سورہ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسے عادت شریف تھی یا دو رکعتوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا
حالت بیماری میں درست ہے باب الاضطباع فی الطواف اضطباع کرنا طواف میں عن یعلی قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطبعا ببرد اخضر
ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے طواف کیا چادر سبز اوڑھ کر اضطباع کرکے ف اضطباع کہتے ہیں چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا عن

ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبیت وجعلوا اردیتهم تحت اباطهم ثم قذفوها علی عواتقهم
الیسری ترجمہ عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا طواف میں رمل کہتے ہیں سینہ نکال کر
ہو کر ذرا جلد جلد چلنے کو) اور چادروں کو اپنی بغلوں کے تلے سے نکالا پھر اوسکو ڈال دیا بائیں کندھوں پر یعنی اضطباع کیا باب الرمل رمل کا بیان عن

ابی الطفیل قال قلت لابن عباس یزعم قومک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رمل بالبیت وان ذلک سنة قال صدقوا وکذبوا قلت

وما صدقوا وکذبوا قال صدقوا قد رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذبوا لیس بسنة ان قریشا قالت زمن الحدیبیة دعوا محمدا

واصحابه حتی یموتوا موت النغف فلما صالحوه علی ان یحجوا من العام المقبل فیقیموا بمکة ثلاثة ایام فقدم رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم والمشرکون من قبل قعیقعان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه ارملوا بالبیت ثلاثا ولیس بسنة قلت یزعم قومک

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف بین الصفا والمروة علی بعیره وان ذلک سنة فقال صدقوا وکذبوا قلت ما صدقوا وما

کذبوا قال صدقوا قد طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الصفا والمروة علی بعیره وکذبوا لیست بسنة کان الناس لا یدفعون عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصرفون عنه فطاف علی بعیر لیسمعوا کلامه ولیروا مکانه ولا تناله ایدیهم ترجمہ ابو الطفیل سے
روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تمہاری قوم کے لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طواف کیا خانہ کعبہ کا تو رمل کیا اور یہ رمل سنت ہے انہوں نے کہا
کچھ سچ کہا اور کچھ جھوٹ میں نے کہا کیا سچ اور کیا جھوٹ ہے ابن عباس نے کہا اتنا سچ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ہے اور یہ جھوٹ بولے کہ رمل سنت ہے
اصل قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں قریش نے کہا چھوڑ دو محمد کو اور اون کے اصحاب کو وہ آپ ہی مر جاوینگے اونٹ کی موت جیسے اونٹ کی ناک میں کیڑا پڑ کر مر جاتا ہے یعنی آپ ہی
ہو کر مر جاوینگے جب آپ سے صلح ہو گئی اس بات پر کہ سال آئندہ آویں اور حج کریں اور تین دن مکے میں رہیں تو رسول اللہ صلعم آئے اور مشرکین بھی قعیقعان کی طرف
سے آئے (قعیقعان ایک پہاڑ کا نام ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تین پھیروں میں رمل کرو ف یعنی اکڑ کر جلد جلد مونڈھے ہلاتے ہوئے جیسے سپاہی جنگ کے لیے جاتا ہے رمل
تین پھیروں میں طواف کے سنت ہے ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک مگر عمرہ میں اور حج کی ایک طواف میں جسکے بعد سعی ہو تو اگر طواف القدوم کے بعد سعی کا ارادہ ہو تو اوس میں رمل کرے
نہیں تو طواف الزیارۃ میں کرے ف ت اور سنت نہیں ہے یہ سچ کہا تمہارے لوگ سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے طواف کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں

اور سنت ہے انہوں نے کہا کچھ جھوٹ ہے کچھ سچ میں نے کہا سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سعی کی صفا مروہ کے درمیان اونٹ پر یہ سچ
ہے لیکن یہ جھوٹ ہے کہ یہ فعل سنت ہے کیونکہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سرکتے نہ تھے اور جاتے نہ تھے تو آپ نے سعی کی اونٹ پر سوار ہو کر تاکہ لوگ آپ کا
کلام سنیں اور آپکو دیکھیں اور لوگوں کے ہاتھ آپ تک نہ جا سکیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو طواف اور سعی پیدل ہو کر کرنا چاہیے عن
ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وقد وهنتهم حمى يثرب فقال المشركون انه يقدم عليكم قوم وقد وهنتهم الحمى ولقوا منها
شرا فاطلع الله سبحانه نبيه صلى الله عليه وسلم على ما قالوه فامرهم ان يرملوا الاشواط الثلاثة وان يمشوا بين الركنين فلما راوهم
رملوا قالوا هؤلاء الذين ذكرتم ان الحمى قد وهنتهم هؤلاء اجلد منا قال ابن عباس ولم يامرهم ان يرملوا الاشواط كلها الا ابقاء عليهم
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے اور ضعیف کر دیا تھا انکو مدینہ کی بخار نے تو مشرکین نے کہا تمہارے پاس وہ لوگ آتے
ہیں جو بخار سے ضعیف ہو گئے ہیں اور بڑی تکلیف اٹھائی ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو اس گفتگو سے مطلع کر دیا تو آپ نے حکم کیا لوگوں کو پہلے تین پھیروں میں رمل کریں اور درمیان
میں رکن یمانی اور حجر اسود کے معمولی چال سے چلیں جب مشرکین نے انکو دیکھا تو کہا تم کہتے تھے ان لوگوں کو بخار نے ضعیف کر دیا یہ تو ہم سے بھی زیادہ چالاک اور تندرست
ہیں ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سب پھیروں میں رمل کرنیکا حکم نہیں دیا ان پر رحم کر کے ف تاکہ تکلیف نہ ہو صرف صحت اور
شجاعت ظاہر کرنیکو پہلے تین پھیروں میں رمل کرنا کافی تھا عن اسلم قال سمعت عمر بن الخطاب يقول فيم الرملان اليوم والكشف عن المناكب وقد اطا
الله الاسلام ونفى الكفر واهله مع ذلك لا ندع شيئا كنا نفعله على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ اسلم سے روایت ہے میں نے سنا
حضرت عمر سے فرماتے تھے اب رمل اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت ہے اب تو اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر کو مٹا دیا اور کافروں کو تباہ کر دیا لیکن باوجود اسکے ہم اون باتونکو
نہیں چھوڑینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کیا کرتے تھے ف اگرچہ ضرورت باقی نہ رہی مگر اتباع رسول کا ضرور ہے عن عائشة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا والمروة ورمي الجمار لاقامة ذكر الله ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف بیت اللہ کا اور سعی کرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور کنکریاں مارنا یہ سب اللہ جل جلالہ کی یاد کے واسطے مقرر کیے گئے
عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اضطبع فاستلم وكبر ثم رمل ثلاثة اطواف وكانوا اذا بلغوا الركن اليماني وتغيبوا من
قريش مشوا ثم يطلعون عليهم يرملون تقول قريش كانهم الغزلان قال ابن عباس فكانت سنة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضطباع کیا پھر استلام کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو اور تکبیر کہی پھر تین پھیروں میں رمل کیا جب لوگ رکن یمانی کے پاس پہنچتے اور قریش
کی کافروں کی نظر سے غائب ہو جاتے تو معمولی چال سے چلتے پھر انکے سامنے آتے تو رمل کرتے ہوئے چلتے یہاں تک کہ قریش کہنے لگے گویا یہ ہرن ہیں جو کودتے ہیں
ابن عباس نے کہا پھر یہ فعل سنت ہو گیا عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه اعتمروا من الجعرانة فرملوا بالبيت ثلاثا
ومشوا اربعا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمرہ کا احرام باندھا جعرانہ سے تو رمل کیا پہلے تین پھیروں میں پھر معمولی
چال سے چلے عن نافع ان ابن عمر رمل من الحجر الى الحجر وذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے
رمل کیا حجر اسود سے لیکر حجر اسود تک اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا باب الدعاء في الطواف طواف میں دعا کا عن عبد الله
بن السائب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بين الركنين ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

ترجمہ عبداللہ بن السائب سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو میں نے سنا آپ فرماتے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا طاف فی الحج والعمرۃ اول ما یقدم فانہ یسعی ثلاثۃ اطواف ویمشی اربعا ثم یصلی سجدتین ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرہ میں اول تشریف آنے کے بعد تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور باقی چار پھیروں میں معمولی چال چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے

## باب الطواف بعد العصر عصر کی نماز کے بعد طواف کرنیکا بیان

عن جبیر بن مطعم یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمنعوا احدا یطوف بھذا البیت ویصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نھار ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منع کرو کسیکو طواف کرنے سے اس گھر کا اور نماز پڑھنے سے جس وقت جی چاہے رات اور دن میں (اگرچہ بعد عصر یا بعد فجر کے ہو)

## باب طواف القارن قران کرنے والے کا طواف

عن جابر بن عبداللہ یقول لم یطف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا اصحابہ بین الصفا والمروۃ الا طوافا واحدا طوافہ الاول ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں ایک ہی بار سعی کی پہلے مرتبہ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عن عائشۃ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذین کانوا معہ لم یطوفوا حتی رموا الجمرۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے طواف نہیں کیا جبتک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرلی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا طوافک بالبیت وبین الصفا والمروۃ یکفیک لحجتک وعمرتک ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف تیرا خانہ کعبہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کو

## باب الملتزم ملتزم کا بیان

عن عبدالرحمن بن صفوان قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قلت لالبسن ثیابی وکانت داری علی الطریق فلانظرن کیف یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج من الکعبۃ ھو واصحابہ وقد استلموا البیت من الباب الی الحطیم وقد وضعوا خدودھم علی البیت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطھم ترجمہ عبدالرحمن بن صفوان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو میں نے کہا میں اپنے کپڑے پہنونگا اور میرا گھر بھی راستے پر تھا تو دیکھونگا کہ رسول اللہ صلعم کیا کرتے ہیں میں گیا تو میں نے دیکھا آپ کعبہ کے اندر سے نکلے اور آپکے صحابہ بھی نکلے اور سب لوگ چمٹ گئے خانہ کعبہ کو دروازہ سے لیکر حطیم تک اور اپنے رخسارے کعبہ سے لگا دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے بیچ میں تھے ف ملتزم وہ جگہ ہے خانہ کعبہ کا جو درمیان میں حجر اسود اور باب کعبہ کے ہے عن عمرو بن شعیب قال طفت مع عبداللہ فلما جئنا دبر الکعبۃ قلت الا تتعوذ قال نعوذ باللہ من النار ثم مضی حتی استلم الحجر واقام بین الرکن والباب فوضع صدرہ ووجھہ وذراعیہ وکفیہ ھکذا وبسطھما ثم قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ ترجمہ شعیب سے روایت ہے میں نے طواف کیا عبداللہ کے ساتھ جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو ہم نے کہا تم پناہ نہیں مانگتے انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی جہنم سے پھر گئے اور حجر اسود کو

اور کھڑے ہوئے درمیان میں حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے اور اپنا سینہ اور منہ اور دونوں ہاتھ اور ہتھیلیاں اس طرح کہ مین
اور ان کو بچھا دیا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا جیسے تمہیں کرتے ہو ۔ عن عبد اللہ بن
السائب انہ کان یقود ابن عباس فیقیمہ عند الشقۃ الثالثۃ مما یلی الرکن الذی یلی الحجر مما یلی الباب فیقول لہ
ابن عباس انبئت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی ھھنا فیقول نعم فیقوم فیصلی ۔ ترجمہ عبد اللہ بن
السائب کھینچا کرتے تھے عبد اللہ بن عباس کو (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) اور کھڑا کر دیتے تھے ان کو تیسرے کونے میں حجر اسود
کے پاس باب کعبہ کے قریب پھر ابن عباس کہتے تھے مجھ کو خبر دی گئی تم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نماز پڑھتے تھے میں کہتا تھا
ہاں پھر وہاں نماز پڑھتے ۔

## باب امر الصفا والمروۃ صفا اور مروہ کا بیان

عن عروۃ انہ قال قلت لعائشۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا یومئذ حدیث السن ارایت قول اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر
اللہ فما اری علی احد شیئا ان لا یطوف بہما قالت عائشۃ کلا لو کان کما تقول کانت فلا جناح
علیہ ان لا یطوف بہما انما انزلت ھذہ الآیۃ فی الانصار کانوا یھلون لمناۃ وکانت مناۃ حذو قدید
وکانوا یتحرجون ان یطوفوا بین الصفا والمروۃ فلما جاء الاسلام سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ذلک فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔ ترجمہ عروہ بن الزبیر نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے
میں کہا دیکھو اللہ جل جلالہ فرماتا ہے بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں سو جو حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو کچھ
گناہ نہیں ہے اس پر سعی کرنا درمیان میں ان کے) تو میں سمجھتا ہوں اگر کوئی سعی نہ کرے جب بھی کچھ قباحت نہیں حضرت عائشہ نے
جواب دیا ہرگز نہیں اگر جیسا تم سمجھتے ہو ویسا ہوتا تو اللہ یوں فرماتا کہ گناہ نہیں ہے سعی نہ کرنا صفا اور مروہ میں تو آیت انصار کے
حق میں اتری ہے وہ لوگ حج کیا کرتے تھے مناۃ کے لیے اور مناۃ کے مقابل قدید کے تھا (قدید ایک قریہ ہے مناۃ اوس کی سامنے رکھا
کرتا تھا) وہ لوگ صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کرنا برا سمجھتے تھے جب دین اسلام سے مشرف ہوئے تو انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت اللہ جل جلالہ نے اوتارا کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کے نشانیوں میں سے ہیں (مقصود اس سے دفع اوس کے
خیال کا کہ سعی میں قباحت نہیں ہے) عن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فطاف بالبیت
وصلی خلف المقام رکعتین ومعہ من یسترہ من الناس فقیل لعبد اللہ ادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ
قال لا ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا تو طواف کیا خانہ کعبہ کا اور مقام ابراہیم
کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے ساتھ اتنے لوگ تھے آپ ان میں چھپے ہوئے تھے تو عبد اللہ سے کہا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کعبہ کے اندر گئے تھے انہوں نے کہا نہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر آئے آپ صفا اور مروہ پر اور سعی کے درمیان ان کے
سات پھیرے ۔ عن کثیر بن جمہان ان رجلا قال لعبد اللہ بن عمر بین الصفا والمروۃ یا ابا عبد الرحمن
انی اراک تمشی والناس یسعون قال ان امشی فقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وان اسعی فقد رایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وانا شیخ کبیر ترجمہ کثیر بن جمہان کو روایت ہے ایک شخص سے عبد اللہ بن عمر کو
کہا صفا اور مروہ کے درمیان میں تم کو دیکھا ہے کہ تم چلتے ہو اور لوگ دوڑتے ہیں کہا اگر میں چلوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلتے دیکھا ہے اور اگر دوڑوں
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے دیکھا اور میں بوڑھا ضعیف ہوں ف اس واسطے چلتا ہوں اور چلنا خلاف سنت کا
نہیں ہے۔ باب صفة حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال عن جعفر عن ابیہ قال دخلنا

علی جابر بن عبد اللہ فلما انتہینا الیہ سال عن القوم حتی انتہی الی فقلت انا محمد بن علی بن حسین فاھوی
بیدہ الی راسی فنزع زری الاعلی ثم نزع زری الاسفل ثم وضع کفہ بین ثدیی وانا یومئذ غلام شاب
فقال مرحبا بک واھلا یا ابن اخی سل عما شئت فسالتہ وھو اعمی وجاء وقت الصلوٰۃ فقام فی نساجۃ ملتحفا
بہا یعنی ثوبا ملفقا کلما وضعہا علی منکبیہ رجع طرفاھا الیہ من صغرھا فصلی بنا ورداؤہ الی جنبہ علی
المشجب فقلت اخبرنی عن حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بیدہ فعقد تسعا ثم قال ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم
المدینۃ بشر کثیر کلہم یلتمس ان یاتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعمل مثل عملہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وخرجنا معہ حتی اتینا ذا الحلیفۃ فولدت اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر فارسلت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اصنع قال اغتسلی واستذفری بثوب واحرمی فصلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ ناقتہ علی البیداء قال جابر نظرت الی مد بصری من بین
یدیہ من راکب وماش وعن یمینہ مثل ذلک وعن یسارہ مثل ذلک ومن خلفہ مثل ذلک ورسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بین اظہرنا وعلیہ ینزل القرآن وھو یعلم تاویلہ وما عمل بہ من شیء عملنا بہ فاھل بالتوحید لبیک
اللہم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک واھل الناس
بہذا الذی یہلون بہ فلم یرد علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا منہ ولزم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تلبیتہ قال جابر لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا اتینا البیت معہ استلم الرکن
فرمل ثلاثا ومشی اربعا ثم تقدم الی مقام ابراہیم فقرا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی فجعل المقام بینہ
وبین البیت قال فکان ابی یقول قال ابن نفیل وعثمان ولا اعلمہ ذکرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
سلیمان ولا اعلمہ الا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا فی الرکعتین بقل ھو اللہ احد وبقل یا ایہا
الکفرون ثم رجع الی البیت فاستلم الرکن ثم خرج من الباب الی الصفا فلما دنا من الصفا قرا ان الصفا
والمروۃ من شعائر اللہ نبدا بما بدا اللہ بہ فبدا بالصفا فرقی علیہ حتی رای البیت فکبر اللہ ووحدہ وقال
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ

وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ثم دعا بين ذلك وقال مثل هذا ثلاث
مرات ثم نزل الى المروة حتى اذا انصبت قدماه رمل في بطن الوادي حتى اذا صعدتا مشى حتى اتى المروة
فصنع على المروة مثل ما صنع على الصفا حتى اذا كان اخر الطواف على المروة قال اني لو استقبلت من امري
ما استدبرت لم اسق الهدي ولجعلتها عمرة فمن كان منكم ليس معه هدي فليحلل وليجعلها عمرة فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي فقام سراقة بن جعشم فقال يا رسول الله
العامنا هذا ام للابد فشبك رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابعه في الاخرى ثم قال دخلت العمرة في
الحج هكذا مرتين لا بل لابد ابد لا بل لابد ابد اقال وقدم علي رضي الله عنه من اليمن ببدن النبي صلى
الله عليه وسلم فوجد فاطمة رضي الله عنها ممن حل ولبست ثيابا صبيغا واكتحلت فانكر علي ذلك
عليها او قال من امرك بهذا فقالت ابي فكان علي يقول بالعراق فذهبت الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم محرشا على فاطمة في الامر الذي صنعته مستفتيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم في الذي ذكرت عنه
فاخبرته اني انكرت ذلك عليها فقالت ابي امرني بهذا فقال صدقت صدقت ماذا قلت حين فرضت
الحج قال قلت اللهم اني اهل بما اهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان معي الهدي فلا تحل قال
وكان جماعة الهدي الذي قدم به علي من اليمن والذي اتى به النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة مائة فحل
الناس كلهم وقصروا الا النبي صلى الله عليه وسلم ومن كان معه هدي قال فلما كان يوم التروية وجهوا
الى منى اهلوا بالحج ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والصبح ثم مكث
قليلا حتى طلعت الشمس وامر بقبة له من الشعر فضربت بنمرة فسار رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تشك
قريش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم واقف عند المشعر الحرام بالمزدلفة كما كانت قريش تصنع في الجاهلية
فاجاز رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتى عرفة فوجد القبة قد ضربت بنمرة فنزل بها حتى اذا زاغت
الشمس امر بالقصواء فرحلت له فركب حتى اتى بطن الوادي فخطب الناس فقال ان دماءكم واموالكم
عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في شهركم هذا في بلدكم هذا الا ان كل شيء من امر الجاهلية تحت
قدمي موضوع ودماء الجاهلية موضوعة واول دم اضعه دماؤنا دم قال عثمان دم ابن ربيعة وقال سليمان
دم ربيعة بن الحرث بن عبد المطلب وقال بعض هؤلاء كان مسترضعا في بني سعد فقتلته هذيل وربا
الجاهلية موضوع واول ربا اضعه ربانا ربا عباس بن عبد المطلب فانه موضوع كله اتقوا الله في النساء فانكم
اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله وان لكم عليهن ان لا يوطئن فرشكم احدا تكرهونه
فان فعلن فاضربوهن ضربا غير مبرح ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف واني قد تركت فيكم

ما لن تضلوا بعده ان اعتصمتم به كتاب الله وانتم مسؤلون عنى فما انتم قائلون قالوا نشهد
انك قد بلغت واديت ونصحت ثم قال باصبعه السبابة يرفعها الى السماء وينكبها الى الناس
اللهم اشهد اللهم اشهد ثم اذن بلال ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر لم يصل
بينهما شيئا ثم ركب القصواء حتى اتى الموقف فجعل بطن ناقته القصواء الى الصخرات وجعل حبل المشاة
بين يديه فاستقبل القبلة فلم يزل واقفا حتى غربت الشمس وذهبت الصفرة قليلا حين غاب القرص
واردف اسامة خلفه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد شنق للقصواء الزمام حتى ان راسها
ليصيب مورك رحله وهو يقول بيده اليمنى السكينة ايها الناس السكينة ايها الناس كلما
اتى حبلا من الحبال ارخى لها قليلا حتى تصعد حتى اتى المزدلفة فجمع بين المغرب والعشاء باذان واحد
واقامتين قال عثمان ولم يسبح بينهما شيئا ثم اتفقوا ثم اضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى طلع
الفجر حين تبين له الصبح قال سليمان بنداء واقامة ثم اتفقوا ثم ركب القصواء حتى اتى المشعر الحرام
فرقى عليه قال عثمان وسليمان فاستقبل القبلة فحمد الله وكبره وهلله زاد عثمان ووحده فلم يزل
واقفا حتى اسفر جدا ثم دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان تطلع الشمس واردف الفضل بن عباس و
كان رجلا حسن الشعر ابيض وسيما فلما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم مر الظعن يجرين فطفق الفضل ينظر
اليهن فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على وجه الفضل وصرف الفضل وجهه الى الشق الآخر وحول
رسول الله صلى الله عليه وسلم يده الى الشق الآخر وصرف الفضل وجهه الى الشق الآخر ينظر حتى اتى محسر فحرك
قليلا ثم سلك الطريق الوسطى الذي يخرجك الى الجمرة الكبرى حتى اتى الجمرة التي عند الشجرة فرماها بسبع
حصيات يكبر مع كل حصاة بمثل حصى الحذف فرمى من بطن الوادي ثم انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى المنحر فنحر بيده ثلاثا وستين وامر عليا فنحر ما غبر يقول ما بقي واشركه في هديه ثم امر من كل بدنة
ببضعة فجعلت في قدر فطبخت فاكلا من لحمها وشربا من مرقها قال سليمان ثم ركب ثم افاض رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى البيت فصلى بمكة الظهر ثم اتى بني عبد المطلب وهم يسقون على زمزم فقال
انزعوا بني عبد المطلب فلولا ان يغلبكم الناس على سقايتكم لنزعت معكم فناولوه دلوا فشرب منه

ترجمہ امام محمد باقر رضؓ سے روایت ہے ہم گئے جابر بن عبد اللہ انصاری پاس جب وہاں پہنچے تو انہوں نے پوچھا کون کون ہے یہانتک
کہ میری باری آئی میں نے کہا میں محمد بن علی بن حسین ہوں انہوں نے اپنا ہاتھ میرے سر پر پھیر اور میرا اوپر کا دامن اٹھایا
پھر نیچے کا بعد اوسکے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں اون دنوں میں لڑکا جوان تھا اور کہا خوشی
ہو تجھکو تو اپنے لوگوں میں آیا جو تیرا جی چاہے تو پوچھ اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے اون سے پوچھا وہ اندھے تھے اور نماز

کا وقت آگیا وہ ایک کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہوئے اسقدر چھوٹا تہا کہ اسکے کنارے پر ڈالتے تو اوسکے کندھے پیچھے گرتا آخر اوسی کپڑے میں
نماز پڑہی اور چادر اون کے تپائی پر رکھی تہی میں نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج بتلائی انہوں نے ہاتھ سے اشارہ
کیا اور نو کا شمار بتلایا (عقد انامل سے) پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینے میں رہے حج نہیں کیا بعد اوسکے
دسویں سال لوگوں میں پکار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو جانیوالے ہیں بہت سے لوگ مدینے میں آکر جمع ہوئے ہر ایک یہ
چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جو آپ نے کیا وہ کرے ف بعضوں نے کہا نوے ہزار آدمی جمع ہوئے تھے
بعضوں نے کہا ایک سو تیس ہزار تہے ت تو نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بہی آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ
میں پہونچے وہاں اسماء بنت عمیس محمد بن ابی بکر کو جنیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا اب میں کیا
کروں آپ نے فرمایا غسل کر لے اور لنگوٹ باندہ لے ایک کپڑے کا اور احرام باندہ پھر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد میں (یعنے ذوالحلیفہ کے مسجد میں) بعد اوسکے سوار ہوئے قصوا پر (قصوا نام تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کا) جب
اونٹ آپکا کھڑا ہوا بیدا کے میدان پر (جابر نے کہا میں نے جہانتک میری نگاہ جاتی تھی آپکے داہنے اور بائیں اور سامنے
اور پیچھے دیکھا لوگ بھی تہے سوار اور پیدل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان میں تہے) اور آپ پر قرآن اترتا
جاتا تہا اور آپ اوسکے معنے پہچانتے تہے اور ہم لوگ تو جو کام آپ کرتے تھے وہی کرتے تھے آپ نے لبیک پکار کر کہا لبیک اللہم لبیک
لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک ف میں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں ای اللہ میں تیری
حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں بیشک
سب تعریف اور نعمت تجھی کو سجتی ہے اور سلطنت بھی تجھی کو ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے ت اور لوگوں نے بھی لبیک
پکاری جو پکارتے تہے آپ نے اون کو منع نکیا لیکن آپ اپنی لبیک کہتے رہے جابر نے کہا ہم نیت نہیں کرتے تہے مگر
حج کی ہم عمرے کو جانتے نتھے ف یعنے عمرہ کا بالکل قصد ہی نتہا یا عمرے کو درست نجانتے تھے حج کے مہینوں میں جیسے جاہلیت
میں یہ اعتقاد تہا ت جب ہم بیت اللہ میں پہونچے تو پہلے آپ نے بوسہ دیا حجر اسود کو ف یعنے حجر اسود کو ہاتھ لگا کر چوم لیا
ت پہر تین پہیروں میں رمل کیا ف رمل کے معنے اوپر گزر چکے یعنے اکڑ اکڑ کے مونڈھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلنے ت اور چار
پہیروں میں معمولی چال سے چلے پھر آگے بڑہے مقام ابراہیم کیطرف اور اس آیت کو پڑہا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
ف بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑہنے کی جگہ ت تو مقام ابراہیم آپ کے اور کعبہ کے درمیان تہا آپ نے دو رکعتوں میں
قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑہا ف یعنے پہلے رکعت میں قل یا ایہا الکافرون پڑہا اور دوسری رکعت میں قل ہو
اللہ احد ت پھر لوٹے آپ حجر اسود کیطرف اور اوسکو بوسہ دیا بعد اوسکے صفا کیطرف نکلے مسجد کے دروازے سے (یعنے باب
الصفا سے) جب نزدیک پہونچے صفا کے آپ نے یہ آیت پڑہی إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ یعنے صفا اور مروہ دونوں
اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں شروع کرتے ہیں ہم (سعی کو) اوس سے جسکا نام پہلے اللہ نے لیا (یعنے صفا کا) تو شروع کیا آپ نے

صفا سے اور اوپر چڑھ گئے اور یہانتک کہ خانہ کعبہ کو دیکھ لیا ف اوس زمانہ میں عمارتیں ایسی نہ تھیں کعبہ صفا سے معلوم ہوتا تھا اگر اب عمارتوں میں ڈھپ گیا ہے ت تو تکبیر کہی اسد کی اور توحید بیان کی اوسکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ ف اسد ایک ہی معبود سچا ہے نہیں سوا اوسکے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اور اوسیکو تعریف سجتی ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے کوئی معبود نہیں سچا سوا اوسکے وہ اکیلا ہے اوس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور شکست دی کافروں کے گروہوں کو اوس نے اکیلے نے ت پھر دعا کی درمیان میں اسکی تین بار انھی کلمات کو کہا بعد اوسکے اوتری مروہ جانے کو جب نشیب میں آپ کے قدم پہونچے وادی کے اندر دوڑ کر چلے جب نشیب سے نکلکر اوپر چڑھنے لگے تو معمولی چال سے چلے ف اب وہان نشیب نہیں ہے بلکہ دو نشان سبز بنادیے ہیں جنکو میلین اخضرین کہتے ہیں اور وہ صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے بائیں طرف مسجد الحرام کے دیوار میں منصوب ہیں اون کے بیچ میں دوڑتے ہیں ت یہان تک کہ مروہ پر آئے اور وہان بھی ویسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا جب اخیر کا پھیرا مروہ پر ختم ہوا فرمایا اگر مجھے پہلے وہ حال معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا ف کہ تمپر احرام کھولنا شاق گذریگا بسبب میرے احرام کھولنے ہوئے یا یہ امر کہ عمرہ حج کے مہینوں میں درست ہے یا یہ امر کہ تم کو مکے میں جاکر احرام کھولڈالنا پڑیگا ت تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کو بدلکر عمرہ کرڈالتا ف یعنی حج کو عمرہ کر ڈالتا مگر چونکہ ہدی ساتھ لایا ہون تو احرام نہیں کھول سکتا ت لیکن تم میں سے جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھولڈالے اور حج کو عمرہ کردیوے ف یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ کردیوے یہ امر امام احمد کے نزدیک درست ہے اور اکثر علما کے نزدیک درست نہیں ہے بلکہ خاص تھا اوس سال کے لیے جاہلیت کا خیال توڑنیکو کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست نہیں مگر یہ تخصیص باطل ہے آگے کے مضمون سے ت سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جسکے پاس ہدی تھی تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ بنادینا) اسی سال میں ہے یا ہمیشہ کیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالکر فرمایا عمرہ حج میں شریک ہوگیا دوبار نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ف یہ عبارت بظاہر مؤید ہے امام احمد کے مذہب کو اور اوس صورت میں یہ حکم سے مراد عمرہ کا بجالانا حج کے مہینوں میں ہو کیونکہ یہ سب کے نزدیک درست ہے ت اور حضرت علی یمن سے تشریف لائے حضرت کے اونٹ لیکر تو فاطمہ کو دیکھا انہوں نے احرام کھول ڈالا تھا اور رنگین کپڑے پہنے تھے اور سرمہ لگایا تھا علی نے اسکا انکار کیا اور کہا تم کو کس نے ایسا حکم دیا انہوں نے کہا میرے باپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر نے کہا کہ علی عراق میں کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا فاطمہ کے شکایت کرنیکو کہ انہوں نے ایسا کیا ہے جب میں نے منع کیا تو آپکا نام لگاتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا سچ کہتی ہے فاطمہ تم نے کیا نیت کی تھی احرام باندھتے ہوئے علی نے کہا میں نے یہ نیت کی تھی کہ میں اہلال کرتا ہون یعنی لبیک پکارتا ہون ساتھ اوس چیز کے جسکا اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ تو ہدی

پس اپنا احرام نہ کہولنا جابر نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے جانور ہدی کے یمن سے لائے تھے اور جتنے علی رضی اللہ عنہ یمن سے لیکر آئے سب ملا کر سو ہوئے سب لوگ حلال ہو گئے اور بال کترائے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ جنکے ساتھ ہدی تھے انہوں نے احرام نہ کہولا جب یوم الترویہ ہوا ف یوم الترویہ آٹھوین تاریخ کو کہتے ہین ذی الحجہ کے ت سب لوگ متوجہ ہوئے منا کیطرف اور احرام باندہا حج کا تو سوار ہوئے رسول اللہ صلعم اور منا مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑہی پھر دوسرے دن صبح کی نماز وہان پڑہکر تہوڑی دیر ٹہرے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم کیا آپ نے خیمہ کہڑا کرنیکا جو بالون سے بنا ہوا تہا وادی نمرہ مین (ایک وادی ہے قریب عرفات کے اور وہ نہی ہے حرم کی) پہر چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (منا سے عرفات کیطرف) اور قریش اسبات مین شک نہین کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ مین مشعر حرام پاس ٹہرینگے جیسے وہ کیا کرتی تہی جاہلیت مین ف قریش جاہلیت کے زمانے مین مزدلفہ مین ٹہرتے تہے اور عرفات کو نہین جاتے تہے اور عرب سب عرفات کو جاتی وہ سمجھے کہ آنحضرت بہی قریش کا اتباع کرینگے لیکن آپ وہان نہ ٹہرے ت اور تجاوز کر گئے (آگے بڑہ گئے) یہانتک کہ عرفات کو پہونچے تو دیکہا قبہ تیار ہے وادی نمرہ مین آپ اوس مین اوترے جب آفتاب ڈہل گیا تو حکم فرمایا قصوا (اونٹنی کا نام ہے) کے لانے کا اوسپر پالان کسا گیا آپ اوسپر سوار ہوئے یہان تک کہ وادی کی اندرائی اور خطبہ سنایا لوگون کو فرمایا تمہاری جانین اور مال تمپر حرام ہین ف یعنی ایک تم مین سے دوسرے کا خون کرے نہ اوسکا مال چہینے ت جیسے یہ دن اس مہینے مین اس شہر مین ف یعنی جیسا تم حرام جانتے ہو کسی کے مال لینے کو اور خون کرنیکو اس دن مین اور اس مہینے مین اور اس شہر مین ایسے طرح سے ہمیشہ کسی جگہ ہو مسلمان کا خون کرنا یا حق اوسکا مال لینا حرام ہے ت آگاہ ہو خبردار ہو جاؤ ہر بات جاہلیت کے زمانے کی میرے قدمون کے تلے پامال ہو گئی (یعنی لغو اور باطل ہو گئی اوسکا کچہ اعتبار نہ رہا) اور جتنے خون جاہلیت کے زمانے مین ہوئے کیے تہے سب معاف ہین (یعنی اب اونکا تدارک کچہ نہ ہوگا نہ قصاص نہ دیت) اور اول خون جو مین اپنے خاندان کے خونون مین سے معاف کرتا ہون ابن ربیعہ یا ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے (جو آپکے چچازاد بہائی تہے) اور وہ دودہ پیتا تہا بنی سعد مین قتل کر ڈالا اوسکو قبیلہ ہذیل کے لوگون نے اور جتنے سود (بیاج متی) جاہلیت کے زمانے کے لوگون پر باقی ہین وہ سب موقوف ہوئے اور پہلا سود جو مین موقوف کرتا ہون اپنا سود ہے عباس بن عبد المطلب (اپنے چچا کا) کیونکہ سود بالکل موقوف ہے ف اسکا یہ مطلب نہین کہ اور سود بالکل موقوف نہین مین بلکہ مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے لوگون کی تسکین اور تشفی کے لیے مین اپنے عزیز کا سود اوڑائے دیتا ہون اسواسطے کہ سود مطلقا اوڑا دیا گیا ہے خواہ کسیکا ہو ت پہر ڈرو اللہ سے عورتون کے بابمین (یعنی اون کے حقوق موافق شرع کے ادا کرو) کیونکہ تم نے اونکو لیا ہے اپنے قبضے مین اللہ کی امان کے ساتھ (یعنی عہد کیا ہے اونکے حقوق ادا کرنیکا) اور حلال کیا تم نے اونکی شرمگاہ کو اللہ کے حکم سے (فانکحوا ما طاب لکم) اور تمہارا حق اونپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمہاری بچھونون پر اوس شخص کو جسکو تم برا جانتے ہو (یعنے نہ اونے دین گھر مین کسیکو آنیکا بغیر مرضی تمہاری کے) اگر ایسا کرین تو اونکو مارو ایسا سخت ایسا کہ جسے

ہدی توشتے یا رحم کری) اور اونکا حق تمپر یہ ہے کہ اونکو کہانا کپڑا دو موافق دستور کے اور مین تم مین وہ چیز چہوڑی جا
ہون اگر تم اوسکو پکڑے رہوگے کبہی گمراہ نہ ہوگے وہ کیا ہی اللہ کی کتاب ف قرآن شریف پکڑنے سے یہ مراد ہے کہ اوسکو
اول سے اخیر تک سمجہہ سمجہہ کر پڑہی جن جن باتونکا حکم ہی اوسپر عمل کری جس سے منع کیا ہی اوس سے پرہیز کری ہے قرآن شریف بہت
زیادہ بہت بڑی کتاب دین اسلام مین کوئی نہین ہی جو مضمون اسمین موجود ہے اوسکے واسطے پہر کسی اور کتاب یا عالم
کی حاجت نہین ہی اگر اس مین نہ ملے تو حدیث کی معتبر کتابون مین تلاش کری جیسے صحیحین موطا سنن ابی داؤد وغیرہ
اگر ان مین بہی نہ ملے تو کسی عالم حدیث دان سے تحقیق کرلے یا اگلے کسی مجتہد کے قول پر عمل کرلیوے ف اور تم پوچہے جاؤگے
قیامت کے روز میرا حال (یعنی پیغمبر جی نے تم کو اللہ کے حکم پہونچا دئے یا نہین) پہر تم کیا کہوگے اُنہون نے کہا ہم کہینگے
بیشک آپ نے اللہ کا پیام پہونچا دیا اور ادا کیا اور نصیحت کی آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اوسکو آسمان کیطرف اٹہایا
پہر لوگونکی طرف جہکایا اور فرمایا یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ یا اللہ گواہ رہ پہر بلال نے اذان دی اور تکبیر کہی۔ آپ نے
نماز پڑہی ظہر کی پہر تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑہی بیچ مین کچہہ نہ پڑہا (یعنی نفل نہ پڑہا) پہر آپ سوار ہوئے قصوا پر یہانتک کہ میدان
عرفات مین آئی تو پیٹ اپنی اونٹنی کا پتہرون کی طرف کیا اور جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہہ کا ہی اپنی سامنے کیا اور قبلے کیطرف
منہہ کیا اور شام تک ٹہرے رہی یہانتک کہ آفتاب ڈوب گیا اور تہوڑی زردی کم ہوگئی جب گردہ آفتاب کا ڈوبا تو اسامہ کو اپنے
پیچہے بٹہایا اور عرفات سے مزدلفہ کو لوٹے اور اونٹ کی باگ تنگ کی یہانتک کہ سر اوسکا پالان کے سر سے لگتا تہا ف تاکہ آہستہ
چلے اور لوگون کو تکلیف نہ ہو ف اور آپ اپنے داہنی ہاتہہ سے لوگون کو اشارہ کرتی جاتی تہے آہستہ چلو اے لوگو آہستہ چلو
اے لوگو جب کسی بلندی پر آتے تو ذرا اوسکی باگ کو ڈہیلا کردیتے تاکہ وہ چڑہ جاوی یہانتک کہ آئے آپ مزدلفے مین وہان جمع کیا
مغرب اور عشا مین ایک اذان سے اور دو تکبیرون سے کہا عثمان راوی نے اور دونو کے بیچ مین سنت یا نفل نہ پڑہا پہر لیٹ رہے
آپ یہانتک کہ طلوع ہوئی فجر اوسوقت نماز پڑہی فجر کی جب فجر کہل گئی اور پہر کہا سلیمان نے اذان اور اقامت سے پہر سوار ہوئے
قصوا پر یہانتک کہ مشعر حرام مین آئے (مشعر حرام ایک پہاڑی ہی مزدلفے مین) اور اوس پر چڑہی کہا عثمان اور سلیمان نے تو منہہ کیا
قبلے کیطرف اور اللہ کی حمد کی اور تکبیر کہی زیادہ کیا عثمان نے اور توحید کی پہر آپ وہان ٹہرے رہی یہانتک کہ خوب روشنی
ہوگئی بعد اوسکے آپ وہان سے چلی آفتاب نکلنے سے پہلے اور پیچہے بٹہایا فضل بن عباس کو وہ ایک شخص تہے نہایت عمدہ بال والے
گورے خوب صورت جب آپ وہان سے چلے تو عورتین ہودون مین بیٹہی جا رہین تہین فضل اون عورتون کیطرف دیکہنے لگے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ فضل کے منہہ پر رکہدیا فضل نے دوسری طرف اپنا منہہ پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اودہر ہاتہہ رکہا اُنہون نے اور طرف منہہ پہیر او دیکہتے رہی یہانتک کہ آپ وادی محسر مین آئے (وادی محسر ایک وادی ہی درمیان
مین مزدلفہ اور منا کی) جب آپ وہان پہونچے تو اپنی سواری کو حرکت دی تہوڑی (یعنی ذرا تیز چلایا) ف سبب تیز چلانے
کا یہ تہا کہ اس وادی مین عذاب اوترا تہا اصحاب فیل پر یا مشرکین وہان ٹہرا کرتے تہے آپ نے اون کے مخالفت کی ف

پھر دوسری بیچ دار راہ چلے ف یہ درمیانی راہ ہے جس سے آگے اوسکی سوا اور راہ کو طریق ضب کہتے ہیں اور دوسری طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ ہیں ت جو جمرہ عقبہ کے پاس جاتی یہانتک کہ اوس جمرہ کے
پاس جو درخت کے پاس ہے اوسے سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی اور ہر کنکری ایسی تھی جیسی انگلی میں رکھکر پھینکتے ہیں یعنی باقلا کے دانے برابر (باقلا) لیکن آپ نے کنکریاں بطن وادی کے اندر سے
پھر دن کو لوٹ کر آئے نحر کرنے کی جگہ میں اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کیا باقی کیواسطے حضرت علی کو حکم کیا انہوں نے جتنے باقی تھے سب کو نحر کر دیا اور شریک کیا حضرت علی کو اپنے
ہدی میں یعنی انکو کچھ اونٹ دیئے نحر کرنیکو پھر حکم کیا ہر اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ گوشت لینے کو وہ سب پارچے ایک دیگ میں لٹکائے گئے آپ نے اور علی نے انکو کھایا اور شوربا
اوسکا پیا پھر آپ سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف چلے ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی پھر عبد المطلب کی اولاد پاس آئے جو زمزم کا پانی پلاتے تھے آپ نے فرمایا کھینچو پانی اے اولاد
عبد المطلب کے اگر مجھ کو خوف نہوتا کہ لوگ تم پر غالب ہو جائیں گے تمہارے پانی پلانے پر تو میں بھی تمہارے ساتھ کھینچتا (لوگ مغلوب کرینگے یعنی اگر میں کھینچونگا تو لوگ مجھکو دیکھکر میری
پیروی کرینگے اور ایسا ہجوم ہوگا کہ تم کھینچ نہ سکو گے تو یہ کام تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا جو بڑے ثواب کا کام ہے) انہوں نے ایک ڈول کھینچکر آنحضرت کو دیا آپ نے اوس
میں سے پیا ف ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز منا ہی میں پڑھی۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مکہ میں پڑھی اور منا میں شاید نفل پڑھا ہوگا عن جعفر عن ابیہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صلی الظہر والعصر باذان واحد بعرفة ولم یسبح بینہما واقامتین وصلی المغرب والعشاء بجمع باذان واحد واقامتین ترجمہ امام محمد باقر سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر عرفات میں ایک ہی اذان سے پڑھی اور درمیان انکے نفل نہیں پڑھا لیکن تکبیریں دو کہیں اسی طرح مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں ایک اذان اور
دو اقامت سے پڑھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک ہی اقامت سے پڑھا عن جابر قال ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد نحرت ہہنا ومنی کلہا منحر ووقف
بعرفة فقال قد وقفت ہہنا وعرفة کلہا موقف ووقف بالمزدلفة فقال قد وقفت ہہنا ومزدلفة کلہا موقف ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس جگہ نحر کیا اور منا سارا نحر کا مقام ہے اور آپ ٹھہرے عرفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہ اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ٹھہرے آپ
مزدلفہ میں اور فرمایا میں ٹھہرا اس جگہ اور مزدلفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے عن جابر فذکر ہذا الحدیث وادرج الحدیث عند قولہ واتخذوا من مقام ابراہیم
مصلی قال فقرأ فیہما بالتوحید وقل یا ایہا الکافرون وقال فیہ قال علی رضی اللہ عنہ بالکوفة قال ابی ہذا الحرف لم یذکرہ جابر
فذہبت محرشا وذکر قصة فاطمة رضی اللہ عنہا ترجمہ جابر سے بھی یہ روایت ہے جو لمبی حدیث اوپر گزری اس میں بعد واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کے یہ ہے کہ آپ نے
اون دو رکعتوں میں توحید (قل ہو اللہ احد) اور کافرون پڑھا اور اس میں یہ لفظ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا میرے باپ نے حکم دیا ہے اور میں اونکے شکایت کرنے گیا سبب
فاطمہ کا [illegible] باب الوقوف بعرفة وقوف عرفہ کا بیان عن عائشة قالت کانت قریش ومن دان دینہا یقفون بالمزدلفة وکانوا
یسمون الحمس وکان سائر العرب یقفون بعرفة قالت فلما جاء الاسلام امر اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی عرفات فیقف بہا ثم
یفیض منہا فذلک قولہ تعالی ثم افیضوا من حیث افاض الناس ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے قریش اور جو لوگ انکے طریقے پر چلتے تھے مزدلفہ میں ٹھہر کرتے تھے اور
اونکا نام حمس تھا یعنی شجاع اور بہادر کہتے تھے یہ موقف ہی ہمارا دوسرے لوگوں کا) باقی سب عرب عرفات میں ٹھہرتے تھے جب دین اسلام آیا تو اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو حکم کیا عرفات میں
جایا کرو اور وہاں ٹھہرا کرو پھر وہاں سے لوٹنے کا بھی حکم ہے اس آیت میں ثم افیضوا من حیث افاض الناس پھر لوٹو وہاں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات
باب الخروج الی منی منا کو جانیکا بیان عن ابن عباس قال صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم التروية والفجر یوم عرفة بمنی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھویں تاریخ کی ظہر اور نویں تاریخ کی فجر منا میں پڑھی عن عبد العزیز بن رفیع قال سالت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یوم التروية فقال بمنی قلت فاین صلی العصر یوم النفر قال بالابطح ثم قال

...اشر کما یفعل الیوم ف ترجمہ عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے پوچھا انس بن مالک سے مجھ کو بتاؤ جو بات تم کو یاد ہو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
نماز ظہر کہاں پڑھی آٹھویں تاریخ انہوں نے کہا منا میں میں نے کہا عصر کہاں پڑھی لوٹنے کے دن یعنی جس دن منا سے مکہ کو آتے ہیں (بارہویں یا تیرہویں تاریخ) انہوں نے
کہا ابطح میں (محصب میں جو ایک مقام ہے قریب مکے کے) پھر کہا اب تو وہ کر جو تیرے امیر کریں ف یعنی سنت یہ ہے مگر تو اپنے حاکم اور امیر کی مخالفت مت
کر انس نے اُن کی مخالفت سے منع فرمایا حالانکہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حال میں بہتر ہے کیونکہ کبھی مخالفت امیر کی موجب فساد اور خرابی کی ہوتی ہے خصوصاً
جب کہ حکام ظالم ہوں تو وہ کسی کی عزت اور آبرو کا لحاظ نہیں کرتے اور حق بات نہیں سنتے ایذا دینے پر اور تکلیف پہنچانے پر مستعد ہوتے ہیں ایسے حاکم سے مستحب یا مسنون
امور کا ترک کر دینا بہتر ہے تاکہ اس سے بڑھ کر دوسری خرابی پیدا نہ ہو واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ گیارہواں سنن ابو داؤد کی شرح اردو میں سے اللہ جل جلالہ
قبول فرماوے اور بارہویں پارے کی شرح کرنے کی توفیق دے اور زندگی بھر اپنی کتاب اور حدیث شریف کی خدمت میں مصروف رکھے اور ہمارا خاتمہ کتاب اور سنت پر کرے آمین

# تم الجزء الحادی عشر ویتلوه الجزء الثانی عشر ان شاء اللہ تعالی

## فہرست پارہ گیارہواں سنن ابو داؤد

بسم الله الرحمن الرحيم

**باب الخروج الى عرفة** عرفات کو جانے کا بیان عن ابن عمر قال غدا رسول الله صلى الله عليه وسلم
من منى حين صلى الصبح صبيحة يوم عرفة حتى اتى عرفة فنزل بنمرة وهي منزل الامام الذي ينزل به
بعرفة حتى اذا كان عند صلوة الظهر راح رسول الله صلى الله عليه وسلم مهجرا فجمع بين الظهر والعصر
ثم خطب الناس ثم راح فوقف على الموقف من عرفة ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صبح کو منا سے نماز پڑھ کر چلے نویں تاریخ (عرفہ کے روز) جب عرفات میں پہونچے تو نمرہ میں اترے (نمرہ ایک موضع ہے قریب
عرفات کے) اور وہی امام کے اترنے کی جگہ ہے عرفات میں (اب وہاں ایک مسجد ہے جسکا نام مسجد النمرہ ہے) جب ظہر کا وقت
آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سویرے چلے اور جمع کیا ظہر اور عصر میں پھر خطبہ پڑھا ف حدیث جابر میں ہے کہ خطبہ
پڑھا آپ نے نماز سے پہلے اور وہی صحیح ہے اور اس حدیث میں خطبہ سے مراد نصیحت ہے یا وہم ہے ابن عمر کا ت پھر چلے اور وقوف
کیا موقف میں (عرفات میں) **باب الرواح الى عرفة** عرفہ میں کسوقت نکلے نماز کیواسطے عن ابن عمر قال لما
قتل الحجاج ابن الزبير ارسل الى ابن عمر اية ساعة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يروح في هذا اليوم قال
اذا كان ذلك رحنا فلما اراد ابن عمر ان يروح قالوا لم تزغ الشمس قال ازاغت قالوا لم تزغ او زاغت
قال فلما قالوا قد زاغت ارتحل ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب حجاج بن یوسف نے (ظالم مشہور جو حاکم تھا
مکے کا عبدالملک بن مروان کیطرف سے) قتل کیا عبداللہ بن الزبیرؓ کو تو عبداللہ بن عمرؓ پاس کہلا بھیجا کسوقت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اس دن انھوں نے کہا جب ہم نکلینگے پھر ابن عمرؓ نے ارادہ کیا نکلنے کا لوگوں نے کہا ابھی آفتاب نہیں ڈھلا انھوں نے کہا کیا آفتاب ڈھلا لوگوں نے کہا نہیں ڈھلا پھر جب لوگوں نے کہا آفتاب
ڈھلا اسوقت ابن عمرؓ نکلے **باب الخطبة على المنبر بعرفة** عرفات میں منبر پر خطبہ پڑھنا عن رجل من بني ضمرة
عن ابيه او عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر بعرفة ترجمہ ایک شخص سے جو بنی ضمرہ
میں سے ہے روایت ہے اوس نے اپنے باپ سے سنا (دونوں کا نام معلوم نہیں) میں نے رسول اللہ صلعم کو عرفات میں منبر پر خطبہ
پڑھتے دیکھا عن رجل من الحي عن ابيه نبيط انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة على بعير احمر
يخطب ترجمہ نبیط بن شریط اشجعی سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ
پڑھتے دیکھا عرفات میں عن هوذة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم عرفة على بعير
قائم في الركابين ترجمہ ہوذہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک
اونٹ پر دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر ف یہی صحیح ہے اور منبر پر خطبہ پڑھنے کی روایت صحیح نہیں ہے اسواسطے کہ عرفات میں اسوقت منبر نہ

منبر نہ تہا بلکہ خطبہ آپ کا اونٹ پر تہا **باب موضع الوقوف بعرفة** عرفات میں کہاں ٹھہرے عن یزید بن شیبان
قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن بعرفة فی مکان یباعده عمرو عن الامام فقال انی رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم
الیکم یقول لکم قفوا علی مشاعرکم فانکم علی ارث من ارث ابیکم ابراهیم ترجمہ یزید بن شیبان سے روایت ہے
ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے اور عرفات میں ایسی جگہہ پر اتر رہے تھے جس کو عمرو امام سے دور خیال کرتے تھے تو انہوں نے
کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہیجا ہوا ہوں آپ فرماتے ہیں ٹھہرو اپنی نشانیوں کے جگہہ پر کیونکہ تم بہی وارث ہو
ابراہیم علیہ السلام کے ف مطلب یہ ہے کہ حرم کی حد سے باہر ٹھہرو جو جگہہ ابراہیم علیہ السلام مقرر کی ہے نہ حرم کے اندر جیسے قریش نے
مشعر حرام میں ٹھہرنا اختیار کر لیا تہا **باب الدفعة من عرفة** عرفات سے لوٹنے کا بیان عن ابن عباس قال افاض
رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرفة وعلیه السکینة وردیفه اسامة وقال ایها الناس علیکم بالسکینة
فان البر لیس بایجاف الخیل والابل قال فما رایتها رافعة یدیها عادیة حتی اتی جمعا زاد وهب ثم اردف
الفضل بن العباس وقال ایها الناس ان البر لیس بایجاف الخیل والابل فعلیکم بالسکینة قال فما رایتها
رافعة یدیها حتی اتی منی ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان
اور سہولت سے اور آپکے ساتھ اسامہ سوار تھے آپ نے فرمایا اے لوگو لازم ہے تم پر آہستہ اطمینان سے چلنا کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں
کا دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ اٹھا کے دوڑتا ہو یہاں تک کہ
آپ مزدلفہ میں آئے وہاں فضل بن عباس کو اپنے ساتھ بٹھایا اور فرمایا اے لوگو نیکی گھوڑے یا اونٹ دوڑانے کا نام نہیں ہے
لازم جانو اطمینان سے آہستہ چلنا ابن عباس نے کہا پھر میں نے کسی گھوڑے یا اونٹ کو نہ دیکھا جو ہاتھ (اگلے پانو
اون کو ہاتھ کہتے ہیں) اوٹھائے دوڑتا ہو بلکہ سب آہستہ چلنے لگے عن کریب انه سال اسامة بن زید قلت
اخبرنی کیف فعلتم او صنعتم عشیة ردفت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال جئنا الشعب الذی ینیخ
الناس فیه للمعرس فاناخ رسول الله صلی الله علیه وسلم ناقته ثم بال وما قال اهراق الماء ثم دعا بالوضوء
فتوضأ وضوءا لیس بالبالغ جدا قلت یا رسول الله الصلوة قال الصلوة امامك قال فرکب حتی قدمنا
المزدلفة فاقام المغرب ثم اناخ الناس فی منازلهم ولم یحلوا حتی اقام العشاء وصلی ثم حل الناس زاد محمد
فی حدیثه قال قلت کیف فعلتم حین اصبحتم قال ردفه الفضل وانطلقت انا فی سباق قریش علی رجلی
ترجمہ کریب سے روایت ہے انہوں نے پوچہا اسامہ بن زید سے تم نے کیا کیا اور کیونکر کیا جس شام کو تم سوار ہوکر آئے
تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا ہم اوس گہاٹی میں آئے جہاں لوگ اپنے اونٹوں کو بٹھاتے ہیں رات کو اوترنے
اور سونے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا پھر پیشاب کیا بعد اوسکے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا لیکن
بہت مبالغہ نہیں کیا وضو میں ہلکا سا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ نماز اب پڑہیے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر اسامہ نے کہا پھر

آپ سوار ہوئے یہانتک کہ ہم مزدلفہ مین آئے آپ نے مغرب کی نماز پڑھی بعد اوسکے لوگون نے اونٹ بٹھا دئے اپنے اپنے ٹھکانون مین اور
اون کے پیٹ پر سے بوجھ نہین اوتارے تھے کہ تکبیر ہوئی عشا کی اور آپ نے نماز پڑھی عشا کی پھر لوگون نے اونٹون پر سے بوجھ اتارے کریب نے
کہا مین نے پوچھا پھر جب صبح ہوئی تو تم نے کیونکر کیا اونہون نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فضل بن عباس سوار ہوئے
اور مین پاؤن پاؤن قریش کے لوگون کے ساتھ آیا عن علی قال اردف اسامة فجعل یعنق علی ناقته والناس یضربون
الابل یمینا وشمالا لا یلتفت الیهم ویقول السکینة ایها الناس ودفع حین غابت الشمس ترجمہ حضرت
امیر المومنین علی رض سے روایت ہے آپ نے پیچھے بٹھایا اسامہ کو پھر اوسط چال سے آپ کا اونٹ چلانے لگے اور لوگ داہنے بائین اپنے اونٹون
کو چلاتے تھے آپ اون کی طرف التفات نہین کرتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو اطمینان سے چلو (آہستہ چلو) اور آپ عرفات سے چلے جب
آفتاب ڈوب گیا عن عروة انه قال سئل اسامة بن زید وانا جالس کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسیر فی
حجة الوداع حین دفع قال کان یسیر العنق فاذا وجد فجوة نص قال هشام النص فوق العنق ترجمہ عروہ سے روایت
ہے اسامہ بن زید سے سوال ہوا اور مین بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع مین جب عرفات سے لوٹے کس طرح
چلاتے تھے اونٹ کو اونہون نے کہا عنق چال سے چلاتے تھے (عنق دوڑ کر چلنا مگر بہت نہین [illegible]) جب راہ پاتے تو نص چال سے
چلاتے (نص خوب دوڑ کر چلنا عنق سے زیادہ یعنی جب راہ صاف ہوتی تو خوب دوڑاتے) عن اسامة کنت ردف النبی صلی
الله علیه وسلم فلما وقعت الشمس دفع رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ اسامہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا جب آفتاب ڈوب گیا تو آپ لوٹے عرفات سے عن اسامة بن زید انه سمعه یقول دفع
رسول الله صلی الله علیه وسلم من عرفة حتی اذا کان بالشعب نزل فبال فتوضأ ولم یسبغ الوضوء قلت له
الصلوة فقال الصلوة امامك فرکب فلما جاء المزدلفة نزل فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم اقیمت الصلوة
فصلی المغرب ثم اناخ کل انسان بعیره فی منزله ثم اقیمت العشاء فصلاها ولم یصل بینهما شیئا
ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے یہان تک کہ جب گھاٹی مین آئے اوترے اور پیشاب کیا پھر
وضو کیا لیکن پورا وضو نہین کیا (اس سے دو معنی مراد ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ وضو شرعی نہین کیا بلکہ وضو لغوی کیا یعنی منہ ہاتھ
دہو لئے دوسرے یہ کہ وضو شرعی کیا مگر پوری طور سے یعنی تین تین بار ہر عضو کو نہین دہویا بلکہ ہلکا پھلکا وضو کر لیا) مین نے کہا نماز
پڑھئے آپ نے فرمایا نماز آگے چلکر پھر سوار ہوئے جب مزدلفہ مین آئے اوترے اور پورا وضو کیا تکبیر ہوئی نماز کی آپ نے مغرب کی
نماز پڑھی پھر ہر ایک آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے مین بٹھایا بعد اوسکے تکبیر ہوئی عشا کی آپ نے عشا پڑھی اور مغرب عشا کے
بیچ مین کوئی نماز نہ پڑھی باب الصلوة بجمع مزدلفہ مین نماز کا بیان عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفة جمیعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب
اور عشا مزدلفہ مین ملا کر پڑھین - دوسری روایت مین ہے الگ الگ تکبیر سے (یعنی) ہر نماز کو ایک تکبیر سے پڑھا - تیسری روایت مین ہے

ہر ایک نماز کی لیئے ایک تکبیر کہی یا دیپہلے نماز کے لیئے اذان نہ دی اور کسی کے بعد نفل پڑہا دوسری روایت مین ہر کسی نماز کے لیئے اذان
نہین دی **عن** عبد اللہ بن مالک قال صلیت مع ابن عمر المغرب ثلاثا والعشاء رکعتین فقال له مالک بن
الحرث ما ھذہ الصلوة قال صلیتھما مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی ھذا المکان باقامة واحدة **ترجمہ**
عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے مین نے مغرب کی تین رکعتین اور عشا کی دو رکعتین عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتھہ پڑہین تو مالک
بن الحارث نے اون سے کہا کس طرح کی نماز ہے اوہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ان دونون نمازون کو
اسی جگہہ پڑہا تہا ایک تکبیر سے **ف** ابو حنیفہ کا بھی قول ہے کہ مغرب اور عشا کی جمع مین ایک ہے تکبیر کافی ہے **عن** سعید
بن جبیر وعبد اللہ بن مالک قالا صلینا مع ابن عمر بالمزدلفة المغرب والعشاء باقامة واحدة فذکر
معنی حدیث ابن کثیر **ترجمہ** سعید بن جبیر اور عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمر کے ساتھہ مزدلفہ مین
مغرب اور عشا پڑہی ایک تکبیر سے **ف** مگر جابر کی روایت مین ہے کہ ایک اذان ہے اور دو تکبیرون سے پڑہین اور وہی صحیح الراجح
ہے اور اسی اتفاق کیا ہے شافعیہ اور حنابلہ نے **عن** سعید بن جبیر قال افضنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعا صلی بنا
المغرب والعشاء باقامة واحدة ثلاثا واثنتین فلما انصرف قال لنا ابن عمر ھکذا صلی بنا رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم فی ھذا المکان **ترجمہ** سعید بن جبیر نے کہا ہم عرفات سے عبد اللہ بن عمر رضہ کے ساتھہ لوٹے جب مزدلفہ مین پہونچے
تو اونہون نے مغرب اور عشا پڑہی ایک ہی تکبیر سے تین رکعتین مغرب کی پڑہین اور دو عشا کی جب فارغ ہوئے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمارے ساتھہ اسی جگہہ اسی طرح نماز پڑہی **ف** یعنی ایک اقامت سے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو **عن** سلمة قال
رایت سعید ابن جبیر اقام بجمع فصلی المغرب ثلاثا ثم صلی العشاء رکعتین ثم قال شھدت ابن عمر صنع
فی ھذا المکان مثل ھذا وقال شھدت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صنع مثل ھذا فی ھذا المکان
**ترجمہ** سلمہ بن کہیل سے روایت ہے مین نے سعید بن جبیر کو دیکھا انہون نے تکبیر کہی مزدلفہ مین اور مغرب کی تین رکعتین پڑہین
پھر عشا کے دو رکعتین پڑہین بعد اوسکی کہا مین ابن عمر رضہ کے ساتھہ تہا انہون نے اسجگہہ ایسا ہی کیا اور ابن عمر نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا اونہون نے اسجگہہ ایسا ہی کیا **عن** سلیم قال اقبلت مع ابن عمر من عرفات الی المزدلفة
فلم یکن یفتر من التکبیر والتھلیل حتی اتینا المزدلفة فاذن واقام او امر انسانا فاذن واقام فصلی بنا المغرب
ثلاث رکعات ثم التفت الینا فقال الصلوة فصلی بنا العشاء رکعتین ثم دعا بعشائه قال واخبرنی علاج
بن عمرو بمثل حدیث ابی عن ابن عمر قال فقیل لابن عمر فی ذلک فقال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم ھکذا **ترجمہ** سلیم سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتھہ عرفات سے مزدلفہ کو آیا وہ کسیطرح تہکتے نہ تہے تکبیر اور تہلیل سے
یہانتک کہ آئے ہم مزدلفہ کو (یعنی برابر تکبیر تہلیل کیے جاتے تھی موقوف نہ کرتی تھی) تو انہون نے اذان دی اور اقامت کہی یا کسی کو
حکم کیا اوس نے اذان دی اور اقامت کہی پہر انہون نے مغرب کے تین رکعتین پڑہین بعد اوسکی ہماری طرف متوجہ ہوکے

اور کہا نماز پڑھو نماز عشا کی دو رکعتین پھر مین پھر شب کا کہانا منگایا اشعث کی مجہسے علاج بن عمر نے ایسا ہی بیان کیا جیسے
سعید نے بیان کیا ہے ابن عمر سے روایت کیا کہا کہ ابن عمر سے لوگون نے اس باب مین ذکر کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی عن ابن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لوقتہا
الا بجمع فانہ جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلوۃ الصبح من الغد قبل وقتہا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہین دیکھا نماز پڑھتے ہوئے مگر اپنے وقت پر مگر مزدلفہ مین وہان آپ نے
جمع کیا مغرب اور عشا مین اور صبح کی نماز دوسرے دن معمولی وقت سے پہلے پڑھی ف یعنی اندھیری مین پڑھی یہ روز اسقدر
کرتے تھے یہ مؤید ہے ابو حنیفہ کے مذہب کو عن علی فلما اصبح یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووقف علی قزح فقال
ھذا قزح وھو الموقف وجمع کلہا موقف ونحرت ھھنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ
حضرت علیؓ سے روایت ہے جب صبح ہوئی (مزدلفہ مین) اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل قزح کے پاس فرمایا
یہ قزح ہے یہی وقوف کی جگہہ ہے اور مزدلفہ سارا وقوف کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور منا ساری نحر کی جگہہ ہے تم اپنے
ٹھکانون مین نحر کرو عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقفت ھھنا بعرفۃ وعرفۃ کلہا موقف ووقفت
ھھنا بجمع وجمع کلہا موقف ونحرت ھھنا ومنی کلہا منحر فانحروا فی رحالکم ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہان عرفات مین ٹہرا اور عرفات سارا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور مین مزدلفہ مین
یہان ٹہرا اور مزدلفہ ساری ٹہرنے کی جگہہ ہے اور مین نے یہان نحر کیا اور ساری منا نحر کی جگہہ ہے تم نحر کرو اپنے ٹھکانون مین عن
جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل عرفۃ موقف وکل منی منحر وکل المزدلفۃ موقف
وکل فجاج مکۃ طریق ومنحر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا میدان
عرفات کا ٹہرنے کی جگہہ ہے اور سارا منا نحر کی جگہہ ہے اور سارا مزدلفہ ٹہرنے کی جگہہ ہے اور جتنے راستے مکہ مین ہین سب چلنے کی جگہہ
ہین اور سب مین نحر درست ہے عن عمرو بن میمونۃ قال قال عمر بن الخطاب کان اھل الجاھلیۃ لا یفیضون حتی
یروا الشمس علی ثبیر فخالفھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفع قبل طلوع الشمس ترجمہ عمرو بن میمونہ سے روایت ہے عمر
بن الخطاب نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفہ سے نہین لوٹتے تھے جب تک آفتاب کو ثبیر پر نہ دیکھ لیتے (ثبیر ایک پہاڑ ہے یعنی جب تک آفتاب
نہ نکل لیتا) آپ نے اون کے مخالفت کی اور آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹ آئے باب التعجیل من جمع مزدلفہ سے جلدی لوٹ
جانا عن ابن عباس یقول انا ممن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ فی ضعفۃ اھلہ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے مین بھی اون لوگون مین تھا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعیف جانکر اپنے لوگون مین سے مزدلفہ کی رات
کو آگے بھیجدیا تھا (منا کی طرف تاکہ ہجوم کے وقت تکلیف نہ ہو) عن ابن عباس قال قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیلۃ المزدلفۃ اغیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا ویقول ابینی لا ترموا الجمرۃ حتی تطلع الشمس

ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اور کئی لڑکون کو بنی عبد المطلب میں سے
مزدلفہ کی رات کو اور ہماری رانون پر آپ نرمی سے مارتے تھے اور فرماتی تھے اے پیارے بیٹو
تم آگے بھیج دیا تھا
منا مین روانہ کر دیا اور
تم کنکریان جبتک آفتاب نہ نکلے ف عورتون اور بچون کو پہلے سے
پہلی کنکریان مارنے سے فارغ ہو جاوین عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم
تاکہ وہ ہجوم سے
ضعفاء اھلہ بغلس ویامرھم یعنی لا یرمون الجمرۃ حتی تطلع الشمس ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لوگون میں سے جو ضعیف ہوتے تھے (جیسے عورتین اور بچے) انکو اندھیری سے منا کو روانہ کر دیتے تھے اور فرماتے
تھے کنکریان نہ مارنا جبتک آفتاب نہ نکلے عن عائشۃ انھا قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ
النحر فرمت الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تعنی عندھا ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بی بی
ام سلمہ کو دسوین شب کو روانہ کر دیا (منا کیطرف) انہون نے فجر سے پہلے کنکریان ماریں اور مکہ جا کر طواف الافاضہ کر
آئین کیونکہ یہ دن اتفاق سے وہ دن تھا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس رہا کرتے تھے (اس سبب سے وہ جلد ارکان
سے فارغ ہو گئیں تاکہ رسول اللہ صلعم کو تکلیف نہ ہو) عن اسماء انھا رمت الجمرۃ قلت انا رمینا الجمرۃ بلیل قالت انا کنا
نصنع ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اسماء سے روایت ہی انہون نے کنکریان ماریں رات کو اور کہا ہم
ایسا ہی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین (یہ شافعی کے مؤید ہی جو رمی کو نصف شب کے بعد درست جانتے ہیں)
عن جابر قال افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السکینۃ وامرھم ان یرموا بمثل حصی الخذف
واوضع فی وادی محسر ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے لوٹے اطمینان اور سہولت سے اور حکم کیا
چھوٹے چھوٹے کنکریان مارنیکا اور تیز کیا اپنی سواری کو وادی محسر مین باب یوم الحج الاکبر حج اکبر کا دن کونسا ہی
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف یوم النحر بین الجمرات فی الحجۃ التی حج فقال ای یوم ھذا قالوا
یوم النحر قال ھذا یوم الحج الاکبر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسوین تاریخ کھڑے ہو
جمرات کے پاس حج مین اور لوگون سے پوچھا یہ کونسا دن ہی لوگون نے کہا یوم النحر آپ نے فرمایا یوم الحج الاکبر ف کلام اللہ
مین آیا ہی اس سے مراد یہی یوم النحر ہی حج اکبر حج کو کہتے ہین اور حج اصغر عمرہ کو عن ابی ھریرۃ قال بعثنی ابوبکر
فیمن یؤذن یوم النحر بمنی ان لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ویوم الحج الاکبر یوم
النحر والحج الاکبر الحج ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی ابوبکر صدیق رض نے مجھے بھیجا یوم النحر کے دن پکارنیکو کہ اس سال کے بعد کوئی
مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر طواف نہ کرے اور حج اکبر حج کو کہتے ہین اور یوم الحج الاکبر سے یوم النحر ہی (مشرکین جاہلیت مین
ننگے ہو کر طواف کیا کرتی تھی) باب التعجیل فی النسک لم یا دھو لوگ ان سے مقدم مین ہو
عن ابن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

خطب فی حجته فقال ان الزمان قد استدار کهيئته يوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر
شهرا منها اربعة حرم ثلاث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان

ترجمہ ابوبکرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں خطبہ پڑھا تو فرمایا زمانہ پلٹ کر پھر ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا
اوس دن جس دن بنایا اللہ نے آسمان اور زمین کو (یعنی ہر چند زمانہ بدلتا جاتا ہے لیکن اولٹ پلٹ کر پھر وہی مہینا آتا ہے جو گزر گیا)
سال بارہ مہینے کا تھا چار اون میں سے حرام ہیں۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم پے در پے یہ تینوں مہینے اور ایک رجب مضر کا
جو جمادی الاخرے اور شعبان کے بیچ میں ہے ف رجب مضر کی طرف منسوب کیا کیونکہ مضر کے لوگ اوس کی بہت تعظیم کرتے تھے
اور زمانہ پھر ویسا ہی ہو گیا اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین مہینوں میں خلط کیا کرتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق ایک مہینے کو دوسرا
مہینہ کر دیتے تھے کبھی رجب کو شعبان کہتے اور کبھی شعبان کو رجب کر دیتے تو آپ نے فرمایا اب تبدل نہ کیا کرو اور مہینہ بہ تحقیق ذی الحجہ
ہے پس اب یاد رکھو اور اوسکو گڑبڑ نہ کرو عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه ابوبکرہ سے ایسا ہی مروی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب من لم يدرك عرفة جس نے وقوف عرفہ پایا

عن عبد الرحمن بن يعمر الديلي
قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بعرفة فجاء الناس او نفر من اهل نجد فامروا رجلا فنادى رسول الله صلى
الله عليه وسلم كيف الحج فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فنادى الحج الحج يوم عرفة من جاء قبل صلوة الصبح
من ليلة جمع فتم حجه ايام منى ثلاثة فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه قال ثم
اردف رجلا خلفه فجعل ينادي بذلك ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور آپ عرفہ میں تھے تو چند آدمی نجد والوں میں سے آئے اور ایک شخص کو حکم کیا اوس نے پکارا یا رسول اللہ حج کیونکر
ہے آپ نے بھی ایک آدمی کو حکم کیا اوس نے پکارا حج عرفہ کے دن ہے جو شخص دسویں شب کو فجر سے پہلے وہاں آ جاوے گا اوس
کا حج پورا ہو جاوے گا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو کوئی دو ہی دن کے بعد (بارہویں تاریخ کو) چلا جاوے تو بھی کچھ گناہ
نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے پیچھے بٹھا لیا وہ یہی پکارتا جاتا تھا ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عرفات میں ٹھہرنا
فرض ہے اور اوسکا وقت نویں تاریخ کے زوال سے لیکر دسویں شب کے طلوع فجر تک ہے اس عرصہ میں اگر ایک ساعت بھی عرفات میں
ٹھہر جاوے گا تو حج مل جاوے گا عن عروة بن مضرس الطائي قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالموقف يعني بجمع قلت جئت
يا رسول الله من جبلي طي اكللت مطيتي واتعبت نفسي والله ما تركت من جبل الا وقفت عليه فهل لي
من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادرك معنا هذه الصلاة واتى عرفات قبل ذلك ليلا او
نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه ترجمہ عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا موقف
میں یعنی مزدلفہ میں میں نے کہا یا رسول اللہ میں طے کے پہاڑوں سے چلا آتا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا مارا اور اپنی تئیں
بھی تھکا ڈالا قسم خدا کی رستے میں کوئی ٹیلہ مجھے نہیں ملا کہ میں اوس پر نہ ٹھہرا ہوں تو میرا حج درست ہوا یا نہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز کو پاوے (یعنی مزدلفہ میں مغرب اور عشا ہمارے ساتھ پڑھے) اور اس سے پہلے
رات یا دن کو عرفات میں ٹھہر چکا ہو تو اوسکا حج پورا ہو گیا وہ اپنا میل کچیل دور کرے ف یعنی منا میں اگر کنکریاں مار کر قربانی
کر کے احرام کھولڈالے میل کچیل وہی ہے **باب النزول بمنی** منا مین اترنے کا بیان عن رجل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الناس بمنی ونزلہم منازلہم فقال لینزل
المہاجرون ہاہنا واشار الی میمنۃ القبلۃ والانصار ہاہنا واشار الی میسرۃ القبلۃ ثم لینزل الناس
حولہم ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ سے روایت ہے انہون نے سنا ایک شخص سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین
سے تھا کہ خطبہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو منا مین اور اوتارا اونکو اپنے ٹھکانون مین آپ نے فرمایا مہاجر
یہان اتریں اور اشارہ کیا قبلہ سے داہنی طرف اور انصار یہان اوترا اور اشارہ کیا قبلے سے بائین طرف پھر اور لوگون کو فرمایا کہ مہاجرین
اور انصار کے گرد اوترین **باب ای یوم یخطب بمنی** منا مین کسدن خطبہ پڑھے عن رجلین من بنی بکر
قالا رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بین اوسط ایام التشریق ونحن عند راحلتہ وہی خطبۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم التی خطب بمنی ترجمہ دو شخصون سے روایت ہے بنی بکر مین سے کہا انہون نے دیکھا ہم نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے ایام تشریق کے بیچ والی دن مین (یعنی بارہوین تاریخ) اور ہم آپ کی اونٹنی پاس تھے اور یہ
خطبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آپ نے منا مین پڑھا تھا عن سراء بنت نبہان وکانت ربۃ بیت فی الجاہلیۃ
قالت خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الرؤس فقال ای یوم ہذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال
الیس اوسط ایام التشریق ترجمہ سراء بنت نبہان سے روایت ہے وہ ایک گھر والی تھی جاہلیت مین (جس مین بت رکھے
کرتی تھی) کہا خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الرؤس یعنی دوسری دن حج بانی کے پھر فرمایا یہ کون سا
دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کیا یہ بیچ کا دن نہیں ہے ایام تشریق مین سے (یعنی ایام
التشریق گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ کو کہتے ہین ذی حجہ کے **باب من قال خطب یوم النحر** جس نے کہا یوم النحر
مین خطبہ پڑھے عن الہرماس قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس علی ناقتہ العضباء یوم الاضحی بمنی ترجمہ
ہرماس بن زیاد سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا اپنی اونٹنی پر جسکا نام عضبا تھا عید اضحیٰ کے روز منا مین
عضبا وہی قصوی ہے یا اور ہے عن ابی امامۃ یقول سمعت خطبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یوم النحر ترجمہ
ابوامامہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا منا مین نحر کے روز (دسوین تاریخ) **باب ای وقت یخطب
یوم النحر** یوم النحر مین کس وقت خطبہ پڑھے عن رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس بمنی حین ارتفع
الضحی علی بغلۃ شہباء وعلی رضی اللہ عنہ یعبر عنہ والناس بین قاعد وقائم ترجمہ رافع بن عمرو مزنی سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگون کو منا مین جب بلند ہوا آفتاب (نحر کے دن) ایک

جو سفید رنگ تہا اور علی آپ کیطرف سے لوگون کو سمجہاتے تہے اور والون کو سناتی تہی کچہ لوگ کہڑے تہے کچہ بیٹہے تہے) باب

ما يذكر الامام في خطبته بمنى امام منا کے خطبے مین کیا بیان کرے عن عبد الرحمن بن معاذ التيمي قال خطبنا رسول

الله صلى الله عليه وسلم ونحن بمنى ففتحت اسماعنا حتى كنا نسمع ما يقول ونحن في منازلنا فطفق يعلمهم مناسكهم

حتى بلغ الجمار فوضع اصبعيه السبابتين ثم قال بحصى الخذف ثم امر المهاجرين فنزلوا في مقدم المسجد

وامر الانصار فنزلوا من وراء المسجد ثم نزل الناس بعد ذلك ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ تیمی سے روایت ہے

خطبہ سنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین گویا کھل گئے کان ہمارے جو آپ فرماتے تہے ہم سن لیتے تہے اور ہم اپنے

ٹہکانون مین تہے (یہ معجزہ تہا آنحضرتؐ کا) آپ نے شروع کیا سکہانا ارکان حج کا یہان تک کہ پہونچے کنکریان مارنے تک

آپ نے کلمے کی دو انگلیون کو رکہکر فرمایا کہ چہوٹے چہوٹے کنکریان مارو پہر حکم کیا مہاجرین کو وہ اوترے مسجد کے پیش مین

پہر انصار کو وہ اوترے مسجد کے پیچہے بعد اوسکے اور لوگ اوترے باب يبيت بمكة ليالي منى منا کی راتون مین مکہ مین منا

لیساہی عن حريز والحجر ينا الشك من انه سمع عبد الرحمن بن فروخ يسأل ابن عمر قال انا نتبايع باموال

الناس فياتي احدنا مكة فيبيت على المال فقال اما رسول الله صلى الله عليه وسلم فبات بمنى وظل ترجمہ

عبد الرحمن بن فروخ نے عبد اللہ بن عمر سے پوچہا ہم لوگونکا مال بیچا کرتے ہین تو ہمارے پاس بہت سے اموال ہوتے ہین کیا

ہم مین سے کوئی منا کے راتون مین مکے مین جاکر مال کے پاس رہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو رات کو منا مین

رہا کرتے تہے ف تو ہمارا مکے مین رہنا خلاف سنت اور ناجائز ہوگا بعضون نے ضرورت کیوقت اسکی اجازت دی ہے جیسی

دوسری حدیث مین آتا ہے عن ابن عمر قال استاذن العباس رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبيت بمكة ليالي

منى من اجل سقايته فاذن له ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہے حضرت عباسؓ نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے منا کی راتون مین مکے مین رہنے کی پانی پلانے کے لیے آپ نے اجازت دی اونکو باب الصلوة بمنى منا مین

نماز کا بیان عن عبد الرحمن بن يزيد قال صلى عثمان بمنى اربعا فقال عبد الله صليت مع النبي صلى الله

عليه وسلم ركعتين ومع ابي بكر ركعتين ومع عمر ركعتين زاد عن حفص ومع عثمان صدرا من امارته ثم اتمها

زاد من ههنا عن ابي معاوية ثم تفرقت بكم الطرق فلوددت ان لي من اربع ركعات ركعتين متقبلتين

قال الاعمش فحدثني معاوية بن قرة عن اشياخه ان عبد الله صلى اربعا قال فقيل له عبت على عثمان ثم

صليت اربعا قال الخلاف شر ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے عثمان بن عفان رضؓ نے منا مین چار رکعتین

پڑہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ دو ہی رکعتین پڑہین (قصر کیا) اور ابوبکر کے ساتہہ بہی دو

اور عمر کے ساتہہ بہی دو اور شروع خلافت مین تمہارے ساتہہ بہی دو پہر عثمان پوری پڑہنے لگے (کیونکہ قصر اور اتمام دونون سنت

ہین یا انہون نے نیت اقامت کی کرلی ہوگی) ایک روایت مین ہے ابن مسعود نے کہا پہر تمہاری راہین مختلف ہوگئین اور مجہے

دو رکعتیں جو قبول ہو چار سے بہتر معلوم ہوتی ہیں۔ ایک بار ابن مسعود نے بھی چار رکعتیں پڑھیں لوگوں نے کہا تم نے تو طعن
کیا تھا حضرت عثمان پر چار پڑھنے کا اب تم تو چار پڑھنے لگے انہوں نے کہا مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے (اختلاف) پس جب سب چار پڑھنے لگے تو میں بھی چار
پڑھنے لگا عن الزہری ان عثمان انما صلی بمنی اربعا لانه اجمع علی الاقامة بعد الحج ترجمہ زہری سے روایت ہے
حضرت عثمان نے منا میں چار رکعتیں اس لیے پڑھیں کہ انہوں نے اقامت کی نیت کی بعد حج کے عن ابراہیم قال ان عثمان
صلی اربعا لانه اتخذها وطنا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ عثمان نے چار رکعتیں اس سبب سے پڑھیں انہوں نے
منا کو وطن بنایا تھا (وہاں نکاح کیا تھا) عن الزہری قال لما اتخذ عثمان الاموال بالطائف واراد ان یقیم
بها صلی اربعا قال ثم اخذ به الائمة بعده ترجمہ زہری سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے اپنی جاگیریں مقرر کیں
طائف میں اور قصد کیا اقامت کا وہاں تو چار رکعتیں پڑھیں پھر لوگوں نے بھی اختیار کر لیا عن الزہری ان عثمان
بن عفان اتم الصلوة بمنی من اجل الاعراب لانهم کثروا عامئذ فصلی بالناس اربعا لیعلمهم ان الصلوة
اربع ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے پورا پڑھا نماز کو منا میں اس واسطے کہ اوس سال جنگلی اور بدوی لوگ
بہت آئے تھے تو انہوں نے چار رکعتیں پڑھیں تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو کہ اصل چار رکعتیں ہیں (نہ دو رکعتیں جو قصر میں ہوتی
ہیں) باب القصر لاهل مكة اہل مکہ منا میں قصر کریں عن حارثة بن وهب الخزاعي وكانت امه تحت عمر
فولدت عبيد الله بن عمر قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى والناس اكثر ما كانوا فصلى
بنا ركعتين في حجة الوداع ترجمہ حارثہ بن وہب خزاعی کی ماں عمر کے نکاح میں تھیں ان کے پیٹ سے عبید اللہ بن عمر
پیدا ہوئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی منا میں اور لوگ بہت تھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں
حجۃ الوداع میں ف حالانکہ حارث کا گھر مکے میں تھا یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ اہل مکہ منا اور عرفات میں قصر کریں باب
فی رمی الجمار کنکریاں مارنے کا بیان عن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرمي الجمرة
من بطن الوادي وهو راكب يكبر مع كل حصاة ورجل من خلفه يستره فسالت عن الرجل فقالوا الفضل بن
عباس وازدحم الناس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس لا يقتل بعضكم بعضا واذا رميتم الجمرة
فارموا بمثل حصى الخذف ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کیا کہا دیکھا میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے تھے بطن وادی سے (یعنی وادی کے نیچے سے اگر منا کی جانب سے) جمرہ عقبہ پر اور آپ سوار
تھے ہر کنکر پر تکبیر کہتے اور ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ پر سایہ کرتا تھا میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا فضل بن عباس
اور لوگوں نے ہجوم کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو مت قتل کرو ایک تم میں کا دوسرے کو (یعنی ہجوم کے وجہ سے
ایک دوسرے کو کچل نہ ڈالے ایسا نہ ہو وہ مر جاوے یا زخمی ہو جاوے) اور جب تم کنکریاں مارو تو چھوٹے چھوٹے کنکریاں (انگلیوں سے
مارو) عن عمرو بن الاحوص عن امه قالت رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند جمرة العقبة راكبا ورايت

بین اصابعه حجر فرمی ورمی الناس ترجمہ عمرو بن الاحوص سے روایت ہے انہون نے اپنی ماں سے سنا ہے مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ پاس سوار دیکہا اور آپ کے انگلیون مین کنکریان ہین آپ نے رمی کی اور لوگون نے بہی
رمی کی ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی سوار ہو کر کرنا درست ہے عن ابن عمر انه کان یاتی الجمار فی
الایام الثلاثة بعد یوم النحر ماشیا ذاهبا وراجعا ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کنکریان مارنے تین دن تک بعد یوم النحر کے آیا کرتی تہی سو پیدل آتی تہے اور پیدل
ہی جاتے تہے اور بیان کرتی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تہے ف اس سے معلوم ہوا کہ پیادہ ہو کر
رمی کرنا افضل ہے عن جابر بن عبد اللہ یقول رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلته یوم النحر
یقول لنا خذوا مناسککم فانی لا ادری لعلی لا احج بعد حجتی ہذہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر رمی کرتے تہے یوم النحر کو اور فرماتے تہے یاد کر لو ارکان اپنے
شاید مین اس حج کے بعد پہر دوسرا حج نکرون ف ایسا ہی ہوا کہ آپ اس حج سے لوٹ کر مدینہ مین آئے اور دوسرے سال
بیمار ہوئے اور وفات پائی پس اس حج کا نام حجة الوداع ہوا گویا آپ رخصت ہوئے تہے کعبہ سے عن جابر بن عبد اللہ یقول
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرمی علی راحلته یوم النحر ضحی فاما بعد ذلک فبعد زوال الشمس ترجمہ
جابر سے روایت ہے مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی کرتے ہوئے اونٹنی پر سوار ہو کر یوم النحر کے روز چاشت کے وقت
اور بعد اسکے آفتاب ڈہلنے پر (یعنی دسوین تاریخ کے رمی طلوع آفتاب کے بعد ہوتے اور گیارہوین بارہوین کے بعد زوال آفتاب
عن وبرة قال سالت ابن عمر متی ارمی الجمار قال اذا رمی امامک فارم فاعدت علیه المسئلة فقال کنا
نتحین زوال الشمس فاذا زالت الشمس رمینا ترجمہ وبرہ سے روایت ہے مین نے ابن عمر سے پوچہا کب کنکریان مارون
انہون نے کہا جب تیرا امام کنکریان مار چکے اوسوقت مار مین نے پہر یہی سوال کیا انہون نے کہا ہم تو زوال آفتاب کے منتظر رہتے
تہے جب آفتاب ڈہل جاتا تہا اوسوقت کنکریان مارتے عن عائشة قالت افاض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آخر یومه
حین صلی الظہر ثم رجع الی منی فمکث بہا لیالی ایام التشریق یرمی الجمرة اذا زالت الشمس کل جمرة بسبع
حصیات یکبر مع کل حصاة ویقف عند الاولی والثانیة فیطیل القیام ویتضرع ویرمی الثالثة ولا یقف
عندہا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن مین طواف فرض کیا جب نماز
ظہر کے پڑہی پہر منی مین آکر تشریق کے دنون مین وہان ٹہرے (یعنی گیارہوین ۱۱ بارہوین ۱۲ تیرہوین ۱۳ ذیحجہ کی) ہر جمرہ کو
سات سات کنکریان مارتے دوپہر ڈہلی ہر کنکری کی ساتہ تکبیر کہتے اور اول اور دوسرے جمرہ کے پاس دیر تک ٹہر کر رو رو کر دعا کرتے اور
تیسری جمرہ کو کنکریان مار کر نہ ٹہرتے ف عید قربان کے آخر دن مین (یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑہ کر آپ منا سے مکہ کو گئے)
اور طواف الافاضہ (طواف الزیارة) ادا کیا عن ابن مسعود قال لما انتہی الی الجمرة الکبری جعل البیت عن یسارہ

ومنی عن یمینه ورمی الجمرة بسبع حصیات وقال هكذا رمی الذی انزلت علیه سورة البقرة **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہی جب وہ جمرہ عقبہ پاس آئے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائین طرف کیا اور منا کو داہنی طرف اور جمرہ پر سات کنکریان
مارین پھر کہا اسی طرح رمی کی اس شخص نے جس پر سورہ بقرا اتری یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سورۃ بقر کے تخصیص اسلیے کی
کہ اس سورت مین احکام حج کے مذکور ہین اور رمی کے مسائل بہی مذکور ہین **عن** عاصم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخص
للرعاء الابل فی البیتوتة ان یرموا یوم النحر ثم یرموا الغد او من بعد الغد بیومین ویرموا یوم النفر
**ترجمہ** عاصم بن عدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ چرانیوالون کو رخصت دی رات کو منا مین نہ رہنی کی
اور حکم کیا ان کو رمی کرنیکا یوم النحر کو پھر دوسری دن یا تیسرے دن دو دونون کی پھر اگر رہین تو چوتھے دن بھی رمی کرین **ف**
یعنی افضل یہی ہے کہ دوسری دن گیارہوین تاریخ پھر رمی کرین اگر نہ ہو سکی تو بارہوین تاریخ گیارہوین کی بہی رمی کرلین **عن** عاصم عن ابیہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص للرعاء ان یرموا یوما ویدعوا یوما **ترجمہ** عدی بن عاصم سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرانیوالونکو ایک دن رمی کرنے کے ایکدن ناغہ کرنے کی **عن** قتادة قال سمعت
ابا مجلز یقول سألت ابن عباس عن شیء من امر الجمار فقال ما ادری ارماها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بست او بسبع **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی مین نے سنا ابا مجلز سے کہتے تھے مین نے پوچھا ابن عباس سے رمی جمار کا حال انھون نے
کہا مجھے معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریان مارین یا سات کنکریان **ف** مگر اور روایتون سے سات
کنکریان ہر جمرہ پر مارنا ثابت ہے **عن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رمی احدکم جمرة العقبة
فقد حل له کل شیء الا النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے رمی کر لی جمرہ عقبہ کی تو سب چیزین اسکو درست ہوجاوین سوا عورتون کے **ف** یعنی عورتون سے صحبت کرنا درست
نہوگا جب طواف الزیارۃ کر لی تو وہ بھی درست ہوجاویگا **باب الحلق والتقصیر** سر منڈانے اور بال کترانی کا بیان
**عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم ارحم المحلقین قالوا یا رسول اللہ والمقصرین قال
اللهم ارحم المحلقین قالوا یا رسول اللہ والمقصرین قال والمقصرین **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ رحم کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپ نے فرمایا یا اللہ رحم
کر حلق کرنیوالون پر صحابہ نے کہا یا رسول اللہ اور قصر کرنیوالون پر آپ نے فرمایا اور قصر کرنیوالون پر **ف** حلق کہتے ہین تمام
سر منڈانیکو اور قصر کہتے ہین بال کم کرنیکو کسی طرف سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے قصر سے اور قصر بھی کافی ہے محمد
بن حسن نے کہا کہ یہی قول ہے ابو حنیفہ اور ہماری اکثر فقہا کا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق رأسه
فی حجة الوداع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر منڈایا حجۃ الوداع مین **ف** اور قصر بھی
آپ سے منقول ہی **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی جمرة العقبة یوم النحر ثم رجع الی منزله

بمنی فرماہا فذبح ثم دعا بالحلاق فاخذ بشق راسہ الایمن فحلقہ فجعل یقسم بین من یلیہ الشعرۃ والشعرتین ثم اخذ بشق راسہ الایسر فحلقہ ثم قال ہاہنا ابو طلحۃ فدفعہ الی ابی طلحۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے رمی کی جمرۂ عقبہ کی یوم النحر کو پھر آپ لوٹ آئی منا مین اپنے ٹھکانی مین اور قربانی منگا کر اسکو ذبح کیا پھر سر مونڈنیوالی کو بلایا اور داہنی طرف کا آدہا سر منڈا کر ایک ایک دو دو بال جو لوگ موجود تھے اون کو تقسیم کیا پھر بایان جانب منڈایا اور فرمایا کہا ابو طلحہ یہان ہین پھر وہ سب بال ابو طلحہ کو دیدیئے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حلق افضل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے دہنا جانب منڈانا بہتر ہے اور دہنے مین لحاظ منڈانے والے کا ہوگا نہ مونڈنیوالی کا۔

**عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یسئل یوم منی فیقول لا حرج فسالہ رجل فقال انی حلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا حرج قال انی امسیت ولم ارم قال ارم ولا حرج **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوتے منا مین آپ ہر ایک کا جواب دیا کچھ حرج نہین ہی ایک شخص نے کہا مین نے حلق کیا ذبح سے پہلی آپ نے فرمایا ذبح کرلی کچھ حرج نہین ہے دوسرے نے کہا مجھی شام ہوگئی اور مین نے رمی نہین کی آپنے فرمایا رمی کرلے کچھ حرج نہین ہے **ف** یعنی دم واجب نہین ہی ترتیب کے فوت ہونیسے درمیان مین رمی اور ذبح اور حلق اور طواف کے بعضون نے کہا گناہ نہین ہے لیکن دم واجب ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء حلق انما علی النساء التقصیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون پر حلق نہین ہے مگر قصر کرنا چاہیے یعنے تہوڑے سے بال انگلی کے پور سے کترڈالنا چاہیے مردون کو بھی یہ درست ہی مگر حلق بہتر ہے

## باب العمرۃ عمرہ کا بیان

**عن** ابن عمر قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یحج **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی عمرہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کرنیکے **عن** ابن عباس قال واللہ ما اعمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشۃ فی ذی الحجۃ الا لیقطع بذلک امر اہل الشرک فان ہذا الحی من قریش ومن دان دینہم کانوا یقولون اذا عفا الوبر وبرا الدبر ودخل صفر فقد حلت العمرۃ لمن اعتمر فکانوا یحرمون العمرۃ حتی ینسلخ ذو الحجۃ والمحرم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی قسم خدا کی رسول اللہ صلعم کی حضرت عائشہ کو عمرہ نہین کرایا ذی الحجہ مین مگر اس خیال سے کہ مشرکون کا گمان غلط ہو کیونکہ قریش کے لوگ اور جو اون کے دین پر چلتے تھے یہ کہتے تھے جب اونٹ کے بال بڑہ جاوین یعنی اور سکے پیٹ کا زخم اچھا ہوجاوی اور صفر آجاوی تو اب عمرہ درست ہوگا عمرہ کرنیوالی کو (مطلب یہ ہی کہ اشہر حج مین عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے بلکہ حرام جانتے تھے عمری کو یہانتک گذرجاوی مہینہ ذی حجہ (بقر عید) کا اور مہینہ محرم کا **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن اخبرنی رسول مروان الذی ارسل الی ام معقل قالت کان ابو معقل حاجا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قدم قالت ام معقل قد علمت ان علی حجۃ فانطلقا یمشیان حتی دخلا علیہ فقالت یا رسول اللہ ان علی حجۃ وان لابی معقل بکرا قال ابو معقل صدقت جعلتہ فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہا

فلتحج علیہ فانہ فی سبیل اللہ فاعطاھا البکر فقالت یا رسول اللہ انی امرأۃ قد کبرت وسقمت فھل من

عمل یجزی عنی من حجتی قال عمرۃ فی رمضان تجزی حجۃ **ترجمہ** ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے خبر دی

مجکو مروان کے پیام لیجانے والے نے جو گیا تہا ام معقل پاس ام معقل نے کہا کہ ابو معقل حج کرنیکو نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جب آیا تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجہپر حج لازم ہے پہر دونوں ام معقل اور ابو معقل چلے یہانتک کہ رسول

اللہ صلعم پاس آئے ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ابو معقل پاس ایک جوان اونٹ ہی اور مجہپر حج فرض ہے۔ ابو معقل نے کہا یہ سچ

کہتی ہی میں نے اوس اونٹ کو اللہ کی راہ میں دیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ اونٹ ام معقل کو دیدی وہ اوسپر

سوار ہو کر حج کر آوے گی ابو معقل نے وہ اونٹ ام معقل کو دیدیا ام معقل نے کہا یا رسول اللہ میں ایک بوڑہی اور بیمار عورت ہوں

کوئی کام ایسا ہی جو کافی ہو مجہکو حج سے آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں ایک عمرہ کرنا حج کے بدلے کافی ہو سکتا ہی **عن**

ام معقل قالت لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وکان لنا جمل فجعلہ ابو معقل فی سبیل اللہ

واصابنا مرض وھلک ابو معقل وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من حجہ جئتہ فقال یا ام معقل

ما منعک ان تخرجی معنا قالت لقد تھیأنا فھلک ابو معقل وکان لنا جمل ھو الذی نحج علیہ فاوصی

بہ ابو معقل فی سبیل اللہ قال فھلا خرجت علیہ فان الحج فی سبیل اللہ فاما اذا فاتتک ھذہ الحجۃ

معنا فاعتمری فی رمضان فانھا کحجۃ فکانت تقول الحج حجۃ والعمرۃ عمرۃ وقد قال ھذا لی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری الی خاصۃ **ترجمہ** ام معقل سے روایت ہی جب رسول اللہ صلعم نے حجۃ الوداع کیا تو ہماری

پاس ایک اونٹ تہا مگر ابو معقل نے اوسکو اللہ کی راہ میں دیدیا تہا اور ہم بیمار ہوئی قریب بہ ہلاکت اور ابو معقل گذر گئے اور

رسول اللہ صلعم حج کو تشریف لیگئے جب حج سے فارغ ہوئے تو میں آپکے پاس گئی آپ نے فرمایا ای ام معقل تو ہماری

ساتہہ کیوں نہ نکلی ام معقل نے کہا میں نے تیاری کی تہی اتنے میں ابو معقل مر گئے اور ہماری پاس ایک ہی اونٹ تہا جس پر ہم حج

کیا کرتے تہے وہ ابو معقل نے مرتی وقت اللہ کی راہ میں دیدیا یعنی کہدیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں ہی آپ نے فرمایا پہر تو اوس

اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نہ نکلی حج بہی تو خدا کی راہ میں ہے خیر اب تیرا حج جاتا رہا ہماری ساتہہ تو عمرہ کر لی رمضان میں کیونکہ رمضان

میں عمرہ حج کے برابر ہی ام معقل کہا کرتی تہیں حج پہر حج ہی اور عمرہ پہر عمرہ ہی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے یہ فرمایا

اب مجہے معلوم نہیں کہ یہ حکم خاص میرے لیے تہا (خاص ہی ہوگا اسواسطے کہ عمرہ حج فرض کا بدل نہیں ہو سکتا) **عن ابن عباس** قال

اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحج فقالت امرأۃ لزوجھا احجنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما

عندی ما احجک علیہ قالت احجنی علی جملک فلان قال ذاک حبیس فی سبیل اللہ عز وجل فاتی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی تقرأ علیک السلام ورحمۃ اللہ وانھا سألتنی الحج معک قالت احجنی مع رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ما عندی ما احجک علیہ فقالت احجنی علی جملک فلان فقلت ذاک حبیس

نسبیل اللہ فقال اما انک لو حججتہا علیہ کان فی سبیل اللہ قال وانہا امرتنی ان اسألک ما یعدل حجۃ
معک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءہا السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واخبرہا انہا تعدل حجۃ معی عمرۃ
فی رمضان ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا قصد کیا ایک عورت نے اپنے خاوند
سے کہا مجھکو بھی حج کرنے دو اپنے اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص بولا میرے پاس کیا ہے جسپر تجھکو سوار کر کے
حج کراؤن عورت بولی وہ اونٹ نہیں ہے تمہارا اوس پر مجھے حج کراؤ مرد بولا وہ اونٹ تو روکا گیا ہے اللہ کی راہ مین (یعنی
مین اوسکو خدا کی راہ مین دیچکا ہون) پھر وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ میری عورت نے آپ
کو سلام کہا ہے اور وہ چاہتی ہے حج کرنا آپکے ساتھ اوس نے مجھسے کہا مجھکو بھی حج کراؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین
نے جواب دیا میرے پاس کون سی سواری ہے جسپر تجھکو حج کراؤن وہ بولی اوس اونٹ پر مین نے کہا وہ تو اللہ جل جلالہ کے راہ مین
رکا ہوا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اوسکو حج کرا دیتا اوس اونٹ پر وہ بھی خدا کے راہ مین ہوتا پھر وہ شخص بولا
اوس عورت نے پوچھا ہے کہ آپکے ساتھ حج کرنیکے برابر دوسری عبادت کون سی ہے (جو ثواب مین اوسکے برابر ہو) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا سلام اوس عورت سے کہنا اور بیان کر دینا کہ ایک عمرہ کرنا رمضان کے مہینے مین میرے
ساتھ حج کرنے کے برابر ہے (ثواب مین اور فضیلت مین) عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر عمرتین
عمرۃ فی ذی القعدۃ وعمرۃ فی شوال ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عمرے
کیے ایک ذیقعدہ مین دوسرا شوال مین ف یعنی شوال مین سفر کو نکلے تھے ورنہ وہ بھی عمرہ ذیقعدہ مین تہا عن مجاہد
قال سئل ابن عمر کم اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرتین فقالت عائشۃ لقد علم ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التی قرنہا بحجۃ الوداع ترجمہ مجاہد سے روایت ہے ابن عمر سے سوال ہوا کتنے عمرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے ہین انہون نے کہا دو عمرے پھر حضرت عائشہ نے کہا ابن عمر یہ سمجھے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تین عمرے کیے سوا اوس عمرے کے جو حجۃ الوداع کے ساتھ تہا ف قران مین حالانکہ یہ سہو ہے صحیح یہہ ہے کہ آپنے دو عمرے
کیے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرۃ الجعرانہ عن ابن عباس قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع عمر عمرۃ الحدیبیۃ
والثانیۃ حین تواطؤا علی عمرۃ قابل والثالثۃ من الجعرانۃ والرابعۃ التی قرن مع حجتہ ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ کا (حدیبیہ ایک کنوئین یا درخت کا نام ہے
مکے سے نو میل پر یہان آپکو کافرون نے روکا تہا آپ عمرے کی ارکان ادا نہ کر سکے) دوسرا وہ عمرہ قضا کا تیسرا عمرہ جعرانہ کا
چوتہا جو حجۃ الوداع کے ساتھ تہا ف مگر حدیبیہ مین آپنے عمرہ نہ کیا تو جدا عمرے دو ہی ہوئے ایک عمرۃ القضا دوسرے عمرۃ الجعرانہ
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربع عمر کلہن فی ذی القعدۃ الا التی مع حجتہ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے سب ذو القعدہ مین تھے مگر وہ عمرہ جو حج کے ساتھ تہا ف یعنی حجۃ الوداع

کے ساتھ اور ذکر بھی نہین تہا اسیطرح عمرۃ القضا اور عمرۃ الجعرانہ دونون ذیقعدہ مین تھی۔ جعرانہ ایک مقام ہی طائف
اور مکے کے درمیان ان سے آپنے عمرہ کا احرام باندہا سنہ ۸ ہجری مین حنین کی غنیمت تقسیم کرکے **باب المہلۃ بالعمرۃ**
تحیض فیدرکہا الحج فترفض عمرتہا وتہل بالحج هل تقضی عمرتہا جو عورت عمرہ کا احرام باندہی پھر اوسکو
حیض آجاوے اور پھر حج کا وقت آجاوے تو وہ عمرہ کو ترک کرکے حج کا احرام باندہ لیوے پھر عمرہ کی قضا کرے **عن** حفصۃ
بنت عبد الرحمن بن ابی بکر عن ابیہا ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لعبد الرحمن یا عبد الرحمن اردف
اختک عائشۃ فاعمرہا من التنعیم فاذا ہبطت بہا من الاکمۃ فلتحرم فانہا عمرۃ متقبلۃ **ترجمہ** عبد
الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے اون سے کہا ای عبد الرحمن اپنی بہن عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر
لیجا اور اون کو عمرہ کرا التنعیم سے (تنعیم ایک مقام ہی مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر) جب ٹیلون پر سے چڑھ کر تنعیم مین اترے
تو عائشہ سے کہنا احرام باندہی کیونکہ یہہ عمرہ قبول ہوگا ان شاء الله تعالی **عن** محرش الکعبی قال دخل النبی صلی الله علیہ
وسلم الجعرانۃ فجاء الی المسجد فرکع ما شاء الله ثم احرم ثم استوی علی راحلتہ فاستقبل بطن سرف حتی
لقی طریق المدینۃ فاصبح بمکۃ کبائت **ترجمہ** محرش کعبی سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم جعرانہ مین آئے
وہان نماز پڑہی پھر احرام باندہا پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور بطن سرف کیطرف منہ کیا یہان تک کہ مدینے کی راستے پر آگئے
پھر صبح کو مکے مین جاکر آئے جیسے کوئی رات کو مکے مین رہا **باب المقام فی العمرۃ** عمرہ کی بعد قیام کرنا **عن** ابن عباس
ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم اقام فی عمرۃ القضاء ثلاثۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیہ وسلم
قیام کیا عمرہ قضا مین (جو حدیبیہ کے عمرہ کی قضا تھی) تین دن تک (مکے مین) **باب الافاضۃ فی الحج** طواف
افاضہ کا بیان **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم صلی الظہر بمنی یعنی راجعا **ترجمہ** عبد الله
بن عمر سے روایت ہی رسول الله صلعم نے طواف الافاضہ کیا یوم النحر مین پھر نماز ظہر کی منا مین لوٹ کر آکر پڑہی (یا مکے مین
پڑہی) **عن** ام سلمۃ قالت کانت لیلتی التی یصیر الی فیہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم مساء یوم النحر فصار
الی ودخل علی وہب بن زمعۃ ومعہ رجل من آل ابی امیۃ متقمصین فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
لوہب ہل افضت ابا عبد الله قال لا والله یا رسول الله قال صلی الله علیہ وسلم انزع عنک القمیص قال فنزعہ
من راسہ ونزع صاحبہ قمیصہ من راسہ ثم قال ولم یا رسول الله قال ان ہذا یوم رخص لکم اذا انتم
رمیتم الجمرۃ ان تحلوا یعنی من کل ما حرمتم منہ الا النساء فاذا امسیتم قبل ان تطوفوا ہذا البیت صرتم
حرما کہیئتکم قبل ان ترموا الجمرۃ حتی تطوفوا بہ **ترجمہ** حضرت بی بی ام سلمہ سے روایت ہی انہون نے کہا رسول
الله صلی الله علیہ وسلم کے آنے کی میری پاس وہی شام تھی جو یوم النحر مین اتفاق سے واقع ہوئی پھر آپ میرے پاس آئے اتنے مین وہب
بن زمعہ اور اون کے ساتھ ایک اور شخص ابوامیہ کی نسل مین سے کرتے پہنے ہوئے آئے رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے وہب

کہا تم طواف الافاضہ کر چکے ہو اے ابا عبد اللہ انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اتار ڈالو قمیص اپنا
انہوں نے اتارا ڈالا اپنے سر پر سے پھر عرض کیا کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ جب تم اوسمین کنکریان مار
چکو تو حلال ہو جاؤ سب چیزون سے جو احرام مین حرام ہین سوا عورتون کے (یعنی سوا جماع کے عورتون سے) وہ درست
نہ ہوگا جبتک طواف سے فارغ نہ ہو پھر تم نے شام کی اور طواف بھی نہ کیا تو تمہارا احرام باقی ہے ویسا ہی جیسے تھا قبل
کنکریان مارنے کے یہانتک کہ طواف کرو **ف** اس حدیث سے تاکید طواف الزیارۃ کی یوم النحر کے دن ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ اگر اوس دن طواف نہ کریگا تو احرام پھر لوٹ آویگا مگر اکثر ائمہ کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے عن عائشۃ وابن عباس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر طواف یوم النحر الی اللیل **ترجمہ** حضرت عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ
نے تاخیر کی طواف الزیارۃ مین رات ہو جانے تک عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرمل فی السبع الذی افاض فیہ
**ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل نہین کیا طواف الافاضہ کے ساتون پھیرون مین
(کیونکہ طواف القدوم مین کر چکے ہونگے) **باب** الوداع خانہ کعبہ سے رخصت ہونا عن ابن عباس قال کان
الناس ینصرفون فی کل وجہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون آخر عہدہ الطواف بالبیت
**ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے لوگ مکہ سے نکل جاتے تھے ہر طرف سے آپ نے فرمایا کوئی نہ جانا چاہیے مکہ سے مگر آخر میں
طواف کر کے **ف** اسکو طواف الصدر اور طواف الوداع کہتے ہیں۔ بعضون کے نزدیک سنت ہے۔ بعضون کے نزدیک واجب ہے
اگر عورت کو چلتے وقت حیض آجاوے تو یہ طواف چھوڑ دے **باب** الحائض تخرج بعد الافاضۃ حائضہ عورت طواف
الافاضہ کر چکی ہو تو چلی جاوے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر صفیۃ بنت حیی فقیل انہا قد حاضت
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلہا حابستنا فقالوا یا رسول اللہ انہا قد افاضت فقال فلا اذا
**ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا صفیہ کا تو لوگون نے کہا آپ سے اون کو حیض
آگیا آپ نے فرمایا شاید وہ ہارے تئین روکنیوالی ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ طواف کر چکین آپ نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین عن
الحارث بن عبد اللہ قال اتیت عمر بن الخطاب فسألتہ عن المراۃ تطوف بالبیت یوم النحر ثم تحیض قال
لیکن آخر عہدہا بالبیت قال فقال الحرث کذلک افتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال عمر اربت
عن یدیک سألتنی عن شیء سألت عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکیما اخالف **ترجمہ** حارث بن عبد اللہ
بن اوس سے روایت ہے میں حضرت عمر پاس آیا اور اون سے پوچھا کہ عورت طواف کرے خانہ کعبہ کا یوم النحر کو پھر اوسکو حیض آجاوے
انھون نے کہا طواف الوداع کر کے جاوے (یعنی انتظار کرے طواف الوداع تک) حارث نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسا ہی بتلایا تھا عمر نے کہا تیرے ہاتھ گرین (یہ دعا ہے جھڑکی کے طور پر) تو نے مجھ سے وہ بات پوچھی جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں اوسکے خلاف بیان کرون **ف** لا علمی سے حضرت عمر خفا ہوئے حارث پر تنبیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پوچھ چکا تہا تو پہر اذن کی پوچھنا کیا ضرور تہا **باب** طواف الوداع طواف الوداع کا بیان **عن** عائشۃ رضی
اللہ عنہا قالت احرمت من التنعیم بعمرۃ فدخلت فقضیت عمرتی وانتظرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بالابطح حتی فرغت وامر الناس بالرحیل قالت واتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت فطاف بہ ثم خرج
ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے احرام باندہا عمرہ کا تنعیم میں سے اور میں گئی مکے میں اور عمرہ ادا
کیا اور رسول اللہ صلعم میرا انتظار کرتے رہے ابطح میں (وہ میدان جو مکے اور منا کے درمیان میں ہے) جب میں فارغ ہوئی آپ
نے حکم کیا لوگوں کو کوچ کا اور خود آئے مکے میں اور طواف کیا پہر نکلے **ف** تاکہ آخری کام مکہ میں طواف ہو **عن**
عائشۃ قالت خرجت معہ تعنی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النفر الاخر فنزل المحصب فی ھذا الحدیث
قالت ثم جئتہ بسحر فاذن فی اصحابہ بالرحیل فارتحل فمر بالبیت قبل صلوۃ الصبح فطاف بہ حین خرج ثم انصرف
متوجھا الی المدینۃ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب
آپ منا سے لوٹے تو آپ محصب میں اترے پہر میں صبح کو آپ پاس آئی (عمرہ سے فارغ ہوکر) آپ نے سب لوگوں کو کوچ کا
حکم دیا اور آپ خانہ کعبہ کیطرف گئے صبح کے نماز سے پہلے اور طواف کیا پہر نکلے اور چلے مدینے کیطرف **عن** عبدالرحمن بن
طارق عن امہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاز مکانا من دار یعلی نسیہ عبید اللہ استقبل
البیت فدعا ترجمہ عبدالرحمن بن طارق کی ماں (جنکا نام معلوم نہیں ہوا) سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب گذرتے
یعلی کے گہر سے تو منہ کرتے کعبے کیطرف اور دعا مانگتے **باب** التحصیب محصب میں اترنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت انما
نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحصب لیکون اسمح لخروجہ ولیس بسنۃ فمن شاء نزلہ ومن شاء لم ینزلہ
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصب میں اترے اس لیے کہ آسانی ہو نکلنے میں (مدینے کیطرف
کیونکہ سب کہ اسباب ایکجگہ ہو گئے) لیکن اترنا محصب میں سنت نہیں ہے جسکا جی چاہے اترے جی چاہے نہ اترے **عن** سلیمان بن
یسار قال قال ابو رافع لم یامرنی ان انزلہ ولکن ضربت قبتہ فنزلہ قال مسدد وکان علی ثقل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال عثمان یعنی فی الابطح ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو رافع نے کہا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا محصب میں اترنیکا بلکہ میں نے آپکا خیمہ وہاں لگایا تو آپ اترے مسدد نے کہا ابو رافع اسباب کے
محافظ تہے ابطح میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کے) **عن** اسامۃ بن زید قال قلت یا رسول اللہ
این تنزل غدا فی حجتہ قال ھل ترک لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت
قریش علی الکفر یعنی المحصب وذلک ان بنی کنانۃ حالفت قریشا علی بنی ھاشم ان لا ینا کحوھم ولا یبایعوھم
ولا یؤوھم قال الزھری والخیف الوادی ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہاں اتریںگے
حج میں آپ نے فرمایا کیا عقیل نے کوئی گہر مکہ میں ہمارے لیے چہوڑا ہے پہر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف (ابطح) اور

بطحا اور محصب) مین جہان پر عہد لیا تہا قریش نے کفر پر یعنے بنی کنانہ نے قسم کہا کر عہد کیا تہا بنی ہاشم کے باب مین قریش سے کہ ہم اون سے شادی بیاہ نہ کرینگے اونکو جگہہ نہ دینگے اون سے خرید فروخت نہ کرینگے یا بیعت نہ کرینگے ف اونہین اترے اللہ کا شکر ادا کرنیکو جہان پر کفر کا عہد ہوا تہا وہان اسلام کا زور ہو گیا عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حین اراد ان ینفر من منی نحن نازلون غدا فذکر نحوہ ولم یذکر اولہ ولا ذکر الخیف الوادی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا منی سے چلنے کا آپنے فرمایا ہم کل وہان اتریں گے پہر ویسا ہی بیان کیا ف یعنے آپنے فرمایا ہم بنی کنانہ کے خیف (یعنی وادی) مین اترینگے جسکو بطحا اور محصب بہی کہتے ہین عن نافع ان ابن عمر کان یجمع ھجعة بالبطحاء ثم یدخل مکة ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رض ایک جہپکا نیند کا لیتے تہے بطحا (محصب) مین پہر مکہ مین جاتے اور کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ف محمد بن الحسن نے کہا محصب مین اترنا بہتر ہے اور جو نہ اترے تو کچہ قباحت نہین ہے عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالبطحاء ثم ہجع بہا ھجعة ثم دخل مکة وکان ابن عمر یفعلہ ترجمہ نافع سے روایت ہے انہون نے ابن عمر رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا بطحا مین پڑہی پہر ایک نیند کا جہپکا لیا بعد اوسکے مکہ مین گئے عبداللہ بن عمر بہی ایسا ہی کیا کرتے (محصب مین ٹہرا کرتے)

**باب** فیمن قدم شیئا قبل شئ فی حجہ ارکان کے آگے پیچہے کرنیکا بیان

عن عبداللہ بن عمرو بن العاص انہ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجة الوداع بمنی یسألونہ فجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال رسول اللہ اذبح ولا حرج فجاء رجل آخر فقال یا رسول اللہ لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج قال فما سئل یومئذ عن شئ قدم او اخر الا قال اصنع ولا حرج ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجة الوداع مین منا مین کہڑے ہوے لوگ آپ سے حج کے مسئلے پوچہنے لگے ایک شخص آیا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے نہ جانکر ذبح سے پہلے سر منڈایا آپنے فرمایا ذبح کر لے کچہہ حرج نہین ہے دوسرا آیا بولا یا رسول اللہ مین نے ناوانستہ نحر کیا رمی سے پہلے آپ نے فرمایا رمی کر لے کچہہ حرج نہین اسی طرح جتنی چیزون کو آپ سے پوچہا گیا جو آگے یا پیچہے ہو گئین تہین آپنے فرمایا کرلے کچہہ حرج نہین ہے عن اسامة بن شریک قال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاجا فکان الناس یأتونہ فمن قال یا رسول اللہ سعیت قبل ان اطوف او قدمت شیئا او اخرت شیئا فکان یقول لا حرج لا حرج الا علی رجل اقترض عرض رجل مسلم وھو ظالم فذلک الذی حرج وھلک ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کے ساتہہ حج کو نکلا لوگ آپ پاس آتے تہے جس نے کہا یا رسول اللہ مین نے سعی کی طواف سے پہلی یا مین نے اسکام کو آگے کیا آپ فرماتے تہے کچہ حرج نہین کچہ حرج نہین مگر جو آدمی ظلم سے کسی مسلمان کی جان یا عزت برباد کرے وہ تباہ ہو گیا حرج مین پڑ گیا

**باب** فی مکة کے مین نماز کا بیان

عن کثیر بن کثیر

بن المطلب بن ابی وداعة عن بعض اهله عن جده انه رای النبی صلی الله علیه وسلم یصلی مما یلی باب بنی سهم والناس
یمرون بین یدیه ولیس بینهما سترة قال سفیان لیس بینه وبین الکعبة سترة قال سفیان کان ابن جریج
اخبرنا عنه نا کثیر عن ابیه قال فسألته فقال لیس من ابی سمعته ولکن من بعض اهلی عن جدی ترجمہ کثیر
بن کثیر نے اپنی لوگون سے روایت کی انہون نے دادا سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ
رہے تھے (کعبہ مین) باب بنی سہم پاس اور لوگ آپکے منھ سے جا رہے تھی اور بیچ مین کوئی سترہ نہ تھا **ف** اختلاف کیا
علما نے اس مقام مین بعضون نے کہا مکے مین سامنے سے نمازی کے گزرنا معاف ہے بوجہ ضرورت اور کثرت آدمیون کے
بعضون نے کہا شاید وہ لوگ موضع سجود یا موضع نظر کے اودہر سے گزرتے ہون گے بعضون نے کہا شاید یہ امر حرمت سے پہلے
ہوگا بعضون نے کہا یہ ایک قصہ ہے اور لوگون کے فعل کا کہ وہ سامنے سے گزرتے تھے اس سے اجازت سامنے سے گزرنے کی نہ

**باب تحریم مکة** مکے کے حرم کا بیان **عن ابی هریرة** قال لما فتح الله تعالی علی رسول الله صلی الله
علیه وسلم مکة قام رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهم فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حبس عن مکة الفیل
وسلط علیها رسوله والمؤمنین وانما احلت لی ساعة من النهار ثم هی حرام الی یوم القیامة لا یعضد
شجرها ولا ینفر صیدها ولا تحل لقطتها الا لمنشد فقام عباس او قال العباس یا رسول الله الا الاذخر فانه
لقبورنا وبیوتنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا الاذخر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب اللہ جل جلالہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ فتح کرادیا آپ اون لوگون مین کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اور اوسکی ستایش کے بعد
اوسکی فرمایا اللہ جل جلالہ نے مکے سے اصحاب الفیل کو روک دیا اور اوسپر اپنے رسول کو اور مومنون کو مسلط کیا اور میرے واسطے صرف
ایک ساعت کے لیے حلال ہوا (یعنی قتال وہان حلال ہوا) پھر وہ حرام ہے قیامت تک وہان کا درخت نہ کاٹا جاوے وہان کا جانور شکار
کے لیے نہ اوڑایا جاوے اور وہان کے پڑی ہوئی چیز (لقطہ) کسیکو درست نہین مگر جو اوسکا بتانے والا ہو اتنے مین عباس کھڑے
ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ مگر اذخر کاٹنا درست ہے (اذخر ایک گہانس ہے خوشبودار) وہ ہمارے قبرون اور گھرون مین صرف
ہوتی ہے آپنے فرمایا مگر اذخر اوسکا کاٹنا ضرور درست کیواسطے درست کرو **ف** حرم کی گہانس توڑنا درست نہین مگر جو سوکھ جاوے
اسیطرح جانورونکو وہان چرانا درست نہین مگر امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور وہان کا لقطہ لینا درست نہین **عن**
عائشة قالت قلت یا رسول الله الا نبنی لک بمنی بیتا او بناء یظلک من الشمس فقال لا انما هو مناخ من سبق الیه
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہم آپکے لیے منا مین ایک گھر نہ بناوین جو دہوپ سے بچاوی آپنے
فرمایا نہین وہ جگہ اوسکی ہے جو پہلے جاوی (یعنی وہان کے زمین کسیکو لیے خاص نہین ہو سکتی وقف ہے) **عن موسی بن**
باذان قال اتیت یعلی بن امیة فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیه ترجمہ
موسی بن باذان نے سنا یعلی بن امیہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کا روکنا حرم مین بے دینی ہے **ف** اور اسکی

سزا عذاب الیم ہی بموجب نص قرآنی کے ہر جگہہ اسکا منع ہی نہ کہ حرم میں باب فی نبیذ السقایۃ نبیذ کے
سبیل رکھنا کا عن بکر قال قال رجل لابن عباس ما بال اھل ھذا البیت یسقون النبیذ وبنو عمھم
یسقون اللبن والعسل والسویق ابخل بھم ام حاجۃ فقال ابن عباس ما بنا من بخل ولا بنا من حاجۃ
ولکن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ وخلفہ اسامۃ بن زید فدعا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بشراب فاتی بنبیذ فشرب منہ ودفع فضلہ الی اسامۃ بن زید فشرب منہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احسنتم واجملتم کذالک فافعلوا فنحن ھکذا لا نرید ان نغیر ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ بکر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص نے ابن عباس سے کہا کیا سبب ہے تمہاری لوگ نبیذ کھجور کا شربت
پلاتے ہیں اور تمہاری چچا کے بیٹے (قریش) دودھ اور شہد اور ستو پلاتی ہیں کیا یہ لوگ بخیل ہیں یا محتاج ہیں ابن عباس نے
کہا نہ ہم بخیل ہیں نہ محتاج ہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی اونٹ پر سوار ہو کر آئے اور آپ کے پیچھے اسامہ بن
زید بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کو کچھ مانگا آپ کے سامنے نبیذ آیا آپ نے پیا اور اپنا جھوٹا بچا اسامہ بن زید کو
دیا اوس نے بھی پیا بعد اوسکی آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا خوب کیا ایسا ہی کیا کرو (یعنی سبیل رکھا کرو لوگون کو کھجور کا شربت
پلایا کرو) تو ہم نہیں چاہتے کہ بدلین اوس چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا کہا تھا یعنے آپ نے فرمایا کھجور کے
شربت پر تم نے اچھا کیا تو ہم وہی پلاتے ہیں یہ نہ سمجھو کہ ہم بخیل یا محتاج ہیں اسوجہ سے دودھ شہد نہیں پلاتی باب
الاقامۃ بمکۃ مکے میں ٹہرنے کا بیان عن عمر بن عبد العزیز یسأل السائب بن یزید ھل سمعت فی الاقامۃ بمکۃ
شیئا قال اخبرنی ابن الحضرمی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للمہاجرین اقامۃ بعد الصدر بمکۃ
ثلاثا ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے سائب بن یزید سے پوچھا کیا تم نے مکہ میں رہنے کے باب میں کچھ سنا ہی انہون نے کہا مجھ سے
ابن الحضرمی نے بیان کیا انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھے مہاجرین ارکان حج سے فراغت پاکر
تین دن تک مکے میں ٹہر سکتے ہیں باب فی دخول الکعبۃ کعبہ کے اندر جانیکا بیان عن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ الحجبی وبلال فاغلقھا
علیہ فمکث فیہا قال عبد اللہ بن عمر فسألت بلالا حین خرج ماذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال جعل عمودا عن یسارہ وعمودین عن یمینہ وثلاثۃ اعمدۃ وراءہ وکان البیت یومئذ علی ستۃ
اعمدۃ ثم صلی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ شریف کے اندر اور آپ کی
ساتھ اسامہ بن زید اور بلال بن رباح اور عثمان بن طلحہ حجبی تو دروازہ بند کر لیا اور وہان ٹھہرے رہے عبد اللہ نے کہا میں نے بلال
سے پوچھا جب نکلے کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا ایک ستون کو بائین طرف کیا اور دو کو داہنی طرف
اور تین ستون پیچھے اور اون دنون میں خانہ کعبہ چھہ ستون پر تھا پھر آپ نے نماز پڑھی (دو رکعتین صحیحین) داخلی کعبہ کے

مستحب ہی کچھ ضرور نہین ہے) عن مالك بهذا الحديث ولم يذكر السواري قال ثم صلى وبينه وبين القبلة ثلاثة اذرع ترجمہ دوسری روایت مین ستونون کا ذکر نہین ہے نماز پڑہی آپنے قبلے سے تین ہاتھ پرے ہٹکر عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم يعني صلى في الكعبة قال ونسيت ان اساله كم صلى ترجمہ تیسری روایت مین یہی ہے اور اسمین یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا مین اون سے پوچھنا بھول گیا کے رکعتین پڑہین عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت لعمر بن الخطاب كيف صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة قال صلى ركعتين ترجمہ عبد الرحمن بن صفوان سی روایت ہی مین نے کہا حضرت امیر المومنین عمر فاروق رض سے کیونکر کیا رسول اللہ صلعم نی جب گئے کعبے کے اندر انہون نی کہا دو رکعتین پڑہین (نووی نے کہا اسکا اسناد ضعیف ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لما قدم مكة ابى ان يدخل البيت وفيه الآلهة فامر بها فاخرجت قال فاخرج صورة ابراهيم واسمعيل وفي ايديهما الازلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاتلهم الله والله لقد علموا ما استقسما بها قط قال ثم دخل البيت فكبر في نواحيه وفي زواياه ثم خرج ولم يصل فيه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین آئے تو آپنے انکار کیا کعبے کے اندر جانے سے کیونکہ اوسکے اندر بتون کی تصویرین تہین آپنے حکم کیا وہ نکالی گئین تو ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام کی بہی تصویرین نکلین جنکے ہاتہہ مین پانسے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار پڑے خدا کی مار قسم خدا کی انہون نے کبہی پانسے نہین ڈالے پہر آپ کعبے مین گئے اور تکبیر کہی کونون مین پہر باہر نکلے اور نماز نہ پڑہی ف پانسے سے مراد لکڑیان ہین جن پر افعل اور لا تفعل اور لا شیٔ لکہا ہوتا جب کوئی سفر کو جاتا تو وہ لکڑیان تہیلی مین ڈالکر ایک کو نکالتا اگر افعل نکلتا تو جاتا لا تفعل نکلتا تو نہ جاتا لا شیٔ نکلتا تو پہر سب کو ڈالکر نکالتا جبتک افعل یا لا تفعل نہ نکلے واللہ اعلم

## باب في الحجر حطیم کا بیان

عن عائشة انها قالت كنت احب ان ادخل البيت فاصلي فيه فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فادخلني في الحجر فقال صلي في الحجر اذا اردت دخول البيت فانما هو قطعة من البيت فان قومك اقتصروا حين بنوا الكعبة فاخرجوه من البيت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی مین کعبے کے اندر جاکر نماز پڑہنا چاہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتہہ پکڑا اور حطیم کے اندر کر دیا اور فرمایا نماز پڑہ حطیم مین جب تو کعبے کے اندر جانا چاہی کیونکہ حطیم بہی ایک ٹکڑا ہی خانہ کعبہ کا اور تیری قوم قریش نے کوتاہی کی کعبہ بنانے مین تو اوسکو بیت اللہ سے نکالدیا ف پہر عبد اللہ بن الزبیر نے اپنی خلافت مین حطیم کو کعبے کے اندر کر دیا لیکن حجاج ظالم نی توڑکر پہر ویسا ہی کر دیا جیسے

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج من عندها وهو مسرور ثم رجع اليها وهو كئيب فقال اني دخلت الكعبة ولو استقبلت من امري ما استدبرت ما دخلتها اني اخاف ان اكون قد شققت على امتي ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلے خوش خوش پہر جب لوٹ کر آئی تو غمگین تہے (حضرت عائشہ نی اسکا سبب پوچہا) آپ نی فرمایا مین کعبے کے اندر گیا اگر مین پہلی جانتا جو بعد کو معلوم ہوا) کہ لوگون کو کعبے کی داخلی مین مشقت

ہوا کرے گی) تو مین نہ جاتا مجھے خوف ہے کہین میری اُمت کو تکلیف نہ ہو (یہ خوف آپکا صحیح ہوا اب عوام داخلی کو ضروری سمجھکر
تکلیف اوٹھاتی ہین گرتے ہین پڑتے ہین مگر ہر طرح سے ضرور اُدہا کر داخل کرتے ہین عن صفیة بنت شیبة قالت
سمعت الاسلمیة تقول قلت لعثمان ما قال لک رسول الله صلی الله علیه وسلم حین دعاک قال انی نسیت
ان آمرک ان تخمر القرنین فانه لیس ینبغی ان یکون فی البیت شیء یشغل المصلی قال ابن السرح خالی مسافع
بن شیبة ترجمہ اسلمیہ سے روایت ہے مین نے عثمان بن طلحہ حجبی سے کہا تم سے کیا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکو
بلایا اُنہون نے کہا آپنے کہا مین بھول گیا تم سے یہ کہنا کہ اوس مینڈھے کے سینگ چھپا دو (جو حضرت اسمٰعیل کے ذبح
ہوتے وقت جبرئیل لائے تھے سینگ اوسکے خانہ کعبہ مین رکھے تھے) تا کعبے مین کوئی چیز ایسی نہ ہو جسکی طرف نماز پڑھنے
مین خیال ہو اور توخشوع مین فرق آوے) باب فی مال الکعبة کعبے کے مال کا بیان جو وہان دفن ہے عن شیبة یعنی
ابن عثمان قال قعد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی مقعدک الذی انت فیه فقال لا اخرج حتی اقسم مال
الکعبة قال قلت ما انت بفاعل قال لم قلت لان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد رأی مکانه وابو بکر رضی
وهما احوج منک الی المال فلم یخرجاه فقام فخرج ترجمہ شیبہ بن عثمان نے شقیق سے کہا جسجگہ تم بیٹھے ہو وہان حضرت
عمر رض بیٹھے تھے کہنے لگے مین نکلونگا جبتک کعبے کا مال تقسیم کرونگا مین نے کہا تم ایسا نہ کروگے اُنہون نے کہا کیون نہین مین
ضرور کرونگا مین نے کہا نہین کروگے اُنہون نے کہا کیون مین نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر نے
اس مال کا مقام دیکھا اور اونکو تم سے زیادہ مال کی احتیاج تھی پر اُنہون نے اوسکو نہ چھیڑا عمر یہ سنکر نکل آئے ف بعض لوگ
یہ کہتے ہین کہ وہ مال اللہ جل جلالہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے رکھہ چھوڑا ہے عن الزبیر قال لما اقبلنا مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم من لیة حتی اذا کنا عند السدرة وقف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی طرف القرن الاسود
حذوها فاستقبل نخبا ببصره وقال مرة وادیه ووقف حتی اتقف الناس کلهم ثم قال ان صید وج وعضاهه
حرام محرم لله وذلک قبل نزوله الطائف وحصاره ثقیف ترجمہ زبیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ لیہ (ایک موضع کا نام ہے) سے آئے جب بیری کی درخت کے پاس پہنچے رسول اللہ صلعم کھڑے ہوئے قرن اسود
(ایک پہاڑ ہے حجاز مین) کنارے پر اوسکے مقابل اور نخب (ایک موضع کا نام ہے) اوسطرف دیکھا آنکھہ اٹھاکر یا اوسکی وادی کیطرف
اور آپ ٹھہر گئے لوگ پیچھے ٹھہر گئے بعد اوسکے فرمایا کہ صید وج (ایک مقام کا نام ہے) اور اوسکے درخت حرم مین حرام کیے گئے ہین
اور یہ طائف جانے سے پہلے تھا اور ثقیف کے محاصرے سے بھی پہلے تھا باب فی اتیان المدینة مدینے مین آنے کا
بیان عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجد الحرام ومسجدی
هذا والمسجد الاقصی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ باندھے جاوین کجاوے (یعنی سفر کیا جاوے)
مگر تین مسجدون کیطرف ایک مسجد حرام دوسری میری یہہ مسجد (یعنی مسجد مدینہ) تیسری مسجد اقصی (بیت المقدس) کیونکہ باقی

عن ... مدینے کے حرم کا بیان باب فی تحریم المدینۃ — یعنی مدینے کے حرم کا بیان — سنتے ہیں کہ کیا ثواب ہے ... سفر کرنے کے ... برابر ہیں فضیلت میں مسجد

علی رضی اللہ عنہ قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عائر الی ثور فمن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ

لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف ذمۃ المسلمین واحدۃ یسعی

بھا ادناھم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل ولا صرف

ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ عدل

ولا صرف ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں لکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا قرآن

کے اور اس صحیفے کے (وہ صحیفہ ایک ورق تھا جس میں وصیت کے احکام تھے حضرت علی کے تلوار کے نیام میں رہا کرتا) رسول اللہ

نے فرمایا مدینہ حرام ہے عائر سے ثور تک (عائر ثور دونوں پہاڑ ہیں مدینے کے اطراف میں) جو شخص مدینے میں کوئی نئی بات

نکالے یا نئی بات نکالنے والے کو جگہ دیوے (بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دیوے) تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی

اور سب لوگوں کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور نفل — ذمہ مسلمانوں کا ایک ہے جب اون میں سے ایک ادنی شخص نے کسی کافر کو

پناہ دی اور دوسرے مسلمان نے اوسکی پناہ کو توڑا تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی نہ قبول ہوگا اوسکا فرض اور

نفل ہے اور جو کوئی والا کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے مولی کے (یعنی دوستی کرے کسی قوم سے بغیر اذن اپنے دوستوں کے یا غلام

اپنی آزادی کو کسی اور قوم کی طرف نسبت کرے بے اجازت اپنے مولی کے) اوس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی نہ قبول

ہوگا اوسکا فرض اور نفل عن علی رضی اللہ عنہ فی ھذہ القصۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختلی خلاھا

ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمن اشاد بھا ولا یصلح لرجل ان یحمل فیھا السلاح لقتال و

لا یصلح ان تقطع منھا شجرۃ الا ان یعلف رجل بعیرہ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی قصے میں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹی جاوے گی گھاس مدینے کی اور نہ بھگایا جاویگا جانور وہاں کا شکار کے واسطے اور نہیں اٹھایا

جاویگا لقطہ وہاں کا مگر وہ شخص اوٹھاوے جو اوسکو بتادے لوگوں کو اور کسی شخص کو درست نہیں کہ وہاں ہتھیار اٹھاوے لڑنے

کے واسطے اور کسی کو درست نہیں کہ وہاں کا درخت کاٹے مگر اپنے اونٹ کے چارے کے واسطے عن عدی بن زید قال حمی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کل ناحیۃ من المدینۃ بریدا بریدا لا یخبط شجرہ ولا یعضد الا ما یساق بہ الجمل ترجمہ

عدی بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی ہر طرف ایک ایک برید (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا

ہوتا ہے) محفوظ کردیا کہ وہاں کا درخت نہ کاٹا جاوے اور پتے نہ توڑے جاویں مگر اونٹ کے چارے کے واسطے (بقدر ضرورت

لینا درست ہے) عن سلیمان بن ابی عبد اللہ قال رایت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی حرم المدینۃ

الذی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلبہ ثیابہ فجاء موالیہ فکلموہ فیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم ھذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیہ فلیسلبہ [illegible] فلا ارد علیکم طعمۃ [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنہ ترجمہ سلیمان بن ابی عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا
سعد بن ابی وقاص نے ایک شخص کو پکڑا مدینہ کے حرم میں جو شکار کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو حرام ٹھہرایا تھا
یعنی مدینہ کی بزرگی کے سبب سے وہاں کے حرم کا شکار حرام ہے ) تو سعد نے اوسکے کپڑے چھین لیے اس میں اوس شخص
کے لوگ آکر سعد سے گفتگو کرنے لگے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرایا ہے اس حرم کو اور فرمایا
جو شخص شکاری کو پکڑے تو اوسکا اسباب چھین لیوے اور میں تم کو ہرگز وہ سامان نہ دونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے دلایا البتہ اگر تم چاہو تو اوسکی قیمت دیدونگا عن مولی لسعد ان سعدا وجد عبیدا من عبید المدینة
یقطعون من شجر المدینة فاخذ متاعهم وقال یعنی لموالیهم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهی ان
یقطع من شجرة المدینة شیء وقال من قطع منه شیئا فلمن اخذه سلبه ترجمہ سعد کے غلام سے روایت ہے کہ سعد
نے مدینہ میں ایک غلام کو درخت کاٹتے دیکھا انہوں نے اوسکا اسباب چھین لیا اور اوسکے مالکوں سے کہا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے مدینہ کے درخت کاٹنے کو اور فرماتے تھے جو کاٹے پھر اوسکو کوئی پکڑے تو اوسکا
اسباب چھین لیوے ف زجر کیواسطے تھا اوسکو دیدیوے اکثر علما کا یہی قول ہے اور بعضوں کے نزدیک نہ دیوے عن جابر
بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخبط ولا یعضد حمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن یهش
هشا رفیقا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے حرم میں پتی نہ توڑی جاویں نہ درخت
کاٹا جاوے لکڑی سے جھاڑ لی جاویں پتے ف اکثر علما کے نزدیک مدینہ کے حرم کے درخت کاٹنے میں یا شکار مارنے میں
جزا نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک جزا ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یاتی قباء ماشیا و
راکبا زاد ابن نمیر ویصلی رکعتین ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل
اور سوار ہو کر آیا کرتے (ہفتے کے دن) اور دو رکعتیں (نفل) پڑھتے باب زیارة القبور قبروں کے زیارت کا
بیان عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیه
السلام ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھے خبر کر دیتا ہے
میں اوسکے سلام کا جواب دیتا ہوں عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا بیوتکم
قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بناؤ اپنے گھروں کو قبر (جیسے قبروں میں کوئی نماز نہیں پڑھتا ویسی ہی کہیں
گھروں میں بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو) اور مت بناؤ میری قبر کو عید (کہ ایک وقت معین پر لوگ وہاں جمع ہوا کریں اس سے عرس
کی ممانعت ثابت ہوتی) البتہ درود بھیجو مجھ پر جہاں تم ہو گے درود تمہاری مجھ پہونچ جاوی عن ربیعة یعنی ابن
الهدیر قال ما سمعت طلحة بن عبید اللہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قط غیر حدیث واحد

ومن لم یستطع منکم فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ترجمہ علقمہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن مسعود کے ساتھہ منا مین
جاتا تھا انہین نے انکو حضرت عثمان ملے اور اکیلے مین باتین کرنا چاہا مین ر عبد اللہ بن مسعود سے یہہ کہنا چاہتے تہی کہ تم ایک نکاح کر لو)
جب عبد اللہ نے دیکھا کہ نکاح کی کوئی ضرورت ہی نہین ہے تو مجھے کہا آ اے علقمہ (یعنی اگر نکاح سے گفتگو منظور ہوتی تو تخلیہ کرنے
کی حاجت نہین تو خلوت کیا ضروری) مین اوسوقت حضرت عثمان نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا ہم تمہارا نکاح ایک باکرہ
چھوکری سے کر دین جو گئی ہوئی قوت تمہاری پہر پہیر لاوی عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم ایسا کہتے ہو مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی جو شخص تم مین سے نکاح کے طاقت رکہی (یعنی روٹی کپڑا اور مہر دے سکی) وہ نکاح کری کیونکہ
نکاح آنکھہ کو خوب نیچی رکہتا ہی اور شرمگاہ کو زنا سے بچاتا ہی جو شخص تم مین سے نکاح کی طاقت نہ رکہی وہ روزہ رکہی کیونکہ
روزہ اوسکی ایسا خصی کرتا ہی (یعنی شہوت کو کم کر دیگا) باب ما یؤمر بہ من تزویج ذات الدین دیندار عورت سے
نکاح کرنا مقدم ہی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تنکح النساء لاربع لمالہا وحسبہا وجمالہا و
لدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کیا جاتا ہی
عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اوسکے حسب کے سبب سے اور اوسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اوسکی دینداری
کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیری ہاتہون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ف یعنی دستور ہی کہ عورت کے
نکاح کی رغبت انہین چار چیزون کے سبب سے ہوتی ہی سو فرمایا کہ تو دیندار نیکبخت عورت کو سب پر مقدم رکھہ کہ زندگی آرام سے
بسر ہوگی اور مال اور حسب نسب اور خوبصورتی پر نظر نکرنا کہ اکثر دہوکہا ہوتا ہی اور اوسکی بدخوئی کے سبب سے زندگی تلخ
ہو جاتی ہے بقول سعدی شعر زن بد در سرای مرد نکو ۔ ہمدرین عالم ست دوزخ او ۔ اور اگر دینداری کے ساتھہ مال اور نسب
اور جمال بہی ہو تو سبحان اللہ نور علی نور۔ باب فی تزویج الابکار کنواری لڑکیون سے نکاح کرنا عن جابر بن عبد اللہ
قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتزوجت قلت نعم قال ابکر ام ثیب فقلت ثیب قال افلا بکرا تلاعبہا
وتلاعبک ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ نے مجھکو فرمایا کیا تو نے نکاح کیا ہی مین نے کہا ہان آپ نے پوچھا
کنواری سے یا بیوہ سے مین نے کہا بیوہ سی آپ نے فرمایا تو نے کنواری سے کیون نہ نکاح کیا کہ تو اوس سے کہیلتا اور تجہہ سے وہ کہیلتی
ف یعنی کمال الفت اور بی تکلفی ہوتے مذاق رہتا کیونکہ بیوہ عورت کی قلب کو خاوند سے اسقدر کو تعلق نہین ہوتا ہی جیسے کنواری
کی ہے وہ تو سوا اپنے خاوند کے کسیکو جانتی ہی نہین ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیبی سے کہیل کود ہنسی پیار درست ہی
عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع ید لامس قال غربہا قال
اخاف ان تتبعہا نفسی قال فاستمتع بہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلعم پاس اور کہا یا رسول اللہ
میری عورت کسی ہاتہہ لگانیوالی کے ہاتہہ کو نہین روکتی (یعنی ہر ایک سے راضی ہو جاتی ہی زنا سے) آپ نے فرمایا اوسکو طلاق دیدی
وہ مرد بولا مجھے ڈر ہے کہین میرا دل اوس سے لگا نہ رہی آپ نے فرمایا تو منع دی اوسے ف اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا

ہے لیکن روات اسکی ثقہ ہیں پر اشکال یہہ ہے کہ باوصف معلوم ہونے زنا اور بدکاری کے آپ اوس عورت کو رکھنے کا حکم کیونکر دیتے
اسی واسطے بعضوں نے ہاتھ نہ لگانیوالے کے ہاتھ نہ روکنے سے یہ مراد رکھی ہے کہ گھر لٹا دیتی ہے جو مانگے اوسکو دیدیتی ہے واللہ اعلم **عن**
معقل بن یسار قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اصبت امرأۃ ذات حسب وجمال وانہا لا تلد
افأتزوجها قال لا ثم اتاہ الثانیۃ فنہاہ ثم اتاہ الثالثۃ فقال تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر
بکم الامم **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بولا مجھے ایک عورت ملی ہے
جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اوسکی اولاد نہیں ہوتی کیا میں اوس سے نکاح کروں آپ نے فرمایا نہیں پھر وہ دوسری بار
آیا آپ نے فرمایا نہیں پھر تیسری بار آیا تو آپ نے فرمایا نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنیوالی بہت جننے والی عورت کو کیونکہ میں اپنی امت
کو بڑھانیوالا ہوں تمہاری وجہ سے **باب فی قولہ تعالی الزانی لا ینکح الا زانیۃ** بدکار عورت سے نہیں نکاح کرتا مگر بدکار
**عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان مرثد بن ابی مرثد الغنوی کان یحمل الاساری بمکۃ وکان بمکۃ
بغی یقال لہا عناق وکانت صدیقتہ قال جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انکح عناق قال فسکت عنی
فنزلت والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک فدعانی فقرأہا علی وقال لا تنکحہا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے کہ مرثد بن ابی مرثد قیدیوں کو لیکر مکہ میں جایا کرتا وہاں ایک عورت بدکار رہتی تھی جسکا نام عناق تھا وہ اوسکی آشنا
تھی تو مرثد نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا میں عناق سے نکاح کروں آپ چپ ہو رہے پھر
یہ آیت اوتری والزانیۃ لا ینکحہا الا زان او مشرک یعنی زانیہ عورت سے وہی نکاح کرتا ہے جو خود زانی بدکار یا مشرک ہو آپ نے
یہ آیت پڑھ کر مجھے سنائی اور فرمایا مت نکاح کر اوس سے **ف** یہ بھی اوس حالت میں ہے کہ وہ عورت زنا پر قائم رہے اور اوس سے
توبہ نکرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح الزانی المجلود الا مثلہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص زنا کے کوڑے کھایا ہوا ہو وہ نکاح کرے مگر اسی قسم کی عورت سے **باب**
**فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجها** اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پھر اوس سے نکاح کر لینا **عن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اعتق جاریتہ وتزوجها کان لہ اجران **ترجمہ** ابی موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے اوسکے ساتھ نکاح کیا اوسکو دونا ثواب ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتق
صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کر کی اور ان سے
نکاح کر لیا اور انکی آزادی مہر قرار پائی **باب یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب** دودہ پلانے سے ویسی ہی حرمت
ہوتی ہے جیسی نسب سے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحرم من الرضاعۃ
ما یحرم من الولادۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے
جیسے پیدایش کا رشتہ حرام کرتا ہے **ف** یعنی جہاں جہاں نسب کے سبب نکاح نہیں درست وہاں دودہ پینے کی جہت سے بھی

نکاح درست جیسے ماں اور بہن سے نکاح حرام ہے ویسی دایہ اور دایہ کے بیٹی سے بھی نکاح منع ہے اسی طرح اور قیاس کر لینا چاہیے
دودھ پلایا کا بڑا حق ہے دایہ اور اوسکی لوگوں سے سلوک کرنا سنت ہے عن ام حبیبة قالت قال لی رسول الله هل لك في اختي
قال فافعل ماذا قالت تنكحها قال اختك قالت نعم قال او تحبين ذلك قالت لست بمخلية بك و
احب من شركني في خير اختي قال فانها لا تحل لي قالت فوالله لقد اخبرت انك تخطب درة او ذرة شك
زهير بنت ابي سلمة قال بنت ام سلمة قالت نعم قال اما والله لو لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي
انها ابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباها ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن ترجمہ
ام حبیبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو میری بہن سے رغبت ہے آپ نے فرمایا تو کیا کروں ام حبیبہ نے کہا
نکاح کر لیجیے آپ نے فرمایا تمہاری بہن سے ام حبیبہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم کو یہ منظور ہے ام حبیبہ نے کہا کچھ میں اکیلی تو آپ کا
پاس نہیں ہوں (یعنی اکلوتے بی بی تھوڑی ہوں کہ سوت کا آنا مجھے ناگوار گزرے) تو جتنے لوگ میرے ساتھ شریک ہوں
بہتری میں ہیں اون سب میں اپنی بہن کا شریک ہونا زیادہ پسند کرتی ہوں آپ نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں ہو سکتی (کیونکہ
ایک بہن نکاح میں موجود ہے) ام حبیبہ نے کہا قسم خدا کی مجھے معلوم ہوا آپ نے پیام دیا ہے درہ یا ذرہ کا (جو ابو سلمہ کے بیٹی ہے)
آپ نے فرمایا ام سلمہ کے بیٹی ام حبیبہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ تو میری ربیبہ ہے اگر ربیبہ نہ ہوتی تو میری رضاعی بھائی
کی بیٹی ہے مجھے اور ابو سلمہ اوسکے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تو مت ذکر کرو میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا باب
في لبن الفحل مرد سے دودھ کا ناتا عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي افلح بن ابي القعيس فاستترت منه
قال تستترين مني وانا عمك قالت قلت من اين قال ارضعتك امرأة اخي قالت انما ارضعتني المرأة ولم
يرضعني الرجل فدخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال انه عمك فليلج عليك ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے افلح بن ابی القعیس میرے پاس آئے (وہ عائشہ کے چچا تھے دودھ کے ناطے سے) تو میں نے اون سے پردہ
کیا انہوں نے کہا تو مجھ سے پردہ کرتی ہے میں تو تیرا چچا ہوں میں نے جواب دیا کیونکر تو انہوں نے کہا کہ میری بھاوج نے تجھکو دودھ
پلایا ہے میں نے جواب دیا کہ عورت نے دودھ پلایا کچھ مرد نے تو دودھ نہیں پلایا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو یہ قصہ میں نے
حضرت کے سامنے کہا حضرت نے فرمایا بیشک وہ تیرا چچا ہے شوق سے تیرے پاس آوے ف معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودھ
کی دودھ پلانیوالی یعنی عورت کی طرف سے ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکے خاوند کی طرف سے بھی ہوتی ہے باب في رضاعة
الكبير بڑا آدمی اگر دودھ پیوے عن عائشة المعنى واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها
رجل قال حفص فشق ذلك عليه وتغير وجهه ثم اتفقا قالت يا رسول الله انه اخي من الرضاعة فقال
انظرن من اخوانكن فانما الرضاعة من المجاعة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اونکے پاس آئے اور ایک شخص اونکے نزدیک بیٹھا تھا حفص نے کہا کہ حضرت کو یہ بات بہت بری معلوم ہوئی غصہ سے چہرہ کا رنگ

بدل گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ وہ تو میرا دودھ شریک بھائی ہے حضرت نے فرمایا دیکھو ۔ یعنی سوچ لو تمہارا بھائی کون
ہے دودھ کا ناتا تصرف بھوک میں ہے ف یعنی جس شیرخوارگی سے نکاح حرام ہوتا ہے تو اوسکا اعتبار طفلی تک ہے کہ چھوٹے
لڑکے بھوک میں دودھ بن نہین جانتے اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودھ پیوے تو اوسکا کچھ اعتبار نہین نہ وہ نکاح کو منع کرتا
اور کہتے ہین کہ مذہب حضرت عائشہ کا دوسری حدیثون کے موافق یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین بھی حاصل ہو جاتی
ہے اور سامنے ہونا مثل محرم کے جائز ہوتا ہے عن ابن مسعود قال لا رضاع الا ما شد العظم وانبت اللحم فقال ابوموسى
لا تسألونا وهذا الحبر فيكم ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا رضاعت وہی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت بڑھاوے
اوسوقت ابوموسی اشعری نے کہا مت پوچھو مجھسے جبتک یہ عالم تم مین ہے (یعنی ابن مسعود) باب فی حرمۃ الرضاعۃ
کے حرمت کا بیان عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وام سلمة ان ابا حذيفة بن عتبة بن ربيعة
بن عبد شمس كان تبنى سالما وانكحه ابنة اخيه هند بنت الوليد بن عتبة بن ربيعة وهو مولى
لامرأة من الانصار كما تبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا وكان من تبنى رجلا في الجاهلية دعاه
الناس اليه وورث ميراثه حتى انزل الله سبحانه وتعالى في ذلك ادعوهم لآبائهم الى قوله فاخوانكم
في الدين ومواليكم فردوا الى ابائهم فمن لم يعلم له اب كان مولى واخا في الدين فجاءت سهلة بنت سهيل
بن عمرو القرشي ثم العامري وهي امرأة ابي حذيفة فقالت يا رسول الله انا كنا نرى سالما ولدا وكان ياوي
معي ومع ابي حذيفة في بيت واحد ويراني فضلا وقد انزل الله عز وجل فيهم ما قد علمت فكيف ترى
فيه فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم ارضعيه فارضعته خمس رضعات فكان بمنزلة ولدها من
الرضاعة فبذلك كانت عائشة رضي الله عنها تأمر بنات اخواتها وبنات اخوتها ان يرضعن من احبت
عائشة ان يراها ويدخل عليها وان كان كبيرا خمس رضعات ثم يدخل عليها وابت ام سلمة وسائر
ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ان يدخل عليهن بتلك الرضاعة احد من الناس حتى يرضع في المهد وقلن
لعائشة والله ما ندري لعلها كانت رخصة من النبي صلى الله عليه وسلم لسالم دون الناس ترجمہ حضرت
عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے متبنی کیا تھا سالم کو (یعنی بیٹا بنایا تھا لے پالک) اور اپنے بھائی
کے بیٹی کا ہندہ بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح اون سے کر دیا تھا اور سالم ایک عورت انصاری کے مولی (غلام آزاد) تھے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت مین یہ رسم تھی جو شخص کسی کو متبنی کرتا تو لوگ اوسکو اوسی
کے نام سے نسبت دیتے (یعنی اوسی کا بیٹا کہتے مثلا زید کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے) اور وہ اوسکے ترکہ کا وارث ہوتا یہانتک کہ اللہ جل جلالہ
نے یہ آیت اوتاری ادعوہم لآبائہم الی قولہ فاخوانکم فی الدین ومولیکم یعنی پکارو اونکو اونکے باپون کیطرف نسبت کرکے یہ بہتر ہے
اللہ کے نزدیک اگر تم کو اونکے باپون کے نام معلوم نہون تو وہ تمہارے دینی بھائی ہین اور مولی (غلامان آزاد) ہین اس روز سے لوگون نے

اونکی باتون کو غیرت لغیبت کرکے پکارنے لگے اور جبکہ باپ معلوم ہوا اوسکو مولی اور دینی بھائی قرار دیا تو سہلہ بنت سہیل بن
عمرو قرشی ابو حذیفہ کی جورو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے
وہ ہمارے اور ابو حذیفہ کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا اور مجھکو ننگا دیکھتا اب جوان ہوا تو گھر کے کپڑون میں اب اللہ جل جلالہ نے لے پالکون
کے باب میں جو اوتارا اوسکو آپ جانتے ہیں پھر کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا تو اوسکو پانچ بار دودھ پلا دو پھر وہ شامل اسکا گھر
والونکا ہوجاتا اسی سبب سے حضرت عائشہ حکم کرتین اپنی بہتیجیون اور بھانجیون کو کہ دودھ پلا دین اس شخص کو جسکو حضرت
عائشہ دیکھنا چاہتین اور اوسکے سامنے ہونا چاہتین اگرچہ بڑا آدمی ہو لیکن پانچ بار دودھ پلا دین بعد اوسکے وہ شخص حضرت عائشہ پاس
آیا جایا کرتا ف داؤد ظاہری و اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ بڑے آدمی کو اگرچہ اوسکے ڈاڑھی موچھ نکل آئی ہو دودھ
دینا اسغرض سے کہ اوسکو نظر دیکھنا جائز ہو جائے اور اس رضاعت سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے حضرت عائشہ کا بھی یہی مذہب
ہے باقی امامان اربعہ اور اکثر علماء کا قول اسکے خلاف ہے انکے نزدیک دو برس کے بعد رضاعت کا اعتبار نہیں اور ابو حنیفہ کے
نزدیک ڈھائی برس کے بعد اور زفر کے نزدیک تین برس کے بعد ف اور ام سلمہ اور باقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان
اسکا انکار کرتین کہ کوئی اون پاس اسی رضاعت کی وجہ سے آیا جایا کرے جبتک بچپن میں رضاعت نہ ہوا ور وہ حضرت عائشہ
سے کہتین ہمین شاید یہ رسول اللہ صلعم نے سالم کو رخصت دی تھی نہ اور لوگون کو ف تو یہ حکم خاص ہوگا سالم سے اور اونکو
کو ایسا کرنا درست نہ ہوگا واللہ اعلم باب فی بیان ما دون خمس رضعات پانچ بار سے کم دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی عن
عائشة انها قالت كان فيما انزل الله عزوجل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفي
النبي صلى الله عليه وسلم وهن فيما يقرأ من القرآن ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا پہلے کلام اللہ میں یہ اوترا تھا کہ دس بار
دودھ چوسنا حرام کر دیتا ہے پھر منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ چوسنا ٹھہرا پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پڑھا
جاتا قرآن میں ف یعنی بعض لوگ پڑھتے تھے پھر وہ بھی متروک ہو گیا اور تلاوت جاتی رہی لیکن شافعی کا عمل اسی پر ہے کہ پانچ
رضعات سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علما کے نزدیک ایک ہی بار دودھ چوسنے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے عن
عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان ترجمہ حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حرام کرتا ایکبار یا دو بار دودھ چوسنا باب فی الرضخ عند
الفصال دودھ چھوڑنے کے وقت انعام دینے کا بیان عن حجاج بن حجاج عن ابيه قال قلت يا رسول الله ما يذهب عني
مذمة الرضاعة قال الغرة العبد او الامة ترجمہ حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے نقل کیا کہ اونہون
نے کہا یا رسول اللہ دودھ کے حق کو کونسی چیز مجھسے دور کرے گی آپ نے فرمایا مملوک یعنی دودھ پلانیوالی کو ایک لونڈی یا غلام
دیوے تا وہ اوسکی خدمت کرے باب ما يكره ان يجمع بينهن من النساء جن عورتون میں جمع کرنا نکاح میں درست
نہیں عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنكح المرأة على عمتها ولا العمة على بنت اخيها

ولا المرأة على خالتها ولا الخالة على بنت اختها ولا تنكح الكبرى على الصغرى ولا الصغرى على

الكبرى ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپی پر اور

نہ پھوپی بھتیجی پر اور نہ نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر اور نہ خالہ اپنی بھانجی پر اور نہ نکاح کیجاوے بڑے ناتے والی جو

ناتے والی ہے پر اور نہ چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر ف کیونکہ ان ناتون مین ایک کو دوسرے سے بڑی محبت ہے

جیسے خالہ کو بھانجی سے اور پھوپی کو بھتیجی سے جب ایک دوسری کی سوت ہو تو یہ محبت جاکر عداوت ہونیکا خوف ہے

اسواسطے ایسی عورتون مین جمع کرنا جائز نہین ہوا عن ابی هریرة یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان

یجمع بین المرأة وخالتها وبین المرأة وعمتها ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا جمع کرنے سے خالہ اور بھانجی کے اور پھوپی اور بھتیجی کے ف یعنی خالہ اور بھانجی یا پھوپی اور اوسکی بھتیجی کو ایک ساتھ نکاح

کرنے سے منع فرمایا ہان اگر ایک نکاح مین آکر مرجاوے یا طلاق دیدے تو دوسرے سے نکاح کرسکتا ہے عن ابن عباس عن النبی

صلی الله علیه وسلم انه کره ان یجمع بین العمة والخالة وبین الخالتین والعمتین ترجمہ ابن عباس سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جمع کرنے سے درمیان پھوپی اور خالہ کے (یعنے ایکعورت پھوپی ہو دوسری

کی اور دوسری اوسکی خالہ ہو ان دونون سے کوئی نکاح کرے تو درست نہین جیسے زید کا بیٹا عمرو تھا اور سلمی کے بیٹے خدیجہ تھی

زید نے خدیجہ سے نکاح کیا زینب پیدا ہوئی اور عمرو نے سلمی سے نکاح کیا کلثوم پیدا ہوئی تو زینب کلثوم کی پھوپی ہوئی

اور کلثوم زینب کی خالہ ان دونون سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہین ) اور منع کیا جمع سے درمیان دو خالہ کے (یعنے

ہر ایک عورت دوسری کی خالہ ہو اور وہ اوسکی بھانجی ہو جیسے بکر نے خالد کی بیٹی صالحہ سے نکاح کیا اور خالد نے بکر کی بیٹی

آمنہ سے نکاح کیا اب بکر کے بیٹی صالحہ کے پیٹ سے ساجدہ ہوئی اور خالد کے بیٹی آمنہ کے پیٹ سے راکعہ ہوئی ساجدہ راکعہ

کی خالہ ہوئی اور راکعہ اوسکی بھانجی ہوئی اسیطرح راکعہ ساجدہ کی خالہ اور وہ اوسکی بھانجی ہوئی اب راکعہ اور ساجدہ دونون سے ایک ساتھ

نکاح کرنا درست نہین ) اور منع کیا آپنے جمع سے درمیان دو پھوپیون کے ) یعنی ہر ایکعورت دوسری کی پھوپی ہو اور وہ اوسکی

بھتیجی جیسے ہشام نے مالک کی مان جمیلہ سے نکاح کیا اور مالک نے ہشام کی مان حکیمہ سے نکاح کیا اب ہشام کی بیٹی حسینہ

جمیلہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی اور مالک کے بیٹے حمیدہ حکیمہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی تو حسینہ اور حمیدہ ایک دوسرے کے پھوپی

اور بھتیجی ہوئین ان حسینہ اور حمیدہ سے ایک ساتھ نکاح کرنا درست نہین ہے۔ بعضون نے کہا مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ اپنی پھوپی کی

بیٹی اپنی خالہ کی بیٹی کے ہوتے ہوئے ایسی دو عورتون سے نکاح کرے ایک اوسکی پھوپی ہو اور دوسری اوسکی خالہ ہو اسیطرح اوسکے دو خالہ سے

نکاح کرے یا دو پھوپیون سے مگر اس صورت مین پہلی حدیث کے سوا دوسرا کوئی نیا مضمون نہوگا اور صحیح وہی ہے جو پہلے

مثالیں ہم نے بیان کین اور یہ حدیث ایک مشکلات مین سے ہے فقط عن عروة بن الزبیر انه سال عائشة زوج النبی

صلی الله علیه وسلم عن قول الله تعالی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء

قالت یا ابن اختی هی الیتیمة تکون فی حجر ولیها فتشارکه فی ماله فیعجبه مالها وجمالها فیرید ولیها

ان یتزوجها بغیر ان یقسط فی صداقها فیعطیها غیره فنهوا ان ینکحوهن الا ان یقسطوا لهن ویبلغوا بهن

اعلی سنتهن من الصداق وامروا ان ینکحوا ما طاب لهم من النساء سواهن قال عروة قالت عائشة ثم ان

الناس استفتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد هذه الایة فیهن فانزل الله عز وجل ویستفتونک فی

النساء قل الله یفتیکم فیهن وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونهن ما کتب لهن

وترغبون ان تنکحوهن قالت والذی ذکر الله انه یتلی علیهم فی الکتاب الایة الاولی التی قال الله سبحانه فیها وان

خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء قالت عائشة وقول الله عز وجل فی الایة

الاخری وترغبون ان تنکحوهن هی رغبة احدکم عن یتیمته التی تکون فی حجره حین تکون قلیلة المال و

الجمال فنهوا ان ینکحوا ما رغبوا فی مالها وجمالها من یتامی النساء الا بالقسط من اجل رغبتهم عنهن قال یونس

وقال ربیعة فی قول الله عز وجل وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی قال یقول اترکوهن ان خفتم

فقد احللت لکم اربعا ۔ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی انہون نی پوچھا حضرت عائشہ سی یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء۔ یعنی اگر تم کو ڈر ہو اس بات کا کہ انصاف نہ کرسکو گی یتیمون مین تو
نکاح کرلو جو عورتین پسند آوین تم کو اسکا مطلب کیا ہی (ظاہر مین شرط کو جزا سی کچھ تعلق معلوم نہین ہوتا کیونکہ یتیمون
مین انصاف نہ کرنے کو عورتون کے نکاح سی کیا غرض ہے) حضرت عائشہ نے کہا ای بہانجی میری (عروہ بہانجی تھے حضرت
عائشہ کے کیونکہ حضرت عائشہ کی بہن زبیر عروہ کے باپ کو منسوب تہین) مراد یتامی (یتیمون) سے یہ ہی کہ ایک لڑکی
یتیم اپنے ولی کے گود مین پرورش پاتی ہو (مگر ولی محرم نہو جیسی چچا کا بیٹا) اور شریک ہو اوسکی مال مین پہر اوس ولی کو اوسکا مال آ
اور خوبصورت ہونا بہلا معلوم ہوا اور وہ اوس سے نکاح کا ارادہ کری مگر پورا پورا مہر جتنا اور کوئی اوس سے نکاح کرکی تو دیوی دینا
نہ چاہی تو اوس سے نکاح نہ کری (کیونکہ اوس مین یتیمہ کا نقصان ہی) اسکی ممانعت ہوئی کہ نکاح نہ کری مگر جب انصاف کری
اور پورا مہر جو اونچی سے اونچا اوسکے لائق ہو ادا کری بلکہ حکم ہوا کہ اگر انصاف نہ کرسکی اور پورا مہر نہ دی سکی تو اور کسی عورت
سی جو پسند آوی اور جیسے معلوم ہو نکاح کری عروہ نے کہا پہر حضرت عائشہ نی کہا لوگون نی بعد اس آیت اوترنی کی پہر سوال کیا
رسول اللہ صلعم سی یتیم لڑکیون کے باب مین تب یہ آیت اوتری ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب یعنی
پوچھتے ہین تجھ سے عورتون کے باب مین اللہ تم کو بتاتا ہی حکم عورتون کا اور جو پڑہا جاتا ہی۔ کتاب مین پڑہا جاتا ہی اسمین مراد
وہی آیت ہی وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء (جس کے معنے اوپر گزر چکی) حضرت عائشہ نی کہا یہ جو اللہ تعالی
دوسری آیت مین ارشاد فرماتا ہی وترغبون ان تنکحوہن۔ تم چاہتی ہو ان سی نکاح کرنا اوس سے یہی غرض ہی کہ تم مین سی کسی کے
پاس ایک یتیم لڑکی ہو تہوڑی مال والی اور کم حسن والی تو وہ نفرت کرتا ہی اوسکی نکاح سی پہر جب رغبت ہو اوسکی نکاح مین بوجہ مال

اور جمال زیادہ ہونے کے لیکن عدل اور انصاف نہ کر سکے تو پہلے آیت کے رو سے اس سے نکاح نہ کرے یونس نے کہا سعید کے کہا
وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی اسکی جزا محذوف ہے یعنے اگر انصاف نہ کر سکو یتیم لڑکیوں میں تو ان کو چھوڑ دو اور نکاح کر لو
عورتوں سے جو پسند آویں کیونکہ چار عورتوں تک تم کو درست ہین عن علی بن الحسین انہم حین قدموا المدینة من
عند یزید بن معاویة مقتل الحسین بن علی رضی اللہ عنہ لقیہم المسور بن مخرمة فقال لہ ھل لک
الی من حاجة تامرنی بہا قال فقلت لہ لا قال ھل انت معطی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی
اخاف ان یغلبک القوم علیہ وایم اللہ لئن اعطیتنیہ لا یخلص الیہ ابدا حتی یبلغ الی نفسی ان علی بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ خطب بنت ابی جہل علی فاطمة رضی اللہ عنہا فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
ھو یخطب الناس فی ذلک علی منبرہ ھذا وانا یومئذ محتلم فقال ان فاطمة منی وانا اتخوف ان تفتن فی
دینہا قال ثم ذکر صہرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ فی مصاہرتہ فاحسن قال حدثنی فصدقنی ووعدنی
فوفی لی وانی لست احرم حلالا ولا احل حراما ولکن واللہ لا تجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ مکانا واحدا
ابدا ترجمہ امام زین العابدینؓ سے روایت ہے جب وہ لوگ لوٹ کر آئے مدینے کو یزید پلید کے پاس سے جس زمانے میں حضرت امام حسینؓ
شہید ہوئے ہین تو ان سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہا تم کو کوئی کام مجھ سے ہو تو بیان کرو پھر مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے ان سے
کہا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار نہیں دیتے کیونکہ میں خوف کرتا ہوں کہ ہین تم سے لوگ اوسکو چھین نہ لیوین قسم خدا
کی اگر تم وہ تلوار مجھے دیدو گے تو مجھ سے کوئی نہ لے سکیگا کبھی جبتک میری جان میں جان ہے اور حضرت علی نے پیام دیا تھا
ابو جہل کے بیٹی کو حضرت فاطمة الزہرا کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سنا رہے تھے لوگوں
کو منبر پر اون دنوں میں جوان ہوا تھا آپنے فرمایا فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور مجھے خوف ہے اس بات کا کہیں وہ اونکے دین میں فساد نہ ہووے
(یعنے جب دوسری سوت آوے اور وہ بشریت سے مجبور ہو کر کوئی کام ناراضی سے خلاف شرع کے نہ کرین) پھر آپ نے بیان کیا
اپنی ایک دوسرے داماد کا حال جو بنی عبد الشمس میں سے تھا (یعنے حضرت عثمانؓ کا) اور آپ نے اون کی تعریف کی اور خوب تعریف
کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ ہے اور جو وعدہ کیا سو پورا کیا اور میں حرام نہیں کرتا حلال کو نہ حلال کرتا ہوں حرام کو (یعنے
میں یہ نہیں کہتا کہ دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں ہے اللہ نے چار عورتیں حلال کی ہین) لیکن قسم خدا کے یہ نہیں ہوگا کہ رسول اللہ کی بیٹی
اور خدا کی دشمن کی بیٹے ایکجگہ جمع ہو جاوین۔ یعنے ابو جہل جو خدا کا دشمن تھا اوسکی بیٹی بھی فاطمہ کے ساتھ ہی جو رسول اللہ کے
بیٹی ہین دوسری روایت میں ہے فسکت علی عن ذلک النکاح پھر چپ ہو رہے علی اس نکاح سے (یعنے جب دیکھا کہ رسول خدا
ناراض ہیں تو اس نکاح کا ذکر چھوڑ دیا اور نہ کیا) عن مسور بن مخرمة حدثہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی المنبر یقول ان بنی ھاشم بن المغیرة استاذنونی ان ینکحوا ابنتہم من علی بن ابی طالب فلا اذن ثم
لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتہم فانما ابنتی بضعة منی یریبنی ما رابہا

ویوذینی ما اذاها والاحتیاط فی حدیث احمد ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے بنی ہاشم بن مغیرہ نے اجازت چاہی مجھ سے اس بات کی کہ نکاح کر دیں اپنی
بیٹی کا علی بن ابی طالب سے تو میں اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا کبھی اجازت نہیں دیتا البتہ یہ ہو سکتا ہے علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور انکی
بیٹی سے نکاح کر لیں میری بیٹی (فاطمہ) میرا ایک ٹکڑا ہے برا معلوم ہوتا ہے مجھکو جو برا معلوم ہوتا ہے اوسکو اور ایذا پہونچاتی
ہے مجھکو وہ چیز جو ایذا پہونچاتی ہے فاطمہ کو (آپ کو حضرت فاطمہ سے اسقدر محبت اور الفت تھی کہ اتنی بھی تکلیف کو گوارا نہ
کیا) **باب فی نکاح المتعۃ** متعہ کا بیان (میعاد مقرر کرکے عقد کرنا) **عن** الزہری قال کنا عند عمر بن
عبد العزیز فتذاکرنا متعۃ النساء فقال لہ رجل یقال لہ ربیع بن سبرۃ اشہد علی ابی انہ حدث ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فی حجۃ الوداع ترجمہ زہری سے روایت ہے ہم عمر بن عبد العزیز پاس تھے تو ذکر آیا متعے کا ایک
شخص نے کہا جسکا نام ربیع بن سبرہ تھا میں نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا متعے سے حجۃ الوداع میں **ف**
متعہ چند بار حلال ہوا پھر اخیر میں حرام ہوا بعد اوسکے اوسکی حرمت قیامت تک باقی رہی اکثر ائمہ اور علما کا یہی قول ہے اور
نہین خلاف کیا اس مین مگر بہت کم لوگون نے **عن** سبرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم متعۃ النساء ترجمہ سبرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے متعہ کرنیکو حرام کیا **ف** پھر حلال نہین ہوا اور صحیح یہ ہے کہ کئی بار حلال
ہوا اور کئی بار حرام ہوا اور شبہہ پڑ گیا اسکی حرمت مین ابن مسعود کلام اللہ مین اسطرح پڑہا ہے فما استمتعتم بہ منھن الی اجل
مسمی جن سے تم متعہ کرو ایک میعاد معین تک اگرچہ یہ قرأت شاذ ہے مگر صحابی جلیل القدر سے مروی ہے اور ابن عباس سے اسکے
حلت منقول ہے باوجود اسکے متعے سے باز رہنا بہتر ہے مگر جو شخص نکاح کے قدرت نہ رکھتا ہو اور روزون سے اوسکی شہوت کم نہ ہو
توضرورتا اگر متعہ کر لیوے تو زنا سے بہتر ہے میرے نزدیک واللہ اعلم **باب فی الشغار** شغار کا بیان **ف** شغار ایک
قسم کا نکاح جاہلیت کے زمانے مین رائج تہا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو دوسرے سے بیاہ دیتا اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بیٹی یا
بہن کو اس سے بیاہ دے بھی گویا یہی مہر سمجھتے تھے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار کرنے سے منع کیا۔ یعنی کوئی شخص اپنے بیٹے سے کسی کا نکاح اس
شرط پر کر دیوے کہ وہ شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اوسکے ساتھ کر دیوے یا اسیطرح بہن کا نکاح اور دونون آپس مین کچھ مہر نہ مقرر کرین
**ف** شافعی کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور خطابی نے احمد اور اسحاق سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ نکاح
فسخ کیا جاویگا اگرچہ دخول ہو چکا ہو اور ایک روایت مین اگر دخول ہوا ہو اور ایک جماعت کے نزدیک نکاح صحیح ہو جاویگا اور
مہر مثل ہر ایک پر لازم ہوگا ابوحنیفہ کا بھی قول ہے **عن** عباس بن عبد اللہ بن عباس ان العباس بن عبد الرحمن بن الحکم
انکح عبد الرحمن ابنتہ وانکحہ عبد الرحمن ابنتہ وکانا جعلا صداقا فکتب معاویۃ الی مروان یامرہ بالتفریق بینہما و
قال فی کتابہ ہذا الشغار الذی نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عباس بن عبید اللہ بن عباس نے

کو اور اسیکو مہر سمجہا معاویہ نے مروان کو لکہا کہ اون دونوں کا نکاح توڑ دو اور لکہا کہ یہی شغار ہے جس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ف اور شغار میں داخل ہے نکاح کرنا بہتیجی یا بہانجی یا پوپہی یا چچازاد بہن کا اسی شرط پر
جیسا جاتا اور صورت اوسکی یوں ہی ایک یہ کہے میں نے اپنے بیٹی کا نکاح تجہسے کر دیا اس شرط پر تو اپنی بیٹی کا نکاح مجہسے کر دے
پہر دوسرا بہی یوں ہی کہی میں نے قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کے مہر ہے **باب فی التحلیل** حلالے کا بیان عن
علی رضی اللہ عنہ قال اسماعیل واراہ قد رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لعن اللہ المحلل والمحلل لہ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسمعیل نے کہا میں سمجہتا ہوں کہ شعبی نے اسحدیث کو مرفوعا
روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت اللہ نے حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے واسطے حلالہ کیا جاوے (پہلے خاوند پر
اہل حدیث کے نزدیک نکاح بہ نیت حلالہ باطل ہے اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے) **باب فی نکاح العبد بغیر**
**اذن سیدہ** غلام بغیر اپنے مولے کے پوچہے نکاح کرلی عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج
بغیر اذن موالیہ فہو عاہر ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کے بے حکم نکاح
کری تو وہ زانی ہے۔ یعنے غلام کا نکاح اوسکے مالک کے بے حکم صحیح نہیں عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اذا نکح العبد بغیر اذن مولاہ فنکاحہ باطل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے مالک کے بے حکم نکاح کری تو وہ نکاح درست نہیں ابو داؤد نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے
موقوفا صحیح ہے **باب فی کراہیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ** ایک آدمی اپنے بہائی مسلمان کے پیام پر
پیام نہ بہیجے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ترجمہ ابی
ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منگنی نہ کری آدمی اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پہ ف یعنے جب
ایک مسلمان کے کسی جگہہ شادی کے نسبت ٹہر چکی ہو تو پہر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسری مسلمان کی حق تلفی
اور اگر ابہی بات ٹہری نہو تو پیغام دینا مضایقہ نہیں عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخطب
احدکم علی خطبۃ اخیہ ولا یبیع علی بیع اخیہ الا باذنہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے منگنی نکری اپنے بہائی مسلمان کی منگنی پہ اور نہ کوئی چیز بیچی اپنے بہائی مسلمان کے بیچنے پر
مگر اوسکے حکم سے ف یعنے جب سودے کا گاہک ٹہر جاوے تو پہر اوسکو بہکا کر اپنا سودا بیچنے کیلئے اپنے پاس نہ لاوے **باب**
**فی الرجل ینظر الی المرأۃ وہو یرید تزویجہا** جس عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اوسکا دیکہہ لینا بہتر ہے عن
جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی
ما یدعوہ الی نکاحہا فلیفعل فخطبت جاریۃ فکنت اتخبأ لہا حتی رایت منہا ما دعانی الی نکاحہا فتزوجہا
فتزوجتہا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے نکاح کا پیغام کسی عورت

کیطرف بھیجنا چاہے تو ہوسکے تو اوسکو دیکھ لیوے جس سے نکاح کا ارادہ ہے پہر نکاح کرے جابر نے کہا میں نے ایک چھوکری کو
پیام دیا تو چھپکر میں نے اوسکو دیکھ لیا یہانتک کہ دیکھا میں نے وہ امر جس سے رغبت ہوئی اوسکی نکاح کی پہر نکاح کیا
میں نے اوس سے ف جس عورت سے نکاح کرنا چاہے اوسکا دیکھ لینا مستحب ہے باجماع علماء **باب فی الولی**
ولی کا بیان (بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں کسی عورت کا) عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما
امرأة نكحت بغير اذن مواليها فنكاحها باطل ثلاث مرات فان دخل بها فالمهر لها بما اصاب
منها فان تشاجروا فالسلطان ولي من لا ولي له ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو عورت اپنے ولی کے بے حکم اپنا نکاح کر لی تو اوسکا نکاح باطل ہے۔ یعنی صحیح نہیں آپ نے باطل کے لفظ
کو تین بار فرمایا۔ اور جو اوس عورت سے صحبت کیا تو عورت کا مہر دینا پڑیگا اوسکے بدلے میں جو اوس سے فائدہ حاصل
کیا ہے پہر اگر ولی اختلاف کریں تو جسکا ولی نہو اوسکا ولی بادشاہ ہے ف اور ابو حنیفہ کے نزدیک بالغہ کیواسطے ولی کے
ضرورت نہیں خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اہل حدیث کے نزدیک ضروری ہے عن ابی موسى ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا نكاح الا بولي ترجمہ ابی موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح
صحیح نہیں۔ یہ حدیث مطلق ہے اس سے رد ہو جاتی ہے قول اونکا جو کہتے ہیں بالغہ کیلیے ولی ضرور نہیں ہے عن ام حبيبة
انها كانت عند ابن جحش فهلك عنها وكان فيمن هاجر الى ارض الحبشة فزوجها النجاشي رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهي عندهم ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے وہ ابن جحش کے نکاح میں تہیں اور ابن جحش اون
لوگوں میں سے تہے جو ہجرت کر گئے تہے حبش کیطرف (کافروں کے ایذا دینے سے پہلے چند مسلمان لاچار ہو کر حبش کو چلے
گئے تھے) وہاں وہ مرگئے تو نجاشی (بادشاہ حبش) نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا حالانکہ ام حبیبہ حبش
ہی میں تہیں **باب فی العضل** عورتوں کو نکاح سے منع کرنیکا بیان عن معقل بن يسار قال كانت لي اخت تخطب
الي فاتاني ابن عم لي فانكحتها اياه ثم طلقها طلاقا له رجعة ثم تركها حتى انقضت عدتها فلما
خطبت الي اتاني يخطبها فقلت لا والله لا انكحها ابدا قال ففي نزلت هذه الاية واذا طلقتم النساء
فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن الاية قال فكفرت عن يميني فانكحتها اياه ترجمہ
معقل بن یسار سے روایت ہے میری ایک بہن تھی پیام مجھ سے لگاتا تہا پہر میرا ایک چچا کا بیٹا آیا میں نے اوس کا نکاح اوس سے
کر دیا اوس نے اوسکو طلاق رجعی دیا اور چھوڑ دیا یہانتک کہ عدت گزر گئی جب پہر اوسکا پیام مجھ سے لگا تو پہر وہ آیا اور پیام
دینے لگا میں نے کہا قسم خدا کی اب میں کبھی اوسکا نکاح اوس سے نکرونگا تو میرے باب میں یہ آیت اوتری واذا
طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن اذا تراضوا بينهم بالمعروف
یعنی جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو پہر اونکی عدت گزر جاوے تو مت منع کرو اونکو اس بات سے کہ نکاح کریں اپنے پہلے

خاوند سے جب دو آپس مین دستور کے موافق راضی ہو گئین بیٹھ گئے تب مین نے قسم کا کفارہ دیا اور اوسکا نکاح اوسی سے کر دیا۔ شکر خدا کا

تمام ہوا پارہ بارہوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ تیرہوان اوسکی فضل اور انعام پر توکل کر کے اللہ جل جلالہ

# تم الجزو الثاني عشر ويتلوه الجزو الثالث عشر انشاء الله تعالى

## فہرست پارہ بارہوان سنن ابی داؤد

# الجزء الثالث عشر

## پارہ تیرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب** اذا انکح الولیان جب دو ولی ایک عورت کا نکاح کردین عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول منھما وایما رجل باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اوسکا نکاح دو ولی کردین (ایک ایک شخص سے دوسرا دوسرے شخص سے) تو وہ عورت اوسکو ملیگی جس سے پہلے نکاح ہوا ہے اور جو شخص ایک چیز دو آدمیون کے ہاتھ بیچے تو جسکے ہاتھ پہلے بیچی ہے اوسی کو ملے گی ف کیونکہ جب ایک شخص سے نکاح ہوگیا یا ایک شخص کے ہاتھ بک گئی اب دوسرے ولی کا تصرف دوبارہ کسی سے نکاح کرنا یا دوسرے سے بیچنا ناجائز ہوگا **باب** قولہ تعالی لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن آیت کا حاصل یہ ہے کہ زور زبردستی سے عورتون کے وارث مت ہو اور نہ اون عورتون کو نکاح سے کہ لیلو اون سے کچھ اپنا دیا مگر جب وہ صریح بے حیائی کرین اخیر آیت تک عن ابن عباس قال الشیبانی وذکرہ عطاء ابو الحسن السوائی ولا اظنہ الا عن ابن عباس فی ھذہ الآیۃ لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن قال کان الرجل اذا مات کان اولیاؤہ احق بامرأتہ من ولی نفسھا ان شاء بعضھم تزوجھا او زوجوھا وان شاءوا لم یزوجوھا فنزلت ھذہ الآیۃ فی ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا کہ خاوند جب مرجاتا تھا تو اوسکے وارث اوسکی بیوی کے زیادہ حقدار سمجھے جاتے تھے بہ نسبت عورت کے وارثون کے بعض اوسکا نکاح اپنے خود سے کرلیتے یا اگر چاہتے تو کسی اور سے کرو دیتے اگر چاہتے بالکل نکاح نہ کرنے دیتے تب یہ آیت اوتری ف اگر کوئی مرجاوے تو اوسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے میت کے عزیزون کو زور زبردستی سے اپنے نکاح مین لینا نہین پہونچتا نہ اون کو نکاح سے روکنا پہونچتا ہے کہ عاجز ہو کر جو کچھ میت نے اوسکو دیا تھا وہ پھیر دے البتہ خلاف شرع کے اگر کوئی کام بے حیائی کا کرے نہین تو اوس سے روکنا پہونچتا ہے (موضح القرآن) وارث نہ ہو زبردستی سے عورت کے خوشی ہو تو زبردستی اسکی حاکم بن جاو) عن ابن عباس قال لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وذلک ان الرجل کان یرث امرأۃ ذی قرابتہ فیعضلھا حتی تموت او ترد الیہ صداقھا فاحکم اللہ عن ذلک ونھی عن ذلک ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے کہا اس آیت کا یا ایھا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا ولا تعضلوھن لتذھبوا ببعض ما آتیتموھن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ الآیۃ (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) شان نزول یہ ہے کہ ایک مرد اپنے عزیز کی جورو کا وارث ہوتا تھا پھر اوسکو دوسرا نکاح کرنے کی

دیتا یہانتک کہ مرجاتے یا جو مہر لیا ہی اوسکو واپس کر دیتے (مجبور ہوکر) اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین عورتون پر محض ظلم ہوتا تہا جب اونکا خاوند مر گیا تو اونکو اختیار ہونا چاہیے خواہ دوسرا نکاح کرلین یا نکرین **باب**

**فی الاستیمار** نکاح کیوقت لڑکی سے پوچھنا **عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا البکر الا باذنہا قالوا یا رسول اللہ وما اذنہا قال ان تسکت** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اوس سے اجازت نہ لیجاوی اور نہ نکاح کیا جاوی کنواری عورت جبتک اوسکا اذن نہ لیا جاوی لوگون نے کہا کہ کنواری کا اذن کسطرح ہو یعنی وہ شرم کا ماری کیا بتلاوے گی حضرت نے فرمایا کہ اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہی **ف** یعنی کنواری سے یون کہا جاوی کہ تیرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ اجازت دی تو بہتر ہی نہین تو اوسکا چپ رہنا ہی اجازت ہی۔ امام اعظمؒ کے نزدیک چہوٹے لڑکے کا ولی مختار ہے جہان چاہیے وہان کری خواہ بیوہ ہو خواہ کواری اور جوان عورت خود مختار ہی خواہ بیوہ ہو خواہ کنواری اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ خود مختار ہی چہوٹی ہو یا جوان اور کنواری کا ولی مختار ہے چہوٹی ہو یا جوان **عن**

**ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا** ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری عورت جو بالغ ہو جاوی اور اوسکا باپ نہ ہو تو وہ اپنے نکاح کرنے مین پوچھی جاوے گی اگر چپ ہو رہی تو وہی اوسکا اذن ہی اور اگر انکار کیا تو اوسپر جبر نہین دوسری روایت مین یون ہی **فان بکت او سکتت فہو اذنہا** یعنی اگر چپ ہو رہی یا رونے لگی تو بھی اذن اوسکا ہی ابو داؤدنے کہا بکت کی زیادتی محفوظ نہین ہے بلکہ یہ وہم ہی ابن ادریس سے جو راوی ہی اس حدیث کا **عن**

**ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امروا النساء فی بناتہن ورواہ ابو عمرو ذکوان عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ان البکر تستحیی ان تتکلم قال سکاتہا اقرارہا** ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ لو عورتون سے اون کی بیٹیون کے نکاح مین دوسری روایت مین حضرت عائشہ سے یہ ہی مین نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی بات کرنیسی شرماتی ہی آپ نے فرمایا اوسکا اقرار یہی ہی کہ خاموش ہو رہی **ف** یعنی جب اوس سے کہا جاوی کہ تیرا نکاح بعوض اس مہر کے فلان شخص سے کیا تو نے قبول کیا اور وہ چپ ہو رہے تو بھی قبول سمجہا جاویگا **باب فی البکر یزوجہا ابوہا لا یستامرہا** کنواری لڑکی کا نکاح باپ بنا اوس کی پوچھی کر دے تو کیسا **عن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہۃ فخیرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ذکر کیا کہ اوسکی باپ نے اوسکی ناراضی سے نکاح اوسکا کر دیا نبی نے اوسکو اختیار دیا **ف** چاہی نکاح رکہی چاہی فسخ کر ڈال محدثین نے لکہا ہی کہ وہ لڑکی بالغہ ہوگی کیونکہ کمسن لڑکے پر باپ کو اختیار ہی کہ جبراً نکاح کر دیوی پھر جب

وہ لڑکی جوان ہوگی تو اوسکو اختیار ہی وہ نکاح فسخ کردیوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک اختیار نہ ہوگا **باب فی الثیب** ثیبہ
کا بیان عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایم احق بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی
نفسہا واذنہا صماتہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ عورت تو اپنی جان
کی مختار ہے بنسبت اپنے ولی کے ۔ یعنے ولی کا اوسپر جبر نہیں پہونچتا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے
اور اوسکا چپ رہنا ہی اوس کی اجازت ہی ف ایم سے مراد ثیبہ ہے بدلیل روایت مسلم کے اور مقابلہ باکرہ کے اور ابوحنیفہ کے نزدیک
ایم سے بے شوہر والی عورت مراد ہی عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس للولی مع الثیب امر و
الیتیمۃ تستامر وصمتہا اقرارہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثیبہ پر ولی کو کچھ
اختیار نہیں اور کنواری سے اذن لیا جاویگا اور اوسکا چپ رہنا ہی اوسکا اقرار ہے ف یہ دونو حدیثین شافعی کی دلیل ہین
جب ایم سے ثیبہ مراد ہو عن خنساء بنت خدام الانصاریۃ ان اباہا زوجہا وہی ثیب فکرہت ذلک فجاءت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فرد نکاحہا ترجمہ خنساء خدام انصاری کی بیٹی سے روایت ہی کہ اوسکی باپ نے
بلا اجازت اوسکی اوسکا نکاح کردیا کیونکہ وہ ثیبہ تھی تو اوس نے نکاح سے ناراض ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر ذکر کیا حضرت
نے اوسکے نکاح کو پھیر دیا یعنے باپ کے نکاح کیے ہوئی کو جائز نہ کہا ف خدام ذال معجمہ سے ہے یا خدام دال مہملہ سے **باب**
**فی الاکفاء** کفو کا بیان کفو اور کفاءت مشہور ہی عن ابی ہریرۃ ان ابا ہند حجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
الیافوخ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی بیاضۃ انکحوا ابا ہند وانکحوا الیہ قال وان کان فی شیء مما تداوون
بہ خیر فالحجامۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ابا ہند نے پچھنی لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یافوخ مین (چندیا مین) آپنے
فرمایا اے بنی بیاضہ نکاح کروا باہند سے اور بیاہ بھیجو اوسکو اگر تمہاری سب دوا اون مین کوئی دوا بہتر ہے تو پچھنی لگانا ہی ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفاءت مین دین کا اعتبار ہی نہ نسب اور مال کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک کفاءت مین بہت سے امور کا لحاظ ہی
نسب کا اور اسلام کا اور آزادی کا اور دیانت کا اور مال کا اور پیشے کا اور غیر کفو سے نکاح ہوجاوے گا مگر ولی اوسکو فسخ کرسکتا ہی **باب**
**فی تزویج من لم تولد** قبل پیدایش کے نکاح کردینا عن سارۃ بنت مقسم انہا سمعت میمونۃ بنت کردم قالت
خرجت مع ابی فی حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنا الیہ ابی وہو علی
ناقۃ لہ ومعہ درۃ کدرۃ الکتاب فسمعت الاعراب والناس وہم یقولون الطبطبیۃ الطبطبیۃ
الطبطبیۃ فدنا الیہ ابی فاخذ بقدمہ فاقرلہ ووقف علیہ واستمع منہ فقال انی حضرت جیش عثران
قال ابن المثنی جیش غثران فقال طارق بن المرقع من یعطینی رمحا بثوابہ قلت وما ثوابہ قال ازوجہ اول بنت
تکون لی فاعطیتہ رمحی ثم غبت عنہ حتی علمت انہ قد ولد لہ جاریۃ وبلغت ثم جئتہ فقلت لہ اہلی
جہزہن الی فحلف ان لا یفعل حتی اصدقہ صداقا جدیدا غیر الذی کان بینی وبینہ وحلفت لا اصدق

غیر الذی اعطیتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقرن ای النساء ھی الیوم قال قد رأت القتیر قال ار

ان تترکھا قال فراعنی ذلک ونظرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأی ذلک منی قال لا تأثم ولا یأثم صاحبک

ترجمہ میمونہ بنت کردم سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کو جاتی تھی تو میں نے دیکھا

رسول اللہ صلعم کو اور میرا باپ آپکے نزدیک گئے آپ ایک اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے ہاتھہ میں ایک درّہ تھا جیسے کتب کے

معلموں کے پاس ہوتا ہے (لڑکوں کے سزا دینے کیواسطے) تو میں نے سنا بدّو اور سب لوگ کہہ رہے تھی الطبطبیۃ الطبطبیۃ الطبطب ف

الطبطب کوڑی کی آواز ہے جو پڑنے کیوقت اوس میں سے نکلتی ہے یا لوگوں کے چلنے کی آواز پھر حال مراد یہ کہ طب طب کے سے آواز

اوسوقت آرہی تھی ف تو میرا باپ رسول اللہ صلعم کے نزدیک گئے اور اونکا پاؤں پکڑکر آپ کے پیغمبر ہونیکا اقرار کیا اور ٹھہرے

رہے اور آپ نے سنا پھر میں سنین بعد اونسکے کہا میں جیش عثران یا غثران (جو جاہلیت میں ایک لشکر گیا تھا) میں تھا وہاں طارق

بن المرقع نے مجھہ سے کہا کون شخص ہے جو مجھکو ایک برچھہ اوسکے بدلے میں دیتا ہے میں نے کہا کیا بدلہ ہے طارق نے کہا بدلہ یہ ہے

کہ جو بیٹی میری پہلے ہوگی اوسکا نکاح اس سے کردونگا میں نے اپنا نیزہ اوس کو دیدیا اور چلا گیا یہانتک کہ میں نے سنا طارق کی بیٹی

پیدا ہوئی ہے اور اب جوان ہوگئی ہے تو میں اوسکے پاس گیا اور میں نے کہا اب میری بی بی کو رخصت کردو اوس نے قسم کہائی میں کبہی

تجھکو اپنی بیٹی نہ دونگا جبتک تو اوسکا مہر نیا نہ مقرر کرے سوا اوس مہر کے جسکا اقرار میرے اور اوسکے بیچ میں ہوچکا تہا اور میں نے

قسم کہائی کہ میں سوا اوسکے کچھہ مہر نہ دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اوس لڑکی کی عمر کیا ہے میرے باپ نے کہا وہ

بوڑہی ہو چلی ہے آپ نے فرمایا تو اوسکو جانے دے (چھوڑ دے) میں اس سے گھبرایا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

جب آپ نے میرا حال دیکھا تو فرمایا نہ تو گنہگار ہوگا نہ تیرا صاحب (طارق) گنہگار ہوگا ف اور اوس لڑکی کے لینے میں یا تجھکو

قسم توڑنا پڑیگی یا طارق کو توڑنا پڑیگی دونوں میں سے کوئی ضرور گنہگار ہوگا عن امراۃ قالت ھی مصدقۃ امراۃ

صدق قالت بینا ابی فی غزاۃ فی الجاھلیۃ اذ رمضوا فقال رجل من یعطینی نعلیہ وانکحہ اول بنت تولد

لی فخلع ابی نعلیہ فالقاھما الیہ فولدت لہ جاریۃ فبلغت وذکر نحوہ لم یذکر قصۃ القتیر ترجمہ

ایک عورت سے روایت ہے اوسکا نام مصدقہ تہا (صدق کی بیوی) اوس نے کہا میرا باپ ایک لڑائی میں تہا جاہلیت کے

زمانے میں یکایک لوگوں کے پاؤں جلنے لگے (گرمی سے) ایک شخص بولا کون ہے جو اپنی جوتیاں مجھے دیدے میں اوس سے نکاح

کردونگا اپنی پہلی بیٹی کا جو میرے یہاں پیدا ہوگی میرے باپ نے اپنی جوتیاں اوتار کر اوسکو دیدیں پھر اوسکے یہاں لڑکی پیدا ہوئی

اور جوان ہوئی بعد اوسکے وہی قصہ بیان کیا جو اوپر گذرا مگر بڑہاپے کا حال نہیں بیان کیا (یعنی اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ لڑکی

بوڑہی ہوگئی) باب الصداق مہر کا بیان عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ رضی اللہ عنہا عن صداق

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ثنتا عشرۃ اوقیۃ ونش فقلت وما نش قالت نصف اوقیۃ ترجمہ ابی سلمہ سے

روایت ہے میں نے پوچہا عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تہا اونہوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا نش کیا ہے

حضرت عائشہ نے کہا کہ آدہا اوقیہ ف اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی بارہ اوقیہ کے ۴۸۰ درہم اور ایک نش کے ۲۰ درہم سب پانسو درہم ہوئے جسکے ایکسو اکتیس روپے ۴ ر کمپنی ہوتے ہین یہی مہر آنحضرت ؐ کی سب بیبیون کا تہا سوا ام حبیبہ کے کہ اونکا مہر چار ہزار درہم یعنی ایک ہزار پچاس کمپنی کا تہا عن ابی العجفاء السلمی قال خطبنا عمر رحمہ اللہ فقال الا لا تغالوا بصدقۃ

النساء فانها لو کانت مکرمۃ فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بها النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ما اصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من نسائہ ولا اصدقت امراۃ من بناتہ اکثر من ثنتی عشرۃ

اوقیۃ ترجمہ ابی عجفا سلمی سے روایت ہی کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے خطبہ پڑہ کر ہم کو کہا خبردار ہو عورتون کے مہر بہاری مت باندہو کیونکہ اگر بہاری مہر باندہنا بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین یا اللہ کے نزدیک پرہیزگاری کا تو البتہ تم مین لائق تر اوسکے ہوتے نبی ؐ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر نہ اپنی کسی بی بی کا باندہا نہ کسی بیٹی کا زیادہ بارہ اوقیہ کے سوا سو روپے ہوئے عن ام حبیبۃ انها کانت تحت عبید اللہ بن جحش فمات بارض الحبشۃ

فزوجها النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامهرها عنہ اربعۃ آلاف وبعث بها الی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنۃ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہی کہ وہ عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین اور عبید اللہ حبش کے ملک مین مر گیا تو حبش کے بادشاہ نجاشی نے اونکا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور ام حبیبہ کا مہر آنحضرت کی طرف سے چار ہزار درہم مقرر کر کے اونکو حسنہ کی بیٹی شرحبیل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیج دیا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون اور بیٹیون مین سب سے زیادہ انکا مہر تہا اور مہر باقی بیبیون اور صاحبزادیون کا سوا سو روپے یا ایک سو اکتیس روپے تہے لیکن مہر حضرت فاطمہ زہرا کا سو چار سو مثقال چاندی کے برابر ڈیڑہ سو روپے کمپنی کے تہا عن الزہری ان النجاشی زوج ام حبیبۃ بنت ابی

سفیان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صداق اربعۃ آلاف درهم وکتب بذلک الی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فقبل ترجمہ زہری سے روایت ہی کہ حبش کے بادشاہ نجاشی نے ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اور حضرت کیطرف چار ہزار درہم مہر کے مقرر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بہیجا تو حضرت نے قبول کیا ف پہر حبش مین نکاح پڑہا گیا اور خطبہ پڑہا نجاشی بادشاہ حبش نے پہر خالد بن سعید نے بعد اوسکے کہا ہاں کہا یا ہاں سب حاضرین کو اور ادا کیا مہر نجاشی نے اپنے پاس سے یہ نکاح ۶ ہجری مین ہوا اور خالد بن سعید ام حبیبہ کے باپ کے چچا کے بیٹے تہے یعنی ابو سفیان کے باب قلۃ المهر کم سے کم کتنا مہر ہو سکتا ہی عن انس ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم رای عبد الرحمن بن عوف وعلیہ ردغ زعفران فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مهیم فقال یا

رسول اللہ تزوجت امراۃ قال ما اصدقتها قال وزن نواۃ من ذهب قال اولم ولو بشاۃ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکہا زعفران لگائے ہوئی آپنے فرمایا یہہ کیا ہی عبد الرحمن نے کہا یا رسول اللہ مینے ایک عورت سے نکاح کیا ہی حضرت نے فرمایا اوسکا کیا مہر ٹہرایا ہے عبد الرحمن نے کہا ایک وزن نواۃ سونا حضرت نے

فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **ف** نواۃ پانچ درم کو کہتے ہین حاصل یہ ہہ کہ پانچ درم برابر سونا مہر مقرر کیا جسکے
پونے سولہ ماشہ ہوتی بعضون نے کہا نواۃ سے کہجور کے گہٹلی مراد ہے یعنی اوسکی برابر سونا مقرر کیا **عن جابر بن عبد اللہ**
**ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امراۃ ملء کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل** **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عورت کے مہر مین لپ بہر ستو دیے یا کہجورین دین
تو اوس عورت کو اپنے حلال کر لیا **عن جابر قال کنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستمتع بالقبضۃ**
**من الطعام** **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم متعہ کرتے تہے ایک مٹہی اناج کی دیکر
**ف** شاید یہ امر متعہ کی ممانعت سے پہلے ہوگا صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ ہم نے متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے مین اور ابوبکر اور عمر کے زمانے مین یہانتک کہ منع کیا اوس سے عمر نے زرقانی نے کہا جواز متعہ کا ایک جماعت صحابہ
سے ثابت ہے جیسے جابر اور ابن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور ابن عباس وغیرہم **باب فی التزویج علی العمل**
یعنی کسی کام یا محنت کے اوپر نکاح کرنا **عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ**
**فقالت یا رسول اللہ انی قد وہبت نفسی لک فقامت قیاما طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیہا**
**ان لم یکن لک بہا حاجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل عندک من شیء تصدقہا ایاہ فقال ما عندی الا**
**ازاری ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک ان اعطیتہا ازارک جلست ولا ازار لک فالتمس شیئا**
**قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہل معک**
**من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا لسور سماہا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
**قد زوجتکہا بما معک من القرآن** **ترجمہ** سہل بن ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
ایک عورت نے آکر کہا کہ مین نے اپنی جان آپ کو بخشی (آپ نے کچھ جواب نہ دیا) وہ بڑی دیر تک کھڑی رہی تب ایک صحابی
نے کھڑے ہوکر کہا کہ حضرت اگر آپ کو اوسکی حاجت نہین تو میرا نکاح اوس سے کر دیجیے حضرت نے فرمایا کہ کچھ تیرے
پاس ہے جس سے تو اوسکا مہر ادا کرے اوس نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہین سوا اس لنگی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تو اسکو دیدیگا تو بغیر لنگی کے بیٹھ رہیگا تو کوئی چیز ڈھونڈ لا آپ نے فرمایا ایک انگوٹھی ہی ڈھونڈ لا اوس نے
ڈھونڈا تو کچھ نہ پایا تو اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو قرآن کچھ یاد ہے اوس نے کہا کہ ہان مجھکو فلانی فلانی
سورت یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اوس عورت کے ساتھ بعوض اس قرآن شریف کے
جو تجھکو یاد ہے (یعنی وہی قرآن اوس عورت کو سکھا دے یہی مہر ہے) **ف** اسی حدیث پر عمل ہے شافعی اور جمہور علما کا اونکے
نزدیک قلیل کثیر مال یا محنت مزدوری تعلیم قرآن پر نکاح درست ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک دس درہم سے کم مہر درست نہین مگر
دلائل اونکے ضعیف ہین اس قابل نہین ہین کہ احادیث صحیحہ سے معارض ہوسکین اور ابوحنیفہ کی یہ تاویل کہ مراد ان حدیثون

سے ادا کرنا مہر معجل کا ہے جو قبل نکاح کے کچھ دیا جاتا ہے مستقیم نہیں کیونکہ اس حدیث میں صاف موجود ہے نکاح کر دیا میں نے تیرا
اوسکے ساتھ اُس قرآن کے عوض میں جو تجھکو یاد ہے وہ کہتے ہیں کہ صرف با ایما تعلیم کے معنون میں نہیں ہے بلکہ واسطے سببیت کے
ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے تیرا اوس سے بسبب اوسکے کہ تیرے ساتھ قرآن ہے اور یہ تاویل بعید ہے جو ظاہر حدیث سے چسپان نہیں ہو سکتی

باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر مقرر نہیں کیا پھر مرگیا عن عبد اللہ
فی رجل تزوج امراۃ فمات عنہا ولم یدخل بہا ولم یفرض لہا فقال لہا الصداق کاملا وعلیہا
العدۃ ولہا المیراث فقال معقل بن سنان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بہ فی بروع بنت
واشق ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مرگیا نہ اوس عورت سے صحبت کیا اور
نہ اوسکا مہر ٹھرایا۔ تو اس صورت میں عبداللہ نے کہا کہ اوس عورت کا پورا مہر ثابت ہے اور وہ عورت عدت پوری کریگی
اور خاوند کے مال میں میراث کی حقدار ہوگی۔ یہہ دیکھکر معقل بن سنان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ
آپ نے بروع بنت واشق کا ایسا ہی فیصلہ کیا تھا پورا مہر ثابت ہے یعنی مہر مثل جو اوسکی سی عورتوں کا مہر اُس زمانے میں
ہو عن عبد اللہ بن مسعود اتی فی رجل بہذا الخبر قال فاختلفوا الیہ شہرا او قال مرات قال فانی اقول فیہا
ان لہا صداقا کصداق نسائہا لا وکس ولا شطط وان لہا المیراث وعلیہا العدۃ فان یک صوابا فمن اللہ وان
یک خطا فمنی ومن الشیطان واللہ ورسولہ بریئان فقام ناس من اشجع فیہم الجراح وابو سنان فقالوا یا ابن
مسعود نحن نشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاہا فینا فی بروع بنت واشق وان زوجہا ہلال
بن مرۃ الاشجعی کما قضیت قال ففرح عبد اللہ بن مسعود فرحا شدیدا حین وافق قضاؤہ قضاء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبداللہ ابن مسعود کے پاس ایک شخص کا یہہ مقدمہ درپیش ہوا لوگوں نے اوس میں اختلاف کیا ایک مہینا
بھر یا کئی مرتبہ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں تو اس مقدمہ میں یہہ کہتا ہوں کہ اُس عورت کا مہر ثابت ہے جیسا اوسکی قسم کی عورتوں
کا مہر ہوا کرتا ہے اُس سے نہ کم نہ زیادہ اور وہ عورت میراث کی بھی مستحق ہے اور عدت بھی ادا کریگی اگر یہہ کہنا میرا شریعت کے
موافق ہے تو اللہ کی عنایت ہے اور اگر اس میں میری چوک ہو تو شیطان کی طرف سے ہے اللہ و رسول اس خطا سے پاک ہیں کئی
آدمی قبیلہ اشجع کے کھڑے ہوئے اون میں سے تھے جراح اور ابو سنان کہا اے ابن مسعود ہم گواہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فیصلہ واشق کی بیٹی بروع کا جسکا خاوند ہلال بن مرہ الاشجعی تھا اسی طرح کیا جیسا کہ تم نے یہہ فیصلہ کیا راوی نے کہا
کہ عبداللہ بن مسعود نہایت خوش ہوگئے جس وقت کہ اونکا فیصلہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق ہوا اس سے
معلوم ہوا کہ مجتہد کبھی غلطی بھی کرتا ہے عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل اترضی ان ازوجک فلانۃ
قال نعم وقال للمراۃ اترضین ان ازوجک فلانا قالت نعم فزوج احدہما صاحبہ فدخل بہا الرجل ولم
یفرض لہا صداقا ولم یعطہا شیئا وکان ممن شہد الحدیبیۃ لہ سہم بخیبر فلما حضرتہ الوفاۃ قال

ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم زوجنی فلانۃ ولم افرض لها صداقا ولم اعطها شیئا وانی اشہدکم انی اعطیتها من صداقہا سہمی بخیبر فاخذت سہمها فباعتہ بمائۃ الف قال ابوداؤد وزاد عمر فی اول الحدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر النکاح ایسرہ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو فلانی عورت سے نکاح کرنے پر راضی ہے اوس نے کہا ہان راضی ہون پہر آپ نے ایک عورت سے فرمایا کیا تو فلانی شخص کے ساتھ نکاح کرلینے پر راضی ہے۔ اوس نے بھی کہا کہ ہان مین راضی ہون جب حضرت نے دونون کی خوشی پائی تو اونکا نکاح کردیا پہر اوس شخص نے اپنی اوس بیبی سے صحبت کیا اور اوسکا مہر مقرر نکیا اور نہ کوئی چیز اوسکو دی مگر وہ شخص جنگ حدیبیہ مین شریک تہا اور اوسکا حصہ خیبر مین نکلتا تہا جب وہ مرنے لگا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فلانی عورت کے ساتھ کردیا تہا مین نے اوسکا مہر مقرر نکیا تہا اور نہ اوس عورت کو کوئی چیز دی تھی اب مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اُس عورت کو اپنا وہ حصہ جو خیبر سے مجھے ملنے والا ہے دیدیا پہر اُس عورت نے وہ حصہ لیکر ایک لاکہہ درم کو بیچا دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر النکاح ایسرہ بہتر نکاح وہ ہے جو آسان ہووے اور مین وقت نہ کرنا پڑے مہر قلیل ہو ایک روایت مین ہے بہتر عورتین وہ ہین جنکا مہر تھوڑا ہو اس زمانے مین لوگون نے اسراف سے زیادہ مہر شرع یا رکہا ہے یہ امر مکروہ ہے ترک کرنا چاہیے)

## باب فی خطبۃ النکاح نکاح کے خطبے کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود فی خطبۃ الحاجۃ فی النکاح وغیرہ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے خطبہ حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا اسطرح سے مروی ہے جو آگے آتا ہے عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ الحاجۃ ان الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا من یہد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا یہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما لم یقل محمد بن سلیمان ان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حاجت کا خطبہ سکہایا۔ الحمد للہ نستعینہ ونستغفرہ اخیر تک یعنی سب خوبیان اللہ ہی کو ہین ہم اوسیکی مدد چاہتے ہین اور اوسی سے بخشش چاہتے ہین ہم اور اوسیکی ساتھ پناہ پکڑتے ہین ہم اپنی جانون کی برائی سے جسکو اللہ نے راہ دکہلایا اسکو کوئی بہکانیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کردے اوسکو کوئی راہ بتلانیوالا نہین مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوسکے بندے اور اوسکے رسول ہین اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جسکے نام کے وسیلے سے تم آپس مین مانگتے ہو اور ناتون کے توڑنے سے بھی ڈرو کیونکہ اللہ تمہارا نگہبان ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنے کا حق ہے اور بغیر مسلمان ہوے تم ہرگز مت مرو اے ایمان والے لوگو اللہ سے ڈرو اور انصاف کی بات کہو تو تمہارے کام ٹہیک کردیگا

اور تمہاری گناہ بخشدیگا اور جسنے اللہ اور اوسکے رسول کا کہا مانا تو اُسنے بڑا ہی مطلب پایا (محمد بن سلیمان کی روایت

مین ان نہین ہو الحمد سے پہلے) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا تشہد ذکر نحوہ و قال

بعد قولہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من

یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جب خطبہ پڑھا کرتے پھر ویسا ہی ذکر کیا لیکن بعد ورسولہ کے اتنا اور پڑھا یا ارسلہ بالحق اخیر تک۔ یعنی اوسنے اپنے رسول

کو حق کے ساتھ خوشی سنانیوالا جنت کی اور دوزخ سے ڈرانیوالا جس نے اللہ اور اُسکے رسول کا کہا مانا ہدایت پائی اور جس نے اللہ رسول کی نافرمانی کیا اپنی

ہی جان کے سوائے کسیکا کچھ نہ بگاڑا اور اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیگا (اپنا ہی نقصان کریگا) عن رجل من بنی سلیم قال خطبت

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امامۃ بنت عبد المطلب فانکحنی من غیر ان یتشہد ترجمہ بنی سلیم میں سے

ایک شخص سے روایت ہی (جسکا نام عباد بن سلیمان ہی) میں نے پیام دیا حضرت کی پھوپھی امامہ بنت عبد المطلب سے آپ نے

اونکا نکاح مجھسے کر دیا بغیر خطبہ کے **باب** تزویج الصغار چھوٹے نابالغ لڑکیونکا نکاح عن عائشۃ قالت تزوجنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت سبع قال سلیمان او ست و دخل بی وانا بنت تسع ترجمہ حضرت

عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نکاح کیا اوس وقت مین سات برس کی لڑکی تھی اور

جب حضرت نے مجھ سے صحبت کی تو مین نو برس کی تھی **باب** فی المقام عند البکر باکرہ عورت سے نکاح کرے تو

کتنے دن اوسکے پاس رہے عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج ام سلمۃ اقام عندھا ثلاثا

ثم قال لیس بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی ترجمہ ام سلمہ سے

روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونکے ساتھ نکاح کیا تو آپ اونکے پاس تین دن تک شب باش رہے پھر آپ

نے اون سے فرمایا کہ تین ہی رات کا ٹھہرنا میرا تیری پاس کچھ تیری اور تیرے لوگوں کی رسوائی نہین ہی اگر تو چاہے تو مین تیرے

پاس سات رات تک شب باش رہوں اور اگر تیری پاس سات رات رہونگا تو اور بی بیوں کے پاس بھی سات سات رات

رہونگا **ف** کیونکہ عدل ضروری ہی مگر نئی عورت کی اسیقدر رعایت ہو سکتی ہی کہ اگر ثیبہ ہو تو تین رات اوسکے پاس رہے اگر باکرہ

ہو تو سات رات عن انس بن مالک قال لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندھا ثلاثا

ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ کے ساتھ نکاح کیا تو تین رات تک آپ اونکے پاس شب باش

رہے عثمان کی روایت مین اتنا زیادہ ہی وکانت ثیبا وہ صفیہ ثیبہ تھین (ثیبہ وہ عورت ہے جو خاوند کر چکی ہو) عن

انس بن مالک قال اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا واذا تزوج الثیب اقام عندھا ثلاثا ولو

قلت انہ رفعہ لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کہ عورت ثیبہ نکاح مین

ہوتی ہو پھر باکرہ عورت سے نکاح کرے تو باکرہ کے پاس سات رات تک رہے اور جب ثیب پر ثیب کو نکاح کرے تو اوسکے پاس تین

رات تک شب باش ہی پھر سب کے پاس بھی برابر رہا کرے راوی نے کہا اگر میں کہوں کہ انس نے اس حدیث کو
مرفوع کیا تو سچ ہو مگر انہوں نے کہا یہ سنت ہے **باب فی الرجل یدخل بامراتہ قبل ان یعطیھا شیئا** عورت
سے نکاح کرے تو صحبت سے پہلے اوسکو کچھ دیوے **عن** ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال لہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطھا شیئا قال ما عندی شیء قال این درعک الحطمیة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب حضرت
علی نے فاطمہ کے ساتھ نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے کہا کہ فاطمہ کو کچھ دو علی نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ
نہیں ہے تو آپ نے فرمایا تیری حطمی زرہ کہاں ہے **ف** حطمی وہ زرہ جو تلوار کو توڑ دیوے یا حطمہ کوئی قبیلہ ہے جو زرہ
بنایا کرتا تھا **عن** عبد الرحمن بن ثوبان عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علیا علیہ السلام
لما تزوج فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا اراد ان یدخل بہا فمنعہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا فقال یا رسول اللہ لیس لی شیء فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعطھا درعک فاعطاھا درعہ ثم دخل بہا ترجمہ عبد الرحمن بن ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحابوں میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھ نکاح کیا اور حضرت علی نے حضرت فاطمہ کے ساتھ ہم صحبت ہونیکا ارادہ کیا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو منع کیا جبتک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو پہلے کچھ دیویں حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے آپ نے حضرت علی سے فرمایا اپنی زرہ حضرت
فاطمہ کو دیدو تو حضرت علی نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو لا دی پھر ہم صحبت ہوئے **ف** بعض لوگوں کے نزدیک
یہ امر واجب ہے کہ مہر میں سے کچھ قبل صحبت کے ادا کر دے اور بعضوں کے نزدیک مستحب ہے اور استحباب ثابت ہوتا ہے جواز
کی حدیث سے **عن** عائشة قالت امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادخل امراة علی زوجہا قبل
ان یعطیھا شیئا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو اوسکے
خاوند پاس پہونچا دینے کا قبل اسکے کہ خاوند نے اوسکو کچھ دیا ہو **ف** اس سے جواز صحبت کا ثابت ہوا قبل کچھ دینے
کے واللہ اعلم **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امراة نکحت
علی صداق او حباء او عدة قبل عصمة النکاح فہو لہا وما کان بعد عصمة النکاح فہو لمن اعطیہ
واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے نقل کی اسنے اپنے باپ سے اوس نے
اوسکے دادا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے نکاح کیا ایک مہر پر یا عطا پر یا وعدہ پر خاوند کی قبل باندھنے نکاح کے تو وہ مہر یا عطا
کو دیا ہوگا اور وعدہ پورا کرنا پڑیگا اور جو بعد نکاح بندھنے کے ہو تو جسکو ملا اوسی کا ہوگا یعنی انعام کے طور پر عورت کے ولی کو کچھ ملا تو وہ ولی کا ہوگا اور سب سے
زیادہ وہ اوسکا حق اوس چیز پر ہے جو بیٹی یا بہن کی وجہ سے ملا **باب ما یقال للمتزوج** دولہہ سے کیا کہنا چاہیے

عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارك الله لك و
بارك عليك وجمع بينكما فی خير ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی
کو دعا دیتے جس وقت کہ کوئی اپنی شادی کرتا تو یہہ دعا دیتے تجہکو اللہ برکت دے اور تجہپر برکت دے اور اتفاق دیوے
تم دونوں کو (میان بیوی کو) نیکی مین (یعنی نیک کام مین اختلاف نہ ہو) باب فی الرجل يتزوج المرأة فيجدها
حبلی ایک شخص کا عورت سے نکاح کرے پہر اوسکو حاملہ پاوے عن سعيد بن المسيب عن رجل من الانصار
قال ابن ابی السری من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم ولم يقل من الانصار ثم اتفقوا يقال له بصرة قال
تزوجت امراة بكرا فی سترها فدخلت عليها فاذا هی حبلی فقال النبی صلی الله عليه وسلم لها الصداق
بما استحللت من فرجها والولد عبد لك فاذا ولدت قال الحسن فاجلدها وقال ابن السری فاجلدو
ها او قال فحدوها ترجمہ ایک مرد انصاری صحابی سے روایت ہے جسکا نام بصرہ تہا اونہوں نے کہا مین نے ایک باکرہ
لڑکی سے جو پردہ نشین تہی نکاح کیا جب مین اوسکے پاس گیا تو اوسکو پیٹ سے پایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اوس عورت کو مہر ملیگا تو نے اوسکی شرمگاہ درست کرلی اور لڑکا جو پیدا ہوگا وہ تیرا غلام
ہوگا ف یعنی مثل غلام کے تیری حفاظت اور خدمت مین رہیگا کیونکہ آزاد عورت کا لڑکا کسیکا غلام نہین ہوسکتا باتفاق
علما یا مثل اپنے غلام کے سمجہہ کر اوسکی پرورش اور تعلیم کرے ف جب عورت جن چکے تو اوسکو کوڑے مارو حد
زنا کی اسواسطے کہ اوسکا حمل یقینا زنا سے ہوگا کیونکہ وہ باکرہ تہی پہلے کبہی اوسکا نکاح نہین ہوا تہا دوسری روایت مین ہے
کہ بصرہ بن اکثم نے نکاح کیا ایک عورت سے پہر یہی قصہ بیان کیا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے جدا کردیا دونوں کو باب فی القسم
بين النساء عورتوں کے باری بانٹنے کا بیان عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من كانت له
امراتان فمال الی احدهما جاء يوم القيمة وشقه مائل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص کی دو بیبیاں ہووین اور وہ اون مین سے ایک طرف جہکے یعنی ایک کا حق ادا کرے اور دوسرے
کا اوسی کے برابر ادا نہ کرے تو قیامت کے دن آویگا اوسکا آدہا دہڑ گرا ہوا ہوگا یعنی لنجا ہوگا ایک طرف جہکا ہوا ہوگا جیسے
دنیا مین ایک طرف جہکا تہا عن عائشة قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يقسم فيعدل ويقول اللهم
هذا قسمی فيما املك فلا تلمنی فيما تملك ولا املك يعنی القلب ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دن تقسیم کرتے تہے اپنی بیبیوں مین تو عدل کرتے اور فرماتے یا اللہ یہہ میری تقسیم کرنا
اوس چیز مین ہے جسکا مین مالک ہوں تو مین جسکا مالک نہین ہوں اوسکا مجہکو ملامت مت کر یعنی دل کے محبت
کسی سے کم ہونا کسی سے زیادہ خدا کے اختیار مین ہے مگر دنیا کا برتاؤ یکسان چاہیے باری باری ہر ایک پاس رہے عن عائشة
يا ابن اختی كان رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يفضل بعضنا علی بعض فی القسم من مكثه عندنا

وكان قل يوم الا وهو يطوف علينا جميعا فيدنو من كل امرأة من غير مسيس حتى يبلغ الى التي هو يومها

فيبيت عندها ولقد قالت سودة بنت زمعة حين اسنت وفرقت ان يفارقها رسول الله صلى الله

عليه وسلم يا رسول الله يومي لعائشة فقبل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم منها قالت نقول في ذلك

انزل الله تعالى وفي اشباهها اراه قال وان امرأة خافت من بعلها نشوزا ترجمہ حضرت عائشہ نے عروہ سے

کہا اے میرے بھانجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت نہیں دیتے تھے بعض بی بیوں کو بعض بی بیوں پر تقسیم میں اپنے

ہمارے پاس رہنے میں اور ایسا دن بہت کم ہوتا جو آپ ہم پاس چکر نہ لگا دیں۔ اور ہر ایک بی بی کو نزدیک ہوتے مگر آپ صحبت

نہ کرتے جب پہونچتے اوس بی بی کے پاس جسکی اوس دن باری ہوتی تو آپ اوسی کے پاس رہتے (یعنی اوس سے صحبت کرتے) سودہ

بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئیں اور ڈریں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو چھوڑ نہ دیں تو انہوں نے اپنی باری حضرت

عائشہ کو بخشدی آپ نے منظور کیا شاید اسی مقدمہ میں یا ایسے ہی مطلب میں یہ آیت اتری وان امرأة خافت

من بعلها الآیة اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے ڈرے اوسکی شرارت سے یا بے پروائی سے تو کچھ قباحت نہیں کہ میاں بی بی

آپس میں صلح کریں اور صلح بہتر ہے عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستأذننا اذا كان

في يوم المرأة منا بعد ما نزلت ترجي من تشاء منهن وتؤوي اليك من تشاء قالت معاذة فقلت لها

ما كنت تقولين لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اقول ان كان ذلك الي لم اوثر احدا على نفسي

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اذن لیا کرتے اوس عورت کے جسکی باری ہوتی اور

اوسکی باری میں آپ دوسری سے صحبت کرنا چاہتے) بعد اس آیت اترنے کی ترجي من تشاء اخیر تک یعنی جسکو تو چاہے

پیچھے ہٹا رکھے اور جسکو چاہے اپنی پاس جگہہ دیوے (ہر چند اس آیت سے آپکو اختیار دیدیا گیا تھا مگر تب بھی آپ باری باری سے

رہتے اور جسکی باری ہوتی اوس سے اجازت لیکر دوسری کے پاس رہتے) معاذ نے کہا میں نے عائشہ سے کہا تم کیا کہتی تھیں اجازت

لیتے وقت انہوں نے کہا میں یہ کہتی اگر میرا اختیار ہوتا تو میں اپنے سوا کسی کو نہ چاہتی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم بعث الى النساء تعني في مرضه فاجتمعن فقال اني لا استطيع ان ادور بينكن فان رأيتن ان تأذن

لي فاكون عند عائشة فعلتن فاذن له ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنی بی بیوں کو مرض موت میں بلوا بھیجا سب آئیں آپ نے فرمایا مجھے طاقت نہیں کہ تم سب پاس پھروں اگر تم اجازت دو

تو میں عائشہ پاس رہوں انہوں نے اجازت دی (آپ تا دم وفات حضرت عائشہ پاس رہے اور آپ ہی کے گود میں وفات فرمائی

انا لله وانا اليه راجعون) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه وكان يقسم لكل امرأة منهن يومها وليلتها

غير ان سودة بنت زمعة وهبت يومها لعائشة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی بغیر صحبت کے ہر ایک بی بی کے پاس ہر دن جاتے اور رات ایک کے پاس رہتے

جب سفر کے جانیکا ارادہ کرتے تو اپنی بی بیون مین قرعہ ڈالتے قرعہ مین جسکا حصہ نکلتا اوسکو اپنے ساتھ لیجاتے ف
یعنی جسکا نام نکلتا اوسیکو ساتھ لیجاتے ف اور ہر ایک عورت کو لیے ایک دن ایک رات مقرر کرتے مگر سودہ بنت زمعہ نے
اپنا دن حضرت عائشہ کو بخشدیا تھا تو آپ اون کے پاس رہتے اون کی باری مین بھی حضرت عائشہ پاس رہتے باب فی
الرجل یشترط لہا دارہا خاوند عورت کو اوسکے گھر سے نہ لیجانیکی شرط کرے عن عقبۃ بن عامر عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال ان احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب شرطون مین اون شرطونکا ادا کرنا ضروری ہے جنکے سبب سے شرمگاہین تم پر حلال
ہوئین ف یعنی نکاح کیوقت جو شرطین مقرر ہون مثلا عورت کو اوسکے ملک سے اور کہین نہ لیجانا روٹی کپڑے کی تکلیف نہ دینا
اونکا پورا کرنا ضرور ہے باب فی حق الزوج علی المرأۃ خاوند کا حق عورت پر کتنا ہے عن قیس بن سعد قال اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ احق ان یسجد لہ قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت انی اتیت الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت یا رسول اللہ احق ان نسجد لک قال ارأیت
لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء
ان یسجدن لازواجہن لما جعل اللہ لہم علیہن من الحق ترجمہ قیس بن سعد سے روایت ہے کہ مین حیرہ مین آیا (ایک شہر
کا نام ہے کوفہ کے پاس) وہان کی لوگون کو مینے دیکھا اپنے سردار کو سجدہ کرتے مین تو مینے کہا - یعنی دل مین کہ اس سے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہین کہ اونکو سجدہ کیا جاوے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ مین حیرہ کو گیا
تھا وہان کے لوگون کو دیکھا کہ اپنے سردار کو سجدہ کرتی ہین تو بہ نسبت اوسکی آپ زیادہ لائق ہین کہ آپکو ہم سجدہ کرین حضرت
نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر تو میری قبر پر جاپا جاوے تو کیا سجدہ کریگا تو اوسکو مینے کہا کہ نہین آپنے فرمایا کہ نکرو اگر مین کسی کے
واسطے سجدہ کرنیکا کسی کو حکم دیتا تو البتہ عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندونکو سجدہ کیا کرین اس سبب سے کہ مردونکا حق
عورتون پر اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے ف نکرو یعنی سجدہ نہ قبر کو کسیکی کرو نہ حیات مین کسیکو کرو کیونکہ اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے
لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فلم تاتہ فبات غضبان علیہا لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خاوند اپنی بی بی کو بچھونے پر اپنے بلاوے اور بی بی جانے
سے انکار کرے اور خاوند رات بھر اسی غصہ مین رہے تو اوس عورت پر فرشتے فجر تک لعنت کیا کرتے ہین ف کہ اپنے خاوند کی نافرمانی
کی اوسکی خواہش اور مرضی کی خاوند کو اختیار ہے جسوقت اور جسطرح چاہے اپنی بی بی سے صحبت کرے باب فی حق المرأۃ
علی زوجہا عورت کا حق خاوند پر کیا ہے عن معاویۃ القشیری قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ
قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسیت او اکتسبت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت

ترجمہ معاویہ قشیری سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ ہماری اوپر بی بی کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا جب تو کہانا کہاوے تو
اوسکو کہلا اور جب کپڑا پہنے تو اوسکو پہنا۔ اور اوسکے موںھہ پر نہ مارا اور برا مت کہہ اور سواے گہر کے اوس سے جدا مت ہو ف
یعنی اگر تنبیہ کے لیے اوسکو جدا سلاوے تو اوسی گھر مین سلاوے مگر ایسا اوس سے الگ سووے یہ نہین کہ اپنے گھر سے اوسکو نکال دے
دوسرے گہر بہیجدے کیونکہ اس مین وہ بیچاری پریشان ہو گی عن بہز بن حکیم حدثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول اللہ
نساؤنا ما نأتی منہن وما نذر قال ائت حرثک انی شئت واطعمہا اذا طعمت واکسوہا اذا اکتسیت ولا تقبح
الوجہ ولا تضرب ترجمہ معاویہ قشیری سے جو بہز بن حکیم کے دادا ہین روایت کرتے ہین مین نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون
سے کسطرح جماع کرین اور کسطرح نہ کرین آپ نے فرمایا تو اپنی کہیتی مین جسطرح سے چاہے آ اور جب تو کہانا کہاوے تو اوسکو بھی کھلا
اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو بھی پہنا اور مت برا کر اوسکے منہہ کو اور مار کر یا مت برا کہہ اوسکے منہ کو مثلا یون نہ کہہ اللہ تیرا منہ کالا
کرے اور مت مار اوسکے منہ پر جیسے پہلی حدیث مین گذرا البتہ تنبیہ کے لیے سوا منہ کے اور جگہ مارنا درست ہے وہ بھی خفیف نہ اسطرح
سے کہ اوسکی ہڈی ٹوٹ جاوے یا کوئی عضو بیکار ہو جاوے ورنہ سزا ہوگے **باب فی ضرب النساء** عورتون کو مارنیکا بیان
عن ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فان خفتم نشوزہن فاہجروہن فی المضاجع ترجمہ
خذیم بن حنیفہ یا عمر بن حمزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ڈرو اونکے شرارت سے تو چہوڑ دو اون کے ساتھ
سونا یعنی اونکو الگ سلاؤ عن ایاس بن عبد اللہ بن ابی ذباب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا
اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجہن فرخص فی ضربہن فاطاف بآل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجہن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بآل محمد نساء
کثیر یشکون ازواجہن لیس اولئک بخیارکم ترجمہ ایاس بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کی لونڈیون کو نہ مارو۔ یعنی بی بیون کو اتنے مین حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ عورتین اپنے
خاوندون پر دلیر ہوگئین تو آپنے اونکے مارنیکی اجازت دی پھر بہت سی عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس
جمع ہوئین اور اپنے خاوندون کے گلے کرنی لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد کی بی بیون کے پاس بہت سی عورتین
اپنے خاوندون کے گلے کرتے ہین تمہاری مین یہہ لوگ اچھے نہین ہین ف یعنی جو لوگ بیوجہ اپنی بی بیون کو ستاتے ہین اور
ذرہ سی بات مین لڑتے جہگڑتے ہین وہ اچھے اور نیک نہین ہین بلکہ نیک لوگ وہی ہین جو اپنی بی بیون کو خوش رکھتے ہین عن
عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسئل الرجل فیما ضرب امرأتہ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بی بی کے مارنے مین آدمی کو پوچھ نہین ہے ف یعنی اگر قصور پر مارے اور جرم کے لائق اوسکو
سزا دے تو قیامت کے روز خاوند سے مواخذہ نہ ہوگا **باب ما یؤمر بہ من غض البصر** آنکہہ نیچی رکہنے کا حکم یعنی غیر محرم کے
طرف نظر نہ ڈالنا عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فقال اصرف بصرک ترجمہ

جریر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا کہ نظر فجاءت کا کیا حکم ہی اوفتہً بیگانی عورت پر نظر پڑجانیکو نظر
فجاءۃ کہتی ہین) آپنے فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لے ف یعنی اگر وفعتہً کسی غیر عورت پر بغیر قصد کے نظر پڑجاوی تو کچھ مواخذہ نہین
پھیر اوسکیطرف نہ دیکھی بلکہ اوسطرف سے نگاہ دوسری طرف پھیر لیوی اگر دوسری بار پھر قصداً شہوت کی نظر سے اوسکو دیکھیگا تو گنہگار
ہوگا دوسری حدیث مین جو آگی آتی ہی صاف مذکور ہی کہ آنکھون کی زنا دیکھنا ہی غیر محرم کو عن بریدۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لاتتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الاخرۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کو فرمایا کہ اے علی نظر کے پیروی مت کر۔ یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اول نظر
ناگہان کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اوسکو نہ دیکھ اسلیئے کہ پہلی نظر تیری واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھکو جائز
نہین ف کیونکہ پہلی نظر بغیر قصد اور اختیار کی پڑگئی اوسمین کچھ گناہ نہین اب دوسری نظر قصداً ڈالنا گناہ کا باعث
ہوگا یہ قصور معاف نہین ہوسکتا جبتک توبہ کری عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتباشر المرأۃ
المرأۃ لتنعتہا لزوجہا کانما ینظر الیہا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لگاوے
بدن ایکعورت سے دوسری عورت پھر بیان کرے اوسکی شکل اور صورت کو اپنی خاوند سے اسطرح کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے ف
جب عورت دوسری عورت کو دیکھکر اپنی خاوند سے کہیگی تو اوسکو اوسکا شوق پیدا ہوگا پھر خدا جانے کہ کیا کیا فساد ہون
اسواسطی حضرت نے اوسکو منع فرمایا غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دور اندیشی ہی چنانچہ اسیواسطی اجنبی عورت کی ساتھ سفر
اور تنہائی شرع مین منع ہی عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امرأۃ فدخل علی زینب بنت جحش فقضی
حاجتہ منہا ثم خرج الی اصحابہ فقال لہم ان المرأۃ تقبل فی صورۃ الشیطان فمن وجد من ذلک شیئا فلیات
اہلہ فانہ یضمر ما فی نفسہ ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکعورت کو دیکھا پھر آپ زینب
بنت جحش کے پاس گئی جو آپکی بی بی تھین آپ اون سے صحبت کرکے باہر آئے اور صحابہ سے فرمایا مقرر عورت شیطان کی
صورت مین سامنے آتی ہی تو یہہ واقعہ جسپر گذری وہ اپنی بی بی کے پاس آکر صحبت کری جو دل مین وسوسہ ہوگا وہ نکل جاویگا ف
عورت شیطان کیصورت مین سامنے آتی ہی اور شیطان کیصورت مین پھرتی ہی تو جو کوئی ایسی عورت کو دیکھے جس سے وسوسہ
فاسد دل مین آوین تو وہ اپنی جورو سے صحبت کرلی تاکہ دلسے اوسکا خطرہ دور ہو عورت کو شیطان کیصورت اسواسطی فرمایا کہ
جیسے شیطان آدمی کو بہکاتا ہے ویسی عورت بہی عن ابن عباس قال ما رایت شیئا اشبہ باللمم مما قال ابو ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ من الزنا ادرک ذلک لا محالہ فزنا العینین النظر وزنا
اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتہی والفرج یصدق ذلک ویکذبہ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی مین نے
کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو ابوہریرہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصہ
مین لکھدیا ہی وہ اوسکو ضرور پاویگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کی نظر سے عورت ہو یا امرد حسین) اور زبان کی زنا

بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے باتین کرنا شہوت کی) اور نفس مین خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرمگاہ اسکی تصدیق کرتی ہے
کرتی ہے (یعنی اگر شرمگاہ کو انتشار ہوا اور زنا کرنے لگا تو معلوم ہوا نفس مین ضرور خواہش تھی ورنہ معلوم ہوگا کہ نفس مین خواہش
نہین ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل ابن آدم حظہ من الزنا بھذہ القصۃ قال فالیدان
تزنیان فزناھما البطش والرجلان تزنیان فزناھما المشی والفم یزنی فزناہ القبل **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے اس مین یہہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے لیے اوسکا حصہ مقرر ہے زنا سے اور دونون ہاتھہ بھی زنا کرتے ہین (مثلا غیر محرم
کو چھوئے اوسکی اعضا کو مساس کرے یہہ ہاتھون کی زنا ہے) اون کی زنا پکڑنا ہے اور دونو پانون زنا کرتے ہین اون کی زنا چلنا ہے
(زنا کیواسطے) اور منہہ بھی زنا کرتا ہے اوس کے زنا بوسہ لینا ہے **ف** ان چیزون کو بھی تشدیدا اور تاکیدا زنا کہا کیونکہ یہہ امور
زنا کے ذریعہ ہین ان سے بچنا ضرور ہے ہر چند گناہ ان مین زنا کے برابر نہین ہے **باب** فی وطی السبایا جو خاوند والیان
عورتین قید ہوکر آوین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث یوم حنین بعثا الی اوطاس
فلقوا عدوھم فقاتلوھم فظھروا علیھم واصابوا لھم سبایا فکان اناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تحرجوا من غشیانھن من اجل ازواجھن من المشرکین فانزل اللہ تعالی فی ذلک والمحصنات من النساء الا
ما ملکت ایمانکم ای فھن لھم حلال اذا انقضت عدتھن **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن کچھہ لشکر اوطاس (ایکمقام کا نام ہے) کو بھیجا وہ اپنے دشمنون سے ملے اور لڑے اور ان پر غالب ہوئے
اور اونکی عورتین پکڑین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے اون عورتون سے صحبت کرنا درست نہ جانا اسوجہ سے
کہ اون کے خاوند کافر موجود تھے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تم پر
خاوند والی عورتین مگر جنکے تم مالک ہو جاو یعنی جو عورتین جنگ مین پکڑ کر آوین تو اون سے صحبت درست ہے اگرچہ وہ خاوند والیان
ہون جب اون کی عدت گزر جاوے یعنی ایک حیض آجاوے تاکہ معلوم ہو کہ حاملہ نہین ہے ورنہ بعد وضع حمل کے جماع کرے **عن** ابی
الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ فرای امرأۃ مجحا فقال لعل صاحبھا الم بھا قالوا
نعم فقال لقد ھممت ان العنہ لعنۃ تدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ وکیف یستخدمہ وھو لا
یحل لہ **ترجمہ** ابوالدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی مین ایکعورت کو پورے دنون سے حاملہ دیکھا تو آپ نے
فرمایا شاید اسکے مالک نے اس سے جماع کیا لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا مین نے چاہا اوسپر ایسی لعنت کرون جو قبر تک اوس کے
ساتھہ جاوے بھلا اسکا لڑکا کیونکر اوسکا وارث ہوگا اور کیونکر وہ غیر کے اولاد کو اپنے ساتھہ ملاویگا اور کیونکر اوس سے خدمت لیگا
شاید اوس سے خدمت لینا درست نہ ہو یعنی ہوسکتا ہے کہ وضع حمل مین دیر ہوا اور لڑکا اسی کا شمار کیا جاوے حالانکہ وہ پہلے خاوند
مشرک کا لڑکا ہو پھر اسکا کیون کر وارث ہوگا اسیطرح ہوسکتا ہے کہ پہلے حمل کا دیر کا ہوا اور اسیکا حمل ٹھہر کر لڑکا پیدا ہو گیا
اوسکو غلام سمجھ کر اوس سے خدمت لیوے دوسرے کا لڑکا سمجھ کر **عن** ابی سعید الخدری ورفعہ انہ قال فی سبایا اوطاس

لا توطأ حامل حتى تضع ولا غير ذات حمل حتى تحيض حيضة ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوطاس کے (مکہ سے تین منزل ایک جگہ کا نام ہے) قیدیوں کے حق میں کوئی عورت حاملہ صحبت نہ
کیجاوے جبتک کہ جنے نہیں اور نہ کوئی بن حمل والے صحبت کیجاوے جبتک کہ ایک حیض نہ آوے تاکہ معلوم ہووے اسکا حاملہ ہونا عن
رویفع بن ثابت الانصاری قال قام فینا خطیبا قال اما انی لا اقول لکم الا ما سمعت من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول یوم حنین قال لا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماءه زرع غیره یعنی
اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یقع علی امرأة من السبی حتی یستبرئها ولا
یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یبیع مغنما حتی یقسم ترجمہ رویفع ثابت انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ
خطبہ پڑھنے ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے کہا کہ خبردار ہو جاؤ میں تم کو نہیں کہتا ہوں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سنا ہے حنین
کے دن آپ فرماتے تھے کہ جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہیں کہ اپنا پانی غیر کے کھیت کو پلاوے
یعنی جو عورت غیر کا حمل رکھتی ہو اوس عورت سے صحبت کرے اور جو اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو نہیں
درست کہ قید میں پکڑی ہوئی عورت سے صحبت کرے جبتک استبرا نکرلیوے یعنی ایک حیض نہ آجاوے یا ایک مہینہ نگذر جاوے اور جو اللہ تعالی
اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوسکو درست نہیں کہ غنیمت کی چیز کو بیچے جبتک کہ تقسیم نہ ہولے (سب لوگوں میں) عن ابن اسحاق فی
ہذا الحدیث قال حتی یستبرئها بحیضة زاد ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یرکب دابة من فیء المسلمین
حتی اذا اعجفها ردها فیه ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا
اخلقه رده فیه ترجمہ دوسری روایت میں ہے جبتک استبرا نہ کرلے ایک حیض سے اتنا زیادہ ہے جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر وہ غنیمت کے جانور پر چڑھ کر اوسکو دبلا کر کے پھر اوس میں نہ ملاوے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر وہ
غنیمت کا کوئی کپڑا پہنکر پرانا کر کے پھر اوس مال میں نہ ملاوے) باب فی جامع النکاح نکاح کے مختلف مسائل کا بیان
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأة او اشتری خادما
فلیقل اللهم انی اسألك خیرها وخیر ما جبلتها علیه واعوذ بك من شرها ومن شر ما جبلتها علیه واذا
اشتری بعیرا فلیأخذ بذروة سنامه ولیقل مثل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے نکاح کرے کسی عورت سے یا کوئی لونڈی خریدے تو یوں کہے اللهم انی اسألك
خیرها یعنی یا خدا میں اوس کی بھلائی چاہتا ہوں اور بھلائی اوسکی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور پناہ مانگتا ہوں میں اوسکی
برائی اور برائی سے اوسکی طبیعت کی جو تو نے بنائی اور جب اونٹ خریدے تو کوہان کی بلندی پر ہاتھ رکھکر یہی کہے ۔ ایک روایت میں
اتنا زیادہ ہے ثم لیأخذ بناصیتها ولیدع بالبرکة فی المرأة والخادم یعنی اوس عورت یا لونڈی کی پیشانی پکڑ کر
برکت کی دعا مانگے عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اراد ان یأتی اهله قال بسم اللہ

اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا ثم قدر ان يكون بينهما ولد في ذلك لم يضره شيطان
ابداً ترجمہ روایت ہی ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی بی بی سے صحبت کرنے کا
کرے تو کہے اللہ کے نام کے ساتھہ میں شروع کرتا ہوں آخر اللہ ہم کو شیطان سے دور رکہہ اور شیطان کو اوس چیز سے دور رکہہ
جو تو نے ہم کو دیا پہر اگر اون دونوں کے تقدیر میں بچہ ہوگا تو شیطان کبہی ضرر نکریگا اوسکو یعنی شیطان اوس پر مسلط نہوگا
اور خدا چاہے تو صالح ہوگا عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من اتى امرأته في دبرها
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی بی بی کی دبر یعنی پاخانہ کی جگہہ میں صحبت
کرے وہ ملعون ہی عن محمد بن المنكدر قال سمعت جابرا يقول ان اليهود يقولون اذا جامع الرجل اهله في
فرجها من ورائها كان ولده احول فانزل الله سبحانه وتعالى نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ترجمہ
محمد بن منکدر سے روایت ہی میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ مقرر یہود ایسا کہتے تھے کہ آدمی جب اپنی بی بی کے شرمگاہ میں پیچھے سے
صحبت کرتا ہی تو اوسکا بچہ ترچہا یعنی ڈھیرا اونیگا پیدا ہوتا ہے تب اللہ تعالی سبحانہ نے یہ آیت اوتاری کہ تمہاری عورتیں تو
کہیتی تمہاری ہیں آؤ تم اون میں جسطرح پر چاہو ف یعنی کہڑے اور بیٹھے آگے اور پیچھے سے چیت لٹا کر یا کروٹ سے بشرطیکہ دخول
ہمیشہ فرج میں ہو نہ دبر میں اور بعضوں کے نزدیک انی شئتم سے مراد یہ ہی کہ جس راہ میں جی چاہے کرو قبل یا دبر میں چنانچہ ابن جریر اور
بخاری نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا عن ابن عباس قال ان ابن عمر والله يغفر له اوهم انما كان هذا الحي من الانصار
وهم اهل وثن مع هذا الحي من يهود وهم اهل كتاب وكانوا يرون لهم فضلا عليهم في العلم فكانوا يقتدون
بكثير من فعلهم وكان من اهل الكتاب ان لا يأتون النساء الا على حرف وذلك استر ما تكون المرأة فكان
هذا الحي من الانصار قد اخذوا بذلك من فعلهم وكان هذا الحي من قريش يشرحون النساء شرحا
منكرا ويتلذذون منهن مقبلات ومدبرات ومستلقيات فلما قدم المهاجرون المدينة تزوج رجل منهم
امرأة من الانصار فذهب يصنع بها ذلك فانكرته عليه قالت انما كنا نؤتى على حرف فاصنع ذلك
والا فاجتنبني حتى شرى امرهما فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم
انى شئتم اي مقبلات ومدبرات ومستلقيات يعني بذلك موضع الولد ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا اللہ جانتا ہے
عبد اللہ بن عمر کو بخشے اون کو وہم ہوگیا وہ سمجہے کہ انی شئتم سے مراد وطی کرنا ہی جسجگہہ میں ہو قبل یا دبر میں حالانکہ یہہ صحیح نہیں ہے
بلکہ اصل قصہ یوں ہی کہ ایک قبیلہ انصار کا بت پرستی کرتا تہا اون کے ساتھہ ایک قبیلہ یہود کا تہا جو اہل کتاب تہے اور وہ انصار
اونکو اپنے سے افضل جانتے تھے اسوسطے کہ اون کو علم تھا کتاب آسمانی توراۃ وغیرہ کا برخلاف انصار کے وہ بت پرست تھے
تو بہت سے باتوں میں انصار اونکی پیروی کرتے تہے ایک یہ بات بہی تہی کہ یہود اپنی عورتوں سے جماع نہیں کرتے تہے مگر ایک طرف
پر یعنی عورت کو چیت لٹا کر اور بیٹہ کر صحبت کرتا تہا جیسے معروف ہے اس میں عورت کا ستر خوب چہپا رہتا ہی تو یہہ بات انصار نے

فوائد عروج حصہ دوم

وہ انصار یہود کی پیروی کیا کرتی تہی اور قریش لوگ اپنی عورتونکو طرح طرح سے ننگا کرتی تہے اور مختلف طریقون سے جماع کی لذت اوٹہاتی تہی کبہی آگے سے کبہی پیچہے
کبہی چت لٹاکر جب مہاجرین قریش کے لوگ مدینہ مین آئے تو ان مین سے ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنی دستور
کے موافق اوس سے جماع کرنے لگا اوس نے برا مانا اور کہا کہ ہماری قوم مین ایک ہی سن پر جماع ہوتا ہے تو بہی اوسی طرح کیا کر
نہین تو مجہسے جدا ہوجا پہر یہہ جہگڑا اونکا مشہور ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا تب اللہ تعالی نے یہ آیت
اوتاری نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم عورتین تمہاری کہیتی ہین تو اپنی کہیتی مین جسطرح چاہے آؤ یعنی سامنے
سے یا پیچہے سے یا چت لٹاکر مگر دخول کرو اوسی مقام مین جہان سے لڑکا پیدا ہوتا ہے **ف** کیونکہ کہیتی اوسی مقام کو
کہین گے جہان سے تولد ہوتا ہے نہ دبر کو وہ تو نجاست کیجگہہ ہے عبد اللہ بن عباس نے صاف بیان کر دیا کہ عبد اللہ بن
عمر سے اس مقام مین غلطی ہوئی ہے جو دبر مین دخول کرنا درست سمجہی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علما کا ہر عصر مین اور نہین اختلاف
کیا اس مین مگر چند لوگون نے

## باب فی اتیان الحائض ومباشرتہا حائضہ عورت سے مباشرت کرنا

عن انس بن مالک ان الیہود کانت اذا حاضت منہم امراۃ اخرجوہا من البیت ولم یؤاکلوہا ولم یشاربوہا
ولم یجامعوہا فی البیت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فانزل اللہ سبحانہ یسألونک عن
المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الی آخر الآیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامعوہن
فی البیوت واصنعوا کل شیء غیر النکاح فقالت الیہود ما یرید ہذا الرجل ان یدع شیئا من امرنا الا
خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ان
الیہود تقول کذا وکذا افلا ننکحہن فی المحیض فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد
وجد علیہما فخرجا فاستقبلتہما ہدیۃ من لبن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فی آثارہما
فظننا انہ لم یجد علیہما

**ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے یہودیون مین جب کسی عورت کو حیض آتا تو وہ اسکو گہر سے
نکال دیتی نہ اوسکی ساتہہ کہاتی پیتی نہ ایک گہر مین رہتی لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا سوال کیا جب اللہ نے یہہ
آیت اوتاری یسئلونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض الآیۃ یعنی پوچہتے ہین تم سے حیض کو تم کہو حیض ایک
قسم کی پلیدی ہے تو جدا رہو عورتون سے حیض کی حالت مین (یعنی جماع نہ کرو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عورتونکو جب حیض آوے تو اپنی ساتہہ گہر مین رکہو اور سوا جماع کے اور سب کام کرو (یعنی ساتہہ کہلانا پلانا ایک جگہہ
سونا لیٹنا پیار کرنا لپٹانا مساس کرنا) یہود نے کہا یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ کوئی بات باقی نہ رہے جسمین ہمارا
خلاف نہ کرے تو اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہود ایسا کہتے ہین
کیا ہم حیض کی حالت مین جماع نہ کرین عورتون سے (یعنی یہود کی مخالفت تو ہوئی اور وہ بہی سمجہتے ہین کہ جہانتک ہوسکتا ہے ہم
اونکا خلاف کرتے مین پہر اچہی طرح خلاف کرین اور حیض مین جماع بہی شروع کر دین) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چہرہ بدل گیا یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کو اون دونون پر غصہ آیا پھر وہ نکل کر چلے گئے بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس کہیں سے تحفہ آیا دودہ کا آپ نے اون کے پیچہے اون کے بلانے کے لیے بہیجا جب سمجہے کہ آپ اون پر غصہ نہین ہوئے تہے **ف** بلکہ
غصہ یا وہ یہ تہا جو مرحکم کا منشا اپنی مخالفت سمجہتے تہے حالانکہ ایسا نہ تہا ہر حکم اللہ ہی کا حکم تہا جو اوسکے نبی پر اوترتا تہا اور دوسرے
یہ کہ یہود نے اپنی کتاب کے حکمون مین خود کمی بیشی کر رکہی تہی اپنے طرف سے حاشیے چڑہا لیے تہے رسول اللہ صلعم کا حکم اون کی کتاب
کے موافق تہا پر اون کے رواج کے خلاف ہوتا عن جابر بن صبیح قال سمعت خلاسا الہجری قال سمعت عائشۃ رضی
اللہ عنہا تقول کنت انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیت فی الشعار الواحد انا حائض طامث فان
اصابہ منی شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وان اصاب تعنی ثوبہ منہ شیء غسل مکانہ ولم یعدہ وصلی
فیہ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہتی تہین مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑا اوڑہ کر رات
کاٹتی تہی اور مین حیض سے ہوتی اگر کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچہ لگ جاتا تو آپ اسی مقام کو دہو ڈالتے نہ اوس سے
زیادہ اور اگر آپ کے کپڑے کو لگ جاتا تو آپ اوسیقدر دہو ڈالتے نہ اوس سے زیادہ پہر اوسی مین نماز پڑہ لیتے **ف** اس حدیث
سے حائضہ کے ساتہہ لیٹنا اور سونا اور ایک ہی لحاف اوڑہنا درست معلوم ہوتا ہے جب ناف کے نیچے سے گہٹنے تک عورت کے بدن پر
کوئی کپڑا ہو دوسرا عن میمونۃ بنت الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یباشر امرأۃ من
نسائہ وہی حائض امرہا ان تتزر ثم یباشرہا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی
کسی بی بی سے صحبت کرنیکا ارادہ کرتے اور وہ حائضہ ہوتین (صحبت سے مراد اختلاط اور مساس ہے نہ جماع وہ کیونکر حیض
کی حالت مین ہو سکتا ہے) تو حکم کرتے اون کو تہبند باندہنے کا پہر آپ اون سے اختلاط اور مساس کرتے **باب فی کفارۃ
من اتی حائضا** جو شخص حیض کی حالت مین جماع کرے وہ کیا کفارہ دیوے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الذی یاتی امرأتہ وہی حائض قال یتصدق بدینار او بنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حیض کی حالت مین اپنی بی بی سے جماع کرے تو وہ ایک دینار یا آدہا دینار خیرات
کرے عن ابن عباس قال اذا اصابہا فی الدم فدینار واذا اصابہا فی انقطاع الدم فنصف دینار ترجمہ ابن عباس سے
(اس حدیث کی تفسیر مین) روایت ہے کہ جب اوس سے خون بہتے وقت (حیض کے شدت مین) جماع کرے تو ایک دینار دیوے
جب خون بند ہوتے وقت کرے تو آدہا دینار دیوے **باب ما جاء فی العزل** عزل کا بیان (اوسکی تفسیر آگے
آتی ہے) عن ابی سعید ذکر ذلک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی العزل قال فلم یفعل احدکم ولم یقل
فلا یفعل احدکم فانہ لیست من نفس مخلوقۃ الا اللہ خالقہا ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا (معنی عزل کے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے
لگے تو ستر اپنا عورت کے شرمگاہ مین سے نکال کر باہر انزال کرے) آپ نے فرمایا کیون ایسا کرتا ہے اور یہ نہین کہا نہ کرو اس لیے

کہ کوئی جان پیدا ہونیوالی نہین ہے جسکو اللہ پیدا نہ کرے یعنی جسکا پیدا ہونا مقدر ہے وہ ضرور پیدا ہوگا پھر عزل کرکے
اولاد سے بچاؤ کرنا محض فضول ہے عن ابی سعید الخدری ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی جاریة وانا اعزل
عنها وانا اکره ان تحمل وانا ارید ما یرید الرجال وان الیهود تحدث ان العزل موءودة الصغری
قال کذبت یهود لو اراد اللہ ان یخلقه ما استطعت ان تصرفه ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک لونڈی ہے اور مین اوس سے عزل کرتا ہون کیونکہ اوس سے حمل رہنے کو مین مکروہ
جانتا ہون مگر جماع کرنا ضرور پڑتا ہے بسبب شہوت کے اور مقرر یہود کہتے ہین کہ باہر انزال کرنا جیتا گاڑ دینا ہے چھوٹا آپنے
فرمایا یہود جھوٹے ہین اگر اللہ اوسکو پیدا کرے پھر تُنے پھیرنے کی تجھکو طاقت نہین عن ابن محیریز قال دخلت المسجد
فرأیت ابا سعید الخدری فجلست الیه فسألته عن العزل فقال ابو سعید خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فی غزوة بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتهینا النساء واشتدت علینا
العزبة واحببنا الفداء فاردنا ان نعزل ثم قلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بین اظهرنا قبل ان
نسأله عن ذلک فسألناه عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمة کائنة الی یوم القیامة
الا وهی کائنة ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے کہ ہم مسجد مین داخل ہوئے وہان ابا سعید خدری کو دیکھا تو ہم اونکے پاس بیٹھے
اور اون سے عزل کے باب مین مسئلہ پوچھا ابو سعید نے کہا غزوہ بنی مصطلق مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو وہان
ہم نے عرب کے قیدی پائے۔ یعنی لونڈی غلام جو پکڑ آئے تھے تو ہم نے عورتون کو لینا چاہا کیونکہ مجرد رہنا ہمپر نہایت مشکل ہوا
اور حمل کے اندیشہ سے اون عورتون سے ہم نے عزل کرنا چاہا پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مین موجود ہین تو بغیر
آپ سے پوچھے کیونکر ہم عزل کرین ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کیون تم عزل نہ کرو
جو جانین قیامت تک پیدا ہونیوالی ہین وہ ضرور پیدا ہونگی ف اس سے عزل کا جواز ثابت ہوتا ہے بلا کراہت کے مطلقا
جیسا مذہب بعض علما کا ہے اور بعض کے نزدیک لونڈی سے بغیر اذن کے درست ہے اور آزاد سے بی اوسکی اذن کی مکروہ ہے اور بعضو کے
نزدیک ہر طرح مکروہ ہے واللہ اعلم عن جابر قال جاء رجل من الانصار الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ان لی
جاریة اطوف علیها وانا اکره ان تحمل فقال اعزل عنها ان شئت فانه سیاتیها ما قدر لها قال فلبث
الرجل ثم اتاه فقال ان الجاریة قد حملت قال قد اخبرتک انه سیاتیها ما قدر لها ترجمہ جابر سے روایت ہے
کہ کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ مین اوس سے صحبت کیا کرتا ہون اور
اوسکی حاملہ ہونیکو مکروہ جانتا ہون حضرت نے فرمایا تو اوس سے عزل کر اگر تیرا جی چاہے جو اوسکی قسمت مین ہوگا پیدا ہوگا
پھر وہ شخص ایکمدت کے بعد حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی حضرت نے فرمایا مینے تو تجھسے پہلے ہی خبر دی تھی
کہ جو کچھ اوسکی تقدیر مین ہوگا وہ پیدا ہوگا باب ما یکره من ذکر الرجل ما یکون من اصابته اهله آدمی اپنی

عن ابی نضرۃ حدثنی شیخ من طفاوۃ قال تثویت اباھریرۃ بالمدینۃ فلم ار رجلا من اصحاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اشد تشمیرا ولا اقوم علی ضیف منہ فبینما انا عندہ یوما وھو علی سریر لہ معہ کیس
فیہ حصی ونوی واسفل منہ جاریۃ لہ سوداء وھو یسبح بھا حتی اذا انفد ما فی الکیس القاہ الیھا
فجمعتہ فاعادتہ فی الکیس فرفعتہ الیہ فقال الا احدثک عنی وعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
قلت بلی قال بینا انا اوعک فی المسجد اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل المسجد فقال من احس
الفتی الدوسی ثلاث مرات فقال رجل یا رسول اللہ ھو ذا یوعک فی جانب المسجد فاقبل یمشی حتی انتھی
الی فوضع یدہ علی فقال لی معروفا فنھضت فانطلق یمشی حتی اتی مقامہ الذی یصلی فیہ فاقبل علیھم
ومعہ صفان من رجال وصف من نساء او صفان من نساء وصف من رجال فقال ان نسانی الشیطان
شیئا من صلاتی فلیسبح القوم ولیصفق النساء قال فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینس من صلاتہ
شیئا فقال مجالسکم مجالسکم زاد موسی ھھنا ثم حمد اللہ واثنی علیہ قال اما بعد ثم اتفقوا ثم اقبل
علی الرجال قال ھل منکم الرجل اذا اتی اھلہ فاغلق علیہ بابہ والقی علیہ سترہ واستتر بستر اللہ قالوا
نعم قال ثم یجلس بعد ذلک فیقول فعلت کذا فعلت کذا قال فسکتوا قال فاقبل علی النساء فقال ھل
منکن من تحدث فسکتن فجثت فتاۃ علی احدی رکبتیھا وتطاولت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیراھا
ویسمع کلامھا فقالت یا رسول اللہ انھم لیتحدثون وانھن لیتحدثنہ فقال ھل تدرون ما مثل ذلک مثل
شیطانۃ لقیت شیطانا فی السکۃ فقضی منھا حاجتہ والناس ینظرون الیہ الا ان طیب الرجال ما
ظھر ریحہ ولم یظھر لونہ الا ان طیب النساء ما ظھر لونہ ولم یظھر ریحہ **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہی
مجھسے ایک شخص نے طفاوہ مین سے نقل کیا (طفاوہ ایک قبیلہ کا نام ہی) مین مدینہ مین ابو ہریرہ پاس مہمان ہوا تو مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے کسیکو اتنا مستعد عبادت پر اور مہمان کی خاطرداری پر نہ پایا جیسا
ابو ہریرہ کو دیکھا ایک دن مین اونکے پاس بیٹھا تھا اور وہ ایک تخت پر بیٹھے تھے ایک تھیلی لیے ہوئی جسمین کنکریان یا گٹھلیان
بھری تھین اور نیچے ایک لونڈی کالی رنگ کی بیٹھی تھے ابو ہریرہ اون کنکریون یا گٹھلیون پر سبحان اللہ پڑہتے تھے جب سب
ختم ہو جاتین تو وہ لونڈی اونکو اکٹھا کرکے پہر تھیلی مین ڈالدیتی اور اوٹھا کر اونکو دیدیتی (پھر وہ پڑہنا شروع کرتے) اسکے
بعد انہون نے مجھسے کہا کیا مین تجھسے اپنا حال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان نہ کرون مین نے کہا کیون
نہین بیان کرو انہون نے کہا مین ایک دفعہ مسجد نبوی مین بخار مین لوٹ رہا تھا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین
تشریف لائے آپ نے فرمایا دوس کے جوان کو کسی نے دیکھا ہی (دوس ایک قبیلہ ہی ابو ہریرہ اسی قبیلہ کے تھے آپ نے ان کا
حال پوچھا) تین بار آپ نے یہی فرمایا ایک شخص بولا یا رسول اللہ وہ یہان مسجد کے کونے مین بخار مین گرگڑا رہا ہی آپ میرے پاس

تشریف لائے اور دست مبارک اپنا مجھپر کہا (شفقت سے بیار پرسی کے لیے) پھر کچھ کہانے کیواسطے مجھسے فرمایا مین اٹھا آپ چلے یہانتک کہ اوس جگہہ پہونچے جہان آپ نماز پڑہا کرتے تہے اور لوگون کیطرف منہ کیا آپ کے ساتہہ دو صفین تھین ایک مردون کی ایک عورتون کی یا دو صفین عورتون کی تہین ایک صف مردونکی تھی آپنے فرمایا اگر شیطان مجھے نماز مین بہلاوے تو مرد لوگ تسبیح کہین اور عورتین دستک دین راوی نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اور کہین آپکو سہو نہین ہوا بعد اوسکے آپنے فرمایا سب اپنے اپنی جگہہ بیٹھے رہو آپ نے اللہ جل جلالہ کی تعریف کیے اور اوسکی ستایش کیے پھر فرمایا بعد حمد و صلوۃ کے تم کو معلوم ہو آپ مردون کیطرف مخاطب ہوے کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بی بی پاس جاکر دروازہ بند کر لیتا ہے اور پردہ ڈال لیتا ہے اور اللہ کے پردے مین چھپ جاتا ہے لوگون نے کہا ہان آپ نے فرمایا پھر بعد اسکے لوگون سے کہتا بیٹھتا ہے مین نے ایسا کیا ایسا کیا (یعنی اپنی جماع کی کیفیت اور عورت کی حالات بیان کرتا ہے) لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے پھر آپ عورتون کیطرف مخاطب ہوے اور فرمایا کیا تم مین کوئی ایسی عورت ہے جو ایسی باتین دوسری عورت سے کہتی ہو (یعنے اپنی خاوند کا حال اور صحبت کرنیکا طریقہ بیان کرتی ہو) عورتین یہ سنکر چپ ہو رہین اتنے مین ایک عورت نے گھٹنے ٹیک کر اپنے تئین اونچا کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو دیکھین اور اوسکی بات سنین پھر اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد بھی اسکا ذکر کرتے ہین اور عورتین بھی اسکا ذکر کرتی ہین (یعنے مردون مین بھی ایسے لوگ ہین جو اپنی عورت کا حال اور طریقہ جماع اوروں سے بیان کرتے ہین اور عورتون مین بھی ایسی عورتین ہین جو اسکا ذکر کرتی ہین) آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اسکی مثال کیا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شیطانی ایک شیطان سے کسی راہ مین ملی اور اپنی حاجت روائی کی (یعنے جماع کیا) اور لوگ دیکھ رہے ہین ف نووی نے کہا کہ مرد کو اپنی عورت کا حال جو جماع سے متعلق ہے اور اوسکی تفصیل بیان کرنا حرام ہے اسی طرح عورت کو لیکن صرف جماع کا ذکر مکروہ ہے البتہ اگر ضرورت ہو تو درست ہے ت آگاہ ہو جاؤ مردون کے خوشبو یہ ہے کہ اوسکی بو معلوم ہو اور رنگ معلوم نہ ہو ف جیسے عطر مشک وغیرہ ت اور عورتون کے خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو اور بو معلوم نہ ہو ف جیسے مہندی کہ اوسکا رنگ ظاہر ہے مگر بو محسوس نہین ہوتی ۔ عورتون کو ایسے خوشبو لگاکر نکلنے سے منع کیا کہ لوگون کے دماغ تک پہونچے اور باعث مردون کے رغبت کا ہو اگر گہر مین لگاوے تو قباحت نہین ۔ فقط واللہ اعلم

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تفریع ابواب الطلاق

ختم ہوئی کتاب النکاح اور شروع ہوئے کتاب طلاق کے ۔

**باب** فیمن خبب امراۃ علی زوجہا جو شخص کسی عورت کو خاوند سے برگشتہ کر دیوے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امراۃ علی زوجہا وعبدا علی سیدہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے ۔ یعنے اوسکا دل برا کر دے اوسکے خاوند سے یا غلام کو اوسکے مالک سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنے طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے) **باب** فی المراۃ تسال زوجہا طلاق

امراة له ایکعورت اپنی خاوند سے کہتی کہ میری سوت (سوکن) کو طلاق دیدے عن ابی هریرة قال قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم لا تسأل المراة طلاق اختها لتستفرغ صحفتها ولتنکح فانما لها ما قدر لها ترجمہ ابی

ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن (سوکن) کا طلاق نہ چاہے تاکہ اوسکا حصہ بھی آپ

لے لیوے بلکہ نکاح کرلے جو اوسکی تقدیر میں ہے وہ اوسکو ملیگا **باب فی کراهیة الطلاق** طلاق کے برائی کا بیان

عن محارب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احل الله شیئا ابغض الیه من الطلاق ترجمہ محارب سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سے بڑھ کر مبغوض کوئی چیز نہیں

ہے (یعنی ہرچند طلاق دینا درست ہے پر اللہ کو بہت ناپسند ہے) **باب طلاق السنة** سنت کے موافق طلاق کیونکر ہے

عن عبد الله بن عمر انه طلق امراته وهی حائض علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فسال عمر بن

الخطاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مره فلیراجعها ثم لیمسکها

حتی تطهر ثم تحیض ثم تطهر ثم ان شاء امسك بعد ذلك وان شاء طلق قبل ان یمس فتلك العدة التی

امر الله سبحانه ان تطلق لها النساء ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بی بی کو طلاق دیا اور وہ حالت

حیض میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو عمر بن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا

آپ نے فرمایا کہ اسکو حکم کر کہ پھر اوسکے ساتھ رجعت کرے اور اپنے پاس اوسکو رکھ لے جبتک کہ وہ پاک ہووے اور پھر اوسکو حیض

آوے پھر پاک ہووے پھر اگر چاہے تو اوسکو رکھ لے اسکے بعد اور اگر چاہے تو طلاق دے ہاتھ لگانے کے پہلے سو یہ عدت ہے کہ اللہ تعالی

نے حکم فرمایا ہے کہ اسمیں عورت میں طلاق دیجاویں **ف** عبد اللہ بن عمر نے اپنی جورو کو حیض میں طلاق دی عمر فاروق

یہ حال حضرت سے کہا حضرت خفا ہوئے پھر یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض میں طلاق دینا بشدت مکروہ ہے

تو اوسکو طلاق دیوے صحبت سے پہلے تاکہ وہ طہر اوسکی عدت میں شمار کیا جاوے جب اسی طرح تین طہر گزر جاویں تو عدت پوری ہوجاویگی حنفیہ کے نزدیک عدت تین

حساب ہے یا تین حیض سے عدت پوری ہوجاوے عن ابن عمر انه طلق امراته وهی حائض فذکر ذلك عمر للنبی صلی

الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مره فلیراجعها ثم لیطلقها اذا طهرت او وهی حامل ترجمہ

ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے طلاق دیا اپنی عورت کو حیض میں عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا اون

سے کہو رجعت کرلیں پھر طلاق دیں جب پاک ہوجاوے یا حاملہ ہووے **ف** اگر حاملہ ہوجاوے تو اوسکی عدت وضع حمل سے

ختم ہوگی ورنہ تین طہر یا تین حیض سے ختم ہوجاویگی عن عبد الله بن عمر انه طلق امراته وهی حائض فذکر ذلك

عمر لرسول الله صلی الله علیه وسلم فتغیظ رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم قال مره فلیراجعها ثم لیمسکها حتی

تطهر ثم تحیض فتطهر ثم ان شاء طلقها طاهرا قبل ان یمس فذلك الطلاق للعدة کما امر الله عز وجل

ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے حیض میں اپنے جورو کو طلاق دیا حضرت عمر نے یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ غضب

مین آئے اور فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے - یعنے طلاق سے رجوع کرکے پہر اوسکو اپنی جورو بناوے اور اوس
کو اپنے پاس رکھے یہانتک کہ وہ حیض سے پاک ہووے پہر اوسکو دوسرا حیض آوے پہر اوسکو پاک ہو لے تو پہر صحبت کرنے سے پہلے
چاہے اوسکو طلاق دیوے اور چاہے اوسکو اپنے گھر مین رکھے یہی طلاق کی عدت ہے اللہ تعالی عز وجل نے جسطرح حکم فرمایا

عن یونس بن جبیر انہ سال ابن عمر فقال کم طلقت امراتک فقال واحدۃ ترجمہ یونس بن جبیر سے روایت
ہے انہون نے ابن عمر سے پوچہا کہ تم نے اپنی بی بی کو کے طلاق دی اونہون نے کہا کہ ایک عن یونس بن جبیر قال
سالت عبد اللہ بن عمر قال قلت رجل طلق امراتہ وھی حائض قال تعرف عبد اللہ بن عمر قلت نعم
قال فان عبد اللہ بن عمر طلق امراتہ وھی حائض فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال مرہ
فلیراجعھا ثم لیطلقھا فی قبل عدتھا قال قلت فیعتد بھا قال فمہ ارایت ان عجز واستحمق ترجمہ
یونس بن جبیر سے روایت ہے اونہون نے کہا مین نے پوچہا عبد اللہ بن عمر سے اس مسئلہ کو - ایک شخص نے اپنی بی بی کو
طلاق دیا جبکہ وہ حالت حیض مین تہی ابن عمر نے کہا تو پہچانتا ہے ابن عمر کو مین نے کہا ہان پہر ابن عمر نے کہا تو طلاق
دیا عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو اور وہ حیض مین تہی تو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس مسئلہ کو پوچہا
آپ نے فرمایا کہ اوس سے کہدے کہ اپنی جورو سے رجعت کرے اور پہر اوسکو طلاق دے عدت کے شروع مین (یعنی حیض سے
پاک ہوتے ہی) مین نے کہا پہلا طلاق (جو اوس نے حیض مین دیا تہا) شمار مین آویگا ابن عمر نے کہا کیون نہین بہلا اگر
وہ رجعت نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتا

عن ابی الزبیر انہ سمع عبد الرحمن بن ایمن مولی عروۃ
یسال ابن عمر وابو الزبیر یسمع قال کیف تری فی رجل طلق امراتہ حائضا قال طلق عبد اللہ بن
عمر امراتہ وھی حائض علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان
عبد اللہ بن عمر طلق امراتہ وھی حائض قال عبد اللہ فردھا علی ولم یرھا شیئا وقال اذا طہرت فلیطلق
او لیمسک قال ابن عمر وقرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن
ترجمہ ابو الزبیر نے سنا عبد الرحمن بن ایمن سے اونہون نے پوچہا ابن عمر سے اور ابو الزبیر سن رہے تہے کیا کہتے ہو تم اوس شخص مین
جو اپنی عورت کو حیض مین طلاق دے اونہون نے کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا تہا رسول اللہ صلعم کے
زمانے مین تو عمر نے رسول اللہ صلعم سے ذکر کیا کہ عبد اللہ نے اپنی عورت کو حیض مین طلاق دیا عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس عورت کو مجہپر پہیر دیا اور اسکا طلاق کا کچھ اعتبار نہین کیا ف یعنی رجعت سے مانع نہ سمجہا یا شروع نہ سمجہا کیونکہ اور
حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طلاق کا اعتبار ہے جیسا کہ بھی یونس بن جبیر کی روایت مین گذرا خطابی نے کہا اہل حدیث کے
نزدیک یہ روایت ابو الزبیر کے منکر ہے ابو داود نے کہا اور سب حدیثین مخالف ہین ابو الزبیر کی روایت کے ف اور فرمایا
جب حیض سے پاک ہو تو طلاق دے یا رکہ لیوے ف کہا ابو داود نے اس حدیث کو ابن عمر سے یونس بن جبیر اور انس بن

سیرین اور سعید بن جبیر اور زید بن اسلم اور ابو الزبیر اور منصور وغیرہم نے نقل کیا سب میں یہہ کہ آپ نے رجعت کو حکم کیا پاک ہونے تک پھر بعد پاک ہونے کے اختیار ہے چاہے طلاق دیدے چاہے رکھہ چھوڑے اور زہری کی روایت میں یہہ ہے کہ رجعت کرے اور ٹھہرا رکھے پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو پھر اختیار ہے چاہے طلاق دے چاہے رکھہ چھوڑے تو ایک طہر کو زیادہ بڑہایا اسلیے کہ رجعت طلاق کے واسطے بھی ہو جاوے تو ضرور ہے کہ ایک طہر پھر رہے ایسے کہا ہے بعضوں نے کہا یہہ سزا ہے اوس خطا کی کہ اوس نے طلاق دیا حیض کی حالت میں بعضوں نے کہا یہہ عمدا اور مستحب ہے شاید جو رو خاوند راضی ہو جاوین اور طلاق کی نیت جاتی رہے واللہ اعلم باب

فی نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلاث تین طلاق کے بعد پھر رجعت نہین ہو سکتی عن مطرف بن عبد اللہ ان عمران بن حصین سئل عن الرجل یطلق امراته ثم یقع بها ولم یشهد علی طلاقها ولا علی رجعتها فقال طلقت لغیر سنة ورجعت لغیر سنة اشهد علی طلاقها وعلی رجعتها ولا تعد ترجمہ مطرف بن عبد اللہ سے روایت ہے عمران بن حصین سے کسینے پوچھا۔ ایک شخص اپنے عورت کو طلاق دے پھر اوس سے صحبت کرے (یعنے رجعت کر لی) اور نہ طلاق دینے وقت گواہ کیا ہو نہ رجعت کرتے وقت انہون نے کہا کہ طلاق بھی تو نے خلاف سنت دیا اور رجعت بھی خلاف سنت کے گواہ کر دے طلاق اور رجعت پر اور پھر ایسا مت کر لیکن طلاق پر گواہ کرنا واجب ہے اہل حدیث کے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک مستحب ہے عن ابن عباس والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلاثة قروء ولا یحل لهن ان یکتمن ما خلق اللہ فی ارحامهن الایة وذلک ان الرجل کان اذا طلق امراته فهو احق برجعتها وان طلقها ثلاثا فنسخ ذلک وقال الطلاق مرتان ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والمطلقات یتربصن بانفسهن الآیة طلاق والی عورتین ٹہری رہین تین طہر یا تین حیض تک اور نہین درست ہے اونکو چھپانا اوس چیز کا جو پیدا کیا اللہ نے اون کے پیٹون میں (حمل کا) اسکا شان نزول یہہ ہے جب کوئی شخص طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو تو وہ رجعت کا اختیار رکھتا اگرچہ تین طلاق دے چکا ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور فرمایا طلاق دو بار ہے بعد اوسکے یا رکھنا ہے یا چھوڑ دینا ہے باب

فی سنة طلاق العبد غلام کی طلاق کا بیان عن ابا حسن مولی بنی نوفل اخبره انه استفتی ابن عباس فی مملوک کانت تحته مملوکة فطلقها تطلیقتین ثم عتقا بعد ذلک هل یصلح له ان یخطبها قال نعم قضی بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابو الحسن نے جو مولے ہے بنی نوفل کا عبد اللہ بن عباس سے پوچھا ایک غلام تھا اوسکے نکاح مین ایک لونڈی تھی غلام نے اوسکو دو طلاق دی پھر دونون آزاد ہو گئے کیا وہ پھر اوس سے نکاح کر سکتا ہے ابن عباس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم کیا ف کیونکہ جب وہ آزاد ہو گیا تو تین طلاق کا مالک ہو گیا بعضون نے کہا اسوجہ سے کہ دو طلاق جو اوس نے ایکبار مین دیئے تھی صحیح نہین ہوئی درحقیقت ایک ہی طلاق پڑا تھا عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وقرؤها حیضتان ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی طلاق دو ہین اور اوسکی قرء دو حیض ہین دوسری روایت مین وعدتها حیضتان

ہی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث مجہول ہی کیونکہ اسکی اسناد مین مظاہر بن اسلم ضعیف ہی) یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے جو قرا
کو حیض سمجھتے ہین **باب فی الطلاق قبل النکاح** نکاح سی پہلی طلاق دینا عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال لا طلاق الا فیما تملك ولا عتق الا فیما تملك ولا بیع الا فیما تملك زاد ابن الصباح
ولا وفاء نذر الا فیما تملك ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق
نہین ہے مگر جسکا تو مالک ہے (یعنی نکاح جس عورت کو طلاق دینا لغو ہی) اور آزاد کرنا نہین ہے مگر جہان ملک ہو (تو پرائے
غلام لونڈی کو آزاد کرنا لغو ہی) اور بیع نہین ہی مگر اپنی ملک مین اور نذر پورا کرنا لازم نہین ہی جب وہ اختیار مین نہ ہو) یعنی
اپنی ملک مین نہ ہو دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی من حلف علی معصیة فلا یمین له ومن حلف علی قطیعة
رحم فلا یمین له جو شخص قسم کھاوے گناہ کے کام پر تو اوسکی قسم کچھ نہین اور جو قسم کھاوے ناتا توڑنے کی تو وہ قسم بھی کچھ نہین
یعنی لغو ہو قسم کا لحاظ نکرے اور گناہ نکرے اور ناتا نہ توڑے عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی هذا
الخبر زاد ولا نذر الا فیما ابتغی به وجه الله تعالی ذکره ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی وہی حدیث جو
اوپر گذری اتنا اس مین زیادہ ہے کہ نذر نہین درست ہی مگر اوسکام کی جس سے اللہ جل جلالہ کی رضامندی چاہی جاوے (نہ گناہ اور معصیت)

ن الغیظ

**باب فی الطلاق علی الغلط** غصے کی حالت مین یا زبردستی سی طلاق دینا عن محمد بن عبید بن ابی صالح
الذی کان یسکن ایلیاء قال خرجت مع عدی بن عدی الکندی حتی قدمنا مکة فبعثنی الی صفیة بنت شیبة
وکانت قد حفظت من عائشة قالت سمعت عائشة تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
لا طلاق ولا عتاق فی غلاق ترجمہ محمد بن عبید بن ابی صالح جو ایلیا مین رہتا تہا (ایلیا ایک موضع تہا شام مین)
روایت کرتا ہی مین نکلا عدی بن عدی کندی کے ساتھ یہانتک کہ ہم لوگ مکے مین پہونچے اونہون نے مجھکو صفیہ بنت شیبہ
پاس بھیجا اور صفیہ نے حضرت عائشہ سی سنا تہا وہ کہتی تہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے نہین طلاق اور نہ عتاق زبردستی سی ف یعنی جبر اور زور زبردستی سی کوئی طلاق دیدیوے تو طلاق نہ پڑیگا عتاق
صحیح ہوگا امام مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور جمہور علما کا یہی مذہب ہی اور ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق پڑجاویگی

**باب فی الطلاق علی الهزل** ہنسی سی طلاق دینا عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلاث
جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین چیزین ہین اونکو قصداً کری یا ہنسی سے کری وہ صحیح ہو جاوین گی - ایک نکاح دوسری طلاق تیسری رجعت ف
یعنی اگر ہنسی سے بھی ان کاموکو کریگا تو صحیح ہو جاوینگے **باب نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلث** تین طلاق
کے بعد رجعت نہونا عن ابن عباس قال طلق عبد یزید ابو رکانة واخوته ام رکانة ونکح امرأة من مزینة فجاءت
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ما یغنی عنی الا کما تغنی هذه الشعرة لشعرة اخذتها من راسها ففرق بینی

وبینه فلعرف النبی صلی الله علیه وسلم حمیة فدعا برکانة واخوته ثم قال لجلسائه اترون فلانا یشبه

منه کذا وکذا قالوا نعم قال النبی صلی الله علیه وسلم لعبد یزید طلقها ففعل ثم قال راجع امراتک ام

رکانة واخوته فقال انی طلقتها ثلاثا یا رسول الله قال قد علمت راجعها وتلا یا ایها النبی اذا طلقتم

النساء فطلقوهن لعدتهن ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے عبد یزید نے جو رکانہ اور اوسکے بھائیوں کا باپ تہا ام رکانہ (اپنی بی بی) کو طلاق دیدیا اور ایک عورت سے جو مزینہ کے قبیلے مین سے تہی نکاح کیا وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی اور بولی یا رسول اللہ ابو رکانہ میرے کام کا نہین مگر بال برابر اور ایک بال اوس نے اپنے سر کا پکڑا (یعنی میری حاجت روائی اُس سے نہین ہو سکتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر گرم ہوئے اور رکانہ اور اوسکے بھائیون کو بلا بھیجا پھر اپنے لوگون سے فرمایا کیا تم فلان لڑکے کو دیکھتے ہو کیسا مشابہ ہے ابو رکانہ سے لوگون نے کہا ہان (غرض یہ ہے کہ عبد یزید کی اولاد موجود ہے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اس عورت کے بیان کے موافق نامرد ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق دیدے اس عورت کو اور رجعت کر لے ام رکانہ سے ابو رکانہ (عبد یزید) بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکو تین طلاق دی تہی آپ نے فرمایا مین جانتا ہون تو اوس سے رجعت کر لے اور یہ آیت پڑہی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن یعنی اگر سنت کے موافق ہر طہر مین ایک ایک طلاق دیوے تو تین طلاق پڑین گی اور جو تین طلاق ایک ہی بار مین دیگا تو ایک طلاق پڑیگی یہی مذہب ہے ہمارا اور یہ حدیث کا اوپر صحیح ہے اور امام اربعہ اسکے خلاف مین ہین اون کے نزدیک تینون پڑجاوینگے بدلیل حدیث عمر کے اور وہ موقوف ہے اور ہماری طرف احادیث صحیحہ مرفوعہ موجود ہین ابو داؤد نے کہا یہ حدیث نافع بن عجیر اور عبد اللہ بن علی بن یزید بن رکانہ نے اپنے باپ سے روایت کیا انہون نے اپنے دادا سے کہ رکانہ نے طلاق دیا اپنی عورت کو پھر رسول اللہ نے وہ عورت اوسکو دلوا دی اور یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ رکانہ کے گھر والے اس قصہ کو خوب جانتے

ہین کہ رکانہ نے اپنی بی بی کو تین طلاق دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک کیا عن مجاهد قال کنت عند ابن عباس فجاء رجل

فقال انه طلق امراته ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال ینطلق احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس

یا ابن عباس وان الله قال ومن یتق الله یجعل له مخرجا وانک لم تتق الله فلم اجد لک مخرجا عصیت ربک وبانت منک امراتک

وان الله قال یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن فی قبل عدتهن ترجمہ مجاہد سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک شخص آیا اور کہا مین نے اپنی عورت کو تین طلاق دیدی ایک ہی بار مین عبد اللہ بن عباس یہ سنکر چپ ہو رہے مین سمجہا شاید اُس عورت کو پہر دلوا دینگے اُس مرد کو پھر اونہون نے کہا ایک شخص تم مین سے حماقت پر سوار ہوتا ہے پہر کہتا ہے اے ابن عباس اے ابن عباس کوئی مخلصی کی تدبیر بتلاؤ اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈریگا تو اسکو نکلنے کی جگہہ ملیگی اور تو اللہ سے نہین ڈرا جب تو نے خلاف سنت کے تین طلاق ایک ہی دفعہ دیدی اب مین تیرے لئے کوئی نکلنے کی جگہہ نہین پاتا تو نے نافرمانی کی اپنے پروردگار کی اور نکلی تیری عورت تجہہ سے اللہ فرماتا ہے اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو طلاق دو شروع عدت مین یعنی طہر مین حمید اور شعبہ اور ایوب اور ابن جریج نے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور حماد بن زید نے روایت کیا

ابن عباس سے جب کوئی اپنی عورت کو تین طلاق دے ایک ہی منہ سے تو ایک ہی طلاق پڑیگی عن محمد بن ایاس ان ابن عباس وابا هریرة وعبد الله بن عمرو

بن العاص سے سوال ہوا ایک شخص اپنی باکرہ بی بی کو تین طلاق دیدی سب نے کہا پھر وہ اوسکو درست نہین جبتک دوسری خاوند سے نکاح نکرے کہا ابوداؤد نے اور مالک نے اس حدیث کو روایت کیا معاویہ بن ابی عیاش سے وہ اس قصہ مین موجود تھے جب محمد بن ایاس ابن زبیر اور عاصم بن عمر پاس یہ مسئلہ پوچھنے آئے انہون نے کہا ابن عباس اور ابوہریرہ پاس جاؤ مین انکو حضرت عائشہؓ پاس چھوڑ آیا ہون آخر حدیث تک عن طاؤس ان رجلا یقال لہ ابو الصہباء کان کثیر السؤال

لابن عباس قال اما علمت ان الرجل کان اذا طلق امرأتہ ثلاثا قبل ان یدخل بہا جعلوھا واحدۃ علی عہد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وصدرا من امارۃ عمر قال ابن عباس بلی کان الرجل اذا طلق امرأتہ

ثلاثا قبل ان یدخل بہا جعلوھا واحدۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وصدرا

من امارۃ عمر فلما رای الناس قد تتابعوا فیہا قال اجیزوھن علیہم ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص ابو الصہباء نامی بہت مسئلے پوچھتا تھا ابن عباس سے دیکھا اوس نے پوچھا تم توجانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا دخول سے پہلے تو وہ ایک طلاق گنا جاتا رسول اللہ صلعم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے مین اور شروع عمر کے زمانے مین ابن عباس نے کہا ہان جب کوئی شخص اپنی عورت کو جماع سے پہلے تین طلاق دیدیتا تو وہ ایک ہی طلاق شمار کیا جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر کے شروع زمانے تک جب عمر نے دیکھا لوگ بہت تین طلاق دینے لگے تو حکم کیا تینون طلاق انپر نافذ کرنیکا ف مگر یہ حکم حضرت عمر کا واجب التعمیل نہین ہو سکتا جب حدیث صحیح سے رسول اللہ صلعم کے عہد مین تین کا ایک طلاق ہوجانا ثابت ہوتا ہی اگرچہ قائل اس قول کے قلیل ہین پر وہ لوگ علم مین بہت جلیل ہین اتباع حق سب پر مقدم ہی عن طاؤس ان ابا الصہباء

قال لابن عباس اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وثلاثا

من امارۃ عمر قال ابن عباس نعم ترجمہ ابو الصہباء نے ابن عباس سے کہا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کی خلافت مین تین سال تک ایک طلاق شمار کیجاتی تھی ابن عباس نے کہا ہان ف روایت کیا اسکو مسلم نے اپنی صحیح مین اسی پر عمل ہی اہل حدیث اور علمای ظاہر کا باب فیما عنی بہ الطلاق والنیات طلاق کنایہ کا بیان

عن علقمۃ بن وقاص اللیثی قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال

بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت

ہجرتہ لدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ ترجمہ علقمہ بن وقاص لیثی سے روایت ہی عمر خطاب سے مین نے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملونکا اعتبار نیتون سے ہے اور ہر ایک مرد کیواسطے وہی ہی جو اوس نے نیت کی ۔ یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ٹھیک اور ثواب کے لائق نہین سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کیواسطے ہوئی تو اوسکی ہجرت خدا اور رسول کیواسطے ہو چکی یعنے اوسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اوسکو پاوی یا کسی عورت کیواسطے کہ اوس سے نکاح کرے تو اوسکی ہجرت اوسیکی طرف ہوئی جسکیواسطے اوس نے ہجرت کی ۔ یعنی دنیا کو

عورت ف یعنی روایت مین یون ہی کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا ام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی
لوگون نے یہہ حال حضرت سے کہا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی یعنی ایسی ہجرت کا کچہ ثواب نہین کہ نیت خالص نہین ہے
نیت ارادہ اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچہ حاجت نہین۔ اگر مثلاً نماز کی نیت دل مین کی زبان سے نہ نکلے
یا زبان سے خلاف اوسکی نکلی تو کچہ مضائقہ نہین بلکہ زبان سے نماز مین نیت کرنا ہرگز ضرور نہین لیکن اسمین اختلاف ہے کہ
زبان سے کہنا درست ہے یا نہین۔ ہر چند ہجرت دین مین نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اوسکی
کبہی حقیقت نہین اسیطرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے اگر محض خدا کیواسطے ہے تو سبحان اللہ ورنہ
نہین تو اوسکو قالب بے روح سمجہنا چاہیے اور جب نیت پر مدار ٹہرا تو خوش نیتی سے مباحات مین ثواب ہوتا ہے جیسے کہانا
اس نیت سے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو اور کپڑا پہننا تا کہ نماز درست ہو اپنی جورو سے صحبت کرنا تا کہ نیک اولاد ہو اور حرام
کاری سے بچے بلکہ اگر ایک عمل مین کئی طرح نیت کرے تو ہر ایک نیت کا علیحدہ ثواب پاوے مثلاً مسجد مین بیٹہنا ایک عمل ہے مگر
اوس مین کئی طرح کی نیت ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسری نماز کے انتظار کرنا دوسری یہ کہ آنکہہ اور کان کو گناہون سے روکنا
تیسری اعتکاف کرنا چوتہی حضرت پر درود اور سلام کرنا پانچوین علم سیکہنا یا غیر کو سکہلانا نیک بات بتلانا بری کام سے روکنا
غرض یہ کہ حدیث اخلاص اور عمل اور درستی نیت مین اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے اسیواسطے محدثین کا معمول ہے
کہ حدیث کی کتابون مین اول اسی حدیث کو لکہتے ہین تاکہ حدیث پڑہنیوالون کی سرے سے نیت درست ہو جاوے خالص خدا ہی کیواسطے
علم حدیث پڑہین دنیا کا کسیطرح لگاؤ نرکہین امام شافعی سے روایت ہے کہ اس حدیث کو دین مین ستر جگہہ دخل ہے عبادات
مین اور معاملات مین اور عادات مین سب علماے حدیث اس حدیث کی صحت مین متفق ہین اور بعضے اسکو متواتر کہتے ہین

عن کعب بن مالک فساق قصته فی تبوک حتی اذا مضت اربعون من الخمسین اذا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یاتی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرک ان تعتزل امراتک قال فقلت اطلقہا
ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلہا فلا تقربہا فقلت لامراتی الحقی باہلک فکونی عندہم حتی یقضی اللہ
سبحانہ فی ہذا الامر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہی اونہون نے قصہ تبوک کا بیان کیا جب پچاس مین چالیس دن
گزر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ وغیرہ کو جو غزوہ تبوک مین ہمراہ نہ گئے تہے یہ سزا دی تہی
کہ لوگ اون سے بات نہ کرین پچاس دن تک پہر تو رسول اللہ صلعم کا رسول آیا اور کہا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہین اپنی عورت سے
جدا رہو کہا مین نے کہا کیا مین اوسکو طلاق دیدون یا جو کہو کرون اوس نے کہا نہین صرف اوس سے جدا رہو اور صحبت نہ کرو مین نے
اوس سے کہا تو اپنے میکے مین چلی جا اور وہین رہ جبتک اللہ اس مقدمے کا فیصلہ کرے ف انہون نے اپنی عورت سے کہا الحقی
باہلک یہ بہی ایک طلاق کنایہ کے الفاظ مین سے ہے مگر کنایہ سے اوسی صورت مین طلاق پڑیگا جب نیت کرے باب فی الخیار
عورت کو اختیار دینا عن عائشة قالت خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یعدد ذلک شیئا ترجمہ

حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم نے اختیار کیا آپ کو پھر آپ نے ہمکو کچھ شمار نہ کیا یعنی
طلاق نہ سمجھا اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب خاوند عورت کو اختیار دے اور عورت خاوند ہی کو اختیار کرے تو کچھ نہ پڑیگا اور علی
اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق پڑجاویگا **باب فی امرك بيدك** امر بیدک کا بیان عن حماد بن زيد
قال قلت لايوب هل تعلم احدا قال بقول الحسن في امرك بيدك قال لا الا شئ حدثنا قتادة عن كثير
مولى ابن سمرة عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه قال ايوب فقدم علينا كثير فسالته
فقال ما حدثت بهذا قط فذكرته لقتادة فقال بلى ولكنه نسي ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے میں نے
ایوب سے کہا تم جانتے ہو کسی کو حسن نے امر بیدک میں کچھ روایت کیا ہو حسن سے انہوں نے کہا نہیں مگر روایت کی قتادہ نے کثیر سے
انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب نے کہا پھر کثیر میرے پاس آئے میں نے
ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث کبھی بیان نہیں کی یہ سنکر میں نے قتادہ سے کہا انہوں نے کہا کثیر نے مجھ سے یہ حدیث
بیان کی تھی مگر وہ بھول گیا امر بیدک کے معنے ہیں تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے یعنی تجھکو اختیار ہے بعضوں کے نزدیک اس میں ایک طلاق پڑتا ہے بعضوں کے
نزدیک اگر عورت تین طلاق دے تو تین پڑجاوینگی عن الحسن في امرك بيدك قال ثلاث ترجمہ حسن نے کہا امر بیدک میں تین طلاق
پڑجاوینگے **باب في البتة** تین طلاقوں کا بیان عن ركانة بن عبد يزيد طلق امراته سهيمة البتة
فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم بذلك وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله
ما اردت الا واحدة فقال ركانة والله ما اردت الا واحدة فردها اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فطلقها
الثانية في زمان عمر والثالثة في زمان عثمان ترجمہ رکانہ عبد یزید کے بیٹے سے روایت ہے اوس نے اپنی جورو کو جس کا نام سہیمہ
تھا طلاق بتہ دیا (طلاق بتہ کہتے ہیں اوس طلاق کو جس کے بعد ملاپ نہ ہو سکے وہ تین طلاق ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
واقعہ کی خبر کیا اور رکانہ نے کہا خدا کی قسم میں نے ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا خدا کی قسم
تو نے نہیں ارادہ کیا مگر ایک کا رکانہ نے پھر کہا خدا کی قسم نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی
جورو اوسکو پھیر دی رکانہ نے پھر دوسرا طلاق حضرت عمر کی خلافت کیوقت دیا اور تیسرا طلاق حضرت عثمان کی خلافت
کیوقت ف اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق ایکبار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا دوسری روایت میں ہے عن
عبد الله بن علي بن يزيد بن ركانة عن ابيه عن جده انه طلق امراته البتة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما اردت قال واحدة قال آلله قال آلله قال هو على ما اردت رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیے پھر وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے پوچھا تیرا قصد کیا تھا بولا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا خدا کی قسم بولا خدا کی قسم آپ نے فرمایا پھر تو
ایک ہی طلاق پڑا **باب في الوسوسة بالطلاق** دل میں طلاق کا خیال آیا تو طلاق نہیں پڑیگا عن ابي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تجاوز لامتي عما لم تتكلم او تعمل به وبما حدثت به انفسها ترجمہ

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی نے میری امت سے معاف کیا جو جو خطرے اور
خیال دل میں آیا کرتے ہیں جب تک اوسکو نہ بولی یا اوسپر عمل نکرے ف یعنی جس برے کام کا خطرہ دل میں آوے وہ معاف ہے
اور اگر اوسکو موہنہ سے نکالا یا ویسا کام کیا تو گناہ ثابت ہوا **باب فی الرجل یقول لامراته یا اختی** یعنی کوئی شخص اپنی
جورو کو بہن کہکر پکارے عن ابی تمیمة الهجیمی ان رجلا قال لامراته یا اخیة فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم اختک هی فکره ذلک ونهی عنه ترجمہ ابو تمیمہ ہجیمی سے روایت ہے ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا
یا اخیہ ای چھوٹی بہن میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تیری بہن ہے آپ نے اسکو برا جانا اور اس سے منع کیا
ف اگرچہ اس کہنے سے وہ اوسکی بہن نہ ہوجاوے گی مگر بری بات کا موہنہ سے نکالنا برا ہے گو وہ اوسکی دینی بہن ہو یا رشتے
میں بھی بہن ہو مثلاً چچا کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی ہو دوسری روایت میں ہے فنہاہ آپ نے اوسکو اس سے منع کیا عن
ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ان ابراهیم صلی اللہ علیه وسلم لم یکذب قط الا ثلاثا ثنتان فی ذات
اللہ تعالی قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرهم هذا وبینما هو یسیر فی ارض جبار من الجبابرة اذ نزل منزلا
فاتی الجبار فقیل له انه نزل ههنا رجل معه امراة هی احسن الناس قال فارسل الیه فساله عنها فقال انها
اختی فلما رجع الیها قال ان هذا سالنی عنک فانباته انک اختی وانه لیس الیوم مسلم غیری وغیرک وانک
اختی فی کتاب اللہ فلا تکذبینی عنده ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام
کبھی جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار دو بار تو خدا کے واسطے ایک انی سقیم اور دوسرے بل فعله کبیرهم ف حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے شہر کے لوگ باہر میلے میں جانے لگے ان سے بھی کہا انہوں نے بہانہ کیا اور کہا میں بیمار ہوں پھر بتخانہ میں بت توڑنے کے واسطے گئے جب
وہ لوگ چلے گئے تو اونہوں نے سب بتوں کو کلہاڑی سے توڑ کر ڈالدیا اور وہ کلہاڑی بڑے بت کے گلے میں لٹکا دی جب کہ لوگ آئے او
پوچھا بتوں کو کس نے توڑا ابراہیم بولے بڑے بت نے توڑا اگرچہ یہ دونوں قول جھوٹ تھے پر حکمت سے خالی نہ تھے خدا کی رضامندی کے
واسطے تھے ف اور ایک بار وہ جا رہے تھے ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں لوگوں کی بی بیاں چھین لیتا ایک مقام میں اترے وہ ظالم آیا لوگوں نے کہا یہاں
ایک شخص آیا ہے جسکی بی بی بہت حسین ہے اوس ظالم نے ان کو بلا بھیجا اونہوں نے جاکر کہا وہ میری بہن ہے جب
لوٹ کر آئے تو اونہوں نے اپنی بی بی سے کہا اس بادشاہ نے مجھ سے تمہارا حال پوچھا میں نے کہا میری بہن ہے اور آجکل دنیا
میں سوا میرے اور تمہارے کوئی مسلمان نہیں تو تم میری دینی بہن ہو مجھ کو مت جھٹلانا اوس ظالم کے روبرو عن ابن عباس ان
امراة ثابت بن قیس اختلعت منه فجعل النبی صلی اللہ علیه وسلم عدتها حیضة ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے ثابت بن قیس کی بی بی نے اپنے میاں سے خلع کیا یعنی کچھ مال دیکر نکاح توڑ ڈالا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک حیض اوسکی عدت مقرر فرمائی عن ابن عمر قال عدة المختلعة حیضة ترجمہ ابن عمر سے جو عورت
خلع کرے اوسکی عدت ایک حیض ہے **باب فی الظهار** ظہار کا بیان عن سلمة بن صخر قال ابن العلاء البیاضی

البياضي قال كنت امرأ اصيب من النساء ما لا يصيب غيري فلما دخل شهر رمضان خفت ان اصيب من امرأتي
شيئا يتابع بي حتى اصبح فظاهرت منها حتى ينسلخ شهر رمضان فبينا هي تخدمني ذات ليلة اذ تكشف لي
منها شيء فلم البث ان نزوت عليها فلما اصبحت خرجت الى قومي فاخبرتهم الخبر وقلت امشوا معي الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالوا لا والله فانطلقت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال انت بذاك يا
سلمة قلت انا بذاك يا رسول الله مرتين وانا صابر لامر الله فاحكم في ما اراك الله قال حرر رقبة قلت
والذي بعثك بالحق ما املك رقبة غيرها وضربت صفحة رقبتي قال فصم شهرين متتابعين قال وهل
اصبت الذي اصبت الا من الصيام قال فاطعم وسقا من تمر بين ستين مسكينا قلت والذي بعثك بالحق
لقد بتنا وحشين ما لنا طعام قال فانطلق الى صاحب صدقة بني زريق فليدفعها اليك فاطعم
ستين مسكينا وسقا من تمر وكل انت وعيالك بقيتها فرجعت الى قومي فقلت وجدت عندكم
الضيق وسوء الرأي ووجدت عند النبي صلى الله عليه وسلم السعة وحسن الرأي وقد امر لي او امر لي بصدقتكم
زاد ابن العلاء قال ابن ادريس بياضة بطن من بني زريق ترجمہ سلمہ بن صخر بیاضی سے روایت ہے میں عورتوں سے
لگا کرتا تھا کوئی نہ لگتا ہوگا (یعنی بہت کثیر الجماع اور صاحب شہوت اور قوی الباہ تھا) جب رمضان کا مہینہ آیا تو مجھے ڈر ہوا
ایسا نہو اپنی عورت سے کچھ کر بیٹھوں جسکو برابر صبح تک نہ چھوڑوں تو میں نے اوس سے ظہار کر لیا (ظہار کہتے ہیں اپنی عورت سے
یوں کہنا تو مجھپر ایسی ہی جیسی میری ماں کی پیٹھ) رمضان کے اخیر تک ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی یکایک اوسکا
کچھ بدن کھل گیا تو میں نہ رہ سکا اوسپر چڑھ بیٹھا جب صبح ہوئی تو اپنی قوم پاس گیا اور اون سے سب حال کہا اور یہ کہا تم چلو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس میرے ساتھ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جاوینگے (انہوں نے مذمت اور خجالت کے ڈر سے اوسکے
ساتھ جانے سے انکار کیا) تو میں خود گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا کیا تو نے یہ
کام کیا ہے اے سلمہ میں نے کہا جی ہاں میں نے کیا ہے دو بار اور میں صابر ہوں اللہ کے حکم پر اب جو کچھ اللہ کا حکم میری حق میں
ہو وہ کیجیے آپ نے فرمایا ایک گردن (بردہ) آزاد کر میں نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا سوا اپنی گردن کے میں
کسی کا مالک نہیں اور میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ میں نے کہا یہ آفت تو مجھپر روزوں ہی
سے آئی آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ صاع کھجور کے ساٹھ مسکینوں کو دے میں نے کہا قسم اس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کر کے بھیجا
ہم رات کو دونوں مرد اور عورت بھوکے ہی رہے کھانا نہ تھا کہ کھاویں آپ نے فرمایا اچھا جا بنی زریق کے صدقہ دینے والے پاس وہ تجھے کھجوریں
دیگا اون میں سے ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع دے اور باقی تو کھا اور تیری بی بی کھاوے تو میں اپنی قوم پاس لوٹ کر آیا اور کہا میں
نے تمھارے پاس تنگی اور بری صلاح کو پایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس وسعت اور نیک صلاح پایا اور حکم کیا آپ نے تمہارے
لیے صدقے کا ابن العلا نے زیادہ کیا ابن ادریس نے کہا بیاضہ ایک شاخ ہے بنی زریق میں سے ف جمہور علما کے نزدیک ظہار

میں یہ ضرور نہیں کہ اپنی ماں ہی سے تشبیہ دیوے بلکہ بہن یا خالہ یا اور کسی محرم کے عضو سے تشبیہ دیوے تو بھی ظہار ہو جاتا ہے
مگر یہ قیاس ہے اور قیاس ایسے مقام میں قبول کے لائق نہیں ہے اور ظہار ایک موبد ہوتا ہے جسمیں میعاد نہ ہو وہاں بغیر کفارہ
دیے جماع نہیں کر سکتا اور ایک موقت جیسے اس حدیث میں ہے یہاں قبل وقت کے اوس نے جماع کیا اسواسطے کفارہ لازم ہوا عن

خويلة بنت مالك بن ثعلبة قالت ظاهر مني زوجي اوس بن الصامت فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم
اشكو اليه ورسول الله صلى الله عليه وسلم يجادلني فيه ويقول اتقي الله فانه ابن عمك فما برحت حتى
نزل القرآن قد سمع الله قول التي تجادلك في زوجها الى الفرض فقال يعتق رقبة قالت لا يجد قال فيصوم
شهرين متتابعين قالت يا رسول الله انه شيخ كبير ما به من صيام قال فليطعم ستين مسكينا قالت
ما عنده من شيء يتصدق به قال فاني ساعينه بعرق من تمر قلت يا رسول الله واني اعينه بعرق
اخر قال قد احسنت اذهبي فاطعمي بها عنه ستين مسكينا وارجعي الى ابن عمك قال والعرق ستون صاعا

ترجمہ خویلہ بنت مالک سے روایت ہے مجھہ سے ظہار کیا میرے خاوند اوس بن صامت نے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی شکایت کرنیکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھہ سے جھگڑنے لگے میرے خاوند کے بارے میں اور فرمانے لگے ڈر اللہ سے وہ
تیرے چچا کا بیٹا ہے (جاہلیت میں ظہار طلاق ہوتا تھا اسلام میں یہ امر منسوخ ہو گیا) یہانتک کہ وحی اوتری قد سمع اللہ قول
التی تجادلک فی زوجہا سنا اللہ نے اوس عورت کی بات کو جو جھگڑتی تھی تجھسے اپنے خاوند کے بارے میں (وہ جاتی تھی کہ
اپنے خاوند پاس سے اور وہ کہتا تھا کہ حرام ہو گئی تو اوسپر) جب آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کرے خویلہ نے کہا اسکی طاقت نہیں ہے
آپنے فرمایا دو مہینے پے درپے روزے رکھے خویلہ نے کہا یا رسول اللہ وہ بڈھا ہے روزے کی طاقت نہیں رکھتا آپنے فرمایا اچھا ساٹھہ
مسکینوں کو کھانا کھلاوے خویلہ نے کہا اوسکے پاس کچھہ نہیں جو صدقہ دیوے اتنی دیر میں ایک تھیلہ کھجور کا آیا خویلہ نے کہا
یا رسول اللہ ایک تھیلہ کھجور کا میں اوسکو دونگی آپنے فرمایا بہت اچھا جا لیجا اور اوسکی طرف سے ساٹھہ مسکینوں کو کھلا پھر اپنے
چچا کے بیٹے کے پاس رہ راوی نے کہا وہ تھیلہ جسکو عربی میں عرق کہتے ہیں ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ عورت نے
خاوند کیطرف سے کفارہ دیا بغیر اوس سے پوچھے ہوئے ظاہر حدیث سے یہ درست معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم) دوسری روایت میں

والعرق مكتل يسع ثلاثين صاعا عرق ایک پیمانہ ہے جسمیں تیس صاع آتے ہیں ابو داؤد نے کہا یہ صحیح زیادہ ہے یحیی بن آدم
سے عن ابي سلمة بن عبد الرحمن قال يعني بالعرق زنبيلا ياخذ خمسة عشر صاعا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن
نے کہا عرق سے وہ زنبیل مراد ہے جسمیں پندرہ صاع کھجور کے آتے ہیں عن سليمان بن يسار بهذا الخبر قال فاتى
رسول الله صلى الله عليه وسلم بتمر فاعطاه اياه وهو قريب من خمسة عشر صاعا قال تصدق بهذا قال
فقال يا رسول الله على افقر مني ومن اهلي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كله انت واهلك ترجمہ سلیمان
بن یسار سے بھی یہ حدیث مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجوریں آئیں آپنے اوسکو وہ کھجوریں دیدیں اور

پندرہ صاع کے قریب ہو گئی فرمایا اسکو صدقہ دیدی وہ بولا یا رسول اللہ اون لوگون کو دون جو مجھ سے اور میرے گھر کے لوگون سے بھی زیادہ
محتاج ہون آپنے فرمایا اچھا تو کہالے ان کہجورونکو اور تیرے گھر والی ف شاید یہ امر خاص ہو اوس سے چونکہ وہ خود سب سے زیادہ
محتاج تہا تو اور کسی کو ایسا کرنا درست نہ ہو گا عن اوس اخی عبادة بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ
خمسة عشر صاعا من شعير اطعام ستين مسكينا ترجمہ اوس سے جو بہائی عبادہ بن صامت کا ہی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونکو پندرہ صاع جو کے دیدیے ساٹہہ مسکینونکو کہلانیکو ف ابوداؤد نے کہا یہ حدیث عطا نے اوس سے روایت کی مگر عطا کی ملاقات اوس سے ثابت نہین کیونکہ اوس
بدری ہی پہلے مرگیا تہا تو حدیث منقطع ہی عن هشام بن عروة ان جميلة كانت تحت اوس بن الصامت وكان رجلا به لمم فاذا اشتد لممه
ظاهر من امراته فانزل الله تعالى فيه كفارة الظهار ترجمہ ہشام بن عروہ سے روایت ہی جمیلہ اوس بن صامت کے
نکاح مین تھی اور اوس ایک دیوانہ آدمی تہا جب اسکا جنون زیادہ ہوتا تو وہ اپنی عورت سے ظہار کر لیتا اوس وقت اللہ تعالی نے کفارہ
ظہار کا اوتارا ف اور فرمایا والذين يظاهرون منكم من نسائهم ما هن امهاتهم الآية جو لوگ ظہار کرتی ہین اپنی جورون سے
وہ اونکی مان نہین ہین عن عكرمة ان رجلا ظاهر من امراته ثم واقعها قبل ان يكفر فاتى النبي صلى
الله عليه وسلم فاخبره فقال ما حملك على ما صنعت قال رأيت بياض ساقها في القمر قال فاعتزلها حتى تكفر
عنك ترجمہ عکرمہ سے روایت ہی ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پہر اوس سے جماع کیا کفارہ دینے سے پہلے بعد اوسکے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے پوچھا تونے ایسا کیون کیا بولا یا رسول اللہ مین نے اوسکی پنڈلی کی
سفیدی چاندنی مین دیکھی (مجھ سے نہ رہا گیا) آپنے فرمایا اب جدا رہ جبتک کفارہ نہ دے ف یعنے پہر دوبارہ ایسا نہ کر اور
کوئی کفارہ اسکا نہ فرمایا سوا اس کے کہ توبہ اور استغفار کرے باب في الخلع خلع کا بیان عن ثوبان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ايما امراة سالت زوجها طلاقا في غير ما باس فحرام عليها رائحة الجنة ترجمہ ثوبان سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بلا ضرورۃ اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اوسپر جنت کی خوشبو حرام ہی یعنے
جبکہ مقربون اور محبوبون کو موقف مین جنت کی خوشبو پہنچیگی تو یہ محروم رہین گی عن حبيبة بنت سهل الانصارية
انها كانت تحت ثابت بن قيس بن الشماس وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى الصبح فوجد حبيبة
بنت سهل عند بابه في الغلس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه فقالت انا حبيبة بنت سهل قال
ما شانك قالت لا انا ولا ثابت بن قيس لزوجها فلما جاء ثابت بن قيس قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذه حبيبة بنت سهل فذكرت ما شاء الله ان تذكر وقالت حبيبة يا رسول الله كل ما اعطاني عندي فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لثابت بن قيس خذ منها فاخذ منها وجلست هي في اهلها ترجمہ حبیبہ سہل کی
بیٹی انصاریہ سے روایت ہی وہ ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح مین تہین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز
کو نکلے دیکہا تو حبیبہ بنت سہل آپکے دروازہ پر کہڑی ہی اندہیری مین آپنے فرمایا کون ہی وہ بولی مین حبیبہ سہل

ہون آپ نے فرمایا کیون کیا حال ہے تیرا بولی یا میں نہیں یا ثابت بن قیس اپنے خاوند کو کہا وہ نہیں رکیونکہ ثابت بن قیس عرع ضیلا آدمی تہا اور نکو مارا
تہا جیبہ کو) جب ثابت بن قیس آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا یہ حبیبہ بنت سہل ہے جو کچہ اللہ کو منظور تہا اس نے مجہہ سے بیان کیا حبیبہ نے کہا
یا رسول اللہ ثابت نے جو کچہہ مجہکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپ نے ثابت بن قیس سے کہا اچہا اس سے تم لے لو جو کچہہ تم نے دیا ہے ثابت نے وہ لے لیا پہر حبیبہ اپنے لوگون
مین بیٹہہ رہین ف اور نکاح فسخ ہو گیا کیونکہ خلع سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے یہ اول خلع تہا جو اسلام مین ہوا اور بعضون کے نزدیک خلع سے ایک طلاق پڑ جاتی ہے عورت اپنے خاوند سے علیحدہ
اور اسکی مثل عدت طلاق کے تین حیض مین مگر یہ مذہب قوی نہین صحیح یہ ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جیسا اوپر

ابن عباس کی روایت مین گذرا **عن عائشة ان حبيبة بنت سهل كانت عند ثابت بن قيس بن شماس فضربها**

**فكسر بعضها فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الصبح فدعا النبي صلى الله عليه وسلم ثابتا فقال خذ بعض**

**مالها وفارقها فقال ويصلح ذلك يا رسول الله قال نعم قال فاني اصدقتها حديقتين وهما بيدها**

**فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذهما وفارقها ففعل** ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل ثابت بن قیس بن شماس کے
نکاح مین تہین ثابت نے انکو مارا یہانتک کہ انکا کوئی عضو ٹوٹ گیا (نسائی اور طبرانی کی روایت مین ہے کہ انکا ہاتہہ ٹوٹ گیا) وہ رسول اللہ صلعم پاس آئین صبح کے بعد آپ نے ثابت کو بلایا
اور فرمایا کچہہ مال لیکر اسکو چہوڑ دے اوس نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ درست ہے آپ نے فرمایا ہان بولا یا رسول اللہ مینے اسکو دو باغ مہر دیے ہین وہ اسکے پاس ہین آپ نے فرمایا انکو لیلے اور چہوڑ دے ثابت نے
ایسا ہی کیا۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ تیرہوان سنن ابی داؤد کا ترجمہ بیان مین اب شروع ہوتا ہے پارہ چودہوان اسکی تائید اور اعانت اور توفیق پر بہروسا کر کے وہی کر دیوالا ہے وہی توفیق

**تم الجزء الثالث عشر ويتلوه الجزء الرابع عشر انشاء الله تعالى**

فہرست پارہ تیرہوان سنن ابی داؤد

# الجزو الرابع عشر

پارہ چودہوان

## بسم الله الرحمن الرحيم

## باب في المملوكة تعتق وهي تحت حر او عبد

لونڈی غلام یا آزاد کے نکاح مین ہو پہر آزاد ہو جاوی عن ابن عباس ان مغيثا كان عبدا فقال يا رسول الله اشفع لي
اليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بريرة اتقي الله فانه زوجك وابو ولدك فقالت يا رسول
الله تامرني بذلك قال لا انما انا شافع فكان دموعه تسيل على خده فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
للعباس الا تعجب من حب مغيث بريرة وبغضها اياه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ مغیث بریرہ کا خاوند
غلام تہا وہ بولا یا رسول اللہ میری سفارش کیجیے بریرہ سے (تاکہ مجہکو نہ چہوڑی کیونکہ بریرہ آزاد ہوگئی تہی اور لونڈی جب غلام کے نکاح مین ہو
پہر آزاد ہو جاوے تو اسکو اختیار ہوتا ہے نکاح رکہنی یا توڑ لینے کا اور جو آزاد کے نکاح مین ہو تو اختیار نہ ہوگا نزدیک جمہور
علما کے اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہوگا) آپ نے فرمایا اے بریرہ ڈر اللہ سے وہ تیرا خاوند ہے تیرے بچی کا باپ ہے بریرہ بولی
یا رسول اللہ کیا آپ مجہے حکم کرتے ہین اس سے ملے رہنے کا آپ نے فرمایا نہین مین سفارش کرتا ہون تو مغیث کی آنسو ماری رنج کے
گالون پر بہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا تمہین تعجب نہین آتا مغیث کی محبت بریرہ کی ساتہہ اور بریرہ
کی عداوت مغیث کی ساتہہ دیکہہ کر عن ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود يسمى مغيثا فخيرها يعني النبي صلى
الله عليه وسلم وامرها ان تعتد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی کہ بریرہ کا خاوند ایک کالی رنگ کا غلام تہا جسکا نام مغیث
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اپنی خاوند کے پاس رہنی کا یا چہوڑ دینی کا (اوس نے چہوڑ دیا) آپ نے اوسکو
حکم کیا عدت کرنی کا عن عائشة في قصة بريرة قال كان زوجها عبدا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سی روایت ہی بریرہ کی قصی مین اون کا خاوند غلام تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اختیار دیا اوس نے اپنی تئین اختیار کر لیا (خاوند کو اختیار نہ کیا) اگر آزاد ہوتا تو آپ بریرہ
کو اختیار نہ دیتی عن عائشة ان بريرة خيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان زوجها عبدا
حضرت عائشہ سی روایت ہی کہ بریرہ کو اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوسکا خاوند غلام تہا **باب من قال**
**كان حرا** جسنی کہا بریرہ کا خاوند آزاد تہا عن عائشة ان زوج بريرة كان حرا حين اعتقت وانها خيرت
فقالت ما احب ان اكون معه وان لي كذا وكذا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی بریرہ کا خاوند آزاد تہا جب بریرہ
آزاد ہوئی اور بریرہ کو اختیار دیا گیا وہ بولی مجہے اوسکی ساتہہ رہنا منظور نہین اگرچہ اتنا اتنا مال ملے (ابو حنیفہ کی یہی حدیث
دلیل ہے مگر حضرت عائشہ سی اسکی خلاف بہی ثابت ہی عن عائشة ان بريرة اعتقت وهي عند مغيث عبد لآل ابي احمد

فخیرها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لها ان قربك فلا خیار لك ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تو مغیث کی نکاح میں تھی اور مغیث غلام تھا ابو احمد کی اولاد کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ
کو اختیار دیا اور فرمایا اگر مغیث نے تجھ سے صحبت کر لی تو پھر تجھے اختیار نہ ہوگا ف اس حدیث میں یہ ہے کہ اختیار کرنا بہتر
ہے جس میں اختلاف نہیں باب فی المملوکین یعتقان معا هل تخیر امرأته جب خاوند اور جورو ایک ساتھ آزاد
کیے جاویں تو عورت کو اختیار نہ ہوگا عن عائشة انها ارادت ان تعتق مملوکین لها زوج قال فسألت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تبدأ بالرجل قبل المرأة ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے قصد کیا ایک
غلام لونڈی کے آزاد کرنے کا جو خاوند جورو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا پہلے خاوند کو آزاد کرنا (تاکہ عورت
کو نکاح کے فسخ کا اختیار نہ ہو جائے) باب اذا اسلم احد الزوجین جب خاوند یا جورو مسلمان ہو جاوے عن
ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاءت امرأته مسلمة بعده فقال یا رسول
اللہ انها قد کانت اسلمت معی فردها علیه ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر آیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بعد اوسکے اوسکی عورت مسلمان ہو کر آئی مرد نے کہا یا رسول اللہ وہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی
آپ نے عورت اوسی کو دلوا دی ف کیونکہ جب ایک ساتھ مسلمان ہوئی تو نکاح فسخ نہیں ہوا عن ابن عباس قال اسلمت
امرأة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجت فجاء زوجها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ انی قد کنت اسلمت وعلمت باسلامی فانتزعها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجها الآخر وردها الی
زوجها الاول ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک عورت مسلمان ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور
اوس نے نکاح کر لیا (ایک مسلمان سے) بعد اوسکے اوسکا خاوند آیا اور بولا یا رسول اللہ میں بھی مسلمان ہو چکا تھا اور وہ جانتی تھی
میرے اسلام کو (یا جو واسکی اوسنے شرارت سے دوسرا نکاح کر لیا) آپ نے اوس عورت کو دوسرے خاوند سے چھین کر پہلے خاوند کو
دلا دی ف جب عورت خاوند سے پہلے مسلمان ہو تو بعضوں کے نزدیک اوسی وقت نکاح فسخ ہو جاویگا بعضوں کے نزدیک
عدت تک انتظار ہوگا بعضوں کے نزدیک خاوند سے کہا جاویگا مسلمان ہو اگر ہو گیا تو بہتر ورنہ نکاح فسخ کیا جاویگا باب
الی متی ترد علیه امرأته اذا اسلم بعدها جب مرد عورت کے بعد مسلمان ہو تو کب تک وہ عورت اوسکو مل سکتی ہے عن
ابن عباس قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنته زینب علی ابی العاص بالنکاح الاول لم یحدث شیئا
قال محمد بن عمرو فی حدیثه بعد ست سنین وقال الحسن بن علی بعد سنتین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب کو پھیر دیا ابو العاص کو پہلے نکاح سے کوئی بات نئی نہیں کی چھ برس کے بعد
یا دو برس کے بعد یا کئی برس کے بعد ف ابو العاص پہلے شوہر کا نام ہے حضرت زینب کے اونکے خاوند پہلے کافر تھے بعد کئی
سال کے مسلمان ہو کر آنحضرت کے پاس آئے آپ نے اون کی بی بی زینب کو اون سے ملا دیا باب فی من اسلم وعنده

نساء اکثر من اربع جو شخص مسلمان ہووے اور اوسکے پاس چار سے زیادہ عورتین ہون عن الحارث بن قیس الاسدی قال اسلمت وعندی ثمان نسوۃ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اختر منھن اربعا ترجمہ حارث بن قیس اسدی سے روایت ہے مین مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتین تہین تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا چار اون مین سے چن لے اور باقی کو چھوڑ دے یہ آٹھ عورتین زمانہ کفر کی نکاح کی ہوئین تہین یہ ضرور نہین کہ اون سب سے ایک ساتھہ نکاح کیا ہو عن فیروز قالت قلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان قال طلق ایتھما شئت ترجمہ فیروز نے کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوا ہون اور میرے نکاح مین دو بہنین ہین آپ نے فرمایا اون مین سے ایک کو طلاق دیدے باب اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد جب ماں باپ مسلمان ہو تو اولاد کس کے پاس رہے عن رافع بن سنان انہ اسلم وابت امراتہ ان تسلم فاتت النبی صلی اللہ علیہ فقالت ابنتی وھی فطیم او شبہہ وقال رافع ابنتی فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقعد ناحیۃ و قال لھا اقعدی ناحیۃ قال واقعد الصبیۃ بینھما ثم قال ادعواھا فمالت الصبیۃ الی امھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اھدھا فمالت الصبیۃ الی ابیھا فاخذھا ترجمہ رافع بن سنان سے روایت ہے وہ مسلمان ہوئے اور اونکی بی بی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ میری لڑکی مجھکو ولا دیجئے اوسکا دودھ چھٹ چکا تہا یا چھٹنے والا تہا اور رافع نے کہا میری لڑکی مجھکو دلا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے کہا تو ایک کونے مین بیٹھہ اور عورت سے کہا تو ایک کونے مین بیٹھہ اور لڑکی کو اون دونون کے بیچ مین بٹھا دیا بعد اوسکے دونون سے کہا بلاؤ اوس لڑکی کو وہ لڑکی اپنی ماں کیطرف جھکنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اوسکو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کیطرف چلی آئی باپ نے اوسکو لیلیا ف یہ آپکا معجزہ تہا بعضون کے نزدیک اب بہی یہی حکم ہے بعضون کے نزدیک جو مسلمان ہوگا اوسی کو اولاد ملیگی باب فی اللعان لعان کا بیان عن سہل بن سعد الساعدی ان عویمر بن اشقر العجلانی جاء الی عاصم بن عدی فقال لہ یا عاصم ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل سل لی یا عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فسال عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابھا حتی کبر علی عاصم ما سمع من رسول اللہ فلما رجع عاصم الی اھلہ جاءہ عویمر فقال لہ یا عاصم ماذا قال لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم لم تاتنی بخیر قد کرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسئلۃ التی سالتہ عنھا فقال عویمر واللہ لا انتھی حتی اسالہ عنھا فاقبل عویمر حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وسط الناس فقال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیک وفی صاحبتک قرآن فاذھب فات بھا قال سہل فتلاعنا وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا

قال عویمر کذبت علیها یا رسول اللہ ان امسکتها فطلقها عویمر ثلاثا قبل ان یامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال ابن شهاب فکانت تلک سنة المتلاعنین ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ عویمر بن اشقر عجلانی

عاصم بن عدی پاس آیا اور بولا ای عاصم اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس اجنبی مرد کو دیکھے پھر وہ اوسکو مار ڈالے تو لوگ

اوسکو مار ڈالینگے اگر نہ مارے تو کیا کرے تم یہ مسئلہ میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو عاصم نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس سوال کو برا جانا (کیونکہ آپ سوال کو بلا ضرورت مکروہ جانتے تھے آپ یہہ سمجھے کہ اس

مسئلے کی ضرورت نہیں پھر بغیر ضرورت کے ایسی مکروہ باتوں کا ذکر لانا کیا ضرور ہے) اور معیوب سمجھا عاصم پر یہہ امر بہت

گران گزرا اسوجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے جب عاصم اپنے گھر میں لوٹ کر آئے تو عویمر اون کے

پاس آیا اور پوچھا ای عاصم کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم نے کہا کہ تم سے بھلائی مجھکو نہیں ہوئی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سوال کو برا جانا جو میں نے آپ سے کیا عویمر نے کہا قسم خدا کی میں تو کبھی باز نہیں آؤنگا جبتک

یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھونگا بعد اوسکے عویمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ لوگوں کے بیچ میں

بیٹھے ہوئے تھے (یعنی سب لوگ آپ کے اس پاس تھے آپ بیچ میں تھے) عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو خبر دیجیے اوس شخص کے

حکم سے کہ وہ اپنی عورت کے ساتھہ کسی اجنبی شخص کو پاوے (جو اوس عورت کا محرم نہ ہو) - تو کیا اوسکو قتل کرے - یعنی کیا

قتل اوسکا جائز ہے مگر مقتول کی وارث اوسکی عوض میں قاتل کو بھی قتل کرینگے یا کیا صورت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تیری اور تیری عورت کے مقدمہ میں وحی اوتاری گئی ہے تو اپنی عورت کو جا کر بلا لا سہل نے کہا کہ دونوں نے لعان

کیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ساور آدمیوں کے جب کہ دونو لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے کہا یا

رسول اللہ میں نے اوس پر جھوٹ بولا اگر میں اوسکو پھر اپنی پاس رکھوں پھر عویمر نے اوسکو تین طلاق دے دی بغیر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے ابن شہاب نے کہا پھر یہی طریقہ لعان کرنیوالوں کا ہو گیا ف جب مرد اور عورت دونو لعان

سے فارغ ہوں تو قاضی اون دونوں میں تفریق کر دے پھر وہ عورت قیامت تک اوس مرد سے نہ مل سکیگی اور اولاد کا نسب

اپنی ماں سے رہیگا اگر مرد اولاد سے بھی انکار کرے عن سهل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للعاصم بن عدی امسک

المراة عندک حتی تلد ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن عدی سے

کہا تم عورت کو اپنے پاس رکھو جبتک وہ جنے دوسری روایت میں ہے عن سهل بن سعد الساعدی قال حضرت لعانهما

عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن خمس عشرة سنة وساق الحدیث قال فیه ثم خرجت حاملا

فکان الولد یدعی لامه سہل بن سعد ساعدی نے کہا میں ان دونوں کے لعان کے وقت موجود تھا جب میرا سن پندرہ برس

کا تھا بعد اوسکے وہ عورت پیٹ سے نکلی تو لڑکی کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے تھے (کیونکہ باپ اوسکا معلوم نہ تھا) عن

سهل بن سعد فی خبر المتلاعنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصروها فان جاءت به ادعج

العينين عظيم الاليتين فلا اراه الا قد صدق وان جاءت به احيمر كانه وحرة فلا اراه الا كاذبا قال فجاءت به على النعت المكروه ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی اسی لعان کی حدیث مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ عورت ایسا بچہ لاوی یعنی جنی سیاہ رنگ بہت کالی انکہین ہون اور کولے بڑے ہون تو مین عویمر کو جہوٹا نہین سمجہا ہونگا اور جو سرخ رنگ گیری کیطرح ہو تو عویمر جہوٹا ہے پہر اوسکا بچہ بری طرح پیدا ہوا عن سہل بن سعد الساعدی بهذا الخبر قال فكان يدعى يعني الولد لامه ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی اسی حدیث مین پہر اوسکا بچہ کہ اوسکی مان کیطرف نسبت دیکر پکارا جاتا تہا عن سہل بن سعد في هذا الخبر قال فطلقها ثلاث تطليقات عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فانفذه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ما صنع عند النبي صلى الله عليه وسلم سنة قال سهل حضرت هذا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فمضت السنة بعد في المتلاعنين ان يفرق بينهما ثم لا يجتمعان ابدا ترجمہ سہل بن سعد اسی حدیث مین روایت ہی کہ عویمر نے اوس عورت کو تین طلاق دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے اوسکو جاری کر دیا اور جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیجاوی وہ سنت ہوتی ہی (تو معلوم ہوا کہ تین طلاق ایک بار دینے سے تینون پڑجاتے ہین جیسے جمہور علما کا قول ہے مگر یہ استدلال اس حدیث سے نادرست ہی اسلیے کہ لعان سے خود فرقت ہوجاتی ہی اوس کا طلاق دینا بیکار تہا اسلیے رسول اللہ صلعم چپ ہو رہے) سہل نے کہا مین اوسوقت موجود تہا پہر یہی طریقہ ہوگیا لعان کرنیوالونکا کہ اون مین تفریق کیجاوے گی اور کبہی وہ مل نہ سکینگے عن سهل بن سعد قال مسدد قال شهدت المتلاعنين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا ابن خمس عشرة ففرق بينهما رسول الله صلى الله عليه وسلم حين تلاعنا وتم حديث مسدد وقال الآخرون انه شهد النبي صلى الله عليه وسلم فرق بين المتلاعنين فقال الرجل كذبت عليها يا رسول الله ان امسكتها لم يقل بعضهم عليها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی مسدد نے یون نقل کیا سہل بن سعد نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تہا لعان کیوقت مین اسوقت پندرہ برس کا تہا آپ نے اون دونون مین تفریق کردی دوسرون نے اسطرح روایت کیا کہ سہل بن سعد موجود تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے تفریق کی لعان کرنیوالون مین وہ بولا اگر مین پہر اس عورت کو رکہون تو گویا مین نے جہوٹ بولا اوسپر (ف) مالک اور شافعی کا قول یہ ہی کہ لعان سے خود بخود فرقت ہوجاتی ہی جب عورت لعان سے فارغ ہو اور بعضون نے کہا جب مرد فارغ ہو اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک حاکم کو تفریق کرنا ضروری ہی عن سهل بن سعد في هذا الحديث وكانت حاملا فانكر حملها فكان ابنها يدعى اليها ثم جرت السنة في الميراث ان يرثها وترث منه ما فرض الله عز وجل لها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی اسی حدیث مین وہ عورت حاملہ تہی عویمر نے اوسکے حمل کا اپنے سے انکار کیا پہر اوسکا لڑکا مان کے نام سے پکارا جاتا تہا بعد اوسکے سنت میراث مین یون جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی مان کا وارث ہوگا اور مان اوس لڑکے کی وارث

ہوگی فرائض لکھو ابوداؤد عن عبد اللہ قال انا لیلۃ جمعۃ فی المسجد اذ دخل رجل من الانصار المسجد فقال لو
ان رجلا وجد مع امراتہ رجلا فتکلم بہ جلدتموہ وقتل قتلتموہ فان سکت سکت علی غیظ واللہ
لاسئلن عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان من الغد اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال
لو ان رجلا وجد مع امراتہ رجلا فتکلم بہ جلدتموہ او قتل قتلتموہ او سکت سکت علی غیظ فقال
اللہم افتح وجعل یدعو فنزلت اٰیۃ اللعان والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم ہذہ
الاٰیۃ فابتلی بہ ذلک الرجل من بین الناس فجاء ہو وامراتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلاعنا فشہد
الرجل اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین ثم لعن الخامسۃ علیہ ان کان من الکاذبین قال فذہبت لتلتعن فقال
لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مہ فابت ففعلت فلما ادبرا قال لعلہا ان تجیٔ بہ اسود جعدا فجاءت بہ اسود
جعدا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے مین جمعہ کی رات کو مسجد مین بیٹھا تھا اتنی مین ایک شخص انصاری مسجد مین آیا
اور کہنے لگا اگر کوئی شخص اپنے عورت کے ساتھ کسیکو پاوے پھر اوسکو بیان کرے (یعنے کہے کہ میری بی بی نے زنا کیا) تو تم اوسکو کوڑے
مارو (حد قذف لگاؤ) اگر مار ڈالے تو تم بہی اوسکو مار ڈالو (قصاص مین) اگر چپ ہو رہے تو غصہ پی کر چپ ہو رہے قسم خدا کی مین یہ
مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھونگا جب صبح ہوئی دوسرے دن تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہی پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پاوے
پھر اسکا ذکر کرے تو تم اسکو کوڑے مارو اگر مار ڈالے تو تم اوسکو بہی مار ڈالو اگر چپ ہو جاوے تو غصہ کہا کر چپ رہے آپ نے فرمایا یا اللہ اس مشکل کو کھول (یعنے
اس باب مین کوئی حکم اُتار) تب آیت لعان کی اُتری والذین یرمون ازواجہم الاٰیۃ جو لوگ تہمت زنا کی لگاوین اپنی عورتون
کو اور اونکے پاس گواہ نہ ہون آخر آیت تک سب سے پہلے وہی شخص اس بلا مین مبتلا ہوا وہ آیا اور اوسکی بی بی بھی آئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس دونون نے لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار اللہ کا نام لیکر کہ وہ سچا ہے پہر پانچوین بار مین کہا لعنت
خدا کی اوسپر اگر جھوٹا ہو بعد اوسکی عورت نے لعان کرنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ٹھہرایا (اس لیے کہ اگر خاوند کا بیان سچا ہو تو
آخرت کی سزا سے ڈر کر اقرار کرے حد قبول کرے) مگر اوس عورت نے نہ مانا اور لعان کیا (یعنے چار بار اللہ کا نام لیکر گواہی دی کہ خاوند
جھوٹا ہے پھر پانچوین بار مین کہا اگر خاوند سچا ہو تو مجھپر اللہ کا غضب اُترے) جب دونون چلے تو آپ نے فرمایا شاید اس عورت کا
بچہ کالا گھونگر بال والا پیدا ہوگا پھر ویسا ہی بچہ پیدا ہوا (کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا) عن ابن عباس ان ہلال بن امیۃ
قذف امراتہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشریک بن سحماء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البینۃ او حد
فی ظہرک قال یا رسول اللہ اذا رای احدنا رجلا علی امراتہ یلتمس البینۃ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
البینۃ والا حد فی ظہرک فقال ہلال والذی بعثک بالحق انی لصادق ولینزلن اللہ فی امری ما یبرئ
ظہری من الحد فنزلت والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم فقرا حتی بلغ من الصادقین
فانصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل الیہما فجاءا فقام ہلال بن امیۃ فشہد والنبی صلی اللہ علیہ وسلم

يقول الله يعلم ان احدكما كاذب فهل منكما من تائب ثم قامت فشهدت فلما كان عند الخامسة
ان غضب الله عليها ان كان من الصادقين وقالوا لها انها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت
حتى ظننا انها سترجع فقالت لا افضح قومي سائر اليوم فمضت فقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها
فان جاءت به اكحل العينين سابغ الاليتين خدلج الساقين فهو لشريك بن سحماء فجاءت به كذلك
فقال النبي صلى الله عليه وسلم لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شان ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہلال
بن امیہ نے اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شریک بن سحما ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہلال سے فرمایا کہ گواہ لا نہین تو تہمت کی حد تیری پیٹھ پر ماری جاوے گی ہلال نے کہا یا رسول اللہ کیا جب ہم
مین سے کوئی شخص اپنی بی بی پر کسی شخص کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈھنے کو جاوے اور یہ کیا جائے گواہ کرنیکی ہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے تھے کہ گواہ قائم کر نہین تو تیری پیٹھ پر تہمت کی حد لگیگی ہلال نے کہا قسم ہے اوس پاک ذات کی جسنے آپ کو
حق کے ساتھ بھیجا ہے مین تحقیق سچا ہون البتہ اللہ تعالی ایسا حکم اتاریگا کہ میری پیٹھ کو تہمت کی حد مارنے سے بچالیگا اتنے مین اللہ
تعالی کے پاس سے یہ آیتین اترین اور جو لوگ اپنی بی بیون پر تہمت لگاتے ہین اور انکی لیے کوئی گواہ نہین ہے سوا اون کی ذات
کے حضرت نے ان آیتون کو صادقین تک پڑھا یعنی والخامسۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین تک بعد اوسکے
ہلال بن امیہ اور اوسکی جورو کو بلا بھیجا دونون آئے پہلے ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے اور گواہیان دین اور رسول اللہ صلعم فرماتے جاتے
تھے دیکھو بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم مین سے ایک ضرور جھوٹا ہے کیا کوئی تم مین سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اوسنے گواہیان
دین جب پانچوین شہادت آئی کہ غضب اللہ کا اوس پر ہو اگر خاوند سچا ہو اور لوگون نے کہا اللہ کا غضب ضرور پڑیگا تو وہ عورت
جھجک گئی اور اولٹی لوٹی یہانتک کہ ہم سمجھے وہ اپنے بیان سے پھر جاوے گی پھر وہ بولی مین اپنی قوم کو رسوا نکرونگی زمانے مین
اور گئی (اور گواہی دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر اسکا لڑکا کالی آنکھون والا بڑی سرین والا موٹی
پنڈلیون والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحما کا ہے پھر ایسا ہی لڑکا پیدا ہوا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ کا حکم اس
باب مین نہو چکتا تو مین اوس عورت سے کچھ کرتا (یعنی اوسکو سزا دیتا زنا کی حد لگاتا) ابو داؤد نے کہا اس حدیث سے متفرد ہوئے
اہل مدینہ (یعنی انہون ہی نے روایت کیا) ابن بشار کی حدیث کو ابن ابی عدی سے انہون نے ہشام بن حسان سے عکرمہ
ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر رجلا حين امر المتلاعنين ان يتلاعنا ان يضع يده على فيه عند
الخامسة يقول انها موجبة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا
جب لعان کرنیوالون کو لعان کے لیے کہا کہ پانچوین بار مین اوسکے موہنہ پر اپنا ہاتھ رکھے اور فرمایا کہ مقرر وہ عذاب کا باعث ہے
ف یعنی اگر نفس الامر مین وہ جھوٹا ہے یا عورت جھوٹی ہے تو اللہ کا عذاب جھوٹے پر اوتریگا عن ابن عباس قال جاء هلال
بن امية وهو احد الثلاثة الذين تاب الله عليهم فجاء من ارضه عشيا فوجد عند اهله رجلا فرأى

بعينه وسمع باذنه فلم يهجه حتى اصبح ثم غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني
جئت اهلي عشاء فوجدت عندهم رجلا فرايت بعيني وسمعت باذني فكره رسول الله صلى الله عليه و
سلم ما جاء به واشتدت عليه فنزلت والذين يرمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا انفسهم
فشهادة احدهم الآيتين كلتيهما فسري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابشر يا هلال قد جعل الله
لك فرجا ومخرجا قال هلال قد كنت ارجو ذاك من ربي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ارسلوا اليها فجاءت فتلا عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكرهما واخبرهما ان عذاب الآخرة اشد
من عذاب الدنيا فقال هلال والله لقد صدقت عليها فقالت كذب فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لاعنوا بينهما فقيل لهلال اشهد فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقين فلما كانت
الخامسة قيل يا هلال اتق الله فان عذاب الدنيا اهون من العذاب الآخرة وان هذه الموجبة التي
توجب عليك العذاب فقال والله لا يعذبني الله عليها كما لم يجلدني عليها فشهد الخامسة ان لعنة
الله عليه ان كان من الكاذبين ثم قيل لها اشهدي فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الكاذبين
فلما كانت الخامسة قيل لها اتقي الله فان عذاب الدنيا اهون من عذاب الآخرة وان هذه الموجبة التي توجب
عليك العذاب فتلكأت ساعة ثم قالت والله لا افضح قومي فشهدت الخامسة ان غضب الله عليها ان كان
من الصادقين ففرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بينهما وقضى ان لا يدعى ولدها لاب ولا ترمى ولا يرمى
ولدها ومن رماها او رمى ولدها فعليه الحد وقضى ان لا بيت لها عليه ولا قوت من اجل انهما يتفرقان
من غير طلاق ولا متوفى عنها وقال ان جاءت به اصيهب اريسح اثيبج حمش الساقين فهو لهلال و
ان جاءت به اورق جعدا جماليا خدلج الساقين سابغ الاليتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا
الايمان لكان لي ولها شان قال عكرمة فكان بعد ذلك اميرا على مصر وما يدعى لاب ترجمہ عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ اول تین لوگوں میں سے تھے جنکا اللہ نے قصور معاف کیا تھا غزوۂ تبوک میں (جب کہ لوگ
جہاد سے رہ گئی تھے) تو ہلال بن امیہ اپنی زمین میں سے رات کو آئی اپنی بی بی پاس ایک شخص دیکھا اپنی آنکھوں سے دیکھا
اور اپنی کانوں سے سنا ہلال نے اوسکو نہ ڈانٹا نہ دھمکایا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
میں شام کو اپنے گھر میں گیا تو بی بی کے پاس ایک شخص دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ہلال کا یہ کہنا برا معلوم ہوا ہلال پر یہ امر سخت گزرا تب یہ آیت اوتری والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا
انفسہم فشہادۃ احدہم الآیۃ (جسکے معنے اوپر گزر چکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے وحی کی شدت جاتی رہی آپ نے
فرمایا ای ہلال خوش ہو جا اللہ جل جلالہ نے تیرے واسطے کشایش کی اور رستہ نکالا ہلال نے کہا مجھ بھی اپنے رب سے یہی امید

تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا بھیجو اوس عورت کو وہ آئی اپنی اون دونون میان بیوی کو بھی آیت پڑھ کر سنائی اور نصیحت کی
اور بیان کیا اون سے کہ اللہ کا عذاب دنیا کی تکلیف سے زیادہ سخت ہی ہلال نے کہا قسم خدا کی مین نے سچ کہا اس عورت کا حال عورت
نے کہا جھوٹھ بولتا ہی آپ نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اون دونون کو لعان کراؤ پہلے ہلال سے کہا گیا گواہیان دو اوس نے چار
گواہیان اسطرح دین اللہ کا نام لیکر کہ مین سچ کہتا ہون جب پانچوان بار ہوا تو ہلال سے کہا گیا اے ہلال ڈر اللہ کے عذاب سے کیونکہ
دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہی اور یہی اخیر گواہی ہی جو عذاب کو تیری اوپر واجب کردیگی (اگر تو جھوٹھا
ہی) ہلال بولا قسم اللہ کی اللہ کبھی عذاب نہین کریگا مجھکو اوس عورت جیسی اللہ نے کوڑی نہین ماری مجھکو اوسپر تہمت کرنی
سے ف یعنی اگر یہ آیت نہ اوترتی تو مجھپر بعوض اس تہمت کے حد قذف پڑتی مگر اللہ جل جلالہ نے میری سچائی کے باعث
سے مجھکو کوڑون سے بچایا اسیطرح میری سچائی کے وجہ سے جہنم کے عذاب سے بھی بچاویگا ف پہر بعد اوسکے عورت سے کہا گیا اب تو
گواہیان دے اوس نے چار گواہیان دین اللہ کا نام لیکر کہ خاوند میرا جھوٹھ بولتا ہی جب پانچوان بار ہوا لوگون نے اوس سے
کہا دیکھ ڈر اللہ سے دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے اور یہی پانچوین گواہی ہے جو اللہ کا عذاب تجھپر واجب کردیگی یہ سنکر ایک ساعت
تک وہ عورت چپ ہو رہی پھر بولی قسم خدا کی مین اپنی قوم کو رسوا نہ کرونگی اور پانچوین گواہی بھی دیدی کہ اللہ کا غضب مجھپر اوترے
اگر خاوند سچ کہتا ہو بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون مین جدائی کردی اور یہ فیصلہ کیا کہ اسکے پیٹ سے
جو لڑکا پیدا ہوگا اوسکو باپ کیطرف نسبت نہ کیجاوے لیکن اس عورت کو زنا کی تہمت نہ لگائی جاوے نہ اس کے لڑکے کو جو اسکو
یا اسکے لڑکے کو زنا کی تہمت لگاوے اوسپر حد قذف پڑیگی اور یہ بھی فیصلہ کیا کہ خاوند پر اسکو رہنے کیجگہ دینا (گھر) یا خرچ
دینا واجب نہین کیونکہ یہ دونو جدا ہوتے ہین بغیر طلاق کے اور وفات کے اور فرمایا اگر لڑکا بھورے بال والا دبلی پتلی سرین والا
چوڑی پیٹ والا باریک پنڈلیون والا پیدا ہو تو ہلال کا نطفہ ہے اور اگر گندمی رنگ گھونگروالے بال والا موٹا بہاری پنڈلیون والا
بڑی سرین والا تو اوس شخص کا نطفہ ہی جسکے ساتھ اوسکو تہمت لگائی گئی (زنا کی) ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیافے
کے رو سے فرمایا ان حدیثون سے ثابت ہوتا ہی کہ علم قیافہ ایک بہتر علم ہے مگر اوسکے اوپر کوئی حکم یقین سے نہین کرسکتے اگرچہ ظن غالب
ہو جاتا ہے ف پہر اوس عورت کا بچہ گندم گون گھونگر بال والا موٹی پنڈلیون والا بہاری سرین والا پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر پہلے گواہیان نہ ہو چکی ہوتین تو مین اوس عورت کو کچھ کرتا (یعنی سزا دیتا تاکہ اورون کو عبرت ہو)
عکرمہ نے کہا پہر وہ لڑکا امیر ہوگیا مصر کا لیکن باپ کا نام لیکر نہ بلایا جاتا ف نووی نے کہا اختلاف ہے کہ آیت لعان ہلال
بن امیہ کے لیے اوتری یا عویمر عجلانی کے لیے جمہور علما کے نزدیک نزول اس آیہ شریفہ کا ہلال کے لیے ہے اور ہلال کا لعان سب سے
پہلے تہا اسلام مین اور بعضون نے کہا شاید دونون کے حق مین اوتری ہو اسطرح کہ دونون اس مسئلہ کو پوچھ چکی ہون پہر آیت
اوتری واللہ اعلم

عن سعید بن جبیر یقول سمعت ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمتلاعنین
حسابکما علی اللہ احدکما کاذب لا سبیل لک علیہا قال یا رسول اللہ مالی قال لا مال لک ان کنت

صدقت علیها فهو بما استحللت من فرجها وان کنت کذبت علیها فذلک ابعد لک ترجمہ سعید
بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر سے سنا ہے وہ کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعان کرنیوالونکو تم دونو
کا حساب اللہ پر ہے تم دونون مین ایک جہوٹا ہے پہر مرد سے فرمایا تجہکو اوس عورت پر کچہ قابو نہین - اوس نے کہا یا رسول اللہ
میرا مال آپنے فرمایا اگر تو نے اوسپر سچ کہا ہے تو وہ تیرا مال اوسکی بدلی مین گیا کہ تو نے اوسکی شرمگاہ کو اپنے پر حلال کیا اور
اگر تو نے اوسپر جہوٹ باندہا تو وہ مہر پہر مانگنا تیری لیاقت سے بہت بعید ہے ف ایک شخص نے اپنی جورو کو بدکاری کا
عیب لگایا اوس نے انکار کیا دونون نے آپس مین قسم کہائے جہوٹے کو بددعا کرکے جدا ہوگئے تب حضرت نے یہ حدیث
فرمائی یعنی دونون مین ایک مقرر جہوٹا ہے اگرچہ شرع مین کسی پر جہوٹ نہ ثابت ہو لیکن قیامت مین خدا حساب کر لیگا
پہر مرد نے اپنا مال مانگا جو جورو کو دیا تہا حضرت نے فرمایا تجہکو اب اوسکے مال پر قابو اور اختیار نہین اگر تو سچا ہے تو مال
صحبت داری کی بدلے گیا اور اگر عورت سچی ہے تو مال کا لینا اور بہت سے بعید ہے عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عمر

رجل قذف امرأته قال فرق رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اخوی بنی العجلان وقال الله یعلم ان احد
کما کاذب فهل منکما تائب یرددها ثلاث مرات فابیا ففرق بینهما ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے
ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا کر دیا عجلان کے
بہائی بہن کو یعنی عویمر اور اوسکے بیبی کو آپنے فرمایا اللہ جانتا ہے جو کوئی تم مین جہوٹا ہے پہر کیا تم مین سے کوئی توبہ
کرتا ہے تین بار آپنے اسیطرح فرمایا گر مرد اور عورت دونون مین سے کسی نے نہ سنا آپنے اون دونون مین جدائی کر دی عن

ابن عمر ان رجلا لاعن امرأته فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم وانتفی من ولدها ففرق رسول الله
صلی الله علیه وسلم بینهما والحق الولد بالمرأة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک
شخص نے لعان کیا اپنی عورت سے اور اوسکی لڑکی کے نسب کو نفی کیا (یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا نہین ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جدائی کر دی اوسکے اور عورت کے درمیان مین - ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو مالک نے فقط روایت کیا) اور ملا دیا لڑکے کو عورت
سے یعنی اوسکا نسب ف ماں سے رہا ایک روایت مین ہے انکر حملها فکان ابنها یدعی الیها انکار کیا مرد نے اوسکی حمل کا تو لڑکا
ماں کے نام سے بلایا جاتا باب اذا شک فی الولد جب لڑکے مین شک ہو تو کیا حکم ہے عن ابی هریرة قال

جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم من بنی فزارة فقال ان امرأتی جاءت بولد اسود فقال هل لک من ابل

قال نعم قال ما الوانها قال حمر قال فهل فیها من اورق قال ان فیها لورقا قال فانی تراه قال عسی ان
یکون نزعه عرق قال وهذا عسی ان یکون نزعه عرق ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
میری عورت نے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا جنا ہے آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کچہ اونٹ بہی ہین اوسنے کہا کہ ہاں پہر آپنے پوچہا
اون اونٹونکا رنگ کیسا ہے وہ بولا سرخ ہے آپنے فرمایا کیا اوس مین گندمی رنگ کا بہی اونٹ ہے وہ بولا ہان ہے آپنے فرمایا کہ

رنگ کا اونٹ کہان سی آیا وہ بولا شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہوا آپنے فرمایا شاید تیرے لڑکا بھی رنگ کسی رگ نے کھینچ لیا ہو **ف** یعنی اوسوقت کسی رگ مین سے جسمین سوداویت زیادہ تھی نطفہ بیوی زیادہ ملگیا اور اوسکی وجہ سے لڑکا کالا ہوا تو ایسے اختلاف سے دلمین شبہہ کرنا لغو ہے

**باب التغليظ في الانتفاء** لڑکے کی نسب سے انکار کرنا کیسا ہے

عن ابي هريرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت اية الملاعنة ايما امراة ادخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها الله جنته وايما رجل جحد ولده وهو ينظر اليه احتجب الله منه وفضحه على رؤس الاولين والاخرين ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب مین اوتری جسعورت نے اپنے لڑکیکو غیر قوم مین داخل کیا جس قوم مین سے وہ نہین ہے یعنے عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کیا کہ اوسکی اولاد ہے تو وہ عورت اللہ کی رحمت کے چیزون مین سے کسی چیز مین دخل نہین ہین اور اللہ اوس عورت کو ہرگز اپنی جنت مین نہ داخل کریگا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے سے انکار کرے جان بوجھ کر یعنے دیدہ ودانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے اوسکو اللہ تعالی کا دیدار نہ ہوگا قیامت کے روز اللہ تعالی اوسکو تمام جہان کے اگلے پچھلے مخلوق کے روبرو رسوا کریگا **ف** حاصل یہ کہ نہ عورت کو چاہیے کہ حرام کا بچہ کسی غیر سے جنکر اوسکو اپنے خاوند کیطرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ دانستہ اپنے بچے کا انکار کرے اور عورت پر زنا کی تہمت رکھے

**باب في ادعاء ولد الزنا** ولد الزنا کو کوئی اپنا لڑکا کہے

عن ابن عباس انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مساعاة في الاسلام من ساعى في الجاهلية فقد لحق بعصبته ومن ادعى ولدا من غير رشدة فلا يرث ولا يورث ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام مین خرچی کمانا نہین ہے (جیسے جاہلیت مین لوگ اپنی لونڈیون کو خرچی پر چلاتے تھے) اور جسنے خرچی کمائی جاہلیت مین پھر اوس عورت کا لڑکا ہوا تو اوسکا نسب اوسکے مولی سے ملگیا اب جو شخص دعوی کریگا کسی بچے کی نسب کا بغیر نکاح (یا ملک) کے تو نہ بچہ اوسکا وارث ہوگا نہ وہ بچے کا —

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى ان كل مستلحق استلحق بعد ابيه الذي يدعى له ادعاه ورثته فقضى ان كل من كان من امة يملكها يوم اصابها فقد لحق بمن استلحقه وليس له مما قسم قبله من الميراث شيء وما ادرك من ميراث لم يقسم فله نصيبه ولا يلحق اذا كان ابوه الذي يدعى له انكره وان كان من امة لم يملكها او من حرة عاهر بها فانه لا يلحق ولا يرث وان كان الذي يدعى له هو ادعاه فهو ولد زنية من حرة كان او امة ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہو اوس نے اپنے باپ سے نقل کی اوسنے اپنے دادا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ حکم فرمانیکا کیا جو لڑکا اپنے باپ کے مرجانے کے بعد اوس سے ملایا جاوے یعنے اوس باپ سے جسکے نام سے پکارا جاتا ہے اور باپ کے وارث اوسکو ملانا چاہین تو آپنے یہ فیصلہ کیا کہ اگر وہ لڑکا لونڈی سے ہے جسکا مالک تھا اوسکا باپ جماع کیوقت تو اوسکا نسب ملانے والے سے ملجاویگا لیکن جو ترکہ اوسکی ملانے جانے سے پیشتر تقسیم کیا

اوس مین اوسکا حصہ نہ ہوگا البتہ جو ترکہ تقسیم نہین ہوا اوس مین اوسکا بھی حصہ ہوگا مگر جبکہ باپ جسکے اوسکا نسب لایا
جاتا ہے اپنی زندگی مین اوسکو نسب کا انکار کرتا ہو تو وارثون کے ملانے سے نہین ملیگا۔ اگر وہ لڑکا ایسے لونڈی سے ہو جسکا
مالک اوسکا باپ نہ تھا یا وہ لڑکا آزاد عورت کے پیٹ سے ہو جس سے اوسکی باپ نے زنا کی تھی تو اوس کا نسب نہ ملیگا نہ وہ وارث
وارث ہوگا اگرچہ اوسکے باپ نے اپنی زندگی مین اوس کا دعوی کیا ہو کہ یہ میرا بچہ ہے کیونکہ وہ ولد الزنا ہے آزاد کے پیٹ سے ہو
یا لونڈی کے پیٹ سے اور ولد الزنا کا نسب زانی سے ثابت نہین ہو سکتا اگرچہ اوسی کا نطفہ ہو) دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے

وهو ولد زنا لاهل امه من كانوا حرة او امة وذلك فيما استلحق في اول الاسلام فما اقتسم من مال قبل الاسلام

فقد مضى یعنی وہ لڑکا ولد الزنا اپنی ماں کے لوگون سے ملجاویگا اور یہ حکم اوس مال مین ہے جو اسلام کے شروع مین تقسیم ہوا ہو اور جو اسلام سے پہلے تقسیم
ہوچکا وہ گذر گیا اوسکا کچھ ذکر نہین **باب في القافة** قیافہ جاننے والے کا بیان **عن عائشة** قالت دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال مسدد وابن السرح يوما مسرورا وقال عثمان يعرف اسارير وجهه فقال اي عائشة الم تري ان مجززا المدلجي راى زيدا

واسامة قد غطيا رؤسهما بقطيفة وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے ایکدن خوش خوش عثمان نے کہا آپ کے روے شریف مین خوشی کی لکیرین معلوم ہوتی تہین آپنے
فرمایا اے عائشہ تمکو خبر نہین مجزز مدلجی (ایک قیافہ شناس کا نام ہے) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھا دونون نے اپنا سر چادر سے چھپا لیا تھا اور
پانو کھلے تہے اور کہا یہ پانون ایک سے ایک ملتی مین تو آپ کو خوشی ہوئی کیونکہ اسامہ کالی تھی اور زید گورے اسواسطے عرب اونکے صحت نسب مین گفتگو کرتے
تہے قیافہ شناس کے قول سے اونکا خیال رد ہوگیا اسی واسطے ایمہ ثلاثہ کے نزدیک قیافہ شناس کا قول معتبر ہے احکام مین **باب من قال بالقرعة اذا**

تنازعوا في الولد جب ایک لڑکے کئی مدعی ہون تو قرعہ ڈالے **عن زيد بن ارقم** قال كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فجاء رجل

من اليمن فقال ان ثلاثة نفر من اهل اليمن اتوا عليا يختصمون اليه في ولد وقد وقعوا على امراة في طهر واحد فقال لاثنين طيبا

بالولد لهذا فغليا ثم قال لاثنين طيبا بالولد لهذا فغليا ثم قال لاثنين طيبا بالولد لهذا فغليا فقال

انتم شركاء متشاكسون اني مقرع بينكم فمن قرع فله الولد وعليه لصاحبيه ثلثا الدية فاقرع بينهم

فجعله لمن قرع فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت اضراسه او نواجذه **ترجمہ** زید بن ارقم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم بیٹھے تہے اتنے مین ایک شخص آیا یمن سے اور بولا یمن مین تین آدمی حضرت علی رض
پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک لڑکے مین اور اون تینون نے جماع کیا تھا اوس عورت سے ایک ہی طہر مین آپ نے اون مین سے دو کو
الگ کرکے کہا تم دونون اس لڑکے کو تیسرے شخص کو دیدو انہون نے نہ مانا اور چیخا پھر اور دو نون کو الگ کرکے اسی طرح کہا
انہون نے نہ مانا اور پکارے چلائے حضرت علی نے کہا تم جھگڑنیوالے شریک ہو مین قرعہ ڈالونگا جس کے نام پر قرعہ نکلے وہ لڑکا
لے لے اور اپنے دونو ساتہیون کو ایک ایک تہائی دیت ادا کرے پھر آپ نے قرعہ ڈالا اور جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکا اوسی کو دلوا دیا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے کچلیان یا داڑہین کھل گئین **عن زيد بن ارقم** قال اتي علي رضي الله

عنه بثلاثة وهو باليمن وقعوا على امرأة في طهر واحد فسأل اثنين أتقران لهذا بالولد قالا لا حتى سألهم جميعاً فجعل كلما سأل اثنين قالا لا فأقرع بينهم فألحق الولد بالذي صارت عليه القرعة وجعل عليه ثلثي الدية قال فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك حتى بدت نواجذه **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن میں جنھوں نے ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر میں آپنے دو دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار کرو انھوں نے نہ مانا اسی طرح تینوں سے پوچھ لیا (تین بار میں) پھر قرعہ ڈالا جسکے نام پر قرعہ نکلا لڑکے کو اوس سے لا دیا اور ایک ایک ثلث دیت اُس سے اون دو کو دلوایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنسے یہاں تک کہ داڑھیں آپکے کہل گئیں **ف** اسحاق کا عمل اسی حدیث پر ہے اور بعضوں کے نزدیک قیافہ شناس کو بلائیں گے اوسکے قول پر فیصلہ کرینگے بعضوں کے نزدیک جوان ہونے تک اوس لڑکے کو چھوڑ دینگے جب جوان ہو جاوے اوسکو اختیار ہے جس سے چاہے مل جاوے بعضوں کے نزدیک سب سے اوسکا نسب متعلق ہوگا

**باب في وجوه النكاح التي كان يتناكح بها أهل الجاهلية** جاہلیت کے نکاحوں کا بیان کس کس طرح ہوتے تہے

عن عائشة أن النكاح كان في الجاهلية على أربعة أنحاء فكان منها نكاح الناس اليوم يخطب الرجل إلى الرجل وليته فيصدقها ثم ينكحها ونكاح آخر كان الرجل يقول لامرأته إذا طهرت من طمثها أرسلي إلى فلان فاستبضعي منه ويعتزلها زوجها ولا يمسها أبداً حتى يتبين حملها من ذلك الرجل الذي يستبضع منه فإذا تبين حملها أصابها زوجها إن أحب وإنما يفعل رغبة في نجابة الولد فكان هذا النكاح يسمى نكاح الاستبضاع ونكاح آخر يجتمع الرهط دون العشرة فيدخلون على المرأة كلهم يصيبها فإذا حملت ووضعت ومر ليال بعد أن تضع حملها أرسلت إليهم فلم يستطع رجل منهم أن يمتنع حتى يجتمعوا عندها فتقول لهم قد عرفتم الذي كان من أمركم وقد ولدت وهو ابنك يا فلان فتسمي من أحبت منهم باسمه فيلحق به ولدها ونكاح رابع يجتمع الناس الكثير لا تمتنع ممن جاءها وهن البغايا كن ينصبن على أبوابهن رايات يكن علماً لمن أرادهن دخل عليهن فإذا حملت فوضعت حملها جمعوا لها ودعوا لهم القافة ثم ألحقوا ولدها بالذي يرون فالتاطه ودعي ابنه لا يمتنع من ذلك فلما بعث الله محمداً صلى الله عليه وسلم هدم نكاح أهل الجاهلية كله إلا نكاح أهل الإسلام **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں نکاح چار طرح ہوتا تہا۔ ایک تو ایسا ہی جیسے نکاح اب ہوتا ہے ایک مرد دوسرے مرد کی بیٹی یا بہن سے پیام دیتا وہ مہر مقرر کرکے اوس سے نکاح کر دیتا اور ایک اس طرح ہوتا کہ آدمی اپنی بی بی سے کہتا جب وہ پاک ہوتی حیض سے فلان شخص کو بلا بھیج اور اوس سے جماع کروا پہر خاوند اوس سے الگ رہتا کبھی جماع نکرتا جبتک اسکو معلوم نہو جاتا کہ یہ حاملہ ہوگئی ہے اُس شخص سے جب معلوم ہو جاتا کہ حاملہ ہوگئی ہے اُس وقت اگر خاوند چاہتا تو اوس سے جماع کرتا اور یہ اسواسطے کرتے کہ لڑکا عمدہ قوی اور حسین پیدا ہو (تو کسی شریف اور حسین مرد یا بڑے خاندانی اور نجیب ہوتا اپنی عورت

کو جانے کی اجازت دیتی تاکہ اوسکا نطفہ حاصل کرین اور اپنے خاندان مین بھی ویسی اولاد ہونے لگے یہ فعل مشرکون کا درحقیقت
مرغ یا کبوتر کے انڈے لینے سے کم نہ تہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ) اس نکاح کو نکاح الاستبضاع کہتے تھے اور ایک تیسرا نکاح
تہا وہ یہ کہ آٹھہ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے ہر ایک اوس سے صحبت کرتا جب وہ حاملہ ہو جاتی اور جنتی تو جننے کے
بعد چند روز اون سب کو بلا بھیجتی پھر نہ ہو سکتا کہ کوئی نہ آوے سب آکر اوسکے پاس جمع ہوتے وہ اون سے کہتی تم اپنا
اپنا حال جانتے ہو اب مین جنی ہون اور وہ لڑکا تم مین سے فلانی کا ہے جسکا چاہتی نام لے دیتی پھر وہ لڑکا اوسی کا ہو جاتا
اور ایک چوتھی قسم کا نکاح وہ یہ تہا کہ بہت سے آدمی ایک عورت پاس آتے جاتے وہ کسی کو نہ روکتی اور ایسی عورتون کو بغایا
کہتے (بغایا جمع ہے بغیہ کی وہ عورت جو زانیہ ہو جسکو کنجنی اور کسبی اور رنڈی کہتے ہین) اون کے دروازون پر جھنڈی ہوتی تہی
نشانی تہی جو چاہتا اون کے پاس جاتا جب وہ حاملہ ہوتی اور جنتی تو اوسکی سب آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسونکو بلاتی بعد
اوسکی وہ جسکا لڑکا کہہ دیتے اسے سے ہوا اوس لڑکے کو ملا دیتے وہ کچھ نہ کہہ سکتا جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
پیغمبر کرکے بھیجا انہون نے جاہلیت کے نکاحون کو باطل کر دیا اور ڈہا دیا اور وہی نکاح رہ گیا جو آجکل اہل اسلام مین مروج ہے (بعضو
پہلے قسم کا اور تفصیل سے مین موقوف ہوئین)

باب الولد للفراش لڑکا اوسی کا ہوگا جسکی جورو یا لونڈی ہے

عن عائشة اختصم سعد بن ابی وقاص وعبد بن زمعة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ابن امة زمعة فقال
سعد اوصانی اخی عتبة اذا قدمت مکة ان انظر الی ابن امة زمعة فاقبضه فانه ابنه وقال عبد بن
زمعة اخی ابن امة ابی ولد علی فراش ابی فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبها بینا بعتبة فقال الولد للفراش
وللعاهر الحجر واحتجبی منه یا سودة زاد مسدد فی حدیثه وقال هو اخوک یا عبد ترجمه حضرت عائشہ
روایت ہے سعد ابن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے جھگڑا کیا زمعہ کی لونڈی کے لڑکے مین سعد نے کہا میرے بھائی عتبہ نے مجھکو
وصیت کی تہی جب مین مکے آؤن تو اوس لونڈی کے لڑکے کو لیلون کیونکہ وہ میرا لڑکا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی
ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو دیکھا تو کھلم کھلا مشابہ تہا عتبہ سے آپنے فرمایا
لڑکا فراش کا ہے (یعنی صاحب فراش کا فراش بچھونے کو کہتے ہین عورت مرد کو بچھونا ہے) اور زنا کرنیوالی کے لیے پتھر ہین (یعنی
اوسکو رجم کرنا چاہیے) اور آپنے فرمایا اے سودہ تو اوس سے چھپا کر (یہ حسب قاعدہ شرع کی ہے جب وہ زمعہ کا لڑکا کیا گیا تو سودہ
زمعہ کا بہائی ہوا مگر چونکہ عتبہ کا نطفہ تھا آپنے چھپنے کو فرمایا) اور عبد بن زمعہ سے کہا وہ تیرا بہائی ہے عن عمرو بن شعیب عن ابیه

عن جده قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان فلانا ابنی عاهرت بامه فی الجاهلیة فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم لا دعوة فی الاسلام ذهب امر الجاهلیة الولد للفراش وللعاهر الحجر ترجمه عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے ایک شخص کہڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ فلانا شخص میرا بیٹا ہے مین نے اوسکی ماں سے جاہلیت مین زنا کی تہی آپنے فرمایا اب
اسلام مین ایسا دعوی نہین ہو سکتا جاہلیت کی رسم مٹ گئی اب تو لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنیوالی کیواسطے پتھر ہین عن

رباح قال زوجني اهلي امة لهم رومية فوقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبد الله
ثم وقعت عليها فولدت غلاما اسود مثلي فسميته عبيد الله ثم طبن لها غلام لاهلي رومي يقال
له يوحنه فراطنها بلسانه فولدت غلاما كانه وزغة من الوزغات فقلت لها ما هذا فقالت
هذا ليوحنه فرفعنا الى عثمان احسبه قال مهدي قال فسالهما فاعترفا فقال لهما اترضيان
ان اقضي بينكما بقضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان الولد
للفراش واحسبه قال فجلدها وجلده وكانا مملوكين ترجمہ رباح سے روایت ہے میرے گھر کے لوگوں نے میرا
نکاح اپنی ایک رومی لونڈی سے کردیا میں نے اوس سے جماع کیا تو ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام
عبد اللہ رکھا پھر میں نے اوس سے جماع کیا پھر ایک سانولا لڑکا میرا سا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام عبید اللہ رکھا پھر
اسکو ایک غلام نے جو میرے گھر کے لوگوں کا تھا پھانس لیا وہ بھی رومی تھا اوسکا نام یوحنہ تھا اوس نے اپنی زبان میں
اوس سے کچھ باتیں کیں پھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا گویا ایک گرگٹ تھا گرگٹوں میں سے (یعنی سرخ تھا رومیوں کے رنگ پر) میں
نے کہا یہ کیسا اوس نے کہا یوحنہ کا ہے ہم نے یہ مقدمہ حضرت عثمان پاس پیش کیا انہوں نے غلام اور لونڈی کو بلا کر پوچھا دونوں
نے اقبال کیا تب انہوں نے کہا تم راضی ہو میں تمہارا اوسطرح فیصلہ کردوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا
لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ راوی نے کہا مجھے گمان ہے پھر حضرت عثمان نے غلام اور لونڈی دونوں کو کوڑے مارے

**باب من احق بالولد** لڑکے کی پرورش کا حقدار کون ہے

عن عبد الله بن عمرو ان امراة قالت یا رسول الله ان ابني هذا
كان بطني له وعاء وثديي له سقاء وحجري له حواء وان اباه طلقني واراد ان ينتزعه مني فقال لها
رسول الله صلى الله عليه وسلم انت احق به ما لم تنكحي ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اوسکا غلاف تھا اور میری چھاتی اوسکی پینے کا برتن
تھی اور میری گود اسکا گھر تھی اب اسکے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے اور چاہتا ہے کہ لڑکا مجھ سے چھین لے آپ نے فرمایا تو اوسکی حقدار
ہے جبتک نکاح نکرے کسی اور سے

عن هلال بن اسامة ان ابا ميمونة سلمى مولى من اهل المدينة رجل صدق
قال بينما انا جالس مع ابي هريرة جاءته امراة فارسية معها ابن لها فادعياه وقد طلقها زوجها
فقالت يا ابا هريرة ورطنت بالفارسية زوجي يريد ان يذهب بابني فقال ابو هريرة استهما عليه
رطن لها بذلك فجاء زوجها فقال من يحاقني في ولدي فقال ابو هريرة اللهم اني لا اقول هذا الا اني
سمعت امراة جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا قاعد عنده فقالت يا رسول الله ان زوجي
يريد ان يذهب بابني وقد سقاني من بئر ابي عنبة وقد نفعني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
استهما عليه فقال زوجها من يحاقني في ولدي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا ابوك وهذه امك

فخذ بيد ايهما شئت فاخذ بيد امه فانطلقت به ترجمہ ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابا میمونہ جسکا نام
سلمی تھا اہل مدینہ کا مولے بولا اور وہ سچا آدمی تھا کہ مین ابوہریرہ رض کے ساتھہ بیٹھا ہوا تھا اتنے مین ایک فارسی عورت
آئی اوسکو ساتھہ ایک لڑکا تھا عورت چاہتی تھی وہ لڑکا میرے پاس رہے اور اوسکا خاوند چاہتا تھا میرے پاس رہے اور خاوند نے
اوسکو طلاق دیدیا تھا وہ بولی اے ابا ہریرہ فارسی مین گفتگو کی میرا خاوند چاہتا ہے کہ مجھسے میرے بیٹے کو لیلے ابوہریرہ نے
کہا دونوا سپر قرعہ ڈالو اور فارسی مین اوسکو سمجہا دیا پھر اوسکا خاوند آیا وہ کہنے لگا کون جھگڑتا ہے مجھسے میرے لڑکے مین ابوہریرہ
نے کہا یا اللہ مین نہین کہتا یہہ مگر اس جہت سے کہ مین سنتا تھا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مین آپکے پاس
بیٹھا تھا بولی یا رسول اللہ میرا خاوند چاہتا ہے کہ میری بیٹے کو مجھہ سے چھین لے حالانکہ وہ مجھکو پانی پلاتا ہے کنوین سے ابو عنبہ کے
سے لاکر اور نفع پہونچاتا ہے مجھکو یعنی اس عمر کو پہونچا پال پوس کر بڑا کیا اب خاوند چھیننا چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونو
قرعہ ڈالو اوسپر خاوند نے کہا کون جھگڑتا ہے مجھہ سے میرے لڑکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا یہ تیرا باپ ہے
اور یہہ تیری ماں ہے تجھے اختیار ہے جسکا چاہے ہاتھہ پکڑ لے اوس نے اپنی ماں کا ہاتھہ پکڑ لیا وہ لیکر چلی گئی ف امام شافعی کی
یہی حدیث دلیل ہے اونکے نزدیک لڑکے کو اختیار دینا چاہیے جہاں اوسکا جی چاہے رہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک جبتک لڑکا
کم سن ہے تو ماں کے پاس رہے جب آپ کھانے پینے استنجا کرنے لگے تو باپ کے پاس رہے عن علی رضی اللہ عنہ قال خرج
زيد بن حارثة الى مكة فقدم بابنة حمزة فقال جعفر انا اخذها انا احق بها ابنة عمي وعندي خالتها و
انما الخالة ام فقال علي انا احق بها ابنة عمي وعندي ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وهي احق بها فقال
زيد انا احق بها انا خرجت اليها وسافرت وقدمت بها فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فذكر حديثا قال
واما الجارية فاقضي بها لجعفر تكون مع خالتها وانما الخالة ام ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے زید بن
حارثہ مکہ کو گئے وہان سے حضرت حمزہ رض کی بیٹی کو لائے جعفر بن ابیطالب نے کہا مین اسکو لونگا مین اسکا حقدار ہون میرے چچا کی بیٹی
ہے اور میرے پاس اسکی خالہ ہے خالہ مثل ماں کے ہوتی ہے پھر حضرت علی نے کہا مین اس لڑکے کا زیادہ حقدار ہون کیونکہ میرے چچا کی
بیٹی ہے اور میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین اور وہ اسکی حقدار ہین (کیونکہ اونکی بہن ہے اس لیے کہ حضرت
حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودہ بہائی بھی تھے اور پہوپھی بھی ہے) زید نے کہا مین اسکا حقدار ہون اسواسطے کہ مین ملکے گیا
اور سفر کیا اور اسکو لیکر آیا (دوسرے یہ کہ زید اور حمزہ کو آنحضرت نے بہائی بنا دیا تھا تو بہائی کی بیٹی ہے) پہر رسول اللہ صلعم نکلے اور
فرمایا یہ لڑکی جعفر پاس رہیگی اپنی خالہ کی پرورش مین کیونکہ خالہ مثل ماں کی ہے (تو بعد ماں کے خالہ کو حق ہے) عن عبد الرحمن
بن ابي ليلى بهذا الخبر وليس بتمامه قال وقضى بها لجعفر وقال ان خالتها عنده ترجمہ دوسری روایت مین
یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ لڑکی جعفر کے پاس رہے کیونکہ اون کے نکاح مین اوسکی خالہ ہے (اور خالہ مثل ماں کے
ہے) عن علي قال لما خرجنا من مكة تبعتنا ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي فاخذ بيدها وقال

دونک بنت حمزہ فحملتہا فاختصم فی الخبر قال جعفر ابنۃ عمی وخالتہا تحتی فقضی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتہا قال الخالۃ بمنزلۃ الام ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے جب ہم مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے ہو گئے حمزہ کی بیٹی پکارنے لگی چچا چچا پس علی نے اوسکو اوٹھا لیا اور ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ کو دیا اور کہا لو اپنی چچا کی بیٹی کو حضرت فاطمہ کو اوسکو اپنی ساتھ بٹھا لیا پس اوسکی بھی قصہ بیان کیا جعفر نے کہا وہ میری چچا کی بیٹی ہے اور اوسکی خالہ میری نکاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی خالہ کو دلا دی اور فرمایا خالہ مثل ماں کی ہے **باب فی عدۃ المطلقۃ** مطلقہ کی عدت کا بیان عن اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ انہا طلقت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن للمطلقۃ عدۃ فانزل اللہ عزوجل حین طلقت اسماء بالعدۃ للطلاق فکانت اول من انزلت فیہا العدۃ للمطلقات ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اونکو طلاق دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اوس وقت مطلقہ کی کوئی عدت نہ تھی تب اللہ تعالی نے عدت کی آیت اوتاری والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء یعنی طلاق والیاں اپنی تئیں روک رکہیں تین طہر یا تین حیض تک) تو اسماء وہ عورت ہے جسکی شان میں سب سے پہلے یہ آیت طلاق کی عدت کی اوتری **باب فی نسخ ما استثنی بہ من عدۃ المطلقات** طلاق کی عدت کے آیت میں سے جو منسوخ ہوا عن ابن عباس قال والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء وقال واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلاثۃ اشہر فنسخ من ذلک وقال وان طلقتموہن من قبل ان تمسوہن فما لکم علیہن من عدۃ تعتدونہا ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ نے جو فرمایا طلاق والیاں روک رکہیں اپنی تئیں تین طہر یا تین حیض تک اسمیں سے وہ عورتیں نکالی گئیں جو حیض سے مایوس ہو جاویں فرمایا جو عورتیں ناامید ہوں حیض سے اونکی عدت تین مہینے ہیں (اسیطرح جنکو حیض نہ آیا ہو یا حاملہ ہوں تو اونکی عدت وضع حمل ہے) اور وہ کاہے نکالی گئیں جنکو قبل جماع کے طلاق دیا جاوے ایسی عورتوں کے لیے فرمایا اون پر کچھ عدت نہیں ہے **باب فی المراجعۃ** رجعت کا بیان عن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلق حفصۃ ثم راجعہا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حفصہ کو طلاق دیا پھر اون سے رجعت کی **باب فی نفقۃ المبتوتۃ** جس عورت کو تین طلاق دیے جاویں اوسکی نفقہ کا بیان عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقہا البتۃ وہو غائب فارسل الیہا وکیلہ بشعیر فتسخطتہ فقال واللہ ما لک علینا من شیء فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک علیہ نفقۃ وامرہا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال ان تلک امرأۃ یغشاہا اصحابی اعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فاذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جہم خطبانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ابو جہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ

بن زيد قالت فكرهته ثم قال انكحي اسامة بن زيد فنكحته فجعل الله فيه خيرا كثيرا واغتبطت
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین طلاق دی اور وہ کہیں گئے ہوئے تھے اون کے وکیل نے
اوسکو جو بھیجا کھانے کو فاطمہ نے اوسکو ناپسند کیا وہ بولا قسم خدا کی تمہارا کچھ ہم کو دینا نہیں آیا فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بیشک تیرا خرچ اوسپر نہیں ہے اور حکم کیا فاطمہ کو عدت کرنیکا ام شریک کے گھر میں پھر
آپ نے کہا وہاں اکثر میرے اصحاب آیا جایا کرتے ہیں تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت کر کیونکہ وہ اندھا ہے اگر کپڑے
اوتارے گی تو پردے کی حاجت نہوگی جب تیری عدت پوری ہو جاوے تو مجھ سے خبر کرنا جب میری عدت پوری ہو گئی میں نے
آپ سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے مجھ سے پیام دیا ہے نکاح کا حضرت نے فرمایا کہ ابو جہم تو اپنی لاٹھی
کندھے سے نہیں اوتارتے۔ یعنی بہت مارا کرتا ہے اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اوسکے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ سے نکاح کر ف
یہہ حضرت نے فاطمہ بنت قیس سے کہا جب کہ اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے اوسکو تین بار طلاق دی تو ابو جہم اور معاویہ بن سفیان نے
اوسکو نکاح کا پیغام دیا فاطمہ بنت قیس نے حضرت سے صلاح پوچھی کہ میں ابو جہم سے نکاح کروں یا معاویہ سے تب حضرت نے یہہ حدیث
فرمائی سو معلوم ہوا کہ صلاح دینے میں کسیکا عیب بیان کرنا درست ہے کہ مشورہ پوچھنے والا دہوکا نکھاوے یہہ غیبت میں داخل نہیں
ف میں نے اسامہ کو ناپسند کیا پھر آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کر میں نے اون سے نکاح کیا اللہ نے بہت بہتر کیا اور لوگ مجھپر
رشک کرنے لگے عن فاطمة بنت قيس ان ابا حفص بن المغيرة طلقها ثلاثا وساق الحديث فيه وان خالد
بن الوليد ونفرا من بني مخزوم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله ان ابا حفص بن المغيرة طلق
امرأته ثلاثا وانه ترك لها نفقة يسيرة فقال لا نفقة لها وساق الحديث وحديث مالك اتم
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ ابا حفص بن المغیرہ نے اونکو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی خالد بن الولید اور
چند لوگوں نے بنی مخزوم میں سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اے یا رسول اللہ ابا حفص بن المغیرہ نے اپنی بی بی کو تین
طلاق دی اور خرچ تھوڑا سا چھوڑا آپ نے فرمایا اوسکے واسطے نفقہ نہیں ہے ف امام احمد کے نزدیک مطلقہ ثلاث کو جو حاملہ نہو
نہ نفقہ ہے نہ سکنی ہے حدیث سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک سکنی ہے مگر نفقہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نفقہ اور سکنی
دونوں ہیں دلیل اون کی حضرت عمر کا قول ہے جو صحابی کے سامنے تھا عن فاطمة بنت قيس ان ابا عمرو بن حفص المخزومي
طلقها ثلاثا وساق الحديث وخبر خالد بن الوليد قال فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليست لها
نفقة ولا مسكن قال فيه وارسل اليها النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تسبقيني بنفسك ترجمہ فاطمہ
بنت قیس سے روایت ہے کہ ابا حفص مخزومی نے اون کو تین طلاق دی پھر یہی حدیث بیان کی اور خالد بن الولید کا حال بیان کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اوسکے واسطے نفقہ ہے نہ سکنی رہنے کی جگہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپاس
سے کہلا بھیجا کہ بن پوچھے مجھسے کسی سے نکاح نہ کر بیٹھیو ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا ہے کہ مطلقہ ثلاث کو نہ نفقہ ہے نہ سکنی

فاطمة بنت قيس قالت بنت عند رجل من بني مخزوم فطلقني البتة ثم ساق الحديث
قال فيه لا تفوتيني بنفسك ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے میں ایک شخص کے پاس تھی بنی مخزوم میں سے
اوس نے مجھے طلاق دیا پھر بھی قصہ بیان کیا پھر بھی حدیث بیان کی آنحضرت نے فرمایا مت کھو دیجیو اپنی تئیں مجھسے یعنی
ایسا نکیجیو کہ عدت گذرنے کے بعد بغیر مجھسے پوچھے نکاح کر لے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها طلقها ثلاثا
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند نے اونکو تین طلاق دیے تھے عن فاطمة بنت قيس ان زوجها
طلقها ثلاثا فلم يجعل لها النبي صلى الله عليه وسلم نفقة ولا سكنى ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے اون کے خاوند
نے اونکو طلاق دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو خرچ دلایا نہ مکان رہنے کو عن فاطمة بنت قيس انها كانت عند
ابي حفص بن المغيرة وان ابا حفص بن المغيرة طلقها آخر ثلاث تطليقات فزعمت انها جاءت رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاستفتته في خروجها من بيتها فامرها ان تنتقل الى ابن ام مكتوم الاعمى فابى
مروان ان يصدق حديث فاطمة في خروج المطلقة من بيتها قال عروة انكرت عائشة رضي الله عنها
على فاطمة بنت قيس ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے وہ ابا حفص بن المغیرہ کے نکاح میں تھی اُنہوں نے اوس کو تین
طلاق میں سے آخری طلاق یعنی تیسری طلاق دیا فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور آپ سے پوچھا
اوس گھر سے نکلنے کو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم اندھے کے گھر میں جا کر رہ مروان بن الحکم نے جب یہ حدیث سنی تو اوس نے
انکار کیا کہ تصدیق کرے فاطمہ بنت قیس کی مطلقہ کو گھر سے نکلنے کے باب میں ف مطلقہ کو عدت کے گھر سے نکل کر اور
جگہ رہنا درست نہیں مگر جب کوئی سخت ضرورت لاحق ہو مثلاً کرایہ نہ ہو یا مکان گر پڑے یا مالک مکان جبراً نکال دے و
یہاں بھی لوگ کہتے ہیں کہ ضرورت تھی فاطمہ بنت قیس بدزبان تھیں اپنے پہلے گھر میں لوگ انکا رہنا گوارا نہ کرتے تھے عروہ
نے کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کا انکار کیا عن عبيد الله قال ارسل مروان الى فاطمة فسالها
فاخبرته انها كانت عند ابي حفص وكان النبي صلى الله عليه وسلم امر علي بن ابي طالب يعني على بعض اليمن
فخرج معه زوجها فبعث اليها بتطليقة كانت بقيت لها وامر عياش بن ابي ربيعة والحارث بن
هشام ان ينفقا عليها فقالا والله ما لها نفقة الا ان تكون حاملا فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال
لا نفقة لك الا ان تكوني حاملا واستاذنته في الانتقال فاذن لها فقالت اين انتقل يا رسول
الله قال عند ابن ام مكتوم وكان اعمى تضع ثيابها عنده ولا يبصرها فلم تزل هناك حتى مضت
عدتها فانكحها النبي صلى الله عليه وسلم اسامة فرجع قبيصة الى مروان فاخبره بذلك فقال مروان لم
نسمع هذا الحديث الا من امراة فسناخذ بالعصمة التي وجدنا الناس عليها فقالت فاطمة حين بلغها
ذلك بيني وبينكم كتاب الله قال الله تعالى فطلقوهن لعدتهن حتى لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك

امر قالت فای امر یحدث بعد ذلک امراة لت فای امر یحدث بعد الثلاث ترجمہ عبید اللہ سے روایت
ہے کہ مروان نے قبیصہ کو فاطمہ پاس بھیجا پوچھنے کو اوس نے بیان کیا کہ میں ابو حفص کے نکاح میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے علی بن ابی طالب کو امیر بنا کر یمن بھیجا تب وہ بھی ان کے ساتھ یمن کو چلے گئے تھے اوس نے ایک طلاق جو باقی رہ گئی تھی وہ بھی
مجھکو بھیجا اور حکم کیا عیاش بن ابی ربیعہ اور حارث بن ہشام کو خرچ دینے کا میرے واسطے اون دونوں نے کہا قسم خدا کی اوس کے
واسطے خرچ نہیں ہے البتہ اگر حاملہ ہوتے تو اوسکو خرچ ملتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے
فرمایا بیشک تیرے واسطے خرچ نہیں ہے مگر یہ کہ تو پیٹ سے ہوتے اور میں نے آپ سے اجازت چاہی اوس مکان سے اوٹھنے کی آپ نے اجازت
دی تو میں نے پوچھا کہاں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا عبد اللہ بن ام مکتوم پاس وہ اندھا ہے فاطمہ کپڑے سے اپنے اوتار ڈالتی
اوسکو کچھ نہ دیکھتا پھر وہیں رہی عدت گزرنے تک بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا نکاح اسامہ سے کر دیا قبیصہ
لوٹ کر یہ حال مروان سے کہا مروان نے کہا ہم نے اس حدیث کو نہیں سنا مگر ایک عورت کے منہ سے تو ہم اوسی کے پیروی کرینگے
جسپر لوگ ہوں گے فاطمہ بنت قیس کو جب اسکی خبر پہونچی اوس نے کہا ہمارے تمہارے بیچ میں اللہ کی کتاب ہے اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء الآیہ جب تم طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو عدت کی شروع ہوتی ہے یعنی طہر میں اور
شمار کرو عدت کو اور ڈرو اللہ سے اور مت نکالو اونکو اپنے گھروں سے نہ وہ نکلیں مگر یہ کہ صریح بے حیائی کا کام کریں یہ اللہ کی حدیں
ہیں جو اللہ کی حدوں سے بڑھ جاوے اوس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ نہیں جانتا اللہ شاید اسکے بعد کوئی نئی بات نکالے یعنی
خاوند کا دل پھر جاوے اور طلاق سے رجعت کر لے تو تین طلاق کے بعد کیا نئی بات ہو گی پس معلوم ہوا کہ گھر سے نہ نکالنا اور
نہ نکلنا ایک یا دو طلاق کے بعد ہے) عن الزہری ان قبیصة بنت ذویب ثم بمعنی دل علی خبر عبید اللہ بن
عبد اللہ حین قال فرجع قبیصة الی مروان فاخبره بذلک ترجمہ زہری نے قبیصہ بن ذویب سے ایسا ہی نقل
کیا جیسے عبید اللہ کی حدیث اوپر گزری بعد اوسکے قبیصہ مروان بن الحکم پاس آئے اور اوس سے بیان کیا جو فاطمہ بنت قیس
کہا **باب من انکر ذلک علی فاطمة** جس نے فاطمہ بنت قیس کے حدیث کو نہ مانا عن ابی اسحاق قال کنت فی المسجد
الجامع مع الاسود فقال اتت فاطمة بنت قیس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فقال ما کنا لندع کتاب
ربنا وسنة نبینا صلی اللہ علیه وسلم لقول امراة لا ندری احفظت ام لا ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے
میں جامع مسجد میں اسود کے ساتھ بیٹھا تھا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس حضرت عمر بن الخطاب رض کے پاس آئی اور یہی حدیث بیان
کی حضرت عمر نے کہا ہم نہیں چھوڑتے اللہ کی کتاب کو اور اپنے پیغمبر کی سنت کو ایک عورت کے کہنے سے جو ہم نہیں معلوم اوس
عورت کو یاد رہا یا نہ رہا (کتاب اللہ سے مراد وہی آیت ہے جو اوپر گزری اور سنت سے مراد وہ حدیث ہے جسکو عمر نے روایت کیا کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مطلقہ ثلاث کو سکنی اور نفقہ ملیگا۔ مگر یہ روایت محفوظ نہیں ہے) عن عروة قال
لقد عابت ذلک عائشة رضی اللہ عنها اشد العیب یعنی حدیث فاطمة بنت قیس وقالت ان فاطمة کانت

فی مکان وحش فخیف علی ناحیتہا فلذلک ارخص لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر بہت اعتراض کرتے تہیں اور کہتی تہیں کہ فاطمہ کو جو اوسکے گہر سے اوٹہنے کی اجازت ہوئی تو اسوجہ سے کہ وہ ایک ڈہنڈار کہنڈر مکان میں تہیں وہان ڈر معلوم ہوتا تہا اسواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اوٹہنے کی اجازت دی عن عروة بن الزبير انه قيل لعائشة الم تري الی قول فاطمة قالت اما انه لا خير لها فی ذلك ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے لوگون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ نہین دیکہتین فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو انہون نے کہا یہ بات اوسکو اچہی نہین کہ لوگون کو اسطرح حدیث بیان کری جس سے مغالطہ ہو عن سليمان بن يسار فی خروج فاطمة قال انما كان ذلك من سوء الخلق ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ فاطمہ اوس گہر سے اس لیے نکلین کہ بدزبان تہین عن القاسم بن محمد وسليمان بن يسار انه سمعهما يذكران ان يحيی بن سعيد بن العاص طلق بنت عبد الرحمن بن الحكم البتة فانتقلها عبد الرحمن فارسلت عائشة رضي الله عنها الی مروان بن الحكم وهو امير المدينة فقالت له اتق الله واردد المراة الی بيتها فقال مروان فی حديث سليمان ان عبد الرحمن غلبني وقال مروان فی حديث القاسم او ما بلغك شان فاطمة بنت قيس فقالت عائشة لا يضرك ان لا تذكر حديث فاطمة فقال مروان ان كان بك الشر فحسبك ما كان بين هذين من الشر ترجمہ قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ یحیی بن سعید بن عاص نے تین طلاق دی عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو (مروان کی بہتیجی کو) عبد الرحمن نے اوس گہر سے اپنی بیٹی کو اوٹہا لیا حضرت عائشہ نے ایک آدمی کو مروان بن حکم پاس بہیجا اور وہ اون دنون حاکم تہا مدینے کا اور کہلا بہیجا کہ اللہ سے ڈر اور عورت کو اپنے پہلے مکان بہیجدی (کیونکہ عدت کے مکان سے عدت ختم ہونے تک اوٹہنا نہ چاہیے) تو ایک روایت مین ہے مروان نے جواب دیا کہ عبد الرحمن نے مجہکو مجبور کردیا دوسری روایت مین ہے مروان نے کہا کیا آپ کو حدیث فاطمہ بنت قیس کی نہین پہونچی (اونکو حضرت نے گہر بدلنے کی اجازت دی) حضرت عائشہ نے کہا اگر تو فاطمہ کی حدیث بیان نہ کرتا تو کیا نقصان تہا (یعنے وہان تو ایک مجبوری تہی اسوجہ سے آپ نے اوٹہنے کی اجازت دی) مروان نے کہا اگر تم بہی کہو کہ وہان شر کا خوف تہا تو یہان بہی وہی شر ہے یحیی مین اور اون کی بی بی مین (پہر مکان بدلنا کیا مضایقہ ہے) عن ميمون بن مهران قال قدمت المدينة فدفعت الی سعيد بن المسيب فقلت فاطمة بنت قيس طلقت فخرجت من بيتها فقال سعيد تلك امراة فتنت الناس انها كانت لسنة فوضعت علی يدي ابن ام مكتوم ترجمہ میمون بن مہران سے روایت ہے مین مدینے مین آیا تو سعید بن المسیب پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت قیس کو طلاق دیا گیا تہا اور وہ اپنے گہر سے نکل گئی تہی سعید نے کہا فاطمہ بنت قیس ایک عورت ہے جسنے لوگون کو فتنے مین ڈال دیا اصل حقیقت یہہ ہے کہ وہ بدزبان تہی تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر مین رکہی گئی (اسواسطے پہلے گہر سے اوٹہائی گئی)

باب فی المبتوتة تخرج بالنهار جس عورت کو تین طلاق دیجاوین وہ دن کو نکلا کرے عن جابر قال طلقت خالتي

ثلاثا فخرجت تجد نخلا لها فلقيها رجل فنهاها فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال
لها اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدقي منه او تفعلي خيرا ترجمہ جابر سے روایت ہے میری خالہ کو تین طلاقیں
ہو گئیں وہ اپنی کھجور کاٹنے نکلے رستے میں ایک شخص بولا اوس نے منع کیا نکلنے کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
پوچھا آپ نے کہا نکل کر اور اپنی کھجوریں کاٹ کر شاید تو اوس میں سے صدقہ دیوے یا اور کوئی نیک کام کرے (مگر کام سے فراغت
کر کے رات کو گھر میں آ کر رہے) **باب** نسخ متاع المتوفى عنها بما فرض لها من الميراث جس عورت کا خاوند مر جاوے
اوسکو ایک سال کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا میراث کی آیت سے عن ابن عباس والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجا
وصية لازواجهم متاعا الى الحول غير اخراج فنسخ ذلك باية الميراث بما فرض لهن من الربع والثمن
ونسخ اجل الحول بان جعل اجلها اربعة اشهر وعشرا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے فرمایا
والذين يتوفون منكم الاية جو لوگ تم میں سے مرنے لگیں اور بی بیاں چھوڑ جاویں تو ایک سال کے خرچ کی اون کے لیے وصیت کریں
اور نہ نکالنے کی یہ آیت منسوخ ہو گئی میراث کی آیت سے جب خاوند کی اولاد ہو تو اون کو ثمن ملیگا جب اولاد نہ ہو تو ربع ملیگا اور
ایک سال تک نہ نکلنا منسوخ ہو گیا دوسری آیت سے جسمیں اونکی عدت چار مہینے اور دس دن اللہ جل جلالہ نے مقرر کیے **باب**
احداد المتوفى عنها زوجها جس عورت کا خاوند مر جاوے اوسکی عدت کا بیان عن زينب دخلت على ام حبيبة
حين توفي ابوها ابو سفيان فدعت بطيب فيه صفرة خلوق او غيره فدهنت منه جارية ثم مست
بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل
لامراة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب
بنت جحش حين توفي اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي بالطيب حاجة غير اني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على
ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب وسمعت امي ام سلمة تقول جاءت امراة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينها
افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا ثم قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما هي اربعة اشهر وعشر وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على راس الحول قال حميد
فقالت زينب كانت المراة اذا توفي عنها زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثيابها ولم تمس طيبا ولا
شيئا حتى تمر بها سنة ثم تؤتى بدابة حمار او شاة او طائر فتفتض به فلما تفتض بشيء الا مات ثم
تخرج فتعطى بعرة فترمي بها ثم تراجع بعد ما شاءت من طيب او غيره ترجمہ زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے وہ
ام حبیبہ پاس گئیں جب اون کے باپ ابو سفیان مر گئے انہوں نے خوشبو منگا کر ایک لڑکی کو لگائی پھر اپنے گالوں پر لگائی اور کہا قسم خدا

لے خوشبو کی حاجت نہین ہی مگر مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلال نہین ہی اوس عورت کو جو خدا اور قیامت
کو مانتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مردے کے غم مین سوگ کرے اور بناؤ سنگار چھوڑ دے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور
دس دن سوگ کرے پھر زینب نے کہا مین زینب بنت جحش پاس گئی جب اون کا بھائی مر گیا (عبید اللہ بن جحش) انہون نے
خوشبو منگا کر لگائی بعد اوسکے کہا قسم خدا کی مجھ کو خوشبو کی احتیاج نہین ہی مگر مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے منبر پر نہین درست ہی اوس عورت کو جو ایمان لائی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر
خاوند پر چار مہینے دس دن تک کہا زینب نے مین نے اپنی مان ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھین ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور بولی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا اور اوسکی آنکھین دکھتی ہین کیا سرمہ لگا دین آپ نے فرمایا نہین دو بار فرمایا یا تین
بار فرمایا ہر بار یہی کہا کہ نہین یعنی سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی مگر دوسری حدیث مین اجازت ہی رات کو لگا لے دن کو پونچھ ڈالے
اور فرمایا کہ اب تو عدت صرف چار مہینے دس دن ہین اور جاہلیت مین تم مین سے ایک سال کے بعد مینگنی پھینکتی حمید راوی نے کہا مین
نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنی سے کیا مراد ہی انہون نے کہا جاہلیت کے زمانے مین جب عورت کا خاوند مر جاتا تو ایک کوٹھری مین
گھس جاتی اور بری (یعنی پرانے کپڑے) کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ یہانتک کہ ایک سال پورا ہوتا پھر ایک جانور لایا جاتا
گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اسکو اپنے بدن سے ملتی کم ایسا ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا بلکہ اکثر مر جاتا بعد اوسکے ایک مینگنی اوسکو دیتی وہ
اوسکو پھینکتی پھر عدت سے باہر آتی اب جو چاہی خوشبو وغیرہ لگاتی ہی یعنی جاہلیت مین ایسے ایسے سخت تکلیفین اوٹھاتی تھین
میعاد بھی بہت تھی پھر جب کیونکر بسر کرتی تھین اب تو کوئی تکلیف نہین ہی میعاد بھی بہت کم ہو گئی چار مہینے دس دن رہ گئے
وہ جانور مر جاتا تھا اس لیے کہ بہت زہریلا ہو جاتا ہوگا یا شیاطین کا فریب ہوگا اون کے گمراہ کرنے کے لیے تاکہ وہ جانین کہ بیماری
بلا اس جانور کے سر پڑی جیسے اب بھی بعض جاہلون کا یہی اعتقاد ہوتا ہی **باب** فی المتوفی عنہا تنتقل جس
عورت کا خاوند مر جاوے وہ بھی عدت تک اوس گھر سے نہ اوٹھے عن زینب بنت کعب بن عجرۃ ان الفریعۃ بنت مالک
بن سنان وھی اخت ابی سعید الخدری انہا جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع
الی اھلہا فی بنی خدرۃ فان زوجہا خرج فی طلب اعبد لہ ابقوا حتی اذا کانوا بطرف القدوم لحقہم
فقتلوہ فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجع الی اھلی فانی لم یترکنی فی مسکن یملکہ ولا
نفقۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فخرجت حتی اذا کنت فی الحجرۃ او فی
المسجد دعانی او امر بی فدعیت لہ فقال کیف قلت فرددت علیہ القصۃ التی ذکرت من شان زوجی
قالت فقال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشہر وعشرا قالت فلما کان
عثمان بن عفان ارسل الی فسالنی عن ذلک فاخبرتہ فاتبعہ وقضی بہ ترجمہ زینب بنت کعب بن عجرہ سے
روایت ہی کہ فریعہ مالک بن سنان کی بیٹی جو ابی سعید خدری کی بہن تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور

حضرت سے پوچھنے لگی کہ کیا میں اپنے کنبے میں چلی جاؤں جو قبیلہ بنی خدرہ میں ہے اسلیے کہ خاوند میرا اسکا اپنے بھاگے ہوے غلاموں کو
ڈھونڈھنے نکلا تھا غلاموں نے اسکو مار ڈالا قدوم میں (ایک جگہہ کا نام ہے) فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا کہ میرے خاوند
نے میرے واسطے کوئی مکان اپنی ذات کا نہیں چھوڑا اور نہ نان و نفقہ بھی رہنے جس مکان میں رہتی ہوں وہ مکان دوسرے کا ہے میرے
خاوند کی ملک نہیں اور نہ روٹی کپڑا کچھ اوسنے چھوڑا تو اب میں عدۃ اپنی کیونکر اوس مکان میں پوری کروں اس صورت
میں اپنے کنبے کے لوگوں میں چلی جاؤں فریعہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چلی جا اپنے کنبے میں فریعہ نے کہا
کہ پھر میں وہاں سے نکلکر مسجد میں آئی یا حجرہ میں تو حضرت نے مجھکو بلایا اور فرمایا کیونکر تو نے بیان کیا میں نے پہر سب قصہ
اپنے شوہر کے مارے جانیکا اور مکان نان و نفقہ نہ چھوڑنے کا) بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسی گھر میں رہ
جبتک عدت پوری ہو فریعہ نے کہا پھر میں نے اوسی مکان میں چار مہینے دس دن پورے کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت
ہوئی انہوں نے میرے پاس آدمی بہیجا اور مجھسے پوچھا اس مسئلے کو میں نے بیان کیا (جیسا آنحضرت نے مجھکو حکم کیا تھا) حضرت عثمان
نے اوسکی پیروی کی اور ویسا ہی حکم کیا **باب من رای التحول** جس نے نقل مکان درست کہا ہے **عن ابن ابی نجیح**

قال قال عطاء قال ابن عباس نسخت هذه الآية عدتها عند اهله فتعتد حيث شاءت وهو
قول الله تعالى غير اخراج قال عطاء ان شاءت اعتدت عند اهله وسكنت في وصيتها وان شاءت خرجت
لقول الله تعالى فان خرجن فلا جناح عليكم فيما فعلن قال عطاء ثم جاء الميراث فنسخ السكنى تعتد حيث
شاءت ترجمہ عطا نے کہا کہ ابن عباس نے کہا یہ آیت جو تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم
متاعا الی الحول غیر اخراج منسوخ ہو گئی اب اختیار ہے عورت کو جہاں چاہے عدت کرے۔ عطا نے کہا اگر چاہے اپنی خاوند کے لوگوں
پاس عدت کرے وصیت کے گھر میں چاہے نکلجاوے۔ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن۔ اگر نکل
جاویں تو تمپر کچھ گناہ نہیں ہے۔ عطا نے کہا آیت میراث نے اسکو منسوخ کیا جیسے حول کا خرچ دینا منسوخ ہو گیا ویسے ہی اوس مکان
میں رہنا منسوخ ہو گیا اب اختیار ہے جہاں عورت کو منظور ہو وہاں عدت کرے **باب** فيما تجتنبه المعتدة
في عدتها معتدہ عدت میں کن باتوں سے بچے **عن ام عطية** ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحد المرأة فوق
ثلاث الا على زوج فانها تحد عليه اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تكتحل
ولا تمس طيبا الا ادنى طهرتها اذا طهرت من محيضها بنبذة من قسط واظفار قال يعقوب مكان
عصب الا مغسولا وزاد يعقوب ولا تختضب ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
عورت کسیکی مرنے کے بعد تین دن سے زیادہ اوسکے غم میں سوگ نکرے مگر عورت کو خاوند کے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا
چاہیے اور سوگ کی مدت میں رنگین کپڑا نہ پہنے مگر یمن کا کپڑا سیاہوا۔ اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض سے
پاک ہو تو ذرا سے قسط اور اظفار لگالیوے (دونوں خوشبو کا نام ہیں بدبو دور کرنیکے لیے) دوسری روایت میں رنگین

کپڑا نہ پہنی مگر دہویا ہوا یعقوب کی روایت مین ہی مہندی بھی نہ لگاوی عن ام عطیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا

الحدیث ولیس فی تمام حدیثہما قال المسمعی قال یزید ولا اعلمہ الا قال فیہ ولا تختضب وزاد فیہ

ہارون ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ترجمہ اس روایت مین وہی ہی ہارون نے زیادہ کیا مت پہنے رنگا

ہوا کپڑا مگر یمن کا سیا ہوا ف مخلوط کپڑا جسمین سفید اور رنگین دونون وضع کی دہاریان ہوتی ہین امام مالک کے نزدیک یہہ

کپڑا بھی نہ پہنا چاہیے اگر بار یک ہوا امام احمد سے مختلف روایتین ہین شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی عن ام سلمۃ زوج النبی

صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر من الثیاب

ولا الممشقۃ ولا الحلی ولا تختضب ولا تکتحل ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جس عورت کا خاوند مرجاوی وہ عورت نہ کسنبہ کے رنگ کا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا کپڑا پہنے اور نہ زیور پہنے اور نہ ہاتھہ پاون یا بال

کو مہندی لگاوے اور نہ سرمہ لگاوی ف کیونکہ یہہ سب کام زینت اور بناؤ کے ہین عدت مین انسے احتراز کرنا ضرور

ہی عن ام حکیم بنت اسید عن امہا ان زوجہا توفی وکانت تشتکی عینیہا فتکتحل بالجلاء قال

احمد الصواب بکحل الجلاء فارسلت مولاۃ لہا الی ام سلمۃ فسالتہا عن کحل الجلاء فقالت لا تکتحلی

بہ الا من امر لا بد منہ یشتد علیک فتکتحلین باللیل وتمسحینہ بالنہار ثم قالت عند ذلک ام سلمۃ

دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابو سلمۃ وقد جعلت علی عینی صبرا فقال ما ہذا

یا ام سلمۃ فقلت انما ہو صبر یا رسول اللہ لیس فیہ طیب قال انہ یشب الوجہ فلا تجعلیہ الا باللیل و

تنزعیہ بالنہار ولا تمتشطی بالطیب ولا بالحناء فانہ خضاب قالت قلت بای شیء امتشط یا رسول

اللہ قال بالسدر تغلفین بہ راسک ترجمہ ام حکیم بنت اسید کی ماں سے روایت ہی کہ اونکے خاوند مرگئے اور اونکے

انکہین درد کرتی تہین تو وہ انکھہ مین جلا لگاتی تہین رجلا ایک قسم کا سرمہ ہی) انہون نے اپنی لونڈی کو ام سلمہ پاس بہیجا

پوچہنے کو کہ یہہ سرمہ لگا دین یا نہ انہون نے کہا نہین مگر بہت ضرورت ہو تو رات کو لگا دن کو پونچہہ ڈال ام سلمہ نے کہا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے جسوقت ابو سلمہ مرگئے۔ یعنے اون کے خاوند جو حضرت سے پہلے تہے اور اوسوقت مین نے

اپنی انکھہ پر ایلوہ لگا یا تھا حضرت نے مجھہ سے فرمایا یہہ کیا ہی۔ یعنے عدت مین تو نے یہہ کیا لگایا ہے مینے کہا کچہہ نہین یہہ ایلوہ

ہے یا رسول اللہ اسمین تو خوشبو نہین ہی آپنے فرمایا یہہ تو چہرے کو جوان کردیتا ہی اسکو سوا رات کے ذنکو نہ لگایا کر اور اگر

ہووے تو دنکو نکال ڈالا کر اور خوشبو یا مہندی لگا کر کنگہی نہ کیا کر کیونکہ وہ خضاب ہے مینے کہا یا رسول اللہ پھر مین اپنا سر کاہے سے دہوون

آپنے فرمایا بیری کے پتے سے لتہیڑ کر (یعنے بیری کا پتہ پانی مین جوش کر کے سر دہو ڈالا کر) باب فی عدۃ الحامل حاملہ عورت

کی عدت کا بیان عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ان اباہ کتب الی عمر بن عبد اللہ بن الارقم الزہری

یامرہ ان یدخل علی سبیعۃ بنت الحرث الاسلمیۃ فیسالہا عن حدیثہا وعما قال لہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم حین استفتہ فکتب عمر بن عبد اللہ الی عبد اللہ بن عتبۃ یخبرہ ان سبیعۃ اخبرتہ انہا کانت تحت سعد بن خولۃ وھو من بنی عامر بن لوی وھو ممن شہد بدرا فتوفی عنہا فی حجۃ الوداع وھی حامل فلم تنشب ان وضعت حملہا بعد وفاتہ فلما تعلت من نفاسہا تجملت للخطاب فدخل علیہا ابو السنابل بن بعکک رجل من بنی عبد الدار فقال لہا ما لی اراک متجملۃ لعلک ترتجین النکاح انک واللہ ما انت بناکح حتی یمر علیک اربعۃ اشہر وعشر قالت سبیعۃ فلما قال لی ذلک جمعت علی ثیابی حین امسیت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالتہ عن ذلک فافتانی بانی قد حللت حین وضعت حملی وامرنی بالتزوج ان بدا لی قال ابن شہاب ولا اری باسا ان تزوج حین وضعت وان کانت فی دمہا غیر انہ لا یقربہا زوجہا حتی تطہر

ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے اون کے باپ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو لکھا تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ پاس اور اون سے حدیث پوچھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بتائی تھی جب اونہون نے مسئلہ پوچھا تھا آپ سے عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو جواب لکھا کہ سبیعہ نے مجھسے بیان کیا مین سعد بن خولہ کی نکاح مین تھی جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا اور جنگ بدر مین حاضر تھا پھر حجۃ الوداع مین اوسکا انتقال ہوا اور مین حاملہ تھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ مین جنی اوسکی فوتی کے بعد جب مین نفاس سے پاک ہوئی تو مین نے بناؤ کیا پیام دینے والون کے واسطے میرے پاس ابو السنابل بن بعکک (ایک شخص تھا بنی عبد الدار مین سے) آیا اور بولا کیا وجہ ہے جو تم نے بناؤ کیا ہے شاید تمھین ابھی نکاح کی قسم خدا کی تم نکاح نہین کر سکتین جبتک چار مہینے دس دن نہ گزرین سبیعہ نے کہا جب مین نے سنا تو اپنے کپڑے شام کو اکٹھا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو حلال ہو گئی جب جنی (یعنی نکاح تجھی درست ہو گیا) اور حکم کیا مجھکو نکاح کر لینے کا اگر مین چاہون ابن شہاب نے کہا مجھے کچھ قباحت معلوم نہین ہوتی اگر عورت جنتے ہی نکاح کر لے مگر یہ ضرور ہے کہ خاوند اوس سے صحبت نکرے جبتک نفاس سے پاک نہ ہو **ف** پہلے یہ آیت اوتری تھی والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا یہ آیت سورہ بقرہ مین ہے یعنی جو لوگ مر جاوین اور بی بیان چھوڑ جاوین تو وہ اپنے تئین روک رکھین چار مہینے دس دن تک اس مین حاملہ اور غیر حاملہ سب داخل تھین پھر سورہ طلاق مین یہ آیت اوتری واولات الاحمال اجلہن ان یضعن حملہن یعنے حمل والی عورتین اونکی عدت یہ ہے کہ حمل سے جنین تو حاملہ عورتون کی عدت وضع حمل مقرر ہوئی نہ چار مہینے دس دن البتہ غیر حاملہ کی چار مہینے دس دن عدت پہلی آیت کے موافق باقی رہی اکثر علما کا بھی یہی مذہب ہے اور بعض علما کا یہ قول ہے کہ توجہ تعارض دونون آیتون کی دو نو عدتون مین سے جو دور ہو عورت اوسکو اختیار کرے

عن عبد اللہ قال من شاء لاعنتہ لانزلت سورۃ النساء القصری بعد الاربعۃ الاشہر

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہتے تھے جو چاہے مجھسے لعان کر لے چھوٹی سورہ نسا یعنی سورہ طلاق اربعۃ اشہر وعشر کے بعد اوتری

تو اوسکی نسخ ہو گئی) باب فی عدة ام الولد ام ولد کی عدت کا بیان عن عمرو بن العاص قال لا تلبسوا
علینا سنته قال ابن مثنی سنة نبینا صلی الله علیه وسلم عدة المتوفی عنها اربعة اشهر وعشر یعنی ام
الولد ترجمه عمرو بن العاص سے روایت ہے کہا ہم پر سنت مت چھپاؤ ابن مثنی نے کہا ہماری نبی صلی الله علیه وسلم کی
سنت یہی ہے کہ جب لڑکے والی باندی کا خاوند مر جاوے تو عدت اوسکی دس دن اور چار مہینے ہیں ف کیونکہ وہ آزاد ہو جاتی ہے
اپنے خاوند کے موت کے بعد باب المبتوتة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح زوجا غیره تین طلاق جس عورت کو دی جاوین
وہ پھر اپنے خاوند سے مل نہیں سکتی بغیر دوسرے سے نکاح کیے ہوئی عن عائشة قالت سئل رسول الله صلی الله علیه
وسلم عن رجل طلق امراته فتزوجت زوجا غیره فدخل بها ثم طلقها قبل ان یواقعها اتحل لزوجها
الاول قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تحل للاول حتی تذوق عسیلة الآخر ویذوق عسیلتها
ترجمه حضرت عائشه سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے یہ مسئله پوچھا گیا ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی اور اس
عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا وہ اس پاس گیا۔ لیکن اس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدیا تو کیا
وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لیے درست ہو جاویگی کہا عائشه نے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت
حلال نہ ہوگی جبتک کہ دوسرا خاوند اوس عورت سے لذت جماع کی حاصل نکرے ف یعنے صرف نکاح سے حلاله نہ ہوگا جبتک
جماع نکرے یہ اکثر علما کا یہی قول ہے باب فی تعظیم الزناء زنا بہت بڑا گناہ ہے عن عبد الله قال قلت یا رسول
الله ای الذنب اعظم قال ان تجعل لله ندا وهو خلقك قال قلت ثم ای قال ان تقتل ولدك مخافة
ان یاکل معك قال قلت ثم ای قال ان تزنی حلیلة جارك قال وانزل الله تعالی تصدیق قول النبی صلی الله
علیه وسلم والذین لا یدعون مع الله الها آخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق ولا یزنون الآیة ترجمه
عبد الله سے روایت ہے میں نے پوچھا یا رسول الله بہت بڑا گناہ کونسا ہے آپنے فرمایا بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ تو الله کے ساتھ کسی کو
شریک کرے حالانکہ تجھے الله نے پیدا کیا ہے (پھر ہمیں اپنے خالق کے برابر کسیکو کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا) میں نے کہا پھر کون سا گناہ آپ
نے فرمایا اپنے بچے کو مار ڈالنا اس ڈر سے کہ کھلانا پڑیگا میں نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا زنا کرنا اپنے ہمسایہ کی بی بی سے راوی
نے کہا پھر آپنے فرمایا اوسی کی تصدیق میں یہ آیت اوتری والذین لا یدعون الآیة جو لوگ الله کے سوا کسی دوسرے خدا کو
نہیں پکارتے نہ قتل کرتے ہیں محرم نفس کو ناحق نہ زنا کرتے ہیں اخیر آیت تک عن جابر بن عبد الله یقول جاءت مسیکة
لبعض الانصار فقالت ان سیدی یکرهنی علی البغاء فنزل فی ذلك ولا تكرهوا فتیاتكم علی البغاء ترجمه
جابر بن عبد الله سے روایت ہے مسیکه لونڈی تھی کسی انصاری کی وہ آئی اور بولی میرا مولی زبردستی مجھسے کہتا ہے زنا کرا اور خرچی کما
تب یہ آیت اوتری ولا تکرهوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیة عن معتمر عن ابیه ومن یکرههن فان الله من بعد
اکراههن غفور رحیم قال قال سعید بن ابی الحسن غفور لهن المکرهات ترجمه یعنے آپنے فرمایا جاوان پر زبردستی

کو بیچا تو اتنے دنون کے دیر وستی کے بعد بخشینگے اللہ ہی بیتر بخشنے نگا لونڈیون کو کیونکہ انہون نے اپنی مالکون کے جبر سے زنا کیا یا وہ اونکے اختیار مین نہین مگر مالک قیامت کے دن پکڑے جاوینگے اونکو سزا ہوگی

# کتاب الصوم

## کتاب روزے کی

**باب** مبدء فرض الصیام روزہ کیونکر فرض ہوا عن ابن عباس یا ایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم فکان الناس علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلوا العتمة حرم علیهم الطعام والشراب والنساء وصاموا الی القابلة فاختان رجل نفسه فجامع امرأته وقد صلی العشاء ولم یفطر فاراد اللہ عز وجل ان یجعل ذلک یسرا لمن بقی ورخصة ومنفعة فقال سبحانه علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم وکان هذا مما نفع اللہ به الناس ورخص لهم ویسر

ترجمہ ابن عباس نے کہا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ جیسے فرض کیا گیا اون لوگون پر جو تم سے پہلے تھے تو لوگ آنحضرتؐ کی زمانے مین جب نماز پڑھ چکتے عشا کی حرام ہوجاتا اون پر کہانا پینا جماع کرنا عورتون سے دوسرے شب تک ایک شخص نے چوری کی تو اوس نے جماع کیا اپنی عورت سے حالانکہ عشا کے نماز پڑھ چکا تہا لیکن روزہ افطار نہین کیا تہا تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری چاہا کہ لوگون پر آسانی ہوا اور رخصت ہوا اور فائدہ ہو تو فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشروهن الآیۃ یعنی جان لیا اللہ نے تمہاری دلون کی چوری کو پہر معاف کردیا قصور تمہارا اور درگذر کی تم سے اب جماع کرو عورتون سے اور کہاؤ پیو جبتک سفید دہاری سیاہ دہاری سے تم کو کہلجاوے یعنی فجر ہوجاوے عن البراء قال کان الرجل اذا صام فنام لم یاکل الی مثلها وان صرمة بن قیس الانصاری اتی امرأته وکان صائما فقال عندک شیء قالت لا لعلی اذهب فاطلب لک فذهبت وغلبته عینه فجاءت فقالت خیبة لک فلم ینتصف النهار حتی غشی علیه وکان یعمل یومه فی ارضه فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم قرأ الی قوله من الفجر ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ پہلے جب کوئی سوجاتا (غروب آفتاب کے بعد) توپھر اوسکو کہانا درست نہوتا دوسری روزے کے افطار تک ایکبار صرمہ بن قیس انصاری اپنی عورت پاس آئے اور روزے سے تہے پوچہا تیرے پاس کچھ کہانے کو ہے وہ بولی نہین مگر مین جاتی ہون کچھ ڈہونڈہ کر لاتی ہون وہ گئی اور انکی آنکھون مین نیند بہر گئی یہ سوگئے جب آئی تو کہنے لگی محروم ہوا تو کہانے سے پہر دوسرے دن دوپہر نہین ہوئی تہی کہ انکو غش آگیا (بہوک کی شدت سے پہلے دن کے بہوکے تہے پہر دوسرا دن بھی یون ہی گذرا) حالانکہ دن بہر محنت کرتے تہے آنحضرتؐ سے اسکا ذکر ہوا اوسوقت یہ آیت اوتری حلال ہوا تمہارے لیے راتون کو جماع کرنا اپنی عورتون سے **باب** نسخ قوله وعلی الذین یطیقونه فدیة یطیقونه کا منسوخ ہونا عن سلمة بن الاکوع لما نزلت هذه الآیة وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی فعل حتی نزلت الآیة التی بعدها فنسختها ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری علی الذین یطیقونه الآیۃ یعنی جو لوگ طاقت رکہتے ہین روزے کی (مگر ادا نہین) تو فدیہ دیدین ایک مسکین کا کہانا

پہر ہم مین سے جسکا جی چاہتا روزہ نرکہتا اور فدیہ دیتا یہانتک کہ اوس کے بعد کی آیت اوتری فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ) اور کچھہ
اختیار جو پہلی تہا منسوخ ہوگیا روزہ رکہنا پڑا عن ابن عباس وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین فکان من
شاء منہم ان یفتدی بطعام مسکین افتدی وتم له صومه فقال فمن تطوع خیرا فهو خیر له وان تصوموا
خیر لکم وقال فمن شهد منکم الشہر فلیصمه ومن کان مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین جب یہ آیت اوتری تو جسکا جی چاہتا ایک مسکین کا کہانا فدیہ دیتا
اور روزہ لیکا ثواب کا لیتا مگر پہر فرمایا اللہ تعالی نے جو شخص نیکی مین رغبت کریگا تو بہتر ہے اوسکے لیے اور روزہ رکہنا بہتر ہے تمہارے لیے
پہر فرمایا فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ جو شخص تم مین سے ماہ رمضان پاوے تو اوسمین ضرور روزے رکہے (اب فدیہ جاتا رہا البتہ مریض اور
مسافر کو یہ رخصت باقی ہے) اسکے بعد فرمایا ومن کان مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دنون مین رکہ
لے باب من قال ہی مثبتة للشیخ والحبلی بعضون نے کہا وعلی الذین یطیقونه منسوخ نہین ہوا عن ابن عباس قال
اثبتت للحبلی والمرضع ابن عباس نے کہا یہ آیت باقی ہے حاملہ اور بوڑہے کے حق مین جن سے روزہ نرکہا جاوے یا روزہ رکہنا ضرر کرے
عن ابن عباس وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین قال کانت رخصة للشیخ الکبیر والمرأة الکبیرة وہما
یطیقان الصیام ان یفطرا ویطعما مکان کل یوم مسکینا والحبلی والمرضع اذا خافتا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین یہ رخصت تہی بوڑہے مرد اور عورت کے لیے جو طاقت رکہتے تہے روزے کی اون کو حکم تہا
کہ روزہ چاہین تو نرکہین اور ہر روزے کے بدلے ایکدن مسکین کو کہانا کہلا دین اسی طرح اگر حاملہ عورت ہو یا دودہ پلانیوالی بچے کی نقصان
کا خوف کرین تو روزہ نرکہین فدیہ دین باب الشہر یکون تسعا وعشرین کبہی مہینہ اونتیس دنکا ہوتا ہے عن ابن عمر قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب الشہر هکذا وهکذا وهکذا وخنس سلیمان
اصبعه فی الثالثة یعنی تسعا وعشرین وثلاثین ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی ہین یعنی ان پڑہ لوگ
ہین حساب وکتاب نہین جانتے مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا تین دفعہ دونون ہاتون کی اونگلیون سے بتایا تو دس دس تیس ہوے اور ایکبار تیسری
دفعہ مین ایک اونگلی بند کر لی یعنی کبہی اونتیس دنکا بہی ہوتا ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشہر تسع
وعشرون فلا تصوموا حتی تروه ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا له قال فکان ابن عمر اذا کان
شعبان تسعا وعشرین نظر له فان رئی فذاک وان لم یر ولم یحل دون منظره سحاب ولا قترة اصبح مفطرا
قال فکان ابن عمر یفطر مع الناس ولا یأخذ بهذا الحساب ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی مہینا
اونتیس روز کا ہوتا ہے تو روزہ نرکہو جبتک چاند نہ دیکہو اور روزہ موقوف نکرو جبتک چاند نہ دیکہو پس اگر ابر ہو تو شمار کر لو ف
یعنی تیس دن پورے کر لو جب ابر ہو تو رمضان کے چاند کیواسطے ایک گواہ عادل یا دو گواہ کافی ہین اور شوال کے چاند کیواسطے دو گواہ ضرور
ہین یہ ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے اور امام احمد اور مالک کے نزدیک رمضان کے چاند کیواسطے بہی دو گواہ ضرور ہین ف راوی نے

باب من قال فان غم عليكم فصوموا ثلاثين اگر شوال کی انتیسوین کو ابر ہو تو تیس روزے رکھے عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين الا ان يكون شيء يصومه احدكم
لا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه فان حال دونه غمامة فاتموا العدة ثلاثين ثم افطروا والشهر
تسع وعشرون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا استقبال نہ کرو اوس سے پہلے
ایک یا دو روزے رکھکر مگر جب اونہون کو سے تم مین سے روزہ رکھا کرتا ہو (یعنی عادت کی موافق اگر اتفاق سے وہی دن آن جاوے تو
روزہ رکھنا مضائقہ نہین) اور روزہ مت رکھو جبتک چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھے جاو جبتک شوال کا چاند نہ دیکھو اگر
اوسدن ابر آجاوے تو تیس روزے پورے کرلو پھر افطار کرلو اور مہینہ کبھی اونتیس روز کا بھی ہوا کرتا ہے باب في التقدم
رمضان کا استقبال کرنا عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل هل صمت من سرر
شعبان شيئا قال لا قال فاذا افطرت فصم يوما وقال احدهما يومين ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا تو نے شعبان کے اخیر مین روزے رکھے وہ بولا نہین آپ نے فرمایا جب رمضان
کے روزے ہو چکین تو ایک روزہ اور رکھ یا دو اور رکھ (یہ حکم استحباباً ہے نہ وجوباً) عن ابي الازهر المغيرة بن فروة قال قام
معاوية في الناس بدير مسحل الذي على باب حمص فقال يا ايها الناس انا قد راينا الهلال يوم كذا وكذا و
انا متقدم بالصيام فمن احب ان يفعله فليفعله قال فقام اليه مالك بن هبيرة السبائي فقال يا معاوية
اشيء سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ام شيء من رايك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول صوموا الشهر وسره ترجمہ مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے معاویہ لوگون مین کھڑے ہوئے دیر مسحل پر جو باب
حمص پر ہے اور کہا اے لوگو ہم نے چاند فلان دن دیکھا ہم تو پہلے سے روزہ رکھین گے جو شخص چاہے وہ بھی رکھے مالک بن
ہبیرہ نے کہا یا معاویہ یہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنے دل سے کہتے ہو انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے روزہ رکھو شروع رمضان مین اور آخر شعبان مین ف سر کے معنی آخر مین باعتبار لغت کے مگر ابوداود نے اوزاعی
اور سعید بن عبد العزیز سے نقل کیا وہ کہتے تھے سرہ اوسکا شروع کو کہتے ہیں اس صورت میں معاویہ کا مطلب حدیث سے نکلنا مشکل کیونکہ
ہو سکتا ہے مراد یہ ہو رمضان کے روزے رکھو اور اوسکے آخر مین بھی روزے رکھو تاخیر نہ کرو یا شروع مین رکھو یا شعبان کے شروع مین رکھو
باب اذا رئي الهلال في بلد قبل الاخرين بليلة اگر ایک شہر مین دوسرے شہر سے ایک رات پہلے چاند دکھلائی دیوے
عن كريب ان ام الفضل ابنة الحرث بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها
واستهل رمضان وانا بالشام فراينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسالني ابن عباس
ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال قلت رايته ليلة الجمعة قال انت رايته قلت نعم وراه الناس و
صاموا وصام معاوية قال لكنا رايناه ليلة السبت فلا نزال نصومه حتى نكمل ثلاثين او نراه فقلت افلا

نكتفي برؤية معاوية وصيامه قال لا هكذا امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ کریب سے روایت ہے کہ ام الفضل
بنت الحارث نے ان کو بھیجا شام میں معاویہ پاس کریب نے کہا میں شام میں پہنچا اور ام الفضل کا کام پورا کیا جب رمضان کا چاند ہوا
اور میں وہیں تھا تو ہم نے چاند جمعہ کی رات کو شام میں دیکھا تھا جب میں رمضان کے اخیر میں مدینہ آیا تو ابن عباس نے مجھسے چاند
کو پوچھا اور کہا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا ابن عباس نے کہا تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا میں نے
کہا ہاں میں نے دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزے رکھے معاویہ رضی نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا ہم نے تو سنیچر
کو ہفتے کی رات کو دیکھا ہم اسی دن سے روزہ رکھ رہے ہیں اور رکھے جاویں گے جبتک تیس روزے پورے ہوں یا شوال کا چاند دکھلائی
دیوے میں نے کہا تم معاویہ کی رویت پر اور ان کے روزے پر اعتبار نہیں کر سکتے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی حکم کیا (رویت پر عمل کرنے کا) **باب كراهية صوم يوم الشك** یوم الشک کو روزہ مکروہ ہے عن
صلة قال كنا عند عمار في اليوم الذي يشك فيه فاتي بشاة فتنحى بعض القوم فقال عمار من صام هذا اليوم
فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم ترجمہ صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس تھے شک کے روز ایک بکری کا گوشت آیا بعضے
لوگوں نے نہیں کھایا پرہیز کیا عمار نے کہا جس نے اس روز روزہ رکھا اوس نے نافرمانی کی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب فيمن
يصل شعبان برمضان** جو شخص شعبان میں روزے رکھکر رمضان سے ملاوے عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا تقدموا صوم رمضان بيوم ولا يومين الا ان يكون صوما يصومه رجل فليصم ذلك الصوم ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے رمضان کے آگے ایک روزہ یا دو روزے نہ رکھے لیکن جسکو عادت ہو روزہ
رکھنے کی وہ روزہ رکھ لیوے **ف** جو شخص پہلے سے نفل روزہ رکھنے کی عادت رکھتا ہو مثلا پیر جمعرات کے دن روزہ رکھتا ہو اور اتفاقا
پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہو تو اوسکو منع نہیں اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
لم يكن يصوم من السنة شهرا تاما الا شعبان يصله برمضان ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا
رمضان کے کسی مہینے پورے مہینے بھر روزے نہ رکھتے البتہ شعبان بھر رکھتے اور رمضان سے ملا دیتے **باب في كراهية ذلك** رمضان سے
ملانا مکروہ ہے عن عبد العزيز بن محمد قال قدم عباد بن كثير المدينة فمال الى مجلس العلاء فاخذ بيده فاقامه ثم قال
اللهم ان هذا يحدث عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا انتصف شعبان
فلا تصوموا فقال العلاء اللهم ان ابي حدثني عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ عباد بن کثیر مدینہ
میں آئے تو علاء کے پاس گئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کیا بعد اوسکے کہا اے پروردگار یہ حدیث بیان کرتا ہے اپنے باپ سے اونھوں نے ابوہریرہ سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان آدھا گذر جاوے تو پھر روزے نہ رکھو جبتک رمضان نہ آوے) علاء نے کہا اے
پروردگار بیشک میرے باپ نے ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی انہوں نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب شهادة
رجلين على رؤية هلال شوال** دو آدمی گواہی دیں شوال کے چاند دیکھنے کی تو صحیح ہے عن حسين بن الحرث الجدلي

من جديلة قيس ان امير مكة خطب ثم قال عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسك للرؤية فان لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما فسألت الحسين بن الحرث من امير مكة قال لا ادري ثم لقيني بعد فقال هو الحرث بن حاطب اخو محمد بن حاطب ثم قال الامير ان فيكم من هو اعلم بالله ورسوله مني وشهد هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم واوما بيده الى رجل قال الحسين فقلت لشيخ الى جنبي من هذا الذي اوما اليه الامير قال هذا عبد الله بن عمر وصدق كان اعلم بالله منه فقال بذلك امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حسین بن حارث جدلی سے روایت ہے کہ مکہ کی امیر نے خطبہ پڑہا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حج کے ارکان چاند دیکھکر ادا کرین اگر ہم چاند نہ دیکھین اور دو شخص عادل آدمی گواہی دین تو ان کی گواہی پر ارکان ادا کرین ابو مالک نے کہا مین نے حسین بن حارث سے کہا وہ مکہ کا امیر کون تہا انہون نے کہا مجھکو نہین معلوم پہر حسین نے مجھسے ملکر کہا وہ امیر حارث بن حاطب تہے محمد بن حاطب کے بہائی پہر امیر نے کہا تم مین وہ شخص موجود ہی جو اللہ اور رسول کو مجھسے زیادہ جانتا ہی اوسنے گواہی دی اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور امیر نے ایک شخص کیطرف اشارہ کیا حسین نے کہا مین نے ایک شخص سے پوچھا جو میری بازو کہڑا تہا یہ کون شخص ہے جسکی طرف امیر نے اشارہ کیا وہ شخص بولا یہ عبد اللہ بن عمر ہین اور سچ کہا امیر نے بیشک عبد اللہ بن عمر کو زیادہ جانتے ہین امیر سے عبد اللہ نے کہا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا عن ربعي بن حراش عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال اختلف الناس في اخر يوم من رمضان فقدم اعرابيان فشهدا عند النبي صلى الله عليه وسلم بالله لاهلا الهلال امس عشية فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس ان يفطروا زاد خلف في حديثه وان يغدوا الى مصلاهم ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہی اوس نے ایک شخص سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تہا لوگون نے اختلاف کیا رمضان کے آخری روز مین دو اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے انہون نے گواہی دی اللہ کا نام لیکر کہ ہمنے کل چاند شام کو دیکہا رسول اللہ صلعم نے لوگونکو حکم کیا روزہ کہول ڈالنے کا خلف کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ آپ نے یہ بھی حکم کیا کہ دوسرے دن صبح کو سب لوگ عیدگاہ کو چلین

## باب في الشهادة الواحد على رؤية هلال رمضان

اگر رمضان کے چاند پر ایک ہی گواہی گزرے تو روزہ رکہین

عن ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال قال الحسن في حديثه يعني رمضان اتشهد ان لا اله الا الله قال نعم قال اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال اذن في الناس فليصوموا غدا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے چاند رمضان کا دیکہا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہی اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہین بولا ہان پہر آپ نے پوچہا تو گواہی دیتا ہی اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہین بولا ہان آپ نے فرمایا بلال سے کہ بلال پکار دے لوگون مین کل سے روزہ رکہین

عن عكرمة انهم شكوا في هلال رمضان مرة فارادوا ان لا يقوموا ولا يصوموا فجاء اعرابي من الحرة فشهد

انہ رای الہلال فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال نعم وشہد انہ رای الہلال فامر بلالا فنادی فی الناس ان یقوموا وان یصوموا ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے لوگوں نے ایکبار رمضان کے چاند میں شک کیا اور قصد کیا کہ تراویح نہ پڑھیں اور نہ روزہ رکھیں اتنے میں ایک اعرابی حرہ (ایک میدان ہے) سے آیا اور اوس نے گواہی دی چاند دیکھنے کی وہ لایا گیا رسول اللہ صلعم کے پاس آپ نے پوچھا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں اللہ کا رسول ہوں اوس نے کہا ہاں اور گواہی دی اوس نے کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے بلال کو حکم کیا کہ لوگوں میں پکار دیں کہ تراویح پڑھیں اور روزہ رکھیں عن ابن عمر قال ترای الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ فصامہ وامر الناس بصیامہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگوں نے چاند دیکھا تو میں نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ میں نے چاند دیکھا آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا باب فی توکید السحور سحری کی تاکید عن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فصل ما بین صیامنا وصیام اہل الکتاب اکلۃ السحر ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق یہی ہے کہ وہ سحری نہیں کھاتے اور ہم سحری کھاتے ہیں اس حدیث سے سحری کھانے کی بڑی تاکید ثابت ہوئی باب من سمّی السحور الغداء رمضان میں سحری کو صبح کا کھانا کہنا عن العرباض بن ساریۃ قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ہلم الی الغداء المبارک ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مجھ کو رسول اللہ صلعم نے بلایا سحری کھانے کو رمضان میں اور فرمایا آ صبح کا کھانا کھا اسکو برکت دیا گیا ہے الحمد للہ تمام ہوا پارہ چودہواں سنن ابی داؤد کا بعد اسکے شروع ہوگا پارہ پندرہواں اوسکے فضل اور رحم سے

## تم الجزء الرابع عشر ويتلوه الجزء الخامس عشر ان شاء الله تعالى

### فہرست پارہ چہاردہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

# الجزء الخامس عشر

پارہ پندرہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وقت السحور سحری کہانیکا وقت عن سمرة بن جندب يخطب وهو يقول قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لا یغرنّ من سحورکم اذان بلال ولا بیاض الافق الذی هکذا حتی یستطیر ترجمہ سمرہ
بن جندب سے روایت ہے کہ وہ خطبہ مین کہتے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کے اذان تم کو سحری کہانے سے
نہ روکے وہ صبح صادق سے پہلی اذان دیا کرتے اور نہ وہ سفیدی جو آسمان کے کنارہ مین ظاہر ہوکر پہیل جاتی ہے یعنی صبح کاذب
ف یعنی صبح دو قسم ہے ایک صبح کاذب جسکی لمبی روشنی ہوتی ہے اوس وقت تک روزہ دار کو کہانا اور پینا حرام نہین اور فجر کے
نماز اوس وقت درست نہین دوسری صبح صادق جسکی روشنی چوڑی پہیلی ہوتے ہی اوسی وقت روزہ دار کو کہانا پینا حرام ہے عن
عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحوره فانہ یؤذن
او قال ینادی لیرجع قائمکم وینبہ نائمکم ولیس الفجر ان یقول هکذا قال مسدد وجمع یحیی کفیه
حتی یقول هکذا ومد یحیی باصبعیه السبابتین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نہ روکے کسیکو بلال کے اذان اوسکی سحری کہانے سے اسواسطے کہ بلال اذان دیتا ہے یا راوی نے کہا بانگ دیتا ہے رات کو
تاکہ تم مین سے جو نماز تہجد پڑہتا ہو وہ آرام کرلے اور جو سوتا ہو وہ نماز اور سحری کہانیکو اسواسطے جاگے اور فجر کا وقت وہ نہین
جو اسطرح اشارہ کری اور بعضی اس حدیث کی راویون نے اپنے دونو ہتہیلیان ملاکر اونچا کرکے دکہلایا یعنی جو لمبی اور اونچی روشنی اول
ہوتی ہے اوسکا نام صبح نہین حضرت نے فرمایا جبتک اسطرح نہ اشارہ کری اور حضرت نے اپنی کلمے کے دو انگلیون کو ملاکر پہیلا
دہنی اور بائین یعنی صبح وہ ہے جسکی روشنی چوڑی ہو عن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا
لا یهیدنکم الساطع المصعد فکلوا واشربوا حتی یعترض لکم الاحمر ترجمہ طلق سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ اور پیو مت روکی تم کو کہانی اور پینے سے وہ روشنی جو چڑہتی چلی آتی ہے صبح کاذب
بلکہ کہاؤ اور پیو جبتک سرخ فجر نہ نکلے یعنی سفیدی مین سرخی نہ آجاوی مراد یہ ہے کہ اچہی طرح روشنی ہوجاوی عن عدی
بن حاتم قال لما نزلت هذه الآیة حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود قال اخذت عقالا
ابیض وعقالا اسود فوضعتهما تحت وسادتی فنظرت فلم استبن فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ان وسادک اذا لعریض طویل انما هو اللیل والنهار قال عثمان انما هو سواد
اللیل وبیاض النهار ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ رمضان مین کہایا پیا کرو جبتک
کہ سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے نمودار ہو تو مینے اونٹ باندہنی کی رسی ایک سیاہ دوسری سفید اپنے تکیے کی نیچی رکہی پہر آخر رات

مین مینی اوسکو دیکہا مجہکو صاف نظر نہ آئے صبح کو مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تب آپنے ہنسکر فرمایا تیرا
تکیہ بہت لنبا چوڑا ہی یعنی تو احمق ہے خدا کا مطلب سیاہ اور سفید ڈوری سی رات کے سیاہی اور دن کی سفیدی ہے
ف تیرا تکیہ بہت چوڑا لنبا ہی جب تو رات کے اور دن کے ڈوری اوسکے تلی آ گئے یہہ آپنے ہنسی سی فرمایا **باب** الرجل
یسمع النداء والاناء علی یدہ کوئی شخص فجر کی اذان سنے اور کہانا اوسکے سامنی ہو **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والاناء علی یدہ فلا یضعہ حتی یقضی حاجتہ منہ **ترجمہ**
ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اذان سنے یعنی صبح کی اور باسن اوسکے ہاتہہ مین ہو
یعنی کچہہ کہانی پینے کا ارادہ رکہتا ہو تو جبتک اپنی حاجت روائی نہ کرلیوی اوس برتن کو نہ رکہے **ف** شاید مراد اذان سے
وہ اذان ہی جو قبل طلوع فجر کے بلال دیا کرتی تہی ۔ مگر اسصورت مین برتن ہاتہہ مین ہونے کے قید کیا ضرور تہی پس مطلب ہوگا
کہ اگر اذان فجر کی ہو جاوی لیکن کہانا سامنے ہو تو کچہہ کہا لیوی تا کہ تکلیف مالا یطاق نہ اوٹہاوی **باب** وقت فطر الصائم
روزہ کسوقت افطار کری **عن** عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء اللیل من ہہنا وذہب النہار من ہہنا
زاد مسدد وغابت الشمس فقد افطر الصائم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب
پورب کیطرف سے رات کی سیاہی آوی اور جاوی دن پچہم کو اور ڈوبے سورج تو روزہ دار روزہ کہولے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی
یقول سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو صائم فلما غربت الشمس قال یا بلال انزل فاجدح لنا
قال یا رسول اللہ لو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک النہار قال انزل فاجدح
لنا فنزل فجدح فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اذا رایتم اللیل قد اقبل من ہہنا فقد افطر
الصائم واشار باصبعہ قبل المشرق **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ
گئے اور وہ روزہ دار تہی جسوقت کہ سورج ڈوب گیا تو آپنے فرمایا ای بلال اوتر کر ہماری واسطے ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ کاش
کہ آپ شام کرتے یعنی شام ہو جانی دیتے آپنے فرمایا اوتر کر ہماری واسطے ستو گہول بلال نے کہا یا رسول اللہ آپکے اوپر تو دن ہی یعنی
آپ روزہ دار ہین اور دن ابہی باقی ہی حضرت نی فرمایا اوترو اور ہماری واسطے ستو گہول پہر وہ اوترا اور ستو گہولی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا پہر فرمایا جسوقت تم دیکہو کہ رات ادہر سے آوی یعنی سیاہی پورب سے نمودار ہو تو روزہ دار کے روزہ کہولنی
کا وقت آیا **ف** راوی سے روایت ہی کہ ہم رمضان مین حضرت کی ساتہہ سفر مین تہی جب آفتاب ڈوبا تب حضرت نی یہہ حدیث فرمائی
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت اول وقت بہت جلد روزہ کہولتے تہی کہ بعضے لوگونکو شبہہ ہوتا تہا کہ شاید ابہی دن باقی ہے اور ثابت
ہوا کہ جب آفتاب غروب ہوا اور پورب کیطرف سیاہی چڑہی وہی وقت ہی روزہ کہولنیکا یہہ ضرور نہین کہ تارے نکل آوین اور خوب اندہیرا
ہو جاوے **باب** ما یستحب من تعجیل الفطر روزہ جلدی کہولنا مستحب ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یزال الدین ظاہرا ما عجل الناس الفطر لان الیہود والنصاری یؤخرون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ روزہ جلدی کہولا کرینگے کیونکہ یہود اور نصاریٰ روزہ کہولنے مین دیر کیا کرتے ہین ف سورج ڈوبتے ہی اول وقت روزہ کہولنا مستحب ہے اور سبب قیام دین و خیر ہے کہ حضرت کی سنت ہے اور دیر کرنا یہود اور نصاریٰ کی عادت ہے یعنی ناواقف جہالت اور شیعون کی صحبت کے سبب سے دیر کرتی ہین پھر مکروہ ہے عن ابی عطیۃ قال دخلت علی عائشۃ رضی اللہ عنہا انا و مسروق فقلنا یا ام المؤمنین رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم احدھما یعجل الافطار و یعجل الصلوۃ والاٰخر یؤخر الافطار و یؤخر الصلوۃ قالت ایھما یعجل الافطار و یعجل الصلوۃ قلنا عبد اللہ قالت کذلک کان یصنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابی عطیہ سے روایت ہے کہ مسروق اور مین حضرت عائشہ پاس گئے اور ہم نے کہا اے مومنون کی مان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخص ایسے ہین کہ ایک اون مین سے روزہ جلد ہی افطار کرتا ہے اور نماز بھی جلدی پڑہتا ہے یعنی اول وقت اور دوسرا روزہ دیر سے کہولتا ہے اور نماز دیر کر پڑہتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جو جلد ہی افطار کرتا ہے اور نماز جلدی پڑہتا ہے وہ کون ہے ہم نے کہا عبد اللہ ابن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح کیا کرتے تھے ف عبد اللہ ابن مسعود بڑے عالم اور فقیہ تھے اونہون نے سنت پر عمل کیا اور ابو موسیٰ بھی بڑے صحابی تھے اونہون نے جواز پر عمل کیا یا اونکو کچھ عذر ہوگا اور یا شاید کبھی کبھی کرتے ہون گے باب ما یفطر علیہ کس چیز پر روزہ افطار کرے عن سلمان بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان احدکم صائما فلیفطر علی التمر فان لم یجد التمر فعلی الماء فان الماء طھور ترجمہ سلمان بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی روزہ دار ہووے تو چاہیے کہ کہجور سے روزہ کہولے اور جو کہجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہے ف یہ امر استحباب کے لیے فرمایا نہ وجوب کے واسطے اور چیزون پر بھی روزہ کہولنا درست ہے باب القول عند الافطار افطار کیوقت کیا کہے عن ابن سالم المقفع رأیت ابن عمر یقبض علی لحیتہ فیقطع ما زاد علی الکف و قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظماء و ابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء اللہ ترجمہ ابن سالم المقفع سے روایت ہے کہ ابن عمر کو مین نے دیکھا کہ اپنی ڈاڑہی مٹھی مین پکڑ کر جو زیادہ ہوتی اوسکو کترڈالتے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے پیاس گئی اور رگین تر و تازہ ہوگئین اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا ف یعنی اگر خدا نے روزہ قبول کیا تو ثواب ثابت ہوگیا عن معاذ بن زھرۃ انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت ترجمہ معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرماتے اے اللہ تیرے ہی لیے مینے روزہ رکہا اور تیرے ہی رزق پر مینے افطار کیا ف ابن ملک نے کہا کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑہتے تھے اور بعد لک صمت کے جو لوگون نے وبک اٰمنت وعلیک توکلت زیادہ کرلیا ہے اسکی کچھ اصل نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ افطار کے نزدیک روزہ دار کیواسطے ایک دعا ہے کہ رد نہین

کہا جاتی اور یہہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ پڑہتی تھی یا واسع الفضل اغفر لی اور یہہ بھی پڑہتی تہی الحمد للہ الذی
اعانني فصمت ورزقني فافطرت باب الفطر قبل غروب الشمس اگر آفتاب ڈوبنی سی پہلے روزہ کہول لے عن اسماء
بنت ابی بکر قالت افطرنا یوما في رمضان في غيم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم طلعت الشمس
قال ابو اسامة قلت لهشام امروا بالقضاء قال وبد من ذلك ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سی روایت ہی کہ رمضان
مین ایکدن ہمنی افطار کیا بدلی اور ابر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین پہر سورج نکل آیا ابو اسامہ نے کہا مین نے
ہشام سے کہا پہر قضا کا حکم ہوا ہوگا انہون نے کہا قضا تو ضرور ہی باب في الوصال تہ کے روزونکا بیان عن ابن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الوصال قالوا فانك تواصل يا رسول الله قال اني لست كهيئتكم
اني اطعم واسقى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی تہ کے روزہ رکہنی سی منع کیا (یعنی دو دو
یا زیادہ برابر روزہ رکہنا اور رات کو بھی نکہانا) صحابہ نے حضرت سی پوچہا کہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین اسکا کیا سبب ہے آپ نے
فرمایا کہ مقرر مین تمہاری طرح نہین ہون مجہکو دن مین کہانا پانی ملتا ہی (یعنی جسطرح آدمی کو کہانے پینے سی طاقت ہوتی ہی مجہکو
بدون اسکے خدا طاقت دیدیتا ہی یا سچ مچ خدا حضرت کو کہانا کہلاتا تہا یہہ حضرت ہی کو خاص تہا دوسرے لوگوں کو اس روزہ رکہنے سے
منع فرمایا) عن ابي سعيد الخدري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تواصلوا فايكم
اراد ان يواصل فليواصل حتى السحر قالوا فانك تواصل قال اني لست كهيئتكم ان لي مطعما يطعمني
وساقيا يسقيني ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی سنا اونہون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی کہ تہ کا روزہ
نرکہو سو جو تہ کیا چاہی اور روزہ ملانیکا ارادہ کرے وہ سحری کے وقت تک ملا دے۔ یعنی اگر روزہ دار شام کے وقت نکہاوے اور سحر
کہاوے تو البتہ درست ہے اور اگر چاہے برابر دو یا تین روز روزے کہے اور رات کو کچہ نکہاوے یہہ نہین درست ہی) صحابہ نی کہا
یا رسول اللہ آپ جو تہ کا روزہ رکہتے ہین آپنے فرمایا کہ مین تمہاری طرح نہین ہون مقرر میرے لیے کہلانیوالا ہے کہ وہ کہلاتا ہے
اور پلانیوالا ہے کہ وہ پلا دیتا ہی ف یعنی خداوند کریم یہ غذا بھی روحانی ہوگی باب الغيبة للصائم روزے
مین غیبت کرنا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله
حاجة ان يدع طعامه وشرابه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص بیہودہ بات بولنا
اور بری کام کرنا نچہوڑی۔ یعنی روزہ مین تو اللہ کو اوسکی کہانا پانی چہوڑ دینی کی کچہ حاجت نہین ف یعنی صرف فاقہ کرنی سی اللہ
خوش نہین ہوتا جبتک برے کامون کو بھی نہ چہوڑی عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الصيام جنة
اذا كان احدكم صائما فلا يرفث ولا يجهل فان امرؤ قاتله او شاتمه فليقل اني صائم اني صائم ترجمہ ابی ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈہال ہی تو جب تم مین سی کوئی روزہ دار ہو تو چاہیے کہ بیہودہ نبکے اور جہالت
نکری اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالیان بکے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون ف روزہ کو ڈہال اسلیے کہا

جیسے ڈہال لڑائین صدمون سے بچاتی ہے اسیطرح روزہ گناہون سے بچاتا ہے کیونکہ شہوت کو کم کرتا ہے باب

السواک للصائم روزے مین مسواک کرنا عن عامر بن ربیعة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاک

وهو صائم زاد مسدد ما لا اعد ولا احصی ترجمہ ربیعہ سے روایت ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو روزہ مین مسواک کرتے ہوے مسدد نے زیادہ کیا اسقدر کہ مین شمار نہین کر سکتا باب الصائم

یصب علیه الماء من العطش ویبالغ فی الاستنشاق روزہ دار کے سر پر پیاس کیوجہ سے پانی ڈالنا اور ناک مین پانی

زور سے نہ ڈالنا روزے مین عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال رأیت

رسول الله صلی الله علیه وسلم امر الناس فی سفره عام الفتح بالفطر وقال تقووا لعدوکم وصام رسول

الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر قال الذی حدثنی لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم

بالعرج یصب علی رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن نے بعض صحابہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے لوگونکو حکم دیا روزہ افطار

کرنیکا سفر مین جس سال مکہ فتح ہوا اور فرمایا آپنے قوت حاصل کرو اپنے دشمنون کیواسطے (یعنی جہاد کا وقت ہے ایسا نہو

روزے سے ضعف ہو جاوے) ابو بکر نے کہا اوس صحابی نے جسنے بیان کیا کہ مقرر مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

روزہ مین اپنے سر پر پانی ڈالتے تھے عرج مین (نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے) اسلیے کہ گرمی اور پیاس کے

سختی کم ہو جاوے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو ٹھنڈک کیواسطے سر پر پانی ڈالنا یا نہانا یا بھیگا کپڑا

وغیرہ بدن پر لپیٹنا شدت گرمی مین مکروہ نہین ہے عن صبرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بالغ فی

الاستنشاق الا ان تکون صائما ترجمہ صبرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کے ناک کے اندر سے

ڈالنے مین مبالغہ کیا کر مگر جب روزہ دار ہو تو مبالغہ نکیا کر (تا شاید پانی دماغ مین نہ چلا جاوے) باب فی الصائم یحتجم

روزہ دار پچھنے لگاوے تو کیسا عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم ترجمہ

ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی ف

دونون کا روزہ ٹوٹ گیا یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اکثر ائمہ کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ روزہ ٹوٹنے کے قریب ہوگیا کیونکہ

پچھنے لگانیوالے کے منہ مین خون جانیکا خوف ہے اور جسکے لگائی اوسکو خوف ہے کہ ضعف ہو جاوے اور روزہ توڑنا پڑے عن

شداد بن اوس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اتی علی رجل بالبقیع وهو یحتجم وهو آخذ بیدی

لثمان عشرة خلت من رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بقیع (ایک جگہہ کا نام ہے) مین ایک شخص کے پاس آئے وہ سینگی لگوا رہا تہا اور حضرت میرا ہاتھ پکڑے ہوے

تہے رمضان کی اٹھارہوین تاریخ آپنے فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جسکو سینگی لگائی گئی ف بعضون نے اس حدیث

یہ معنی کیے ہیں کہ جسکو سینگی لگانا یا لگوانا منظور ہو تو وہ افطار کرے یعنی روزہ نہ رکھے اسلیے کہ روزہ لوٹ جانیکا خوف ہے پھر رکھکر

توڑنے سے کفارہ کیون ہے **باب فی الرخصۃ فی ذلک** روزے مین پچھنے کی اجازت **عن ابن عباس ان رسول اللہ**

**صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو صائم** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ مین سینگی

لگوائی (پچھنے لگوائے) یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے **عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

**احتجم وھو صائم محرم** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی روزہ مین حالت

احرام مین (یعنی آپ روزہ دار بھی تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے) **عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم**

**ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحجامۃ والمواصلۃ ولم یحرمھما ابقاء علی اصحابہ فقیل**

**لہ یا رسول اللہ انک تواصل الی السحر فقال انی اواصل الی السحر وربی یطعمنی ویسقینی** ترجمہ ایک

شخص صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سینگی لگوانیسے اور نہ کا

روزہ رکھنے سے لیکن اونکو حرام نہ کیا باقی رکھنے کے لیے اپنے اصحاب پر (کہ اگر کسیکو طاقت ہو وہ کر سکتا ہے) لوگون نے کہا یا رسول

اللہ آپ روزہ ملاتے ہین سحر تک آپ نے فرمایا مین روزہ ملاتا ہون سحر تک مجھکو میرا رب کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے **عن**

**ثابت قال قال انس ما کنا ندع الحجامۃ للصائم الا کراھیۃ الجھد** ترجمہ ثابت سے روایت ہے کہ انس نے کہا ہم

پچھنے نہین لگانے دیتے تھے روزہ دار کو اس خیال سے کہ کہین ضعف نہ ہو وے (نہ اس لحاظ سے کہ روزہ ٹوٹ جاویگا) **باب**

**فی الصائم یحتلم نھارا فی شھر رمضان** جو شخص رمضان مین صبح کو اوٹھے احتلام کی حالت مین **عن رجل من اصحاب**

**النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم**

ترجمہ ایک شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین روزہ ٹوٹتا اوسکا

جنسنے قے کی یا احتلام کیا یا پچھنے لگائے (یعنے روزہ مین ان چیزون کے ہونیسے روزہ نہین ٹوٹتا) **باب فی الکحل**

**عند النوم** سوتے وقت سرمہ لگانا **عن النعمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بالاثمد المروح عند النوم**

**وقال لیتقہ الصائم** ترجمہ نعمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مشک ملا ہوا سرمہ لگانیکا سوتے

وقت اور فرمایا روزہ دار اوس سے بچے (استحبابا نہ وجوبا تو سرمہ لگانا مکروہ ہے) **عن انس بن مالک انہ کان یکتحل و**

**ھو صائم** ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ وہ روزہ مین سرمہ لگاتے تھے **عن الاعمش قال ما رایت احدا**

**من اصحابنا یکرہ الکحل للصائم وکان ابراھیم یرخص ان یکتحل الصائم بالصبر** ترجمہ اعمش سے روایت ہے

کہ مینے نہین دیکھا کسیکو اپنے یارون مین سے کہ وہ روزہ دار کے سرمہ لگانے کو برا جانتا ہو اور ابراہیم نے رخصت دی تھی

روزہ دار کو سرمہ لگانیکی ساتھ صبر کے (وہ ایک قسم ہے سرمہ کی) **باب الصائم یستقیء عامدا** روزہ دار قصدا قے

کرے **عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعہ القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء**

وان استقاء فليقض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر قے غلبہ کرے روزے مین اوسپر روزہ کی قضا نہین اور جسنی از خود قے کیا اوسپر قضا ہے ف یعنے جسکو خود بخود روزے مین قے آجاوے تو اوسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر جانکر کوئی شخص قے کرے تو اوسکا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کے نزدیک اوس روزہ کی قضا اوسپر لازم ہے کفارہ نہین خواہ قے تہوڑی ہو یا بہت عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال معدان فلقیت ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد دمشق فقلت ان ابا الدرداء حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاء فافطر قال صدق وانا صببت له وضوءه صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معدان بن طلحہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کو توڑ ڈالا پھر مجھسے ثوبان جو مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یعنے حضرت کے آزاد کیے ہوئے غلام دمشق کی مسجد مین ملے تو مینے ان سے پوچھا کہ ابی الدرداء نے مجھسے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ توڑ دیا ثوبان نے کہا کہ ابی الدرداء نے سچ کہا ہین اوسوقت وضو کا پانی ڈالا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنے مین پانی ڈالتا جاتا تہا آپ وضو کرتے تہے ۔

باب القبلة للصائم روزہ دار بوسہ لیوے تو کیسا عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم ویباشر وھو صائم ولکنه کان املك لاربه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ مین بوسہ لیتے تہے اور مباشرت کرتے تہے ف مباشرت عورت سے بدن ملانیکو کہتے ہین اور لپٹنے کو بغیر جماع کیے ف ولیکن آپ بہت اختیار رکہتے تہے اپنی حاجت کا یعنے آپکو اپنے نفس پر بہت قدرت تھی شہوت بخوبی روک سکتے تہے تو اور کوئی ایسا نہ کرے اگر شہوت کو روک نہ سکتا ہو عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل فی شھر الصوم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین بوسہ لیتے تہے اپنی بی بیون کا عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلنی وھو صائم وانا صائمة ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیتے تہے اور آپ اور مین دونون روزہ دار ہوتی تہے عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر بن الخطاب ھششت فقبلت وانا صائم فقلت یا رسول اللہ صنعت الیوم امرا عظیما قبلت وانا صائم قال ارایت لو مضمضت من الماء وانا صائم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا مین خوش ہوا اور مین نے بوسہ لیا روزہ مین پھر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آج مین نے بہت بڑا قصور کیا بوسہ لیا مین نی روزے مین ۔ آپنے فرمایا اگر تو کلی کرے روزے مین جیسے بن حماد کی حدیث مین ہی مین نے کہا کچھ قباحت نہین آپ نے فرمایا پھر

بھی ایسا ہی ہے **باب الصائم یبلغ الریق** روزہ دار رال نگل جاوے عن عائشة ان النبی صلی الله
علیه وسلم کان یقبلها وهو صائم ویمص لسانها ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم روزہ مین اونکا بوسہ لیتے تھے اور زبان چوستے تھے (تو رال اندر جاتی ہوگی) **باب کراہیة**
**للشاب** جوان کے لیے مباشرت مکروہ ہے عن ابی هریرة ان رجلا سال النبی صلی الله علیه وسلم
عن المباشرة للصائم فرخص له رسول الله صلی الله علیه وسلم واتاه آخر فساله فنهاه فاذا
الذی رخص له شیخ والذی نهاه شاب ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے ف مباشرت کہتے ہین عورت کے بدن سے بدن
ملانیکو اور لپٹنے کو بغیر جماع کے ت آپ نے اوسکو اجازت دی پھر دوسرا شخص آیا اوسنے بھی سوال کیا آپ نے اسکو
منع کیا جسکو اجازت دی تہی وہ بڈہا تہا اور جسکو منع کیا تہا وہ جوان تہا عن عائشة وام سلمة زوجی النبی
صلی الله علیه وسلم انهما قالتا کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبح جنبا قال عبد الله الاذرمی
فی حدیثه فی رمضان من جماع غیر احتلام ثم یصوم ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ اور ام سلمہ سے روایت
ہے اون دونون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب رہتے تھے جماع سے نہ احتلام سے اور صبح ہو جاتی تھی رمضان
مین پھر روزہ رکھتے تھے ف احتلام پیغمبرونکو نہین ہوتا ہے کیونکہ احتلام شیطان کے زور سے ہی اور پیغمبرون پر شیطان
کا زور نہین چلتا اور بعضون کے نزدیک پیغمبرون کو بھی احتلام ہوتا ہے لیکن پہلا مذہب بہت مشہور ہے (زرقانی)
عن ابی یونس مولی عائشة عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رجلا قال لرسول الله
صلی الله علیه وسلم وهو واقف علی الباب یا رسول الله انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال
الرجل یا رسول الله انك لست مثلنا قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فغضب
رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال والله انی لارجو ان اکون اخشاکم لله واعلمکم بما اتبع
ترجمہ ابی یونس مولی (یعنی آزاد کیے ہوئے غلام) حضرت عائشہ کے عائشہ سے روایت کرتی ہین ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور آپ دروازہ پر کہڑے تہے کہ یا رسول اللہ مجھکو حالت جنابت مین فجر ہو جاتی ہے اور مین روزہ
کی نیت سے ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین بھی جنب ہوتا ہون اور صبح ہو جاتی ہے روزہ کی نیت سے تو مین غسل کرکے
روزہ رکھتا ہون وہ شخص بولا آپ کا کیا کہنا اور کیا بات آپ ہماری طرح تو نہین ہین آپکے تو اللہ تعالی نے اگلے پچھلے سب
گناہ بخشدیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے مین آگئے اور فرمایا قسم ہے خدا کی مقرر مین امید رکھتا ہون
کہ تم سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ جاننے والا عملون کا ہونگا ف اسلیے کہ آپ سب سے زیادہ

متقرب ہے اللہ کے اور جتنا آدمی زیادہ متقرب ہوتا ہے اوتنا ہی اوسکو احتیاط کرنا ہوتا ہے **باب کفارة من اتی**
**اهله فی رمضان** جو شخص اپنی بی بی سے رمضان میں جماع کرے تو کیا کفارہ دے **عن ابی هريرة قال اتی**
**رجل النبی صلی الله عليه وسلم فقال هلكت فقال ما شانك قال وقعت علی امراتی فی رمضان**
**قال فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال هل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال**
**فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا قال اجلس قال فاتی النبی صلی الله عليه وسلم بعرق**
**فيه تمر فقال تصدق به فقال يا رسول الله ما بين لابتيها اهل بيت افقر منا فضحك رسول**
**الله صلی الله عليه وسلم حتی بدت ثناياه قال فاطعمه اياهم وقال مسدد فی موضع اخر**
**انيابه** ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا
تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا کہ میں نے رمضان میں (یعنے روزہ رکھے ہوئے) اپنی بی بی سے جماع کیا ہے آپ نے
فرمایا کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ اوسکو آزاد کر دے اوسنے کہا کہ نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تو دو مہینے کے روزے
متواتر رکھہ سکتا ہے اوسنے کہا کہ یہ نہیں پھر آپ نے اوسکو فرمایا کہ کیا ساٹھہ مسکینوں کو کہانا کہلا سکتا مقدور رکھتا ہے
تو اوسنے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق (یعنے کھجور
کا بڑا تھیلا) کھجوروں کا آیا اوس میں سب کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا کہ انکو صدقہ دیدے اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مدینہ
کے دونو طرفون میں میرے گھر والون سے زیادہ محتاج کوئی نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک
ہنسے کہ آپ کے دانتون کی کچلیان کہل گئیں آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر والون کو کہلا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مرد اور عورت پر ایک ہی کفارہ آیا عورت پر علحدہ دوسرا کفارہ نہیں ہوا یہی قول ہے شافعی اور داؤد ظاہری
اور اہل حدیث کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور ابو ثور کے نزدیک عورت پر علحدہ کفارہ واجب ہوگا اگر اوسنے اپنی خوشی
سے جماع کرایا اور جو جبراً ایسا ہو لیسے کرایا تو عورت پر کفارہ نہ ہوگا **عن الزهری بهذا الحديث بمعناه زاد**
**الزهری وانما كان هذا رخصة له خاصة فلو ان رجلا فعل ذلك اليوم لم يكن له بد من**
**التكفير** ترجمہ زہری سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ یہ رخصت خاص اسی شخص کے لیے تھی اب
اگر کوئی ایسا کرے تو بغیر کفارہ کے بچ نہیں سکتا (یعنے تین باتون میں سے کوئی بات کرنا ضرور پڑیگی) خطابی نے کہا یہ صحیح
ہے واللہ اعلم **عن ابی هريرة ان رجلا افطر فی رمضان فامره رسول الله صلی الله عليه وسلم ان**
**يعتق رقبة او يصوم شهرين متتابعين او يطعم ستين مسكينا قال لا اجد فقال له رسول**
**الله صلی الله عليه وسلم اجلس فاتی رسول الله صلی الله عليه وسلم بعرق تمر فقال خذ هذا**
**فتصدق به فقال يا رسول الله ما احد احوج منی فضحك رسول الله صلی الله عليه وسلم**

انیابه وقال له كله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے افطار کیا رمضان مین روزہ توڑ ڈالا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا ایک بردہ آزاد کرنیکا یا دو مہینے پے در پے روزے رکھنے کا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا
کھلانے کا وہ بولا مجھسے یہ نہین ہو سکتا (یعنے ان تینون کامون مین سے کوئی بھی نہین ہو سکتا) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیٹھ اتنے مین ایک ٹوکرا کھجورون کا آپ پاس آیا آپنے فرمایا اسکو لے اور صدقہ کر
وہ بولا مجھسے زیادہ کوئی مفلس نہین آپ ہنسنے لگے یہانتک کہ آپکی کچلیان کھل گئین آپنے فرمایا تو ہی کھا لے اسکو
دوسری روایت مین یون ہے فاتي بعرق فيه تمر قدر خمسة عشر صاعا وقال فيه كله انت و
اهل بيتك وصم يوما واستغفر الله ترجمہ آپ پاس ایک تھیلا کھجورونکا آیا جسمین پندرہ صاع کھجورین ہون
گی- اس روایت مین یہہ ہے آپنے فرمایا تو کھا اوسکو اور تیرے گھر کے لوگ کھاوین اور ایک روز روزہ رکھ (بدلے
قضا کا) اور استغفار کر اللہ سے عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول اتى رجل النبي صلى
الله عليه وسلم في المسجد في رمضان فقال يا رسول الله احترقت فساله النبي صلى الله عليه
عليه وسلم ما شانه فقال اصبت اهلي قال تصدق قال والله ما لي شيء ولا اقدر عليه قال
اجلس فجلس فبينما هو على ذلك اقبل رجل يسوق حمارا عليه طعام فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اين المحترق آنفا فقام الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدق بهذا فقال
يا رسول الله اعلى غيرنا فوالله انا لجياع ما لنا شيء قال كلوه ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے وہ کہتی ہین ایک شخص مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا رمضان مین اور بولا یا رسول اللہ مین جل گیا
(یعنی جہنم مین جل گیا مطلب یہہ ہے کہ آئندہ جلونگا) آپ نے پوچھا کیون کیا حال ہے وہ بولا مین نے جماع کیا اپنی بی بی سے
(روزے مین) آپنے فرمایا صدقہ دے وہ بولا قسم خدا کی میرے پاس کچھ نہین نہ مجھکو طاقت ہے آپنے فرمایا بیٹھ وہ
بیٹھ رہا اتنے مین ایک شخص گدہے پر غلہ لادے ہوئے ہانکتا ہوا آیا آپنے پکار کر فرمایا کہان ہے جلنے والا اب وہ کھڑا ہوا آپ
نے فرمایا لے اسکو صدقہ کر دے وہ بولا یا رسول اللہ کیا کسی اور کو دون قسم خدا کی ہم خود بھوکے ہین ہمارے پاس کچھ نہین ہے آپ
نے فرمایا کھاؤ اوسکو- دوسری روایت مین ہے فاتي بعرق فيه عشرون صاعا آپ پاس ایک تھیلا آیا جسمین بیس
صاع تھے باب التغليظ فيمن افطر عمدا جو شخص قصدا روزہ توڑ ڈالے اوسکی سزا عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان في غير رخصة رخصها الله له لم يقض
عنه صيام الدهر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایک روزہ رمضان کا
نہ رکھے بغیر رخصت کے جس مین اللہ نے رخصت دی (جیسے بیماری یا سفر) تو ساری عمر کے روزے اوسکو پورا نہ کر سکین
گے یعنے اگر قیامت تک روزے رکھے گا تو وہ ثواب جو ایک روزے مین رمضان کے حاصل ہوتا نہ ہوگا) باب

من اکل ناسیا جو شخص روزے مین کہا پی لے یہول کر عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ انی اکلت وشربت ناسیا وانا صائم فقال اطعمک اللہ وسقاک ترجمہ ابو ہریرہ
سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے بہول کر کہا پی لیا روزہ مین
آپ نے فرمایا اللہ نے تجہکو کہلایا اور پلایا یعنے روزہ نہین گیا باب تاخیر قضاء رمضان رمضان کی قضا کہنے
مین دیر کرنا عن عائشۃ تقول ان کان لیکون علی الصوم من رمضان فما استطیع اقضیہ حتے
یاتی شعبان ترجمہ حضرت عائشہ کہتی ہین مجہپر روزے ہوتی تہے رمضان کے (قضا کہنے کے) پہر مین اونکو رکہہ نہ سکتی
یہانتک کہ شعبان آ جاتا ف تو شعبان مین رکہہ لیتی کیونکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے ساتہہ بہت
متوجہ رہتے تہے آپ کو تکلیف ہوگی اس خیال سے حضرت عائشہ قضا نہ رکہتین جب شعبان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے
رکہتے حضرت عائشہ بہی رکہہ لیتین۔ اگر رمضان مین روزے قضا ہوجاوین اور دوسرا رمضان آجاوے تو رمضان کے روزے
رکہکے پہر قضا کے روزے رکہے اور ہر روزے کے ساتہہ ایک ایک مد غلہ مسکین کو دیوے اور ابو حنیفہ کے نزدیک غلہ دینا ضرور
نہین صرف قضا کرلے باب فیمن مات وعلیہ صیام جو شخص مرجاوے اور اوسکے ذمے پر روزہ ہون عن
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور اوسپر روزے ہون تو اوسکی طرف سے اوسکا ولی روزے
رکہے ف یہی قول ہے امام احمد اور اصحاب حدیث کا اور ایمہ ثلثہ کے نزدیک کوئی دوسرے کیطرف سے روزے رکہہ نہین
سکتا عن ابن عباس قال اذا مرض الرجل فی رمضان ثم مات ولم یصم اطعم عنہ ولم یکن علیہ قضاء
وان نذر قضی عنہ ولیہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا جب کوئی شخص بیمار ہوجاوے رمضان مین پہر مرجاوے
اور اچہا نہ ہو تو اوسکی طرف سے مسکینون کو کہانا دیا جاویگا اور قضا اوسکی ذمے واجب نہ ہوگی (کیونکہ اوس نے مرض
سے صحت بہی نہین پائی) اگر وہ نذر کرگیا تو ولی اوسکی طرف سے پورا کرے باب الصوم فی السفر سفر مین روزہ
رکہنے کا بیان عن عائشۃ ان حمزۃ الاسلمی سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لستے
اسرد الصوم افاصوم فی السفر قال صم ان شئت وافطر ان شئت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
حمزہ اسلمی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ مین پے درپے روزے رکہا کرتا ہون کیا سفر مین بہی روزے
رکہون آپ نے فرمایا چاہے روزے رکہہ چاہے افطار کر ف یعنے اختیار ہے مگر روزہ رکہنا بہتر ہے اگر تکلیف شدید اور مشقت
نہ ہو اور ضعف کا خوف نہ ہو اور جو یہ باتین ہون تو افطار افضل ہے یہی مذہب ہے محققین اہل حدیث کا اور امام احمد اور
اوزاعی کے نزدیک ہر حال مین روزہ نہ رکہنا افضل ہے اور احادیث اسباب مین مختلف ہین عن حمزۃ الاسلمی قال
قلت یا رسول اللہ انی صاحب ظہر اعالجہ اسافر علیہ واکریہ وانہ ربما صادفنی ھذا الشھر

یعنی رمضان وانا اجد القوۃ وانا شاب فاجد بان اصوم یا رسول اللہ اھون علی من ان اخرہ
فیکون دینا افاصوم یا رسول اللہ اعظم لاجری او افطر قال ای ذلک شئت یا حمزۃ ترجمہ
حمزہ اسلمی سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین جانور والا ہون (یعنی سواریون والا) اونکو لیجایا
کرتا ہون سفر کرتا ہون کرایہ دیتا ہون کبھی سفر مین رمضان کا مہینا آجاتا ہے مجھہ مین طاقت ہے مین جوان ہون
روزے رکھہ لینا مجھے آسان معلوم ہوتا ہی قضا کرنے سے اور قرض کیطرح سر پر رکھنے سے کیا مین روزے رکھہ لیا کرون
اسمین زیادہ ثواب ہے یا نہ رکھون آپ نے فرمایا جیسا تیرا جی چاہے ای حمزہ عن ابن عباس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ حتی بلغ عسفان ثم دعا باناء فرفعہ الی فیہ لیریہ
الناس وذلک فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافطر
فمن شاء صام ومن شاء افطر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے
مکے کو چلے جب عسفان مین پہونچے (ایک منزل کا نام ہے) آپ نے ایک برتن منگوایا اور اپنے منہ تک اوسکو بلند کیا
تاکہ لوگ دیکھہ لین رمضان مین ابن عباس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین روزہ رکھا ہے اور افطار
بھی کیا ہے جسکا جی چاہے روزے رکھے جسکا جی چاہے افطار کرے عن انس قال سافرنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی رمضان فصام بعضنا وافطر بعضنا فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم
ترجمہ انس سے روایت ہی ہم نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رمضان مین بعضون نے ہم مین سے روزہ
رکھا بعضون نے نہ رکھا تو روزہ دار نے نہ رکھنے والے پر عیب نہین کیا نہ بے روزہ دار نے روزہ دار پر عیب کیا عن
قزعۃ قال اتیت ابا سعید الخدری وھو یفتی الناس وھم مکبون علیہ فانتظرت خلوتہ فلما
خلا سالتہ عن صیام رمضان فی السفر فقال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان
عام الفتح فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ونصوم حتی بلغ منزلا من المنازل فقال انکم
قد دنوتم من عدوکم والفطر اقوی لکم فاصبحنا منا الصائم ومنا المفطر قال ثم سرنا فنزلنا
منزلا فقال انکم تصبحون عدوکم والفطر اقوی لکم فافطروا فکانت عزیمۃ من رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابو سعید ثم لقد رایتنی اصوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ذلک و
بعد ذلک ترجمہ قزعہ سے روایت ہی مین ابو سعید خدری پاس آیا وہ لوگون کو فتوی دے رہے تھے اور لوگ اون پر
جھکے ہوئے تھے مین فرصت کا منتظر رہا کہ اکیلے ہون تو پوچھون جب اکیلے ہوئے مین نے پوچھا سفر مین رمضان کے روزے
رکھنا کیسا ہے انہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا آپ بھی روزے رکھتے تھے ہم
بھی روزے رکھتے تھے یہانتک کہ ایک منزل مین آپ پہونچے آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن سے قریب ہوگئے اب روزہ نہ رکھنا تمہا

قوت کا باعث ہوگا پہر دوسرے دن بہت دل سے ہم مین سے روزہ دار ہوا بعضون نے روزہ رکہا پہر ہم چلے ایک دوسری منزل
مین اترے آپ نے فرمایا صبح کو تم دشمن سے ملوگے اب روزہ نہ رکہنا قوت کا باعث ہو پہر سب نے افطار کیا پہر ہم نے دیکہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ابوسعید نے کہا مین نے اس سے پہلے اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہ روزہ رکہا **باب اختیار الفطر** سفر مین روزہ نہ رکہنا بہتر ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یظل علیہ والزحام علیہ فقال لیس من البر الصیام فی السفر ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ اوس پر سایہ کیا گیا ہے اور لوگون کا مجمع
ہے آپ نے فرمایا کہ سفر مین روزہ رکہنا نیکی نہین ہے **ف** یعنی سفر مین روزہ سے جب ایسی حالت ہو جاوے تو روزہ رکہنا
خوب نہین افطار ہی افضل ہے **عن** انس بن مالک رجل من بنی عبد اللہ اخوۃ بنی قشیر اغارت علینا
خیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتہیت او قال فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وہو یاکل فقال اجلس فاصب من طعامنا ہذا فقلت انی صائم قال اجلس احدثک عن
الصلوۃ وعن الصیام ان اللہ وضع شطر الصلوۃ او نصف الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع
او الحبلی واللہ لقد قالہما جمیعا او احدہما قال فتلہفت نفسی ان لا اکون اکلت من طعام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس بن مالک سے جو ایک شخص ہین بنی عبد اللہ بن کعب مین سے (سوا انس
بن مالک کے جو خادم تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشہور صحابی ہین) روایت ہے کہ لوٹنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سوار مین نکلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کہانا کہا رہے تہے آپ نے فرمایا بیٹھ اور کچھہ
کہا ہمارے کہانے مین سے مین نے کہا مین روزہ دار ہون آپ نے فرمایا بیٹھ مین تجہے بتاتا ہون نماز اور روزہ کا حال اللہ جل جلالہ
نے معاف کر دی آدہی نماز اور روزہ مسافر کو اور معاف کر دیا روزہ دودہ پلانی والی اور حاملہ عورت کو قسم خدا کی آپ نے دونو
کا نام لیا (حاملہ اور دودہ پلانی والی کا) یا ایک کا ذکر کیا۔ انس نے کہا مجہے بڑا افسوس ہوا بعد کو کہ مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے کہانے مین سے نہ کہایا (یعنی روزہ تو نفل تہا پہر رکہہ سکتی تہی مگر یہ برکت اور سعادت پہر ملنا مشکل ہوا۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ بیٹہ کر آپ کے کہانے مین سے کہانا کہاوین **باب من اختار الصیام**
بعضون نے کہا سفر مین روزہ رکہنا افضل ہے **عن** ابی الدرداء قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی بعض غزواتہ فی حر شدید حتی ان احدنا لیضع یدہ علی راسہ او کفہ علی راسہ
من شدۃ الحر ما فینا صائم الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعبد اللہ بن رواحۃ ترجمہ ابی
الدرداء سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے بعضی غزوات (لڑائیون) مین نہایت گرمی
کے دنون مین یہان تک کہ ہر ایک شخص ہم مین سے دہوپ کی سختی سے اپنے سر پر ہاتہ یا ہتہیلی رکہہ لیتا تہا اور سوائے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے ہمارے میں کوئی روزہ دار نہ تہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر طاقت ہو
تو روزہ رکہنا افضل ہے عن سلمۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ حمولۃ یاوی الی
شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ ترجمہ سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس سواری
ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہونچا دیوے اور وہ زیست بہر کر کہانا ملتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ جہان رمضان کا مہینا
آجاوے وہین روزہ رکہے ف یہ حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہو ورنہ جائز ہے سب علما کے نزدیک سفر میں افطار کرنا
اگرچہ مشقت نہو راحت ہو کیونکہ اللہ تعالی کا کلام مطلق ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر

باب متی یفطر المسافر اذا خرج جب مسافر سفر کو نکلے تو کہان سے افطار کرے عن عبید قال جعفر
بن جبر قال کنت مع ابی بصرۃ الغفاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفینۃ من الفسطاط
فی رمضان فرفع ثم قرب غداءہ قال جعفر فی حدیثہ فلم یجاوز البیوت قال ابو بصرۃ اترغب
عن سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر فی حدیثہ فاکل ترجمہ جعفر بن جبر سے روایت ہے میں
ابو بصرہ غفاری کے ساتہ تہا جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشتی میں جب فسطاط سے نکلے (فسطاط
اوس شہر کو کہتے ہیں جہان لوگونکا ہجوم ہو) رمضان کے مہینے میں جب وہ کشتی پر بیٹھے تو صبح کا کہانا آیا ابہی شہر کے
گہرون سے آگے نہین بڑہے تہے کہ انہون نے دسترخوان منگوایا اور مجہسے بہی کہا آؤ کہاؤ میں نے کہا تم شہر کے گہرون
کو نہیں دیکہتے ابو بصرہ نے کہا کیا تو نفرت کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پہر انہون نے کہایا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سفر کو نکلے تو قصر اور افطار شروع کردے اگرچہ بالکل شہر کی آبادی سے پار نہ ہوا ہو

باب مسیرۃ ما یفطر فیہ کتنی مسافت میں روزہ افطار کرے عن منصور الکلبی ان دحیۃ بن خلیفۃ خرج
من قریۃ من دمشق مرۃ الی قدر قریۃ عقبۃ من الفسطاط وذلک ثلثۃ امیال فی رمضان ثم انہ
افطر وافطر معہ ناس وکرہ آخرون ان یفطروا فلما رجع الی قریتہ قال واللہ لقد رأیت الیوم
امرا ما کنت اظن انی اراہ ان قوما رغبوا عن ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
یقول ذلک للذین صاموا ثم قال عند ذلک اللہم اقبضنی الیک ترجمہ منصور کلبی سے روایت ہے کہ
دحیہ بن خلیفہ ایک بار دمشق کے گانون سے اتنی دور گئے جیسے عقبہ فسطاط سے (اور یہ تین میل ہے) رمضان میں تو انہون
نے افطار کیا اور اون کے ساتہ اور لوگون نے بہی افطار کیا مگر بہت سے لوگون نے (اتنی کم مسافت میں) افطار کو برا جانا
جب دحیہ اپنے گانون کو لوٹ کر آئے انہون نے کہا قسم خدا کی میں نے آج وہ بات دیکہی جسکا مجہے دیکہنے کا گمان نہ تہا کچہ لوگون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے نفرت کی اور اون کے اصحاب کے طریقے سے مراد وہ لوگ تہے جنہون نے روزہ
رکہا تہا بعد اوسکے کہا یا اللہ اب تو مجہکو اپنے پاس بلالے (اوس زمانے سے پناہ مانگی جس میں لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت پر عمل چھوڑ دیا اور اسکو خلاف کرنا بہتر سمجھو **باب** من یقول صمت رمضان کلہ یہ کہنا
نہ چاہیے میں نے پورے رمضان بہر روزے رکھے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا
یقولن احدکم انی صمت رمضان کلہ وقمتہ فلا ادری اکرہ التزکیۃ وقال لابد من نومۃ او
رقدۃ **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یہہ نہ کہے میں نے
رمضان بہر روزے رکہے اور عبادت کی کیونکہ آخر کچہہ سویا بہی ہوگا (راوی نے کہا آپ نے برا جانا اپنی خوبی بیان
کرنا دوسرے یہ کہ اس میں تفاخر اور کبر ہے شاید وہ روزے اور عبادت قبول نہ ہوئی ہو تو دعوی کرنا بیکار ہے دوسرے
یہہ کہ غلط بھی ہے اس لیے کہ رمضان بہر عبادت اور روزے غیر ممکن ہے آخر کچہہ سویا لیٹا آرام بھی کیا ہوگا) **باب**
فی صوم العیدین عید الفطر اور اضحی کے دن روزہ رکہنا **عن** ابی عبید قال شہدت العید مع العمر
فبدا بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صیام الھذین
اما یوم الاضحی فتاکلون من لحم نسککم واما یوم الفطر ففطرکم من صیامکم **ترجمہ** ابی عبید سے
روایت ہے میں عید میں حضرت عمر کے ساتہہ حاضر ہوا تو خطبہ سے پہلے نماز عید کی پڑہی پہر حضرت عمر نے کہا کہ منع کیا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دن کے روزہ رکہنے سے (یعنی ایک بقر عید کے دن دوسرے رمضان کی عید کے
دن) لیکن بقر عید کا دن تو قربانی کے گوشت کہانیکا دن ہے اور فطر کا دن روزوں سے افطار کا دن ہے **ف** ان
دو دن میں روزہ رکہنا حرام ہے اسیطرح ایام تشریق یعنی ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ذیحجہ کو روزہ رکہنا جائز نہیں ہے۔ اور بعضے
علما کے نزدیک صوم الدہر یعنے سدا روزہ رکہنا مکروہ ہے بلکہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن افطار کرنا جسکو صوم
داؤدی کہتے ہیں افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام
یومین یوم الفطر ویوم الاضحی وعن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل فی الثوب الواحد وعن الصلوۃ
فی ساعتین بعد الصبح وبعد العصر **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا دو دن کے روزہ رکہنے سے ایک تو عید الفطر کے دن اور ایک عید قربان کے دن اور کپڑا ایسا لپیٹ کر اوڑہنے
سے کہ ہاتہہ نکالنے کی گنجائش نہ ہو اور ایک کپڑا اپنے گوٹ مار بیٹھنے سے (کیونکہ اس میں ستر کہلنے کا خوف ہے) اور دو وقت
نماز پڑہنے سے ایک فجر کی بعد (جبتک آفتاب نہ نکلے) دوسرے عصر کے بعد (جب تک آفتاب غروب نہ ہو) **باب**
صیام ایام التشریق ایام تشریق ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ذیحجہ کو روزہ رکہنا **عن** ابی المرۃ مولی ام ھانی انہ دخل
مع عبد اللہ بن عمرو علی ابیہ عمرو بن العاص فقرب الیہما طعاما فقال کل قال انی صائم فقال عمرو
کل فھذہ الایام التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بافطارنا وینھی عن صیامھا
قال مالک وھی ایام التشریق **ترجمہ** ابی مرہ سے روایت ہے جو مولی (یعنے آزاد کیے ہوئے غلام) ام ہانی کے ہیں وہ

عبداللہ بن عمرو کے ساتھہ اون کے باپ عمرو بن العاص کے پاس گئے اونہوں نے کہانا سامنے کیا اور عبداللہ بن عمرو سے کہا کہا ؤ اونہوں نے کہا مین روزہ دار ہوں عمرو بن العاص نے کہا کہ کہا ؤ کیونکہ ایسے دن ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنون ہم کو روزہ توڑنیکا حکم فرمایا اور ان دنون مین روزہ رکہنے سے منع کیا۔ امام مالک نے کہا مراد ان دنون سے ایام تشریق ہین یعنے گیارہوین بارہوین تیرہوین تاریخ ذیحجہ کی عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم عرفة ویوم نحر وایام التشریق عیدنا اهل الاسلام وهی ایام اکل وشرب ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور نحر کا عید کا دن اور ایام تشریق کے اہل اسلام کے عید کے دن ہین اور یہہ دن کہانے پینے کے ہین ف تو ایام تشریق مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک اگر ان دنون مین روزہ رکہیگا درست ہی نہ ہوگا اور یہی قول جدید ہی شافعی کا اور ابو حنیفہ کا اور بعضون کے نزدیک درست ہوگا باب النهی ان یخص یوم الجمعة بصوم اکیلے جمعے کے روز روزہ رکہنا کیسا ہی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصم احدکم یوم الجمعة الا ان یصوم قبله یوما او بعده ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اکیلے جمعے کے دن کو خاص کرکے روزہ نہ رکہے بلکہ اوسکے ساتھہ جمعہ کے اگلے دن کو یا اوسکے پچہلے دن کو بھی ملالیوے (یعنی جمعہ کے ساتھہ جمعرات کا یا ہفتہ کا بھی رکھہ لیوے اکیلا ایک روز جمعہ کا نہ رکہے) یہ مکروہ ہی باب النهی ان یخص یوم السبت بصوم ہفتے کے دن روزہ نہ رکہنا عن عبد الله بن بسر السلمی عن اخته وقال یزید الصماء ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تصوموا یوم السبت الا فیما افترض علیکم وان لم یجد احدکم الا لحاء عنب او عود شجرة فلیمضغه ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہی اونہوں نے اپنی بہن صماء سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکہو ہفتے کے روز مگر فرض روزہ اور اگر تم مین سے کسیکو ہفتے کے دن کچہ نہ ملے مگر چہلکا انگور کا یا لکڑی درخت کی تو اوسی کو چبالیوے (اور روزہ افطار کرے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے (جویریہ کی حدیث سے جو آگے آتی ہے) امام مالک نے کہا یہ حدیث غلط ہی اور کذب ہے مگر ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہی باب الرخصة فی ذلک ہفتے کے دن روزہ رکہنے کی اجازت عن جویریة بنت الحارث ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها یوم الجمعة وهی صائمة فقال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری ترجمہ جویریہ بنت الحارث سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس جمعہ کے دن آئے اور وہ روزہ دار تہین آپ نے جویریہ سے فرمایا کیا تو نے روزہ کل بھی رکہا تہا اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا کیا تو کل کو روزہ رکہنا چاہتی ہے اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا پہر تو روزہ افطار کر ڈال (اس سے ہفتے کا روزہ درست ہوا) عن ابن شهاب انه کان اذا ذکر له انه نهی عن الصیام یوم السبت یقول ابن شهاب هذا حدیث حمصی ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی

ہے جب اون سے کوئی کہتا کہ ہفتے کے دن روزہ رکہنا منع ہے وہ کہتی تھی یہ حدیث حمصی ہے (یعنے ضعیف ہے) اہل مدینہ اسکو
نہین جانتے **عن** الاوزاعی قال مازلت له کاتما حتی رایته انتشر یعنی حدیث ابن بسر هذا فی صوم
یوم السبت **ترجمہ** اوزاعی سے روایت ہے وہ کہتے تھے مین عبد اللہ بن بسر کی حدیث کو چھپاتا رہا یہانتک کہ مین نے
دیکہا وہ مشہور ہو گئی۔ مالک نے کہا یہ حدیث جھوٹ ہے **باب** فی صوم الدہر ہمیشہ روزہ رکہنا کیسا ہے **عن**
ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله کیف تصوم فغضب رسول الله
صلی الله علیه وسلم من قوله فلما رای ذلک عمر قال رضینا بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا
نعوذ بالله من غضب الله و غضب رسوله فلم یزل عمر یرددها حتی سکن غضب النبی صلی الله علیه
وسلم فقال یا رسول الله کیف بمن یصوم الدهر کله قال لا صام ولا افطر قال مسدد لم یصم ولم یفطر
او ما صام ولا افطر شک غیلان قال یا رسول الله کیف بمن یصوم یومین و یفطر یوما قال
او یطیق ذلک احد قال یا رسول الله فکیف بمن یصوم یوما و یفطر یوما قال ذلک صوم
داود قال یا رسول الله فکیف بمن یصوم یوما و یفطر یومین قال وددت انی طوقت ذلک ثم
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کل شهر و رمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر
کله و صیام عرفة انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده و صوم یوم
عاشوراء انی احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس
ایک شخص آیا اور کہا کہ تم کسطرح روزہ رکہا کرتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے اس کہنے سے غصہ ہوئے حضرت
عمر نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ کو دیکہا تو کہا کہ راضی ہوئے ہم اللہ کے ساتھہ اوسکو رب ہونے پر اور اسلام کے
ساتھہ دین ہونے پر اور محمد کے ساتھہ نبی ہونے پر اور ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کے ساتھہ اللہ کے غضب سے اور اوسکے رسول
کے غضب سے پہر کہتے رہے عمر بار بار اسی کلمے کو یہانتک کہ حضرت کا غصہ تھم گیا پہر حضرت عمر نے پوچہا کہ یا رسول اللہ اس
شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزہ رکہے آپ نے فرمایا اس شخص نے نہ افطار کیا نہ روزہ رکہا (مسدد کی روایت مین لم یصم و
لم یفطر ہے جسکے معنے بہی یہی ہین) پہر حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ رکہے اور ایکدن افطار
کرے حضرت نے فرمایا کیا کوئی اسکی طاقت رکہتا ہے عمر نے کہا یا رسول اللہ اوس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکہے
اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہہ روزہ حضرت داود علیہ السلام کا ہے پہر عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال
ہے کہ ایک دن روزہ رکہے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا مین اسکو چاہتا ہون کہ اسکی مین بہی طاقت دیا جاؤن اور آپ نے
فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان سے رمضان تک یہہ ہمیشہ کے روزے ہین یعنے ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ روزہ
رکہنے کا اور عرفہ کے دنکا روزہ۔ یعنے جو نہم ذی الحجہ کے واسطے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ اوسکو ایک برس پہلے کے اور ایک برس

پچھلے کے گناہ بہاڑدی- یعنی گناہ کرنے سے اوس سال مین بچاوے یا اگر گناہ ہوجاوین تو بخشے جاوین اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکہنا اللہ سے اُمید رکہتا ہون کہ ایک برس پہلے کے گناہ بہاڑدے **ف** انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے غصے ہوئے کہ اوس نے اپنی لیاقت سے بڑہ کر سوال کیا اوسکو چاہیے تہا یہ پوچھتا کہ یارسول اللہ مین کیونکر روزے رکہون اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ نہ اوس نے روزے رکہے نہ افطار کیا مطلب اسکا یہ ہے کہ نہ روزونکا ثواب اوسے حاصل ہوا نہ افطار کا مزا اگر مراد اس سے بھی ہے کہ سال بہر روزے رکہے عیدین اور ایام تشریق مین بھی افطار نہ کرے اور جو ایام ممنوعہ مین افطار کرے تو کچہہ قباحت نہین اور بعضون کے نزدیک جب بھی مکروہ ہے **عن** ابی قتادۃ بھذا الحدیث زاد قال یا رسول اللہ ارأیت صوم یوم الاثنین والخمیس قال فیہ ولدت وانزل علی القرآن **ترجمہ** ابوقتادہ سے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ کیا پیر کے اور جمعرات کے دن روزہ رکہنا کیسا ہے آپنے فرمایا پیر کو تو مین پیدا ہوا اور اوسدن مجہپر قرآن اوترا **ف** تو آپ نے پیر کے دن روزہ رکہنا بہتر جانا کیونکہ وہ دن مبارک ہے آپکی ولادت باسعادت کا روز ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الم احدث انک تقول لاقومن اللیل ولاصومن النہار قال احسبہ قال نعم یا رسول اللہ قد قلت ذالک قال قم ونم وصم وافطر وصم من کل شہر ثلاثۃ ایام وذالک مثل صیام الدہر قال قلت یا رسول اللہ انی اطیق افضل من ذالک قال فصم یوما وافطر یومین قال فقلت انی اطیق افضل من ذلک قال فصم یوما وافطر یوما وھو اعدل الصیام وھو صیام داؤد قلت انی اطیق افضل من ذالک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہسے ملے اور فرمایا مجہکو خبر ملی ہے تم کہتے ہو مین رات بہر عبادت کرونگا اور دن بہر روزہ رکہونگا عبد اللہ نے کہا ہان بیشک یارسول اللہ مین نے یہ کہا آپنے فرمایا عبادت بھی کر اور سو بھی اور روزہ رکہہ اور افطار بھی کر ہر مہینے مین تین دن روزے رکہا کر (تیرہوین چودہوین پندرہوین کو بھی ایام بیض کہلاتے ہین) اور اسکا ثواب ہمیشہ روزے رکہنے کے برابر ہے مین نے کہا یارسول اللہ مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور دو دن افطار کر مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا اچہا ایک دن روزہ رکہہ اور ایک دن افطار کر اور یہ عمدہ روزہ ہے حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کا مین نے کہا مین اس سے بہتر کی طاقت رکہتا ہون آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچہہ نہین ہے **ف** یعنی یہ برابر روزہ رکہے جانے سے بھی بہتر ہے اور دو دن روزہ اور ایک دن افطار کرنے سے بھی بہتر ہے کیونکہ اسمین نفس کو نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی تو روزے مین سختی ہوتی ہے نفس پر اور جسقدر عبادت مین سختی ہو اوسی قدر ثواب ہے

## باب فی صوم اشہر الحرم
حرام مہینون مین روزہ رکہنا

**عن** مجیبۃ الباھلیۃ عن ابیھا او عمھا انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انطلق فاتاہ بعد سنۃ وقد تغیرت

حالته وهيئته فقال يا رسول الله اما تعرفني قال ومن انت قال انا الباهلي الذي جئتك عام
الاول قال فما غيرك وقد كنت حسن الهيئة قال ما اكلت طعاما الا بليل منذ فارقتك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم عذبت نفسك ثم قال صم شهر الصبر ويوما من كل
شهر قال زدني قال صم من الحرم واترك صم من الحرم واترك وقال باصابعه الثلاثة فضمها
ثم ارسلها **ترجمہ** مجیبہ نے اپنے باپ یا چچا سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اون کے
باپ یا چچا کا نام معلوم نہین اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ مجیبہ مرد ہی یا عورت) پہر چلے گئے بعد اوسکے ایک سال بعد
پہر آئے اور اونکا حال بدل گیا تہا شکل اور ہو گئی تہی انہون نے کہا یا رسول اللہ آپ مجہکو پہچانتے ہین آپ نے پوچہا
تم کون ہو انہون نے کہا مین وہی باہلی ہون جو آپ پاس اگلے سال آیا تہا آپ نے فرمایا تمہاری شکل کیون بدل گئی اُس
وقت تو اچہی تہی انہون نے کہا مین جب سے آپ پاس سے گیا رات ہی کو کہانا کہایا کیا (یعنی برابر روزے رکہے گیا)
آپ نے فرمایا کیون تو نے عذاب مین ڈالا اپنی جان کو بعد اوسکے فرمایا رمضان بہر روزے رکہ پہر ہر مہینے مین ایک دن
روزہ رکہا کر انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجئے مجہے طاقت ہے آپنے فرمایا ہر مہینے مین دو دن انہون نے کہا اس سے بہی
زیادہ کیجئے آپنے فرمایا ہر مہینے مین تین دن انہون نے کہا اس سے زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا حرام مہینون مین (ذیقعدہ
اور ذیحجہ اور محرم اور رجب) روزے رکہا کر اور چہوڑ دیا کر تین اونگلیون سے اشارہ کیا آپ نے پہلے اونکو بند کیا پہر
کہولا (یعنی تین دن روزہ رکہہ پہر تین دن افطار کر اسی طرح **باب** فی صوم المحرم محرم کے مہینے مین روزہ
رکہنا **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد شهر رمضان شهر
الله المحرم وان افضل الصلوة بعد المفروضة صلاة من الليل لم يقل قتيبة شهر قال رمضان
**ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد رمضان کے روزون کے بہترین روزے
اللہ کے مہینے کے ہین کہ وہ مہینہ محرم کا ہی اور بعد نماز فرض کے بہترین نماز رات کی نماز ہے **ف** جسکو تہجد کہتے ہین
محرم مین جن جن تاریخون مین چاہے روزہ رکہے دسوین تاریخ عاشوری کا روزہ افضل ہی **عن** ابن عباس ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر روزے رکہتے تہے کہ ہم کہتے تہے کہ اب آپ افطار ہی
نکرینگے یعنی ہمیشہ روزے ہی رکہا کرینگے اور کبہی آپ روزے رکہنا چہوڑ دیتے تو اسقدر ہم کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکہینگے **ف**
یعنے نفس سے مشقت بہی لیتے اور اوسکو آرام بہی دیتے تاکہ مشقت کی عادت نہ ہو جاوے **باب** فی صوم شعبان شعبان
مین روزے رکہنا **عن** عائشة تقول كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصومه شعبان ثم
يصله برمضان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی روزے رکہنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو

بہت دوست رکھتے تھے پھر شعبان کو آپ رمضان سے ملا دیتے **ف** یہ نہ کرتے کہ ایک دو دن پہلے رمضان سے شروع کرتے **عن** عبید اللہ بن مسلم القرشی عن ابیہ قال سألت او سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام الدھر فقال ان لاھلک علیک حقا صم رمضان والذی یلیہ وکل اربعاء وخمیس فاذا انت قد صمت الدھر **ترجمہ** عبید اللہ بن مسلم القرشی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ پوچھا میں نے یا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے تو آپ نے فرمایا کہ مقرر تجھ پر تیرے عیال کا حق ہے تو رمضان کے روزے رکھ اور جو دن کہ رمضان سے متصل ہیں یعنے شعبان کے اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اوس وقت تو نے گویا ہمیشہ روزے رکھے **ف** بعضوں نے رمضان سے متصل کے معنے یہ کہے ہیں کہ شوال میں روزے رکھے جسکو شش عید کہتے ہیں۔

**باب** فی ستۃ ایام من شوال شش عید کے روزے رکھنے کا بیان **عن** ابی ایوب صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ بست من شوال فکانما صام الدھر **ترجمہ** ابی ایوب صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت ہے جسنے رمضان کے روزے رکھے اور اوسکے بعد چھ روزے شوال کے رکھے گویا اوس نے ہمیشہ روزے رکھے **ف** امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں کہا ہے کہ مذہب شافعی اور احمد اور داؤد اور اونکے موافقوں کا یہی ہے کہ یہ چھ روزے رکھنا مستحب ہے اور دلیل اونکی یہی حدیث ہے اور ان چھ روزوں سے برس دن کے روزوں کا ثواب ملنے کا یہ سبب ہے کہ برس کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چھ دن یہ شوال کے سب چھتیس ۳۶ دن ہوئے اور چھتیس دن کے تین سو ساٹھ دن ہوئے پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے میں جو شخص چھ روزے رکھیگا اوسکو برس دن کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگا **ف** امام مالک نے جو ان روزوں کا انکار کیا ہے تو اس سبب سے کہ اونکو حدیث نہیں پہنچی ورنہ کبھی انکار نہ کرتے اہل حدیث کے نزدیک مستحب ہیں

**باب** کیف کان یصوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر روزے رکھتے تھے اوسکا بیان **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شہر قط الا رمضان وما رایتہ فی شہر اکثر صیاما منہ فی شعبان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے یہاں تک رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے تو یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھینگے اور کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سوائے رمضان کے مہینا بھر کسی مہینے کے روزے رکھے ہوں اور پھر بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان کے سوا کسی مہینے میں اوس سے زیادہ روزے رکھے ہوں **ف** نفل روزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ کبھی کتنے دنوں تک متصل روزے رکھتے جتنے کہ لوگوں کو گمان ہوتا کہ اب آپ افطار نہ کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ لوگ کہتے

کہتے کہ روزے رکھتے گئے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ زاد کان یصومہ الا قلیلا بل کان
یصومہ کلہ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسا ہی روی ہے جیسے عائشہ رض کی حدیث مین ہے اتنا زیادہ ہے کہ آپ شعبان
مین اکثر دنون مین روزے رکہتے تہے اور بہت کم ناغہ کرتے تہے بلکہ ساری شعبان مین روزے رکہتے تہے **باب**
فی صوم الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کا روزہ عن مولی اسامۃ بن زید انہ انطلق مع اسامۃ الی وادی
القری فی طلب مال لہ فکان یصوم یوم الاثنین ویوم الخمیس فقال لہ مولاہ لم تصوم یوم
الاثنین ویوم الخمیس وانت شیخ کبیر فقال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین
ویوم الخمیس وسئل عن ذلک فقال ان اعمال العباد تعرض یوم الاثنین ویوم الخمیس ترجمہ اسامہ
بن زید کے مولے سے روایت ہے وہ اسامہ کے ساتھ گئے وادی القری تک اون کے اونٹ ڈہونڈہنے کو تو اسامہ پیر اور
جمعرات کو روزہ رکہتے اون کے مولا نے کہا تم کیون ان دنون مین روزہ رکہتے ہو بوڑہے ضعیف ہو کر اونہون نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکہتے تہے پیر اور جمعرات کو ایکبار لوگون نے آپ سے پوچہا اسکا باعث آپ نے فرمایا
کہ بندون کے اعمال ان دنون مین سامنے لائے جاتے ہین ف پیش کیے جاتے ہین خداوند کریم کے سامنے تو بہتر ہے کہ
ان دنون مین نیک عمل خدا کے سامنے جاوین دوسری حدیث مین ہے کہ رات کے عمل صبح کے عملون سے پہلے اور صبح
کے عمل شام کے عملون سے پہلے اوسکے سامنے پیش کیے جاتی ہین ممکن ہے کہ یہ ہفتہ واری پیشی ہو روزانہ کے بعد اور شعبان
مین سالانہ پیشی ہو **باب** فی صوم العشر ذیحجہ کے دسوین تاریخ تک روزے رکہنا عن بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم تسع ذی الحجۃ ویوم عاشوراء
وثلاثۃ ایام من کل شہر اول اثنین من الشہر والخمیس ترجمہ بعضی بی بیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتے تہے نو دن شروع ذیحجہ کے اور عاشورا کے دن اور ہر مہینے کے تین دن
اول چندی پیر اور جمعرات کو ف احمد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ اول چندی پیر اور دو جمعراتون مین تاکہ تین روزے
پورے ہون یا ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من
ایام العمل الصالح فیہا احب الی اللہ من ہذہ الایام یعنی ایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد
فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشیء ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نیک عمل کسی دن مین اتنا اللہ جل جلالہ کو
پسند نہین ہے جتنا ان دنون مین پسند ہے یعنی ذیحجہ کے دس دنون مین (شروع سے دسوین تاریخ تک) لوگون نے کہا
یا رسول اللہ جہاد بھی نہین آپ نے فرمایا جہاد بھی نہین مگر وہ جہاد جسمین آدمی اپنا مال اور جان لیکر نکلے پھر کچھ پھیر کر نہ لاوے
راہ مین شہید ہو جاوے مال بھی لٹ جاوے تو البتہ ان دنون کی عبادت کے برابر ہوگا اسی واسطے لوگون نے کہا ہے جو آدمی

بہا دیسے عاجز ہو وہ حج کرے واللہ اعلم **باب فی فطر العشر** ذیحجہ کے دس دنون مین روزے نہ رکہنا **عن** عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما العشر قط **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی مین نے نہین دیکہا کہ بقرعید کے دس دن آپ نے برابر روزہ رکہا ہو **ف** مراد ان دس سے دن اول بقرعید کے ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ روزہ رکہنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوائے دسوین کے نو روز تک ثواب ہے برابر روزہ برس کے اور قیام کرنا اوس کے ہر شب مین برابر ہے قیام شب قدر کے پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہہ ہے کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ مین نے نہین دیکہا نہ دیکہنا حضرت عائشہ کا دلیل نہین ہے کہ حضرت نے رکہا ہو اور یا یہہ احتمال ہے کہ حضرت نے ثواب روزہ رکہنے ان دنو نکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکہنے کا نہین ہوا

**باب فی صوم عرفۃ بعرفۃ** عرفے کے دن عرفات مین روزہ نہ رکہنا **عن** عکرمۃ قال کنا عند ابی ہریرۃ فی بیتہ فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن صوم یوم عرفۃ بعرفۃ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ہم ابی ہریرہ کے گہر مین بیٹہے تہے اونکے پاس تو ابی ہریرہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے عرفہ کے دن روزہ رکہنے سے عرفات مین **ف** اسلیے کہ ضعف سے وہان کی افعال مین قصور ہوگا

**عن** ام الفضل بنت الحرث ان ناسا تماروا عندہا یوم عرفۃ فی صوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضہم ہو صائم وقال بعضہم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وہو واقف علی بعیرہ بعرفۃ فشرب **ترجمہ** ام الفضل بنت الحرث سے روایت ہے کہ لوگ اونکے پاس جہگڑنے لگے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے مقدمہ مین تو بعضون نے کہا کہ حضرت روزے سے ہین اور بعضون نے کہا کہ نہین مین نے ایک دودہ کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا اور آپ اپنے اونٹ پر کہڑے تہے عرفات مین تو آپنے دودہ پی لیا معلوم ہوا آپ روزے سے نہ تہے

**باب فی صوم یوم عاشورا** عاشورا کے دن روزہ رکہنا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یوم عاشورا یوما یصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ فی الجاہلیۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ صامہ وامر بصیامہ فلما فرض رمضان کان ہو الفریضۃ وترک عاشورا فمن شاء صامہ ومن شاء ترکہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے انہون نے کہا عاشورا (دسوین تاریخ محرم بقول مشہور اور صحیح اور بعضون نے کہا نوین تاریخ بعضون نے کہا گیارہوین) وہ دن تہا جس مین لوگ روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی زمانہ جاہلیت مین اسدن روزہ رکہتے جب آپ مدینے مین تشریف لائے تو آپ نے عاشورا کے دن روزہ رکہا اور لوگون کو اوسدن روزہ رکہنے کا حکم کیا پہر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرض روزے رمضان کے رہے اور عاشورا چہوڑ دیا گیا اب جسکا جی چاہے عاشورا کے دن روزہ رکہے جسکا جی چاہے نہ رکہے **ف** مگر رکہنا مسنون یا مستحب ہے باجماع علمای اہل سنت رحمہم اللہ

عن ابن عمر قال کان یوما عاشوراء نصومه فی الجاهلیة فلما نزل رمضان قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا یوم من ایام الله فمن شاء صامه ومن شاء ترکه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایام جاہلیت مین عاشورہ کے دن ہم روزہ رکہتے تہے پہر جب رمضان فرض ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ دن اللہ کے دنون مین ایک دن ہے جو چاہے اسمین روزہ رکہے اور جو چاہے چہوڑ دے یعنے عاشورا مین ۔ عن ابن عباس قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فوجد الیهود یصومون عاشوراء فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا الیوم الذی اظهر الله فیه موسی علی فرعون نحن نصومه تعظیما له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن اولی بموسی منکم وامر بصیامه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین آئے تو عاشورا کے دن یہودیون کو روزہ رکہے ہوئے پایا تو آپ نے یہود سے اوس دن کے روزے کا سبب پوچہا تو یہود نے کہا اس دن مین اللہ نے موسے کو فتح دیا فرعون پر اور ہم روزہ رہکتے ہین اوسکی تعظیم کیواسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ نزدیکتر ہین موسے کے ساتہہ اور حکم فرمایا روزہ رکہنیکا اوس روز ۔ عن عبد الله بن عباس یقول حین صام النبی صلی الله علیه وسلم یوم عاشوراء وامرنا بصیامه قالوا یا رسول الله انه یوم تعظمه الیهود والنصاری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا کان العام المقبل صمنا یوم التاسع فلم یاتِ العام المقبل حتی توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہا عاشورے کے دن اور ہم کو حکم کیا اوس دن کے روزہ رکہنیکا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہہ تو وہ روز ہے کہ جسکی تعظیم یہود اور نصاری کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین سال آئندہ تک زندہ رہا تو اگلے سال نوین کو روزہ رکہونگا پہر سال آئندہ آنے سے پیشتر آپ کے وفات ہو گئی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاشورا کا روزہ نوین تاریخ محرم کے چاہیے ۔ عن الحکم بن الاعرج قال اتیت ابن عباس وهو متوسد رداءه فی المسجد الحرام فسالته عن صوم یوم عاشوراء فقال اذا رایت هلال المحرم فاعدد فاذا کان یوم التاسع فاصبح صائما فقلت کذا کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم فقال کذلك کان محمد صلی الله علیه وسلم یصوم ترجمہ حکم بن اعرج سے روایت ہے مین ابن عباس پاس آیا وہ اپنی چادر پر تکیہ لگائے ہوئے مسجد حرام مین بیٹہے تہے مین نے اون سے عاشورے کے روزے کو پوچہا اونہون نے کہا جب تو محرم کا چاند دیکہے تو شمار کرنا شروع کر جب نوین تاریخ ہو تو روزہ رکہہ مین نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسیدن روزہ رکہتے تہے اونہون نے کہا ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن روزہ رکہتے تہے ف مگر یہہ حدیث پہلے روایت کے خلاف ہے اسی واسطے جمہور صحابہ اور تابعین کے نزدیک عاشورا محرم کی دسوین تاریخ ہے

## باب فی فضل صوم عاشورا

کے روزے کی تاکید عن عبد الرحمن بن مسلمة عن عمه ان اسلم اتت النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال صمتم یومکم هذا قالوا لا قال فاتموا بقیة یومکم واقضوه ترجمہ عبد الرحمن بن مسلمہ نے اپنے چچا سے روایت کیا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم نے اس دن (عاشورہ کا) روزہ رکھا انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اچھا جسقدر دن باقی ہے اوسکو پورا کرو پھر اسکی قضا کرو شاید یہ جب حکم دیا کہ عاشورہ کا روزہ فرض تھا

## باب فی صوم یوم وفطر یوم ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن فطار کرنا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احب الصیام الی اللہ تعالی صیام داؤد احب الصلوة الی اللہ تعالی صلاة داؤد کان ینام نصفه ویقوم ثلثه وینام سدسه وکان یفطر ویصوم یوما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سب روزون مین اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کے روزے پسند ہین اور سب نمازون مین اون کی نماز اللہ کو زیادہ پسند وہ پہلی آدہی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتی تھے پھر چھٹا حصہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صوم داؤدی کہتے ہین)

## باب فی صوم الثلاث من کل شہر ہر مہینے مین تین روزے رکھنا

تیرہوین چودہوین پندرہوین جنکو ایام بیض کہتے ہین یا شروع مہینے پہلے دوسری تیسری کو عن ملحان القیسی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یامرنا ان نصوم البیض ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة قال وقال هن کهیئة الدهر ترجمہ ملحان القیسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھین ۱۳ تیرہوین ۱۴ چودہوین ۱۵ پندرہوین آپ نے فرمایا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے (بیض جمع ابیض کی ان دنون مین راتا کو چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اسواسطے انکو ایام بیض کہتے ہین) عن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصوم یعنی من غرة کل شهر ثلاثة ایام ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع سے تین روزے رکھتے (یعنے پہلی دوسری تیسری تاریخ کو)

## باب من قال الاثنین والخمیس پیر اور جمعرات کو روزے رکھنے کا بیان

عن حفصة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصوم ثلاثة ایام من شهر الاثنین والخمیس والاثنین من الجمعة الاخری ترجمہ ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے مین تین روزے رکھتے تھے ایک تو پہلے پیر اور پہلی جمعرات مین پھر ایک اور پیر مین دوسرے ہفتے کے (سب تین روزے ہوئے) عن هنیدة الخزاعی عن امه قالت دخلت علی ام سلمة فسالتها عن الصیام فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یامرنی ان اصوم ثلاثة ایام من کل شهر اولها الاثنین والخمیس ترجمہ ہنیدہ خزاعی نے اپنی ماں سے روایت کیا ہے اوس نے کہا کہ مین ام سلمہ کے پاس گئی اور ان سے روزے کو پوچھا تو اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو حکم کرتے تھے کہ ہر مہینے مین تین دن روزے رکھون پہلا

اون مین پیر کا دن یا جمعرات کا ہو ف یعنے تو چہندی جمعرات اور تو چہندی پیر کو روزہ رکہے پہر اور رکہہ لے **باب**
**من قال لا یبالی من ای الشہر** جس نے کہا مہینے مین تین روزے جن دنون مین چاہے رکہے عن معاذة قالت قلت
لعائشة اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شہر ثلاثة ایام قالت نعم قلت من ای
شہر کان یصوم قالت ما کان یبالی من ای ایام الشہر کان یصوم ترجمہ معاذہ سے روایت ہے کہ اونہی حضرت
عائشہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے مین تین دن روزہ رکہا کرتے تہے اونہون نے کہا کہ ہان پہر مین نے
پوچہا کہ مہینے مین کون سے دنون مین رکہتے تہے حضرت عائشہ نے کہا کسی دن کی پروا نکرتے تہے مہینے مین جسدن چاہتے
رکہہ لیتے (یعنے کوئی ایام خاص مقرر نہ تہے) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے مین تین روزے کافی ہین جب چاہے
رکہہ لے کچہ قید تیرہوین چودہوین پندرہوین کی نہین لیکن اکثر حدیثین اور آثار اون مین بہی واقع ہوئے ہین پس وہ
افضل ہین اور اور بہی کتنی طرحین آئی ہین جو اوپر بیان ہو چکین اب رکہنے والے کو اختیار ہے جیسے چاہے عمل کرے **باب**
**النیة فی الصیام** روزے مین نیت کرنا ضرور ہے عن حفصة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام له ترجمہ ام المؤمنین حفصہ رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر ہونے سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اوسکا روزہ درست نہ ہوگا
ف یہ فرض روزے مین ہے **باب فی الرخصة ذلک** روزے مین نیت ضرور نہ ہونا عن عائشة رضی اللہ عنہا
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علی قال هل عندکم طعام فاذا قلنا لا قال انی
صائم زاد وکیع فدخل علینا یوما اخر فقلنا یا رسول اللہ اهدی لنا حیس فخبأناه لك فقال
ادنیه قال طلحة فاصبح صائما وافطر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
میرے پاس آتے تو پوچہتے کیا تمہارے پاس کچہ کہانیکی چیز ہے جب ہم کہتے کچہ نہین تو آپ فرماتے مین روزے سے ہون وکیع نے
زیادہ کیا ایک دن آپ ہمارے پاس آئے ہم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس تحفہ آیا حیس کا (حیس ایک کہانا ہے عرب مین کہجور
اور گہی اور پنیر ملا کر بناتے مین) تو ہم نے رکہہ چہوڑی آپ کیواسطے آپ نے فرمایا کہان ہے لاؤ طلحہ نے کہا آپ صبح کو روزے
کی نیت کر چکے تہے لیکن آپ نے روزہ توڑ ڈالا کیونکہ نفل تہا عن ام ہانی قالت لما کان یوم الفتح فتح مکة
جاءت فاطمة فجلست علی یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وام ہانی عن یمینه قالت فجاءت
الولیدة باناء فیه شراب فناولته فشرب منه ثم ناوله ام ہانی فشربت منه فقالت یا رسول اللہ
لقد افطرت وکنت صائمة فقال لها اکنت تقضین شیئا قالت لا قال فلا یضرك ان کان تطوعا
ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائین طرف آکر
بیٹہین اور ام ہانی (حضرت علی کی بہن) حضرت کے داہنی طرف تہین پس ایک لونڈی ایک برتن لیکر آئی اوس مین کچہ پینے کی چیز تہی لونڈی نے

دو برتن حضرت کو دیا حضرت نے اوسمین سے پیا اور وہ برتن حضرت ؐ نے ام ہانی کو دیا تو ام ہانی نے بھی اوسمین سے پیا اور کہا
یا رسول اللہ مین نے تو افطار کیا کیونکہ مین روزہ دار تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو کچھ قضا کرتی تہی یعنی
روزہ قضاء رمضان کا یا نذر کا تہا کہا کہ نہین آپنے فرمایا اگر روزہ نفل ہو تو تجھکو کچھ ضرر نہین کرتا **ف** یعنی کچھ
گناہ نہین ہوا اب اختلاف ہی کہ قضا نفل روزی کی جب اوسکو توڑ ڈالی کرنا ضرور ہی یا نہین اکثر کے نزدیک قضا ضرور
ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسری حدیث مین ہی اسکی عوض مین ایک روزہ رکہو **باب** من رای علیہ القضاء
جن لوگون کے نزدیک نفل روزہ توڑنیسے قضا واجب ہوتی اون کی دلیل **عن** عائشۃ قالت اھدی لی ولحفصۃ
طعاما وکنا صائمتین فافطرنا ثم دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا لہ یا رسول اللہ انا
اھدیت لنا ھدیۃ فاشتھیناھا فافطرنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا علیکما صوما
مکانہ یوما اخر **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ میری اور حفصہ کے واسطے کہانیکا حصہ آیا اور ہم دونون روزہ
دار تہے تو ہمنے روزہ کہول ڈالا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری پاس ہدیہ آیا اور کہ
کہانے کو ہمارا جی چاہا تو ہم نے روزہ توڑ ڈالا آپنے فرمایا کچھ قباحت نہین اسکی بدلے ایک روزہ رکہہ لینا **ف** یعنی روزہ
توڑنے مین تمپر گناہ نہین ہوا اب اوسکا تدارک یہہ ہی کہ اوس روزہ کی قضا کر لینا یہ قول ابو حنیفہ اور مالک اور اہل حدیث
کا ہے اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک قضا واجب نہین بلکہ مستحب ہے چاہی قضا کری چاہی نہ کرے کیونکہ دوسری
حدیث مین ہی کہ نفل روزہ رکہنی والا اپنی نفس کا مختار ہے یعنی چاہے روزہ قائم رکہے چاہے توڑ ڈالے امام مالک اور ابو حنیفہ
یہ جواب دیتی ہین کہ یہ حدیث ہماری مذہب کے منافی نہین کیونکہ مختار ہونے کے یہ معنی ہین کہ روزہ رکہنی یا توڑ ڈالنے مین
اوسکو اختیار ہی اور اس سے یہ نہین نکلتا کہ اوسپر قضا نہ آوی گی بالجملہ قضا رکہہ لینا بالاتفاق بہتر اور موجب احتیاط ہی
**باب** المراۃ تصوم بغیر اذن زوجھا عورت کو نفل روزہ بغیر اپنے خاوند سے پوچہے درست نہین **عن** ابی ھریرۃ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المراۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ غیر رمضان
ولا تاذن فی بیتہ وھو شاھد الا باذنہ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عورت روزہ نہ رکہی (یعنی نفل) جب خاوند اوسکا موجود ہو بغیر اوسکے حکم کے سوای روزہ رمضان کے اور بغیر اپنے
خاوند کی پروانگی کے جب وہ موجود ہو کسی کو اپنے گہر مین آنے کی اجازت نہ دی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند موجود ہو
اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکہنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کے خواہ اذن صراحتًا ہو یا دلالتًہ اسلیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو
صحبت کرنیکی طرف سے اور حدیث سے تو مطلق روزہ رکہنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا
کیا ہے عرفہ اور عاشورہ کی روزہ کو۔ اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گہر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کے آنیوالا خواہ
قرابتی ہو یا غیر قرابتی سے کہ عورت کو بہی بغیر اجازت خاوند کے نہ اذن دی **عن** ابی سعید قال جاءت امراۃ الی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن عندہ فقالت یا رسول اللہ ان زوجی صفوان بن معطل یضربنی اذا
صلیت ویفطرنی اذا صمت ولا یصلی صلاۃ الفجر حتی تطلع الشمس قال وصفوان وعندہ قال
فسالہ عما قالت فقال یا رسول اللہ اما قولہا یضربنی اذا صلیت فانہا تقرا بسورتین وقد نہیتہا
قال فقال لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس واما قولہا یفطرنی فانہا تنطلق فتصوم وانا
رجل شاب فلا اصبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم امراۃ الا باذن زوجہا واما
قولہا انی لا اصلی حتی تطلع الشمس فانا اہل بیت قد عرف لنا ذاک لا نکاد نستیقظ حتی تطلع الشمس قال فاذا استیقظت فصل ترجمہ ابو سعید

کو کہتے ہیں ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہم آپکے پاس بیٹھے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میرا خاوند صفوان بن معطل مارتا
ہے مجھکو جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزہ تڑوا ڈالتا ہے میرا جب میں روزہ رکھتی ہوں اور نماز فجر کی نہیں پڑھتا یہاں
تک کہ آفتاب نکل آتا ہے (یعنے ہر روز نماز میں دیر کرتا ہے اپنی وقت سے اگرچہ یہ تیسرا امر عورت کے حق سے متعلق نہ تھا جیسے
پہلے دو امر متعلق تھے مگر شاید اس سے یہ مقصود ہو کہ میرا مرد خود بے احتیاط فاسق ہے اس سبب سے وہ میری روزے نماز
میں بھی خلل ڈالتا ہے) اور صفوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے پوچھا عورت تمہاری کیا کہتی ہے صفوان نے کہا یہ جو وہ کہتی ہے نماز پر مجھے مارتا ہے تو اوسکی حقیقت یہ ہے
یا رسول اللہ وہ دو دو سورتیں نماز میں پڑھتی ہے میں نے اوسکو منع کیا وہ نہیں سنتی (اسوجہ سے نماز پر مارتا ہوں)
آپ نے فرمایا اگر ایک سورت پڑھی جاوے تو کفایت کرتی ہے لوگوں کو اور یہ جو وہ کہتی ہے میرا روزہ توڑ ڈالتا ہے تو وہ
روزے رکھتی چلی جاتی ہے میں جوان آدمی ہوں مجھسے صبر نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسدن سے منع کر دیا
کوئی عورت روزہ نہ رکھے بغیر خاوند سے پوچھے ہوئے (یعنے نفل روزہ) اور یہ جو وہ کہتی ہے میں فجر کی نماز نہیں پڑھتا
یہانتک کہ آفتاب نکل آتا ہے اسکی حقیقت یہ ہے کہ میں محنت کرنیوالا آدمی ہوں سب جانتے ہیں (رات کو پانی بھرتا تھا) ہماری
آنکھہ نہیں کہلتی یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا ہے آپ نے فرمایا جب تیری آنکھہ کہلے تو نماز پڑھ لیا کر **ف** کیونکہ سونے والے
پر کچھہ مواخذہ نہیں ہے البتہ جاگنے کے بعد پھر دیر نہ کرے آنکھہ کہلتے ہی وضو کرکے نماز پڑھے تو وہ نماز ادا ہوگی نہ قضا **باب**

فی الصائم یدعی الی ولیمۃ روزہ دار کی دعوت ولیمہ ہووے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا دعی احدکم فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل ترجمہ

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کہانے کیواسطے بلایا جاوے تو قبول کرنا چاہیے
اگر روزہ دار نہ ہو تو کہانا کہا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو دعوت کرنیوالے کے لیے نیک دعا کرے **ف** یعنے دعوت کا
رد کرنا حرام ہے کہانا نہیں اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھہ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اسکی جانے سے موقوف
ہو جاوے تو ضرور جاوے اور اگر نہ موقوف ہو سکے تو نہ جاوے ایسی دعوت کا رد کرنا درست ہے اگر یہ شخص مقتدی ہو اور

ابھی لوگ سیر ہی کر رہے ہوں [illegible] **باب ما يقول الصائم اذا دعي الى الطعام** جب روزہ دار کو کھانے [illegible]
کیا کھے **عن ابي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل اني صائم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانے کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہیے کہ یون کہے میں روزہ دار ہون **ف** یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے
لیکن ایسی صورت میں اظہار کرے کہ میں روزہ دار ہوں عذر ہی میں مقصود ہے نہیں تو کھانا کھاتا تاکہ دعوت کرنے والے کا رنج نہ ہو **باب في الاعتكاف** **عن عائشة** ان النبي صلى

الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى قبضه الله ثم اعتكف ازواجه
من بعده **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر
دہے میں یہاں تک کہ اون کی روح کو قبض کیا اللہ تعالی نے پھر اعتکاف کیا اون کی بی بیون نے اونکے پیچھے
**ف** پھر اعتکاف کیا حضرت کی بی بیون نے یعنے اپنے گھرون میں اسلیے فقہا نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورتون کو کہ
اعتکاف کریں مسجد البیت میں اور اگر مسجد البیت نہو تو ایک جگہہ کو گھر میں مسجد ٹھہرا کر اوس میں اعتکاف کریں پر
وہ اونکے حق میں حکم مسجد کا رکہتی ہے بلا ضرورۃ اوس میں سے نہ نکلیں **عن ابي بن كعب** ان النبي صلى الله عليه

وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان فلم يعتكف عاما فلما كان العام المقبل اعتكف
عشرين ليلة **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر کے دس دن
میں پھر ایک سال اعتکاف نکیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے پھر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس رات تک اعتکاف کیا

**عن عائشة** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يعتكف صلى الفجر ثم دخل
معتكفه قالت وانه اراد مرة ان يعتكف في العشر الاواخر من رمضان قالت فامر ببنائه فضرب
فلما رايت ذلك امرت ببنائي فضرب قالت وامر غيري من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم
ببنائه فضرب فلما صلى الفجر نظر الى الابنية فقال ما هذه البر تردن قالت فامر ببنائه
فقوض وامر ازواجه بابنيتهن فقوضت ثم اخر الاعتكاف الى العشر الاول يعني من شوال
**ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ اعتکاف کرنیکا کرتے تو فجر کی نماز پڑھ
کر اپنے اعتکاف کی جگہہ میں داخل ہوتے ایکبار آپ نے قصد کیا رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کرنیکا اور حکم کیا خیمہ لگانے
کا تو خیمہ لگایا گیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے بھی حکم کیا خیمہ لگانے کا میرا بھی خیمہ لگایا گیا آپ نے جب نماز فجر کی پڑھی تو
دیکھا کہ خیمے لگے ہوئے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہا انہون نے نیکی کیواسطے یہ کیا ہے (آپ نے اپنی بی بیون کو فرمایا کہ انہون
نے خیمہ اعتکاف کے لیے خلوص نیت سے لگائے ہیں یا میری دیکھا دیکھی ہر ایک نے دوسرے کی حرص کی) پھر آپ
نے حکم کیا آپ کا خیمہ توڑا گیا اور اپنی بی بیون کے بھی خیمے اکھڑوا ڈالے اور اعتکاف نہ کیا جب شوال کا مہینا آیا تو اوسکے پہلے دہے
میں اعتکاف کیا دوسری روایت میں ہے اعتكف عشرين من شوال شوال کی بیس راتون میں اعتکاف کیا۔ تم کلام

کی نہ کوئی شرط ہے نہ کوئی مدت مقرر ہے) **باب** این یکون الاعتکاف اعتکاف کہاں اور کس جگہہ کرنا چاہئیے

**عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان قال وقد ارانی عبداللہ المکان الذی کان تعتکف فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المسجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتی تھے رمضان کے اخیر دہے میں نافع نے کہا عبداللہ نے مجھے وہ مقام بتلایا جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد نبوی میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف مسجد میں چاہیے **عن** ابی ھریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے مہینے میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ کی قبض روح ہوئی تو آپ نے اوس سال کے رمضان میں بیس دن تک اعتکاف کیا **باب** المعتکف یدخل البیت لحاجتہ معتکف گھر میں پاخانہ یا پیشاب کے لیے جاوے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف یدنی الی راسہ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو میری طرف اپنا سر نزدیک کرتے اور آپ مسجد میں ہوتے تو میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور آپ سوائے حاجت انسانی کے گھر میں نہ آتے **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ اگر معتکف نکالے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو درست ہے اوسکا اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور کنگھی کرنا بھی درست ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون معتکفا فیناولنی راسہ من خلل الحجرۃ فاغسل راسہ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے تو اپنا سر حجرہ کے سوراخوں سے اندر کر دیتے میں آپکا سر دھو دیتی دوسری روایت میں ہے فارجلہ وانا حائض میں کنگھی کر دیتی آپ کے سر میں حالانکہ میں حائضہ ہوتی **عن** صفیۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت فانقلبت فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی قالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا **ترجمہ** صفیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں اون کے پاس گئی ملاقات کو رات کے وقت اور میں نے آپ سے باتیں کیں بعد اوسکے میں اوٹھی اور لوٹی آپ بھی میرے ساتھ اوٹھے میرے پہونچانے کو اور صفیہ کا گھر اون دنوں میں اسامہ بن زید کے مکان میں تھا) راہ میں دو آدمی انصاری ملے انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

تو جلد چلنے لگے آپ نے فرمایا اپنی چال سے چلو (جلدی نہ کرو) یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی تم دونوں اپنے دل میں کچھ گمان فاسد نہ کرو کہ رسول اس وقت اندھیری رات میں ایک عورت کے ساتھ جا رہے ہیں یہ عورت غیر نہیں ہے بلکہ میری بیوی ہے) ان دونوں نے یہ سنکر کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہمارا ہرگز ایسا گمان آپ کی نسبت نہیں ہو سکتا آپ اللہ کے رسول ہیں تمام برائیوں اور گناہوں سے معصوم اور پاک ہیں) آپ نے فرمایا نہیں شیطان مثل خون کی آدمی کے ہر رگ میں حرکت کرتا ہے تو مجھے خوف ہوا کہیں تمھارے دل میں بری بات نہ ڈالی (یعنی بدگمانی میری نسبت تمہارے دل میں نہ جاوے) **باب المعتکف یعود المریض** معتکف بیمار پرسی کو نجاوے **عن عائشة** قال النفیلی قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يمر بالمريض وهو معتكف فيمر كما هو ولا يعرج يسال عنه وقال ابن عيسى قالت ان كان النبي صلى الله عليه وسلم يعود المريض وهو معتكف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ اعتکاف میں ہوتے پس گزرتے جسطرح کہ ہوتے یعنے نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اوس کا حال ابن عیسی کی روایت میں ہے کہ آپ بیمار پرسی کرتے تھے حالت اعتکاف میں **ف** یعنی بیمار پرسی کو جاتے نہ تھے مگر اگر راہ میں چلتے چلتے کوئی مریض مل گیا تو اوسکا حال پوچھ لیتے اس میں کچھ قباحت نہیں ہے **عن عائشة** انها قالت السنة على المعتكف ان لا يعود مريضا ولا يشهد جنازة ولا يمس امرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الا لما لا بد منه ولا اعتكاف الا بصوم ولا اعتكاف الا في مسجد جامع **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے اعتکاف کرنیوالے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنے باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھووے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کیواسطے نکلے سوائے ضرورت کے کام کے (یعنے پیشاب و پاخانہ وغیرہ کے لیے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے **ف** مراد مس سے مجامعت ہے اور وہ اعتکاف کو باطل کرتا ہے ساتھ اتفاق کے اور نہیں ہے مراد مس سے یہاں ہاتھ لگانا کیونکہ ہاتھ لگانے سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا اور بعضوں کے نزدیک اگر شہوت سے ہاتھ لگاوے تو اعتکاف باطل ہوگا (اور مسجد جامع کی قید مالک اور شافعی کے نزدیک نہیں ہے ہر مسجد میں درست ہے) **عن ابن عمر** ان عمر رضی الله عنه جعل عليه ان يعتكف في الجاهلية ليلة او يوما عند الكعبة فسال النبي صلى الله عليه وسلم فقال اعتكف وصم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر نے جاہلیت کے زمانے میں نذر کی تھی ایک رات یا ایک دن اعتکاف کرنیکی کعبے کے پاس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اعتکاف کر اور روزہ رکھہ **عن عبد الله بن بديل** باسناده نحوه قال فبينما هو معتكف اذ كبر الناس فقال ما هذا يا عبد الله قال سبي هوازن اعتقهم النبي صلى الله عليه وسلم قال وتلك الجارية فارسلها معهم **ترجمہ** دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ

کہ عمر اعتکاف مین تہے یکایک لوگون نے تکبیر کہی عمر نے عبد اللہ سے پوچہا یہ کیا ہی اے عبد اللہ عبد اللہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے قیدیون کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا اس لونڈی کو بہی پہر اوسکو بہی اون کے ساتہہ کر دیا **باب المستحاضة تعتكف** مستحاضہ اعتکاف کر سکتی ہے **عن عائشة رضی اللہ عنہا**

قالت اعتكفت مع النبي صلى الله عليه وسلم امرأة من ازواجه فكانت ترى الصفرة والحمرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہی کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون مین سے آپ کے ساتہہ اعتکاف کیا اون کو زردی یا سرخی آتی تہی (استحاضے سے) تو کبہی ہم اون کے تلے طشت رکہہ دیتے اور وہ نماز پڑہا کرتین فقط اعتکاف پورا ہوا۔

# اول کتاب الجهاد

## جہاد کا بیان

بسم الله الرحمن الرحيم

**باب ما جاء في الهجرة** ہجرت کا بیان **عن ابي سعيد الخدري** ان اعرابيا سال النبي صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك ان شان الهجرة شديد فهل لك من ابل قال نعم قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی ایک اعرابی نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہی تیرے پاس کچہہ اونٹ ہین بولا ہان آپ نے فرمایا تو اون کی زکوٰۃ ادا کرتا ہی بولا ہان آپ نے فرمایا پہر کہین بہی دریاؤن کے اوس پار رہ کر تو عمل کر اللہ تعالیٰ تیرے عمل مین سے کچہہ کم نکریگا **ف** یعنی ہجرت اسکا نام تہوڑی ہے کہ فقط اپنا ملک چہوڑ دے بلکہ سب گناہون کو چہوڑنا ضرور ہے **عن**

**شريح** قال سالت عائشة رضي الله عنها عن البداوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبدو الى هذه التلاع وانه اراد البداوة مرة فارسل الي ناقة محرمة من ابل الصدقة فقال لي يا عائشة ارفقي فان الرفق لم يكن في شيء قط الا زانه ولا نزع من شيء قط الا شانه **ترجمہ** شریح سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچہا بداوت کو (بداوت جنگل مین رہنا آبادی سے الگ جانا خلوت اور عبادت کیواسطے) انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل مین جاتے تہے ان پہاڑون کیطرف (یعنی پانی کے بہاؤ جو پہاڑون کے اوپر سے ہوتے ہین نیچے کو) ایکبار آپ نے جنگل جانے کا ارادہ کیا تو میرے پاس ایک اونٹ بہیجا جسپر سواری نہین ہوئی تہی (یعنے نیا یا ٹہا) صدقے کے اونٹون سے اور آپ نے فرمایا اے عائشہ نرمی کر جہان نرمی ہو وہ چیز عمدہ ہو جاتی ہے اور جس مین سے نرمی نکل جاوے وہ عیب دار ہو جاتی ہی **باب في الهجرة**

هل انقطعت کیا ہجرت ختم ہو گئی نہیں ہرگز نہیں عن معاویة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا تنقطع الهجرة حتی تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتی تطلع الشمس من مغربها
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہجرت کبھی ختم نہ ہو گی جب تک
توبہ ختم نہ ہو گی اور توبہ ختم نہ ہو گی جب تک آفتاب پچھم کیطرف سے نہ نکلیگا ف تو ہمیشہ دارالکفر اور دارالمعاصی سے
ہجرت کرنا دارالاسلام اور دارالصلاح کیطرف بہتر ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفتح فتح مكة لا هجرة ولكن جهاد ونية واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں ہے (کیونکہ مکہ خود دارالاسلام
ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے جب تم کو حکم جہاد کے لیے نکلنے کا تو نکلو عن عامر قال اتی رجل عبداللہ
بن عمرو وعنده القوم حتی جلس عنده فقال اخبرنی بشیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه و
یده والمهاجر من هجر ما نهی اللہ عنه ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عمرو پاس آیا اور
اون کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ بھی بیٹھ گیا اور کہا بتاؤ مجھکو کچھ اوس میں سے جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ
سے مسلمان بچے رہیں (زبان سے بُرا نکہے ہاتھ سے تکلیف نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اون چیزوں کو جن سے
اللہ نے منع کیا ہے نہ وہ جو صرف اپنا ملک چھوڑ دیوے) باب فی سکنی الشام شام میں رہنے کی فضیلت عن
عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون هجرة بعد هجرة فخیار
اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهیم ویبقی فی الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم
نفس اللہ وتحشرهم النار مع القردة والخنازیر ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ اس ہجرت کے بعد (یہ جو رسول اللہ نے اور صحابہ نے مکے سے مدینے کو ہجرت
کی) ایک اور ہجرت ہو گی (قیامت کے قریب) اوس وقت میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کے ہجرت کو لازم
پکڑینگے (یعنی شام میں رہنا اختیار کریں گے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے عراق سے شام کیطرف ہجرت کی تھی) اور زمین میں
وہ لوگ رہ جاویں گے جو بدتر ہیں زمین کے رہنے والوں میں سے پھینک دیگی انکو اون کی زمین (یعنی ایک ملک سے
دوسرے ملک جاویں گے بھاگتے پھرینگے) بُرا جانے گا انکو اللہ جل جلالہ اور اکٹھا کریگی اون کو آگ بندروں اور سوروں کے ساتھ
ف شاید آگ سے مراد وہ آگ ہے جو قیامت کے قریب نکلیگی اور لوگوں کو ہانککر شام کو لیجاویگی یا مراد جہنم کی آگ ہے
بندر سور خود وہ لوگ ہیں جنمیں طمع اور حرص اور بیحیائی بھری ہوئی ہو گی یا حشر انکا ان جانوروں کے ساتھ ہو گا اللہ اور

اوسکا رسول خوب جانتا ہے ۔ اس حدیث سے ملک شام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی عن ابن حوالة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند بالیمن و جند بالعراق قال ابن حوالة خر لی یا رسول الله ان ادرکت ذلک فقال علیک بالشام فانها خیرة الله من ارضه یجتبی الیها خیرته من عباده فاما اذا ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان الله توکل لی بالشام واهله ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے ایسا وقت آویگا تمہاری لشکر جدا جدا ہونگے ایک لشکر شام میں ایک یمن میں ایک عراق میں ابن حوالہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتائیے میں کس لشکر میں ہون اگر یہ زمانہ پاؤن آپ نے فرمایا لازم ہے شام کو کیونکہ شام کا ملک بہتر زمین ہے پروردگار کی (اخیر زمانی میں) جمع کریگا اللہ اوس ملک میں اپنے نیک بندونکو اگر نہ مانو تم شام کا رہنا تو یمن میں رہو اور اپنے حوضون سے پانی پلاو کیونکہ اللہ نے کفالت کی ہے میری لیے شام کے ملک اور وہان کے رہنے والونکی (یعنی بچاویگا اللہ اوس ملک کو اور وہان کے رہنے والونکو کافرون کے غلبے اور شر سے)

## باب فی دوام الجہاد

جہاد ہمیشہ رہیگا عن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزال طایفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم حتی یقاتل اخرهم المسیح الدجال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا ہوا رہیگا اپنی دشمن سے یہانتک کہ آخری امت میری دجال سے لڑیگی ف امام مہدی یا عیسی علیہ السلام کے ساتھ ہوکر

## باب فی ثواب الجہاد

جہاد کا ثواب عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم انه سئل ای المؤمنین اکمل ایمانا قال رجل یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله ورجل یعبد الله فی شعب من الشعاب قد کفی الناس شره ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کس مومن کا ایمان کامل ہے آپ نے فرمایا اوس شخص کا جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں جان اور مال سے اور اوس شخص کا جو اللہ کی عبادت کرتا ہے کسی پہاڑ کی گھاٹی میں کسی شخص کو برائی اوس سے نہیں پہونچتی

## باب فی النہی عن السیاحة

سیاحی کی ممانعت عن ابی امامة ان رجلا قال یا رسول الله ائذن لی بالسیاحة قال النبی صلی الله علیه وسلم ان سیاحة امتی الجہاد فی سبیل الله عز وجل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھی اجازت دیجئے سیر سیاحت کی آپ نے فرمایا میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں ف تو جو سیاحت کافرون کا ملک دریافت کرنیکے واسطے ہو اور وہان کے حالات اور اون کی طاقتین پہچاننی کو وہ بہتر ہے بیکار سیاحت منع ہے

## باب فی فضل القفل فی الغزو

ترجمہ جہاد سے جب فارغ ہوکر لوٹے اوسکا ثواب یا لوٹتی وقت پھر کافرون کا پیچھا کرے تو اوسکا ثواب اسکو قفل اور قفلہ کہتے ہین عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قفلة کغزوة

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قفلۃ مثل جہاد کی ہے ثواب میں **باب**
**فی فضل قتال الروم علی غیرہم من الامم** روم سے لڑنا بہت ثواب ہے **عن** قیس بن شماس قال جاءت امرأۃ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہا ام خلاد وہی متنقبۃ تسال عن ابنہا وہو مقتول فقال لہا
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم جئت تسألین عن ابنک وانت متنقبۃ فقالت ان ارزاء
ابنی فلم ارزأ حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنک لہ اجر شہیدین قالت ولم
ذاک یا رسول اللہ قال لانہ قتلہ اہل الکتاب **ترجمہ** قیس بن شماس سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جسکا نام ام خلاد تھا نقاب ڈالی ہوئے اپنے بیٹے کو ڈھونڈھتی ہوئی (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ جہاد کو گیا تھا) ایک صحابی نے کہا تو بیٹے کو ڈھونڈھنے نکلی ہے اور نقاب ڈالی ہے (یعنی ایسی مصیبت کے وقت
میں پردہ پوشی کیسی) وہ بولی میرا لڑکا جاتا رہا تو میں اپنی حیا بھی کھودوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے بیٹے
کو دو شہیدوں کا ثواب ہے وہ بولی کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسکو اہل کتاب نے مارا (معلوم ہوا کہ اہل کتاب سے
لڑنا بہ نسبت اور قوموں کے زیادہ ثواب ہے) **باب فی رکوب البحر فی الغزو** جہاد کے لیے دریا میں سوار ہونا
**عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غاز
فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرہ کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ بھی احتیاطی امر تنزیہی ہے ورنہ تجارت
اور سوداگری اور ملاقات احباب کے لیے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے اور آگ کے تلے
سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے) **عن** انس بن مالک قال حدثتنی ام حرام بنت
ملحان اخت ام سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عندہم فاستیقظ وہو یضحک
قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک قال رأیت قوما ممن یرکب ظہر ہذا البحر
کالملوک علی الاسرۃ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال فانک منہم
قالت ثم نام فاستیقظ وہو یضحک قالت فقلت یا رسول اللہ ما اضحکک فقال
مثل مقالتہ قالت قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم قال انت من الاولین قال
فتزوجہا عبادۃ بن الصامت فغزا فی البحر فحملہا معہ فلما رجع قربت لہا بغلۃ لترکبہا
فصرعتہا فاندقت عنقہا فماتت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مجھ سے حدیث بیان کی ام حرام بنت
ملحان (انس کی خالہ نے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس دن کو سوئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے
ام حرام نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میں نے چند لوگوں کو اپنی امت میں سے دیکھا

جو اس دریا پر سوار ہو رہے ہین جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہین (بڑی شان اور شوکت سے) ام حرام نے کہا یا رسول
اللہ دعا کیجئے اللہ مجھکو اون لوگون مین سے کرے آپ نے فرمایا تو اونہی مین سے ہے پھر آپ سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے ام حرام نے
کہا یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے وہی فرمایا ام حرام نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو اون مین سے کرے
آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی انس نے کہا ام حرام سے عبادہ بن صامت نے نکاح کیا پھر اُنہون نے جہاد کیا دریا مین
(حضرت عثمان کی خلافت مین کفار روم سے) تو ام حرام کو بھی لے گئے جب لوٹی تو ایک خچر آیا اون کی سواری کے لیے اور
خچر نے ام حرام کو گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گئین (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچ ہوئی) عن
انس بن مالک انه سمعه يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب الى قباء يدخل على
ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها يوما فاطعمته وجلست
تفلى راسه وساق هذا الحديث ترجمه دوسری روایت مین یون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا کو جاتے
تو ام حرام بنت ملحان کے یہان جاتے وہ عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک دن آپ اون کے پاس گئے آپ کو انہون نے کہانا
کہلایا اور بیٹھ کر آپکے سر کے جوئین دیکھنے لگین پھر یہی حدیث بیان کی تیسری روایت مین یون ہے عن بنت ام
سليم الرميصاء قالت نام النبي صلى الله عليه وسلم فاستيقظ وكانت تغسل راسها فاستيقظ وهو
يضحك فقالت يا رسول الله اتضحك من راسي قال لا وساق هذا الخبر يزيد وينقص ترجمه ام سليم
کی بہن (ام حرام) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر جاگے وہ اپنا سر دہو رہی تہین تو آپ جاگے ہنستے
ہوئے انہون نے پوچہا کیا آپ میرے سر سے ہنستے ہین آپ نے فرمایا نہین پھر یہی حدیث بیان کی کم و بیش (ام حرام آنحضرت
کی خالہ رضاعی تہین یا آپ کے والد کی خالہ تہین بہر حال آپ کی محرم تہین) عن ام حرام عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال المائد في البحر الذي يصيبه القي له اجر شهيد والغرق له اجر شهيدين ترجمه ام حرام
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دریا مین سوار ہو (حج یا جہاد کے لیے) پھر اوس کا سر گھومے اور قے کرے
تو اوسکو ایک شہید کا ثواب ہے اور جو ڈوب جاوے تو دو شہیدون کا ثواب ہے عن ابی امامة الباهلي عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ثلثة كلهم ضامن على الله عز وجل رجل خرج غازيا في سبيل الله عز وجل فهو ضامن
على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر وغنيمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن
على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر وغنيمة ورجل دخل بيته بسلام فهو
ضامن على الله عز وجل ترجمه ابو امامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ہین جنکا
اللہ ضامن ہے ایک وہ جو اللہ کے راہ مین جہاد کو نکلے اللہ اوسکا ضامن ہے یا اوسکو مار کر جنت مین داخل کریگا یا زندہ گھر کو
پھیر لیگا ثواب اور مال غنیمت دلوا کر دوسرے وہ شخص جو مسجد کو چلے اللہ اوسکا ضامن ہے اگر مر جاویگا تو جنت مین جاویگا

[illegible] تمام ہوا پارہ [illegible] سنن ابی داؤد [illegible]

# تم الجزء الخامس عشر ويتلوه الجزء السادس عشر ان شاء الله تعالى

## فہرست پارہ پانزدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ



تمت

# الجزء السادس عشر

پارہ سولہوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**باب فی فضل من قتل کافرا** جو شخص کسی کافر کو مارے تو کتنا ثواب ہوگا عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمع في النار كافر و قاتله ابدا ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہوگا کافر اور اوسکا قتل کرنیوالا مسلمان دوزخ میں ف جس مسلمان نے کافر کو جہاد میں مارا وہ خلود دوزخ سے بچا

**باب فی حرمة نساء المجاهدين على القاعدين** جہاد کرنیوالوں کی عورتوں سے کیا معاملہ کرنا چاہیے عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهاتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا من المجاهدين في اهله الا نصب له يوم القيمة فقيل له هذا قد خلفك في اهلك فخذ من حسناته ما شئت فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما ظنكم كان قعنب رجلا صالحا و كان ابن ابي ليلى اراد قعنبا على القضاء فابى عليه و قال انا اريد الحاجة بدرهم فاستعين عليها برجل قال واينا لا يستعين في حاجته قال اخرجوني حتى انظر فاخرج فتوارى قال سفيان بينما هو متوار اذ وقع عليه البيت فمات ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غازیوں کی بی بیوں کی حرمت خانہ نشین لوگوں پر ایسی ہے جیسے اونکی ماؤں کی حرمت ہے اور جو خانہ نشین مرد مجاہدین مردوں کے گھربار کی خدمت میں ہو پھر اون کے اہل بیت خیانت کرے یعنے اونکی بی بیوں سے برا کام کرے یا اون پر بد نظر ڈالے) تو قیامت کے روز وہ شخص کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اس شخص نے خیانت کی تیری بی بی کے مقدمہ میں اب تو اسکی نیکیاں جتنی چاہے لے لے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیا سمجھتے ہو ف یعنی جب مجاہد کو اختیار دیا جاویگا خائن کی نیکیاں لے لینے کا تو وہ کہاں تک لیگا یعنی سب لے لیگا کچھ نہ چھوڑیگا (قعنب اس حدیث کا راوی ایک مرد صالح تھا ابن ابی لیلے نے اوسکو قاضی بنانا چاہا قعنب نے انکار کیا اور کہا میں ایک درہم کا سودا لیتا ہوں تو دوسرے کی مدد سے اونہوں نے کہا کون ہم میں ایسا ہے جو دوسرے کی مدد کا محتاج نہو پھر وہ ایک مکان میں چھپ گئے اور مکان گر کر مرگئے)

**باب فی السرية تخفق** جن مجاہدین کو مال غنیمت نہ ملے عن عبد الله بن عمرو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من غازية تغزو في سبيل الله فيصيبون غنيمة الا تعجلوا ثلثي اجرهم من الآخرة ويبقى لهم الثلث فان لم يصيبوا غنيمة تم لهم اجرهم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جماعت غازیوں کی اللہ کے راہ میں کافروں سے لڑے اوسکا فروں کا مال لوٹے تو اون لوگوں نے دنیا میں اپنے

مزدوریوں کی پاتی ہیں اور ایک تہائی آخرت کیواسطے رہی اگر اون کو مال غنیمت نہ ملے تو اونکا پورا بدلہ آخرت کیواسطے رہیگا
ف کیونکہ دنیا میں کچھ لوٹ کا مال اونکو نہ ملا کل ثواب آخرت پر رہا **باب** تضعیف الذکر فی سبیل اللہ تعالیٰ
جہاد میں نماز اور روزے اور ذکر الٰہی کا ثواب **عن** معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصلاۃ و
الصیام والذکر تضاعف علی النفقۃ فی سبیل اللہ بسبعمائۃ ضعف **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کے راہ میں خرچ کرنے پر سات سو حصے کئی گنا زیادہ
ف یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے یا سات سو بار دو چند کرتے ہو گئے جو حاصل ہو گیا **باب**
فیمن مات غازیا جو شخص جہاد کو نکل کر مر جاوے **عن** ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل فھو شھید او وقصہ فرسہ او بعیرہ
او لدغتہ ھامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شھید وان لہ الجنۃ **ترجمہ**
ابا مالک اشعری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے راہ میں
نکلا (یعنی جہاد کے لیے اور مانند اوسکی) پس مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے یا اوسکے گھوڑے نے اوسکو کچلا یا اوسکو اونٹ
نے یا اوسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹا (یعنی سانپ وغیرہ نے) یا وہ اپنے بچھونے پر مر گیا کسی موت کے ساتھ جو اللہ نے
چاہا تو مقرر وہ شہید ہے اور اوسکے لیے بہشت ہے **ف** ہر طرح سے شہادت کا ثواب ہے جب خدا کیواسطے نکل چکا
اگرچہ اپنی موت سے مر جاوے **باب** فی فضل الرباط دشمن کے مقابلے میں مورچہ بندی کرنا **عن** فضالہ
بنت عبید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل المیت یختم علی عملہ الا المرابط فانہ ینمو لہ
عملہ الی یوم القیمۃ ویؤمن من فتان القبر **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر میت کا ختم کیا جاتا ہے (یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہیں ہوتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید
نہیں لکھا جاتا) مگر جو کہ سرحد پر رکھا جاتا ہے اوسکیواسطے عمل اوسکا قیامت تک اور قبر کے فتنے سے امن میں رہتا ہے
ف یعنی خدا کی راہ میں دشمن سے لڑنے کیواسطے جو مورچے میں تیار ہی کر کے مستعد رہے تو اس عمل کا ثواب ہمیشہ بڑھتا
جاویگا **باب** فی فضل الحرس فی سبیل اللہ تعالیٰ خدا کی راہ میں چوکی پہرہ دینا کتنا ثواب ہے **عن** سہل
بن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کانت عشیۃ
فحضرت الصلاۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل فارس فقال یا رسول اللہ انی انطلقت
بین ایدیکم حتی طلعت جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابائھم بظعنھم ونعمھم
وشائھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین
غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ قال فارکب

فركب فرساله فجاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استقبل
هذا الشعب حتى تكون في اعلاه ولا نغرن من قبلك الليلة فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى مصلاه فركع ركعتين ثم قال هل احسستم فارسكم قالوا يا رسول الله ما احسسناه
فثوب بالصلاة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي يلتفت الى الشعب حتى اذا قضى
صلاته وسلم قال ابشروا فقد جاءكم فارسكم فجعلنا ننظر الى خلال الشجر في الشعب فاذا هو قد
جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم فقال اني انطلقت حتى كنت في اعلى
هذا الشعب حيث امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحت حتى طلعت الشعبين كليهما
فنظرت فلم ار احدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا
او قاضيا حاجة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اوجبت فلا عليك ان لا تعمل بعدها

ترجمہ سہل بن الحنظلیہ سے روایت ہے وہ ساتھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ حنین میں اور بہت لمبی راہ
کی جب تیسرا پہر ہوا تو سہل نے کہا نماز کا وقت آگیا اور میں شریک ہوا نماز میں آپ کے ساتھ اتنے میں ایک سوار آیا اور بولا
یارسول اللہ میں آپ کے پاس سے گیا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑھا قبیلہ ہوازن کے لوگوں کو دیکھا سب ایک جگہ جمع ہیں
اپنی عورتوں اور اونٹوں اور بکریوں کو لیے ہوئے آپ نے یہہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا وہ سب مسلمانوں کی غنیمت ہونگے
اگر خدا چاہے پھر آپ نے فرمایا رات کو ہمارا پہرہ کون دیگا انس بن ابی مرثد نے کہا میں دونگا یارسول اللہ آپ نے فرمایا
سوار ہو جا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے فرمایا جا اس گھاٹی میں یہاں
تک کہ اوسکی بلندی پر پہونچ جاوے مگر ایسا نہ کرنا کہ تمہاری وجہ سے ہم دہوکہ کہاویں رات کو اور دشمن جاوے (یعنے اچھی
طرح ہوشیاری سے پہرہ دینا یہہ نہ کرنا کہ غافل ہو جاؤ اور دشمن بیخبری کی حالت میں ادہر سے چلا آوے) جب صبح ہوئی تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو نکلے اور دو رکعتیں آپ نے پڑہیں پھر فرمایا تم نے اپنے سوار کو بھی دیکھا لوگوں نے عرض
کیا یارسول اللہ ہم نے اوسکو نہیں دیکھا پہر تکبیر ہوئی آپ نماز پڑہنے لگے لیکن نماز پڑہنے میں کنکھیوں سے گھاٹی کیطرف دیکھہ
رہے تہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ التفات ادہر ادہر نماز میں درست ہے بیان اسکا کتاب الصلوۃ میں گزر چکا
ت جب آپ نماز پڑہ چکے اور سلام پھیرا تو فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارا سوار آگیا ہم دیکھنے لگے درختوں کے بیچ میں جو گھاٹی
میں تہے یکایک وہی سوار آگیا (یعنے انس بن ابی مرثد) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہڑا ہوا اور سلام کیا بعد
اوسکے عرض کیا یارسول اللہ میں چلا گیا یہاں تک کہ گہاٹی کی بلندی پر پہونچ گیا جہاں آپ نے حکم کیا تہا جب صبح ہوئی
تو میں نے دونوں گہاٹیوں کو دیکھا کسی کو نہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو رات کو گھوڑے پر سے اترا تھا
وہ بولا نہیں مگر نماز پڑہنے یا پیشاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے واجب کیا اپنے واسطے جنت کو اب تجھے

کچہ ضرر نہ کریگا اگر بعد اسکے کچہ عمل نہ کرے **ف** یہ عمل قبول ہوگیا اور اسکے بدلے جنت تیری لیے قرار پا گئی اب اگر کوئی اور
عمل نیک تجہہ سے سرزد نہو جب بھی جنت تجہکو ملے گی اور جو اور بھی نیک کام کرے تو بطریق اولے جنت ملے
گی۔ یہہ آپ نے خوشی اور بشارت کے طور پر فرمایا یہہ غرض نہین کہ اور فرائض تجہسے معاف ہوگئے۔ اس
حدیث سے خدا کی راہ مین بہیرہ چوکی دینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔ خیال
کرنا چاہیے کہ جب جہاد مین ایسے خفیف خدمتون کا اتنا بڑا ثواب
اور درجہ ہے تو لڑکر شہید ہونے کا کیا کچہہ ثواب اور مرتبہ ہوگا **باب**
کراهیة ترك الغزو جہاد نہ کرنے کی مذمت **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات ولم
یغزو ولم یحدث نفسه بالغزو مات علی شعبة من نفاق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اسطرح پر کہ نہ کبہی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبہی راہ خدا مین اوس نے لڑنیکی نیت کی تو دل
مین تو وہ منافق کے ویسی پر مرا **ف** یعنی جو مسلمان سچا ہوگا وہ دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا
اور اگر سامان نہوگا تو دل مین البتہ اوسکا قصد رکہیگا اور جو دل مین بہی جہاد کا کبہی خیال نہ کریگا تو معلوم ہوا کہ منافق
کیطرح اوسکا ایمان زبانی ہے **عن** ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من لم یغزو ویجهز غازیا
او یخلف غازیا فی اهله بخیر اصابه الله بقارعة قال یزید بن عبد ربه فی حدیثه قبل یوم القیمة
**ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد نہین کیا یا کسی غازی کا سامان بہی
درست نکیا یا کسی غازی کی نیابت بہی نہ کی یعنے اوسکے پیچہے اوسکے گہر والون کے خبرگیری بہلائی کے ساتہہ نہ کی تو اللہ تعالی
اوسکو کوئی مصیبت سخت پہونچاویگا قیامت سے پہلے (دنیا مین) اور آخرت مین سخت عذاب ہے **عن** انس
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال جاهدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکون سے جہاد کرو تم اپنے مالون کے ساتہہ اور اپنے جانون کے ساتہہ اور
اپنی زبانون کے ساتہہ **ف** جہاد کرنا مال اور جان کے ساتہہ یہہ ہے کہ خرچ کرے اپنا مال جہاد مین اور اپنی جان سے
مین لڑے اور زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہہ ہے کہ مذمت کرے اون کے بتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے
اون پر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈراوے انکو قتل اور قید کرنے کے ساتہہ اور مانند اون کے اور دعا کرے
مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتہہ لگنے کی اور رغبت دلاوے لوگون کو جہاد کی **باب** فی نسخ نفیر العامة
بالخاصة سب آدمیون کا جہاد کے لیے نکلنا منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس قال الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما
وماکان لاهل المدینة الی قوله یعلمون نسختها الآیة التی تلیها وما کان المؤمنون لینفروا
کافة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہہ جو اللہ نے فرمایا اگر تم نہ نکلو گے جہاد کیواسطے (سب کے سب) تو تم کو عذاب کریگا

دکھ دیگا اور مدینہ والون کو نہ چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاوین (یعنی سب آپ کے ساتھ جہاد کو نکلا کرین) منسوخ ہو گیا اس آیت سے مسلمان سب نہین نکل سکتے ایک وقت مین عن نجدة بن نفيع قال سألت ابن عباس عن هذه الاية الا تنفروا يعذبكم عذابا اليما قال فامسك عنهم المطر وكان عذابهم ترجمہ نجدہ بن نفیع سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے پوچھا اس آیت کو اگر تم نہ نکلوگے جہاد کو تو اللہ تم کو عذاب کریگا دکھ کا کیا عذاب ہے ابن عباس نے کہا عذاب یہی تھا کہ بارش رک گئی اون سے اور قحط ہو گیا گرانی ہو گئی لوگ بہوکون کے مارے مرنے لگے)

## باب في الرخصة في القعود من العذر

اگر کسیکو عذر ہو تو جہاد کو نہ جانا درست ہے عن زيد بن ثابت قال كنت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم فغشيته السكينة فوقعت فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فما وجدت ثقل شيء اثقل من فخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم سري عنه فقال اكتب فكتبت في كتف لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله الى اخر الاية فقام ابن ام مكتوم وكان رجلا اعمى لما سمع فضيلة المجاهدين فقال يا رسول الله فكيف بمن لا يستطيع الجهاد من المؤمنين فلما قضى كلامه غشيت رسول الله صلى الله عليه وسلم السكينة فوقعت فخذه على فخذي ووجدت من ثقلها في المرة الثانية كما وجدت في المرة الاولى ثم سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اقرا يا زيد فقرات لا يستوي القاعدون من المؤمنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غير اولي الضرر الاية كلها قال زيد فانزلها الله وحدها فالحقتها والذي نفسي بيده لكاني انظر الى ملحقها عند صدع في كتف ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو مین بیٹھا تھا ناگاہ آپ پر وحی اوترنے لگی آپ کے ران میری ران پر گری مجھے کبھی اتنا بوجھ معلوم نہین ہوا جتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ معلوم ہوا ف شاید وحی کیوقت اعضا آپ کے گران ہو جاتے تھے اور عرق آپ کی پیشانی پر آجاتا تھا بوجہ شدت اور سختی کے جو وحی آتے وقت ہوتی ت پھر یہ حالت اوپر کی جاتی رہی (یعنی وحی اوترنا موقوف ہوا) تو آپ نے فرمایا لکھ مین نے بکری کے شانے پر لکھا لا يستوي القاعدون من المؤمنين والمجاهدون في سبيل الله اخیر آیت تک یعنی نہین برابر ہو سکتے بیٹھنے والے اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ مین درجے مین یعنی جہاد کرنیوالون کا درجہ گھر مین بیٹھنے والون سے زیادہ ہے) عبد اللہ بن ام مکتوم اندھے تھے اونہون نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ جو مومنین جہاد کی طاقت نہین رکھتے (مثلاً معذور مین جیسے اندھے لولے لنگڑے) اتنا کہنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر وحی کی حالت طاری ہو گئی اور آپ کی ران مبارک میری ران پر گری مین نے پھر اتنا ہی بوجھ پایا جیسا پہلے پایا تھا بعد اوسکے وحی اوترنا موقوف ہوا اور آپ نے فرمایا پڑھ اے زید مین نے پڑھا لا يستوي القاعدون من المؤمنين آپ نے فرمایا غير اولي الضرر پھر اخیر آیت تک وہی آیت رہی تو غير اولي الضرر علیحدہ اوترا لیکن مین نے اوسکو اپنی مقام

پرلگا دیا قسم خدا کی گویا مین اب دیکھ رہا ہون اوس ہڈی کے درار پر جہان مین نے اس کو لگایا تھا **ف** یعنی وہ ہڈی پھٹی ہوئی تھی اوسکی شگاف پر یہ لفظ پڑا پایا تھا غیر اولی الضرر یعنی وہ لوگ جو معذور ہین اس سے مستثنیٰ ہین یعنی انکو درجہ مجاہدین کے برابر ہوگا کیونکہ وہ عذر کے سبب سے جہاد کو جا نہین سکتے برخلاف اون لوگون کے جو تندرست اور صحیح ہو کر نہین جاتے **عن** انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد تركتم بالمدينة اقواما ما سرتم مسيرا ولا انفقتم من نفقة ولا قطعتم من واد الا وهم معكم فيه قالوا يا رسول الله وكيف يكونون معنا وهم بالمدينة فقال حبسهم العذر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک جہاد مین) فرمایا تم مدینے مین ایسے لوگون کو چھوڑ آئے ہو جو تمہارے ساتھ ہین چلنے مین اور خرچ کرنے مین اور جنگل کاٹنے مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہو سکتے ہین ان کامون مین حالانکہ وہ مدینے مین ہین آپ نے فرمایا وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہین) **باب** ما يجزئ من الغزو مجاہدین کی خدمت بھی جہاد ہے **عن** زيد بن خالد الجهني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن خلفه في اهله بخير فقد غزا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو راہ خدا مین لڑنیوالے کا سامان درست کر دے تو بیشک وہ بھی غازی ہوا اور جو غازی کے پیچھے اوس کے گھر کی اچھی طرح خبر لیا کرے تو وہ بھی گویا غازی ہوا یعنے غازی کے برابر ثواب پاویگا) **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الى بني لحيان وقال ليخرج من كل رجلين رجل ثم قال للقاعد ايكم خلف الخارج في اهله وماله بخير كان له مثل نصف اجر الخارج **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف ایک لشکر کو بھیجا۔ اور فرمایا کہ ہر دو شخصون مین سے ایک نکلے یعنے ہر قبیلے مین سے آدھے رہ جاوین اور پس ماندون کی اہل و عیال وغیرہ کی خبر گیری کرین) پھر آپ نے فرمایا رہ جانیوالے سے اگر وہ نکلنے والے کی گھر بار کی اچھی طرح خبر گیری کریگا تو اوسکو نکلنے والے کا آدھا ثواب ملیگا **عن** ابي هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول شر ما في رجل شح هالع وجبن خالع **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے سب سے بری آدمی مین دو خصلتین ہین۔ ایک تو بخیلی رلانے والی دوسری نامردی جان نکالنیوالی **باب** في قوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة یہ جو اللہ نے فرمایا مت ڈالو اپنی جانون کو ہلاکت مین اسکا بیان **عن** اسلم ابي عمران قال غزونا من المدينة نريد القسطنطينية وعلى الجماعة عبد الرحمن بن خالد بن الوليد والروم ملصقو ظهورهم بحائط المدينة فحمل رجل على العدو

فقال الناس مه مه لا اله الا الله یلقی بیدیه الی التهلکة فقال ابو ایوب انما نزلت هذه الآیة فینا

معشر الانصار لما نصر الله نبیه واظهر الاسلام قلنا هلم نقیم فی اموالنا ونصلحها فانزل الله

تعالی وانفقوا فی سبیل الله ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة فالالقاء بالایدی الی التهلکة

ان نقیم فی اموالنا ونصلحها وندع الجهاد قال ابو عمران فلم یزل ابو ایوب یجاهد فی سبیل

الله حتی دفن بالقسطنطینیة ترجمہ اسلم ابو عمران سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا مدینہ سے قسطنطنیہ کا

قصد رکھتی تھی (جو دار السلطنت تھا روم کا اور اب تک دار الخلافت ہے سلطان روم کا اوسکو استنبول۔ اور

اسلامبول بھی کہتے ہیں) اور جماعت اسلام کے سردار عبد الرحمن بن خالد بن ولید تھے اور کفار روم اپنی پیٹھ لگائے

ہوئے تھے شہر کی دیوار سے (یعنی منتظر کھڑے تھے ہمارے آنے کے اور حملہ کرنے کے) اتنے میں ایک شخص نے ہم میں سے

دشمن پر ہتھیار اٹھانا چاہا لوگوں نے کہا ہاں ہاں لا الہ الا اللہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اوس وقت ابو ایوب

نے کہا یہ آیت تو ہماری قوم انصار کے شان میں اوتری ہے جب اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو مدد دی اور اسلام کو غالب

کیا تو ہم نے اپنے دلوں میں کہا اب جہاد کی کیا ضرورت ہے) اپنے مالوں میں رہیں (اونٹوں اور باغوں میں) اور اونکو

درست کریں جہاد چھوڑ دیں تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة

خرچ کرو اللہ کی راہ میں اور مت ڈالو اپنی جانوں کو ہلاکت میں تو ہلاکت میں جانوں کو ڈالنا یہ ہے کہ اپنے مالوں میں مصروف

رہیں اون کی فکر کریں جہاد چھوڑ دیں (نہ یہ کہ جہاد کرنا ہلاکت ہے یہ تو حیات ابدی ہے) ابو عمران نے کہا پھر ابو ایوب جہاد

کرتے رہے اللہ جل جلالہ کی راہ میں یہانتک کہ دفن ہوئے قسطنطنیہ میں **باب فی الرمی** تیر مارنے کا بیان عن

عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل یدخل بالسهم الواحد

ثلثة نفر الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به ومنبله وارموا وارکبوا وان ترموا

احب الی من ان ترکبوا لیس من اللهو الا ثلاث تادیب الرجل فرسه وملاعبته اهله ورمیه

بقوسه ونبله ومن ترک الرمی بعد ما علمه رغبة عنه فانها نعمة ترکها او قال کفرها ترجمہ عقبہ

بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے تحقیق اللہ عز وجل داخل کرتا ہے ایک

تیر کے سبب سے (یعنی کفار کیطرف پھینکنے کے سبب سے) تین شخصوں کو بہشت میں ایک تو اوسکے بنانے والے کو جو اپنے

پیشہ میں ثواب کی امید رکھے (یعنی اس نیت سے بناوے کہ جہاد میں کام آوے) دوسرے تیر پھینکنے والے کو (یعنی جہاد میں) اور

تیسرے تیر دینے والے کو تیر انداز کے ہاتھ میں خواہ اپنا تیر دے خواہ اوسکا خواہ نیا تیر دے یا نشانہ سے پھر اوٹھا کر لا وے پس تیر

اندازی کرو اور گھوڑوں پر سواری کرو (یعنے سیکھو تیر اندازی اور سواری) لیکن بہت پیاری ہے مجھکو تیر اندازی سواری

سے (کیونکہ تیر اندازی پیادہ بھی کر سکتا ہے) ہمارے دین میں کوئی کھیل نہیں مگر تین۔ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے گھوڑے کو

اور اپنی بی بی سے کہیلنا اور تیر اندازی کرنا اپنی کمان سے اور تیر سے (یعنی اسی مین مشغول رہنا) اور جو شخص تیر انداز
سیکہہ کر چہوڑ دے اوس سے بیزار ہو کر تو مقرر وہ تیر اندازی ایک نعمت تہی جسکو چہوڑ دیا اوس نے یا فرمایا کہ اوس نعمت کا
کفر کیا (ناشکری کی) ف اس حدیث سے تیر اندازی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اب تیر کے بدلے بندوق اور
توپ ہے ہر مسلمان کو گولی لگانا گولہ مارنا سیکہنا اور اوسکی مشق کرنا ضرور ہے اسیطرح جتنی سامان حرب اور جنگ
مین اونکا سیکہنا اور حاصل کرنا اور اسلیے سفر کرنا جہاد مین داخل ہے عن عقبة بن عامر الجهني يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان
القوة الرمي الا ان القوة الرمي ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ آپ منبر کے اوپر فرماتے تہے کافرون کے جنگ کیواسطے تیار کرو جتنی تم مین طاقت ہو قوت کو خبردار ہو جاؤ
کہ قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو جاؤ کہ قوت تیر اندازی ہے ف یعنی کلام اللہ مین جو آیا ہے واعدوا لهم ما
استطعتم من قوة مراد قوت سے تیر اندازی ہے شاید اس لیے کہ یہہ قوی و اسہل ہے بہ نسبت اور چیزون کے سو اب
اس زمانے مین قوت سے مراد بندوقین اور توپین اور کارتوس اور ٹوپیان ہین عن معاذ بن جبل ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم انه قال الغزو غزوان فاما من ابتغى وجه الله واطاع الامام وانفق الكريمة
وياسر الشريك واجتنب الفساد فان نومه ونبهه اجر كله واما من غزا فخرا ورياء وسمعة
وعصى الامام وافسد في الارض فانه لم يرجع بالكفاف ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح ہے ایک وہ جہاد جو اللہ کی رضامندی کیواسطے کیا جاتا ہے اور امام کی
فرمانبرداری کیجاتی ہے اور عمدہ سے عمدہ مال اوس مین خرچ کیا جاتا ہے اور رفیق کے ساتہہ نرمی اور محبت کیجاتی ہو اور
فساد سے پرہیز رہتا ہے تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکہانے
اور سنانے کیواسطے ہو اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین مین فساد منظور ہو تو یہہ جہاد ایسا ہے اسمین جو کوئی جاوے ثواب
تو کیا اوسکو خالی لوٹ آنا مشکل ہے ف یعنی ایسے جہاد مین آگ گناہ سے بچ جاوے تو بہی غنیمت ہے ثواب کا کیا ذکر ہے عن
ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل الله وهو يبتغي عرضا من عرض
الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا اجر له فاعظم ذلك الناس وقالوا للرجل عد
لرسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك لم تفهمه فقال يا رسول الله رجل يريد الجهاد في سبيل
الله وهو يبتغي عرضا من عرض الدنيا فقال لا اجر له فقالوا للرجل عد لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال له الثالثة فقال له لا اجر له ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت سے کہا یا رسول
اللہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکہتا ہے حالانکہ وہ اوس سے دنیا کے مال و اسباب چاہتا ہے تو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہ ہوگا تو لوگون نے بہت بڑی بات سمجھی اور دوبارہ اوس شخص سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو پھر پوچھ شاید کہ تو اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نہ سکا تو پھر اوس نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص اللہ کے راہ مین جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہی اور وہ اوس سے دنیا کا مال واسباب چاہتا ہی پھر آپ نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر تیسری بار لوگون نے اوس شخص سے کہا تو پھر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ تو اوسنے تیسری بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہ ہوگا ف اسلیے کہ اوس نے جہاد اللہ کے راہ مین نکیا بلکہ مقصود مال ومتاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود غنیمت کا حاصل ہونا بھی ہو تو ثواب پاتا ہے لیکن اوس سے کم جو محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور اوسکو غنیمت مقصود نہ ہو۔

عن ابی موسیٰ ان اعرابیا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الرجل یقاتل للذکر ویقاتل لیحمد ویقاتل لیغنم ویقاتل لیری مکانہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل حتی تکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ عزوجل ترجمہ ابی موسیٰ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک شخص لڑتا ہی ذکر کیواسطے یعنے آوازہ اور شہرت کیواسطے جسکو سمعہ کہتے ہین اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہی غنیمت ہاتھ لگنی کیواسطے اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ اوسکا مرتبہ دکھایا جاوے یعنے اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسواسطے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ شخص اللہ عزوجل کی راہ مین لڑتا ہے (اوسکو جہاد کا ثواب ہی) اور جو ملک اور دنیا کی لیے لڑتا ہے وہ جہاد نہین ہے عن عبد اللہ بن عمرو یا رسول اللہ اخبرنی عن الجھاد والغزو فقال یا عبد اللہ بن عمرو ان قاتلت صابرا محتسبا بعثک اللہ صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیا مکاثرا بعثک اللہ مرائیا مکاثرا یا عبد اللہ بن عمرو علی ای حال قاتلت اوقتلت بعثک اللہ علی تلک الحال ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ مجھکو جہاد سے خبر دیجئے یعنے کسطرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عبد اللہ بن عمرو اگر لڑے تو اس حال پر کہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو تو اللہ تعالی تجھکو صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا اوٹھا دیگا اور اگر تو لڑیگا اپنی بہادری دکھلانے کے لیے اور زیادتی کیواسطے (یعنی لوگون مین فخر کے لیے کہ مین تم سے شجاعت اور بہادری مین زیادہ ہون) تو اللہ تجھکو اسی حال پر اوٹھا دیگا ای عبد اللہ بن عمرو تو جس حالت پر لڑیگا یا مارا جاویگا تو اللہ تعالی تجھکو اوسی حال پر اوٹھا دیگا اگر نیت خالص ہی تو مخلصون مین حشر ہوگا نہین تو ریاکارون مین ہوگا

## باب فی فضل الشہادۃ شہادت کی فضیلت کا بیان

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصیب اخوانکم باحد جعل اللہ ارواحہم فی جوف طیر خضر ترد انہار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ فی ظل العرش

فلما وجدوا طيب ماكلهم ومشربهم ومقيلهم قالوا من يبلغ اخواننا عنا انا احياء في الجنة

ترزق لئلا يزهدوا في الجهاد ولا ينكلوا عند الحرب فقال الله سبحانه انا ابلغهم عنكم قال

فانزل الله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله الى اخر الاية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمھارے بھائی احد کے دن شہید کیے گیے تو اللہ نے اونکی روحون کو سبز چڑیون

کے پیٹ مین کردیا (یعنی رکھدیا) وہ بہشت کی نہرون پر پھرتی ہین اور اوسکے میوے کہاتی ہین اور سونیکی قندیلون میز

بسیرا اور ٹہکانا کرتی ہین عرش کے سایہ مین جب اون روحون نے اپنی کہانے اور پینے اور سونے کی خوشی حاصل کی تو

کہا کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بہائیون کو یہہ خبر پہونچا دے کہ ہم بہشت مین زندہ ہین اور کہانے کہاتے ہین

تاکہ وہ بھی بہشت کے حاصل کرنیمین بے رغبتی نہ کرین اور لڑائی کیوقت سستی نکرین تو اللہ تعالی نے فرمایا مین پہونچا دونگا

اونکو تمہاری خبر پس نازل کیا اللہ تعالی نے یہہ آیت جو لوگ اللہ کی راہ مین مارے گئے اون کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ جیتے مین

اپنے رب کے پاس کہانے کہلوائے جاتے ہین **ف** خوش ہین اون نعمتون سے جو اللہ نے اونکو دین اور خوشخبری دیتے ہین اون

لوگون کو جو ابھی اون تک نہین آئے کہ تم پر کچہ ڈر و نہ رنجیدہ ہو **عن** حسناء بنت معاوية الصريمية قالت

حدثنا عمي قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم من في الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم النبي في

الجنة والشهيد في الجنة والمولود والوئيد ترجمہ حسناء بنت معاویہ نے اپنے چچا اسلم بن سلیم کو روایت

کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بہشت مین کون ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت مین نبی ہونگے

اور بہشت مین شہید ہونگے اور لڑکے اور جیتی گاڑی گئے **ف** مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالی کے والذین

آمنوا بالله ورسوله اولئك هم الصديقون والشهداء عند ربهم حاصل یہہ ہے کہ شہید عام ہے اس سے کہ ہو حقیقۃً یا

حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکے مین داخل ہے کچا بچا بہی اور جیتی گاڑی گئے اگرچہ

عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیونکو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹون کو بھی گاڑ دیتے تھے تکلیف اور تنگی کیوقت اگرچہ

اس حدیث مین لڑکا مطلق ہے مومن کا ہو یا کافر کا مگر کفار کے لڑکون مین بڑا اختلاف ہے اور اون کے باب مین علما کے چند

قول ہین مگر صحیح توقف ہے **باب** في الشهيد يشفع شہید کی شفاعت کا بیان **عن** نمران بن عتبة

الذماري قال دخلنا على ام الدرداء ونحن ايتام فقالت ابشروا فاني سمعت ابا الدرداء يقول

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع الشهيد في سبعين من اهل بيته ترجمہ نمران بن عتبہ

ذماری سے روایت ہے ہم ام الدرداء پاس گئے اور ہم یتیم تھے اونھون نے کہا خوش ہو جاؤ مین نے ابو الدرداء سے سنا وہ

کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کی شفاعت قبول کیجاوے گی اوسکے ستر کنبے والون کے لیے **ف**

بعضون نے کہا مراد شہید سے وہ شہید ہے جو اللہ کی راہ مین قتل کیا جاوے نہ جو طاعون یا اسہال سے مرجاوے۔ اور بعضون نے

کہا مراد مطلق شہید ہے کیونکہ خود آپ نے شہید کو دوسری حدیث مین عام فرمایا **باب** فی النور یری عند قبر الشہید شہید کی قبر پر نور دکھائی دینے کا بیان **عن عائشۃ** قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یری علی قبرہ نور **ترجمہ** حضرت عائشہ نے کہا جب نجاشی (بادشاہ حبش) مر گیا تو ہم سے لوگ کہا کرتے تھے کہ اوسکی قبر پر ہمیشہ ایک نور برستا ہے **ف** شاید وہ شہید مرا ہوگا **عن عبید بن خالد السلمی** قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین رجلین فقتل احدہما ومات الآخر بعدہ بجمعۃ او نحوہا فصلینا علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قلتم فقلنا دعونا لہ وقلنا اللہم اغفرلہ والحقہ بصاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاین صلوتہ بعد صلوتہ وصومہ بعد صومہ شک شعبۃ فی صومہ وعملہ بعد عملہ ان بینہما کما بین السماء والارض **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو شخصون مین بھائی چارہ کر دیا تہا (یعنی ایک کو دوسرے کا بہائی بنا دیا تہا) تو ایک تو اون مین سے قتل کیا گیا۔ اور دوسرا کوئی ایک ہفتے یا ایسی ہی کچھ اوسکی بعد مر گیا ہم نے اوس پر نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کیا کہا تم نے اوسکی لیے دعا کی ای اللہ بخش دے اوسکو اور ملا دے اوسکو اپنے ساتھی سے (پہلے بھائی سے جو قتل کیا گیا تہا اللہ کی راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ تم نے کیا کہا) اوسکی نمازین کدہر گئین جو اوس نے اپنے ساتھی کے قتل کے بعد پڑھین اور اوسکے روزے کدہر گئے جو اوس نے اپنے ساتھی کے بعد رکہے اور اوسکی اعمال کدہر گئے جو اوس نے اوسکی بعد کئے بیشک ان دونون مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان زمین مین فرق ہے (ایک کا رتبہ زیادہ دوسرے کا کم ہے) **باب** فی الجعائل فی الغزو مزدوری پر جہاد کرنیکا بیان **عن** ابی ایوب الانصاری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستفتح علیکم الامصار وستکون جنود مجندۃ تقطع علیکم فیہا بعوث فیکرہ الرجل منکم البعث فیہا فیتخلص من قومہ ثم یتصفح القبائل یعرض نفسہ علیہم یقول من اکفیہ بعث کذا من اکفیہ بعث کذا الا وذلک الاجیر الی آخر قطرۃ من دمہ **ترجمہ** ابی ایوب انصاری سے روایت ہے اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فتح کیے جاوینگے تم پر شہر یعنے بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوین گے اور واقع ہون گے لشکر جمع کیے گئے یعنی اکٹھا کیے جاوینگے تم پر اون لشکرون فوجین یعنی ہر ایک قوم اور قبیلے کو انہی مین سے ایک حصہ لشکر کا دینا پڑیگا تو برا جانے گا ایک شخص بہیجنے امام کے کو اوس کے تئین یعنے ہمراہ فوج کے جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور بہاگے گا اپنی قوم مین سے یعنے تا بچے جہاد سے پہر تلاش کریگا قبیلون کو درحالیکہ پیش کریگا اپنے تئین اور پکارتا ہو کون ہے کہ کفایت کرون مین اوسکو لشکر سے یعنی کون مجہہ کو نوکر رکہے گا تا محنت کرکی اوس سے اپنی ذمہ لون مقصود یہ ہے کہ یہہ شخص راضی نہین ہے کہ بغیر اجرت کے للہ جہاد کرے پس حضرت برائی اوس کی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہہ شخص مزدور ہے آخر قطرہ تک خون

تک ف یعنی کیو جاوینگے الخ یعنی لازم کرینگے امام یہہ کہ بہیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کی یعنے جب پہیلیگا اسلام
ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اوسکی کہ بہیجے ہر جانب فوج تا کہ لڑے اون کفار سے کہ قریب اوس جانب کے ہین اور نہ
غالب ہون کفار اون مسلمانون پر کہ اوس جانب مین ہین عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجر الغازی ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا واسطے جہاد کرنیوالیکے اجر اوسکا ہی یعنے ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتہہ اوسکے اور واسطے دینے والے
مال کے اجر اوسکا ہے اور جہاد کرنیوالیکا بھی ف یعنے جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تا کہ وہ جہاد کرے تو
اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اوسکیکا سبب جہاد اور نکلنے کا
پس مراد ساتہہ جعل کے اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی متفق علیہ علما کی ہے باب فی الرجل
یغزو باجیر لیخدم کوئی لیوے ساتہہ جہاد مین خدمت کیلیے کسیکو اجرت پر لیجاوے عن یعلی بن منیۃ قال اذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالغزو وانا شیخ کبیر لیس لی خادم فالتمست اجیرا یکفینی و
اجری لہ سہمہ فوجدت رجلا فلما دنا الرحیل اتانی فقال ما ادری ما السہمان وما یبلغ سہمی
فسم لی شیئا کان السہم اولم یکن فسمیت لہ ثلاثۃ دنانیر فلما حضرت غنیمۃ اردت ان اجری
لہ سہمہ فذکرت الدنانیر فجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ امرہ فقال ما اجد لہ فی
غزوتہ ہذہ فی الدنیا والاخرۃ الا دنانیرہ التی سمی ترجمہ یعلی بن منیہ سے روایت ہی خبردار کیا لوگون کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے نکلنے کیلیے اور مین بوڑہا تہا نہایت اور کوئی خادم میرے پاس نہ تہا کہ میری خدمت
کرے تو مین نے مزدور تلاش کیا کہ مجہکو کفایت کرے اور مین نے اوسکیواسطے اوسکا حصہ ہے جاری کرنا چاہا ف یعنے جو مال
غنیمت مجہکو ملے اوس مین سے ایک حصہ اوسکا دینا چاہا یا کل حصہ اوسی کو دینا چاہا مین نے صرف آخرت کے ثواب پر قناعت کی ف
آخر ایک مزدور مجہے ملا جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ میرے پاس آیا اور بولا مین نہین جانتا کتنے حصے ہون اور میرا حصہ تین
کیا آوے تم میری مزدوری کچہہ معین کر دو حصے ہون یا نہ ہون (یعنے مال غنیمت ملے یا نہ ملے) مین نے تین دینار اوسکو
لیے مقرر کر دیے جب مال غنیمت آیا تو مین نے اوسکا حصہ دینا چاہا پہر مجہے خیال آیا اوسکے تو تین دینار مقرر ہوئے تہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا اس جہاد کا بدلہ اوسکے لیے دنیا اور آخرت
مین یہی تین دینار ہین باب فی الرجل یغزو وابواہ کارہان کوئی شخص بدون مرضی والدین کے جہاد کرے
عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال جئت ابایعک علی
الہجرۃ وترکت ابوی یبکیان فقال ارجع علیہما فاضحکہما کما ابکیتہما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے ہجرت کی

بیعت کرنیکو آیا ہون اور اپنے مان باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہون آپ نے فرمایا جا اون کے پاس اور ہنسا اونکو جیسا رلایا
تہا تو نے اونکو عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اجاہد
قال الک ابوان قال نعم قال ففیہما فجاہد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایکشخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین جہاد کرون آپ نے فرمایا کیا تیری مان باپ ہین اوسنے کہا کہ ہان
آپ نے فرمایا پس تو بیچ اونہین کے جہاد کر یعنے اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکہتا ہی عن ابی سعید
الخدری ان رجلا ہاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال ہل لک احد بالیمن
قال ابوای قال اذنا لک قال لا قال ارجع الیہما فاستاذنہما فان اذنا لک فجاہد والا
فبرہما ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی ایکشخص یمن سے ہجرت کرکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آپ نے اُس سے فرمایا کیا یمن مین کوئی تیرا ہے اوسنے کہا مان باپ ہین آپ نے فرمایا کیا اونہون نے تجھکو اذن دیا ہے اوس نے
کہا نہین آپ نے فرمایا کہ تو اونہین کے پاس پھر جا اور اون سے اجازت مانگ اگر وہ تجھکو اجازت دیوین تو جہاد کر اور
نہین تو اونہین کے ساتھ نیکی کر یعنے خدمت کر اون کی باب فی النساء یغزون عورتین جہاد مین جاسکتی ہین
عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ من الانصار لیسقین
الماء ویداوین الجرحی ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کو جہاد مین لیجاتے تہے اور
انصار کی کیی عورتون کو بھی اپنے ساتھ لیجاتے تہے جب حضرت اور صحابہ جہاد کرتے تو یہ عورتین اونکو پانی پلاتین اور زخمیون
کی دوا کرتین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکا جہاد مین ہمراہ جانا درست ہی لیکن بضرورت لڑائی بہ ہمراہی نہ
کرین زخمیونکے مرہم پٹی کرین پیاسونکو پانی پلاوین اگر ضرورت ہو تو جنگ بھی کرین باب فی الغزو مع ائمۃ الجور
ظالم حاکمونکے ساتھ جہاد کرنا درست ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ
من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد
ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر امتی الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل والایمان
بالاقدار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتین ایمان کی جڑ مین ایک تو یہ
جو لا الہ الا اللہ کہے اوسکی قتل اور ایذا سے باز رہنا اور کیسا ہی وہ گناہ کرے اوسکو کافر نہ بنانا اور اسلام سے باہر نہ کرنا ف
یعنے جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور کسی اسلام کے رکن کا انکار نہ کرتا ہو تو گناہ کرنیسے وہ کافر نہ ہوگا البتہ اوس گناہ سے
کافر ہوگا جو ایمان کو دور کر دی جیسے شرک کرنا ف اور جہاد جاری رہیگا جسدن سے اللہ تعالی نے مجھے پیغمبر کیا۔ یہانتک کہ اخیر
امت میری دجال سے لڑیگی جہاد باطل نہین ہو سکتا کسی ظالم کے ظلم سے اور نہ عادل کے عدل سے یعنے بادشاہ مسلمان خواہ
ظالم ہو یا عادل جہاد اوسکی ساتھ درست ہے اور ایمان لانا چاہیے تقدیر پر عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان او فاجرا والصلاۃ واجبۃ علیکم خلف کل
مسلم برا کان او فاجرا وان عمل الکبائر والصلوۃ واجبۃ علی کل مسلم برا کان او فاجرا وان
عمل الکبائر ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہی تمپر ہر امیر رحاکم کے
ساتھ نیک ہو یا فاسق اور نماز فرض ہے تمپر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرے گناہ کرے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
پر نیک ہو یا بد اگرچہ کبیرہ گناہ کرے ف یہ حدیث صحیح نہیں ہے مگر متعدد طریقون سے مروی ہی اور سب طریقے ضعیف مین۔
اسی واسطے امام کا صالح اور نیک ہونا بہتر ہے اور بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونی مین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک جائز
ہی لیکن مکروہ ہے بعضون کے نزدیک جائز ہی نہین مگر بادشاہ ظالم کے ساتھ جب وہ مسلمان ہو بالاتفاق جہاد کرنا درست ہے

**باب الرجل یتحمل بمال غیرہ یغزو** ایک آدمی دوسرے کے سواری پر جہاد کرے عن جابر بن عبد اللہ عن
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اراد ان یغزو فقال یا معشر المہاجرین والانصار ان من
اخوانکم قوما لیس لہم مال ولا عشیرۃ فلیضم احدکم الیہ الرجلین او الثلاثۃ فما لاحدنا من ظہر
یحملہ الا عقبۃ کعقبۃ یعنی احدہم فضممت الی اثنین او الثلاثۃ قال ما لی الا عقبۃ کعقبۃ
احدہم من جملی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا قصد کیا تو فرمایا ای گروہ مہاجرین
اور انصار کے بعضے تمہارے بھائی ایسے ہیں جنکے پاس مال نہین ہے نہ کنبہ ہے تو ہر ایک تم مین سے دو تین آدمیونکو اپنے ساتھ شریک
کر لے سطر جابر کہم مین سے کسی کے پاس سواری نہ ہو مگر باری ہی جیسے اورون کی باری ہوتی ہی جابر نے کہا تو مین نے اپنے ساتھ
دو یا تین آدمیونکو ملا لیا اور مین بھی صرف باری کا سے اپنی اونٹ پر چڑھتا تہا جیسے وہ چڑھتے تھے ف یعنی ہر چند اونٹ
میرا تہا لیکن چونکہ اونکو اپنے ساتھ شریک کر لیا تہا تو سب باری باری اوسپر چڑھتے حساب سے

**باب فی الرجل یغزو یلتمس الاجر والغنیمۃ** کوئی شخص جہاد کرے ثواب اور غنیمت کیواسطے عن ضمرۃ ان ابن زغب الایادی حدثہ
قال نزل علی عبد اللہ بن حوالۃ الازدی فقال لی بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم
علی اقدامنا فرجعنا فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی
فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا ولا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم
وضع یدہ علی راسی او قال علی ہامتی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رأیت الخلافۃ قد نزلت ارض
المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس
من یدی ہذہ من راسک ترجمہ ابن زغب سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن حوالہ ازدی اوترے میرے پاس اور مجھسے کہا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا پاپیادہ غنیمت حاصل کرنے کے واسطے (یعنی سواری ہمارے پاس نہ تھے پاؤن
پیدل آپ نے روانہ کیا) ہم گئے اور کچھ کما کے نہ لائے (یعنی مال غنیمت نہ ملا) اور آپ نے ہمارے چہرہ پر رنج دیکھا تو آپ کھڑے ہوئے

اور فرمایا بیدست سونپ دی ان لوگون کو مجھے پھر مین ان کے خبرگیری سے عاجز ہو جاؤن اور نہ سونپ دی اونکو ونھی کے کہ وہ عاجز ہو جاوین اور نہ سونپ دی اونکو اور لوگون کے کروہ اپنے تئین مقدم کرین اونپر **ف** بلکہ تو خود اون کی خبرگیری کر اور اون کی حفاظت اپنے سے متعلق رکھ **ت** پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری سر پر کہا اور فرمایا ای ابن حوالہ جب تو دیکھے خلافت کو زمین مقدس یعنی شام مین اوترتے ہوئے (مراد خلافت سے خلافت نبوت ہی یا امامت مھدی علیہ السلام) تو نزدیک ہو گئی زلزلے اور ملبلے (زلزلے سے مراد زلزلہ قیامت ہی اور بلبلہ رنج اور غم) اور بڑی بڑی وقعات (علامات کبری) اور قیامت اون دنون مین قریب ہو گی لوگون سے اس سے بھی زیادہ جتنا میرا ہاتھ تیری سر سے نزدیک ہے (یعنی قیامت بہت قریب ہو جاوی گی) **باب** فی الرجل یشری نفسہ آدمی اپنی جان خدا کے ہاتھ بیچڈالے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عجب ربنا من رجل غزا فی سبیل اللہ فانھزم یعنی اصحابہ فعلم ما علیہ فرجع حتی اھریق دمہ فیقول اللہ تعالی لملائکتہ انظر والی عبدی رجع رغبۃ فیما عندی وشفقۃ مما عندی حتی اھریق دمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پروردگار تعجب کرتا ہے اوس شخص سے جو جہاد کو گیا اللہ کی راہ مین پھر اوسکے ساتھی سب بھاگ نکلی اور وہ گناہ کے ڈر سے لوٹا یہانتک کہ مارا گیا۔ اوسوقت اللہ جل جلالہ اپنے فرشتون سے فرماتا ہے دیکھو میری بندی کو لوٹ آیا میری ثواب کی رغبت کر کے اور میری عذاب سے ڈر کے یہانتک کہ اوسکا خون بہایا گیا **ف** دوسری حدیث مین ہمارا ہنستا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ضحک اور تعجب اون صفات مین سے ہین جو پروردگار کے لیے ثابت ہین **باب** فیمن یسلم ویقتل مکانہ فی سبیل اللہ عزوجل جو شخص مسلمان ہو اور اوسیوقت مارا جاوے خدا کی راہ مین **عن** ابی ھریرۃ ان عمرو بن اقیش کان لہ ربا فی الجاھلیۃ فکرہ ان یسلم حتی یاخذہ فجاء یوم احد فقال این بنو عمی قالوا باحد قال این فلان قالوا باحد قال فاین فلان قالوا باحد فلبس لامتہ ورکب فرسہ ثم توجہ قبلھم فلما راہ المسلمون قالوا الیک عنا یا عمرو قال انی قد امنت فقاتل حتی جرح فحمل الی اھلہ جریحا فجاءہ سعد بن معاذ فقال لاختہ سلیہ حمیۃ لقومک او غضبا لھم ام غضبا للہ فقال بل غضبا للہ ورسولہ فمات فدخل الجنۃ وما صلی للہ صلاۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ عمرو بن اقیش کو سود لینا تھا لوگون سے جاہلیت کی زمانے مین انہون نے اسلام کو برا جانا جبتک اپنا سود وصول نہ کرین (کیونکہ اسلام لانے سے سود ساقط ہو جاویگا) پھر وہ جنگ احد کے دن آئے اور پوچھا میری چچا کے بیٹے کہان ہین لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہی لوگون نے کہا احد مین پوچھا فلان کہان ہے لوگون نے کہا احد مین پھر اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑی پر سوار ہوی بعد اوسکے متوجہ ہوئے اونکیطرف جب مسلمانون نے اونکو دیکھا تو کہا الگ رہو انہون نے کہا مین ایمان لایا پھر وہ لڑے یہانتک کہ زخمی ہو کر

اور لوگ اوسکو اوٹھا لے گئے وہان سعد بن معاذ آئے اُنہون نے اون کی بہن سی کہا تو چہوڑ اپنے بہائی سے تم کیون لڑی اپنی قوم کی غیرت سی یا غصہ سی یا اسد کیواسطی غصہ کرکے اونہون نے کہا اسد کیواسطی غصہ کرکے اور اوسکی رسول کے لیے پھر وہ مرگئی اور جنت مین گئی حالانکہ اونہون نے ایک نماز بہی نہین پڑہی **باب** فی الرجل یموت بسلاحه جو شخص اپنے ہتہیار سے ایسا جاوے **عن** سلمة بن الاکوع قال لما کان یوم خیبر قاتل اخی قتالا شدیدا فارتد علیه سیفه فقتله فقال اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک وشکوا فیه رجل مات بسلاحه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب ثم سالت ابنا لسلمة بن الاکوع فحدثنی عن ابیه بمثل ذلک غیر انه قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتین **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو میرا بہائی خوب لڑا اتفاقا اوسکی تلوار اوسیکو لگ گئی اور وہ مرگیا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اصحاب نے اسمین گفتگو کی اور اوسکی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یون کہا ایک شخص تہا جو اپنی ہتہیار سے مرگیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے یہہ سنکر فرمایا نہین وہ مرا ہے اسد کے راہ مین کوشش کرکے مجاہد ہوکر ابن شہاب جو اس حدیث کے اسناد مین ایک راوی ہین اُنہون نے کہا پھر مین نے سلمہ بن الاکوع کے ایک بیٹے سے پوچہا اُنہون بہی اپنے باپ سے ایسی ہی حدیث بیان کی مگر اتنا کہا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سنکر فرمایا جہوٹ بولے وہ (جو کہتے تہے کہ وہ شہید نہین ہے) وہ مرا ہے جہاد کرکے مجاہد ہوکر اوسکو دوہرا ثواب ہے) اگرچہ وہ اپنی ہتہیار کی چوٹ سے مرگیا **عن** ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال اغرنا علی حی من جهینة فطلب رجل من المسلمین رجلا منهم فضربه فاخطأه واصاب نفسه بالسیف فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اخوکم یا معشر المسلمین فابتدره الناس فوجدوه قد مات فلفه رسول الله صلی الله علیه وسلم بثیابه ودمائه وصلی علیه ودفنه فقالوا یا رسول الله اشهید هو قال نعم وانا له شهید **ترجمہ** ابو سلام سے روایت ہے اُنہون نے سنا ایک شخص سے جو صحابی تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا وہ کہتا تہا ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلہ پر تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا اون مین سے پہر مارا اوسکو تلوار سے لیکن تلوار نے خطا کی اور خود اوسیکو لگ گئی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ای لوگو اوٹہو اور خبر لو اپنی بہائی مسلمان کے لوگ جلدی کر دوڑے اوسکیطرف دیکھا تو وہ مرگیا ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اوسکو اوسی کے کپڑون اور زخمون مین لپیٹا اور اوپر نماز پڑہی پھر اوسکو دفن کیا لوگون نے کہا یا رسول اسد کیا یہ شہید ہے آپ نے فرمایا ہان اور مین اسپر گواہ ہون **ف** یعنے اسکی شہادت پر مین گواہی دونگا قیامت کے روز۔ اس حدیث سے شہید پر نماز پڑہی جانیکا ثبوت ہے جیسے ابو حنیفہ کا قول ہے

**باب** الدعاء عند اللقاء جنگ شروع ہوتے وقت دعا کا قبول ہونا **عن** سهل بن سعد قال قال

رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قل ما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حين يلحم بعضهم بعضا قال موسى وحدثني رزق بن سعيد بن عبد الرحمن عن ابي حازم عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ووقت المطر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائیں نہیں رد کیجاتین یا بہت کم رد کی جاتی ہیں (یعنی ہمیشہ قبول ہو جاتی ہیں یا اکثر قبول ہوتی ہیں) ایک بعد اذان کے) دوسری لڑائی کیوقت جب ایکدوسرے سے بھڑ جاتے ہیں دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مینہ برسنے وقت **ف** یعنی جب بارش شروع ہو کیونکہ اوسوقت خدا کی رحمت اوترتی ہے امید ہے کہ دعا بھی اوسکی رحمت اور کرم سے قبول ہو جاوے

**باب** فيمن سال الله تعالى الشهادة جو شخص اللہ سے شہادت مانگے **عن** معاذ بن جبل انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن سال الله القتل من نفسه صادقا ثم مات او قتل فان له اجر شهيد زاد ابن المصفى من هنا ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجئ يوم القيامة كاغزر ما كانت لونها لون الزعفران وريحها ريح المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهداء **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اوسکے لیے بہشت واجب ہوئی (ایکبار اونٹنی کا دودھ دوہکر پھر دوسری بار دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے اوسکو فواق کہتے ہیں) اور جسنے شہادت مانگی اللہ تعالی سے سچے دل کے ساتھ پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اوسکو شہید کا ثواب ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ ہر کام میں سچی نیت کو دخل ہے اگر نیت ٹھیک نہ ہو تو جہاد کا بھی ثواب کچھ نہیں **ت** اور جو شخص زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنے دشمن کے ہتھیاروں سے اللہ کے راہ میں یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا غیر دشمن سے یعنی کہیں گر پڑا یا چوٹ کہائی مصیبت پہونچا تا پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اکثر اوسچیز کے جو پایا جاتا تہا دنیا میں (یعنی اوسی حالت میں جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تہا دنیا میں) اوسکا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کی اور وہ شخص جو نکلا اوسکے پہوڑا اللہ کی راہ میں پس تحقیق اوس پہوڑے پر یا پہوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی) یعنی علامت شہیدوں کے ہوگی تاکہ پہنچانا جاوے جو اسی ترقی دین میں سعی کی تھے پس دیا جاویگا ثواب مجاہدین کا)

**باب** في كراهية جز نواصي الخيل واذنابها گھوڑے کی پیشانی اور دم کے بال نہ کترنا **عن** عتبة بن عبد السلمي وهذا لفظه انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقصوا نواصي الخيل ولا معارفها ولا اذنابها فان اذنابها مذابها ومعارفها دفاؤها ونواصيها معقود فيها الخير **ترجمہ** عتبہ بن عبد السلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے سنا آپ فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانی کے بال نہ کترو اور نہ اونکی مالیں اور دمیں کترو اسلیے کہ اون کی دمیں اون کی چوریاں ہیں اونسے مکھیاں اوڑاتے ہیں اور

ایالیں انکی سبب گرم ہونے اونکے ہین اور اونکی پیشانیون کے بالون مین بندہی ہے بہلائی **ف** یعنی برکت ہے اوسکے
رہنے مین اور بہتری ہے اور زینت بھی ہے **باب فی ما یستحب من الوان الخیل** کون سے قسم کا گھوڑا بہتر ہے **عن**
ابی وھب الجشمی وکانت له صحبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علیکم بکل کمیت
اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادھم اغر محجل **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی کا اور سفید ہاتھ پانوؤنکا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون کا یا
سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانونکا **ف** اشقر کہتے ہین گھوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہہ ہے
کہ کمیت کی دم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ **عن** ابی وھب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
علیکم بکل اشقر اغر محجل او کمیت اغر فذکر نحوہ قال محمد یعنی ابن مهاجر سألته لم فضل
الاشقر قال لان النبی صلی الله علیه وسلم بعث سریة وکان اول من جاء بالفتح صاحب اشقر
**ترجمہ** ابو وہب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے اوپر ہر ایک اشقر سفید پیشانی اور سفید
ہاتھ پانون کو یا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون کو محمد بن مہاجر نے کہا مین نے عقیل سے پوچھا اشقر کو کیون فضیلت
ہوئی انہون نے کہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو سب سے پہلے جو سوار فتح کی خبر لیکر آیا وہ
اشقر پر سوار تہا **ف** بہتر قسمین گھوڑون کی یہہ ہین کمیت پنجکلیان مشکی پنجکلیان اشقر پنجکلیان انہی کے فضیلت آپ
نے بیان فرمائی **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمن الخیل فی شقرها **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑون کی سرخ رنگ کے گھوڑون مین ہے **ف**
یعنی اون مین توالد تناسل زیادہ ہوتا ہے **عن** ابی ھریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسمی
الانثی من الخیل فرسا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مادیان کو بھی گھوڑا شمار کرتے تھے **باب**
**ما یکرہ من الخیل** جو گھوڑے منحوس ہین اونکا بیان **عن** ابی ھریرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یکرہ
الشکال من الخیل والشکال یکون الفرس فی رجله الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او یدہ الیمنی
وفی رجله الیسری **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے مین شکال کو مکروہ رکھتے تھے
اور شکال یہہ ہے جو ایسا گھوڑا ہو جسکی داہنی پانون اور بائین ہاتھ مین سفیدی ہو
یا اوسکے داہنے ہاتھ اور بائین پانون مین سفیدی ہو **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کے اسطرح کی اور شکال
نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گھوڑون مین یہہ ہے کہ تین پانو گھوڑے کے سفید ہون اور ایک ہمرنگ تمام بدن کے یا
بالعکس یعنے ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکال اصل مین اوس رسی کو کہتے ہین کہ جس سے چارپائی کو باندہتے
ہین پس اسطرح گھوڑے کی تشبیہہ دی ساتھ اسکے اور اسطرح کی گھوڑی کو مکروہ رکھا از راہ تفاؤل کے کہ یہ صورت مشکول کے

ہی اور ممکن ہے کہ تجربے سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو بعضون نے کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی کے
پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہی کراہت گھوڑی والون کے نزدیک بھی ارجل اور اشکل گھوڑا منحوس ہے ایک شاعر کہتا ہے **شعر**
ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی + گربہ بقیمت دہند لستانی **باب** ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبھائم
جانورون کی خدمت اور خبرگیری اچھی طرح کرنا چاہیے **عن** سہل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظھرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا
صالحۃ وکلوھا صالحۃ **ترجمہ** سہل بن حنظلیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ دیکھا
جسکو پیٹ پیٹھ سے لگ گئی تھی **ف** بوجہ بھوک اور تکلیف کے **ف** آپنے فرمایا خدا سے ڈرو ان بی زبان جانورون
کی باب مین ان پر سواری کرو اچھی طرح اور انکو کھلاؤ اچھی طرح **ف** یعنی خوب خدمت اور خبرگیری کرو **عن** عبد اللہ
بن جعفر قال اردفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ ذات یوم فاسر الی حدیثا لا احدث
بہ احدا من الناس وکان احب ما استتر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ھدفا او حائش
نخل قال فدخل حائط الرجل من الانصار فاذا جمل فلما رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حن وذرفت
عیناہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح ذفراہ فسکت فقال من رب ھذا الجمل لمن ھذا
الجمل فجاء فتی من الانصار فقال لی یا رسول اللہ فقال افلا تتقی اللہ فی ھذہ البھیمۃ التی
ملکک اللہ ایاھا فانہ شکی الی انک تجیعہ وتدئبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ساتھ سوار کیا ایک دن اور آہستہ سی مجھے ایک بات کہی اور کہا کسی سے نہ کہنا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کیواسطے چھپنے کے جگہون مین دو جگہین بہت پسند تہین یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختون کا
جھنڈ ہو ایکبار کسی انصاری کے باغ مین آپ تشریف لے گئی اودہر سے ایک اونٹ آیا اوس نے آپ کو دیکھکر رونا شروع کیا یعنی
آواز رونی کی سے نکالی اور آنکھون سے آنسو بہانا شروع کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی پاس گئے اور اوسکی سر پر ہاتھ
پھیرا وہ چپ ہو رہا بعد اوسکی پوچھا یہ اونٹ کسکا ہی ایک جوان انصار مین سے آیا اور کہنے لگا میرا ہی یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس جانور مین جسکا اللہ نے تجھے مالک کیا اوس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی تیری تو اوسکو مارتا ہی اور
تھکاتا ہے **ف** سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اونٹ بھی آپ کو دیکھکر اپنے فریاد سامنی لایا اور آپ کا ہاتھ پھیرتے ہی
چپ ہو گیا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق فاشتد
علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیھا فشرب ثم خرج فاذا کلب یلھث یاکل الثری من العطش
فقال الرجل لقد بلغ ھذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغنی فنزل البئر وملأ خفہ
فامسکہ بفیہ حتی رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ فقالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم

لاجر افقال فی کل ذات کبد رطبة اجر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص راہ خدا میں جارہا تہا اوسکو بہت پیاس معلوم ہوئی ایک کنواں دیکہا اوس میں اوترکر پانی پیا جب کنوئیں سے نکلا
تو دیکہا ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے اوسنے دل میں کہا اس کتے کا بہی پیاس کے مارے وہی حال ہوگا
جو میرا تہا پہر کنوئیں میں اوترکر اپنے موزے میں پانی بہرا اور مونہہ میں اوسکو داب کر اوپر چڑہا **ف** کیونکہ کنواں ایسا ہوگا
جسمیں چڑہنا دشوار ہوگا اسوجہ سے موزہ ہاتھ میں نہ لا سکا منہ میں داب لیا **ت** اور کتے کو پانی پلایا اللہ جل جلالہ اوس سے
خوش ہوگیا اور اوسکو بخشدیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو جانوروں کے پانی پلانے میں بہی ثواب ہے آپنے فرمایا
کیوں نہیں ہر جاندار جگر میں ثواب ہے **ف** مسلمان ہو یا کافر آدمی ہو یا جانور رحمت رسانی اور رحم اور مہربانی ایسی چیز
ہے جو اللہ جل جلالہ کو نہایت پسند ہیں وہ کبہی بیکار نہ جاوے گی مگر ان میں سے وہ جانور مستثنی ہیں جو موذی ہوں یا واجب القتل
ہوں **عن** انس بن مالك قال كنا اذا نزلنا منزلا لا نسبح حتى نحل الرحال **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے ہم جب منزل میں اوترتے تو نماز نہ پڑہتے جبتک کجاوؤں کو اونٹوں پر سے اوتار نہ لیتے تاکہ اونٹوں کو تکلیف نہ ہو **باب**
فی تقلید الخیل بالاوتار جانوروں کے گلے میں تانت کے گنڈے ڈالنا **عن** ابی بشیر الانصاری انه کان مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فارسل رسول الله صلی الله علیه وسلم رسولا قال عبد الله
بن ابی بکر حسبت انه قال والناس فی مبیتهم لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر ولا قلادة
الا قطعت **ترجمہ** ابی بشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعضے سفروں میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو بہیجا اور لوگ سوتے تہے اوس نے کہا نہ باقی رہے اونٹ کی گردن میں تانت کا گنڈا یا کوئی گنڈا
مگر کاٹ ڈالا جاوے۔ کہا مالک نے یہ گنڈا نظر نہ لگنے کیواسطے باندہتے تہے آپنے اس سے منع کیا کہ گنڈا کچہ موثر نہیں ہوسکتا
سب آفتوں سے اللہ جل جلالہ بچانے والا ہے **عن** ابی وهب الجشمی وکانت له صحبة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم ارتبطوا الخیل وامسحوا بنواصیها واعجازها او قال اکفالها وقلدوها ولا
تقلدوها الاوتار **ترجمہ** ابی وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گہوڑوں کو
باندہ رکہو اور اونکے پٹہوں اور پیشانیوں پر ہاتھ پہیر کرو یا یہ کہے اعجازہا کے اکفالہا فرمایا معنی دونوں کے ایک ہیں اور اونکے
گردنوں میں گنڈی باندہو اور اونکی گردنوں میں کمان کے چلے نہ باندہو **ف** گہوڑے باندہ رکہنے سے کنایہ ہے کہ اون کو
جہاد کے لیے فربہ کرو اور ہاتھ پہیرنے سے مقصود گرد وغبار سے اونکو صاف کرنا ہے اور اونکی فربہی کا حال معلوم کرنا ہے اور اس سے
اونس وراحت بہی حاصل ہوتی ہے اور جاہلیت کی عادت تہی کہ کمان کے چلے گہوڑوں کے گردنوں میں باندہتے تہے تا نظر نہ لگے
آپنے تنبیہ کے لیے اس سے منع فرمایا کہ گہوڑے کا گلا نہ گہوٹے اور نہ یہہ تقدیر کو رد کرسکتا ہے **باب** فی تعلیق الاجراس
جانوروں کے گلے میں گہنٹی لٹکانے کا بیان **عن** ام حبیبة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تصحب

الملائکة رفقة فیہا جرس **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں دیتے
رحمت کے فرشتے اون لوگونکا جنمین گھنٹا ہوتا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تصحب الملائکة رفقة فیہا کلب او جرس **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے اون لوگونکا جنمین کتا اور گھنٹا ہو **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال فی الجرس مزمار الشیطان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا گھنٹے مین شیطان کا باجا ہے **ف** گھنٹا اونٹ وغیرہ کی گردن مین اسواسطے منع ہوا کہ دشمن آواز سے خبردار
ہوجاتا ہے وہ اپنا بچاو کرلیتا ہے تو مسلمان اوسپر غالب نہین ہوسکتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تہا
کہ دشمن کو بالکل اپنی خبر نہو یکایکی اوسپر پہونچ جاوین **باب** فی رکوب الجلالۃ جلالہ (جو جانور گوہ کہاوی)
اوسپر سواری کی ممانعت **عن** ابن عمر قال نھی عن رکوب الجلالۃ ترجمہ عبداللہ بن عمر نے منع کیا جلالہ پر سوار ہونے
سے **عن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالۃ فی الابل ان یرکب علیہا
**ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلالہ اونٹ پر چڑہنے سے منع کیا (کیونکہ وہ نجس ہے
اور گوشت اوسکا حرام ہے تو پسینا بھی اوسکا نجس ہے ہوگا **باب** فی الرجل یسمی دابتہ آدمی اپنے جانور کا نام رکھے
**عن** معاذ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار یقال لہ عفیر **ترجمہ** معاذ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تہا ایک گدہے پر جسکو عفیر کہتے تہے **باب** فی النداء عند
النفیر یا خیل اللہ ارکبی کوچ کیوقت مجاہدین کو یون پکارنا ای اللہ کے لوگو سوار ہوجاو **عن** سمرۃ بن جندب
اما بعد فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمی خیلنا خیل اللہ اذا فزعنا وکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یامرنا اذا فزعنا بالجماعة والصبر والسکینة واذا قاتلنا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جماعت کا نام خیل اللہ رکھکر پکارتے جب ہم گھبراتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو حکم کرتے تہے گھبراہٹ کیوقت اکٹھا ہوجانیکا اور صبر اور تحمل کا اسیطرح لڑائی کیوقت **ف** ہر چند خیل اصل مین گھوڑونہ
کو کہتے ہین مگر یہان مراد خیل سے جماعت ہے مجاہدین کی وہ اللہ کے گروہ ہین **باب** النھی عن لعن البھیمة
جانور پر لعنت کرنیکی ممانعت **عن** عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فسمع لعنة
فقال ما ھذہ قالوا ھذہ فلانة لعنت راحلتہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعوا عنہا
فانہا ملعونة فوضعوا عنہا قال عمران فکانی انظر الیہا ناقة ورقاء **ترجمہ** عمران بن حصین سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر مین تہے آپ نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ نے
پوچھا یہ کیا ہے لوگون نے کہا فلان عورت ہے اوس نے لعنت کی اپنی اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوتارلو

پالان اوس اونٹ پر سے کیونکہ وہ ملعون ہے لوگون نے اوسکو خالی کر دیا عمران نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون اوس اونٹ
کو وہ سیاہی مائل تہا ف مقصود اس سے زجر تہا اوس عورت کو کہ جب تو نے اوسپر لعنت کی تو ملعون پر سوار ہونا کیا
ضرور ہے **باب فی التحریش بین البہائم** چوپایہ جانورونکو لڑانے کی ممانعت **عن** ابن عباس قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البہائم ترجمہ روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے چوپایہ جانورون کو لڑانے سے جیسے مینڈہے وغیرہ کو **باب فی وسم الدواب** جانورونکو داغ
دینا **عن** انس بن مالک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باخ لی حین ولد لیحنکہ فاذا ہو
فی مربد یسم غنما احسبہ قال فی اذانہا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی بہائی کو لیکر آیا جو پیدا ہوا تہا تحنیک کے لیے (یعنی کچھ چبا کر آپ اوسکے منہ مین ڈالدین) دیکہا تو آپ جانورون
کے تہان پر تہے اور بکریونکے کانونپر داغ دیرہے تہے نشانی کیواسطے (تاکہ اپنی بکریان پہچانی جاوین) **عن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علیہ بحمار قد وسم فی وجہہ فقال اما بلغکم انی قد
لعنت من وسم البہیمۃ فی وجہہا او ضربہا فی وجہہا فنہی عن ذلک ترجمہ جابر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا دیکہا جسکے منہ مین داغ تہا آپ نے فرمایا تم کو خبر نہین مین نے
لعنت کی ہے اوس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پر یا اوسکے منہ پر مارے پہر آپنے اس سے منع کیا ف منہ کے
سوا اور جگہہ مارنا یا داغنا درست ہے پہلی حدیث سے **باب فی کراہیۃ الحمر تنزی علی الخیل** گدہونکا چڑہانا
گہوڑون پر کیسا ہے **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بغلۃ فرکبہا فقال علی لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل ہذہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ایک خچر تحفہ آیا آپ اوس پر سوار ہوئے حضرت علی نے کہا کاش ہم بھی گدہون کو گہوڑیون
پر چڑہائین تو خچر ہمارے پاس بھی ہون آپنے فرمایا یہ کام وہ کرتے ہین جو نہین جانتے ف گہوڑون کی منفعت کو کہ
وہ جہاد مین کام آتا ہے اوسکو حصہ ملتا ہے اور قیمت بھی گہوڑے کی زیادہ ہوتی ہے خچر سے بعضون نے ظاہر حدیث سے
گدہونکا جفتی کرانا گہوڑیون پر مکروہ رکہا ہے بعضون کے نزدیک جائز ہے اور یہ حدیث محمول ہے اوپر استحباب کی واسطے
بڑہانے گہوڑون کے نسل کے کیونکہ وہ آلہ ہین جہاد کا **باب فی رکوب ثلثۃ علی دابۃ** تین آدمیونکا ایک ہی جانور
پر چڑہنا **عن** عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر استقبل بنا فاینا
استقبل اولا جعلہ امامہ فاستقبل بی فحملنی امامہ ثم استقبل بحسن او حسین فجعلہ خلفہ
فدخلنا المدینۃ وانا کذلک ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت سفر سے

آتے تو لوگ ہم کو آپ کے استقبال کے لیے لیجاتے جو ہم مین سے پہلے پہونچتا آپ اوسکو اپنے آگے بٹھا لیتے تو پہلے مین پہونچا آپ نے مجھکو اپنے آگے بٹھا لیا پھر امام حسن یا امام حسین آئے اونکو اپنے پیچھے بٹھا لیا بعد اوسکے ہم مدینہ کو آئے اسی طرح بیٹھے ہوئے

**باب فی الوقوف علی الدابۃ** جانور پر بیکار بیٹھے رہنے کی ممانعت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایای ان تتخذ وا ظھور دوابکم منابر فان اللہ انما سخرھا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فعلیھا فاقضوا حاجتکم **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم اس بات سے کہ اپنی جانوروں کے پیٹھوں کو منبر بناؤ (بے ضرورت اوسپر بیٹھے رہو) کیونکہ اللہ تعالی نے اونکو تابع کردیا تمہارے اسواسطے کہ تم ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہونچو جہان نہ پہونچ سکتے تھے مگر دل توڑ کر (یعنی تکلیف اوٹھا کر اگر سواری نہ ہوتی) اور تمہارے لیے زمین بنائی ہے اوسپر اپنے کام کیا کرو

**باب فی الجنائب** کوتل اونٹوں کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون ابل للشیاطین و بیوت للشیاطین فاما ابل الشیاطین فقد رأیتھا یخرج احدکم بنجیبات معہ قد اسمنھا فلا یعلو بعیرا منھا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ واما بیوت الشیاطین فلم ارھا کان سعید یقول لا اراھا الا ھذہ الاقفاص التی یستر الناس بالدیباج **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ ہوتے ہین شیطانون کیواسطے اور گھر شیطانون کے لیے پس جو شیطانون کے اونٹ ہین سو مین نے اونکو دیکھا کوئی تم مین سے اپنے ساتھ کوتل اونٹ (زیب وزینت کے لیے) لیکر نکلتا ہے جنکو اوس نے موٹا بنایا ہے اونپر سواری نہین کرتا اور راہ مین اپنے بھائی کو دیکھتا ہے کہ وہ چلنے سے عاجز ہو گیا لیکن اوسکو سوار نہین کرتا اور شیطانون کے گھر مین نہین دیکھے

**ف** اب شیطانون کے گھر بھی موجود ہین کسی کے پاس بہت سے مکانات ہوتی ہین جو آراستہ پیراستہ فرش فروش سے ہوتے ہین لیکن خالی اون مین کوئی نہین رہتا اور اپنے بھائی مسلمان کو دیکھتے ہین اوسکو گھر نہین راہ مین پڑا ہے مینہ اور دہوپ کی تکلیف اوٹھاتا ہے پر رہنے کو اوسکو جگہ نہین دیتے **ت** سعید نے کہا مین تو شیطانون کا گھر انھی ہودون کو سمجھتا ہون جنکو پردے لپٹے ہوتے ہین (مترجم) کہا مین تو شیطانون کا گھر اونھی گھرون کو جانتا ہون جنکا اوپر بیان کیا

**باب فی سرعۃ السیر** جلدی چلنے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حقھا واذا سافرتم فی الجدب فاسرعوا السیر فاذا اردتم التعریس فتنکبوا عن الطریق **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ارزانی مین تم سفر کرو تو دو اونٹوں کو حق اونکا (یعنے اونکو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو تا خوب چرین اور تیز چلین) اور جب تم قحط سالی مین سفر کرو تو جلدی چلو (یعنے راہ مین تاخیر نکرو تا ضعیف ہونے سے پہلے تم کو منزل

مقصود کو پہونچاوین) اور جب تم رات کو اترو تو راہ سے بچو۔ یعنی راہ مین مت اترو وہان سانپ بچھو موذی جانور
وغیرہ کا اندیشہ ہے عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذہ قال بعد قولہ
حقہا ولا تعدوا المنازل ترجمہ دوسری روایت مین جابر سے بھی ایسا ہے مروی ہے مگر اسمین اتنا زیادہ ہے
کہ منزل سے آگے نہ بڑھو تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا رات کو چلنا اپنے پر لازم کرو اسلیے کہ زمین رات کو طی ہو جاتی ہے ف یعنے دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو
بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو اسلیے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک مین جہان دنکو آفتاب کی تپش
بہت ہوتی ہے رات کو جلد سے زمین طے ہو جاتی ہے باب رب الدابۃ احق بصدرھا جو جانور کا مالک ہو
وہ آگے بیٹھنے کا حقدار ہے عن ابی بریدۃ یقول بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی جاء
رجل ومعہ حمار فقال یا رسول اللہ ارکب وتاخر الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا انت احق بصدر دابتک منی الا ان تجعلہ لی قال فانی قد جعلتہ لک فرکب
ترجمہ ابو بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے اتنے مین ایک شخص آیا گدھے پر سوار ہو کر وہ بولا
یا رسول اللہ سوار ہو جائیے اور پیچھے سرکا آپ نے فرمایا نہین تو زیادہ حقدار ہے آگے بیٹھنے کا اپنے جانور پر مگر البتہ اگر
تو یہ جانور مجھے دیدے تو مین آگے بیٹھونگا وہ بولا یا رسول اللہ مین نے یہ آپ کو دیدیا پھر آپ اوسپر سوار ہوے ف
یعنے آگے بیٹھ گئے کیونکہ اب وہ جانور آپ کے ملک مین آگیا باب فی الدابۃ تعرقب فی الحرب جانور کے
کونچین کاٹ ڈالنا لڑائی مین عن عبد اللہ بن الزبیر حدثنی ابی الذی ارضعنی وھو احد
بنی مرۃ بن عوف وکان فی تلک الغزاۃ غزاۃ مؤتۃ قال واللہ لکانی انظر الی جعفر حین
اقتحم عن فرس لہ شقراء فعقرھا ثم قاتل القوم حتی قتل ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے
میری باپ رضاعی نے جو بنی مرہ بن عوف مین سے تھا مجھ سے بیان کیا وہ جہاد مین تھا یعنے موتہ (ایک موضع ہے شام مین)
کی لڑائی مین کہا مین گویا دیکھ رہا ہون جعفر بن ابی طالب کو جب وہ کود پڑے اپنے اشقر گھوڑے سے اور اوسکی کونچین
کاٹ دین پھر لڑے کافرون سے یہانتک کہ قتل کیے گئے ف کونچین کاٹ دین تا کہ کافرون کے کام نہ آوے اس حدیث
سے معلوم ہوا لڑائی مین اگر جانور یا سامان کا خوف ہو کہ وہ دشمن کے ہاتھ مین آکر باعث اوسکی تقویت کا ہوگا تو اوسکا
تلف کر ڈالنا درست ہے۔ ابو داؤد نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے باب فی السبق آگے بڑھنے کی شرط
کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سبق الا فی خف او فی حافر
او نصل ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین ہے مال کا لینا سابقت کے

ساتھ گر اونٹ یا گھوڑی دوڑانے مین یا تیر چلانے مین **ف** سبق اوس مال کو کہتے ہین کہ گھوڑدوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوے اور اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ مسابقت کے ساتھ مال لینا روا نہین سواے ان تین چیزون کے اور بعضے فقہا نے لاحق کیا ہے ان کے ساتھ اون چیزونکو بھی جو جہاد کے اسباب سے ہین جیسے گدہا اور خچر گھوڑے کے حکم مین داخل ہے اور فیل اونٹ کے حکم مین اور جو چیز جہاد کے اسباب سے ہے اوسکی مسابقت مین شرط کرنا مال کا جہاد کے رغبت دلانیکے واسطے ہے بخلاف اون چیزون کے جو جہاد کے اسباب سے نہین مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوس مین مسابقت اور مال لینا اوسپر جائز نہین **عن** عبد اللہ بن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی قد اضمرت من الحفیاء وکان امدها ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من الثنیۃ الی مسجد بنی زریق وان عبد اللہ کان ممن سابق بہا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط لگائی آگے بڑہنے کی اون گھوڑون مین جو تیار کیے گیے تہے گھوڑدوڑ کے لیے حفیا سے (ایک مقام ہے باہر مدینہ کے) ثنیۃ الوداع تک (پانچ چہ میل ہے حفیا سے) اور جو گھوڑے تیار نہین کیے گیے تہے اونکی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک (ایک میل ہے) مقرر کی اور عبد اللہ بھی گھوڑدوڑ مین شریک تہے **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضمر الخیل یسابق بہا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑون کو گھوڑدوڑ کے لیے اضمار کرتے تہے **ف** اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑے کو خوب گھانس کھلاتے ہین تا قوی و فربہ ہو بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھانس کو اور اوسکی خوراک پر لا ٹھہراتے ہین اور ایک مکان مین بند کرکر گردنیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے اوسکا گوشت اور وہ قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبق بین الخیل وفضل القرح فی الغایۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑدوڑ کی اور جو گھوڑا پانچوین برس مین لگ چکا تھا اوسکا پلہ دور مقرر کیا **باب** فی السبق علی الرجل پاؤن پاؤن دوڑنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی فقال ہذہ بتلک السبقۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہین سفر مین انہون نے کہا ہم اور آپ دوڑے تو مین آگے نکل گئی پھر جب مین موٹی ہو گئی تو ہم اور آپ دوڑے آپ آگے نکل گئے آپنے فرمایا یہ اوسکا بدلہ ہے جو تو پہلے آگے نکل گئی تھی (یعنے اب ہم اور تم برابر ہو گئے) **باب** فی المحلل گھوڑدوڑ مین محلل کا شریک ہو جانا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادخل فرسا بین فرسین یعنی وہو لا یؤمن ان یسبق فلیس بقمار ومن ادخل فرسا بین فرسین وقد امن

ان لیسبق فہو قمار ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک گھوڑا داخل کرے
درمیان دو گھوڑون کے اور وہ گھوڑا ایسا ہو کہ اوسکے بڑھ جانے کا یقین نہو بلکہ پیچھے رہ جانیکا بھی احتمال ہو تو
وہ قمار نہین اور جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑیکو درمیان دو گھوڑون کے اور وہ یقین رکھتا ہو اوسکے آگے بڑھ جانے
کا پس وہ قمار ہے ف حاصل یہ ہے گھوڑ دوڑ مین اگر شرط حاکم کی طرف سے ہو یا ایک طرف ہو تو درست ہے اور جو دونون
طرف سے ہو تو محلل کا ہونا ضرور ہے یعنے ایک تیسرے شخص کا جسکو جیت جانے یا ہار جانے کا یقین نہو بلکہ ہارنے کا
بھی اور جیتنے کا بھی احتمال ہو اگر جیتیگا تو دونون سے شرط کا روپیہ لیگا ہاریگا تو کچھ نہ دیگا اور جو اس محلل کے جیتنے
یا ہارنے کا یقین ہو تو اوسکا شریک ہونا کچھ مفید نہ ہوگا باب فی الجلب علی الخیل فی السباق گھوڑ دوڑ مین
کسیکو اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھنا عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب
زاد یحیی فی حدیثہ فی الرھان ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب نہین
ہے اور نہ جنب ہے یحیی نے اپنی حدیث مین زیادہ کیا ہے فی الرہان کے لفظ کو یعنے لاجلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے
بھی شرط کرنا ہے اور مسابقت کرنا ہے گھوڑ دوڑ مین ف زکوۃ مین جلب یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا دور اوترے زکوۃ دینے والونسے
اور اونکو یہ حکم کرے کہ مواشی میرے پاس یہان لاؤ اور جنب یہ ہے کہ مال والے اپنی موضع سے دور جا بیٹھین اور زکوۃ لینے والیکو
مشقت مین ڈالین تا وہین جاوے تو یہ دونو مکروہ و ممنوع ہین۔ اور جلب گھوڑ دوڑ مین یہ ہے ایک شخصکو اپنے گھوڑے کے
پیچھے لگا لیوے کہ وہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جاوے۔ اور جنب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پہلو مین اور ایک گھوڑا
رکھے اسلیے کہ جب سواریکا گھوڑا تھک جاوے تو اوس گھوڑے پر سوار ہولے یہ بھی منع ہے عن قتادۃ قال الجلب
والجنب فی الرھان ترجمہ قتادہ نے کہا جلب اور جنب گھوڑ دوڑ مین ہوتے ہین جنکے معنے ابھی بیان ہوے باب
السیف یحلی تلوار پر چاندی لگانا عن انس قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی ف اسمین
دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے تلوار پر چاندی کا زیور لگانا قلیل ہو یا کثیر اسی طرح کمربند چاندی کا اور ٹوپے چاندی کی کیونکہ چاندی
کا استعمال مردون کے لیے درست ہے عن سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعۃ سیف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فضۃ قال قتادۃ وما علمت احدا تابعہ علی ذلک ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی قتادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ
سعید بن ابی الحسن کے متابعت کسی اور شخص نے کی ہو اس حدیث کی روایت مین باب فی النبل یدخل بہ المسجد
تیر لیکر مسجد مین جانیکا بیان عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر رجلا کان یتصدق
بالنبل فی المسجد ان لا یمر بھا الا وھو اخذ بنصولھا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو تیر بانٹ رہا تہا مسجد مین کہ جب وہ تیرون کو لیکر نکلے تو اون کی پیکانین پکڑے
رہی تاکہ وہ تیر کسیکو لگ نہ جاوی اگر لگے بھی تو لکڑی کیجانب سے جس سے صدمہ نہ ہو عن ابی موسے عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا
او قال فلیقبض بکفہ او قال فلیقبض بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین ترجمہ ابو موسے سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے ہماری مسجد یا بازار مین آوے اور اوسکے ہاتھ مین تیر
ہون تو اون کے کانسی (پیکان) ہاتہہ مین پکڑے ہے یا مٹھی مین دبا رہے ایسا نہ ہو کسی مسلمان کو لگ جاوی ف
اسی حکم مین ہے بندوق یا تپنچہ کا بھرا ہوا دونون یا چڑہا کر مجمع مین لیجانا کیونکہ اکثر دفا ہو جاتی ہے باب
فی النہی ان یتعاطی السیف مسلولا ننگی تلوار دینی کی ممانعت عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہی ان یتعاطی السیف مسلولا ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے سے
منع کیا (ایسا نہ ہو لگ جاوی اگر کسیکو تلوار دیوے تو غلاف مین کر کے دیوی) باب النہی ان یقد السیر بین
اصبعین تلی اوپر اونگلیان رکھکر کسی چیز کو کاٹنا عن سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یقد السیر بین اصبعین ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا چمڑے کو کاٹنے سے دونو اونگلیون کے بیچمین (ایسا نہو کہ چمڑا کٹ کر اونگلیونکو صدمہ پہونچے) باب فی
لبس الدروع کہی زرہین پہننے کا بیان عن السائب بن یزید عن رجل قد سماہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ظاھر یوم احد بین درعین او لبس درعین ترجمہ سائب بن یزید نے ایک شخص سے روایت کیا
جسکا اونہون نے نام لیا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہین تلے اوپر پہن لین تہین ف
کمال احتیاط اور بچاو کیواسطے پس اس زمانہ کے جنگ مین زرہ کا پہننا چندان مفید نہین ہی باب فی الرایات و
الالویۃ جہنڈی اور نشان کا بیان عن یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن
القاسم الی البراء بن عازب یسالہ عن رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کانت فقال کانت
سوداء مربعۃ من نمرۃ ترجمہ یونس بن عبید مولے محمد بن قاسم سے روایت ہی کہ مجھے بھیجا محمد بن قاسم نے براء بن عازب
کیطرف دریافت کیلیے محمد پوچھتا تھا براء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان کا حال تو براء نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے نشان کا رنگ سیاہ تہا اور کپڑا اوسکا چوکور تہا نمرہ کی قسم سے ف سیاہ رنگ سے مراد یہ ہے جو دور سے سیاہ
معلوم ہوتا تہا نہ خالص سیاہ رنگ کیونکہ نمرہ کی قسم جو کہا تو نمرہ اوس کملے کو کہتے ہین کہ خط سیاہ اور سفید اوس مین ہوتے ہین
پلنگ کا اوسکو مشابہت ہے نمرہ کے ساتھ یعنی چیتے کے عن جابر یرفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان
لواؤہ یوم دخل مکۃ ابیض ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے جس روز آپکا

نشان اسود دن سفید تہا عن سماك عن رجل من قومه عن آخر منهم قال رایت رایة رسول الله
صلی الله علیه وسلم صفراء ترجمہ سماک نے سنا ایک شخص اپنے قوم والے سے اوس نے اور ایک شخص سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان مین نے دیکہا تو زرد رنگ کا تہا باب فی الانتصار برذل الخیل والضعفة
ضعیف بیکس آدمیون کے وسیلے سے مدد مانگنا عن ابی الدرداء یقول سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول ابغونی الضعفاء فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم ترجمہ ابی الدرداء سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے تلاش کرو میرے لیے ضعیف لوگون کو (جیسے بوڑہے
مرد بیوہ عورتین بیکس لاوارث بچے معذور اپاہج لولے لنگڑے) اسواسطے کہ تم روزی دیے جاتے ہو یا مدد کیے جاتے ہو
ضعیف لوگون کیوجہ سے (یعنی اون کی طفیل سے تو اون کی خبر لیا کرو) باب فی الرجل ینادی بالشعار
پرول کو پکار کر کہنے کا بیان عن سمرة بن جندب قال کان شعار المهاجرین عبد الله وشعار
الانصار عبد الرحمن ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے مہاجرین کی علامت عبد اللہ تہی اور انصار کی علامت
عبد الرحمن تہی ف یعنی جنگ مین اپنے آدمیون کے پہچاننے کے لیے یہی پرول (اصطلاح) تہی عن ایاس بن
سلمة عن ابیه قال غزونا مع ابی بکر رضی الله عنه زمن النبی صلی الله علیه وسلم فکان
شعارنا امت امت ترجمہ ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جہاد کیا ہمنے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ
ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو ہمارے علامت یعنی اپنے لوگون کی پہچان کلمہ امت امت تہا (یعنی مار
ای خدا دشمنونکو یہ گویا نیک فال ہے اپنے لیے اور بد ہی دشمنون کیواسطے عن المهلب بن ابی صفرة اخبرنی
من سمع النبی صلی الله علیه وسلم ان بیتم فلیکن شعارکم حم لا ینصرون ترجمہ مہلب بن ابی صفرہ
نے صحابی سے روایت کیا آپ نے فرمایا اگر دشمن تمہارے پر شبخون کرین تو چاہیے کہ تمہاری علامت ہووے لفظ حم لا ینصرون
ف علامت الخ پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے اور پہر قرار دادو سپاہیونکا ہے جو ایک بولی اپنی مقرر
کر لیتے ہین تا علامت ہو اور اشتباہ نہ ہو کہ کس جانب کا ہے خصوصا شبخون کے وقت کہ اکثر اوسمین اشتباہ ہوتا ہے حاصل یہہ ہے
کہ اپنے لوگون کو کہدیتے ہین کہ جب ہم پوچہین کون تو تم یہہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو انگریزی زبان مین پلول کہتے مین
اور معنی حم لا ینصرون کے یہہ ہین ای حم کے اوتارنیوالے کافر مدد نہ دیے جاوین باب ما یقول الرجل اذا سافر
سفر کیوقت آدمی کیا دعا پڑہے عن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سافر قال
اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب
وسوء المنظر فی الاهل والمال اللهم اطولنا الارض وهون علینا السفر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو فرماتے ای اللہ تو سفر مین رفیق ہے اور اہل مین خلیفہ ہے ای اللہ تجہسے پناہ مانگتا ہون سفر

کے شر سے اور سختی کے ساتھ پھرنے سے اہل مین اور مال مین اے اسد ہماری لپی زمین کو لپیٹ ڈال اور ہم پر سفر
آسان کر دے عن ابن عمران رسول الله صلے الله علیه وسلم کان اذا استوی علی بعیره خارجا
الی سفر کبر ثلثا ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون
اللهم انی اسئلك فی سفرنا هذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللهم هون علینا سفرنا
هذا اللهم اطول لنا البعد اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاهل والمال واذا رجع قالهن
وزاد فیهن ائبون تائبون عابدون لربنا حامدون وکان النبی صلے الله علیه وسلم وجیوشه
اذا علوا الثنایا کبروا واذا هبطوا سبحوا فوضعت الصلاة علی ذلك ترجمہ ابن عمر سے روایت
ہے انہون نے بتلایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سوار ہوتی سفر کو جانے کے لیے تو اللہ اکبر تین بار فرماتے
پھر فرماتے پاک ذات ہے وہ جسنے اسکو ہمارے بس مین دیا اور ہم نہ تھے اوسکو قابو مین لانیوالے اور ہم کو اپنے رب کیطرف پھر جانا
ہے اے اللہ ہم مانگتے ہین تجھسے اپنے اس سفر مین نیکی اور پرہیزگاری اور تیری رضامندی کے کام الٰہی آسان کر ہم پر یہہ
ہمارا سفر یا اللہ لپیٹ دے ہماری واسطے اوسکی دوری الٰہی تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ گھر والون پر اور مال پر اور جب سفر سے
لوٹ کر آتی تو بھی فرماتے اتنا زیادہ رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے۔ اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے لشکر کے لوگ جب چڑھائیون پر چڑھتے تکبیر کہتے جب اوترتی نیچے کو تو تسبیح کہتے پھر
نماز بھی اسی قاعدی پر رکھے گئے (کہ اوٹھتے بیٹھتے اوسمین تکبیر ہے) باب فی الدعاء عند الوداع رخصت کرتے
وقت کیا کہے عن قزعة قال قال لی ابن عمر هلم اودعك کما ودعنی رسول الله صلے الله علیه وسلم
استودع الله دینك وامانتك وخواتیم عملك ترجمہ قزعہ سے روایت ہے مجھکو ابن عمر نے کہا آمین
تجھکو رخصت کرون جیسے کہ مجھکو رخصت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونپتا ہون اللہ کو تیرا دین اور تیری امانت
اور تیری انجام کار کو عن عبد الله الخطمی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد ان یستودع
الجیش قال استودع الله دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم ترجمہ عبد اللہ خطمی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لشکر کے رخصت کرنیکا ارادہ فرماتے تو فرماتے سونپتا ہون اللہ کو دین تمہارا اور امانت
تمہاری اور انجام کام تمہاری باب ما یقول الرجل اذا رکب سواری پر چڑھتے وقت کیا کہے عن علی
بن ربیعة قال شهدت علیا رضی الله عنه اتی بدابة لیرکبها فلما وضع رجله فی الرکاب
قال بسم الله فلما استوی علی ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذی سخر لنا هذا وما
کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاث مرات ثم قال الله اکبر
ثلاث مرات ثم قال سبحانك انی ظلمت نفسی فاغفر لی انه لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحك

فقیل یا امیر المؤمنین من ای شیء ضحکت قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کما فعلت
ثم ضحک فقلت یا رسول اللہ من ای شیء ضحکت قال ان ربک یعجب من عبدہ اذا قال اغفر لی
ذنوبی یعلم انہ لا یغفر الذنوب غیری **ترجمہ** علی بن ربیعہ سے روایت ہے علی رضی اللہ عنہ کیواسطے سواری
حاضر کی گئی تاکہ اوسپر سوار ہوں پھر جب آپ نے اپنا پانون رکاب مین رکہا تو فرمایا بسم اللہ پھر جب اوسکی پیٹھ پر بیٹھ گئے
تو کہا الحمد للہ پھر کہا پاک ہے وہ ذات جسنے ہمارے بس مین دیا ان جانورونکو اور نہ تھے ہم اونکو تابع کرنیوالے اور بیشک
ہم اپنے رب کیطرف البتہ پھر جانیوالے ہین۔ پھر کہا سب تعریف اللہ کو ہے تین بار۔ پھر کہا اللہ اکبر تین بار۔ پھر کہا پاک
ہے تو بیشک مین نے ظلم کیا اپنی جان پر بخشدے مجھکو بیشک بات یہ ہے کہ کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا تیری۔ پھر
ہنس پڑے تو کہا گیا کہ کس چیز کے سبب آپ ہنسے یا امیر المؤمنین تو کہا مینے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اونہون
نے ایسا ہی کیا جسطرح مینے کیا پھر ہنسے تو مین نے پوچھا البتہ خوش ہوتا ہے بندے سے جسوقت بندہ کہتا ہے میرے گناہ بخشدے
کہ وہ جانتا ہے میری سوا کوئی گناہونکو نہین بخشتا۔ **ف** یعنی بندے کے اس اعتقاد پر کہ اوسکے گناہون کو سوا اوسکے
پروردگار کے اور کوئی نہین بخشتا خوش ہوجاتا ہے خداوند البخشندی گناہ ہمارے سوا تیری کوئی ہماری گناہ نہین بخشتا **باب**
ما یقول الرجل اذا نزل المنزل جب آدمی منزل مین اوترے تو کیا کہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر
ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ بک من اسد واسود من الحیۃ والعقرب
ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
سفر کرتے اور رات ہو جاتے تو آپ فرماتی اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے مین اللہ کی پناہ چاہتا ہون تیری بدی سے اور اوسچیز کے بدی سے
جو تجھ مین ہے اور بدی سے اوسچیز کے جو پیدا ہوی ہے تجھ مین اور بدی سے اوسچیز کے جو چلتی ہے تجھپر اور پناہ چاہتا ہون مین اللہ کی شیر سے اور
کالی سے یعنی سانپ سے اور بچہو سے اور شہر کے رہنے والی کے بدی سے اور بدی جننے والی کی سے اور جسکو اوسنے جنا **باب** فی کراھیۃ السیر اول اللیل
رات مین چلنے کی ممانعت میں **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشیکم اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ
العشاء فان الشیاطین تعیث اذا غابت الشمس حتی تذھب فحمۃ العشاء **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مت چھوڑو اپنی جانورون کو آفتاب ڈوبنے کے بعد جبتک رات کی سیاہی آجاوے کیونکہ شیطان چھیڑتے مین آفتاب ڈوبنے کے بعد جبتک
سیاہی عشا کی آوے **ف** اسواسطے سفر مین مغرب کیوقت ٹھہر جانا چاہیے پھر اندھیری ہو پر چلنا چاہیے **باب** فی ای یوم یستحب السفر کسدن سفر کرنا
بہتر ہے **عن** کعب بن مالک قال قلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم الخمیس **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تہا کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے اکثر جمعرات کو نکلتے **باب** فی الاتبکار فی السفر سفر کو صبح کیوقت نکلنا مستحب ہے
**عن** صخر الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لامتی فی بکورھا وکان اذا بعث سریۃ

او جيشا بعثهم من اول النهار وكان صخر رجلا تاجرا وكان يبعث تجارته من اول النهار فاثرى وكثر ماله **ترجمہ** صخر غامدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی برکت دے میری امت کو انکے دن کے اول روز مین یعنی اول روز مین طلب کرین یا کسب یا سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہو اوسمین) اور حضرت جس وقت چہوٹا یا بڑا لشکر بہیجتے تہے تو اوسکو اول روز مین بھیجتے تہے اور صخر سوداگر تہا اور اپنی تجارت کا مال اول روز مین بہیجا کرتا تہا تو مالدار ہوگیا اور اوسکا مال بہت ہوگیا **باب** فی الرجل یسافر وحدہ تنہا سفر کرنیکی ممانعت **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثة رکب **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونسے اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے نقل کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین **ف** یعنی تین سوار مستحق سکے ہین کہ اونکو سوار کہین اس لیے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہین اور آپنے ایک سوار یا دو سوار کو سفر کرنیسے منع فرمایا اسلیے کہ ایک کے ہونی مین تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہین ہوتا اور ہر امر مین درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہون تو اون مین سے اگر ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور شیطان خوش ہوتا ہے یا مراد یہ ہے کہ اونکے ساتہہ شیطان ہے جو شر کا حکم کرتا ہے اور مبالغۃً اونکو نفس شیطان فرمایا غرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین تین آدمی چاہیین تاکہ جماعت سے نماز پڑہین اور اگر ایک کچہ کام کو جاوے تو دو باقی رہین اور آپس مین انس پکڑین اور اگر اوسکو آنے مین تاخیر ہووے تو ایک اون دونون مین سے جاکر خبر لاوے اور ایک اسباب پاس بیٹہے **باب** فی القوم یسافرون یؤمرون احدهم جب تین یا زیادہ آدمی سفر کو نکلین تو ایک کو افسر کرلین **عن** ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا خرج ثلاثة فی سفر فلیؤمروا احدهم **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر مین تین شخص ہون تو ایک شخص کو چاہیے کہ اپنا امیر بنالیوین یعنے دو شخص ایک کو اپنا سردار ٹہرالین **ف** امیر کرنیکو اسلیے حکم فرمایا کہ اگر کسی امر مین نزاع واقع ہو تو اوسکیطرف رجوع کرین اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہی کرے اور خادم اور مہربان ہو جیسیکہ اور حدیث مین آیا ہے کہ سید القوم خادمهم **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا کان ثلاثة فی سفر فلیؤمروا احدهم قال نافع فقلنا لابی سلمة فانت امیرنا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین شخص سفر مین ہون تو چاہیے کہ اپسمین ایک کو سردار ٹہرالیوین - نافع نے کہا ہم ابو سلمہ سے بولے تم ہماری امیر ہو (سفر مین) تاکہ نزاع نہ ہو اگر ہو تو امیر فیصلہ کردیوے **باب** فی المصحف یسافر الی ارض العدو کلام اللہ کو دار الحرب مین لیجانا **عن** عبد الله بن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یسافر بالقران الی ارض العدو قال مالک وانما ذلک مخافة ان یناله العدو **ترجمہ**

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کو دشمن کے ملک مین لیجانے سے مالک نے کہا کہ اسواسطے منع کیا تا ایسا نہو کہ دشمن قرآن شریف کو لیکر اوسکی توہین کرے **ف** ابن عبدالبر نے کہا کہ تمام فقہا نے اجماع کیا اس امر پر کہ مصحف کو چھوٹی فوج کی ہمراہ جسکی شکست پانیکا خوف ہو نہ لیجاوین اور بڑی فوج کے ساتھ لیجانا بھی مختلف فیہ ہے مالک کے نزدیک ممنوع ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے

## باب فيما يستحب من الجيوش والرفقاء والسرايا

لشکر اور رفقا اور سرایا کی تعداد کا بیان کہ کسقدر تعداد بہتر ہے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الصحابة اربعة وخير السرايا اربعمائة وخير الجيوش اربعة آلاف ولن يغلب اثنا عشر الفا من قلة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقون مین چار رفیق ہین اور چھوٹے لشکرون مین بہتر چار سو کا لشکر ہے اور بڑے لشکرون مین چار ہزار کا لشکر بہتر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب ہرگز مغلوب نہین ہوتے **ف** چار اسلیے بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور وصیت کرنا چاہے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین۔ اور علما نے لکھا ہے کہ چار سے پانچ بہتر ہین بلکہ جسقدر زیادہ ہون گے بہتر ہونگے اور حدیث مین مرتبہ اقل کو بیان کیا۔ اور ہرگز مغلوب نہین ہوتے یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو کمی کے سبب نہون گے کیونکہ حد کمی سے نکل گیا ہے بلکہ بسبب کسی اور امر کے مغلوب ہون گے یعنی عجب اور غرور اور نامردی وغیرہ ذالک سے

## باب في دعاء المشركين

مشرکون کو اسلام کی دعوت کرنا **عن** سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا بعث اميرا على سرية او جيش اوصاه بتقوى الله في خاصة نفسه ومن معه من المسلمين خيرا وقال اذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم الى احدى ثلاث خصال او خلال فايتهن ما اجابوك اليها فاقبل منهم وكف عنهم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول من دارهم الى دار المهاجرين واعلمهم انهم ان فعلوا ذلك ان لهم ما للمهاجرين وان عليهم ما على المهاجرين فان ابوا واختاروا دارهم فاعلمهم انهم يكونوا كاعراب المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الفيء والغنيمة نصيب الا ان يجاهدوا مع المسلمين فان هم ابوا فادعهم الى اعطاء الجزية فان اجابوا فاقبل منهم وكف عنهم فان ابوا فاستعن بالله تعالى وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله تعالى فلا تنزلهم فانكم لا تدرون ما يحكم الله فيهم ولكن انزلوهم على حكمكم ثم اقضوا فيهم بعد ما شئتم **ترجمہ** سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے انہون نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو چھوٹے یا بڑے لشکر کا امیر کر کے بھیجتے تو آپ اوسکو وصیت فرماتے اللہ سے ڈرنے کی

پہلے اپنے خاص نفس کے لیے پہر ساتہہ والے مسلمانون کے ساتہہ بہلائی کرنے کی اور فرماتے جب تو اپنی دشمن مشرکون کا سامنا کرے تو اونکو دعوت کر تین خصلتون کی یا کہا تین خلال کی (یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ خصال کا فرمایا یا خلال کا فرمایا یعنی دونون کے ایک ہین) پہر جو چیز ان تینون چیزون مین سے مشرک قبول کرلین تو توبھی اونسے قبول کر اور اونسے باز رہ یعنی اونکو زیادہ تکلیف نہ دی پہر اونکو بلا نقل کیطرف یعنے چلے آوینگے اپنی ملک سے یعنے دار الحرب سے مہاجرین کے ملک کیطرف یعنے دار الاسلام کی اور خبر دی اون کو یہہ کہ اگر وہ اسکو کرلیوین یعنے اپنی ملک سے دار الاسلام مین چلی آوین تو اون کیواسطے وہ چیز ہے جو مہاجرین کیواسطے ہے اور اونپر وہ چیز ہے جو مہاجرین پر ہے پہر جو اگر وہ نہ قبول کرین یعنے اپنی ملک سے اوٹہہ آنا تو اونکو یہہ خبر دی کہ وہ گنوار مسلمانون کی مانند ہونگے اور اونپر خدا کا وہ حکم جاری کیا جاویگا جو سب مسلمانون پر جاری کیا جاتا ہے (یعنے واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہا اور قصاص اور دیت اور جو اونکی مانند ہو اور اون کے واسطے خیر اور غنیمت مین کچہہ حصہ نہو گا مگر یہہ کہ وہ مسلمان کے ساتہہ ہو کر جہاد کرین (یعنے جیسا مہاجرون کے لیے بغیر جہاد کے بہی حصہ مقرر تہا تو یہہ اون کے مثل نہونگے) اور جو وہ اگر اسکو قبول نہ کرین یعنی اسلام کو نہ مانین تو اونسے جزیہ کا سوال کرو پہر جو وہ تیری طرف سے قبول کیا تو توبھی اون سے قبول کرلے یعنے صلح کرلے اور باز رہ اونسے اور جو وہ نہ مانین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے اور جسوقت قلعہ والون کو گہیرے تو یعنے کفار کو اور وہ تجہہ سے چاہین کہ او تارے تو اون کو اللہ کے حکم پر تو تو اونکو مت اوتار اسلیے تو نہین جانتا کہ اون کے باب مین اللہ کا کیا حکم ہی ولیکن تم اون کو اپنے حکم پر نکالو پہر تم اونکا فیصلہ کرو جسطرح چاہو ف یعنے جب کفار قلعے مین محصور ہوں اور وہ تم سے چاہین کہ ہمکو قلعے کے باہر نکلنے دو اس شرط پر کہ جو اللہ کا حکم ہماری باب مین ہو بجا لاؤ تو اس کو نہ ماننا کیونکہ ہم کو معلوم نہین ہو سکتا کہ اللہ کا حکم اونکے باب مین کیا ہی برخلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ پر وحی آتی تہی اللہ کا حکم معلوم ہو جاتا تہا بلکہ ہم کو یہ شرط کرنا چاہیے کہ جو ہمارا حکم ہو اوسکو تسلیم کرین خواہ قتل یا اخراج یا جزیہ یا امان وغیر ذلک عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اغزوا باسم اللہ وفی سبیل اللہ وقاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا ترجمہ سلیمان بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین لڑو اللہ کے نام ساتہہ اور جو خدا کو نہ مانے اوسکو مارو لیکن قول نہ توڑیو اور غنیمت مین چوری نہ کیجیو اور ناک کان نہ کاٹیو اور لڑکے کو نہ ماریو ف یعنے نابالغ کو نہ عورتون کو نہ بوڑہے ضعیف مرد کو جو لڑائی کے قابل نہین ہین نہ لڑائی کا مشورہ دیتے ہین عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ولا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدون کو بہیجتے وقت

جہاد کیو واسطے اللہ کے نام کے ساتھہ روانہ ہو اور ساتھہ توفیق الہی کے ساتھہ اللہ کے رسول کے دین پر اور جو مستحق ہو
ہو اوسکا پر نہ مارنا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ تم غنیمت مین خیانت کرنا اور غنیمت کے مال کو جمع کرنا اور تم اپنے
تنازع کے ترک پر صلح کرو یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو اپنے امورات کو اور نیکی کرو یعنی احسان کیجیو کہ خدا تعالے
نیکی کو دوست رکہتا ہے ف بہت بوڑہے سے یہہ مراد ہے کہ کسی کام کا نہ ہو اور جو اگر لڑنے والا ہو یا صاحب تدبیر و رای ہو
تو اس صورت مین اسکو بھی مار ڈالو اور ظاہر یہہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفل کا یعنے وہ لڑکا جو حد بلوغ کو نہ پہنچا
ہو اور استثنا کیا گیا ہے اسی طرح وہ لڑکا جو بادشاہ ہو یا لڑنے والا ہو اور نہ عورت کو یعنی وہ جبکہ لڑنے والی نہ ہو اور نہ وہ
لڑائی مین صاحب رای ہو **باب** فی الحرق فی بلاد العدو دشمنون کی زراعت اور اشجار کو جلانا **عن** ابن عمران
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل النضیر وقطع وهی البویرة فانزل اللہ عز وجل ما قطعتم
من لینة او ترکتموها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کہجور کے درختون کو
جلا دیا اور کاٹ ڈالا موضع بویرہ مین تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری ما قطعتم من لینة الآیة جو کاٹ ڈالا تم نے کہجور کا پیڑ یا
رہنے دیا کہڑا اپنی جڑ پر سو اللہ کے حکم سے اور تا رسوا کرے بے حکمون کو **عن** اسامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان عهد الیه فقال اغر علی ابنی صباحا وحرق **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون سے کہا لوٹ لے ابنی کو صبح کے وقت اور جلا دے (ابنی ایک گانون ہے فلسطین مین عسقلان اور رملہ کے بیچ مین) **عن**
عبد اللہ بن عمرو الغزی سمعت ابا مسهر قیل له ابنی قال نحن اعلم هی یبنی فلسطین **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمرو غزی سے روایت ہے اونہون نے سنا ابو مسہر سے اور ان سے ابنی کا ذکر ہوا انہون نے کہا ہم جانتے ہین اوسکو
وہ یبنی ہے فلسطین مین (شام مین) **باب** فی بعث العیون جاسوس (گوئندہ) بہیجنے کا بیان **عن** انس قال
بعث یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسیسة عینا ینظر ما صنعت عیر ابی سفیان **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ کو جاسوس بنا کر بہیجا تا کہ دیکہے ابو سفیان کا قافلہ کیا کر رہا ہے **باب** فی ابن
السبیل یاکل من التمر ویشرب من اللبن اذا مر به جب مسافر کہجور کے درختون یا دودہ والے جانورون پر گزرے
تو کہجور کہا لیوے اور دودہ پی لیوے اگرچہ مالک کی اجازت نہ ہو **عن** سمرة بن جندب ان نبی اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیة فان کان فیها صاحبها فلیستاذنه فان اذن له فلیحلب
ولیشرب فان لم یکن فیها فلیصوت ثلاثا فان اجابه فلیستاذنه والا فلیحتلب ولیشرب ولا
یحمل **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جانورون پر گزرے تو اگر
اونکا مالک موجود ہو تو اوس سے اجازت لیکر دودہ پیوے نچوڑ کر اور جو مالک نہ ہو تو تین بار اوسکو آواز دیوے اگر جواب دیوے تو
اوس سے اجازت لیکر ورنہ بلا اجازت دودہ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھہ نہ باندہے **ف** یعنی جسقدر خواہش ہو

پی لیوے ساتھ لیوے - خطابی نے کہا یہ حدیث منکر میں ہے جسکو کہا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا - اور بیہقی نے
سنن میں کہا کہ حسن کے روایتین سمرہ سے ثابت نہیں ہیں بعضوں کے نزدیک عن عباد بن شرحبیل قال
اصابتنی سنة فدخلت حائطا من حیطان المدینة ففرکت سنبلا فاکلت وحملت فی ثوبی فجاء
صاحبه فضربنی واخذ ثوبی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له ما علمت اذ کان
جاهلا ولا اطعمت اذ کان جائعا او قال ساغبا وامره فرد علی ثوبی واعطانی وسقا او
نصف وسق من طعام ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہے مجھکو قحط نے ستایا میں ایک باغ میں گیا مدینہ کے باغ
میں سے اور ایک بالی کو ملکر میں نے کھایا اور اپنے کپڑے میں باندھا اتنے میں باغ کا مالک آیا اوسنے مجھکو مارا اور میرا کپڑا
چھین لیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے باغ کے مالک سے کہا یہ جاہل تھا تو نے اسکو مسئلہ نہ سکھایا اور بھوکا
تھا تو نے اسکو نہ کھلایا آپنے حکم کیا اوس نے میرا کپڑا پھیر دیا اور ساٹھ صاع یا تیس صاع اناج کے مجھے دیے ) یعنے اوسکو مارنا کیا
ضرور تھا مسئلہ بتانا چاہیے تھا کہ تو نے کھا لیا ہوتا پر باندھ لیجانا درست نہیں ہے ) عن عم ابی رافع بن عمرو الغفاری
قال کنت غلاما ارمی نخل الانصار فاتی بی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا غلام لم ترمی
النخل قال اکل قال فلا ترمی النخل وکل مما یسقط فی اسفلها ثم مسح راسه فقال اللهم اشبع
بطنه ترجمہ ابی رافع کے چچا سے روایت ہے میں لڑکا تھا انصار کے کھجور کے درختوں پر ڈھیلے مارا کرتا تھا لوگ مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے فرمایا اے لڑکے تو کیوں ڈھیلے مارتا ہے درختوں پر میں نے کہا میں کھاتا
ہوں (کھجور گرا کر ) آپنے فرمایا ڈھیلے مت مار اور جو نیچے گرا ہو اوسکو کھا لیا کر پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی
یا اللہ اسکا پیٹ بھر دے

## باب فیمن قال لا یحلب

بعضوں کے نزدیک بی اجازت دودھ نہ نچوڑے عن
عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یحلبن احد ماشیة احد بغیر اذنه ایحب
احدکم ان تؤتی مشربته فتکسر خزانته فینتثل طعامه فانما تخزن لهم ضروع مواشیهم
اطعمتهم فلا یحلبن احد ماشیة احد الا باذنه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے دوسرے کی جانور کا دودھ نہ نچوڑے بے اوسکی اجازت کے کیا تم میں سے کوئی اسکو
پسند کرتا ہے کہ اوسکی کھڑکے میں کوئی آن کر اوسکا خزانہ توڑ کر غلہ نکال لیجاوے (نہیں کوئی اسکو پسند نہیں کرتا) اسی
طرح جانوروں کے تھن اونکے کھانے ہیں کوئی کسی کے جانور کا دودھ نہ نچوڑے بے اوسکی اجازت کے

## باب فی الطاعة

بادشاہ یا حاکم کی اطاعت کا بیان عن ابن جریج یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم فی عبد الله بن قیس بن عدی بعثه النبی صلی الله علیه وسلم فی سریة
اخبرنیه یعلی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله

الآیۃ ای ایمان والو تابعداری کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور جو تم مین صاحب حکومت ہو یہ آیت عبد اللہ بن قیس بن عدی کے
شان مین اوتری ہے جب اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کا سردار کرکے بھیجا خبر دی اسکی مجھکو یعلی نے انہون نے سعید بن
جبیر سے انہون نے ابن عباس سے **عن** علی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر
علیہم رجلا وامرہم ان یسمعوا لہ ویطیعوا فاجج نارا وامرھم ان یقتحموا فیھا فابی قوم ان
یدخلوھا وقالوا انما فررنا من النار واراد قوم ان یدخلوھا فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال لو دخلوا فیھا لم یزالوا فیھا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی
المعروف **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسکا
سردار ایک شخص کو بنایا اور حکم دیا اوسکی اطاعت کرنیکا اوس نے آگ سلگائی اور حکم کیا اون کو آگ مین گھس جانیکا تو بعض
لوگون نے انکار کیا اس سے انہون نے کہا ہم آگ سے بھاگے ہین دشمن سے ۔ اور بعضون نے گھسنا چاہا ۔ یہ خبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اگر آگ مین چلے جاتے تو پھر اوسمین ہمیشہ رہتے (یعنی مرجاتے یا آخرت مین جہنم مین جلتے) اور
آپنے فرمایا نہین اطاعت ہے کسی کی اللہ کی نافرمانی مین بلکہ اطاعت اوس کام مین چاہیے جو دستور کے موافق ہو **ف**
اور شرع کے موافق اگر بادشاہ کا حکم شریعت کے خلاف ہو تو محض لغو ہے اوسکی اطاعت کرنا ہرگز نہ چاہیے **عن** عبد اللہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر
بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سننا اور ماننا مسلمان پر خواہ وہ راضی ہو یا ناراض جبتک واجب ہے کہ گناہ کا حکم نہ ہو اگر گناہ کا حکم کیا جاوے
تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا چاہیے **ف** اگر بادشاہ اسلام کا فرض کا حکم کرے ماننا فرض ہے واجب کا کرے ماننا واجب ہے
سنت کا کرے ماننا سنت ہے ۔ مستحب کا مستحب ہے (مرقاۃ الصعود) **عن** عقبۃ بن مالک قال بعث النبی صلی
اللہ علیہ وسلم سریۃ فسلحت رجلا منہم سیفا فلما رجع قال لو رأیت ما لامنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اعجزتم اذ بعثت رجلا فلم یمض لامری ان تجعلوا مکانہ من یمضی لامری
**ترجمہ** عقبہ بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجی مین نے اون مین سے ایک شخص کو ایک
تلوار دی جب وہ لوٹا تو اوس نے مجھسے بیان کیا کاش تو دیکھتا جیسی ملامت کی ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ
نے فرمایا کیا تم سے نہین ہو سکتا جب مین نے ایک شخص کو بھیجا وہ میرا حکم بجا نہین لایا تو تم اوسکے بدلے اوس شخص کو مقرر کرو جو
میرا حکم بجا لاوے (اور اوسکو نکال دو جو میری حکم کی تعمیل نہ کرے) **باب** ما یؤمر من انضمام العسکر
لشکر کے لوگونکو ملا رہنا چاہیے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا قال عمرو کان
الناس اذا نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول

الله صلی الله علیه وسلم ان تفرقکم فی هذه الشعاب والاودیة انما ذلکم من الشیطان فلم
ینزل بعد ذلک منزلا الا انضم بعضهم الی بعض حتی یقال لو بسط علیهم ثوب لعمهم ترجمہ ابی
ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ حضرت کے صحابہ جب منزل مین اوترتے تو متفرق ہوکر پہاڑون کے درون اور نالون مین
اوترتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہہ تفرقہ درون اور نالون مین نہین مگر شیطان کی طرف سے جو
تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہونچاوے) آپکے اس فرمانے کے بعد پہر کسی
منزل مین لوگ کبہی متفرق نہ اوترے بلکہ بعضے ایسے باہم ملکر اوترتے کہ اونکو دیکھکر کہا جاتا کہ ایک کپڑا اگر اون پر پہیلایا جاوے
تو البتہ سب کو ڈہانک لیوے عن انس الجهنی عن ابیه قال غزوت مع نبی الله صلی الله علیه وسلم غزوة
کذا وکذا فضیق الناس المنازل وقطعوا الطریق فبعث نبی الله صلی الله علیه وسلم منادیا
ینادی فی الناس ان من ضیق منزلا او قطع طریقا فلا جهاد له ترجمہ انس جہنی نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر جہاد کیا فلان جہاد اور فلان جہاد اور لوگون نے اکثر منزل
مین جگہہ کو تنگ کیا یعنی بعضون نے بلا حاجت زیادہ مکان کو روک لیا تو اس سبب سے اورون پر جگہہ تنگ ہوگئی اور بعضون نے
راہ زنی کی یعنے راہ لوٹی ڈکیتی کے مسافرون کو مارا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بہیجا جو پکار
کر یہہ بات کہے جو منزل کو تنگ کرے لوگون پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہہ گہیر لیوے) یا راہ مارے ڈکیتی کرے تو اوسکو جہاد کا ثواب
نہوگا ف جہاد وہی ہے جسمین افسر کے اطاعت ہو انتظام ہو کوئی کام ظلم وستم کا خلاف شرع نہ ہونے پاوے ورنہ
وہ فساد ہے باب فی کراهیة تمنی لقاء العدو دشمن سے ملنے کی آرزو نہ کرنا چاہیے عن سالم
ابی النضر مولی عمر بن عبید الله وکان کاتبا له قال کتب الیه عبد الله بن ابی اوفی حین
خرج الی الحروریة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض ایامه التی لقی فیها العدو
قال یا ایها الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا الله تعالی العافیة فاذا لقیتموهم
فاصبروا واعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف ثم قال اللهم منزل الکتاب مجری
السحاب وهازم الاحزاب اهزمهم وانصرنا علیهم ترجمہ سالم ابو النضر سے روایت ہے جو کاتب تہے
عمر بن عبید اللہ کے کہ عبد اللہ بن ابی اوفی نے اونکو لکہا جب وہ خارجیون کیطرف نکلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے
دنون مین جب دشمنون سے لڑنے کے لیے ہوتے فرمایا ای آدمیون دشمنون سے ملنیکی آرزو نہ کرو یعنے نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو
اسلیے کہ اوس مین بلا کا طلب کرنا ہے اور یہہ منع ہے اور اللہ سے عافیت مانگو پہر جب دشمنون سے مقابلہ ہو ہی جاوے تو پہر صبر کرو
اور یہہ جان لو کہ بہشت تلوارون کے سایے کے نیچے ہے یعنے بہت ہی قریب ہے پہر آپنے دعا کیا یا اللہ کتاب کے اوتارنے والے اور ابر
کے چلانے والے اور کافرون کی جماعت کے شکست دینے والے اونکو شکست دے اور ہم کو کافرون پر مدد دے ف مطلب یہی

کہ خواہ مخواہ دشمن سے بھڑنے کی آرزو کرنا بیفائدہ ہی شاید عین وقت پر صبر نہو سکی تو بڑی بربادی ہو اور گناہ لازم ہو بلکہ جب دشمن سے
مڈبھیڑ ہو جاوے اوسوقت صبر کرو اور اللہ پر بھروسا کر کے جہاد کرو **باب** ما یدعی عند اللقاء جب دشمن
سے ملاقات ہو تو کیا کہے **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللّٰھم
انت عضدی ونصیری بک احول وبک اصول وبک اقاتل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد میں جاتے تو فرماتے ای اللہ تو ہی میرا بازو اور میرا مددگار ہی مین تیری مدد سے چلتا پھرتا ہون
اور تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہون اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہون **باب** فی دعاء المشرکین مشرکونکو لڑائی کیوقت
اسلام کیطرف بلانا **عن** ابن عون قال کتبت الی نافع اسالہ عن دعاء المشرکین عند القتال فکتب
الی ان ذلک کان فی اول الاسلام وقد اغار نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وھم
غارون وانعامھم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتھم وسبی سبیھم واصاب یومئذ جویریۃ
بنت الحارث حدثنی بذلک عبد اللہ وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہی کہ مین نے
لکھا نافع کو پوچھتا تھا مین اون سے مشرکون کے بلانے کو لڑائی کیوقت اسلام کیطرف انہون نی لکھا کہ یہ شروع اسلام مین تھا
بعد اوسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غارت کیا بنی المصطلق کو (جو خزیمہ کا لقب ہی اور وہ ایک شاخ ہی قبیلہ خزاعہ
سے اسی غزوہ مین حضرت عائشہ کا ہار گم گیا تھا اور آیت تیمم کی اوتری تھی) اور وہ غافل تھے اون کے جانور پانی پی رہے
تھے آپ نے اون مین سے جو لڑنے والے تھے اونکو قتل کیا اور باقیماندہ کو گرفتار کیا اور جویریہ بنت الحارث کو اوسی دن آپ نے
پایا نافع نے کہا مجھسے یہ عبد اللہ نے بیان کیا جو اوس لشکر مین شریک تھا **ف** پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جویریہ
سے نکاح کر لیا سنہ ۵۰ ہجری مین اونکا انتقال ہوا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر عند
صلوۃ الصبح وکان یتسمع فاذا سمع اذانا امسک والا اغار **ترجمہ** انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حملہ کیا کرتے تھے صبح کی نماز کیوقت اور سنا کرتی تھی اگر اذان کی آواز آتی تو حملہ نہ کرتے نہین تو حملہ کرتی
**ف** کیونکہ جب اذان کی آواز ہوتی تو معلوم ہوتا کہ وہ لوگ مسلمان ہین ورنہ کافر ہونا اونکا یقین ہوجاتا پس آپ حملہ
کرتے **عن** ابن عصام المزنی عن ابیہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فقال
اذا رایتم مسجدا وسمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** ابن عصام مزنی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا یعنی ہمراہ تو آپ نے فرمایا جب تم مسجد مین دیکھو یا مؤذن کو
اذان کہتے سنو تو کسی کو مت قتل کرو **ف** یعنی جب تم شعائر اسلام کے کوئی علامت پاؤ فعلی ہو یا قولی تو کسی کو مت قتل کرو
یہانتک کہ مومن اور کافر کی تمیز کر لو **باب** المکر فی الحرب لڑائی مین مکر کرنیکا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الحرب خدعۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا

# فہرست ابواب پارہ شانزدہم سنن ابوداود علیہ الرحمۃ